سورۃ الحجر پارہ ۱۵ تا 20

آسان تفسیر

تعلیم القرآن

اردو

مؤلف التفسیر النبوی (عربی)
الشہادۃ العالمیۃ وفاق المدارس
سابق استاد شعبہ اسلامیات جامعہ پشاور

آسان تفسیر

تعلیم القرآن

para 11 to 20

آسان لفظی اور با محاورہ ترجمہ
بمع آسان تفسیر

از
ڈاکٹر محمد دینؒ
مؤلف التفسیر النبوی (عربی)
پی ایچ ڈی اسلامیات ۔الشهادة العالمية وفاق المدارس
سابق استاد شعبہ اسلامیات جامعہ پشاور

تاج کتب خانہ قصہ خوانی پشاور
J.800.ALI.A.Press.15

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؕ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا

وہ عذر پیش کریں گے | تمہارے سامنے | جب تم لوٹ کر آؤ گے | اُن کی طرف | کہہ دیجئے | کہ بہانے نہ بناؤ

جب ان کے پاس لوٹ کر آؤ گے تو وہ تم سے عذر معذرت کریں گے آپ کہہ دیجئے کہ عذر معذرت نہ کرو

لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ

ہم ہرگز یقین نہ کریں گے | تمہاری (بات پر) | ہمیں بتادی ہیں اللہ نے | تمہاری خبریں (حالات) | اور (آئندہ بھی) دیکھتا رہے گا اللہ

ہمیں تمہاری بات کا یقین نہیں، اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمہاری اکثر باتیں بتا دی ہیں اور آئندہ اللہ تعالیٰ اور

عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

تمہارے کام | اور اس کا رسول (بھی) | پھر | تم لوٹ جاؤ گے | اُس کی طرف جو جاننے والا ہے چھپی | اور کھلی (چیزوں) کا

اس کا رسول تمہارے اعمال کو دیکھیں گے پھر تمہیں اس اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹایا جائے گا' جو تمہارے چھپے اور ظاہر امور کو جاننے والا ہے۔

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٤﴾ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ

پس وہ تمہیں بتادے گا | وہ جو | تم کرتے تھے | عنقریب وہ قسمیں کھائیں گے | اللہ کی | تمہارے سامنے

پھر وہ تمہیں بتا دے گا کہ تم (دنیا میں) کیا کرتے رہے۔ عنقریب ہی جب تم ان کے پاس (جہاد سے) واپس لوٹ کر جاؤ گے

اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ اِنَّهُمْ

جب تم لوٹ کر جاؤ گے | ان کی طرف | تاکہ تم منہ موڑو | ان سے | سو تم منہ موڑلو | اُن سے | بلاشبہ وہ (لوگ)

تو یہ تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے درگزر کرو پس تم ان سے درگزر ہی کرو (کیوں کہ) یہ بلاشبہ

رِجْسٌ ؗ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٩٥﴾

ناپاک (ہیں) | اور اُن کا ٹھکانہ | دوزخ (ہے) | بدلہ (ہے) | اُن کاموں کا | جو وہ کرتے تھے

نجس و ناپاک ہیں اور اُن کا ٹھکانہ دوزخ ہے ان کے اپنے اعمال کے بدلے میں

يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ

وہ قسمیں کھائیں گے | تمہارے سامنے | کہ تم راضی ہو جاؤ | اُن سے | سو اگر تم راضی بھی ہو جاؤ | اُن سے | تو بلاشبہ اللہ

تمہارے سامنے اس لئے قسمیں کھاتے ہیں کہ تم ان سے رضامند ہو جاؤ اگر تم ان سے رضامند ہو بھی گئے تو (یاد رکھو)

لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٩٦﴾ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا

راضی نہیں ہوگا | اُن لوگوں سے جو نافرمان ہیں | یہ دیہاتی | سب سے بڑھ کر ہیں | کفر | اور نفاق میں

اللہ تعالیٰ تو نافرمان لوگوں سے ہرگز رضامند نہیں ہوگا یہ دیہاتی کفر اور نفاق میں بڑے ہی سخت ہیں

وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ

اور اس لائق ہیں | کہ نہ جانیں وہ | حدیں (احکام) | جو نازل کیں | اللہ نے | اپنے رسول پر | اور اللہ

اور (نادانی کی وجہ سے) اسی لائق ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر جو کچھ نازل کیا ہے اس کے حدود سے واقف نہ ہوں اور

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٩٧﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ

سب کچھ جاننے والا | حکمت والا ہے | اور بعض دیہاتی | وہ ہیں | کہ خیال کرتے ہیں | اس کو جو وہ خرچ کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ بڑے علم والا اور بڑی حکمت والا ہے۔ اور بعض دیہاتی ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کو

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹۴) مسلمانو! جب تم غزوۂ تبوک سے واپس آؤ گے۔ تو منافقین تمہارے سامنے اپنے پیچھے رہنے کے عذر پیش کر کے تمہیں اطمینان دلائیں گے۔ تم ان سے کہہ دینا کہ بہانے نہ بناؤ۔ ہم تمہاری بات نہ مانیں گے کیونکہ اللہ نے ہمیں تمہارے نفاق سے آگاہ کر دیا ہے۔ آئندہ کو اللہ اور اس کا رسول تمہارے اعمال کی نگرانی کرے گا اور قیامت کے روز تم جواب دینے کے لئے اللہ کے حضور میں پیش کئے جاؤ گے جو ہر چھپی اور کھلی بات کا جاننے والا ہے۔ وہ تمہیں تمہارے برے اعمال سے آگاہ کر دے گا اور ان کے مطابق سزا دے گا۔

(۹۵) عنقریب وہ منافق لوگ تمہاری واپسی پر تمہارے سامنے قسمیں کھا کر تمہیں اطمینان دلائیں گے تاکہ تم ان سے درگذر کرو۔ سو تم انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو۔ وہ ناپاک ہیں اور کفر و نفاق کے بدلے میں جو وہ دنیا میں کیا کرتے تھے۔ ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

(۹۶) (وہ عبداللہ بن اُبی وغیرہ) منافقین تمہیں راضی کرنے کے لئے قسمیں کھائیں گے۔ سو اگر تم ان سے راضی بھی ہو جاؤ تو اللہ ایسے نافرمان لوگوں سے کبھی راضی نہ ہوگا۔

(۹۷) بدوی لوگ (بنی اسد و غطفان و بنی تمیم اپنی سخت دلی و جہالت کی وجہ سے) کفر و نفاق میں شہری عربوں سے بڑھ کر ہیں اور جو احکام اور قوانین اللہ نے اپنے رسول پر نازل فرمائے ہیں وہ ان کی حقیقت سمجھنے کی قابلیت ہی نہیں رکھتے اور اللہ سب کچھ جانتا حکمت والا ہے۔

افعال: یَعْتَذِرُوْنَ: اِعْتِذَارٌ مصدر، وہ معذرت کریں گے، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ نَبَّاَءَ: خبر دی، اطلاع دی، آگاہ کیا، ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب) تَنْبِئَۃٌ مصدر۔ تُرَدُّوْنَ: تم پھیرے جاؤ گے، لوٹائے جاؤ گے، رَدٌّ سے مضارع مجہول کا صیغہ (جمع مذکر)۔ اِنْقَلَبْتُمْ: تم پھر گئے، اِنْقِلَابٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تَرْضَوْا: تم راضی ہو، ہو گئے، رِضًی سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اَخْبَارِكُمْ: تمہارے احوال، تمہاری خبریں، اَخْبَارٌ خَبَرٌ کی جمع۔ اَجْدَرُ: زیادہ لائق، زیادہ سزاوار، جَدَارَۃٌ سے معنی کسی کام کے لائق اور اہل ہونے کے۔

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا

وہ عذر پیش کریں گے | تمہارے سامنے | جب تم لوٹ کر آؤ گے | اُن کی طرف | کہہ دیجئے | کہ بہانے نہ بناؤ

جب ان کے پاس لوٹ کر آؤ گے تو وہ تم سے عذر معذرت کریں گے آپ کہہ دیجئے کہ عذر معذرت نہ کرو

لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ وَسَيَرَى اللّٰهُ

ہم ہرگز یقین نہ کریں گے | تمہاری (بات پر) | ہمیں بتادی ہیں اللہ نے | تمہاری خبریں (حالات) | اور (آئندہ بھی) دیکھتا رہے گا اللہ

ہمیں تمہاری بات کا یقین نہیں' اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمہاری اکثر باتیں بتا دی ہیں اور آئندہ اللہ تعالیٰ اور

عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

تمہارے کام | اور اس کا رسول (بھی) | پھر | تم لوٹ جاؤ گے | اُس کی طرف جو جاننے والا ہے چھپی | اور کھلی (چیزوں) کا

اس کا رسول تمہارے اعمال کو دیکھیں گے پھر تمہیں اس اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹایا جائے گا' جو تمہارے چھپے اور ظاہر امور کو جاننے والا ہے۔

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۴﴾ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ

پس وہ تمہیں بتادے گا | وہ جو | تم کرتے تھے | عنقریب وہ قسمیں کھائیں گے | اللہ کی | تمہارے سامنے

پھر وہ تمہیں بتا دے گا کہ تم (دنیا میں) کیا کرتے رہے۔ عنقریب ہی جب تم ان کے پاس (جہاد سے) واپس لوٹ کر جاؤ گے

اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۭ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۭ اِنَّهُمْ

جب تم لوٹ کر جاؤ گے | ان کی طرف | تاکہ تم منہ موڑو | اُن سے | سو تم منہ موڑ لو | اُن سے | بلاشبہ وہ (لوگ)

تو یہ تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے درگزر کرو پس تم ان سے درگزر ہی کرو (کیوں کہ) یہ بلاشبہ

رِجْسٌ ۡ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۵﴾

ناپاک (ہیں) | اور اُن کا ٹھکانہ | دوزخ (ہے) | بدلہ (ہے) | اُن کاموں کا | جو وہ کرتے تھے

نجس و ناپاک ہیں اور اُن کا ٹھکانہ دوزخ ہے ان کے اپنے اعمال کے بدلے میں

يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ

وہ قسمیں کھائیں گے | تمہارے سامنے | کہ تم راضی ہو جاؤ | اُن سے | سو اگر تم راضی بھی ہو جاؤ | اُن سے | تو بلاشبہ اللہ

تمہارے سامنے اس لئے قسمیں کھاتے ہیں کہ تم ان سے رضامند ہو جاؤ اگر تم ان سے رضامند ہو بھی گئے تو (یاد رکھو)

لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۹۶﴾ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا

راضی نہیں ہوگا | اُن لوگوں سے جو نافرمان ہیں | یہ دیہاتی | سب سے بڑھ کر ہیں | کفر | اور نفاق میں

اللہ تعالیٰ تو نافرمان لوگوں سے ہرگز رضامند نہیں ہوگا یہ دیہاتی کفر اور نفاق میں بڑے ہی سخت ہیں

وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰي رَسُوْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ

اور اس لائق ہیں | کہ نہ جانیں وہ | حدیں (احکام) | جو نازل کیں | اللہ نے | اپنے رسول پر | اور اللہ

اور (نادانی کی وجہ سے) اسی لائق ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر جو کچھ نازل کیا ہے اس کے حدود سے واقف نہ ہوں اور

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۹۷﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ

سب کچھ جاننے والا | حکمت والا ہے | اور بعض دیہاتی | وہ ہیں | کہ خیال کرتے ہیں | اس کو جو وہ خرچ کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ بڑے علم والا اور بڑی حکمت والا ہے۔ اور بعض دیہاتی ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کو

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۹۴) مسلمانو! جب تم غزوۂ تبوک سے واپس آؤ گے۔ تو منافقین تمہارے سامنے اپنے پیچھے رہنے کے عذر پیش کر کے تمہیں اطمینان دلائیں گے۔ تم ان سے کہہ دینا کے بہانے نہ بناؤ۔ ہم تمہاری بات نہ مانیں گے کیونکہ اللہ نے ہمیں تمہارے نفاق سے آگاہ کر دیا ہے۔ آئندہ کو اللہ اور اس کا رسول تمہارے اعمال کی نگرانی کرے گا اور قیامت کے روز تم جواب دینے کے لئے اللہ کے حضور میں پیش کئے جاؤ گے جو ہر چھپی اور کھلی بات کا جاننے والا ہے۔ وہ تمہیں تمہارے برے اعمال سے آگاہ کر دے گا اور ان کے مطابق سزا دے گا۔

(۹۵) عنقریب وہ منافق لوگ تمہاری واپسی پر تمہارے سامنے قسمیں کھا کر تمہیں اطمینان دلائیں گے تاکہ تم ان سے درگذر کرو۔ سو تم انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو۔ وہ ناپاک ہیں اور کفر و نفاق کے بدلے میں جو وہ دنیا میں کیا کرتے تھے۔ ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

(۹۶) (وہ عبداللہ بن اُبی وغیرہ) منافقین تمہیں راضی کرنے کے لئے قسمیں کھائیں گے۔ سو اگر تم ان سے راضی بھی ہو جاؤ تو اللہ ایسے نافرمان لوگوں سے کبھی راضی نہ ہوگا۔

(۹۷) بدوی لوگ (بنی اسد و غطفان و بنی تمیم اپنی سخت دلی و جہالت کی وجہ سے) کفر و نفاق میں شہری عربوں سے بڑھ کر ہیں اور جو احکام اور قوانین اللہ نے اپنے رسول پر نازل فرمائے ہیں وہ ان کی حقیقت سمجھنے کی قابلیت ہی نہیں رکھتے اور اللہ سب کچھ جانتا حکمت والا ہے۔

افعال: یَعْتَذِرُوْنَ: اِعْتِذَارٌ مصدر، وہ معذرت کریں گے، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ نَبَّاَ: خبر دی، اطلاع دی، آگاہ کیا، ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب) تَنْبِئَۃٌ مصدر۔ تُرَدُّوْنَ: تم پھیرے جاؤ گے، لوٹائے جاؤ گے، رَدٌّ سے مضارع مجہول کا صیغہ (جمع مذکر)۔ اِنْقَلَبْتُمْ: تم پھر گئے، اِنْقِلَابٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تَرْضَوْا: تم راضی ہو، ہو گئے رِضًی سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اَخْبَارِکُمْ: تمہارے احوال، تمہاری خبریں اَخْبَارٌ خَبْرٌ کی جمع۔ اَجْدَرُ: زیادہ لائق، زیادہ سزاوار، جَدَارَۃٌ سے معنی کسی کام کے لائق اور اہل ہونے کے۔

مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ
تاوان (جرمانہ) | اور انتظار کرتے ہیں | تم پر | (زمانہ کی) گردشوں کا | انہی پر ہے | گردش | بری
تاوان سمجھتے ہیں اور تمہیں گردش میں مبتلا دیکھنے کے منتظر ہیں (سنو!) بری گردش انہی پر ہے

وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٩٨﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ
اور اللہ | سب کچھ سننے والا | جاننے والا ہے | اور بعض دیہاتی | وہ ہیں | جو ایمان رکھتے ہیں | اللہ
اور اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔ اور بعض دیہاتی ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ
اور آخرت کے دن پر | اور سمجھتے ہیں | اس کو جو | وہ خرچ کرتے ہیں | اللہ تعالیٰ کی قرب
ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ (راہِ خدا میں) خرچ کرتے ہیں اسے اللہ تعالیٰ کی نزدیکی

وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَيُدْخِلُهُمُ
اور رسول کی دعائیں (لینے کا ذریعہ) | سنو! | یقیناً وہ | نزدیکی (کا ذریعہ ہے) | ان کے لئے | عنقریب داخل کرے گا انہیں
اور دُعائے رسول کا ذریعہ خیال کرتے ہیں ہاں واقعی یہ ان کے لئے نزدیکی (کا ذریعہ) ہے، بہت جلد اللہ تعالیٰ ان کو

اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩٩﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ ع ١٢
اللہ | اپنی رحمت میں | بیشک اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا (ہے) | اور سبقت کرنے والا | سب سے پہلے
اپنی رحمت میں داخل کرے گا (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ اور مہاجرین و انصار میں سے ایمان لانے میں

مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ
مہاجرین میں سے | اور انصار میں سے | اور وہ لوگ | جنہوں نے پیروی کی اُن کی | نیکی میں | راضی ہوا
آگے بڑھ جانے والوں اور خلوص دل سے ان کی پیروی کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ راضی ہوگیا

اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
اللہ | اُن سے | اور وہ راضی ہوئے | اُس سے | اور تیار کر رکھے ہیں | اُن کے لئے | باغات | کہ جاری ہیں
اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوگئے اور اُس نے اُن کے لئے ایسے باغات تیار کئے ہیں

تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٠٠﴾
جن کے نیچے | نہریں | ہمیشہ رہیں گے | ان میں | ہمیشہ | یہی ہے | کامیابی | بڑی
جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی بھاری کامیابی ہے

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛؕ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ
اور بعض اُن میں سے | جو تمہارے آس پاس ہیں | دیہاتیوں میں سے | منافق ہیں | اور بعض | اہل مدینہ میں سے (بھی)
اور (اے مسلمانو!) کچھ تمہارے اردگرد جو دیہاتی ہیں، وہ منافق ہیں اور کچھ اہل مدینہ میں سے ہیں،

مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ
جو جمے ہوئے ہیں | نفاق پر | آپ تو انہیں نہیں جانتے | ہم ہی | انہیں جانتے ہیں
جو نفاق پر اڑے ہوئے ہیں آپ تو انہیں نہیں جانتے ہم انہیں جانتے ہیں

آیت نمبر

(۹۸) بعض بدوی منافق جو کچھ زکوٰۃ یا جہاد میں مال خرچ کرتے ہیں وہ اس کو تاوان سمجھتے ہیں کیونکہ وہ حصول ثواب کے لئے نہیں بلکہ مسلمانوں سے ڈر کر ریا کاری سے خرچ کرتے ہیں اور ہمیشہ اس بات کا انتظار کرتے ہیں کہ حالات کی گردش سے مسلمانوں کا تسلط اور غلبہ جاتا رہے اور وہ اس مصیبت سے چھوٹ جائیں۔ حالانکہ برا وقت ان منافقین پر آنے والا ہے کہ اہل اسلام کو فتوحات حاصل ہوئیں اور وہ ذلیل ہو کر رہ گئے اور اللہ سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

(۹۹) اور بعض اعرابی (مثلاً بنی مزینہ وجہینہ واسلم وغفار وغیرہ) اللہ وآخرت کے دن پر کامل یقین رکھتے اور جہاد فی سبیل اللہ یا زکوٰۃ میں مال خرچ کرنے کو اللہ کے قریب ہونے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے حصول کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ سنو! واقعی یہ صدقات ان کے حق میں اللہ کے قریب ہونے کا ذریعہ ہیں۔ عنقریب اللہ انہیں جنت میں داخل کرے گا۔ بیشک وہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۱۰۰) اور مہاجرین وانصار میں سے جو لوگ سب سے پہلے ایمان لائے اور وہ لوگ جنہوں نے قیامت تک ایمان اور اللہ کی اطاعت میں گزشتہ نیک لوگوں کی پیروی کی اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ ان کے لئے اللہ نے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے ندیاں جاری ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بڑی بھاری کامیابی ہے۔

افعال: یَتَرَبَّصُ: تَرَبُّصٌ مصدر وہ انتظار کرتا ہے' وہ راہ دیکھتا ہے مضارع (واحد مذکر غائب)۔ اَعَدَّ: اس نے تیار کیا اِعْدَادٌ سے معنی تیار کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: قُرُبٰتٌ: (آیت: ۹۹) مرہ کا قرب' خوشنودی' رضا' اسم مصدر مراد خوشنودی حاصل ہونے کا ذریعہ۔ سٰبِقُوْنَ: (آیت: ۱۰۰) آگے پہنچنے والے' آگے بڑھنے والے سَبْقٌ اسم فاعل کا صیغہ (جمع مذکر)۔

سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ﴿١٠١﴾ وَاٰخَرُوْنَ

جلد ہم انہیں عذاب دیں گے | دو دفعہ | پھر وہ لوٹائے جائیں گے | بڑے عذاب کی طرف | اور (کچھ لوگ)

ہم ان کو بہت جلد دوہرا عذاب دیں گے پھر ان کو ایک بڑے عذاب کی طرف لوٹایا جائے گا۔ اور کچھ اور ہیں

اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ؕ

جنہوں نے اعتراف کرلیا | اپنے گناہوں کا | جنہوں نے ملے جلے عمل کئے | (کچھ) نیک | اور کچھ بُرے

جنہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا اور ملے جلے عمل کیے کچھ اچھے اور کچھ بُرے

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٠٢﴾ خُذْ

قریب ہے کہ اللہ | قبول کرلے | اُن کی توبہ | بیشک اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا ہے | لے لیجئے

قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کے ساتھ توجہ فرمائے اللہ تعالیٰ بلاشبہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے (اے پیغمبر اسلام)

مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا

اُن کے مالوں میں سے | صدقہ | تاکہ آپؐ پاک کردیں اُن کو | اور صاف کردیں انہیں | اس (صدقے) کے ذریعے

ان لوگوں کے مال و دولت سے صدقہ لے لیجئے اس کے ساتھ ان (کے ظاہر و باطن) کو پاک کیجئے

وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ

اور دعا کیجئے | اُن کے حق میں | بے شک آپ کی دعا | تسکین ہے | اُن کے لئے | اور اللہ | سننے والا

اور ان کے لئے دعا کیجئے بے شک آپؐ کی دُعا اُن کے لئے باعث تسکین ہے اور (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ سننے والا

عَلِيْمٌ ﴿١٠٣﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ

جاننے والا ہے | کیا اُنہیں معلوم نہیں | کہ اللہ ہی | قبول کرتا ہے | توبہ | اپنے بندوں کی

اور جاننے والا ہے کیا لوگوں کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے

وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾ وَقُلِ

اور لیتا ہے | صدقے | اور کہ اللہ ہی | بڑا توبہ قبول کرنے والا | رحم کرنے والا (ہے) | اور کہہ دیجئے

اور وہی اُن سے صدقات قبول کرتا ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے اور کہہ دیجئے

اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ

کہ عمل کرتے رہو | پھر دیکھ لے گا | اللہ | تمہارے عمل کو | اور اُس کا رسول | اور مومنین بھی

کہ تم عمل کیے جاؤ پس عنقریب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اور مومنین (بھی) تمہارے عملوں کو دیکھ لیں گے اور تمہیں اس (اللہ تعالیٰ)

وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ

اور عنقریب تم لوٹائے جاؤ گے | اس کی طرف جو جاننے والا ہے | (تمام) چھپی | اور کھلی (باتوں) کا | پس وہ تمہیں بتادے گا

کی طرف لوٹایا جائے گا جو تمام ڈھکی چھپی اور کھلی چیزوں کو جاننے والا ہے پس وہ تمہیں بتا دے گا

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٥﴾ وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ

جو تم کیا کرتے تھے | اور کچھ (لوگ اور بھی) ہیں | کہ ملتوی کئے گئے | اللہ کے حکم تک | خواہ وہ انہیں عذاب دے

جو تم کیا کرتے تھے اور کچھ اور لوگ ہیں کہ ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا حکم آنے تک ملتوی ہے خواہ ان کو سزا دے

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۱۰۱) تمہارے آس پاس کے اعرابیوں اور اہل مدینہ میں سے بعض منافق ہیں جو نفاق میں پکے ہیں آپ کو تو ان کا نفاق معلوم نہیں مگر ہمیں اچھی طرح معلوم ہے اس لئے ہم انہیں دنیا میں دو دفعہ عذاب دیں گے (دنیا میں رسوائی، روح قبض کرتے وقت اور قبر میں) پھر قیامت کے روز انہیں دوزخ کی آگ کا بڑا عذاب دیا جائے گا۔

(۱۰۲) اور ان جہاد سے پیچھے رہنے والوں میں کچھ اور لوگ ہیں جنہوں نے اپنے قصور کا صاف اعتراف کیا ہے لیکن اچھے اور برے عمل کو باہم ملا رکھا ہے امید ہے اللہ ان کے قصور معاف کر دے گا وہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(ف) اس میں ودیعہ بن جذام وابولبابہ وغیرہ کا ذکر ہے جو غزوۂ تبوک میں پیچھے تو رہ گئے تھے مگر جب حضور کی جہاد سے واپسی کی خبر سنی تو اپنے کئے پر افسوس کیا۔ اور اپنے آپ کو مسجد نبوی کے ستونوں سے باندھ دیا اور قسم کھائی کہ جب تک حضور خود اپنے دست مبارک سے نہ کھولیں گے وہ اسی طرح بندھے رہیں گے چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی اور ان کی توبہ قبول ہو کر ستونوں سے کھول دیئے گئے۔

(۱۰۳) توبہ قبول ہونے کے بعد انہوں نے اپنے مال خیرات کے لئے پیش کئے اور حضور نے ان کا صدقہ لینے سے انکار فرمایا تو یہ حکم نازل ہوا کہ آپ ان کے مالوں میں سے بیشک صدقہ لے لیں تاکہ وہ گناہوں سے پاک اور نیکیوں سے آراستہ ہو جائیں اور ان کے لئے دعا فرمائیں کہ آپ کی دعا ان کے لئے اطمینان کا باعث ہے اللہ سب کی دعائیں سنتا اور نیتیں جانتا ہے۔

(۱۰۴) کیا ان توبہ کرنے والوں کو معلوم نہیں کہ توبہ اور صدقہ قبول کرنا اللہ ہی کے اختیار میں ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(۱۰۵) ان سے کہہ دیجئے کہ آئندہ نیک عمل کرتے رہو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے اعمال کی جانچ کریں گے اور قیامت کے روز اس اللہ کے حضور میں حاضر کئے جاؤ گے جو تمام ظاہر و پوشیدہ باتوں کا جاننے والا ہے پھر وہ تمہیں تمہارے اعمال سے آگاہ کر کے ان کے مطابق جزا و سزا دے گا۔

افعال: مَرَدُوْا: (آیت:۱۰۱) ہر بھلائی سے خالی ہو گئے اور نفاق پر اڑ گئے، مَرْدٌ سے، معنی خالی ہونا، برہنا ہونا، ماضی معروف (جمع مذکر غائب)۔ خَلَطُوْا: (آیت:۱۰۲) انہوں نے ملایا، خَلْطٌ سے، معنی ملانے کے اور آمیزش کرنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ تُطَهِّرُهُمْ: (آیت:۱۰۳) تو ان کو پاک کرے، پاک کرتا ہے، پاک کرے گا، تُطَهِّرُ، تَطْهِيْرٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ تُزَكِّيْهِمْ: (آیت:۱۰۳) تو ان کو پاکیزہ کر، تُزَكِّيْ، تَزْكِيَةٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: اٰخَرُوْنَ: (آیت:۱۰۲) دوسرے، اور لوگ، اٰخَرُ کی جمع۔ حَوْلَكُمْ: (آیت:۱۰۱) تمہارے گرد، آس پاس

وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٠٦﴾ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا

یاانہیں معاف کردے | اور اللہ | جاننے والا | حکمت والا ہے | اور وہ لوگ | جنہوں نے بنائی | ایک مسجد

اور خواہ ان کی توبہ قبول کرے اور (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ جاننے والا، حکمت والا ہے اور وہ لوگ جنہوں نے ضرر پہنچانے

ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا ۢ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ

ضرر دینے | اور کفر کرنے | اور اختلاف پیدا کرنے کے لئے | مومنوں کے درمیان | اور گھات لگانے کیلئے | اُس شخص کیلئے

کے لئے، کفر کے لئے، مومنوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لئے اور ان لوگوں کو پناہ دینے کے لئے مسجد بنائی جو پہلے ہی سے

حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ

جولڑتا رہا | اللہ | اور اس کے رسول سے | پہلے سے | اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے | کہ نہیں ارادہ کیا ہم نے

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مخالف ہیں اور البتہ وہ قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے بھلائی کے سوا

اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٧﴾ لَا تَقُمْ فِيْهِ

(کچھ اور) سوائے بھلائی کے | اور اللہ | گواہی دیتا ہے | یقیناً وہ | جھوٹے ہیں | آپ کھڑے نہ ہوں | اُس (مسجد) میں

اور کچھ ارادہ نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یقیناً وہ جھوٹے ہیں۔ (اے پیغمبر اسلام) آپ اس مسجد میں بھی کھڑے

اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ

کبھی بھی | یقیناً وہ مسجد | (جس کی) بنیاد رکھی گئی | پرہیز گاری پر | پہلے ہی دن سے | وہ زیادہ حق رکھتی ہے | اس (بات) کا کہ آپ

نہ ہوں (ہاں) البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے اس بات کی زیادہ حقدار ہے کہ آپ اس میں (نماز کیلئے)

فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿١٠٨﴾

اس میں کھڑے ہوں | اس میں ایسے لوگ ہیں | جو چاہتے ہیں | کہ وہ پاک ہو جائیں | اور اللہ | دوست رکھتا ہے | پاک رہنے والوں کو

کھڑے ہوں۔ اس میں ایسے لوگ ہیں، جو اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ وہ پاک وصاف رہیں اور اللہ تعالیٰ پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ

پس کیا وہ شخص | جس نے بنیاد رکھی | اپنی عمارت کی | اللہ سے خوف پر | اور (اُسکی) خوشنودی پر | وہ بہتر ہے | یا (وہ شخص)

تو کیا آدمی اپنی عمارت کی بنیاد اللہ کے ڈر اور اُس کی خوشنودی پر قائم رکھے، وہ زیادہ بہتر ہے۔ یا وہ جو

مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ

جس نے بنیاد رکھی | اپنی عمارت کی | وادی کے (اُس) کنارے پر | جو گرنے والا ہو | پس گرادے اُس کو | دوزخ کی آگ میں

اپنی عمارت کی بنیاد ایک کھائی کے کنارے پر رکھے جو گرنے کو ہو پھر اس کو دوزخ کی آگ میں لے گرے۔

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا

اور اللہ | ہدایت نہیں کرتا | ظالم لوگوں کو | ہمیشہ رہے گی | اُن کی عمارت | جو انہوں نے بنائی تھی

اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا وہ عمارت جس کی انہوں نے بنیاد رکھی ہے

رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ

شک ڈالنے والی | اُن کے دلوں میں | مگر (اس صورت میں) کہ | ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں | اُن کے دل | اور اللہ

ان کے دلوں میں ہمیشہ کھٹکتی رہے گی جب تک کہ ان کے دل (مسجد کے گرا دینے سے) ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ

آیت نمبر

(۱۰۶) اور جہاد سے پیچھے ان رہ جانے والوں میں کچھ اور لوگ (**کعب بن مالک و ھلال بن امیہ و مرارہ بن الربیع** وغیرہ) ایسے بھی ہیں جو غزوۂ تبوک میں محض اپنی سستی کی وجہ سے شریک نہ ہوئے تھے اور **ابولبابہ** وغیرہ تائبین کی طرح جلدی سے اپنے جرم تسلیم کر کے انہوں نے توبہ نہ کی تھی اس لئے آنحضرت نے ان سے سلام وکلام بند فرما کر ان کا فیصلہ اللہ پر چھوڑ دیا تھا کہ وہ انہیں عذاب کا حکم دے یا معاف کر دے اور اللہ سب کچھ جانتا اور حکمت والا ہے چنانچہ بعد میں ان کی توبہ قبول ہوگئی۔

(۱۰۷) اور ان پیچھے رہنے والے منافقین میں وہ لوگ (**عبداللہ بن اُبی و جد بن قیس و معتب بن قشیر** وغیرہ تقریباً ۱۱ اور) بھی ہیں جنہوں نے اسلام و مسلمانوں کو نقصان پہنچانے اور لوگوں میں کفر و نفاق پھیلانے اور مسلمانوں میں بے اتفاقی پیدا کرنے اور اللہ و رسول کے دشمن **ابو عامر عیسائی راھب** کے قیام کے لئے (جو ہر ایک لڑائی میں کفار کے ہمراہ اسلام کے خلاف لڑتا رہا اس کی تحریک سے) مسجد قبا کے پاس ایک جعلی مسجد بنائی اور سب نے مل کر آپؐ سے اس میں نماز پڑھانے کے لئے درخواست کی تو آپؐ نے جنگ تبوک سے واپسی پر اس میں نماز پڑھانے کا وعدہ فرمایا اور وہاں سے واپسی پر جب انہوں نے دوبارہ اس امر کی درخواست کی تو یہ چند آیات نازل ہوئیں جن سے ان کا نفاق ظاہر ہوگیا۔ اس پر وہ باتیں بنانے لگے۔ مگر ان کی کوئی بات قبول نہ کی گئی کیونکہ اللہ جانتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے صحابہؓ نے اس مسجد کو گرا دیا اور آگ لگا دی اس کو مسجد ضرار کہتے ہیں۔

(۱۰۸) آپؐ اس **مسجد ضرار** میں ہرگز نماز پڑھانے کے لئے کھڑے نہ ہوں کیونکہ **مسجد قبا** جس کی بنیاد ابتدا ہی سے پرہیزگاری اور اللہ کی رضا پر رکھی گئی ہے وہ اس قابل ہے کہ آپؐ اس میں کھڑے ہو کر نماز پڑھائیں اس میں ایسے دیندار لوگ نماز پڑھتے ہیں کہ دل سے پاک رہنے کی خواہش رکھتے ہیں اور اللہ بھی ایسے پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(۱۰۹) یقیناً جس نے اپنے دین کی عمارت (مسجد) کی بنیاد تقویٰ اور اللہ کی رضا پر رکھی ہے وہ اس شخص سے بہتر ہے جس نے اپنی عمارت کی بنیاد کسی وادی کے اس کنارے پر رکھی جس کو سیلاب نے نیچے سے کھوکھلا کر دیا ہے اور وہ بالکل ہی گرنے والا ہے پس وہ کنارا اسے بھی اپنے ساتھ آتش دوزخ میں لے گرے اور اللہ ایسے ظالموں کو سیدھے راستے کی ہدایت نہیں کرتا۔

افعال: حَارَبَ: (آیت:۱۰۷) اس نے جنگ کی، وہ لڑا مُحَارَبَةٌ سے معنی باہم جنگ کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: مُرْجَوْنَ: (آیت:۱۰۶) وہ لوگ جن کا معاملہ ٹال دیا جائے، ملتوی کر دیا جائے، معلق رکھا جائے (اسم مفعول) (جمع مذکر) مُرْجِی مفرد، اِرْجَاءٌ مصدر۔ اُسِّسَ: (آیت:۱۰۸) اس کی بنیاد رکھی گئی تَاسِیْسٌ سے معنی بنیاد رکھنے کے ہیں ماضی مجہول کا صیغہ (واحد مذکر غائب) اَسَّسَ: اس نے بنیاد رکھی۔ جُرُفٍ: (آیت:۱۰۹) کھائیاں، نالہ یا نہر کا وہ کنارہ جس کو پانی کے بہاؤ نے کاٹ کر رکھ دیا ہو اور وہ گرنے کے قریب ہو، جِرْفَةٌ کہلاتا ہے جُرُفٌ اس کی جمع۔

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١١٠﴾ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ

جاننے والا | حکمت والا ہے | بیشک اللہ نے | خرید لیا | مؤمنوں سے | اُن کی جانوں

جاننے والا اور حکمت والا ہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں سے ان کی جانیں اور

وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اور اُن کے مالوں کو | اس لئے کہ اُن کے لئے | جنت (ہے) | وہ لڑتے ہیں | اللہ کے راستے میں

ان کے مال و دولت کو اس بدلے میں خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی۔ وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جنگ کرتے ہیں

فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۫ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ

پس وہ قتل کرتے ہیں | اور قتل کئے جاتے ہیں | وعدہ ہے | اُس کے ذمہ | سچا | تورات میں | اور انجیل

پس وہ (دشمنوں کو) قتل کرتے ہیں اور قتل ہوتے ہیں اللہ کا یہ وعدہ (تورات) انجیل اور قرآن کی رُو سے سچا ہے

وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ

اور قرآن میں | اور کون ہے | بڑھ کر پورا کرنے والا | اپنے عہد کو | اللہ سے | پس خوش رہو تم | اپنے اُس سودے پر

اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اپنے قول کا پورا کرنے والا کون ہوسکتا ہے' پس تم کو اپنے اس سودے پر

الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١١١﴾ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ

جو کیا تم نے (اللہ سے) | یہی ہے | بہت بڑی کامیابی | (وہ مومن) توبہ کرنیوالے | عبادت کرنے والے

جو تم نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہے خوشخبری ہو اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (یہ لوگ) توبہ کرنے والے' عبادت کرنے والے

الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

حمد و ثنا کرنے والے | روزہ رکھنے والے | رکوع کرنے والے | سجدہ کرنے والے | حکم کرنے والے | نیک کام کا

حمد و ثنا کرنے والے روزہ رکھنے والے' رکوع کرنے والے' سجدہ کرنے والے' لوگوں کو نیکی کا حکم دینے والے

وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ

اور روکنے والے | بُرے کام سے | اور حفاظت کرنے والے | اللہ کی حدود کی | اور خوشخبری سنا دیجئے

بُرائی سے روکنے والے اور اللہ تعالیٰ کی (قائم کردہ) حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں اور (ایسے)

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٢﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا

ایمان والوں کو | (جائز) نہیں ہے | نبی کے لئے | اور ان لوگوں کے لئے | جو ایمان لائے | کہ وہ بخشش طلب کریں

مومنوں کو آپ خوشخبری سُنا دیجئے۔ نبیؐ کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں' یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ مشرکوں کے لئے

لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ

مشرکین کے لئے | اور اگرچہ | وہ ہوں | ان کے رشتہ دار (ہی) | بعد اس کے | کہ ظاہر ہوچکا | ان پر

اس امر کے واضح ہوجانے کے بعد کہ وہ دوزخی ہیں' دعائے استغفار کریں اگرچہ وہ رشتہ دار

اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿١١٣﴾ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ

کہ وہ لوگ | دوزخی ہیں | اور نہیں تھا | مغفرت مانگنا | ابراہیمؑ کا | اپنے باپ کے لئے

ہی کیوں نہ ہوں۔ اور حضرت ابراہیمؑ کا اپنے باپ کے لئے بخشش طلب کرنا

وہ ازلی منافق ہیں اس مسجد ضرار کے گرانے سے ان کے شک اور نفاق کا خاتمہ نہیں ہوگا بلکہ ہمیشہ اور ہی بڑھے گا یہاں تک کہ موت سے ان کے دلوں کے ٹکڑے ٹکڑے اڑ جائیں اور اللہ سب کچھ جانتا حکمت والا ہے۔

بلاشبہ اللہ نے مسلمانوں سے وعدہ کیا ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ میں وہ اپنی جانیں اور مال قربان کریں گے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے انہیں آخرت میں جنت عطا فرمائے گا کیونکہ وہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور کفار کو قتل کرتے اور خود شہید ہوجاتے ہیں یہ اس کا سچا وعدہ ہے جو تورات وانجیل وقرآن میں مذکور ہے اور اللہ سے بڑھ کر کون وعدہ پورا کرنے والا ہے۔ پس مسلمانو تمہیں اس سودے پر خوش ہونا چاہئے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

۱۱۱ یہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مسلمان اپنے گناہوں سے توبہ کرنے والے اور ہمیشہ اللہ کی عبادت کرنے والے اور اس کی نعمتوں کا شکر کرنے والے اور اللہ (دین یا جہاد یا طلب علم) کی خاطر سفر کرنے والے' روزے رکھنے والے اور نمازوں میں اللہ کے حضور رکوع وسجود کرنے والے اور لوگوں کو نیک نصیحت کرنے والے اور برائی سے منع کرنے والے اور اللہ کے قوانین کی حفاظت کرنے والے ہیں ایسے ایمانداروں کو آپ خوشخبری سنا دیجئے۔

۱۱۲ رسولؐ اور مسلمانوں کو مشرکین کے لئے بخشش کی دعا نہیں مانگنی چاہئے چاہے وہ ان کے قریبی عزیز ہی کیوں نہ ہوں کیونکہ وحی کے ذریعے ان پر واضح کردیا گیا ہے کہ وہ لوگ دوزخی ہیں۔

انفعال: لَا یَزَالُ: (آیت:۱۱۰) زَوَالٌ مصدر' ہمیشہ رہے گا' مضارع منفی' فعل ناقص (واحد مذکر غائب) زَوَالٌ مصدر معنی جگہ سے ہٹ جانا۔ تَقَطَّعَ: (آیت:۱۱۰) پارہ پارہ' ٹکڑے ہوجائے تَقَطُّعٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ اِشْتَرای: (آیت:۱۱۱) اس نے خریدا' اِشْتِرَاءٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اِسْتَبْشِرُوْا: (آیت:۱۱۱) خوشیاں مناؤ' بشارت پاؤ' اِسْتِبْشَارٌ سے معنی بشارت پانے کے ہیں' امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ بَایَعْتُمْ: (آیت:۱۱۱) تم نے سوداگری' تجارت کی' مُبَایَعَةٌ سے معنی باہم خرید وفروخت کرنے کے ہیں' ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: سَائِحُوْنَ: (آیت:۱۱۲) بے تعلق رہنے والے'' روزہ سے یا ہجرت ہے یا دل نہ لگانا دنیا کے''۔ سٰجِدُوْنَ: (آیت:۱۱۲) سجدہ کرنے والے سُجُوْدٌ سے اسم فاعل کا صیغہ (جمع مذکر)

إِلَّا عَن مَّوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِّلَّهِ
مگر | اس وعدہ (کی وجہ) سے | جو اس نے کیا تھا | اس سے | پس جب ظاہر ہو گیا | اس پر | کہ وہ دشمن ہے | اللہ کا
صرف ایک وعدہ کی بناء پر تھا، جو ابراہیمؑ نے اس سے کر رکھا تھا پھر جب انہیں معلوم ہو گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے

تَبَرَّأَ مِنْهُ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ ﴿١١٤﴾ وَمَا كَانَ اللَّهُ
تو وہ بیزار ہو گیا اُس سے | بیشک | ابراہیمؑ | بڑا نرم دل | بُردبار تھا | اور نہیں ہے | اللہ (ایسا)
تو وہ اُس سے بیزار ہو گیا واقعی ابراہیمؑ بڑے نرم مزاج اور بُردبار تھے۔ اور اللہ تعالیٰ

لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّىٰ يُبَيِّنَ لَهُم
کہ گمراہ کر دے | کسی قوم کو | بعد اس کے | کہ ہدایت کر چکا اُن کو | حتیٰ کہ | واضح کر دے اُن پر
کسی قوم کو گمراہ نہیں کرتا، اس کے بعد، جبکہ انہیں ہدایت دے چکا ہو، یہاں تک کہ ان کو وہ چیزیں صاف صاف نہ بتا دے

مَّا يَتَّقُونَ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١١٥﴾ إِنَّ اللَّهَ لَهُ
وہ باتیں جن سے انہیں بچتے رہنا چاہیے | بیشک اللہ | ہر چیز کو | جاننے والا ہے | بیشک اللہ کے لئے ہے
کہ جن سے ان کو بچنا چاہیے، بیشک اللہ تعالیٰ کو ہر بات کا علم ہے۔ بیشک آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ تعالیٰ ہی کی ہے

مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَمَا لَكُم
بادشاہت آسمانوں کی | اور زمین کی | وہی (ہر چیز کو) زندہ کرتا ہے | اور مارتا ہے | اور نہیں تمہارے لئے
وہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور تمہارے لئے

مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿١١٦﴾ لَّقَد تَّابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ
اللہ کے سوا | کوئی دوست | اور نہ | مددگار | البتہ توجہ فرمائی ہے | اللہ نے | اپنے نبی پر
اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی دوست ہے اور نہ مددگار۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے (اپنے) پیغمبر پر توجہ فرمائی

وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ
اور مہاجرین | اور انصار پر | جنہوں نے | پیروی کی آپ کی | وقت میں تنگ دستی کے
اور مہاجرین اور انصار پر بھی، جنہوں نے تنگ دستی کے وقت میں پیغمبر کی پیروی کی

مِن بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ
بعد اس کے | جب قریب تھا کہ پھر جائیں | دل | ایک فریق کے | اُن میں سے | پھر وہ متوجہ ہوا
اس کے بعد کہ قریب تھا کہ ان میں سے ایک جماعت کے دل پھر جائیں پھر وہ ان پر مہربان ہوا

عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١١٧﴾ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ
اُن پر | بیشک وہ | اُن پر | بڑا مہربان | نہایت رحم کرنے والا (ہے) | اور اُن تین (شخصوں) پر
بیشک اللہ تعالیٰ اُن پر بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے اور تین افراد پر بھی اس نے مہربانی کی

الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ
جن کا فیصلہ ملتوی کیا گیا تھا | یہاں تک کہ | جب تنگ ہو گئی | اُن پر | زمین
جن کا معاملہ ملتوی کر دیا گیا تھا یہاں تک کہ زمین اپنی فراخی کے باوجود ان پر تنگ ہو گئی

آیت نمبر

۱۱۴) اور حضرت ابراہیمؑ نے جو اپنے باپ **آزر** کے لئے باوجود اس کے مشرک ہونے کے اس کی بخشش کی دعا کی تھی تو اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے باپ کے لئے بخشش مانگنے کا وعدہ کر رکھا تھا اور اس کے اسلام لے آنے کی امید بھی تھی مگر جب آپؑ کو معلوم ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو اس سے بیزاری کا اظہار کیا اور حضرت ابراہیمؑ بڑے نرم دل، نرم طبیعت کے مالک تھے۔

۱۱۵) یہ سنت اللہ ہے کہ جب تک کسی قوم میں نبی بھیج کر وہ باتیں واضح طور پر بیان نہ کر دے جن سے ان کو بچتے رہنا اور پرہیز کرنا لازم ہے اس وقت تک ان کو ہدایت کرنے کے بعد گمراہ نہیں کیا کرتا، بیشک اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

۱۱۶) بلاشبہ آسمانوں اور زمین کا حقیقی حاکم اور متصرف صرف اللہ ہی ہے کیونکہ وہی ہر شے کو پیدا کرتا ہے اور وہی فنا کر دیتا ہے اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی حامی اور مددگار نہیں۔

۱۱۷) اللہ نے بیشک اپنے نبی اور مہاجرین وانصار پر جنہوں نے ایسی تنگی کے وقت جبکہ گرمی کی سختی اور راستے کے خرچ کی کمی کی وجہ سے بعض کے دل جہاد پر جانے سے لرز گئے تھے۔ پھر بھی جہاد فی سبیل اللہ کے لئے آپؐ کا اتباع کیا تھا بڑا ہی فضل و کرم فرمایا کہ جہاد کی توفیق بخشی اور باوجود تنگی کے ان کے دلوں کو اس پر ثابت قدم رکھا بیشک وہ ان پر بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

يَزِيْغُ: (آیت:۱۱۷) زَيْغٌ سے، پھرنے لگے تھے، پھر جانے کے قریب ہو گئے تھے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔

أَوَّاهٌ: (آیت:۱۱۴) نرم دل، بہت آہ کرنے والا، اس کے کئی اور معنی بھی منقول ہیں، بہت زیادہ دعا کرنے والا، مومن رحم دل تسبیح حق میں مصروف رہنے والا، کتاب اللہ کا بہت زیادہ تلاوت کرنے والا، خشیت الٰہی سے آہ و زاری کرنے والا، لغت میں اواہ وہ ہے جو اپنے گناہوں پر بہت زیادہ آہ کرے، نیز بہت زیادہ دعا کرنے والا۔

بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا

باوجود اُس کی فراخی کے | اور تنگ ہوگئیں | اُن پر | اُن کی جانیں | اور انہوں نے خیال کرلیا

اور وہ خود اپنی جان سے تنگ آگئے اور انہیں یقین ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ

اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ۭ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا

کہ کہیں پناہ نہیں | اللہ سے | مگر صرف اسی کے ہاں | پھر اُس نے مہربانی کی | اُن پر | تاکہ وہ توبہ کریں

(کے غضب) سے بچ کر نکل جانے کے لئے کوئی پناہ گاہ نہیں مگر اُسی کی طرف رجوع میں ہے، تب اللہ نے اُن پر توجہ فرمائی تاکہ وہ توبہ کریں

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١١٨﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ

بیشک اللہ ہی | بڑا توبہ قبول کرنے والا | رحم کرنے والا ہے | اے ایمان والو! | ڈرو اللہ سے

بیشک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو

وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١١٩﴾ مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ

اور ہو جاؤ | ساتھ | سچ بولنے والوں کے | (جائز) نہیں تھا | مدینہ والوں کو | اور (اُن کو) جو

اور سچے لوگوں کے ساتھ رہو۔ اہل مدینہ اور ان کے اردگرد رہنے والے

حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا

اُن کے گردونواح میں تھے | دیہاتیوں میں سے | کہ وہ پیچھے رہ جائیں | رسول اللہ سے | اور نہ

دیہاتیوں کے لئے مناسب نہ تھا کہ وہ رسول اللہ (کے ساتھ جانے) سے پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ

يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ

یہ کہ زیادہ عزیز جانیں | اپنی جانوں کو | آپ کی جان سے | یہ اس لئے کہ | نہیں پہنچتی انہیں

کہ اپنی جان کو ان کی جان سے زیادہ پیاری سمجھیں، یہ اس لئے کہ اگر انہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں

ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ

پیاس | اور نہ تھکان | اور نہ بھوک | اللہ کے راستے میں | اور نہ وہ روندتے ہیں

پیاس کی تکلیف پہنچتی ہے، کوئی رنج پہنچتا ہے، اور بھوک کی تکلیف ہوتی ہے، اور ایسے مقامات کو روندتے ہیں

مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ

کسی مقام کو | جس سے ناراض ہوں کفار | اور نہ وہ حاصل کرتے ہیں | دشمن سے | (کوئی) کامیابی | مگر لکھا جاتا ہے

جہاں ان کا چلنا کفار کو ناگوار ہوتا ہے، اور دشمنوں سے کوئی چیز چھین لیتے ہیں تو بہر صورت

لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ

اُن کے لئے | اس کے بدلے | عمل | نیک | بیشک اللہ | نہیں ضائع کرتا | اجر

ان کے لئے ایک ایک نیک کام لکھا جاتا ہے، واقعی اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کے اجر کو ضائع

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٢٠﴾ۙ وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ

نیکوکاروں کا | اور وہ نہیں خرچ کرتے | (کوئی) خرچ | چھوٹا | اور نہ بڑا | اور نہ وہ طے کرتے ہیں

نہیں کرتا۔ اور یہ لوگ کوئی چیز خواہ چھوٹی ہو خواہ بڑی ہو خرچ کرتے ہیں اور یا وہ کسی منزل کو طے کرتے ہیں

آیت نمبر

(۱۱۸) اور ان تین صحابہ (کعب بن مالک وہلال بن امیہ ومرارہ بن الربیع) کے بائیکاٹ پر بھی اللہ نے مہربانی فرمائی جن کا فیصلہ خدا کے حکم پر موقوف رکھا گیا تھا۔ یہاں تک کہ عدم تعاون وسلام وکلام کی وجہ سے باوجود زمین کی فراخی کے ان کے لئے اس پر رہنا مشکل ہو گیا تھا اور انہوں نے خیال کر لیا تھا کہ اب اللہ کے سوا اس کے قہر سے کوئی پناہ نہیں۔ پھر پچاس دن گزر جانے کے بعد اللہ نے ان پر رحم فرما کر انہیں توبہ کی توفیق بخشی جو قبول ہوئی۔ بیشک اللہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔

(۱۱۹) مسلمانو! تمہیں اللہ کے احکام کی خلاف ورزی سے ہمیشہ ڈرتے اور ہر کام میں سچے مومنین کے ساتھ رہنا چاہئے۔

(۱۲۰) اہل مدینہ اور گردونواح کے اعرابیوں کو کسی غزوہ اور جہاد میں رسول اللہ سے پیچھے نہ رہنا چاہئے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کے مقابلے میں اپنی جانوں کو ہرگز عزیز نہ سمجھنا چاہئے کیونکہ انہیں جو تکلیف بھی بھوک و پیاس و تھکان وغیرہ سے اللہ کی راہ میں پہنچتی ہے اور دشمن کے مقابلہ میں جس مقام پر سے وہ ہو کر گزرتے ہیں کہ جس سے کفار ناراض ہوں اور دشمن سے جو کامیابی ان کے قتل و غارت وقید کرنے سے انہیں حاصل ہوتی ہے ان کے لئے اس کے بدلے نیک عمل لکھا جاتا ہے اور بلاشبہ اللہ نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کیا کرتا۔

افعال: خُلِّفُوْا: (آیت:۱۱۸) وہ پیچھے چھوڑے گئے، تَخْلِیْفٌ سے معنی پیچھے چھوڑنے کے ہیں، ماضی مجہول کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ مَلْجَأً: (آیت:۱۱۸) مکان، پناہ کی جگہ، لَجْأٌ مصدر پناہ پکڑنا اسم ظرف مکاں۔ لَا یَرْغَبُوْا: (آیت:۱۲۰) رَغْبٌ مصدر، نہ عزیز سمجھیں، مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔ لَا یَنَالُوْنَ: (آیت:۱۲۰) وہ نہیں پائیں گے، کامیاب ہوں گے، نَیْلٌ سے مضارع (جمع مذکر غائب)۔ یَطَـُٔوْنَ: (آیت:۱۲۰) نہیں پامال کریں گے، نہیں چلیں گے، مضارع منفی وَطْأٌ مصدر (جمع مذکر غائب)۔ یُصِیْبُهُمْ: ان کو نہیں پہنچے گی، مضارع مرفوع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: ظَمَأٌ: (آیت:۱۲۰) تشنگی، پیاس، یہ ظَمِیَ یَظْمَاءُ کا مصدر ہے۔ مَوْطِئًا: پاؤں رکھنے کی، اسم ظرف۔

وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ

(کوئی) وادی | مگر وہ سب لکھا جاتا ہے | اُن کے لئے | تاکہ جزا دے انہیں | اللہ | بہترین

تو ان کے یہ سب عمل لکھ لئے جاتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے اعمال کا بہتر سے بہتر

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢١﴾ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً

اس کی جو وہ کیا کرتے تھے | اور نہیں مناسب | مؤمنوں (کو) | کہ نکلیں | سب کے سب

بدلہ عطا فرمائے، اور یہ بات مناسب نہیں کہ سب کے سب مؤمن نکل کھڑے ہوں

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّيْنِ

پس کیوں نہ نکلے | ہر فرقہ میں سے | اُن میں سے | کچھ لوگ | تاکہ وہ سمجھ حاصل کریں | دین میں

پس ایسا کیوں نہ ہو کہ ہر ایک گروہ میں سے چند لوگ نکل کھڑے ہوں تاکہ وہ دین میں سمجھ حاصل کریں

وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿١٢٢﴾

اور تاکہ وہ ڈرائیں | اپنی قوم کو | جب وہ لوٹ کر جائیں | اُن کی طرف | تاکہ وہ | بچے رہیں (بُرے کاموں سے)

اور جب اپنی قوم کے پاس واپس لوٹ کر آئیں تو ان کو (اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے) ڈرائیں تاکہ وہ بُرے کاموں سے بچ جائیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا

اے ایمان والو! | لڑو اُن لوگوں سے | جو نزدیک ہیں تمہارے | کافروں میں سے | اور چاہئے کہ وہ پائیں

اے ایمان والو! وہ کافر جو تمہارے آس پاس ہیں، ان سے لڑو اور (ایسے لڑو) کہ وہ

فِيْكُمْ غِلْظَةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٢٣﴾ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ

تم میں سختی | اور جان لو | کہ اللہ | ساتھ ہے پرہیزگاروں کے | اور جب اُتاری جاتی ہے

تمہارے اندر سختی محسوس کریں اور اس بات پر یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ اور جب کوئی سُورت نازل کی جاتی ہے

سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ

(کوئی) سُورت | تو بعض اُن میں سے وہ ہیں | جو کہتے ہیں | کہ کس کا تم میں سے | زیادہ کردیا | اس (سورت) نے

تو ان میں سے بعض (منافق) کہتے ہیں کہ اس سورت نے تم میں سے

اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ

ایمان | پس جو لوگ | ایمان لائے ہیں | سو اُس نے زیادہ کردیا اُن کا | ایمان | اور وہی

کس کا ایمان بڑھایا ہے، پس جو لوگ ایمان لائے ہیں اُس نے اُن کے ایمان کو ترقی دی ہے اور وہ

يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿١٢٤﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ

خوش ہوتے ہیں | اور وہ لوگ | جن کے دلوں میں | مرض (ہے) | سو زیادہ کردی اُس نے اُن کے لئے

خوش ہورہے ہیں اور وہ لوگ جن کے دلوں میں (نفاق) کا مرض ہے اُس (سورت) نے ان کی منافقت کی

رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿١٢٥﴾ اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ

ناپاکی پر ناپاکی | اور مرے | تو وہ کافر ہی تھے | کیا وہ نہیں دیکھتے | کہ وہ

گندگی میں مزید اضافہ کردیا ہے اور وہ کفر ہی کی حالت میں مرگئے۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ان کو

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۲۱) اور کوئی سا بھی چھوٹا بڑا خرچ جو وہ راہ خدا میں کرتے ہیں یا کوئی سی وادی جو وہ طے کرتے ہیں وہ سب ان کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے تاکہ جو اچھے عمل وہ کیا کرتے تھے انہیں ان کا نیک بدلہ دیا جائے۔

(۱۲۲) مسلمانوں کو مناسب نہیں کہ سب کے سب جہاد کے لئے نکل کھڑے ہوں بلکہ ہر جماعت میں سے کچھ لوگ کیوں نہ نکلیں تاکہ دین میں تفقہ حاصل کر سکیں اور علم دین حاصل کرنے کے بعد اپنی قوم کی طرف واپس جا کر انہیں اسلام کی مخالفت سے ڈرائیں تاکہ اللہ کے عذاب سے بچے رہیں۔ دوسرے معنی یہ بھی بیان کئے گئے ہیں کہ سب کے سب طلب علم کے لئے نہ نکل پڑیں۔ بلکہ کچھ جہاد کریں، کچھ حصول علم تاکہ کوئی شعبہ قلت کا شکار نہ ہو۔ یہ فیصلہ موقع محل کے مطابق کرنا چاہئے۔

(۱۲۳) مسلمانو! تم پر کفار سے جہاد اس ترتیب سے لازم ہے کہ پہلے ان کفار سے لڑو جو تمہارے نزدیک پڑوس میں ہیں۔ جیسے (بنو قریظہ و بنو نضیر و خیبر وغیرہ) پھر جو ان سے قریب ہیں اسی طرح اور ان سے سختی کرنا لازم ہے اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کا مددگار ہے۔

(۱۲۴) اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو بعض منافقین انکار اور مذاق کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مسلمانو! اس سورت نے تم میں سے کس کا ایمان زیادہ کر دیا ہے؟ لیکن جو سچے مومن ہیں ایمان تو انہی کا زیادہ ہوتا ہے اور وہی اس سے خوش بھی ہوتے ہیں۔

(۱۲۵) لیکن جو منافق ہیں اس سورت کا انکار کر کے ان کی عقیدے کی ناپاکی پر اور ناپاکی بڑھ گئی اور مرے تو کافر ہی مرے۔

انفال: نَفَرَ: (آیت: ۱۲۲) (کیوں نہ) نکل کر جائے "نَفْرٌ" نُفُورٌ اور نِفَارٌ مصدر ماضی معروف (واحد مذکر غائب)۔ یَتَفَقَّهُوْا: تَفَقُّهٌ مصدر، تاکہ سمجھ حاصل کرتے ہیں، (دین کے مسائل سیکھتے رہیں)، مضارع منصوب (جمع مذکر غائب)۔ یُنْذِرُوْا: (آیت: ۱۲۲) تاکہ وہ ڈرائیں اِنْذَارٌ سے مضارع معروف (جمع مذکر غائب)۔ زَادَتْهُ: (آیت: ۱۲۴) اس نے اس کو زیادہ کیا، بڑھایا، زَادَتْ زِیَادَةٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔

يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ

آزمائے جاتے ہیں | ہر سال | ایک مرتبہ | یا | دو مرتبہ | پھر (بھی) | وہ توبہ نہیں کرتے

ہر سال ایک یا دو مرتبہ آزمائش میں ڈالا جاتا ہے پھر (بھی) نہ توبہ کرتے ہیں

وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ

اور نہ وہ | نصیحت حاصل کرتے ہیں | اور جب | نازل کی جاتی ہے | (کوئی) سورت | (تو) دیکھنے لگتے ہیں | بعض اُن میں سے

اور نہ نصیحت حاصل کرتے ہیں اور جب کوئی سورت نازل کی جاتی ہے تو

اِلٰى بَعْضٍ ؕ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ

بعض کی طرف | کہ کیا دیکھتا ہے تمہیں | کوئی شخص؟ | پھر | وہ لوٹ جاتے ہیں | پھیر دیا | اللہ نے

ایک دوسرے کو دیکھنے لگتے ہیں۔ کہ کیا تمہیں کوئی (مسلمان) دیکھتا ہے؟ پھر وہ لوٹ جاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے

قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ

اُن کے دلوں کو | کیونکہ وہ | (ایسے) لوگ ہیں | کہ سمجھ نہیں رکھتے | آ چکا ہے تمہارے پاس | ایک رسول

ان کے دلوں کو (ایمان سے) پھیر دیا ہے کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں جو نہیں سمجھتے۔ لوگو! تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول

مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ

تم میں سے | گراں ہے | اُس پر | تمہارا تکلیف اُٹھانا | حد سے زیادہ چاہنے والا ہے تمہیں | ایمان والوں پر

آیا ہے جنہیں تمہاری تکلیف گراں گزرتی ہے تمہاری (بھلائی کا) بہت خواہشمند ہے اور ایمان والوں کے حق میں

رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ

نہایت مہربان | رحم کرنے والا | پھر (بھی) اگر | وہ منہ موڑیں | تو کہہ دیجئے | کافی ہے مجھے اللہ | نہیں کوئی معبود

شفیق اور مہربان ہے۔ پھر (اے پیغمبر!) اگر وہ منہ موڑیں تو آپ کہہ دیجئے کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے

اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۲۹﴾

سوائے اُس کے | اُسی پر | میں نے بھروسہ کیا | اور وہی ہے | مالک | عرش | عظیم کا

اُس کے سوا کوئی معبود نہیں میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

سُوْرَةُ يُوْنُسَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | تِسْعُ اٰيٰتٍ وَّاَحَدَ عَشَرَ رُكُوْعًا

سورہ یونس کی ہے اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | ایک سو نو آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿۱﴾ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا

الرٰ | یہ آیتیں ہیں | حکمت والی کتاب (کی) | کیا لوگوں کو ہوا | تعجب

الف لام را۔ یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں۔ کیا لوگوں کو اس بات پر تعجب ہے

اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَ

(اس بات کا) کہ ہم نے حکم بھیجا | ایک شخص کی طرف | اُن میں سے | کہ ڈراؤ لوگوں کو | اور

کہ ہم نے ان میں سے ایک شخص کے پاس وحی بھیج دی کہ لوگوں کو (خدا کی نافرمانی سے) ڈرائیے اور

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۲۶) کیا وہ منافق اس بات پر غور نہیں کرتے کہ وہ اسی نفاق کے جرم کی وجہ سے ہر سال ایک دو مرتبہ مرض وقحط وغیرہ کی مصیبت میں مبتلا کئے جاتے ہیں پھر بھی وہ اس جرم سے توبہ نہیں کرتے اور نہ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

(۱۲۷) اور جب حضورؐ پر کوئی سورت نازل ہوتی ہے جس میں منافقین کی رسوائی ظاہر ہونے لگتی ہے تو ان میں سے ایک منافق دوسرے کی طرف انکار اور تمسخر سے دیکھنے لگتا ہے اور اشارۃً پوچھتا ہے کہ کیا کوئی مسلمان بھی دیکھتا ہے؟ پس اگر معلوم ہو جائے کہ کوئی مسلمان نہیں دیکھ رہا ہے تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے کھسک جاتا ہے وہ ایسے بے وقوف ہیں کہ کوئی بات حقیقتاً سمجھ ہی نہیں سکتے۔ کہ یہ موقع توبہ کا ہے اشارہ بازی اور بھاگ نکلنے کا نہیں۔ اس لئے اللہ نے ان کے دلوں کو حق کے قبول کرنے سے پھیر دیا ہے۔

(۱۲۸) مسلمانو! تمہارے پاس اللہ کا وہ رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آچکا ہے۔ جو تمہاری تکلیف کو ہرگز برداشت نہیں کرسکتا۔ وہ تمہیں حد سے زیادہ چاہتا ہے اور ایمان والوں پر بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(۱۲۹) پس اگر وہ منافقین اور کفار پھر بھی اللہ و رسول پر ایمان نہ لائیں تو آپؐ ان سے کہہ دیجئے کہ اللہ میری نصرت کے لئے کافی ہے اس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں۔ میرا ہر کام میں اسی پر بھروسہ ہے اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

سورۂ یونس

اس میں حضرت یونسؑ بن متی کا ذکر ہے جو سرزمینِ موصل میں اہل نینویٰ کی طرف بھیجے گئے تھے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

یہ حروف مقطعات میں سے ہیں ان کے معنے ہیں اَنَا اللّٰہُ اَرٰی بیان کئے گئے ہیں یعنی میں اللہ سب کچھ دیکھتا ہوں۔ بعض علماء کے نزدیک یہ اس سورت کا نام ہے۔ واللہ اعلم۔

(۱) یہ سورۂ یونس حکمت والی کتاب (قرآن) کی آیتیں ہیں۔

لغات: اِنْصَرَفُوْا: (آیت: ۱۲۷) وہ چل دیئے، وہ پلٹ گئے، اِنْصِرَافٌ سے معنی ایک حالت سے دوسری حالت پر لوٹ جانا، ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ صَرَفَ: اس نے پھیر دیا، دور رکھا، دفع کیا، صَرْفٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

بَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ

خوشخبری دو | ایمان والوں کو | کہ اُن کے لئے | مرتبہ (ہے) | سچا | اُن کے رب کے ہاں

ایمان والوں کو اس بات کی خوشخبری سنائیے کہ اُن کے لئے اُن کے رب کے پاس سچا مرتبہ (مقام)

قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ۝٢ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ

کہا | کافروں نے | کہ بیشک یہ تو | جادوگر ہے کھلا | بیشک تمہارا رب | اللہ (ہے) | وہ جس نے

کافروں نے کہا بیشک یہ تو کھلا جادوگر ہے (لوگو!) بیشک تمہارا رب وہ اللہ ہے جس نے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى

پیدا کیا | آسمانوں | اور زمین کو | میں | چھ | دنوں | پھر قائم ہوا

آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر وہ عرش پر قائم ہوا

عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ

عرش پر | انتظام کرتا ہے | سب اُمور کا | نہیں ہے کوئی سفارش کرنے والا | مگر | بعد

وہ تمام امور کا انتظام کرتا ہے اس کے سامنے کوئی سفارش نہیں کرسکتا مگر اس کے بعد

اِذْنِهٖ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝٣

اس کی اجازت کے | یہی | اللہ | تمہارا پروردگار ہے | پس عبادت کرو اسی کی | پس کیا تم غور نہیں کرتے

کہ وہ اجازت دے دے (لوگو!) یہی اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے پس اُسی کی عبادت کرو تو کیا تم غور نہیں کرتے (یاد رکھو)

اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا

اُسی کی طرف | تمہارا لوٹ کر جانا ہے | سب (کا) | وعدہ ہے اللہ کا | سچا | بیشک وہی پہلے پیدا کرتا ہے

تم سب کو اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے وہی پہلی بار پیدا کرتا ہے

الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

مخلوق کو | پھر وہی دوبارہ زندہ کرے گا اُس کو | تاکہ جزا دے | اُن لوگوں کو | جو ایمان لائے | اور عمل کئے انہوں نے

پھر وہی اسے دوبارہ (قیامت میں) لوٹائے گا تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے

الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ

نیک | انصاف کے ساتھ | اور جو کافر ہوئے | ان کے لئے | مشروب ہے | کھولتا ہوا (پانی)

حق و انصاف کے ساتھ جزا دے اور وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا اُن کے لئے پینے کو کھولتا ہوا پانی

وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝٤ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ

اور عذاب | دردناک | بسبب اُس کے | جو وہ کفر کیا کرتے تھے | وہی ہے جس نے | بنایا

اور کفر و انکار کی وجہ سے دردناک عذاب ہوگا۔ وہ وہی (رب) ہے جس نے

الشَّمْسَ ضِيَاۗءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ

سورج کو | چمکتا ہوا | اور چاند کو | روشن | اور مقرر کیں اُسکی | منزلیں | تاکہ تم معلوم کرو | شمار

سورج کو روشن اور چاند کو نور بنایا اور اس کی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کا شمار

آیت نمبر

(۲) حضور کی رسالت پر مکہ والوں نے حیرانگی کا اظہار کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ ہم نے جو انسانوں کی ہدایت کے لئے انہی میں سے ایک انسان (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کو مبعوث فرما کر بذریعہ وحی حکم دیا کہ اللہ کے قوانین کی مخالفت کرنے والوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرائے اور اس کے احکام کی اطاعت کرنے والوں کو آخرت میں بھلائی اور بلند رتبہ کی خوشخبری سنا دے۔ اس میں تعجب کی کیا بات ہے؟ سب انبیاء انسان ہی گزرے ہیں لیکن کفار مکہ کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو کھلا جادوگر ہے۔

(۳) بلاشبہ تمہارا پروردگار تو اللہ ہی ہے۔ جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کر کے اپنی قدرت کے عرش پر اپنی شان کے لائق قائم ہوا۔ دنیا کے تمام معاملات کا انتظام وہی کرتا ہے اور آخرت میں اس کی اجازت کے بغیر کسی کی سفارش منظور نہ ہوگی وہی اللہ تمہارا پروردگار ہے۔ پس اس کی عبادت کیا کرو کیا تم غور نہیں کرتے کہ عبادت کے لائق صرف وہی ذات ہے جو سب کا پروردگار ہے۔

(۴) مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر اعمال کی جوابدہی کے لئے تمہیں اسی کے حضور میں واپس جانا ہے۔ یہ اللہ کا بالکل سچا وعدہ ہے۔ بیشک وہی اللہ سب کا پہلی مرتبہ پیدا کرنے والا ہے اور وہی دوبارہ قیامت کے دن زندہ کرے گا۔ تاکہ ایمان والوں کو انصاف کے ساتھ ان کے نیک اعمال کی جزا دے۔ اور کفار کو ان کے کفر کی سزا کے طور پر پینے کو کھولتا ہوا پانی اور عذاب دردناک دیا جائے گا۔

انعال: يُدَبِّرُ: (آیت:۳) تَدْبِيْرٌ مصدر، وہ انتظام کرتا ہے مضارع (واحد مذکر غائب)۔

السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ

سالوں کا | اور حساب | نہیں پیدا کیا | اللہ نے | یہ (سب کچھ) | مگر | برحق

اور حساب معلوم کرسکو اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو صرف حق و صداقت کے ساتھ پیدا کیا

يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝٥ اِنَّ فِي اخْتِلَافِ

وہ تفصیل سے بیان کرتا ہے | آیتیں | جاننے والے لوگوں کے لئے | بیشک | میں | بدلتے رہنے میں

وہ علم والوں کے لئے نشانیاں کھول کر بیان کرتا ہے بلاشبہ رات دن کے

الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

رات | اور دن (کے) | اور جو کچھ | پیدا کیا اللہ نے | آسمانوں | اور زمین میں

بدلنے میں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ہے، ان سب میں ان

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝٦ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا

نشانیاں ہیں | اُن لوگوں کے لئے جو ڈرتے ہیں | بیشک وہ لوگ جو | اُمید نہیں رکھتے | ہمارے ملنے کی | اور خوش ہیں

لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں، جو پرہیزگار ہیں۔ بیشک وہ لوگ جو ہماری ملاقات کی اُمید نہیں رکھتے اور دنیا کی

بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا

زندگی پر | دُنیا کی | اور مطمئن ہیں | اُسی سے | اور وہ لوگ جو | ہماری قدرت کے نشانوں سے

کی زندگی پر خوش اور اسی پر مطمئن ہوگئے ہیں اور وہ لوگ جو ہماری آیتوں سے

غٰفِلُوْنَ ۝٧ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝٨

بے خبر ہیں | اُنہی کا ٹھکانہ | دوزخ (ہے) | بدلے اُس کے | جو عمل وہ کرتے تھے

بالکل غافل ہیں۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانہ ان کے اعمال کی وجہ سے دوزخ ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ

بیشک جو لوگ | ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے | نیک | ہدایت کرے گا انہیں | اُن کا رب (جنت کی طرف)

بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے۔ ان کا رب ان کو ایمان

بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝٩

اُن کے ایمان کی وجہ سے | جاری ہوں گی | ان کے نیچے | نہریں | نعمت والے باغوں میں

کی وجہ سے (نجات و سعادت کا) راستہ دکھائے گا۔ آسائش کے باغوں میں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی

دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ

اُن کا پکارنا ہوگا | اُن میں | پاک ہے تیری ذات | اے اللہ! | اور اُن میں اُن کی دُعا ہوگی | سلام

وہ وہاں (سبحانک اللھم) پکار اٹھیں گے۔ اور وہاں ان کی باہمی دُعائے خیر (سلام) ہوگی

وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٠

اور خاتمہ ہے اُن کی دُعا کا | کہ تمام تعریفیں | اللہ کے لئے ہیں | جو پروردگار ہے | سارے جہانوں کا

اور ان کی دُعا کے آخری لفظ یہ ہوں گے "تمام حمد و ثناء اللہ ہی کے لئے ہے" جو تمام کائنات کا پروردگار ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵) اور اللہ ہی تو ہے جس نے سورج کو ذاتی چمک اور چاند کو سورج کے ذریعے روشنی بخشی اور اس کے لئے منزلیں مقرر کر دیں کہ ان سے سالوں کا شمار اور دنوں اور مہینوں کا حساب معلوم ہو دنیا کا یہ تمام کارخانہ بے مقصد نہیں بنایا گیا بلکہ کسی سچی اور تحقیقی غرض کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور وہ اللہ اپنی قدرت کی آیتیں اہل علم کے لئے خوب واضح کر کے بیان کرتا ہے تاکہ وہ سمجھیں۔

(۶) بے شک رات اور دن کے بدل بدل کر آنے میں اور جو کچھ اللہ نے پیدا کیا ہے آسمانوں اور زمین میں ان لوگوں کے لئے جو اللہ سے ڈرتے رہتے ہیں اللہ کی قدرت کے نشان موجود ہیں۔

(۷) بلاشبہ کفار اللہ کے سامنے حاضر ہونے کا یقین نہیں رکھتے اور دنیا کی مختصر زندگی سے ہی خوش اور مطمئن ہیں اور وہ لوگ جو ہماری قدرت کے نشانات میں غور وفکر نہیں کرتے۔

(۸) ان کے کفر اور برے اعمال کے بدلے میں ان کا ٹھکانا دوزخ ہوگا۔

(۹) یقیناً جو لوگ ایمان لا کر نیک اعمال کرتے رہتے ہیں ان کے ایمان کی وجہ سے اللہ ان کی جنت کی طرف رہنمائی کرے گا۔ ان نعمت کے باغات میں نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی۔

(۱۰) اہل جنت اللہ کی نعمتیں دیکھ دیکھ کر اس کی پاکی بیان کریں گے اور ملاقات کے وقت ایک دوسرے کو سلام کریں گے اور کلام کے اختتام پر دونوں جہانوں کے مالک اللہ کی حمد و ثنا کریں گے۔

افعال: اِطْمَانُّوْا: (آیت: ۷) وہ مطمئن ہو گئے، اِطْمِیْنَانٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اٰخِرُ: (آیت: ۱۰) پچھلا، جس جگہ یہ لفظ اللہ کی صورت کے طور پر آتا ہے وہاں تمام مخلوق کے فنا ہونے کے بعد باقی رہنے والی ذات مراد ہے۔

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ

اور اگر جلدی کرتا | اللہ | لوگوں کے لئے | تکلیف (پہنچانے میں) | جیسا کہ وہ جلدی چاہتے ہیں | بھلائی پہنچنے میں

اور اگر اللہ تعالیٰ ان کی بداعمالیوں کی سزا ان کو جلدی ہی دے دیتا جیسے وہ جلد بھلائی چاہتے ہیں

لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ۭ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ

تو پوری کردی جاتی | اُن کیلئے | اُن کی مدت | پس ہم چھوڑ دیتے ہیں | اُن کو جو | اُمید نہیں رکھتے

تو ان کی میعاد پوری ہو چکی ہوتی پس ہم ان لوگوں کو جو ہماری ملاقات کی اُمید نہیں رکھتے، چھوڑتے ہیں

لِقَاۗءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ⑪ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ

ہمارے ملنے کی | اُن کی نافرمانی میں | کہ سرگرداں ہیں | اور جب پہنچے | انسان کو | تکلیف

کہ اپنی سرکشی میں پڑے بھٹکتے رہیں اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ ہمیں

دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَاۗىِٕمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ

تو پکارتا ہے ہمیں | اپنے پہلو پر (لیٹے ہوئے) | یا بیٹھے ہوئے | یا کھڑے کھڑے | پھر جب | ہم دُور کردیں | اس سے

پکارتا ہے لیٹے، بیٹھے اور کھڑے، ہر حالت میں۔ پھر جب ہم اُس کی تکلیف دُور

ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ۭ كَذٰلِكَ

اُس کی تکلیف | تو وہ چل دیتا ہے | گویا کہ اُس نے ہمیں پکارا ہی نہ تھا | اس تکلیف کے (ہٹانے کو) | جو اسے پہنچی تھی | ایسے ہی

کردیتے ہیں تو یوں چل دیتا ہے گویا اس نے ہمیں اس تکلیف کے دُور کرنے کے لئے جو اسے پہنچی ہے کبھی پکارا ہی نہیں

زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ⑫ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا

اچھے معلوم ہوتے ہیں | حد سے بڑھنے والوں کو | وہ عمل جو وہ کرتے تھے | اور یقیناً | ہم ہلاک کرچکے ہیں

اسی طرح حد سے بڑھ جانے والوں کو ان کے اعمال اچھے معلوم ہوتے ہیں۔ اور ہم نے تم سے پہلے کئی قوموں کو

الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَجَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

(اُن) امتوں کو | جو تم سے پہلے گزریں | جب انہوں نے ظلم کیا | (حالانکہ) آئے تھے اُن کے پاس | اُن کے رسول

جبکہ انہوں نے ظلم کیا، ہلاک کردیا حالانکہ ان کے پاس ان کے رسول

بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي

(روشن) دلیلیں لے کر | اور نہ تھے وہ (ایسے) | کہ ایمان لے آتے | اسی طرح | ہم سزا دیتے ہیں

کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے مگر اس پر بھی وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لے آتے۔ مجرموں کو ہم اسی طرح سزا

الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ⑬ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰۗىِٕفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ

مجرم لوگوں کو | پھر ہم نے بنایا تمہیں | نائب | زمین میں | اُن کے بعد

دیا کرتے ہیں۔ پھر ہم نے ان کے بعد تمہیں زمین میں جانشین مقرر کردیا

لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ⑭ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ

تاکہ ہم دیکھیں | (کہ) کیسے | تم عمل کرتے ہو | اور جب پڑھی جاتی ہیں | اُن پر | ہماری آیتیں | واضح

تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو اور جب ان کے سامنے ہماری صاف صاف آیتیں پڑھی جاتی ہیں

آیت نمبر

(۱۱) جس طرح لوگ بھلائی کے حصول میں بہت جلدی چاہتے ہیں اسی طرح اگر اللہ ان کے جرموں کے بدلے ان پر فوراً عذاب نازل کرتا تو اسی وقت ان کی زندگی کا رشتہ ٹوٹ جاتا۔ پس جو لوگ قیامت کے روز ہمارے پاس آنے کا یقین نہیں رکھتے۔ ہم انہیں مہلت دیتے ہیں اور یہ اپنی سرکشی و بغاوت میں حیران و پریشان رہتے ہیں۔

(۱۲) اور ناشکرا انسان ایسا احسان فراموش ہے کہ جب دنیا میں اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں لیٹے، بیٹھے اور کھڑے کھڑے ہر حالت میں اپنی امداد کے لئے پکارتا ہے اور جب ہم اس کی وہ تکلیف دور کر دیتے ہیں تو پہلے کی طرح پھر غفلت سے کام لیتا ہے گویا کہ نہ کبھی اسے کوئی تکلیف پہنچی تھی اور نہ ہی اس تکلیف کے ہٹانے کے لئے ہمیں پکارا تھا۔ اللہ کی نافرمانی میں حد سے بڑھ جانے والوں کو اسی طرح اپنے برے اعمال اچھے معلوم ہوا کرتے ہیں۔

(۱۳) لوگو! جو تو میں تم سے پہلے گزری ہیں جب انہوں نے کفر و شرک کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا تو ہم نے انہیں ہلاک کر دیا۔ حالانکہ ان کے پاس اللہ کی طرف سے اس کے رسول روشن دلیلیں (معجزے) لے کر آئے تھے۔ مگر وہ ایمان لانے والے ہی نہ تھے۔ مجرموں کو ہم ایسے ہی سزا دیا کرتے ہیں۔

(۱۴) پھر ان نافرمان امتوں کی جگہ تمہیں زمین میں ان کا جانشین بنا دیا تا کہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو؟ اگر تم بھی ایسی ہی نافرمانیاں کرو گے تو تمہیں بھی ہلاک کر دیا جائے گا۔

لغات: اِسْتِعْجَالَهُمْ: (آیت:۱۱) ان کا جلدی مانگنا، ان کا عجلت کرنا۔ اِسْتِعْجَالٌ بروزن اِسْتِفْعَالٌ مصدر ہے۔ جَنْبِهٖ: (آیت:۱۲) اس کا پہلو۔ جَنْبٌ: پہلو (واحد مذکر غائب)۔

قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا

تو کہتے ہیں وہ لوگ جو | نہیں اُمید رکھتے | ہم سے ملنے کی | کہ لے آ | (کوئی) قرآن | اس کے سوا

تو وہ لوگ جن کو ہماری ملاقات کی اُمید نہیں، کہہ دیتے ہیں کہ اس کے ماسوا کوئی اور قرآن لا

أَوْ بَدِّلْهُ ۚ قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِن تِلْقَاءِ نَفْسِي

یا اس کو بدل ڈال | کہہ دیجئے | نہیں ہے مجھے یہ حق | کہ میں بدل دوں اس کو | اپنی طرف سے

یا اسے بدل ڈالئے۔ ان سے کہہ دیجئے کہ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اسے اپنی طرف سے بدل ڈالوں

إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۖ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ

میں نہیں پیروی کرتا | مگر اسی حکم کی | جو وحی کیا جاتا ہے | میری طرف | میں تو ڈرتا ہوں | اگر میں نافرمانی کروں

میں تو صرف اس بات کی پیروی کرتا ہوں، جو مجھ تک بذریعہ وحی پہنچتی ہے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں

رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥﴾ قُل لَّوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ

اپنے رب کی | عذاب سے | دن | بڑے (کے) | کہہ دیجئے | اگر اللہ چاہتا | تو میں نہ پڑھتا اس کو

تو بلاشبہ میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ کہہ دیجئے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو میں تمہارے سامنے یہ (قرآن)

عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُم بِهِ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ

تمہارے سامنے | اور نہ خبر دیتا تمہیں | اُس سے | میں تو رہ چکا ہوں | تمہارے درمیان | ایک مدت | اس سے پہلے

نہ پڑھتا اور نہ تم کو اس کی خبر دیتا۔ اس سے پہلے میں تم میں ایک عمر گزار چکا ہوں

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٦﴾ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا

پس کیا | تم عقل نہیں رکھتے | پس کون زیادہ ظالم ہے | اُس سے جو | باندھے | اللہ پر | جھوٹ

پس کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ پس اُس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے

أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ ﴿١٧﴾ وَيَعْبُدُونَ

یا وہ جھٹلائے | اُس کی آیتوں کو | بیشک فلاح نہیں پاتے | مجرم لوگ | اور وہ عبادت کرتے ہیں

یا اُس کے احکام کو جھٹلائے، یاد رکھو کہ (اس قسم کے) مجرم کبھی فلاح نہیں پاتے اور یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر

مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ

اللہ کے سوا | اُس چیز کی جو | نہ نقصان پہنچائے ان کو | اور نہ نفع دے اُن کو | اور وہ کہتے ہیں

ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ انہیں نفع دے سکتی ہیں نہ نقصان پہنچا سکتی ہیں اور کہتے ہیں کہ

هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ ۚ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ

یہ (بت) تو | ہمارے سفارشی ہیں | اللہ کے ہاں | کہہ دیجئے | کیا تم خبر دیتے ہو | اللہ کو | جو وہ | نہیں جانتا

یہ (بت) اللہ تعالیٰ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔ کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کو وہ باتیں بتاتے ہو جو اس کے علم میں

فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿١٨﴾

آسمانوں میں | اور نہ زمین میں | وہ پاک | اور برتر (ہے) | اس سے | جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں

نہ آسمانوں میں ہیں اور نہ زمین میں، (یاد رکھو کہ) وہ پاک ہے اور وہ بالاتر ہے اس سے، جو وہ شرک کرتے ہیں۔

وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ

اور نہیں تھے | لوگ | مگر صرف ایک ہی اُمت تھے | پھر انہوں نے اختلاف کیا | اور اگر نہ ہوتی ایک بات

اور (ابتداء میں) سب لوگ صرف ایک جماعت کے تھے' پھر ان میں اختلاف پیدا ہوا اور اگر آپ کے پروردگار

سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۹﴾

پہلے سے (طے) | آپ کے رب کی طرف سے | تو فیصلہ ہو چکا ہوتا | اُن کے درمیان | جس بات میں | وہ اختلاف کر رہے تھے

کی طرف سے پہلے ہی سے ایک بات طے نہ ہو چکی ہوتی تو جس چیز میں وہ ایک دوسرے سے اختلاف کر رہے ہیں اس کا فیصلہ ہو چکا ہوتا

وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ

اور وہ کہتے ہیں | کیوں نہیں | اُتارا گیا | اُس پر | (کوئی) نشان | اُس کے رب کی طرف سے | پس کہہ دیجئے

اور کہتے ہیں کہ ان کے رب کی طرف سے انؐ پر کوئی معجزہ کیوں نازل نہیں ہوا؟ پس کہہ دیجئے کہ

اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۲۰﴾

کہ یہ غیب تو اللہ ہی کو (معلوم) ہے | پس انتظار کرو | میں بھی | تمہارے ساتھ | منتظر لوگوں میں سے ہوں

غیب کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے' سو تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّاۗءَ مَسَّتْهُمْ

اور جب | ہم چکھاتے ہیں | لوگوں کو | (مزہ) رحمت کا | بعد تکلیف کے | جو اُن کو پہنچی ہوتی ہے

اور جب ہم لوگوں کو تکلیف پہنچنے کے بعد رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں

اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ۭ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ۭ اِنَّ

(تو) یکایک | وہ چالیں چلنے لگتے ہیں | ہماری آیتوں میں | کہہ دیجئے کہ اللہ | سب سے جلد | چال چلنے والا ہے | بلاشبہ

تو وہ اچانک ہمارے احکام میں حیل وحجت سے کام لینے لگتے ہیں (اے نبیؐ!) کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ مکر کی سزا بہت جلد دیا کرتا ہے

رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ

ہمارے بھیجے ہوئے | لکھتے رہتے ہیں | جو چالیں تم چلتے ہو | وہی تو ہے جو | تمہیں چلاتا ہے | خشکی

یاد رکھو کہ ہمارے فرشتے تمہاری حیلہ سازیوں کو لکھتے جاتے ہیں۔ وہی تو ہے جو تمہیں خشکی

وَالْبَحْرِ ۭ حَتّٰٓي اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ

اور تری میں | یہاں تک کہ | جب تم ہوتے ہو | کشتی میں | اور وہ (کشتیاں) لے کر چلتی ہیں انہیں

اور تری میں چلاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں ہوتے ہو اور وہ موافق ہوا کی مدد سے ان کو لے کر چلتی ہیں

بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَاۗءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ

بادِ موافق سے | اور وہ خوش ہوتے ہیں | اس سے | تو آجاتی ہے ان کشتیوں پر | آندھی سخت

اور وہ اس پر خوش ہوتے ہیں کہ دفعتاً ان پر سخت آندھی چلنے لگتی ہے

وَّجَاۗءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ

اور آنے لگتی ہیں اُن پر | لہریں | ہر طرف سے | اور وہ خیال کرتے ہیں | کہ وہ | اب گھیر لئے گئے ہیں

اور ہر طرف سے ان پر موجیں چڑھی چلی آتی ہیں اور وہ یقین کرنے لگتے ہیں کہ (اب وہ چاروں طرف سے) گھر چکے ہیں

آیت نمبر

(۱۹) سب لوگ شروع میں ایک ہی دینِ توحید پر تھے پھر بعد میں مختلف فرقے بن گئے اور اگر اللہ کی طرف سے پہلے یہ
بات طے نہ ہو چکی ہوتی کہ تمام معاملوں کا فیصلہ قیامت کو کیا جائے گا تو جس بات میں وہ اختلاف کر رہے ہیں اس
کا فیصلہ کبھی کا دنیا ہی میں ہو چکا ہوتا۔

(۲۰) وہ مشرکین کہتے ہیں کہ محمدؐ پر کوئی معجزہ کیوں نہیں اتارا جاتا۔ ان سے کہہ دیجئے کہ یہ غیب کا حال تو اللہ ہی کو معلوم
ہے۔ پس تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والا ہوں۔

(۲۱) اور جب کسی تکلیف کے بعد ہم ان لوگوں کو آرام دیتے ہیں تو فوراً ہماری قدرت کے نشانوں کا انکار کرنے میں
چالیں چلنے لگتے ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے کہ اللہ بہت جلد اس چالاکی کا مزا چکھائے گا اور ہمارے فرشتے کراماً
کاتبین تمہاری چالاکیوں کو لکھتے رہتے ہیں اس کے مطابق تمہیں پوری سزا دی جائے گی۔

کَلِمَۃٌ: (آیت:۱۹) ایک بات یا شعر کو کلمہ کہتے ہیں' بات ہے وعدہ قیامت یعنی قیامت کے دن فیصلہ ہونے کا حکم ازلی۔
اَذَقْنَا: (آیت:۲۱) ہم نے اس کو چکھایا۔ اَسْرَعُ: (آیت:۲۱) بہت جلدی کرنے والا اُسْرُعَۃٌ سے معنی جلدی کرنے کے ہیں۔

دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا

(اس وقت) وہ پکارنے لگتے ہیں اللہ کو | خالص کرتے ہوئے | اسی کیلئے | عبادت کو | کہ اگر | تو نے ہمیں بچالیا

اس پر وہ مخلصانہ بندگی کا اقرار کرتے ہوئے اللہ ہی کو پکارتے ہیں کہ اگر تو نے ہمیں اس (مصیبت) سے نجات دلا دی

مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٢٢﴾ فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ

اس (غرقابی) سے | تو ہم ضرور ہوں گے | شکر گزاروں میں سے | پھر جب | اُس نے نجات دے دی اُنہیں

تو ہم ضرور تیرے شکر گزار ہوں گے۔ پھر جب وہ ان کو بچا لیتا ہے

اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ

تو اُس وقت وہ | بغاوت کرنے لگے | زمین میں | ناحق | اے لوگو!

تو وہ ناحق زمین میں سرکشی کرنے لگتے ہیں اے لوگو!

اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ ثُمَّ اِلَيْنَا

بیشک تمہاری سرکشی (کا وبال) | تمہاری جانوں پر (پڑے گا) | (یہ تو) سامان ہے | دُنیا کی زندگی کا | پھر ہماری طرف ہی

بیشک تمہاری سرکشی کا وبال تمہاری ہی جانوں پر ہے یہ تو دُنیاوی زندگی کے اسباب ہیں پھر تمہیں ہماری طرف

مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٣﴾ اِنَّمَا مَثَلُ

تم کو لوٹنا ہے | پھر ہم تمہیں بتادیں گے | جو کچھ | تم کیا کرتے تھے | بیشک | مثال

آنا ہے اُس وقت ہم تمہیں بتا دیں گے جو کچھ تم کرتے تھے۔ بیشک دُنیا کی زندگی کی مثال

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ

دُنیا کی زندگی کی | پانی کی سی ہے | کہ اُتارتے ہیں ہم اُسے | آسمان سے | پھر باہم مل جل جاتا ہے

اس پانی کی سی ہے جسے ہم نے آسمان سے برسایا پھر اس پانی سے مل کر

بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ۗ حَتّٰۤى

اس کے ساتھ | سبزہ | زمین کا | جس میں سے کھاتے ہیں | انسان | اور چوپائے | یہاں تک کہ

زمین کا سبزہ خوب نکلا جسے انسان اور حیوان کھاتے ہیں یہاں تک کہ

اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ

جب | پکڑی | زمین نے | اپنی رونق | اور آراستہ ہوگئی | اور خیال کرلیا | اہل زمین نے | کہ وہ

جب زمین مزین اور دیدہ زیب نظر آنے لگی اور اس کے مالکوں نے یقین کرلیا کہ وہ

قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا

قدرت رکھتے ہیں | اس (سے فائدہ اٹھانے) پر | تو (اچانک) آ پہنچا اُس پر | ہمارا حکم | رات | یا دِن کو

اس پر پوری طرح قادر ہیں تو رات کو یا دن کو ہمارا حکم عذاب آ پہنچا

فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ۗ كَذٰلِكَ

پھر ہم نے کردیا اُس کو | کٹی کھیتی (کی طرح) | گویا کہ وہ تھی ہی نہیں | کل | اسی طرح

پھر ہم نے اُس کو کاٹ کر یوں رکھ دیا گویا وہاں کچھ تھا ہی نہیں، کل اسی طرح

آیت نمبر

(۲۲) اللہ ہی انسانوں کو خشکی اور تری میں سفر کی توفیق بخشتا ہے حتیٰ کہ کشتی میں جب تم سوار ہوتے ہو اور وہ تمہیں موافق ہوا کے ذریعہ سے منزل مقصود کی طرف لے کر چلتی ہیں اور کشتی میں سوار لوگ خوش ہوتے ہیں کہ اب منزل مقصود پر پہنچے تو اچانک ان پر ہوا کا تیز جھونکا آتا ہے اور ہر طرف سے موجیں اٹھی چلی آتی ہیں اور وہ سمجھنے لگتے ہیں کہ بس اب تو پھنس گئے۔ نکلنے کی کوئی صورت نہیں تو اس وقت وہ لوگ خلوص دل سے اللہ ہی کو پکارتے اور اسی کے آگے فریاد اور عاجزی کا اظہار کرتے ہیں کہ اے مولیٰ! اگر تو ہمیں اس طوفان سے نجات بخشے تو ہم ہمیشہ تیرے شکر گزار رہیں گے۔

(۲۳) جب اللہ انہیں طوفان سے بچالیتا ہے تو وہ دوبارہ اللہ سے ناحق بغاوت اور سرکشی کرنے لگتے ہیں۔ اے لوگو! تمہاری سرکشی کا وبال خود تمہاری جانوں پر پڑے گا دنیا کی چند روزہ زندگی کا نفع اٹھا لو پھر اس کے بعد تم سب کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ پھر جو کچھ تم کیا کرتے تھے وہ تمہیں بتا دیا جائے گا۔

انعال: یُسَیِّرُ: (آیت:۲۲) تَسْیِیْرٌ مصدر، وہ چلاتا ہے، لئے لئے پھرتا ہے مضارع (واحد مذکر غائب)۔ اَنْجٰکُمْ: (آیت:۲۲) اس نے تم کو چھوڑ دیا اَنْجٰی، اِنْجَاءٌ سے معنی نجات دینے اور چھٹکارا دلانے کے ہیں ماضی کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ بَغْیُکُمْ: (آیت:۲۳) تمہاری سرکشی بَغْیٌ مضاف (جمع مذکر حاضر)۔

نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا

ہم کھول کر بیان کرتے ہیں | (اپنی) آیتیں | اُن کے لئے | جو غور و فکر کرتے ہیں | اور اللہ | بلاتا ہے

ہم ان لوگوں کے لئے (اپنی) نشانیاں تفصیل سے بیان کرتے ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ

اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ۭ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾

سلامتی کے گھر (جنت) کی طرف | اور دکھاتا ہے | جسے | چاہے | راہ | سیدھی

سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھے راستہ کی طرف اس کی رہنمائی کرتا ہے

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ۭ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ

جنہوں نے | نیکی کی | (ان کے لئے) نیک بدلہ ہے | اور زیادہ بھی | اور نہ | چھائے گی | اُن کے چہروں پر

جن لوگوں نے نیکوکاری کی' ان کے لئے (ویسی ہی) بھلائی ہے بلکہ (اس سے بھی) زیادہ۔ اور ان کے چہروں پر

قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾

سیاہی | اور نہ رسوائی | یہی ہیں | جنت والے | وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے

نہ سیاہی چھائے گی اور نہ ذلت' یہ لوگ جنتی ہیں اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَاۗءُ سَيِّئَةٍۢ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ

اور جنہوں نے کئے | برے کام | (تو) بدلہ | برائی کا | ویسا ہی ہوگا | اور چھائے گی اُن پر

اور جن لوگوں نے برائیاں کیں' اُن کے لئے برائی کا بدلہ ویسا ہی ہوگا۔ اور ان پر ذلت چھا جائے گی اُن کو

ذِلَّةٌ ۭ مَا لَھُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ

رسوائی | نہیں ہوگا اُن کے لئے | اللہ سے | (کوئی) بچانے والا | گویا کہ | ڈال دیے گئے ہیں

اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا (اور ان کا یہ عالم ہوگا کہ) گویا ان کے

وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ

اُن کے چہروں پر | ٹکڑے | رات کے | (جو) بالکل اندھیری (ہے) | یہی لوگ | دوزخی ہیں

چہروں پر تاریک رات کے ٹکڑے اوڑھا دیے گئے ہیں یہ لوگ دوزخی ہیں

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُھُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ

وہ اس میں | ہمیشہ رہیں گے | اور جس دن | ہم جمع کریں گے | اُن سب کو | پھر | ہم کہیں گے | اُن سے

یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے پھر مشرکوں سے کہیں گے کہ تم اور

اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَاۗؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ

جنہوں نے شرک کیا تھا | (کھڑے رہو) اپنی اپنی جگہ پر تم | اور تمہارے شریک (معبود) | پھر ہم جدائی ڈال دیں گے | اُن کے درمیان

تمہارے شرکاء اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو پھر ہم ان کے درمیان تفرقہ ڈال دیں گے

وَقَالَ شُرَكَاۗؤُھُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَكَفٰى بِاللّٰهِ

اور کہیں گے | اُن کے معبود | کہ تم ہماری تو بندگی نہ کرتے تھے | پس کافی ہے | اللہ

اور ان کے شرکاء ان سے کہیں گے کہ تم نے ہماری بندگی ہرگز نہیں کی۔ پس ہمارے اور تمہارے درمیان

آیت نمبر

(۲۴) چونکہ دنیا کی زندگی کی مثال بالکل اس طرح پانی کی ہے جسے ہم بادل سے اتارتے ہیں اور اس کی وجہ سے زمین کی نباتات (پیداوار) جسے انسان وحیوان کھاتے ہیں خوب گھنی ہو کر نکلتی ہے یہاں تک کہ زمین جب بارونق اور آراستہ پیراستہ (سرسبز وشاداب) ہو جاتی ہے اور اہل زمین سمجھ لیتے ہیں کہ اب ہم اس زرعی پیداوار سے نفع اٹھانے کی پوری قدرت رکھتے ہیں تو اچانک ہمارا حکم (عذاب) رات یا دن کو ان پر آ پہنچتا ہے اور ہم اسے کٹی ہوئی کھیتی کی طرح کردیتے ہیں گویا کہ گذشتہ کل وہ تھی ہی نہیں، پس اسی طرح ہم غور کرنے والوں کے لئے اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھیں۔

(۲۵) اور اللہ اپنے رسول کے ذریعے لوگوں کو سلامتی والی جنت کی طرف بلاتا ہے۔ اور اللہ جسے چاہے اپنے سیدھے راستے (اسلام) کی ہدایت دے دیتا ہے۔

(۲۶) اور جنہوں نے اللہ ورسول پر ایمان لا کر نیک عمل کئے ان کے لئے آخرت میں نیک بدلہ (جنت) ہے اور مزید انعام (دیدار الٰہی) ہوگا اور ان کے چہروں پر سیاہی اور رسوائی چھائی نہ ہوگی، یہ لوگ جنت والے ہیں اور ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

(۲۷) اور جنہوں نے برے کام کئے ہوں گے انہیں برائی کے بدلے برائی ملے گی اور ان کے چہروں پر رسوائی چھائی ہوگی اور اللہ کے عذاب سے انہیں کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور ان کے چہرے ایسے سیاہ ہوں گے کہ گویا اندھیری رات کے ٹکڑے کاٹ کر ان پر رکھ دیئے ہیں۔ یہی دوزخی ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(۲۸) اور قیامت کے روز جب ہم ان سب انسانوں کو جمع کر کے ان میں سے مشرکین کو ڈانٹ کر کہیں گے کہ تم اور تمہارے جھوٹے معبود اپنی اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔ دیکھو کہ تمہارے ساتھ کیسا سلوک کیا جاتا ہے پھر ہم ان کے درمیان میں جدائی ڈال دیں گے اور ان کے جھوٹے معبودوں سے کہیں گے کہ تم ہمارا تو نہیں بلکہ شیاطین کا کہا مان کر ان کی عبادت کیا کرتے تھے۔

افعال: اَخَذَتْ: (آیت:۲۴) اس نے پکڑا، اَخْذٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مؤنث غائب)۔ اِزَّیَّنَتْ: (آیت:۲۴) وہ مزین ہوگئی، تَزَیُّنٌ سے معنی زینت پانے اور آراستہ ہونے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ تَغْنَ: (آیت:۲۴) وہ رہتی ہے، بستی ہے غِنْیٌ سے معنی رہنے بسنے کے ہیں، مقیم ہونے کے ہیں مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ لَا یَرْھَقُ: رَھْقٌ مصدر، نہیں چھپائے گی، مضارع منفی (واحد مذکر غائب)۔ اُغْشِیَتْ: (آیت:۲۷) وہ ڈھانک دی گئی، اِغْشَاءٌ معنی ڈھانک دینے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔

اسماء: قَادِرُوْنَ: (آیت:۲۴) قابو پانے والے، گرفت کرنے والے، غالب اسم فاعل (جمع مذکر)۔ اَمْسِ: (آیت:۲۴) کل گذشتہ ظرف زمان ہے۔ قَتَرٌ: خرچ بہت ہی کم کرنا، کنجوسی، بخل، اسراف کی ضد مصدر اور اسم فاعل۔ عَاصِمٌ: (آیت:۲۷) بچانے والا، حفاظت کرنے والا، روکنے والا عِصْمَۃٌ سے معنی حفاظت کرنے کے ہیں، اسم فاعل کا صیغہ (واحد مذکر)۔

شَهِيدًۢا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِن كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَٰفِلِينَ ﴿٢٩﴾

گواہ | ہمارے درمیان | اور تمہارے درمیان | ہم تو | تمہاری بندگی سے | بالکل بے خبر تھے

اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے ہم تو تمہاری عبادت سے بالکل بے خبر تھے

هُنَالِكَ تَبْلُوا۟ كُلُّ نَفْسٍ مَّآ أَسْلَفَتْ وَرُدُّوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ

وہاں | جانچ لے گا | ہر شخص | جو اُس نے پہلے کیا تھا | اور وہ لوٹا دیے جائیں گے | اللہ کی طرف

وہاں ہر شخص اپنے اعمال کو جو اُس نے کیے ہوں گے جانچ لے گا اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف

مَوْلَىٰهُمُ ٱلْحَقِّ ۖ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا۟ يَفْتَرُونَ ﴿٣٠﴾ قُلْ

(جو) انکا مالک ہے | حقیقی | اور کھو جائیں گی | اُن سے | وہ باتیں جو وہ جھوٹ گھڑتے تھے | کہہ دیجئے

جو ان کا سچا مالک ہے، لوٹائے جائیں گے اور جو جھوٹ وہ باندھتے تھے، اُن سے گم ہوجائے گا آپ پوچھیں

مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ ٱلسَّمْعَ

کون ہے جو | تمہیں رزق دیتا ہے | آسمان | اور زمین سے؟ | یا کون ہے | جو مالک ہے | کانوں

کون آسمان اور زمین سے تمہیں رزق دیتا ہے یا کانوں اور آنکھوں کا مالک

وَٱلْأَبْصَٰرَ وَمَن يُخْرِجُ ٱلْحَىَّ مِنَ ٱلْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ ٱلْمَيِّتَ

اور آنکھوں کا | اور کون ہے | جو نکالتا ہے | زندہ کو | مردہ سے | اور نکالتا ہے | مردہ کو

کون ہے اور کون زندہ کو مردے سے نکالتا ہے اور مردے کو زندہ سے

مِنَ ٱلْحَىِّ وَمَن يُدَبِّرُ ٱلْأَمْرَ ۚ فَسَيَقُولُونَ ٱللَّهُ ۚ فَقُلْ

زندہ سے | اور کون ہے | جو انتظام کرتا ہے | سب اُمور کا | پس وہ کہیں گے | اللہ | تو کہہ دیجئے

نکالتا ہے اور کون تمام کاموں کا انتظام کرتا ہے، پس وہ فوراً کہہ دیں گے کہ (اللہ) تو پوچھے (پھر)

أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٣١﴾ فَذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمُ ٱلْحَقُّ ۖ فَمَاذَا بَعْدَ

پس کیا تم ڈرتے نہیں؟ | پس یہ اللہ ہی | تمہارا پروردگار ہے | سچا | پس کیا ہے | بعد

تم (اس کی نافرمانی سے) ڈرتے نہیں۔ پس یہی اللہ تعالیٰ تمہارا حقیقی پروردگار ہے پس حق کے بعد سوائے

ٱلْحَقِّ إِلَّا ٱلضَّلَٰلُ ۖ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ﴿٣٢﴾ كَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ

حق کے | سوائے گمراہی کے | سو کہاں | تم بھٹکے جارہے ہو | اسی طرح | سچی ہوئی | بات

گمراہی کے اور کیا ہے؟ پھر تم کہاں بھٹکے جارہے ہو۔ اسی طرح آپ کے رب کی بات ان

رَبِّكَ عَلَى ٱلَّذِينَ فَسَقُوٓا۟ أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٣﴾ قُلْ هَلْ

آپ کے پروردگار کی | اُن لوگوں پر جو | نافرمان ہیں | کہ وہ | ایمان نہ لائیں گے | پوچھیے | کیا

نافرمان لوگوں کے حق میں پوری ہوکر رہی کہ وہ ایمان نہیں لاتے آپ پوچھیے کہ تمہارے

مِن شُرَكَآئِكُم مَّن يَبْدَؤُا۟ ٱلْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُۥ ۚ قُلِ ٱللَّهُ

تمہارے شریکوں میں سے کوئی ہے؟ | جو پہلی بار پیدا کرے | مخلوق کو | پھر دوبارہ زندہ کرے اُس کو | کہہ دیجئے اللہ (ہی)

شریکوں میں سے کوئی ایسا ہے جو مخلوقات کو پہلی دفعہ پیدا کردے پھر اسے مار کر دوبارہ پیدا کرے فرما دیجئے کہ اللہ ہی

آیت نمبر

(۲۹) اور اس بات پر کہ تم شیاطین کی پرستش کرتے تھے ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ کافی ہے اور ہمیں تو یہ بھی خبر نہ تھی کہ تم ہماری عبادت کر رہے ہو۔

(۳۰) وہاں میدانِ حشر میں ہر شخص دنیا میں کیے ہوئے اعمال کو دیکھ لے گا کہ کون سا عمل مفید اور کون سا نقصان دہ رہا اور اس کے بعد وہ اپنے حقیقی مالک رب کے حضور میں جوابدہی کے لئے لوٹائے جائیں گے اور دنیا میں وہ جو بہتان اور الزام لگایا کرتے تھے سب غائب ہو جائیں گے۔

(۳۱) مشرکین سے آپ کہہ دیجئے کہ آسمان وزمین سے تمہیں کون رزق دیتا ہے؟ یا آنکھ اور کان جیسی نعمت کس نے عطا کی ہیں؟ اور دنیا میں زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے کون نکالتا ہے؟ اور دنیا کے تمام معاملوں کا انتظام کون کرتا ہے؟ وہ کہیں گے کہ اللہ! تو پھر ان سے کہہ دیجئے کہ شرک سے کیوں پرہیز نہیں کرتے۔

(۳۲) پس یہ اللہ ہی تمہارا سچا پروردگار ہے اور سچ کے آ پہنچنے پر اس کو نہ ماننا گمراہی کے سوا اور کیا ہے؟ سو حق سے منہ موڑ کر کہاں پھرے جاتے ہو۔

(۳۳) جس طرح یہ ثابت ہو گیا کہ حق کے بعد گمراہی ہی ہوتی ہے اسی طرح ان سرکش کفار پر اللہ کا یہ حکم بھی ثابت ہو گیا ہے کہ وہ ایمان نہ لائیں گے۔

انعال: تَبۡلُوۡا: (آیت:۲۹) وہ آزمائے گی بَلَاءٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ تُصۡرَفُوۡنَ: (آیت:۳۲) تم پھیرے جاتے ہو، پھیر دیا جاتا ہے صَرۡفٌ سے مضارع مجہول کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اَمَّنۡ: (آیت:۳۱) یا کون، بھلا کون، بھلا جو۔

يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ قُلْ

پہلی بار پیدا کرتا ہے | مخلوق کو | پھر دوبارہ زندہ کریگا | پس کہاں | تم بہکے جاتے ہو | پوچھئے

مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ لوٹائے گا پھر تم کہاں بہکے چلے جارہے ہو پوچھئے

هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ

کیاتمہارے شریکوں میں سے (کوئی ہے) | جو | رہنمائی کرے | حق کی طرف | کہہ دیجئے | اللہ

کہ تمہارے شرکاء میں سے کوئی ہے جو حق کی طرف رہنمائی کرے، فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہی حق کی طرف

يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ

رہنمائی کرتا ہے | حق کی طرف | تو کیا جو | رہنمائی کرتا ہے | حق کی طرف | وہ زیادہ حق رکھتا ہے

رہنمائی کرتا ہے، کیا وہ جو حق کی راہ دکھاتا ہے اس بات کا زیادہ حقدار ہے

اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ

کہ پیروی کیا جائے | یا وہ جو | راہ نہیں پاتا | مگر یہ کہ اسے راہ دکھائی جائے | پس تمہیں کیا ہوگیا | کیسا

کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ جو (خود بھی) راہ نہیں پاتا مگر یہ کہ اسے راہ دکھائی جائے پس تمہیں کیا ہوگیا ہے تم کس طرح کے

تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ

تم فیصلہ کرتے ہو؟ | اور پیروی نہیں کرتے | اکثر ان میں سے | مگر صرف گمان کی | بیشک گمان تو | کام نہیں دیتا

فیصلے کرتے ہو۔ اور ان میں سے اکثر تو صرف گمان کی پیروی کررہے ہیں (یاد رکھو کہ) گمان

مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾

حق کے مقابلہ میں | کچھ (بھی) | بیشک اللہ | خوب جانتا ہے | جو وہ کررہے ہیں

حق کے مقابلے میں کچھ بھی کام نہیں آتا بیشک اللہ تعالیٰ کو ان کے اعمال کا پورا پورا علم ہے۔

وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ

اور نہیں ہے | یہ قرآن | (ایسا) کہ بنایا جاسکے (کسی اور سے) | اللہ کے سوا | اور لیکن

اور یہ قرآن ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اسے بنا لیا جائے بلکہ یہ تو ان (کتابوں) کی

تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ

یہ تو تصدیق ہے | اس کی جو | اس سے پہلے ہیں (کتابیں) | اور تفصیل ہے | (سب) کتابوں کی | (کوئی) شک نہیں

تصدیق کرنے والا ہے جو اس سے پہلے موجود ہیں اور ضروری احکام کی تفصیل ہے اس میں ذرہ برابر شک و شبہ نہیں

فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۷﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ

اس میں | (کہ وہ) پروردگار عالم کی طرف سے ہے | کیا | وہ کہتے ہیں | کہ اس نے یہ جھوٹ گھڑا ہے | کہہ دیجئے

پروردگار عالم کی طرف سے (نازل کردہ ہے) کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کو پیغمبر نے خود بنالیا ہے کہہ دیجئے

فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

تو تم لے آؤ | (کوئی) سورت | ویسی ہی | اور بلالو | جنہیں | تم بلاسکو | اللہ کے سوا

کہ (اگر ایسا ہے) تو (تم بھی) اس جیسی ایک ہی سورت بنا لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس جس کو بلا سکتے ہو بلا لو

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳۴) ان سے پوچھیے کہ جن معبودوں کو تم خدا کے شریک ٹھہراتے ہو ان میں کوئی ایسا بھی ہے جو مخلوق کو اول پیدا کرنے اور دوبارہ اسے زندہ کرنے پر قادر ہو۔ کہہ دیجیے کہ اول بار پیدا کرنا اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنا اللہ ہی کا کام ہے۔ پس تم راہِ حق چھوڑ کر کہاں بھٹکے جا رہے ہو؟

(۳۵) ان سے پوچھیے کہ تمہارے ان جھوٹے معبودوں میں کوئی ہے جو حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے؟ کہہ دیجیے کہ صرف اللہ ہی رہنمائی کرتا ہے، کہہ دیجیے کہ تمہارے بے جان بُت یا وہ ذوی العقل معبود جو راہ بتائے بغیر خود راہ نہیں پا سکتے جیسے کہ ملائکہ یا مسیح وغیرہ وہ پیروی کے زیادہ لائق ہیں یا اللہ تعالیٰ جو سب کو راہ دکھاتا ہے۔ پس تم کو کیا ہو گیا ہے تم کیسا برا فیصلہ کر رہے ہو۔

(۳۶) اور اکثر ان مشرکین میں سے صرف خیالی باتوں پر چلتے ہیں اور حق کے مقابلہ میں فرضی اندازے اور ظن کچھ کام نہیں دے سکتے اور بلاشبہ اللہ ان کے اعمال سے خوب واقف ہے۔

(۳۷) اور یہ قرآن تو ایسی کتاب نہیں کہ اللہ کے سوا کوئی اور شخص اسے اپنی طرف سے بنالے بلکہ یہ تو اللہ کا کلام ہے جو پہلی سب الہامی کتابوں کی تصدیق اور تفصیل ہے۔ اور بلاشبہ یہ پروردگار عالم کی طرف سے ہے۔

افعال: یُعِیْدُ: (آیت:۳۴) اِعَادَۃٌ مصدر وہ دوبارہ پیدا کرے گا، مضارع (مثبت) (واحد مذکر غائب)۔ تَحْکُمُوْنَ: (آیت:۳۵) تم حکم کرتے ہو، حُکْمٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ یُفْتَرٰی: (آیت:۳۷) کہ گڑھا جائے، اِفْتِرَاءٌ سے، مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔

إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۳۸ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ

اگر ہو تم | سچے | بلکہ | انہوں نے جھٹلایا اُس کو | جس کا انہوں نے احاطہ نہیں کیا | اُس کے علم میں

اگر تم سچے ہو۔ بلکہ انہوں نے ایسی چیز کو جھٹلایا ہے جس کے علم پر انہوں نے پورا پورا قابو نہیں پایا

وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ

اور ابھی آئی نہیں | اُس کی حقیقت | اسی طرح | جھٹلاتے رہے | وہ لوگ جو | اُن سے پہلے تھے | پس دیکھئے

اور ابھی اس (تکذیب) کا انجام ان پر ظاہر نہیں ہوا۔ اسی طرح ان سے پہلے لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا سو دیکھ لو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۝۳۹ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ

کیسا | ہوا | انجام | ظالموں کا | اور بعض اُن میں سے | وہ ہے | جو یقین رکھتا ہے | اُس پر

کہ ظالموں کا کیسا انجام ہوا اور ان میں سے بعض لوگ وہ ہیں جو اس پر ایمان لے آتے ہیں

وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝۴۰

اور بعض وہ ہے | جو | یقین نہیں رکھتا | اُس پر | اور | آپ کا پروردگار | خوب جانتا ہے | فساد کرنے والوں کو

اور بعض وہ ہیں جو اس پر ایمان نہیں لاتے اور آپ کا رب فساد کرنے والوں کو خوب جانتا ہے

وَإِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ

اور اگر | وہ آپ کو جھٹلائیں | تو کہہ دیجئے | میرے لئے | میرا عمل ہے | اور تمہارے لئے | تمہارا عمل

اور اگر یہ آپ کو جھٹلاتے رہیں تو کہہ دیجئے کہ میرے لئے میرا عمل ہے اور تمہارے لئے تمہارا عمل

أَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ أَعْمَلُ وَأَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝۴۱

تم بری ہو | اُس سے | جو میں کرتا ہوں | اور میں | بری ہوں | اُس سے جو | تم کر رہے ہو

تم میرے اعمال کے جواب دہ نہیں اور میں تمہارے اعمال کا جواب دہ نہیں۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ إِلَيْكَ ؕ أَفَأَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ

اور (بعض) اُن میں سے | وہ ہیں | جو کان لگاتے ہیں | آپ کی طرف | پس کیا آپ | سُنا سکتے ہیں | بہروں کو

اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو آپ کی طرف کان لگاتے ہیں تو کیا آپ ان بہروں کو سنا سکیں گے

وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۴۲ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ إِلَيْكَ ؕ

اگرچہ | وہ عقل ہی نہ رکھتے ہوں | اور (بعض) اُن میں سے | وہ ہیں | جو نظر کرتے ہیں | آپ کی طرف

اگرچہ وہ کچھ بھی عقل نہ رکھتے ہوں اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو (بظاہر) آپ کی طرف دیکھتے ہیں

أَفَأَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ۝۴۳ إِنَّ اللّٰهَ

تو کیا آپ | راہ دکھا سکتے ہیں | اندھوں کو | اگرچہ | وہ دیکھ نہ سکتے ہوں | بیشک اللہ

تو کیا آپ ان اندھوں کو راستہ دکھا سکیں گے اگرچہ وہ کچھ بھی نہ دیکھ سکتے ہوں۔ (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ

لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝۴۴

ظلم نہیں کرتا | لوگوں پر | کچھ (بھی) | لیکن | لوگ (خود ہی) | اپنے آپ پر | ظلم کرتے ہیں

لوگوں پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا لیکن لوگ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳۸) اور کفارِ مکہ جو کہتے ہیں کہ یہ قرآن محمدؐ نے جھوٹ بنالیا ہے۔ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم اس میں سچے ہو تو تم بھی اس جیسی کوئی سورت بنالاؤ اور اللہ کے سوا جنہیں تم امداد کے لئے بلا سکتے ہو بلالو۔

(۳۹) بلکہ انہوں نے اس (قرآن) میں اچھی طرح غور کرنے اور اس کے معانی و مطالب کو سمجھے اور اس کے اصل بیان سے باخبر ہوئے بغیر سرسری نظر میں جھٹلا دیا۔ ایسے ہی وہ سرکش لوگ جو ان اہل مکہ سے پہلے گزرے ہیں وہ بھی اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتے رہے ہیں پس دیکھئے ایسے ظالم مشرکوں کا کیسا برا انجام ہوا۔

(۴۰) ان اہل مکہ میں سے بعضے تو اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور بعضے ایمان نہیں لاتے اور اللہ فساد کرنے والوں کو خوب جانتا ہے انہیں خوب سزا دے گا۔

(۴۱) اگر وہ آپؐ کو جھٹلائیں تو ان سے کہہ دیجئے کہ مجھے میرے عمل کی جزا ملے گی اور تمہیں تمہارے اعمال کی تم میرے عملوں کے جوابدہ نہیں اور میں تمہارے عملوں کا ذمہ دار نہیں۔

(۴۲) اور جب آپؐ قرآن پڑھتے ہیں تو بعض ان میں سے آپؐ کی طرف کان تو لگائے رکھتے ہیں مگر دلی توجہ نہیں دیتے اس لئے گویا یہ گونگے بہرے ہیں کہ کچھ نہیں سنتے تو کیا آپ ایسے بہروں کو جنہیں عقل بھی نہ ہو کچھ سنا سکتے ہیں؟

(۴۳) اور بعض ان میں سے آپ کی طرف آنکھوں سے دیکھتے تو ہیں اور دلائل و معجزات کا معائنہ کرتے ہیں لیکن وہ دل سے اس کی تصدیق نہیں کرتے گویا کہ وہ دل کے اندھے ہیں تو کیا آپ ایسے دل کے اندھوں کو راہ دکھا سکتے ہیں؟ کبھی نہیں۔

(۴۴) بلاشبہ اللہ تو اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا کہ بلاوجہ انہیں عذاب دے لیکن لوگ اس کی نافرمانی کر کے اپنی جانوں پر خود ظلم کرتے ہیں۔

افعال: اِفۡتَرٰىهُ: (آیت:۳۸) اس نے اس کو گھڑ لیا' اس نے اس کا افترا کیا' اِفۡتَرٰى صیغہ ماضی (واحد مذکر غائب)۔ لَمۡ يُحِيۡطُوۡا: (آیت:۳۹) اِحَاطَةٌ مصدر انہوں نے نہیں گھیر لیا' نہیں احاطہ کیا' مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔ يَسۡتَمِعُوۡنَ: (آیت:۴۲) وہ سنتے ہیں' اِسۡتِمَاعٌ سے' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ تُسۡمِعُ: (آیت:۴۲) تو سناتا ہے' سنائے گا' اِسۡمَاعٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ

اور جس دن | وہ انہیں جمع کریگا | گویا کہ وہ نہ رہے تھے | مگر | ایک گھڑی | دن کی

اور جس دن اللہ تعالیٰ ان کو جمع کرے گا (تو وہ دُنیا یا برزخ کے متعلق سمجھیں گے کہ) گویا وہ سارے دن میں ایک گھڑی بھر کے اندازم

يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ۭ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ

وہ پہچانیں گے ایک دوسرے کو | آپس میں | بیشک | نقصان میں رہے | جنہوں نے | جھٹلایا | اللہ سے ملنا

رہے ہیں (اور) ایک دوسرے کو وہاں پہچانیں گے بھی وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو جھوٹ سمجھا وہ نقصان میں رہے

وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ

اور وہ نہ تھے | سیدھے راستہ پر چلنے والے | اور اگر | ہم دکھادیں آپ کو | بعض وہ (عذاب) جو | ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں

اور (دنیا میں بھی) وہ ہدایت پانے والے نہ تھے اور اگر ہم اس عذاب کا بعض حصہ جس کا ان لوگوں سے وعدہ ہے

اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰي

یا آپ کو وفات دے دیں | تو ہماری طرف ہی | انہیں لوٹ کر آنا ہے | پھر | اللہ | گواہ ہے | اُن کاموں پر

آپ کے سامنے بھیجیں یا (اس سے پہلے) آپ کو وفات دے دیں، پس ان کو ہمارے پاس ہی لوٹ کر آنا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس پر گواہ ہے

مَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ

جو وہ کر رہے ہیں | اور ہر ایک گروہ کا | ایک رسول ہے | پس جب | آجائے | اُن کا رسول | تو فیصلہ کیا جاتا ہے

جو کچھ وہ کرتے ہیں اور ہر ایک امت کے لئے ایک رسول ہے پس جب اُن کا رسول آجائے تو انصاف کے ساتھ ان کے درمیان فیصلہ کردیا

بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا

اُن کے درمیان | انصاف سے | اور اُن پر | کوئی ظلم نہیں کیا جاتا | اور وہ کہتے ہیں | کب (ہوگا) | یہ

جاتا ہے اور اُن پر کبھی ظلم نہیں کیا جاتا۔ اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب

الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٨﴾ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ

وعدہ | اگر تم | سچے ہو | کہہ دیجئے | میں نہیں مالک | اپنی جان کے لئے

پورا ہوگا اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ) کہہ دیجئے کہ میں اپنی ذات کے لئے بھی

ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ

(کسی) نقصان کا | اور نہ نفع کا | مگر | جو | اللہ چاہے | ہر ایک امت کے لئے | ایک وقت مقرر ہے

نقصان اور نفع کا اختیار نہیں رکھتا مگر وہی جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو ہر ایک قوم کے لئے ایک وقت مقرر ہے

اِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٤٩﴾

جب آجائے گی | اُن کی میعاد | تو نہ | وہ تاخیر کرسکیں گے | ایک لحہ بھی | اور نہ جلدی کریں گے وہ

جب اُن کا وقت آجاتا ہے تو ایک لحہ نہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا

کہہ دیجئے | دیکھو تو | اگر | آجائے تم پر | اُس کا عذاب | رات | یا دن کے وقت | تو وہ کیا (چیز) ہے

فرما دیجئے کہ دیکھو تو سہی کہ اگر تم پر اُس کا عذاب رات کو یا دن کو آجائے

آیت نمبر

(۴۵) اور قیامت کے روز جب اللہ سب لوگوں کو جوابدہی کے لئے جمع کرے گا اور اس ہولناک منظر کو دیکھ کر دنیا کی گذشتہ تمام زندگی انہیں دن کی ایک گھڑی کے برابر معلوم ہوگی اور قبروں سے نکلتے وقت وہ ایک دوسرے کو پہچان لیں گے تو بیشک وہ لوگ نقصان میں رہیں گے جو قیامت کے دن اعمال کی جوابدہی کے لئے خدا کے سامنے جانے کی تکذیب کرتے اور بے راہ تھے۔

(۴۶) ان منکرین سے جو ہم عذاب کا وعدہ کرتے ہیں اگر ہم آپؐ کے سامنے اس میں سے بعض عذاب لے آئیں یا آپؐ کی زندگی میں انہیں وہ عذاب نہ دیا جائے تو آپؐ اطمینان رکھئے وہ مرنے کے بعد ہماری طرف ہی لوٹ کر آئیں گے اور ہم ان کے تمام برے اعمال سے واقف اور گواہ ہیں ان کے مطابق انہیں سزا دیں گے۔

(۴۷) اور ہر ایک امت کی طرف اللہ کا ایک رسول آیا ہے جب وہ قیامت کے روز حاضر ہو کر ان کے ایمان یا کفر کی شہادت دے گا تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کیا جائے گا اور کسی کی حق تلفی نہ ہوگی۔

(۴۸) وہ کفار جب اللہ کے عذاب کا وعدہ سنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو وہ تمہارا عذاب لانے کا وعدہ کب پورا ہوگا؟

(۴۹) ان سے کہہ دیجئے کہ یہ عذاب نازل کرنا میرے اختیار میں نہیں میں تو اپنی ذات کے نفع و نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتا مگر وہ جو اللہ کو منظور ہو اور ہر نافرمان قوم کی ہلاکت و تباہی کا ایک وقت مقرر ہے جب وہ آ جائے گا تو پھر وہ لمحہ بھر کے لئے بھی آگے پیچھے نہ ہو سکے گی۔

انوار: یَتَعَارَفُوْنَ: (آیت:۴۵) تَعَارُفٌ مصدر باہم ایک دوسرے کو پہچانے گا' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ نَعِدُ: (آیت:۴۶) وَعْدٌ مصدر، ہم وعدہ عذاب کرتے ہیں مضارع (جمع متکلم)

يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٠﴾ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ

جس کی جلدی کا مطالبہ کریں گے | مجرم لوگ | کیا پھر جب | وہ واقع ہو چکے گا | (تب ہی) تم ایمان لاؤ گے اس پر

ان مجرموں کو کس بات کی جلدی ہے۔ کیا جب عذاب نازل ہوگا تو اس پر ایمان لاؤ گے؟

آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ

کیا اب (تم کو یقین آیا) | حالانکہ تم | اس کو | جلدی مانگ رہے تھے | پھر کہا جائے گا | اُن لوگوں سے

اس وقت (کہا جائے گا) کہ اب (تم ایمان لاتے ہو) اور اس سے پہلے تو تم نے اس کے متعلق جلدی مچا رکھی تھی

ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا

جنہوں نے ظلم کیا تھا | کہ چکھو | عذاب | ہمیشہ کا | تمہیں بدلہ نہیں دیا جائے گا | سوائے اس کے

پھر ان لوگوں سے جنہوں نے ظلم کیا، کہا جائے گا کہ ہمیشہ کا عذاب چکھو تم ان ہی اعمال کا بدلہ پاؤ گے

كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلْ اِيْ

جو تم کماتے تھے | اور آپ سے خبر پوچھتے ہیں | کیا سچ ہے | وہ (بات)؟ | کہہ دیجئے | ہاں

جو کرتے رہے ہو اور آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات حق ہے؟ کہہ دیجئے کہ ہاں!

وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؕ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٥٣﴾ وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ

قسم میرے رب کی | بیشک وہ بالکل سچ ہے | اور نہیں ہو تم | عاجز کرنے والے | اور اگر ہو | ہر ایک شخص کے لئے

میرے پروردگار کی قسم یہ بات یقیناً حق ہے اور تم (اللہ تعالیٰ کو) عاجز نہیں کر سکتے اور ہر وہ شخص جس نے نافرمانی کی

ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ

جس نے ظلم کیا | جو کچھ زمین میں | تو تاوان میں دے دے اُس کو | اور وہ چھپائیں گے | پشیمانی

دنیا بھر کی چیزیں اگر اُس کے پاس ہوں، تو بطور فدیہ دینا چاہے گا اور جب عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے تو پشیمانی کو

لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ

جب وہ دیکھ لیں گے | عذاب | اور فیصلہ ہوگا | ان کے درمیان | انصاف کے ساتھ | اور ان پر

(دل ہی دل میں) چھپائیں گے اور اُن کے درمیان حق و انصاف سے فیصلہ کیا جائے گا اور ان پر (ہرگز)

لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٥٤﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

ظلم نہیں کیا جائے گا | سنو! | بیشک اللہ ہی کا ہے | جو کچھ | آسمانوں | اور زمین میں ہے

ظلم نہ ہوگا۔ خبردار! آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے، بلاشبہ سب اللہ تعالیٰ کا ہے۔ یہ بھی سن رکھو کہ

اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٥﴾

سنو! | بیشک | وعدہ | اللہ کا | سچا (ہے) | لیکن | اکثر لوگ | نہیں جانتے

اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٥٦﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ

وہی زندہ کرتا ہے | اور مارتا ہے | اور اسی کی طرف | تم لوٹائے جاؤ گے | اے لوگو!

وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور اُسی کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے۔ اے لوگو!

آیت نمبر

(۵۰) آپ کہہ دیجئے دیکھو تو اگر وہ اللہ کا عذاب تم پر رات یا دن کو اچانک آ پڑے تو کیا عذاب کوئی اچھی چیز ہے جسے یہ مجرم جلدی مانگتے ہیں۔

(۵۱) مشرکو! کیا اللہ کے اس عذاب پر اس وقت یقین کرو گے جب وہ آ ہی پڑے گا؟ لیکن اب ایمان کیوں؟ اسی عذاب کی تو تم جلدی مچا رہے تھے۔

(۵۲) پھر ان لوگوں کو جنہوں نے کفر و شرک سے اپنے اوپر ظلم کیا تھا قیامت کے روز حکم دیا جائے گا کہ اپنے کفر اور حق کو جھٹلانے کے بدلے ہمیشہ کے عذاب کا مزہ چکھو۔ جو کیا تھا اب اسے بھگتو۔

(۵۳) وہ منکرین آپؐ سے پوچھتے ہیں کہ کیا قیامت کا آنا سچ ہے؟ ان سے کہہ دیجئے ہاں قسم اللہ کی وہ بالکل سچ ہے اور تم اللہ کو قیامت کے لے آنے سے عاجز نہیں کر سکتے۔

(۵۴) اور وہ شخص جس نے اپنے اوپر کفر و شرک سے ظلم کیا قیامت کے روز اگر اسے وہ سب کچھ جو زمین میں ہے میسر ہو تو عذاب دوزخ سے اپنی رہائی کے لئے تاوان دینا منظور کرے گا اور وہ کافر عذاب الٰہی کو دیکھیں گے تو دل ہی دل میں اپنے کیے پر افسوس کریں گے اور ان میں انصاف سے فیصلہ کیا جائے گا اور ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔

(۵۵) سن لو بلاشبہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ بیشک ثواب و عذاب کا اللہ کا وعدہ بالکل سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

(۵۶) وہی سب کو زندہ کرتا اور وہی مارتا ہے اور قیامت کے روز اسی کے پاس لائے جاؤ گے۔

انعال: یَسْتَعْجِلُ: (آیت: ۵۰) اِسْتِعْجَالٌ مصدر جلدی مانگ رہے ہیں، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ اِیْ: (آیت: ۵۳) ہاں، البتہ حرف جواب بمعنی نَعَمْ اور ہمیشہ قسم سے پہلے آتا ہے۔ ظَلَمَتْ: (آیت: ۵۴) اس نے ظلم کیا، ظُلْمٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مؤنث غائب)۔

قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوْرِ

آچکی ہے تمہارے پاس | نصیحت | تمہارے رب کی طرف سے | اور شفا | اُس کی جو | سینوں میں ہے

بلاشبہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے وعظ و نصیحت اور سینوں کی بیماریوں کی شفا

وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ

اور ہدایت | اور رحمت | ایمان والوں کے لئے | کہہ دیجئے | کہ اللہ کے فضل سے | اور اس کی رحمت سے

اور مومنوں کے لئے ہدایت و رحمت آ پہنچی ہے۔ (اے پیغمبر!) کہہ دیجئے کہ (یہ قرآن فضل و رحمت ہے) سو اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی

فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿٥٨﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ

اور اس سے | اُن کو خوش ہونا چاہئے | وہ بہتر ہے | اس سے جو | وہ جمع کرتے ہیں | کہہ دیجئے | کہ دیکھو تو

رحمت پر ان کو خوش ہونا چاہئے یہ ان تمام چیزوں سے کہیں بہتر ہے جن کو لوگ جمع کرتے ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے یہ تو بتاؤ

مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا

جو نازل کیا | اللہ نے | تمہارے لئے | رزق | پھر تم نے بنا دیا | اس میں سے | (کچھ) حرام

کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جو رزق اتارا اس میں سے کچھ تم نے حرام قرار دیا

وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴿٥٩﴾

اور (کچھ) حلال | کہہ دیجئے | کیا اللہ نے | حکم دیا | تمہیں | یا | اللہ پر | تم جھوٹ گھڑتے ہو

اور کچھ حلال ٹھہرایا۔ پوچھئے! کیا اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے یا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑتے ہو۔

وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

اور کیا خیال ہے | ان لوگوں کا | جو گھڑتے ہیں | اللہ پر | جھوٹ | قیامت کے دن (کے متعلق)؟

اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں، ان کا قیامت کے دن کے متعلق کیا گمان ہے؟

اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع

بیشک اللہ | بڑے فضل والا ہے | لوگوں پر | لیکن | اکثر لوگ | شکر نہیں کرتے

اللہ تعالیٰ لوگوں کے حق میں بلاشک بڑے فضل والا ہے لیکن اکثر (اس کا) شکر نہیں کرتے

وَمَا تَكُوْنُ فِىْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ

اور نہیں | ہوتے آپ | کسی حال میں | اور نہیں پڑھتے آپ | کچھ | قرآن میں سے | اور نہیں کرتے تم

اور تم کسی حال میں بھی ہوتے ہو یا اس قرآن میں سے کچھ پڑھتے ہو اور یا کوئی بھی عمل

مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا

کوئی عمل | مگر ہم ہوتے ہیں | تم پر | گواہ | جب تم مشغول ہوتے ہو | اُس میں | اور نہیں

کرتے ہو مگر ہم تم پر گواہ (باخبر) ہوتے ہیں، جب تم اس میں مشغول ہوتے ہو آپ کے

يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ

چھپتا | آپ کے رب سے | کوئی ذرہ برابر | زمین میں | اور نہ آسمان میں

رب سے ذرہ برابر کوئی چیز نہ زمین میں غائب ہے اور نہ آسمان میں۔

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۵۷) لوگو! یہ قرآن تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نصیحت اور شفا کے طور پر آیا ہے۔ ان غلط عقیدوں کی اصلاح کے لئے جو سینوں میں ہیں اور اہل ایمان کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

(۵۸) کہہ دیجئے کہ مسلمانوں کو اللہ کے فضل اور اس کی رحمت یعنی اس قرآن کے نزول سے خوش ہونا چاہئے اور یہی بہتر ہے ان کے لئے ان سب دنیاوی چیزوں سے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

(۵۹) کہہ دیجئے بھلا بتاؤ تو جو اللہ نے تمہارے لئے رزق پیدا کیا ہے پھر تم نے اس میں سے بعض کو حلال اور بعض کو حرام ٹھہرا دیا؟ کیا اللہ نے تم کو اس کا حکم دیا ہے یا تم خود اللہ پر بہتان باندھتے ہو؟

(۶۰) جو لوگ اللہ پر جھوٹا الزام لگاتے ہیں قیامت کے متعلق ان کا کیا خیال ہے؟ کیا وہ ان کا محاسبہ نہیں کرے گا؟ بیشک اللہ اپنے بندوں پر بڑا فضل والا ہے کہ فوراً سزا نہیں دیتا لیکن اکثر اس کا شکر نہیں کرتے۔

وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿٦١﴾ اَلَآ

اور نہیں | کوئی اس سے چھوٹی چیز | اور نہ بڑی | مگر | (وہ ہے) واضح کتاب میں | یاد رکھو

اور نہ اس مقدار سے چھوٹی کوئی چیز اور نہ بڑی چیز ایسی ہے، مگر سب روشن کتاب (لوحِ محفوظ) میں (درج) ہے۔ یاد رکھو!

اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَلَّذِیْنَ

کہ (جو) اللہ کے دوست ہیں | نہ (کوئی) خوف ہوگا | اُن پر | اور نہ وہ | غمگین ہوں گے | جو لوگ

کہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ جو لوگ

اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا

ایمان لائے | اور وہ | ڈرتے رہے | اُن کے لئے ہے | خوشخبری | دُنیا کی زندگی میں

ایمان لائے اور پرہیزگار رہے۔ اُن کے لئے دنیا کی زندگی اور آخرت میں

وَفِی الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِیْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

اور آخرت میں | نہیں کوئی تبدیلی | اللہ کی باتوں میں | یہی ہے | کامیابی

خوشخبری ہے اللہ تعالیٰ کی باتوں میں (کبھی) تبدیلی نہیں ہوتی، یہی بڑی

الْعَظِیْمُ ﴿٦٤﴾ وَلَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ؕ هُوَ

بڑی | اور تمہیں غمگین نہ کرے | اُن کی بات | بیشک | عزت (تو) | سب اللہ ہی کے لئے ہے | وہی ہے

کامیابی ہے۔ اور اُن کی بات آپ کو غمگین نہ کریں بیشک تمام غلبہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے وہ

السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿٦٥﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ

سننے والا | جاننے والا | یادرکھو بیشک | اللہ ہی کا ہے | جو (کوئی) ہے | آسمانوں میں | اور جو (کوئی) ہے

سنتا اور جانتا ہے۔ یاد رکھو! بیشک جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے

فِی الْاَرْضِ ؕ وَمَا یَتَّبِعُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ

زمین میں | اور کس کی پیروی کرتے ہیں | وہ لوگ جو | پکارتے ہیں | اللہ کے سوا | شریکوں کو؟

اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہے اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر (دوسرے) شرکاء کو پکارتے ہیں، وہ کس کی پیروی کررہے ہیں؟

اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ

نہیں | پیروی کرتے وہ | مگر صرف | گمان کی | اور نہیں وہ | مگر (صرف) | قیاس کرتے ہیں | وہی ہے

(یاد رکھو) وہ صرف وہم و گمان کی پیروی کررہے ہیں اور وہ صرف اندازے لگاتے ہیں۔ وہی اللہ تو ہے

الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ

جس نے | بنایا | تمہارے لئے | رات کو | تاکہ تم آرام کرو | اُس میں | اور دن | دکھانے والا (روشن) | بیشک

جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ تم اس میں آرام کرو اور دن اس طرح بنایا کہ دیکھ بھال سکو۔ بیشک اس

فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا

اس میں | البتہ نشانیاں ہیں | ان لوگوں کے لئے | جو سنتے ہیں | وہ کہتے ہیں | بنالیا اللہ نے | (اپنا) بیٹا

میں سننے والے لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اولاد رکھتا

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۶۱) اے رسولؐ! چاہے آپ کسی حالت میں ہوں اور کوئی بھی آیت پڑھ کر سناتے ہوں اور تم سب مسلمان کوئی سا بھی کام کر رہے ہو۔ اللہ اس کو دیکھتا ہے جبکہ تم اس میں مصروف ہوتے ہو اور اللہ کو زمین اور آسمان میں ہر ذرہ برابر چیز کا علم ہے اور جو بھی اس سے بڑی یا چھوٹی چیز ہے وہ سب لوح محفوظ میں درج ہے۔

(۶۲) یاد رکھو کہ جو اللہ کے دوست ہیں قیامت میں نہ انہیں کوئی خوف ہوگا اور نہ غم۔

(۶۳) جو لوگ سچے دل سے اللہ ورسول پر ایمان لائے اور اس کی نافرمانی سے ڈرتے رہے۔

(۶۴) ان کے لئے دنیا میں پاکیزہ زندگی، فتح و نصرت اور سچے خوابوں کی اور آخرت میں جنت کی خوشخبری ہے اللہ کے وعدوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور یہی بڑی بھاری کامیابی ہے۔

(۶۵) کفار کی تکذیب اور تدبیر سے آپ رنج نہ کیجئے۔ بیشک عزت اور غلبہ تو اللہ ہی کے لئے ہے وہ جسے چاہے عزت اور غلبہ عطا فرمائے وہی سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

(۶۶) یاد رکھو کہ آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوق (ملائکہ اور جن وانسان وغیرہ) سب اللہ کے بندے ہیں اور جو لوگ **اللہ** کو چھوڑ کر اوروں کو امداد کے لئے پکارتے ہیں وہ صرف وہم و گمان کی پیروی کرتے ہیں کہ وہ چیزیں ان کو **مدد** دیں گی اور صرف خیالی باتیں کرتے ہیں۔ ان کے پاس کوئی سند اور دلیل نہیں۔

(۶۷) اللہ ہی ہے جس نے رات کو تمہارے آرام کے لئے اور دن کو روشن بنایا تاکہ تم اچھی بری چیز کو دیکھ کر اپنے کام کر سکو۔ اس میں حق بات کو سننے والوں کے لئے قدرت الٰہی کی نشانیاں ہیں۔

افعال: تُفِيضُونَ: (آیت:۶۱) تم گھستے ہو، لگتے ہو۔ اِفَاضَةٌ سے اس کا استعمال جب باتوں کے متعلق ہو تو خوض اور مشغول ہونے کے آتے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: مِثْقَال: (آیت:۶۱) ہم وزن، اسم مفرد۔ تَبْدِيْلَ: (آیت:۶۴) بدلنا، تبدیلی، بدل ڈالنا، مصدر ہے ایک چیز کو دوسری جگہ رکھنے کا نام "تبدیل" ہے مُبْصِرًا: (آیت:۶۷) دیکھنے والے اور دکھانے والے، جو دوسروں کو واضح اور روشن کردے۔

سُبْحٰنَهٗ ۭ هُوَ الْغَنِيُّ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

وہ پاک ہے | وہ بے نیاز ہے | اُسی کا ہے جو کچھ | آسمانوں میں | اور جو کچھ | زمین میں ہے

وہ پاک ہے، وہ بے نیاز ہے آسمانوں میں جو کچھ ہے اور جو کچھ زمین پر ہے اسی کا تو ہے

اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۢ بِهٰذَا ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ

نہیں ہے | تمہارے پاس | کوئی دلیل | اس کی | کیا تم کہتے ہو | اللہ پر

(تم جو کچھ کہتے ہو) اس (جھوٹ) کی کوئی دلیل تمہارے پاس نہیں۔ کیا تم اللہ تعالیٰ کے متعلق ایسی باتیں کہتے ہو

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ

جس کا تمہیں علم نہیں | کہہ دیجئے | بیشک جو لوگ | باندھتے ہیں | اللہ پر | جھوٹ

جن کا تمہیں علم ہی نہیں۔ کہہ دیجئے کہ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں

لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ

وہ فلاح نہیں پائیں گے | کچھ فائدہ ہے | دُنیا میں | پھر ہماری طرف ہی | اُنہیں لوٹ کر آنا ہے | پھر

یقیناً فلاح نہیں پائیں گے دُنیا میں کچھ (عارضی) فائدہ ہے پھر اُنہیں ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے پھر

نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَاتْلُ

ہم اُنہیں چکھائیں گے | عذاب | سخت | بدلے اس کے | جو وہ کفر کیا کرتے تھے | اور پڑھ سنایئے

ہم ان کو ان کے کفر و انکار کی وجہ سے سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ (اے پیغمبر!)

عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ

اُنہیں | حال | نوحؑ کا | جب کہا اُس نے | اپنی قوم سے | اے میری قوم! | اگر ہے گراں | تم پر

اُن کو نوحؑ کے حالات سنایئے جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم! اگر تمہیں میرا

مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَي اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا

میرا کھڑا ہونا | اور نصیحت کرنا | اللہ کی آیتوں سے | تو اللہ ہی پر | میں نے بھروسہ کیا ہے | پس یکجا کرو

رہنا اور تمہیں خدا کے احکام یاد دلانا ناگوار گزرتا ہے، تو (یاد رہے کہ) میں تو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھتا ہوں پس تم اور تمہارے شریک

اَمْرَكُمْ وَشُرَكَاۗءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً

اپنے معاملے کو | مع اپنے شریکوں کے | پھر | نہ ہو | تمہارا معاملہ | تم پر | گھٹن یا شک کا باعث

اپنی بات پختہ کرلو (تاکہ) پھر تمہیں اپنی بات پر کوئی شبہ نہ رہے اور پھر میرے ساتھ سب

ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿٧١﴾ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ

پھر | کرلو | میرے ساتھ (جو کرنا ہو) | اور مجھے مہلت نہ دو | پس اگر | تم منہ موڑلو | تو میں نے نہیں مانگا تم سے

کچھ کر گزرو اور مجھے کوئی مہلت نہ دو۔ پھر اگر تم نے (میری نصیحت سے) منہ موڑ لیا تو (مجھے پرواہ نہیں) میں نے تم سے کوئی معاوضہ

مِّنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ

کوئی اجر | نہیں ہے | میرا اجر | مگر | اللہ پر (ہے) | اور مجھے حکم دیا گیا ہے | کہ میں ہو جاؤں

تو طلب نہیں کیا، میرا معاوضہ تو اللہ کے ذمے ہے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے رہوں۔

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۶۸) وہ کافر کہتے ہیں کہ اللہ کی اولاد ہے۔ حالانکہ وہ تو پاک اور بے نیاز ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے اس کو کسی کی حاجت نہیں۔ تمہارے پاس اس غلط بات کی کوئی دلیل نہیں کیا تم اللہ کی طرف ایسی باتیں منسوب کرتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں۔

(۶۹) کہہ دیجئے بلا شک جو لوگ اللہ پر جھوٹ بہتان لگاتے ہیں کہ اللہ کی اولاد ہے وہ لوگ فلاح نہیں پائیں گے۔

(۷۰) وہ چند روز دنیا میں نفع اٹھالیں پھر قیامت کے روز انہیں ہمارے ہی پاس جوابدہی کے لئے حاضر ہونا ہے۔ ہم انہیں ان کے کفر کے بدلے سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

(۷۱) کفار قریش کو آپ نوحؑ کا حال پڑھ کر سنایئے کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اگر تمہیں میرا حق دین کی تبلیغ کے لئے کھڑے ہو کر نصیحت کرنا برا لگتا ہے تو مجھے کچھ پروا نہیں' میں تو اللہ ہی پر بھروسہ رکھتا ہوں پس تم اپنے جھوٹے معبودوں کے ساتھ جن کو تم شریک خدا ٹھہراتے ہو' اپنی ایک بات پر پکے ہو جاؤ پھر میرے خلاف تمہاری تدبیر اور سازش تم پر مخفی نہ رہے بلکہ خوب ظاہر ہو پھر جو کچھ تم کو میرے ساتھ سلوک کرنا ہو وہ کر لو اور مجھے اس سے بچنے کا موقع ہی نہ دو۔

لغات: نُذِيقُهُمْ: (آیت:۷۰) ہم ان کو چکھائیں گے' اِذَاقَةٌ مصدر مضارع (جمع متکلم)۔ اَجْمِعُوْا: (آیت:۷۱) تم سب جمع کرو'
اِجْمَاعٌ سے ... ایک رائے ہونے کے لئے لوگوں کا اکٹھا ہونا یا اکٹھا کرنا' امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ اِقْضُوْا: (آیت:۷۱) تم
... تم فیصلہ کرو' قَضَاءٌ سے امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔
تَذْكِيْرِيْ: (آیت:۷۱) میرا نصیحت کرنا' سمجھانا' یاد دلانا' تَذْكِيْرٌ مصدر ہے۔

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ

فرمانبرداروں میں سے | پھر انہوں نے اس کو جھٹلایا | تو ہم نے نجات دی اُسے | اور ان کو | جو اُس کے ساتھ

پس انہوں نے اس کو جھٹلایا پھر ہم نے اُس کو اور جو کشتی میں

فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

کشتی میں (سوار) تھے | اور بنا دیا انہیں | جانشین (ان کا) | اور غرق کر دیا | اُن کو | جنہوں نے جھٹلایا

اُس کے ساتھ تھے، بچا لیا اور اُن کو (زمین میں) جانشین بنا دیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اُن کو

بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا

ہماری آیتوں کو | پس دیکھیے | کیسا ہوا | انجام (ان لوگوں کا) | جنہیں ڈرایا گیا تھا | پھر ہم نے بھیجے

غرق کر دیا، پس دیکھو کہ اُن لوگوں کا کیا انجام ہوا جو ڈرائے جا چکے تھے۔ پھر اس کے بعد ہم

مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا

اس کے بعد | کئی رسول | اُن کی قوم کی طرف | اور وہ لائے اُن کے پاس | (روشن) دلیلیں | سو وہ ایسے نہ تھے

نے اور رسول اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے پس وہ ان کے پاس روشن دلائل لے کر آئے مگر وہ

لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۭ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ

کہ ایمان لے آتے | اس پر | جسے وہ جھٹلا چکے تھے | پہلے | اسی طرح | ہم مہر لگا دیتے ہیں | دلوں پر

جن باتوں کو پہلے جھٹلا چکے تھے، اب وہ ان کو ماننے والے نہ تھے، اسی طرح ہم زیادتی کرنے والوں کے دلوں پر

الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۷۴﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ

حد سے بڑھنے والوں کے | پھر بھیجا ہم نے | اُن کے بعد | موسیٰ | اور ہارونؑ کو | فرعون

مہر لگا دیتے ہیں۔ پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارونؑ کو فرعون اور اس کے سرداروں

وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا

اور اس کے سرداروں کی طرف | اپنی نشانیاں (معجزے) دے کر | تو وہ غرور کر بیٹھے | اور وہ تھے ہی | لوگ

کی طرف اپنی نشانیاں دے کر بھیجا تو وہ غرور کر بیٹھے اور وہ لوگ

مُّجْرِمِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا

مجرم | پھر جب | آ گیا اُن کے پاس | حق | ہماری طرف سے | تو کہنے لگے | بیشک یہ (تو)

مجرم تھے۔ پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آ گیا (تو) انہوں نے کہا بیشک یہ تو

لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۶﴾ قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ

جادو ہے | کھلا | کہا | موسیٰ نے | کیا تم کہتے ہو یہ | حق کے بارے میں | جب وہ آ گیا تمہارے پاس

کھلا جادو ہے۔ موسیٰ نے کہا کہ کیا تم حق کے بارے میں یہ کہتے ہو جب کہ وہ تمہارے پاس آ چکا؟

اَسِحْرٌ هٰذَا ۭ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا

کیا یہ جادو ہے؟ | اور کامیاب نہیں ہوتے | جادوگر | انہوں نے کہا | کیا تو آیا ہے ہمارے پاس

کیا یہ جادو ہے؟ حالانکہ جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ انہوں نے کہا کہ کیا تو ہمیں اس

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۷۲) اگر تم میری نصیحت سے منہ موڑ لو اور اس کو نہ مانو تو اس میں میرا کچھ بھی نقصان نہیں کیونکہ میں اس پر تم سے کوئی اجرت تو نہیں مانگتا کہ جس کے نہ ملنے سے مجھے کچھ نقصان ہوگا۔ میرا اجر تو اللہ کے ذمے ہے جو ضائع ہونے والا نہیں اور مجھے تو حکم ہے کہ اس کا فرمانبردار رہوں۔

(۷۳) پھر نوحؑ کی قوم نے ان کو جھٹلایا تو ہم نے آپؑ کو اور آپؑ کے ماننے والوں کو جو کشتی پر آپؑ کے ساتھ سوار تھے نجات دی اور ان کو وہاں آباد کر دیا اور ہماری آیتوں کی تکذیب کرنے والوں کو طوفان میں غرق کر دیا۔ سو دیکھیے کہ جن کو نوحؑ کی زبانی اللہ کے قہر سے ڈرایا گیا تھا ان کا کیسا برا انجام ہوا۔

(۷۴) پھر نوحؑ کے بعد کئی رسول ان کی اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے وہ ان کے پاس واضح دلیلیں لائے مگر وہ منکرین ایسے نہ تھے کہ جن باتوں کی وہ پہلے تکذیب کر چکے تھے ان پر ایمان لا کر نجات حاصل کرتے اور ہم حد سے بڑھ جانے والوں کے دلوں پر اسی طرح مہر کر دیتے ہیں۔

(۷۵) ان کے بعد ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ کو معجزے دے کر فرعون اور اس کے معززین دربار کی طرف بھیجا۔ انہوں نے حق کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اور وہ تھے ہی بڑے مجرم۔

(۷۶) پھر جب ان کے پاس ہمارے معجزے پہنچے تو انہیں قبول کرنے کی بجائے انہیں واضح جادو کہہ کر رد کر دیا۔

(۷۷) اس پر حضرت موسیٰؑ نے ان سے کہا کہ کیا تم سچے معجزے کو جب وہ تمہارے سامنے ظاہر ہوتا ہے۔ جادو کہتے ہو یہ جادو نہیں کیونکہ جادوگر کو کبھی کامیابی نہیں ہوتی۔

افعال: نَطْبَعُ: (آیت:۷۴) طَبْعٌ مصدر، ہم مہر لگا دیتے ہیں، مضارع (جمع متکلم)۔

اسماء: اَجْرِیَ: (آیت:۷۲) میرا بدلہ، میرا ثواب، میری مزدوری۔ سٰحِرُوْنَ: (آیت:۷۷) جادو کرنے والے، سحر سے اسم فاعل کا صیغہ (جمع مذکر)۔

لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا
کہ تو پھیر دے ہمیں | اُس بات سے | کہ پایا ہم نے | اُس پر | اپنے باپ دادوں کو | اور ہو | تم دونوں کے لیے
طریقہ سے ہٹا دینا چاہتا ہے جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو پایا اور (چاہتے ہو کہ) تم دونوں (بھائیوں) کی

الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ ۭ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ ۷۸ وَقَالَ
بڑائی | زمین میں | اور نہیں ہم (تو) | تم دونوں کو | ماننے والے | اور کہا
سرداری اس ملک میں ہوجائے اور ہم تو تم دونوں پر ایمان لانے والے ہیں نہیں۔ اور فرعون نے

فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ۝ ۷۹ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ
فرعون نے | کہ لے آؤ میرے پاس | ہر جادوگر | ماہر کو | پس جب آگئے | (سب) جادوگر
حکم دیا کہ تمام ماہر جادوگروں کو میرے پاس لے آؤ پھر جب جادوگر آگئے تو

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝ ۸۰ فَلَمَّآ اَلْقَوْا
(تو) کہا | اُن سے | موسیٰ نے | ڈالو | جو تمہیں ڈالنا ہے | پھر جب | وہ ڈال چکے
موسیٰ نے اُن سے کہا کہ تمہیں جو کچھ ڈالنا ہے، ڈالو۔ پھر جب اُنہوں نے (اپنی رسیوں اور لاٹھیوں

قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ
(تو) کہا | موسیٰ نے | کہ جو کچھ تم لائے ہو | (وہ) جادو ہے | بیشک اللہ | اُسے ابھی مٹا ڈالے گا
کو) ڈالا تو موسیٰ نے کہا تم جو کچھ لائے ہو، جادو ہے، اللہ تعالیٰ بہت جلد اسے فنا کر ڈالے گا

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ ۸۱ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ
بیشک | اللہ | درست نہیں کرتا | کام | فساد کرنے والوں کے | اور حق (ثابت) کردے گا | اللہ | حق کو
بیشک اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کے کام درست نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے سچ کو سچ کر

بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ ۸۲ ع فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ ع ۱۲
اپنے حکم سے | اگرچہ ناپسند کریں | مجرم لوگ | پس ایمان نہ لایا (کوئی) | موسیٰ پر | مگر صرف | چند لوگ
دکھاتا ہے خواہ مجرم لوگ ناپسند کریں۔ پس فرعون اور اس کے سرداروں کے

مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰي خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهِمْ اَنْ
اُس کی قوم میں سے | ڈرتے ہوئے | فرعون | اور اس کے درباریوں سے | کہ
خوف سے موسیٰ کی اپنی قوم کے چند افراد کے سوا کوئی بھی اس پر ایمان نہ لایا کہ کہیں

يَّفْتِنَهُمْ ۭ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ
کہیں مصیبت میں نہ ڈال دے ان کو | اور بیشک | فرعون (تھا) | زور آور | زمین میں | اور بیشک وہ (تھا)
وہ ان کو مصیبت میں نہ ڈال دے اور بیشک فرعون زمین میں بڑا زور آور تھا اور وہ بے شک حد

لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ ۸۳ وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ
حد سے بڑھنے والوں میں | اور کہا | موسیٰ نے | اے میری قوم! | اگر تم | ایمان لائے ہو
سے بڑھا ہوا تھا۔ اور موسیٰ نے کہا اے میری قوم! اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان

آسان تفسیر

آیت نمبر
(۷۸) وہ بولے۔ کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ ہمیں ہمارے آبائی دین سے منحرف کر کے اپنے لئے اس ملک میں
غلبہ اور حکومت حاصل کرے اور ہم تو تم دونوں (موسیٰؑ و ہارونؑ) کو ماننے والے نہیں۔
(۷۹) اور فرعون نے اپنے درباریوں کو حکم دیا کہ تم ملک میں سے تمام ماہر جادوگر میرے پاس جمع کرلاؤ۔
(۸۰) پس جب فرعون کے حکم سے وہ سب جادوگر مقررہ جگہ پر جمع ہو گئے تو موسیٰؑ نے ان سے کہا کہ جو کچھ جادو سے بنا کر
تمہیں میرے مقابلہ میں ڈالنا ہے میدان میں ڈالو۔
(۸۱) پھر جب جادوگروں نے اپنی جادو کی چیزیں (رسیوں اور لاٹھیوں کے سانپ) زمین پر ڈالیں تو حضرت موسیٰؑ نے
ان سے کہا کہ جو کچھ تم نے بنایا ہے یہ سب جادو ہے اور اللہ تعالیٰ جادو کو ابھی مٹا ڈالے گا۔ کیونکہ اللہ فسادیوں کے
کام کو درست نہیں کرنے دیتا۔
(۸۲) اور کافر خواہ کتنا ہی ناگوار سمجھیں خدا تعالیٰ اپنے حکم سے حق کو ثابت کر دے گا۔
(۸۳) پس فرعون اور اس کے درباریوں کے تکلیف پہنچانے کے خوف سے اس کی قوم کے چند نوجوانوں کے سوا حضرت
موسیٰؑ پر کوئی ایمان نہ لایا اور واقعی مصر میں فرعون ہی بڑا زور آور تھا اور حق کی مخالفت میں وہ حد سے بڑھا ہوا تھا۔

لغات: تَلْفِتَنَا: (آیت:۷۸) تو ہم کو پھیرے دے، پھیرتا ہے، پھیرے گا تَلْفِتُ، لَفْتٌ سے معنی پھرنے اور موڑنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ اِئْتُوْنِیْ: (آیت:۷۹) میرے پاس لاؤ، آؤ (واحد متکلم)۔ یُحِقُّ: (آیت:۸۲) حق کو ظاہر کرے گا، ثابت کردے گا اِحْقَاقٌ مصدر مضارع (واحد مذکر غائب)۔

بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ

اللہ پر | تو اسی پر | بھروسہ کرو | اگر تم | فرمانبردار ہو | پس انہوں نے کہا | اللہ ہی پر

لائے ہو تو اسی پر بھروسہ رکھو اگر تم سچے فرمانبردار ہو۔ پس انہوں نے کہا ہم تو اللہ

تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَنَجِّنَا

ہم نے بھروسہ کیا | اے ہمارے رب! | نہ بنا ہمیں | تختہ مشق | ظالموں کا | اور نجات دے ہمیں

ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں ظالم لوگوں کا تختہ مشق نہ بنا۔ اور اپنی رحمت

بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى

اپنی رحمت سے | قوم کفار سے | اور ہم نے وحی کی | موسیٰ

سے ہمیں کافروں کے گروہ سے بچا لے۔ اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کی

وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا

اور اس کے بھائی کی طرف | کہ | تم بنائے رکھو | اپنی قوم کے لئے | مصر میں | گھر | اور بناؤ

طرف وحی کی کہ تم دونوں اپنی قوم کے لئے مصر میں گھر برقرار رکھو اور اپنے ان گھروں

بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالَ

اپنے گھروں کو | عبادت گاہیں | اور قائم کرو | نماز | اور خوشخبری دو | ایمان والوں کو | اور کہا

کو قبلہ رُو رکھو اور (ان میں) نماز قائم کرو اور مومنوں کو خوشخبری دو۔ اور موسیٰ

مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّ

موسیٰ نے | اے ہمارے رب! | بیشک تونے دی ہے | فرعون | اور اس کے درباریوں کو | آسائش | اور

نے کہا کہ اے ہمارے رب! بیشک تو نے فرعون اور اُس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں

اَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ

دولت | دنیا کی زندگی میں | اے ہمارے رب! | تاکہ وہ گمراہ کریں | تیرے راستے سے

زینت اور بہت سے مال دیئے ہیں اے ہمارے رب! اس لئے کہ وہ تیری راہ سے لوگوں کو گمراہ کریں

رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

اے ہمارے رب! | مٹادے | اُن کے مال | اور سخت کردے | اُن کے دلوں کو

اے ہمارے رب! ان کے مال و دولت برباد کردے اور اُن کے دلوں کو سخت کردے

فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۸۸﴾ قَالَ قَدْ

کہ وہ ایمان نہ لائیں | یہاں تک کہ | وہ دیکھ لیں | عذاب | دردناک | فرمایا | یقیناً

کہ وہ ایمان نہ لائیں یہاں تک کہ وہ دردناک عذاب دیکھ لیں۔ ارشاد ہوا کہ

اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ

قبول ہوچکی | تمہاری دعا | پس تم دونوں ثابت قدم رہو | اور نہ چلو | راہ | اُن لوگوں کی

تمہاری دعا قبول کر لی گئی پس تم دونوں ثابت قدم رہو اور ان لوگوں کی راہ نہ چلنا جن کو

آیت نمبر

(۸۴) اور حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اگر تم واقعی اللہ پر ایمان لے آئے ہو اور اس کے فرمانبردار ہو تو اسی پر بھروسہ کرو۔

(۸۵) تو انہوں نے جواب دیا کہ ہمارا بھروسہ تو اللہ ہی پر ہے یا رب ہمیں ان ظالم مشرکین کے مظالم کا تختۂ مشق نہ بنا۔

(۸۶) اور ہمیں اپنے فضل و کرم سے ان ظالم کفار کے ظلم سے نجات دے۔

(۸۷) اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارونؑ کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ تم مصر میں اپنی قوم کے لوگوں کے لئے کچھ قبلہ رخ گھر بناؤ اور ان میں (مخفی طور پر) نماز قائم کرو۔ اور ایسے عبادت کرنے والے ایمانداروں کو خوشخبری دے دو۔

(۸۸) حضرت موسیٰ نے بارگاہ رب العزت میں عرض کی کہ بار خدایا! تو نے ہی تو فرعون اور اس کے امرائے دربار کو دنیا میں مال اور آسائش عطا کی۔ جس کی وجہ سے وہ مغرور ہو کر لوگوں کو حق دین سے پھیرتے ہیں۔ اے رب! ان کے یہ مال و اسباب تباہ کر دے اور ان کے دلوں کو بطور سزا سخت کر دے کہ وہ دردناک عذاب دیکھے بغیر ایمان ہی نہ لائیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرعونیوں کے حق میں یہ بددعا اسی طرح مایوس ہو کر کی جس طرح حضرت نوحؑ نے بالآخر اپنی قوم کے لئے کی تھی۔

انعال: تَبَوَّا: (آیت: ۸۷) تم دونوں ٹھہراؤ، تم دونوں اتارو، جگہ تیار کرو۔ تَبَوُّءٌ سے معنی ٹھہرانے، جگہ تیار کرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (تثنیہ مذکر حاضر)۔ اٰتَیْتَ: (آیت: ۸۸) تو نے دیا۔ اِیْتَاءٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ اِطْمِسْ: (آیت: ۸۸) تو مٹادے، طَمْسٌ سے معنی محو کرنے، مٹانے کے ہیں، امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ اُشْدُدْ: (آیت: ۸۸) تو سخت کر دے، تو مضبوط کر۔ شَدٌّ سے معنی قوی اور مضبوط کرنے کے ہیں، امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٩﴾ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ

جو علم نہیں رکھتے | اور پار کردیا ہم نے | بنی اسرائیل کو | سمندر سے | پس پیچھا کیا اُن کا

علم نہیں اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کردیا پس فرعون اور

فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ۭ حَتّٰٓي اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ

فرعون | اور اس کے لشکروں نے | سرکشی | اور زیادتی سے | یہاں تک کہ | جب | وہ ڈوبنے لگا

اس کے لشکر نے سرکشی اور زیادتی سے ان کا پیچھا کیا یہاں تک کہ فرعون غرق ہونے لگا

قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا

تو بولا | میں نے یقین کرلیا | کہ نہیں | (کوئی) معبود | سوائے | اُس ذات کے | جس پر ایمان لائے | بنی

تو اُس نے کہا' میں ایمان لاتا ہوں کہ اُس ذات کے سوا کوئی معبود نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان

اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩٠﴾ آٰلْــٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ

اسرائیل | اور | میں | فرمانبرداروں میں سے ہوں | (فرمایا) اب (ایمان لایا) | حالانکہ تو نافرمانی کرچکا

لائے ہیں اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ (فرمایا) اب (ایمان لاتا ہے؟) حالانکہ اس سے

قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٩١﴾ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ

اس سے پہلے | اور تو تھا | فساد کرنے والوں میں | پس آج | ہم نجات دیں گے | تیرے بدن کو

پہلے تو نافرمانی کرچکا ہے اور تو فساد کرنے والوں میں تھا۔ پس آج ہم تیرے بدن کو بچا لیں گے

لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ

تاکہ تو ہو | اُن کے لئے | جو تیرے پیچھے آنے والے ہیں | ایک نشانی (عبرت) | اور بیشک | بہت سے | لوگ

تاکہ تو اپنے پچھلے آنے والوں کے لئے (عبرت) کا نشان ہو اور واقعی بہت سے لوگ

عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿٩٢﴾ وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ

ہماری (قدرت کی) نشانیوں سے | غافل ہیں | اور بیشک | ہم نے بٹھادیا | بنی اسرائیل کو | اچھے ٹھکانے پر

ہماری نشانیوں سے بے خبر ہیں۔ اور بیشک ہم نے بنی اسرائیل کو زمین میں بہترین ٹھکانا دیا

وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَاۗءَهُمُ

اور روزی دی انہیں | پاک چیزوں سے | پس انہوں نے اختلاف نہ کیا (دین میں) | یہاں تک کہ | آیا اُن کے پاس

اور ہم نے انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا۔ سو انہوں نے (ایک دوسرے سے) اختلاف نہیں کیا' یہاں تک کہ ان کے پاس (احکام الٰہی

الْعِلْمُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ

علم | بیشک آپ کا رب | فیصلہ کرے گا | اُن کے درمیان | قیامت کے دن | اُس بات میں | جس میں وہ

کا) علم آ گیا بیشک آپ کا رب قیامت کے دن اُن کے درمیان فیصلہ کرے گا اُن باتوں میں جن میں وہ اختلاف

يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٩٣﴾ فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ

اختلاف کرتے تھے | پس اگر ہوں | آپ شک میں | اُس (کتاب) سے | جو نازل کی ہم نے | آپ کی طرف

کررہے تھے۔ اگر آپ کو ان باتوں میں جو ہم نے آپ پر نازل کی ہیں' کسی طرح کا شک ہو تو

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۸۹) اس پر اللہ نے فرمایا کہ تمہاری دعا منظور ہوئی سو تم دونوں بھائی دین حق کی تبلیغ پر ثابت رہو ہمت نہ ہارو اور ان جاہل فرعونیوں کی راہ پر نہ چلو۔

(۹۰) اور اللہ نے بنی اسرائیل کو بحیرۂ قلزم سے پار کر دیا اور فرعون اور اس کے لشکروں نے ظلم اور سرکشی کی وجہ سے ان کا پیچھا کیا۔ یہاں تک کہ جب وہ غرق ہونے لگا تو زبان سے اقرار کیا کہ میں ایمان لے آیا ہوں اس بات پر کہ اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں اللہ کا حکم ماننے والا ہوں۔

(۹۱) بذریعہ فرشتہ جواب دیا گیا کہ تو اب ایمان لایا؟ حالانکہ پہلے جب تک تجھے موقع حاصل تھا نافرمانی کرتا رہا۔ اور تو بڑا فسادی تھا۔ اب تیرا یہ ایمان کچھ مقبول نہیں۔

(۹۲) سو آج ہم تیرے جسم کو بچا دیں گے کہ صحیح و سالم لاش کنارے پر ڈال دیں گے تاکہ تو اپنے بعد آنے والوں کے لئے باعث عبرت ہو۔ بلاشک بہت سے لوگ ہماری قدرت کے نشانوں سے بے خبر ہیں۔ (ف) چنانچہ ہزاروں سال کے بعد آج بھی اس کی لاش لندن کے عجائب خانہ حنوط شدہ میں رکھی ہے جو اس قرآنی پیشین گوئی کی تصدیق کرتی ہے۔

(۹۳) اور ہم نے بنی اسرائیل کو فرعون کی غرق ہونے کے بعد مصر و شام میں بہت عمدہ ٹھکانا دیا اور پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں پس انہوں نے اللہ کا علم پہنچ جانے کے بعد دین حق میں اختلاف کیا۔ بیشک اللہ قیامت کے روز ان باتوں میں فیصلہ کر دے گا۔ جس میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

افعال: أُجِيْبَتْ: (آیت:۸۹) وہ قبول کر لی گئی، اِجَابَةٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ اِسْتَقِيْمَا: (آیت:۸۸) تم دونوں ثابت قدم رہو، اِسْتِقَامَةٌ سے امر کا صیغہ (تثنیہ مذکر حاضر)۔ تَتَّبِعَآنِّ: (آیت:۸۹) تم دونوں پیروی کرنا، اِتِّبَاعٌ سے مضارع با نون ثقیلہ کا صیغہ (تثنیہ مذکر حاضر)۔ اَتْبَعَهُمْ: (آیت:۹۰) ان کے پیچھے ہو لیا، اَتْبَعَ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اَدْرَكَهُ: (آیت:۹۰) اس کو پا لیا، اِدْرَاكٌ سے، معنی کسی شی کو پورے طرح پا لینے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اٰمَنَتْ: (آیت:۹۰) وہ یمان لائی، اس نے مانا، اِيْمَانٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ عَصَيْتَ: (آیت:۹۰) تو نے نافرمانی کی، حکم نہ مانا، مَعْصِيَةٌ اور عِصْيَانٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ بَوَّأْنَا: (آیت:۹۱) ہم نے جگہ دی، ہم نے مناسب مقام تیار کیا، تَبْوِيَةٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔

اسماء: مُبَوَّءَ: (آیت:۹۳) ٹھیک جگہ، ہموار مقام، درست مسکن، اسم ظرف، مضاف یہ بَوَاءٌ کی ضد نَبْوَةٌ ہے ناہموار جگہ۔

فَسْـَٔلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ

تو پوچھ لیجئے | اُن لوگوں سے | جو پڑھتے ہیں | کتاب | آپ سے پہلے | البتہ آچکا ہے آپ کے پاس | حق (قرآن)

ان لوگوں سے پوچھئے جو آپ سے پہلے کتاب پڑھتے رہے ہیں۔ یقیناً آپ کے رب کی طرف سے

مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝٩٤ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ

آپ کے رب کی طرف سے | پس نہ ہوں آپ | شک کرنے والوں میں | اور نہ ہوں آپ | اُن میں سے

آپ کے پاس حق پہنچ چکا ہے پس آپ ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔ اور نہ اُن لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٩٥ اِنَّ الَّذِيْنَ

جنہوں نے جھٹلایا | اللہ کی آیتوں کو | کہ آپ ہوجائیں | نقصان اٹھانے والوں میں سے | بلاشبہ | وہ لوگ

اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلایا ورنہ آپ نقصان اٹھانے والوں میں ہوجائیں گے بیشک جن لوگوں پر

حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٩٦ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ

جن پر ثابت ہوچکا | حکم | آپ کے رب کا | وہ ایمان نہ لائیں گے | اور اگرچہ | آجائیں اُن کے پاس

آپ کے رب (کے وعدۂ عذاب) کی بات ثابت ہوگئی ہے (وہ کبھی) ایمان نہیں لائیں گے۔ خواہ اُن کے پاس ہر ایک

كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝٩٧ فَلَوْلَا

سارے معجزے | یہاں تک کہ | وہ دیکھ لیں | عذاب | دردناک | پس کیوں نہ

نشانی آجائے یہاں تک کہ وہ دردناک عذاب دیکھ لیں۔ بھلا

كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ

ہوئی | (کوئی) بستی ایسی | کہ ایمان لاتی | تو نفع دیتا اُسے | اس کا ایمان | سوائے | قوم

قوم یونس کے سوا کیوں اور کوئی بستی ایسی نہ ہوئی کہ ایمان لے آتی تاکہ اُس کا ایمان اس کو

يُوْنُسَ ۭ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ

یونس کے | کہ جب وہ ایمان لے آئے | (تو) ہم نے ہٹادیا | ان پر سے | عذاب | ذلت کا

نفع دیتا، قومِ یونس کے لوگ جب ایمان لے آئے تو ہم نے ان سے دُنیا کی زندگی میں

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝٩٨ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ

دُنیا کی زندگی میں | اور نفع پہنچایا اُنہیں | ایک مدت تک | اور اگر چاہتا | آپ کا رب

رسوائی کا عذاب دُور کردیا اور انہیں ایک مدت تک نفع پہنچایا۔ اور اگر آپ کا رب چاہتا تو

لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ۭ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ

تو ایمان لے آتے | جو لوگ زمین میں ہیں | سب کے سب | پس کیا آپ | مجبور کریں گے

جس قدر لوگ زمین پر ہیں، سب کے سب ایمان لے آتے۔ تو کیا آپ لوگوں کو اس بات پر مجبور کریں گے

النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝٩٩ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ

لوگوں کو | یہاں تک کہ وہ ہوجائیں | مؤمن | اور نہیں طاقت | کسی جان کو

یہاں تک کہ وہ مومن ہوجائیں اور کسی شخص کے لیے ممکن نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے

آیت نمبر

(۹۴) پس اگر بالفرض آپ کو اس کتاب کی نسبت کچھ شک ہو جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے تو علمائے اہل کتاب سے پوچھ لیجئے جو تورات اور انجیل پڑھ کر آپ کا نبی اور قرآن کا اللہ کی طرف سے ہونا یقیناً جانتے ہیں۔ بلاشک آپ کے پاس تو اللہ کی طرف سے بالکل سچی کتاب آچکی ہے۔ آپ کو اس کے متعلق ذرا شک نہیں ہونا چاہئے۔

(۹۵) اور آپ ان میں سے نہ ہوں جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں ورنہ آپ خسارہ اٹھانے والوں میں ہوں گے۔

(۹۶) بیشک وہ لوگ جن کی نسبت لوح محفوظ میں کافر ہو کر مرنا درج ہو چکا ہے وہ ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔

(۹۷) وہ سارے جہان کے معجزے دیکھ کر بھی ایمان نہ لائیں گے۔ جب تک عذاب دردناک نہ دیکھ لیں۔

(۹۸) پس جن پہلی بستیوں کے رہنے والوں کو سرکشی اور کفر کی وجہ سے ہم نے ہلاک کر دیا۔ ان میں سے عذاب کی علامات دیکھنے کے بعد ایمان لانے پر کسی نے نجات نہیں پائی۔ لیکن حضرت یونسؑ بن متی کی قوم کہ جب وہ ذلت کے عذاب کی علامات دیکھ کر ایمان لے آئی تو ہم نے ان پر سے وہ عذاب ہٹا دیا اور ایک مقررہ مدت تک انہیں زندگی کا سامان دے دیا۔

(۹۹) اگر اللہ کو منظور ہوتا تو سب کے سب اہل زمین لازماً ایمان لے آتے۔ مگر اللہ کی مرضی یوں واقع نہیں ہوئی تو کیا آپ سب کفار کو زبردستی مسلمان بنا دیں گے۔ یہ آپؐ کی ذمہ داری نہیں۔

افعال: مَتَّعْنَا: (آیت:۹۸) ہم نے دنیاوی سامان دے کر بہرہ مند کر دیا، ماضی معروف (جمع متکلم)۔ تُكْرِهُ: (آیت:۹۹) تو زبردستی کرتا ہے، زور کرے گا، جبر کرے گا، اِكْرَاهٌ مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

أَنْ تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ

کہ وہ ایمان لائے | سوائے | اللہ کے حکم کے | اور وہ ڈالتا ہے | ناپاکی | اُن لوگوں پر جو

حکم کے بغیر ایمان لے آئے۔ اور اللہ تعالیٰ انہی لوگوں پر (کفر و شرک کی) ناپاکی ڈالتا

لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

عقل نہیں رکھتے | کہہ دیجئے | غور کرو | کیا کچھ ہے | آسمانوں | اور زمین میں

جو عقل سے کام نہیں لیتے۔ کہہ دیجئے کہ آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے اس میں غور کرو۔

وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

اور نہیں کام آتیں | نشانیاں | اور ڈراوے | اُن لوگوں کو | جو ایمان نہیں لاتے

اور نشانیاں اور ڈرانے والے (رسول) اُن لوگوں کے کام نہیں آتے، جو ایمان نہیں لاتے۔

فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا

پس وہ | انتظار نہیں کرتے | مگر صرف | انہی لوگوں کے سے دنوں کا | جو گزر چکے

وہ صرف ایسے ہی واقعات کا انتظار کرتے ہیں جیسے ان لوگوں کو پیش آچکے ہیں

مِنْ قَبْلِهِمْ ۗ قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

اُن سے پہلے | کہہ دیجئے | کہ انتظار کرو | میں (بھی) تمہارے ساتھ | انتظار کرنے والوں میں سے ہوں

جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں کہہ دیجئے کہ تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

پھر | ہم نجات دیتے ہیں | اپنے رسولوں کو | اور ان لوگوں کو | جو ایمان لائے

پھر ہم اپنے رسولوں کو اور اسی طرح اُن لوگوں کو جو ایمان لائے

كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ ع قُلْ يٰٓاَيُّهَا

اسی طرح | حق ہے | ہم پر | ہم بچالیں گے | ایمان والوں کو | کہہ دیجئے | اے

بچا لیتے ہیں (اسی طرح) ہمارا ذمہ ہے کہ ہم ایمان والوں کو بچالیں گے۔ کہہ دیجئے کہ اے

النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ

لوگو! | اگر تم ہو | شک میں | میرے دین کے متعلق | تو میں عبادت نہیں کروں گا

لوگو! اگر تم میرے دین کے متعلق کسی شک میں ہو تو (سنو) میں اُن کی عبادت

الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ

اُن کی | جن کی تم عبادت کرتے ہو | اللہ کے سوا | لیکن | میں تو عبادت کروں گا | صرف اس اللہ کی

نہیں کرتا جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے ہو بلکہ میں تو اُس اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں

يَتَوَفّٰىكُمْ ۖ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَاَنْ اَقِمْ

جو وفات دیتا ہے تمہیں | اور مجھے حکم دیا گیا | کہ | رہوں | ایمان والوں میں سے | اور یہ کہ | سیدھا کر

جو تمہیں (دنیا سے) اٹھا لیتا ہے۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مومنوں میں سے رہوں۔ اور یہ حکم دیا ہے کہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۰۰) اور کوئی شخص اللہ کی مرضی کے بغیر ایمان نہیں لاسکتا اور اللہ اپنا عذاب انہیں پر ڈالتا ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے۔

(۱۰۱) کہہ دیجئے کہ غور کرو آسمانوں اور زمین میں قدرت و ربوبیت و وحدانیت الٰہی کے کیا کچھ دلائل (سورج، چاند ستارے، زمین و آسمان، بادل اور ہوا وغیرہ) موجود ہیں اور ازل میں جن کا کافر ہی مرنا مقدر ہو چکا ہے۔ ان کے لئے معجزے اور ڈراوے کچھ کام نہیں آتے۔

(۱۰۲) پس کفار مکہ ان فطری دلائل قدرت کے باجود اگر ایمان نہیں لاتے تو وہ صرف اس بات کا انتظار کرتے ہیں کہ ان پر بھی ویسے ہی واقعات و عذاب آ گزریں جو ان سے پہلی امتوں (قوم نوح و عاد و ثمود وغیرہ) پر گزرے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ اچھا تم بھی انتظار کرو۔ میں بھی انتظار کر رہا ہوں۔

(۱۰۳) پھر جب عذاب الٰہی آجاتا ہے تو ہم اپنے رسولوں اور ان پر ایمان لانے والوں کو بچا لیتے ہیں اسی طرح جب ہمارا عذاب ان کفار مکہ پر نازل ہوگا تو آنحضرت اور آپؐ کے اصحاب کو بچانا ہمارے ذمے ہوگا۔

(۱۰۴) ان مشرکین سے کہہ دیجئے کہ اگر تمہیں میرے دین اسلام کے حق ہونے کی نسبت شک ہو تو میرا دین یہ ہے کہ میں ان جھوٹے معبودوں کی عبادت کرنے والا نہیں جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو بلکہ میں تو صرف اسی اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہیں بالآخر موت دیتا ہے اور مجھے حکم ہے کہ میں اس پر ایمان لانے والوں میں رہوں۔

وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٥﴾

اپنا منہ | اسی دین (اسلام) کی طرف | یکسو ہوکر | اور تو نہ ہو | مشرکوں میں سے

اپنا رخ سب سے موڑ کر دین کے لئے سیدھا رکھ اور ہر گز مشرکوں میں سے نہ ہونا

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ

اور نہ پکار | اللہ کے سوا (کسی کو) | جو نہ نفع دے تجھے | اور نہ نقصان دے تجھے | اگر تو ایسا کرے

اور اللہ تعالیٰ کے سوا اُسے نہ پکار جو نہ تجھے نفع دے اور نہ نقصان پہنچا سکے پھر اگر آپ نے ایسا

فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٦﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ

تو بیشک تُو | اس وقت (ہوگا) | ظالموں میں سے | اور اگر پہنچائے تجھے | اللہ | (کوئی) تکلیف

کیا تو آپ اُس وقت یقیناً ظالموں میں سے ہوں گے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ آپ کو کوئی تکلیف پہنچائے

فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ

تو نہیں کوئی دور کرنے والا | اُس کو | سوائے اُس کے | اور اگر | وہ پہنچانا چاہے تجھے | (کوئی) بھلائی | تو کوئی ٹالنے والا نہیں

تو اُس کے سوا کوئی اُس کو دور کرنے والا نہیں اور اگر آپ کو فائدہ پہنچانا چاہے تو کوئی اس کے فضل

لِفَضْلِهٖ ۭ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ

اُس کے فضل کو | پہنچاتا ہے | اُس (فضل) کو | جسے چاہے | اپنے بندوں میں سے | اور وہ بڑا بخشنے والا

کو روکنے والا نہیں وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے (نفع) پہنچاتا ہے اور وہ بڑا بخشنے والا

الرَّحِيْمُ ﴿١٠٧﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَكُمُ الْحَقُّ

رحم کرنے والا ہے | کہہ دیجئے | اے | لوگو! | آچکا ہے تمہارے پاس | حق (قرآن)

رحم کرنے والا ہے۔ کہہ دیجئے اے لوگو تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس

مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ

تمہارے رب کی طرف سے | پس جو کوئی | سیدھی راہ پر آجائے | سو وہ راہ پر آتا ہے | اپنے ہی لئے | اور جو

حق (قرآن) آچکا ہے تو جس نے راہِ ہدایت اختیار کی، اُس نے اپنے (فائدے کے) لئے راہِ ہدایت اختیار کی اور جو

ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ

گمراہ ہوجائے | تو وہ گمراہ ہوتا ہے | اپنے لئے | اور نہیں | میں | تم پر

گمراہ ہوا تو وہ صرف اپنے (نقصان کیلئے) گمراہ ہوتا ہے اور میں تمہارا ذمہ دار

بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٨﴾ وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ

اختیار رکھنے والا | اور پیروی کرو | اُسی (حکم) کی | جو وحی کی جاتی ہے | آپ کی طرف | اور صبر کیجئے

نہیں۔ اور جو کچھ آپ کی طرف وحی کی گئی ہے، آپ اُسی کی پیروی کریں اور صبر کیجئے

حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾

یہاں تک کہ | فیصلہ کرے | اللہ | اور وہ | سب سے بہتر | فیصلہ کرنے والا ہے

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کردے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے

آیت نمبر

(۱۰۵) اور مجھے یہ بھی حکم ہے کہ سب جھوٹے دینوں سے منہ موڑ کر اسی دین حق (اسلام) کی طرف متوجہ رہوں اور مشرکوں میں سے نہ بنوں۔

(۱۰۶) اور کہ میں امداد کے لئے اللہ کے سوا کسی کو نہ پکاروں جو نہ نفع دے نہ نقصان، ورنہ میرا شمار بھی ظالموں میں ہوگا۔

(۱۰۷) اور یہ کہ اگر اللہ کوئی تکلیف دے تو کوئی دوسرا اس کو دور نہیں کر سکتا اور وہ آرام دینا چاہے تو کوئی اس کے فضل کو ٹال نہیں سکتا اور وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے بھلائی پہنچاتا ہے اور وہ بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

(۱۰۸) کہہ دیجئے۔ اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے سچی کتاب (قرآن) آ چکی ہے پس جو کوئی اس پر ایمان لا کر سیدھے راستہ پر آ جائے سو وہ اپنے ہی نفع کے لئے راہ پر آتا ہے اور جو اس کا انکار کر کے راہ حق سے بھٹک جائے۔ سو اس کے بھٹکنے کی مصیبت بھی اسی پر ہوگی اور میں کوئی تم پر مختار نہیں ہوں کہ خواہ مخواہ ایمان لانے پر مجبور کروں۔

(۱۰۹) اور آپ کو صرف اسی حکم الٰہی پر چلنا چاہئے جو آپ کی طرف بذریعہ وحی نازل کیا جاتا ہے اور کفار کے حق کو جھٹلانے اہل ایمان کو اور تکلیف دینے پر صبر کیجئے یہاں تک کہ اللہ آپ کو ان پر نصرت اور غلبہ عطا کر کے اس جھگڑے کا فیصلہ کرے اور وہ سب سے بہتر جھگڑے کا فیصلہ کرنے والا ہے۔

انعال: اَقِمْ: (آیت:۱۰۵) تو راست کر، سیدھا کر، قائم رکھ۔ اِقَامَۃٌ سے، معنی سیدھا کرنے اور قائم رکھنے کے ہیں، امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ تَدْعُ: (آیت:۱۰۶) تو پکارے دُعَاءٌ اور دَعْوَۃٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ رَآدٌ: (آیت:۱۰۷) رد کرنے والا، پھیرنے والا، دفع کرنے والا رَدٌّ سے اسم فاعل کا صیغہ (واحد مذکر)۔ اِھْتَدٰی: (آیت:۱۰۹) وہ راہ پر آیا، اس نے ہدایت اختیار کی، اِھْتِدَاءٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

سُوْرَةُ هُوْدٍ مَّكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّثَلٰثٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ ہود مکی ہے اور اس میں ایک سو تئیس آیتیں اور دس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ

الرٰ | (یہ) کتاب ہے | محکم کی گئیں | اس کی آیتیں | پھر | تفصیل سے بیان کی گئیں | حکمت والے

الرٰ۔ (قرآن) ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیتیں (دلائل سے) مضبوط کی گئیں پھر حکمت والے اور خبردار (رب) کے پاس سے

خَبِيْرٍ ۝۱ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ

بڑے باخبر کی طرف سے | کہ عبادت نہ کرو | اللہ کے سوا (کسی کی) | بے شک میں | تمہارے لئے | اس کی طرف سے | ڈرانے والا

واضح کر کے بیان کردی گئی ہیں۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، بیشک میں اس کی طرف سے تمہارے لئے ڈرانے والا

وَّبَشِيْرٌ ۝۲ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ

اور خوشخبری دینے والا ہوں | اور یہ کہ | معافی مانگو | اپنے رب سے | پھر | توبہ کرو | اس کے حضور میں

اور خوشخبری دینے والا ہوں۔ اور یہ کہ اپنے ربّ سے بخشش طلب کرو پھر اسی کی طرف رجوع کرو۔

يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ

وہ دے گا تمہیں | سامان (زندگی کا) | (بہت) اچھا | ایک وقت مقررہ تک | اور دے گا

وہ تمہیں مقررہ وقت تک (دنیا میں) بہتر سامانِ زندگی عطا کرے گا۔ اور (آخرت میں)

كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ۭ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّىْٓ اَخَافُ

ہر | فضیلت والے کو | اس کی فضیلت | اور اگر تم پھر جاؤ گے | تو بیشک میں | ڈرتا ہوں

زیادہ اچھا عمل کرنے والوں کو زیادہ ثواب دے گا۔ اور اگر تم (اللہ تعالیٰ سے) منہ پھیر لو تو بیشک میں تم پر

عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۝۳ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ

تم پر | ایک بڑے دن کے عذاب سے | اللہ ہی کی طرف | تمہیں لوٹ کر جانا ہے | اور وہ

ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے اور وہ

عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۴ اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ

ہر چیز پر | قادر ہے | سنو! | بیشک وہ سکیڑ لیتے ہیں | اپنے سینوں کو

ہر بات پر قدرت رکھتا ہے۔ یاد رکھو! بیشک وہ لوگ اپنے سینوں کو سکیڑ کر دُہرا کرلیتے ہیں

لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ۭ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ

تاکہ چھپ سکیں اللہ سے | سنو! | جس وقت | وہ اوڑھتے ہیں | اپنے (اوپر) کپڑے | (اللہ) جانتا ہے

تاکہ اپنی باتیں اللہ تعالیٰ سے چھپا سکیں۔ یاد رکھو کہ جس وقت وہ اپنے کپڑوں کو (اپنے اوپر) لپیٹ لیتے ہیں اس وقت

مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۵

جو | وہ چھپاتے ہیں | اور جو | وہ ظاہر کرتے ہیں | بیشک وہ | جاننے والا ہے | راز | سینوں کے

بھی اللہ تعالیٰ اُن باتوں کو جانتا ہے جن کو وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں۔ بیشک وہ دلوں کے حال جانتا ہے

سورۂ ہود

چونکہ اس سورت میں حضرت ہودؑ اور ان کی قوم کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم کی گئی۔

یہ حروف مقطعات میں سے ہیں' اس کے معنی ابن عباسؓ سے یہ مروی ہیں کہ میں اللہ سب کچھ دیکھتا ہوں۔

(۱) یہ قرآن اللہ کی وہ کتاب ہے جس کی آیات محکم ہیں ساتھ ہی ان میں دلائل توحید' احکام' نصیحتوں اور قصوں کی پوری تفصیل ہے اور بڑے حکمت والے باخبر رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔

(۲) تاکہ تم اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو میں اس کی طرف سے تمہارے لئے اس کی مخالفت سے ڈرانے اور اطاعت پر خوشخبری دینے والا ہوں۔

(۳) اور یہ کہ تم شرک وکفر سے اس کی جناب میں مغفرت طلب کرو۔ پھر عبادت کے ذریعہ سے اس کی جناب میں رجوع کرو۔ وہ تمہیں دنیا میں ایک مدت مقررہ تک بہت عمدہ زندگی کا سامان دے کر قیامت کے روز ہر زیادہ عمل کرنے والے کو زیادہ اجر دے گا اگر تم ان ہدایت کی باتوں کے ماننے سے منہ پھیرو تو مجھے اندیشہ ہے کہ تمہیں قیامت کے ہولناک دن میں سخت عذاب دیا جائے گا۔

(۴) کیونکہ مرنے کے بعد قیامت کے دن تمہیں جوابدہی کے لئے اللہ کے دربار میں حاضر ہونا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۵) سنو وہ مشرکین اپنے سینوں میں یوں خم دیتے ہیں کہ گویا اپنی باتیں خدا سے چھپالیں گے یاد رکھو کہ جب وہ آپؐ سے چھپنے کے لئے اپنے چہروں پر چادریں اوڑھتے ہیں یا جو کچھ وہ چھپاتے ہیں یا ظاہر کرتے ہیں اللہ اس کو جانتا ہے۔ بلاشک اللہ دلوں کے رازوں سے خوب واقف ہے۔

انعام: اُحۡکِمَتۡ: (آیت:۱) مضبوط کی گئی' ثابت کی گئی' اِحۡکَامٌ سے' معنی محکم اور مضبوط کرنے کے ہیں' ماضی مجہول کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ یُمَتِّعۡکُمۡ: (آیت:۳) تَمۡتِیۡعٌ مصدر' وہ تم کو بہرہ اندوز کرے گا' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ یَثۡنُوۡنَ: (آیت:۵) ثنی مصدر وہ دہرا کئے دیتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ یَسۡتَغۡشُوۡنَ: (آیت:۵) اِسۡتِغۡشَاءٌ مصدر وہ اوڑھے ہوئے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ

اور نہیں | کوئی چلنے والا (جاندار) | زمین میں | مگر | اللہ (ہی) پر (ہے) | اس کا رزق | اور وہ جانتا ہے

اور زمین میں چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں کہ اس کی روزی اللہ تعالیٰ کے ذمے نہ ہو اور وہ ان کے (زندگی کے) ٹھکانے کو جانتا ہے

مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ⑥ وَهُوَ

اُس کا ٹھکانہ | اور اس کے سونپنے کی جگہ | سب کچھ | روشن کتاب (لوح محفوظ) میں (ہے) | اور وہی ہے

اور جہاں سونپا جاتا ہے اسے بھی یہ سب کچھ لوح محفوظ میں درج ہے۔ اور وہی تو ہے

الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِيْ سِتَّةِ أَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ

جس نے | پیدا کیا | آسمانوں | اور زمین کو | چھ دنوں میں | اور تھا | اُس کا عرش

جس نے چھ دنوں میں آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور (اس وقت) اُس کا عرش

عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۗ وَلَئِنْ قُلْتَ

پانی پر | تاکہ آزمائے تم کو | کہ کون تم میں سے | اچھا ہے | عمل میں؟ | اور اگر | آپ کہیں

پانی پر تھا تاکہ آزمائے کہ تم میں سے اعمال کی رُو سے کون اچھا ہے اور اگر آپ (ان لوگوں سے) کہیں

إِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا إِنْ

کہ تم اٹھائے جاؤ گے | بعد | مرنے کے | تو ضرور کہیں گے | وہ لوگ جو | کافر ہیں | (کہ) نہیں

کہ موت کے بعد تمہیں (دوبارہ) زندہ کیا جائے گا تو وہ جنہوں نے راہِ کفر اختیار کی ہے ضرور کہہ اٹھیں

هٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ⑦ وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ

یہ | مگر | جادو کھلا | اور اگر | ہم روک رکھیں | اُن (پر) سے | عذاب

گے کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔ اور اگر ہم ان سے کچھ مدت تک عذاب روکے

إِلٰٓى أُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ۗ أَلَا يَوْمَ

(کچھ) مدت | گنتی کی | تو ضرور کہیں گے وہ لوگ | کہ کونسی چیز | اسے روک رہی ہے | سنو! | جس دن

رکھتے ہیں تو کہنے لگتے ہیں کہ کونسی چیز (اللہ کے عذاب کو) روکے ہوئے ہے۔ سن رکھو! جس دن

يَأْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا

وہ (عذاب) آ (ہی) جائے گا اُن پر | نہ | ٹالا جائے گا | اُن سے | اور گھیر لے گا | انہیں | (عذاب)

ان پر وہ (عذاب) نازل ہوگا تو اُن سے ٹلے گا نہیں، جس عذاب کی یہ ہنسی اُڑا رہے تھے

كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑧ وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً

جس کا وہ | مذاق اڑاتے تھے | اور اگر | ہم چکھائیں | انسان کو | اپنی طرف سے | رحمت

وہ اُن کو آ گھیرے گا۔ اور اگر ہم انسان کو اپنے پاس سے نعمت بخشیں

ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ إِنَّهٗ لَيَـُٔوْسٌ كَفُوْرٌ ⑨ وَلَئِنْ أَذَقْنٰهُ

پھر | ہم چھین لیں وہ | اُس سے | بیشک وہ ہو جاتا ہے | نا امید | ناشکرا | اور اگر | ہم چکھائیں اس کو

پھر اس سے اس کو چھین لیں تو وہ فوراً نا اُمید اور ناشکرا ہو جاتا ہے اور اگر ہم اسے کوئی

آیت نمبر

(۶) اور زمین پر چلنے والا جو بھی جاندار ہے ہر ایک کا رزق اللہ ہی کے ذمہ ہے اور وہی جانتا ہے کہ زمین پر کہاں کہاں اس کا مسکن ہوگا اور مرکر وہ کہاں حوالے کیا جائے گا اور یہ سب باتیں لوح محفوظ میں درج ہیں۔

(۷) اور اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے سے پہلے اس کا عرش قدرت اس کی شان کے لائق پانی پر تھا۔ یہ سب کارخانہ اس لئے ایجاد کیا کہ تمہاری زندگی کا سامان مہیا کر کے تمہارا امتحان لے کہ کون تم میں سے اچھا عمل کرتا ہے؟ اور اگر آپ مشرکین سے کہیں کہ مرنے کے بعد جو ابد ہی کے لئے تم دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے تو البتہ یہ منکریں کہیں گے کہ یہ قرآن تو جادو کے سوا اور کچھ نہیں۔

(۸) اور اگر ہم ان کی اس تکذیب پر کچھ مقررہ عرصہ تک اپنا عذاب نہ لائیں تو وہ مذاقاً کہیں گے کہ وہ عذاب ہم پر جلدی کیوں نہیں نازل ہوتا۔ اسے کون سی چیز روک رہی ہے؟ سو یاد رکھو کہ جس دن وہ عذاب ان پر آ ہی جائے گا تو وہ ٹل نہ سکے گا اور جس چیز کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے وہ انہیں گھیر لے گا۔

(۹) اور انسان کی فطرت ایسی واقع ہوئی ہے کہ اگر ہم اسے نعمت عطا کر کے واپس لیں تو وہ سخت ناامید اور ناشکرا ہو جاتا ہے۔

افعال: اَخَّرْنَا: ہم نے تاخیر کی، ہم نے روکے رکھا، تَاخِیْرٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔ اَذَقْنَا: ہم نے چکھایا، اِذَاقَۃٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔

اسماء: مَصْرُوْفًا: لوٹایا گیا، صَرْفٌ مصدر اسم مفعول (واحد مذکر)۔

نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ

آرام | بعد | تکلیف کے | (جو) اُسے پہنچی (تھی) | تو وہ ضرور کہے گا | (کہ) جاتی رہیں | تکلیفیں | مجھ سے

تکلیف پہنچنے کے بعد نعمت کا مزہ چکھائیں تو کہنے لگتا ہے کہ سب سختیاں مجھ سے (ہمیشہ کے لئے) دور ہوگئیں

اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝۱۰ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

بیشک وہ | بڑا اترانے والا | مغرور ہے | مگر جن لوگوں نے | صبر کیا | اور عمل کئے | نیک

بیشک وہ (جلد) خوش ہوجانے والا مغرور ہے۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے صبر کیا اور نیک عمل کئے

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۱۱ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا

یہی لوگ ہیں | جن کے لئے | بخشش ہے | اور اجر | بہت بڑا | تو شاید آپ | چھوڑ بیٹھیں | بعض وہ (حکم) جو

ان لوگوں کے لئے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔ شاید آپ اس وحی کے کچھ حصہ (کی تبلیغ) چھوڑ دینا

يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ

وحی کیا جاتا ہے | آپ کی طرف | اور تنگ ہو | اس سے | آپ کا سینہ کہ | کہیں وہ (کافر) | کیوں نہیں

چاہتے ہیں جو آپ پر نازل ہوئی ہے اور اس سے آپ کا دل تنگ ہو کہ وہ کہتے ہیں کہ اس پر

اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ

اُتارا گیا آپ پر | (کوئی) خزانہ | یا (کیوں نہیں) آیا | آپ کے ساتھ | فرشتہ | بیشک | آپ تو | ڈرانے والے ہیں

کوئی خزانہ کیوں نہ اُتر آیا اس کے ساتھ فرشتہ کیوں نہ آیا۔ یاد رہے کہ آپ تو (نافرمانی کے نتائج سے) ڈرانے والے ہیں

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝۱۲ ؕ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ

اور اللہ | ہر چیز پر اختیار رکھنے والا ہے | یا | وہ کہیں | کہ وہ اپنی طرف سے بنالایا ہے | کہہ دیجئے

اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر اختیار رکھنے والا ہے۔ کیا (لوگ) کہتے ہیں کہ (قرآن) اس نے خود بنالیا ہے۔ جواب دیجئے

فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ

تو لے آؤ تم (بھی) | دس | سورتیں | اس جیسی | بنائی ہوئی | اور بلالو | جسے تم بلاسکو

کہ تم بھی اسی طرح کی دس سورتیں بنا لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس کسی کو بلاسکتے ہو

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۱۳ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا

سوائے | اللہ کے | اگر ہو تم | سچے | پس اگر وہ کچھ جواب نہ دے سکیں | تمہیں | تو جان لو

بلالو اگر تم (اپنے دعویٰ میں) سچے ہو۔ پھر اگر وہ تمہارے (اس چیلنج کا) جواب نہ دے سکیں تو جان لو

اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ

کہ وہ تو | اُتارا گیا ہے | اللہ کے علم سے | اور یہ کہ | کوئی معبود نہیں | سوائے اس کے | پس کیا | تم

کہ یہ (قرآن) اللہ تعالیٰ ہی کے علم سے اُترا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو کیا تم (اب بھی)

مُّسْلِمُوْنَ ۝۱۴ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ

اسلام لاتے ہو | جو شخص | چاہے | زندگی | دُنیا کی | اور اس کی آرائش | تو ہم پورا دے دیتے ہیں

اسلام نہیں لاتے۔ جو شخص دُنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت چاہتا ہے ہم ان کے

آیت نمبر

(۱۰) اور اگر ہم اسے تکلیف پہنچنے کے بعد راحت کا فائدہ دیں تو وہ کہنے لگتا ہے کہ بس میری سب تکالیف دور ہوگئیں کیونکہ وہ نعمت کا شکریہ ادا کرنے کے بجائے بڑا مغرور اور بڑائی کرنے والا ہے۔

(۱۱) مگر جو لوگ مصیبت پر صبر کر کے نیک اعمال کرتے رہتے ہیں ان کے لئے اللہ کے پاس گناہوں سے بخشش اور نیکیوں پر بہت بڑا اجر مقرر ہے۔

(۱۲) پس ان منکرین کے حق کو جھٹلانے اور مذاق اور استہزاء سے گھبرا کر آپ ان کو اللہ کے بعض احکام کی تبلیغ کرنا چھوڑ نہ بیٹھیں اور آپ کے دل میں اس قرآن کی تلاوت سے تنگی پیدا نہ ہو اس خوف سے کہ وہ کافر کہنے لگیں کہ اگر آپ سچے رسول ہیں تو کیوں آپ پر آسمان سے خزانہ نہیں اترا یا یہ کہ آپ کی تصدیق کے لئے آسمان سے کوئی فرشتہ کیوں نہیں نازل ہوا مگر آپ ہرگز تبلیغ حق نہ چھوڑیں ان کا ایمان لانا کوئی آپ کے ذمہ نہیں آپ تو صرف منکرین کو عذاب الٰہی سے ڈرانے والے ہیں اور ہر چیز کا سرپرست و نگران اللہ ہی ہے۔

(۱۳) یا وہ یوں کہیں کہ آپ قرآن اپنی طرف سے بنا کر لے آئے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم سچے ہو تو اس قرآن جیسی ہی سورتیں بنا کر لے آؤ۔ اور اللہ کے سوا جسے تم امداد کے لئے بلا سکو اسے بھی بلا لو۔

(۱۴) پس اگر وہ تمہیں اس کا کوئی جواب نہ دے سکیں تو جان لو کہ یہ قرآن اللہ کے علم سے اتارا گیا ہے کسی انسان کا کلام نہیں اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو کیا تم اس مضبوط دلیل کے بعد بھی اسلام لاؤ گے یا نہیں؟

افعال: لَمْ يَسْتَجِيبُوا: انہوں نے قبول نہیں کیا، اِسْتِجَابَةٌ سے مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: ضَائِقٌ: تنگ ہونے والا، ضِيقٌ سے اسم فاعل کا صیغہ (واحد مذکر)۔ مُفْتَرَيَاتٍ: خودساختہ، مُفْتَرَاةٌ واحد اسم مفعول (جمع مؤنث)۔

إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ۝١٥ أُولَٰئِكَ

انہیں | (بدلہ) اُن کے عملوں کا | اِسی (دنیا) میں | اور انہیں | اس (دنیا) میں | کم نہیں دیا جاتا | یہی لوگ ہیں

عملوں کا بدلہ دُنیا ہی میں پورا پورا دے دیتے ہیں اور ان کو دنیا میں نقصان میں نہیں رکھا جاتا یہی لوگ ہیں

الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا

کہ نہیں اُن کے لئے | آخرت میں | سوائے آگ کے | اور برباد ہوا | جو کچھ | انہوں نے کیا تھا | اس میں

جن کے لئے آخرت میں دوزخ کی آگ کے سوا کچھ نہیں اور جو نیک کام انہوں نے دنیا میں کئے تھے سب ضائع

وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝١٦ أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ

باطل ہے | جو کچھ | وہ کیا کرتے تھے | پس کیا وہ (شخص) جو (قائم) ہو | ایک (واضح) دلیل پر | اپنے رب کی طرف سے

ہوگئے اور جو کچھ وہ کرتے رہے، سب برباد ہوا بھلا وہ شخص جو اپنے رب کے واضح راستے پر قائم ہو

وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا

اور اس کے پیچھے ہے | ایک گواہ | اُس کی طرف سے | اور اس سے پہلے (گواہ ہو) | کتاب | موسیٰ کی | جو رہنما

اور اس کے پاس اس قرآن کے اندر (معجزانہ) شہادت بھی ہو اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب اس کی رہنما اور اس کیلئے

وَرَحْمَةً ۚ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۚ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ

اور رحمت تھی | یہی لوگ | ایمان لاتے ہیں | اس پر | اور جو بھی | اس کا انکار کرے | فرقوں میں سے

باعث رحمت تھی یہی لوگ اس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور جو دوسرے فرقوں میں سے اس کا منکر ہے

فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ ۚ فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِنْهُ ۚ إِنَّهُ الْحَقُّ

تو آگ (دوزخ) | اُس کے وعدہ کی جگہ ہے | پس تو نہ ہو | شک میں | اس سے | (کیونکہ) بیشک وہ | سچی (کتاب) ہے

اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے پس آپ اُس کی طرف سے کسی طرح کے شک میں نہ رہیں۔ یہ قرآن آپ کے رب کی

مِنْ رَبِّكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ۝١٧ وَمَنْ أَظْلَمُ

تیرے رب کی طرف سے | لیکن | اکثر لوگ | ایمان نہیں لاتے | اور کون | بڑھ کر ظالم ہے

طرف سے برحق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے

مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۚ أُولَٰئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَىٰ رَبِّهِمْ

اس سے | جو گھڑے | اللہ پر | جھوٹ | یہی لوگ | پیش کئے جائیں گے | اپنے رب کے سامنے

جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑے۔ یہ لوگ اپنے رب کے سامنے پیش کئے جائیں گے

وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ أَلَا

اور کہیں گے | گواہ | (کہ) یہی لوگ ہیں | جنہوں نے | جھوٹ بولا | اپنے رب پر | سنو!

اور گواہ کہیں گے کہ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا۔ سن رکھو!

لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ۝١٨ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ

لعنت ہے | اللہ کی | ظالموں پر | جو روکتے تھے (لوگوں کو) | راستے سے | اللہ کے

کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ سے (لوگوں کو) روکتے ہیں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۵) جو شخص اپنے عمل سے دنیا کی زندگی اور اس کی ظاہری رونق چاہتا ہے ہم ایسے لوگوں کو ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دنیا ہی میں دے دیتے ہیں (صحت و مال ورزق وغیرہ) اور انہیں اس میں کوئی کمی نہیں رہتی۔

(۱۶) یہی لوگ ہیں جن کو آخرت میں دوزخ کی آگ کے سوا اور کچھ نہ ملے گا اور جو کچھ وہ دنیا میں بظاہر بھلے کام بھی کرتے رہے وہ برباد ہوئے اور آخرت میں ان کا کچھ بھی ثواب نہیں ملے گا۔

(۱۷) جو لوگ قرآن اور حضورؐ کا بتایا ہوا راستہ اختیار کرتے ہیں وہ بصیرت اور دلیل کے راستے پر چل رہے ہیں۔ جس پر (۱) قرآن (۲) حضرت محمدؐ اور (۳) تورات جیسی سابقہ کتب گواہ ہیں کہ یہی سیدھا راستہ ہے۔ تفسیر عثمانی میں ہے: "شاهو منه" (گواہ اللہ کی طرف سے) قرآن عظیم ہے جو گواہی دیتا ہے کہ (بینۃٌ یعنی) ''دین فطرت'' (توحید اسلام) پر چلنے والا بے شک ٹھیک راستے پر چل رہا ہے۔ اور قرآن اپنی حقانیت کا خود بھی گواہ ہے۔ آفتاب آمد دلیل آفتاب۔ چونکہ قرآن کے لانے والے جبریل امینؑ اور لینے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس اعتبار سے ان کو بھی ''شاہد'' کہہ سکتے ہیں بلکہ حضورؐ کی شان تو یہ ہے کہ آپ کے اخلاف و عادات' معجزات' زبانِ مبارک' چہرہ نورانی' ہر چیز سے شہادت ملتی ہے کہ جس دین کے آپؐ حامل ہیں وہ بالکل سچا دین ہے۔ آگے ''ومن قبله كتابُ موسٰى اماما و رحمةً'' کا مطلب یہ ہے کہ قرآن سے پہلے جو وحی کسی نبی پر نازل کی گئی وہ بھی دین فطرت کی صداقت پر گواہ تھی۔ خصوصاً موسیٰ علیہ السلام پر جو عظیم الشان کتاب تورات اتاری گئی۔

(۱۸) اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹا الزام لگائے۔ یہی لوگ اپنے رب کے حضور میں پیش کیے جائیں گے اور ملائکہ اور نبی گواہی دیں گے کہ یہی لوگ اللہ پر تہمت لگاتے تھے سنو ایسے ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

انعال: نُوَفِّ: تَوفِيَةٌ مصدر ہم پورا پورا حق دیں گے' مضارع (جمع متکلم)۔ لَا يُبْخَسُوْنَ: ان کے اعمال کے عوض ہی کمی نہیں کی جائے گی' بَخْسٌ سے مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔ صَنَعُوْا: انہوں نے کیا' بنایا صَنْعٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اَشْهَادٌ: گواہی دینے والے' گواہ پر تو شَاهِدٌ کی جمع یا شَهِيْدٌ کی۔

وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿١٩﴾ اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا

اور تلاش کرتے تھے اس میں | عیب | اور وہ | آخرت کے | منکر تھے | یہ لوگ | ایسے نہ تھے

اور اس میں عیب تلاش کرتے ہیں اور وہ آخرت سے بھی انکار کرتے ہیں یہ لوگ دنیا میں (اللہ تعالیٰ کو)

مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ

کہ عاجز کرسکتے (اللہ کو) | دنیا میں | اور نہ تھا | اُن کے لئے | اللہ کے سوا | کوئی مددگار

عاجز نہیں کرسکتے اور نہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی مددگار

يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۚ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا

دُگنا کردیا جائے گا | اُن کے لئے | عذاب | نہ تھے وہ (ایسے) | کہ وہ طاقت رکھتے | سننے کی | اور نہ تھے وہ

اُن کو دُگنا عذاب ہوگا (کیونکہ) نہ وہ (حق بات) سن سکتے تھے اور نہ وہ (سیدھی راہ)

يُبْصِرُوْنَ ﴿٢٠﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ

کہ دیکھ سکتے | یہی لوگ ہیں | جنہوں نے | نقصان میں رکھا | اپنے آپ کو | اور گم ہوگیا | اُن سے

دیکھتے تھے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا اور جو وہ

مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢١﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿٢٢﴾

جو وہ جھوٹ گھڑتے تھے | کوئی شک نہیں | کہ وہ | آخرت میں | وہی | نقصان اُٹھانے والے ہیں

جھوٹ گھڑتے تھے ان سے گم ہوگیا۔ کوئی شک نہیں کہ وہ آخرت میں سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ

بیشک جو لوگ | ایمان لائے | اور عمل کئے | نیک | اور عاجزی کی | اپنے رب کے آگے

بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اور اپنے رب کے آگے عاجزی کرتے رہے

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٣﴾ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ

یہی لوگ | جنتی ہیں | وہ | اس میں | ہمیشہ رہیں گے | مثال | دونوں فریقوں کی ہے

یہی لوگ جنتی ہیں یہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ دونوں فرقوں کی مثال ایسی ہے

كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۚ

جیسے اندھا | اور بہرا | اور دیکھنے والا | اور سننے والا | کیا | دونوں برابر ہیں | مثال میں

جیسے ایک اندھا اور بہرا اور (دوسرا) دیکھتا اور سنتا ہے کیا دونوں کی حالت برابر ہے؟ تو کیا تم غور نہیں کرتے

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ ۡ اِنِّيْ لَكُمْ

پس کیا تم نصیحت نہیں حاصل کرتے | اور بیشک | ہم نے بھیجا تھا | نوح کو | اس کی قوم کی طرف | کہ بیشک میں تمہارے لئے

اور بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا (اس نے کہا) کہ میں تمہیں (اللہ کی نافرمانی سے)

نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٥﴾ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ

ڈرانے والا ہوں | صاف صاف | (اور یہ) کہ تم عبادت نہ کرو | سوائے اللہ کے | بیشک میں ڈرتا ہوں | تم پر

صاف صاف ڈرانے والا ہوں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو بیشک میں تم پر ایک دکھ دینے والے

آیت نمبر

(۱۹) جولوگوں کو حق دین سے منع کرتے اور اس میں عیب نکالتے اور آخرت کا انکار کیا کرتے تھے۔

(۲۰) یہ لوگ دنیا میں اللہ کو عذاب لانے سے عاجز نہیں کر سکتے تھے اور نہ ہی کوئی ان کا مددگار تھا کہ عذاب الٰہی سے بچا سکتا
مگر اللہ نے انہیں مہلت دی کہ وہ زیادہ سرکشی کریں اور سخت عذاب کے لائق ہوں چنانچہ قیامت میں انہیں دگنا
عذاب دیا جائے گا کیونکہ وہ دنیا میں نہ تو حق کو سن ہی سکتے تھے اور نہ دیکھ ہی سکتے تھے۔

(۲۱) بس یہی لوگ ہیں جنہوں نے حق کے انکار اور تکذیب سے خود خسارہ میں رہنا چاہا۔ اور اب ان کی وہ سب افترا
پردازیاں جو دنیا میں کیا کرتے تھے۔ (مثلاً یہ کہ اللہ کے شریک ٹھہراتے تھے وغیرہ) وہ سب بیکار ثابت ہوئیں۔

(۲۲) بس یہی لوگ آخرت میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔

(۲۳) بلاشبہ جو لوگ ایمان لا کر نیک اعمال کرتے رہے اور خدا کے حضور عبادت کے وقت عاجزی کرتے رہے یہی جنتی
ہیں اور ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

(۲۴) ان ہر دو فریق (کافرین و مومنین) کی مثال اندھے اور بینا یا بہرے اور سننے والے کی سی ہے یعنی کافر تو اندھا اور
بہرہ ہے کہ حق کو دیکھ اور سن نہیں سکتا۔ اور مومن دیکھنے والا سننے والا ہے کہ حق کو دیکھتا اور سنتا ہے۔ کیا وہ دونوں برابر
ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ کیا تم اس مثال میں غور کر کے نصیحت نہیں حاصل کرتے؟

(۲۵) اور بے شک ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف نبی بنا کر بھیجا آپؑ نے ان سے جا کر کہا کہ میں تمہارے لئے اللہ کی
طرف سے ڈرانے والا ہو کر آیا ہوں۔

انفعال: اَخۡبَتُوۡا: وہ جھکے انہوں نے عاجزی کی اِخۡبَاتٌ سے معنی تواضع، خضوع و خشوع کے ہیں ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۶﴾ فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا

عذاب سے | دکھ دینے والے دن کے | پس کہنے لگے | وہ سردار | جو کافر تھے | اُس کی قوم میں سے | کہ نہیں

دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ پھر اس کی قوم کے سردار، جو کافر تھے، کہنے لگے کہ ہم تو صرف تمہیں

نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ

دیکھتے ہم تجھے (کچھ اور) | مگر انسان | ہم جیسا | اور نہیں | ہم دیکھتے تجھے | کہ پیروی کی ہو تیری کسی نے

اپنے جیسا آدمی دیکھتے ہیں اور یہ دیکھتے ہیں کہ تمہاری پیروی ہم میں سے رذیل لوگوں نے

اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا

سوائے ان لوگوں کے | جو ذلیل ہیں ہم میں | سرسری رائے سے | اور ہم نہیں دیکھتے | تمہارے لئے | اپنے پر

ہی اختیار کی ہے اور وہ بھی سرسری نظر سے (بغیر سوچ سمجھے) اور ہم تو تم لوگوں میں اپنے مقابلے میں

مِنْ فَضْلٍۭ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ

کوئی | بزرگی | بلکہ | ہم تو خیال کرتے ہیں تمہیں | جھوٹا | اُس نے کہا | اے میری قوم! | تم دیکھو تو

کوئی فضیلت نہیں دیکھتے بلکہ ہم تمہیں جھوٹا سمجھتے ہیں (نوحؑ نے) کہا کہ اے میری قوم! دیکھو تو

اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ

اگر | میں ہوں | واضح دلیل پر | اپنے ربّ کی طرف سے | اور دی اُس نے مجھے | رحمت (نبوت) | اپنے پاس سے

اگر میں اپنے ربّ کی طرف سے واضح دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت عطا کی ہو

فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾

پھر وہ (دلیل) دکھائی نہ دے | تمہیں | کیا ہم وہ تم سے زبردستی منوائیں | حالانکہ تم اس کو ناپسند کر رہے ہو

پھر وہ راہ تمہیں دکھائی نہ دیتی ہو تو کیا ہم وہ تم سے زبردستی منوائیں حالانکہ تم اسے ناپسند کرتے ہو۔

وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْــَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ

اور اے میری قوم | میں نہیں مانگتا تم سے | اس پر | (کوئی) مال | نہیں | میرا اجر | مگر صرف اللہ کے ذمے

اور اے میری قوم! میں تم سے اس کے بدلے کچھ مال نہیں مانگتا میرا اجر تو صرف اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے

وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ

اور نہیں میں | نکالنے والا (اپنے پاس سے) اُن کو جو | ایمان لے آئے | بیشک وہ | ملنے والے ہیں | اپنے ربّ سے

اور جو لوگ ایمان لا چکے ہیں، میں ان کو اپنے پاس سے نکالنے والا بھی نہیں وہ یقیناً اپنے ربّ سے ملاقات کرنے والے ہیں

وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ

بلکہ میں تو | سمجھتا ہوں تم کو | کہ تم جاہل لوگ ہو | اور | اے میری قوم! | کون مدد دے گا مجھے

لیکن میں تمہیں ایک جاہل قوم سمجھتا ہوں اور اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کون میری مدد کرے گا

مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ

اللہ کے ہاں | اگر | میں ان کو نکال دوں | پس کیا تم غور نہیں کرتے | اور میں یہ نہیں کہتا | تم سے | کہ میرے پاس

اگر میں اُن کو اپنے پاس سے نکال دوں، تو کیا تم غور نہیں کرتے؟ اور میں نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس

آیت نمبر

(۲۶) کہ اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو۔ ورنہ مجھے اندیشہ ہے کہ قیامت کے المناک دن میں تمہیں سخت عذاب ہوگا۔

(۲۷) اس پر آپ کی قوم کے کافر سردار بولے کہ ہم تو تجھے اپنے جیسا ایک انسان ہی دیکھتے ہیں اور یہ بھی دیکھتے ہیں کہ تیری پیروی ہم میں سے صرف کمینے کمزور آدمیوں ہی نے کی ہے اور وہ بھی بغیر سوچے سمجھے سرسری طور پر پہلی رائے میں تم پر ایمان لے آتے ہیں اور تمہارے لئے ہم اپنے اوپر کوئی خاص برتری بھی نہیں دیکھتے بلکہ ہم تو خیال کرتے ہیں کہ تم سب لوگ جھوٹے ہو۔

(۲۸) حضرت نوحؑ نے کہا کہ اے میری قوم! دیکھو تو سہی اگر میں اللہ کی طرف سے نازل شدہ دلیل پر قائم ہوں اور اس نے مجھے نبوت عطا فرمائی ہو اور وہ دلیل تم کو نظر نہ آتی ہو تو کیا میں ایمان کو زبردستی تمہارے گلے میں ڈال دوں؟ حالانکہ تم چاہتے نہیں یعنی تمہیں ایمان لانے پر مجبور کرنے کی ہمیں ضرورت نہیں۔

(۲۹) اور اے میری قوم! دین حق کی تبلیغ پر میں تم سے کچھ مال تو نہیں مانگتا کہ تم کو دینے میں مشکل پیش آرہی ہے میرا اجر تو اللہ کے ذمہ ہے اور تمہارے کہنے سے میں ان مسکین مسلمانوں کو اپنے پاس سے نکالنے والا نہیں کیونکہ وہ بھی اللہ کے دربار میں حاضر ہونے والے ہیں وہ میری شکایت کر دیں گے۔ البتہ میں تو تمہیں بالکل جاہل دیکھتا ہوں کہ ایمان والوں کو کمینہ سمجھتے ہو حالانکہ ایمان و عمل ہی اصل شرافت ہے۔

(۳۰) اور اے میری قوم! اگر میں ان کو اپنے پاس سے نکال دوں تو اللہ کے عذاب سے مجھے کون بچائے گا کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے؟

انعال: اٰتٰنِیْ: اس نے مجھ کو دیا اٰتٰی ماضی کا صیغہ (واحد متکلم)۔ اَنُلْزِمُکُمُوْھَا: اِلْزَامٌ مصدر ہم اس کو تم سے چمٹا دیں، تمہارے گلے مڑھ دیں، مضارع (جمع متکلم)۔ اَرٰکُمْ: میں تم کو دیکھتا ہوں اَرٰی رُؤْیَۃ سے مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ طَرَدْتُّھُمْ: میں نے ان کو ہانک دیا، نکال دیا طَرَدْتُ، طَرْدٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد متکلم)۔

اسماء: اَرَاذِلُنَا: ہم میں نیچ قوم، ہمارے رذیل لوگ اَرَاذِلُ، اَرْذَلُ کی جمع جو رَذَالَۃٌ سے معنی رذیل اور ذلیل ہونے کے ہیں۔

خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّىْ مَلَكٌ وَّ

خزانے ہیں | اللہ کے | اور نہ (یہ کہ) | میں جانتا ہوں | غیب | اور نہ | میں یہ کہتا ہوں | کہ میں | فرشتہ ہوں | اور

اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب (کی باتیں) جانتا ہوں اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور

لَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِىْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ

نہ میں کہتا ہوں | اُن کی نسبت جنہیں | حقیر سمجھتی ہیں | تمہاری آنکھیں | کہ ہرگز نہیں دے گا انہیں | اللہ | بھلائی

نہ میں ان لوگوں کی نسبت جنہیں تم حقارت کی نظروں سے دیکھتے ہو، یہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا فضل نہیں کرے گا۔

اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِىْٓ اَنْفُسِهِمْ ۚ ۖ اِنِّىْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾

اللہ (ہی) | بہتر جانتا ہے | جو کچھ | اُن کے دلوں میں ہے | بلاشبہ میں | تو اس وقت | ظالموں میں سے ہوں گا

اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ اُن کے دلوں میں ہے۔ (اگر میں ایسا کہوں) تو اُس وقت میں ظالموں میں شمار ہوں گا۔

قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا

وہ بولے | اے نوح! | تو نے جھگڑا کیا ہم سے | سو بہت کیا تو نے | ہم سے جھگڑا | پس تو لے آ ہم پر (عذاب)

انہوں نے کہا، اے نوحؑ! تم نے ہم سے جھگڑا کیا ہے اور جھگڑا بھی بہت کیا۔ پس جب عذاب کا

بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ

وہ جو تو ہم سے وعدہ کرتا ہے | اگر تو ہے | سچوں میں سے | اُس نے کہا | بے شک لائے تم پر | اُس کو

تم ہم سے وعدہ کرتے ہو، وہ لے آؤ اگر تم سچے لوگوں میں سے ہو۔ (نوحؑ نے) کہا اُس کو تو

اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِىْٓ

اللہ ہی | اگر اُس نے چاہا | اور نہیں | تم عاجز کردینے والے | اور نہ نفع دے گی تمہیں | میری نصیحت

اللہ تعالیٰ تم پر نازل کرے گا اگر وہ چاہے اور تم (اس کو) عاجز کردینے والے نہیں ہو۔ اور میری نصیحت

اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ هُوَ

اگر میں چاہوں | کہ | میں نصیحت کروں تمہیں | اگر اللہ (ہی) چاہے | کہ وہ تمہیں گمراہ کردے | وہی ہے

کوئی فائدہ نہ دے گی اگر میں تمہیں نصیحت کرنا چاہوں جبکہ اللہ تعالیٰ تمہیں گمراہ کردینا چاہے۔ وہی

رَبُّكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ

تمہارا پروردگار | اور اُسی کی طرف | تم لوٹ کر جاؤ گے | کیا وہ کہتے ہیں | کہ اس نے اس (قرآن) کو خود گھڑ لیا ہے

تمہارا رب ہے اور اُسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اُس نے اس (قرآن) کو خود بنالیا ہے آپ

قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَىَّ اِجْرَامِىْ وَاَنَا بَرِىْٓءٌ مِّمَّا

کہہ دیجئے | اگر میں نے اُسے خود بنالیا ہے | تو مجھ ہی پر ہے | میرا جرم (گناہ) | اور میں بری ہوں | اُس سے جو

کہہ دیجئے اگر میں نے اُسے خود بنالیا ہے تو اس کا گناہ مجھ پر ہے اور تم جو گناہ کرتے ہو میں اس سے بری الذمہ ہوں

تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾ ع وَاُوْحِىَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ

تم جرم کرتے ہو | اور وحی کی گئی | نوحؑ کی طرف | کہ بے شک | ہرگز ایمان نہ لائے گا | تیری قوم سے

اور نوحؑ کی طرف وحی کی گئی کہ تیری قوم میں سے (اب مزید) ہرگز کوئی ایمان نہ لائے گا

آیت نمبر

(۳۱) اور میں تو یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کا علم جاننے کا دعویٰ کرتا ہوں اور نہ ہی مجھے فرشتہ ہونے کا دعویٰ ہے اور جن پیشہ ور مثلاً کپڑے بننے والے اور جوتہ سینے والے مسلمانوں کو تم نفرت کی نظر سے دیکھتے ہو میں ان کے بارے میں بھی یہ نہیں کہتا کہ اللہ ان پر دنیا و آخرت میں اپنی مہربانی نہیں کرے گا کیونکہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ دل سے سچے مسلمان ہیں یا نہیں اور اگر ایسا کہوں تو بیشک میں ظالموں میں سے ہوں گا۔

(۳۲) وہ بولے: نوحؑ! اب تو تُو ہم سے بہت بحث کر چکا ہے بس جس عذاب سے تو ہمیں ڈرا رہا ہے وہ لے آ۔ اگر تو سچا ہے۔

(۳۳) حضرت نوحؑ نے کہا عذاب تو تم پر اللہ ہی لائے گا بشرطیکہ اس کو منظور ہو اور اگر وہ عذاب دینا چاہے تو تم اسے عاجز نہیں کر سکتے۔

(۳۴) اور اگر اللہ ہی کو تمہارا گمراہ رہنا منظور ہو تو میں خواہ تمہیں کتنی ہی نصیحت کروں وہ تمہیں کچھ فائدہ نہ دے گی وہی تمہارا مالک ہے اور اسی کے پاس جوابدہی کے لئے تمہیں جانا ہے۔

(۳۵) اے رسولؐ! کیا یہ مشرکین کہتے ہیں کہ تم نے قرآن اپنے پاس سے بنا لیا ہے؟ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر میں نے یہ خود ہی بنا لیا ہے تو اس کا گناہ مجھ ہی پر ہے اور جو تم مجھ پر بہتان لگا رہے ہو اس کا وبال تمہاری گردن پر ہے۔ میں اس سے بری ہوں۔

انفعال: تَزْدَرِیْ: وہ حقیر دیکھتی ہے' اِزْدِرَاءٌ سے معنی حقیر سمجھنے کے ہیں مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ جَادَلْتَنَا: تو نے ہم سے جھگڑا کیا' جَادَلْتَ' مُجَادَلَۃٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ اَرَدْتُّ: میں نے چاہا' ارادہ کیا' اِرَادَۃٌ سے ماضی صیغہ (واحد متکلم)۔ یُغْوِیَکُمْ: اِغْوَاءٌ مصدر' تم کو کج راہ چھوڑ دیتا' تم گمراہ رہو' مضارع منصوب (واحد مذکر غائب)۔

إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾

سوائے | (اس کے) جو | ایمان لاچکے ہیں | پس تو غمگین نہ ہو | اس پر جو | وہ کرتے ہیں

سوائے اُن کے جو ایمان لاچکے ہیں پس اس پر غمگین نہ ہو جو کچھ وہ کررہے ہیں اور ہماری

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ

اور تو بنا | کشتی | ہمارے سامنے | اور ہمارے حکم سے | اور نہ | بات کر مجھ سے | اُن کے بارے میں

نگرانی میں اور ہمارے حکم کے مطابق ایک کشتی بناؤ اور جو لوگ ظالم ہیں اُن کے بارے میں مجھ سے

ظَلَمُوا ۚ إِنَّهُمْ مُغْرَقُونَ ﴿٣٧﴾ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ

جو ظالم ہیں | بیشک وہ | ڈوبنے والے ہیں | اور وہ بنانے لگا | کشتی | اور جب بھی | گزرتے

کچھ نہ کہنا (کیونکہ) یہ لوگ غرق کیے جائیں گے۔ اور نوحؑ نے کشتی بنانی شروع کردی اور جب ان کی

عَلَيْهِ مَلَأٌ مِنْ قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ ۚ قَالَ إِنْ تَسْخَرُوا

اُس کے پاس سے | سردار | اُس کی قوم کے | وہ مذاق اُڑاتے | اس کا | اُس نے کہا | اگر | تم ہنستے ہو

قوم کے سردار ان کے پاس سے گزرتے تو وہ اس پر ہنستے' (نوحؑ) نے کہا اگر تم ہم پر ہنستے ہو

مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ﴿٣٨﴾ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ

ہم پر | تو بیشک ہم ہنسیں گے | تم پر | جیسے | تم ہنستے ہو | پس عنقریب | تمہیں معلوم ہوجائے گا

تو بیشک ہم (بھی) تم پر ہنسیں گے جیسے تم ہنستے ہو اور تمہیں جلد معلوم ہوجائے گا کہ

مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُقِيمٌ ﴿٣٩﴾

کس پر آتا ہے | (وہ) عذاب | جو رسوا کرے گا اسے | اور نازل ہوتا ہے | اُس پر | عذاب | دائمی

کس پر عذاب آتا ہے جو اس کو ذلیل کردے گا اور کس کے لئے دائمی عذاب ہے

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا

یہاں تک کہ | جب آیا | ہمارا حکم | اور جوش مارا | تنور نے | (تو) ہم نے حکم دیا | کہ سوار کر | اُس (کشتی) میں

یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آپہنچا اور تنور نے جوش مارا تو ہم نے حکم دیا کہ اس کشتی میں

مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ

ہر قسم کے | جوڑے (نر و مادہ) | دو | اور اپنے گھر والوں کو | سوائے اُس کے | جس کے لئے ثابت ہوچکا

ہر قسم میں سے ایک ایک نر و مادہ سوار کرلو اور جس کے متعلق فیصلہ ہوچکا ہے اس کے سوا اپنے گھر والوں کو

الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ ۚ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ ﴿٤٠﴾

ہمارا حکم | اور (اُن کو بھی) جو ایمان لائے | اور نہیں ایمان لائے تھے | اُس کے ساتھ | مگر | تھوڑے سے

اور ان لوگوں کو جو ایمان لاچکے ہیں' سوار کرلو اور (نوحؑ) کے ساتھ بہت کم لوگ ایمان لائے تھے

وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا ۚ إِنَّ رَبِّي

اور اس نے حکم دیا | کہ سوار ہوجاؤ | اس میں | اللہ کے نام سے ہے | اس کا چلنا | اور ٹھہرنا | بیشک میرا رب

اور نوحؑ نے فرمایا اس کشتی میں سوار ہوجاؤ اس کا چلنا اور رُک جانا اللہ تعالیٰ ہی کے نام سے ہے بیشک میرا رب

آیت نمبر

(۳۶) اور حضرت نوحؑ کو وحی کے ذریعے یہ خبر دی گئی کہ تمہاری قوم میں سے جس کو ایمان لانا تھا وہ لا چکا اب اور کوئی ایمان نہ لائے گا تو ان کے جھٹلانے اور تکلیف پہنچانے پر کچھ غم نہ کرو۔ ہم جلدی ہی ان کو ہلاک کر دیں گے۔

(۳۷) اور تم ہماری نگرانی میں ہمارے حکم کے مطابق کشتی بناؤ اور ان ظالموں کے حق میں عذاب آ جانے پر ہمارے دربار میں کوئی سفارش نہ کرنا کیونکہ ان کا طوفان میں غرق ہونا مقدر ہو چکا ہے۔

(۳۸) چنانچہ اللہ کے حکم سے حضرت نوحؑ نے جنگل میں جا کر کشتی دو سال میں بنائی جس کے نچلے طبقہ میں درندے اور حشرات الارض بچلے طبقہ میں چوپائے اور اوپر کے طبقہ میں نوحؑ اور ان کے ساتھی مسلمان تھے اس عرصہ میں جب آپؑ کی قوم کے سردار آپ کے پاس سے ہو کر گزرتے تو آپ سے مذاق کے طور پر کہتے کہ تُو تو نبی تھا اب بڑھئی (ترکھان) کیوں بن گیا؟ حضرت نوحؑ انہیں جواب دیتے کہ آج تم ہم پر ہنستے ہو تو ایک دن ہم بھی تم پر ہنسیں گے۔

(۳۹) اس وقت تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس پر اللہ کا عذاب (طوفان) آ کر اسے دنیا میں ذلیل کر دیتا ہے اور کس پر آخرت میں دائمی عذاب دوزخ نازل ہوتا ہے۔

(۴۰) یہاں تک کہ جب ہمارا حکم (عذاب طوفان) آ ہی پہنچا۔ اور ایک خاص تنور سے یا روئے زمین پر پانی جوش مارنے لگا تو ہم نے نوحؑ کو حکم دیا کہ ہر قسم کے جانوروں کا جوڑا (نر و مادہ) اور اپنے گھر والوں کو (سوائے اپنی بیوی واعلہ اور اپنے بیٹے کنعان کے جن کا ہلاک ہونا مقدر ہو چکا تھا) اور ان لوگوں کو جو ایمان لا چکے ہیں اس کشتی میں سوار کر دو اور جو لوگ ایمان لائے تھے وہ تھوڑے ہی تھے (۷۲ یا ۷۸ یا ۸۰ مرد و عورت)

لغات: تَبْتَئِسْ: تو غم کھائے، تو غمگین ہو۔ اِبْتِئَاسٌ سے معنی غمگین اور رنجیدہ ہونے کے ہیں مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ اِصْنَعْ: تو بنا، تو درست کر۔ صَنْعٌ سے معنی کسی کام کے درست کرنے اور بنانے کے ہیں، امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ تَسْخَرُوْا: تم ہنستے ہو، ٹھٹھا کرتے ہو، ہنسو گے۔ تَسْخَرُوْنَ: مُسْخَرٌ سے معنی ٹھٹھا کرنے، مذاق کرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔
یُخْزِیْهِ: اس کو رسوا کرے گا، کرتا ہوگا، اِخْزَاءٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٤١﴾ وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ

بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا ہے | اور وہ | چلی جارہی تھی | اُن کو لے کر | موجوں میں | پہاڑ جیسی

بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے اور کشتی اُن کو لے کر پہاڑ جیسی موجوں میں چلنے لگی

وَنَادٰى نُوْحُ ٱبْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا

اور پکارا | نوحؑ نے | اپنے بیٹے کو | اور وہ تھا | کنارے پر | کہ اے میرے بیٹے! | سوار ہوجا | ہمارے ساتھ

اور نوحؑ نے اپنے بیٹے کو پکار کر کہا اور وہ اُن سے الگ تھا کہ اے میرے بیٹے! ہمارے ساتھ سوار ہوجا

وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٢﴾ قَالَ سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ

اور نہ ہو | کافروں کے ساتھ | وہ بولا | میں تو پناہ لوں گا | کسی پہاڑ پر | وہ بچالے گا مجھے

اور کافروں میں شامل نہ ہو۔ اُس نے کہا کہ میں جلد ہی کسی پہاڑ کی پناہ لے لوں گا جو مجھے پانی سے

مِنَ الْمَآءِ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ

(طوفان کے) پانی سے | آپ نے کہا | کوئی بچانے والا نہیں | آج | اللہ کے حکم سے | مگر وہ جس پر | وہ رحم کرے

بچا لے گا (نوحؑ نے) فرمایا آج اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں مگر جس پر وہ مہربان ہو

وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿٤٣﴾ وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ

اور حائل ہوئی | اُن کے درمیان | موج (لہر) | تو وہ ہوگیا | ڈوبنے والوں میں سے | اور حکم دیا گیا | کہ اے زمین!

اور اتنے میں دونوں کے درمیان ایک موج حائل ہوئی سو وہ بھی دوسروں کے ساتھ ڈوب گیا اور حکم دیا گیا کہ اے زمین

ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ

نگل لے | اپنا پانی | اور اے آسمان | تھم جا | اور خشک ہوگیا | پانی | اور تمام کردیا گیا | معاملہ

اپنا پانی نگل جا اور اے آسمان! تھم جا اور پانی اُتر گیا اور کام تمام کردیا گیا

وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾

اور جا ٹھہری (کشتی) | جودی پہاڑ پر | اور | حکم ہوا | دُوری ہو (رحمت سے) | ظالم لوگوں کو

اور کشتی جودی پہاڑ پر جا ٹھہری اور کہہ دیا گیا کہ ظالم قوم کے لئے ہلاکت ہے۔

وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ

اور پکارا | نوحؑ نے | اپنے رب کو | پس کہنے لگا | اے میرے رب! | بلاشک | میرا بیٹا | میرے گھروالوں میں سے ہے

اور نوحؑ نے اپنے رب کو پکارا اور کہا کہ اے میرے رب! بیشک میرا بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے

وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٤٥﴾ قَالَ يٰنُوْحُ

اور بیشک تیرا وعدہ | (بالکل) سچا ہے | اور تو | سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے | کہا (اللہ نے) اے نوحؑ!

اور بیشک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو حاکموں میں سب سے بڑا حاکم ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے نوحؑ

اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا

بیشک وہ | تیرے گھر والوں میں سے نہیں | بیشک اس کے عمل نیک نہیں | پس نہ سوال کر مجھ سے | اس بات کا

بیشک وہ تیرے اہل میں سے نہ تھا اُس کے عمل اچھے نہ تھے پس تم مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال نہ کرو

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴۱) اور آپ نے سب کو حکم دیا کہ کشتی چلنے اور کھڑے ہونے کے وقت اللہ کا نام لے کر اس میں سوار ہو جاؤ۔ بیشک میرا رب بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۴۲) اور جب سب سوار ہو گئے اور کشتی انہیں طوفان کی بڑی بڑی پہاڑ جیسی لہروں میں لیکر چلی جا رہی تھی کہ حضرت نوحؑ نے اپنے بیٹے کنعان کو جو کافر تھا آواز دی کہ بیٹا ایمان لا کر ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں میں نہ رہ۔

(۴۳) اس نے کہا میں کسی پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا وہ مجھے طوفان میں غرق ہونے سے بچا لے گا۔ حضرت نوحؑ نے کہا آج اللہ کے غضب سے کوئی بچانے والا نہیں ہاں! جس پر اللہ رحم کرے وہی بچ سکتا ہے چنانچہ ایک لہر باپ اور بیٹے کے درمیان آ گئی اور وہ طوفان میں غرق ہو گیا۔

(۴۴) اور جب سب کفار غرق ہو چکے تو زمین کو حکم ہوا کہ پانی جذب کر لے اور آسمان کو حکم ہوا کہ برسنا بند کر دے اور پانی اتر گیا اور کشتی موصل شہر کے قریب **جودی** پہاڑ پر جا ٹھہری اور حق کی تکذیب سے اپنے اوپر ظلم کرنے والوں کے لئے رحمتِ الٰہی سے دوری کی دعا کی گئی۔

(۴۵) اور حضرت نوحؑ نے درگاہ رب العزت میں عرض کی کہ بار الٰہا! میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے اور تیرا وعدہ تھا کہ تیرے اہل کو بچاؤں گا اور تیرا وعدہ بالکل سچا ہے اور تو سب سے بہتر انصاف سے فیصلہ کرنے والا ہے۔

انوارِ لغات

اِرْکَبْ: تو سوار ہو جا، رُکُوْبٌ سے امر کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اِرْکَبُوْا: تم سوار ہو جاؤ کشتی پر سوار ہونا مراد ہے۔ اٰوِیْ: میں جا ٹھیروں گا، فروکش ہو جاؤں گا، اُوِیٌّ سے معنی اترنے اور فروکش ہونے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ رَحِمَ: اس نے رحم کیا، اس نے مہربانی کی رَحْمٌ اور رَحْمَۃٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اِبْلَعِیْ: تو نگل جا (فتح) بَلْعٌ سے معنی نگلنے کے ہیں امر کا صیغہ (واحد مونث حاضر)۔ اَقْلِعِیْ: تو تھم جا، اِقْلَاءٌ سے معنی تھم جانے اور رک جانے کے ہیں، امر کا صیغہ (واحد مونث حاضر)۔ اِسْتَوَتْ: وہ ٹھہر گئی اِسْتِوَاءٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔

مَعْزِلٌ: الگ جگہ، مکان، اسم ظرف۔

لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنِّىْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝٤٦ قَالَ
جس کا تجھے علم نہیں | بیشک میں نصیحت کرتا ہوں تجھے | کہ (نہ) ہوتو | جاہلوں میں سے | اُس نے
جس کا تمہیں علم نہیں میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تو نادانوں میں سے (نہ) ہوجائے اُس نے

رَبِّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ
اے میرے ربّ! | بیشک میں | تیری پناہ مانگتا ہوں | (اس سے) کہ میں سوال کروں تجھ سے | اس بات کا | کہ نہیں ہے مجھے جس کا
اے میرے ربّ! میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں کہ میں تجھ سے ایسی بات کا سوال کروں جس کا مجھے علم نہ ہو

عِلْمٌ ۭ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٤٧
علم | اور اگر تو مجھے معاف نہ کرے | اور تو مجھ پر رحم نہ کرے | (تو) میں ہوں گا | نقصان اُٹھانے والوں میں سے
اور اگر تو مجھے معاف نہ کرے اور مجھ پر رحم نہ کرے تو میں نقصان پانے والوں میں سے ہو جاؤں گا

قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓي اُمَمٍ
حکم ہوا اے نوحؑ! | اُتر جاؤ | سلامتی کے ساتھ | ہماری طرف سے | اور برکتوں کے ساتھ | تجھ پر | اور ان جماعتوں پر
کہا گیا اے نوحؑ! (اب) اُتر جاؤ ہماری طرف سے تم پر اور اُن جماعتوں پر جو تیرے ساتھ ہیں

مِّمَّنْ مَّعَكَ ۭ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا
ان لوگوں سے | جو تیرے ساتھ ہیں | اور کچھ اُمتیں | جن کو ہم جلد فائدہ دیں گے | پھر انہیں پہنچے گا | ہماری طرف سے
سلامتی اور برکت ہو اور بعض اُمتیں ایسی ہوں گی جن کو ہم دنیاوی فائدہ دیں گے' پھر ان کو ہماری طرف سے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٤٨ تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ
عذاب دردناک | یہ (سب) | خبریں ہیں | غیب کی | جو ہم وحی کر رہے ہیں | آپ کی طرف
دردناک عذاب پہنچے گا یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم آپؐ کی طرف وحی کرتے ہیں

مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ڔ فَاصْبِرْ ڔ اِنَّ الْعَاقِبَةَ
نہ آپ ہی انہیں جانتے تھے | اور نہ آپ کی قوم | اس سے پہلے | پس صبر کیجئے | بلاشک اچھا انجام تو
اس سے پہلے نہ آپؐ اُن کو جانتے تھے اور نہ آپؐ کی قوم۔ پس صبر کرو بیشک اچھا انجام

لِلْمُتَّقِيْنَ ۝٤٩ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ
پرہیزگاروں ہی کا ہے | اور قوم عاد کی طرف (ہم نے بھیجا) | اُن کا بھائی | ہود | اُس نے کہا | اے میری قوم!
پرہیزگاروں ہی کا ہے۔ اور قوم عاد کی طرف اُن کے بھائی ہودؑ (کو بھیجا) اس نے کہا کہ اے میری قوم!

اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا
عبادت کرو اللہ (ہی) کی | (کہ) نہیں ہے تمہارے لئے | کوئی اور معبود | سوائے اُس کے | نہیں تم | مگر صرف
تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تم تو صرف

مُفْتَرُوْنَ ۝٥٠ يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۭ اِنْ اَجْرِيَ
جھوٹ گھڑنے والے | اے میری قوم! | میں نہیں مانگتا تم سے | اُس پر | (کوئی) اجر | نہیں | میرا اجر
جھوٹ گھڑتے ہو۔ اے میری قوم! اس (تبلیغ) پر میں تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا میرا صلہ صرف

آیت نمبر

(۴۶) حکم ہوا کہ وہ تیرے اہل میں سے نہیں۔ کیونکہ اس کے عمل اچھے نہیں۔ پس ایسی بات کی درخواست نہ کر جس کو تُو نہیں جانتا ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ جاہل نہ بنو۔

(۴۷) تب حضرت نوحؑ نے عرض کی کہ بار خدایا! میں آئندہ ایسا سوال کرنے سے جس کا مجھے علم نہیں تیری پناہ مانگتا ہوں اور اگر تو مجھے معاف نہ کرے گا اور مجھ پر رحم نہ کرے گا تو میں سخت نقصان اٹھانے والوں میں ہوں گا۔

(۴۸) اور جب طوفان ختم ہو گیا اور کشتی جودی پر جا لگی تو نوحؑ کو حکم ہوا کہ کشتی سے نیچے اترو، سلامتی اور برکتوں کے ساتھ، جو تمہارے اور ان تمام جماعتوں کے شامل حال رہیں گی جو آئندہ ان لوگوں کی نسل سے پیدا ہوں گی جو اس وقت تمہارے ساتھ کشتی میں سوار ہیں اور ان کی نسل سے کچھ اور امتیں بھی پیدا ہوں گی جنہیں ہم دنیا میں زندگی کا سامان دیں گے اور پھر ان کے کفر کی وجہ سے قیامت میں انہیں دردناک عذاب ہو گا۔

(۴۹) اے رسولؐ! یہ سب واقعات جو اوپر مذکور ہوئے غیب کی خبریں ہیں جو ہم وحی کے ذریعے آپؐ کی طرف نازل کر رہے ہیں اس سے پہلے نہ آپؐ انہیں جانتے تھے اور نہ آپؐ کی قوم ہی۔ بس آپؐ ان مکہ والوں کی تکلیف پہنچانے پر صبر کیجئے اور یقین جانئے کہ نیک انجام پرہیزگاروں ہی کے لئے ہے۔

(۵۰) اسی طرح قوم عاد کی طرف ان کی نسل میں سے حضرت ہودؑ کو پیغمبر بنا کر بھیجا اس نے جا کر ان سے کہا کہ صرف اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں۔ غیر اللہ کو جو تم نے معبود ٹھہرا رکھا ہے یہ تمہاری محض افترا پردازی ہے۔

لغات: اَسْئَلُکَ: میں تجھ سے پوچھوں، دریافت کروں اَسْئَلُ سُوَالٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ نُمَتِّعُهُمْ: تَمَتِیْعٌ مصدر ہم ان کو فائدہ پہنچاتے ہیں (دنیوی زندگی میں) مضارع (جمع متکلم)۔

اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۵۱ وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ

مگر اس ذات پر جس نے | مجھے پیدا کیا | پس کیا تم عقل نہیں رکھتے | اور اے میری قوم! | تم معافی مانگو | اپنے رب سے

اسی ذات پر ہے جس نے مجھے پیدا کیا پھر کیا تم سمجھتے نہیں۔ اور اے میری قوم! اپنے رب سے بخشش مانگو

ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاۗءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً

پھر معافی مانگو | اسی سے | وہ بھیجے گا | آسمان (سے) | تم پر | زور کی بارش | اور اضافہ کرے گا | طاقت کا

پھر اُسکے آگے توبہ کرو وہ تم پر آسمان سے خوب بارش برسائے گا اور تمہاری موجودہ قوت میں مزید اضافہ کرے گا

اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ۝۵۲ قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا

تمہاری موجودہ طاقت میں | اور نہ | منہ موڑو | مجرم بن کر | وہ بولے | اے ہوڈ! | تو نہیں لایا ہمارے پاس

اور مجرم ہوکر منہ نہ موڑو۔ اُنہوں نے کہا اے ہوڈ! تم ہمارے پاس

بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ

کوئی (واضح) دلیل | اور ہم نہیں چھوڑنے والے | اپنے معبودوں کو | تیرے کہنے سے | اور نہیں | ہم تجھ پر

کوئی واضح دلیل تو لائے نہیں اور تمہارے کہنے پر نہ ہم اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے ہیں اور نہ ہم تم پر

بِمُؤْمِنِيْنَ ۝۵۳ اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْۗءٍ ۭ

ایمان لانے والے | نہیں ہم کہتے | مگر (یہ کہ) پہنچائی ہے تجھے | ہمارے کسی معبود نے | تکلیف (جنون وغیرہ)

ایمان لانے والے ہیں۔ ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ ہمارے معبودوں میں سے کسی نے تمہیں مصیبت میں مبتلا کیا ہے

قَالَ اِنِّىْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝۵۴

وہ بولا | بیشک میں گواہ بناتا ہوں | اللہ کو | اور تم بھی گواہ رہو | کہ میں | بیزار ہوں | اس سے جو | تم (اللہ کے) شریک ٹھہراتے ہو

ہوڈ نے کہا کہ بیشک میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو میں اُن سے بیزار ہوں جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو

مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ۝۵۵ اِنِّىْ تَوَكَّلْتُ

اس کے سوا | پس تدبیر کرلو میرے خلاف | تم سب | پھر | مجھے مہلت نہ دو | میں نے تو | بھروسہ کیا

سو اس (اللہ) کے علاوہ تم سب مل کر میرے بارے میں ہر داؤ آزمالو پھر مجھے مہلت بھی نہ دو، میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا

عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ۭ مَا مِنْ دَاۗبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ

اللہ پر | جو میرا رب ہے | اور تمہارا (بھی) رب ہے | نہیں کوئی (جاندار زمین پر) چلنے والا | مگر وہ | پکڑے ہوئے ہے

جو میرا رب ہے اور تمہارا رب ہے جتنے جاندار ہیں سب ہی کی چوٹی (پیشانی کے بال) اس کے

بِنَاصِيَتِهَا ۭ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۵۶ فَاِنْ تَوَلَّوْا

پیشانی اس کی | بیشک | میرا رب | سیدھے راستہ پر ہے | پس اگر تم منہ موڑو

قبضۂ قدرت میں ہیں بیشک میرا رب (حق و انصاف کے) سیدھے راستے پر ہے۔ اور اگر تم منہ موڑے رہے

فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ۭ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ

تو میں پہنچا چکا تمہیں | جو (دین دے کر) میں بھیجا گیا ہوں | تمہاری طرف | اور تمہارا جانشین بنائے گا | میرا رب

تو میں نے یقیناً ہر وہ پیغام تم تک پہنچا دیا ہے جس کو دے کر مجھے تمہاری طرف بھیجا گیا تھا اور میرا رب

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۵۱) اے میری قوم! میں دین حق کی تبلیغ پر تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا کہ تم اتنی بے اعتباری برتتے ہو میرا اجر تو اللہ کے پاس ہے جس نے مجھے پیدا کیا پس کیا تمہیں اتنی بھی عقل نہیں۔

(۵۲) اے میری قوم! تم اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور توبہ کرو اس کی جناب میں وہ تم پر زوردار بارش برسائے گا اور مال و اولاد میں برکت دے گا۔ اور اپنے جرموں پر ضد کرتے ہوئے اللہ پر ایمان لانے سے انکار نہ کرو۔

(۵۳) وہ بولے اے ہودؑ! تو ہمارے پاس اپنی نبوت کی کوئی واضح دلیل تو لایا نہیں۔ اس لئے صرف تیرے کہنے سے تو ہم اپنے معبودوں کو چھوڑ نہیں سکتے اور نہ ہم تجھ پر ایمان لانے والے ہیں۔

(۵۴) اور ہم تو یہی کہتے ہیں کہ ہمارے معبودوں میں سے کسی نے تجھے پاگل اور دیوانہ بنا دیا ہے وہ بولا میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ میں بالکل بیزار ہوں اس سے جو تم اللہ کے سوا اس کے شریک ٹھہراتے ہو۔

(۵۵) پس تم مجھے نقصان پہنچانے کی جو تدبیر کرنی چاہو کر لو اور مجھے ذرا بھی مہلت نہ دو۔

(۵٦) میں تو اللہ ہی پر بھروسہ رکھتا ہوں جو میرا اور تمہارا رب ہے جو بھی زمین پر چلنے والا جاندار ہے۔ سب اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ بیشک میرا رب عدل و انصاف کی راہ پر ہے کہ بے خطا کسی کو نہیں پکڑتا۔

حل لغات:

تَوَلَّوْا: تم پھر دگے تَوَلّیٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ اِعْتَرٰكَ: تجھ کو آسیب پہنچایا اِعْتَرَ اِعْتِرَاءٌ سے معنی کسی چیز کی طرف قصد کرنے کے ہیں اور اس پر چھا جانے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔
نَاصِیَتِهَا: اس کی پیشانی کے بال، مراد پورا قبضہ کر لینا، اقتدار کامل، اسم۔

قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّونَهُ شَيْئًا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

ایک (اور) قوم کو | تمہارے علاوہ | اور تم نقصان نہ پہنچا سکو گے اُس کو | کچھ بھی | بیشک | میرا ربّ | ہر چیز پر

تمہاری جگہ دوسری قوم کو جانشین مقرر کردے گا اور تم اس کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکو گے بیشک میرا رب ہر چیز پر

حَفِيظٌ ﴿٥٧﴾ وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا وَالَّذِينَ آمَنُوا

نگران ہے | اور جب آ گیا | ہمارا حکم | ہم نے نجات دی | ہودؑ (کو) | اور ان لوگوں کو | جو ایمان لائے تھے

نگہبان ہے اور جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت کے ساتھ ہودؑ کو اور ان کے ساتھ جو اہل ایمان تھے

مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَنَجَّيْنَاهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٥٨﴾ وَتِلْكَ

اس کے ساتھ | اپنی رحمت سے | اور ہم نے نجات دی انہیں | سخت عذاب سے | اور یہ ہے

ان کو نجات دی۔ اور انہیں سخت عذاب سے بچا لیا۔ اور

عَادٌ ۖ جَحَدُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوا

(قوم) عاد | جنہوں نے انکار کیا تھا | اپنے ربّ کی آیتوں کا | اور نافرمانی کی تھی | اُس کے رسولوں کی | اور پیروی کی تھی

قوم عاد تھی انہوں نے اپنے ربّ کی نشانیوں سے انکار کیا اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی

أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ﴿٥٩﴾ وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً

حکم کی | ہر جابر سرکش کے | اور پیچھے لگا دی اُن کے | اس | دنیا میں (بھی) | لعنت

اور ہر مغرور سرکش کے کہنے پر چلتے رہے اور اس دنیا میں بھی ان کے پیچھے لعنت لگا دی گئی

وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا إِنَّ عَادًا كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ

اور | قیامت کے دن (بھی) | یاد رکھو | بیشک | قوم عاد نے | انکار کیا | اپنے ربّ کا | سنو! | پھٹکار (لعنت) ہے عاد کے لئے

اور قیامت کے دن بھی لگا دی جائے گی یاد رکھو کہ قوم عاد نے اپنے ربّ کا حکم ماننے سے انکار کیا تھا یاد رکھو کہ عاد کے لئے جو ہودؑ کی قوم تھی

قَوْمِ هُودٍ ﴿٦٠﴾ وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ

(جو) ہودؑ کی قوم (ہے) | اور (قوم) ثمود کی طرف | (ہم نے بھیجا) اُن کے بھائی صالحؑ کو | اُس نے کہا | اے میری قوم!

اللہ سے دوری ہے اور قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو بھیجا اُس نے کہا کہ اے میری قوم!

اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ هُوَ أَنشَأَكُم

عبادت کرو | اللہ (ہی) کی | کہ نہیں تمہارے لئے | کوئی اور معبود | سوائے اُس کے | اسی نے پیدا کیا تمہیں

اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، اسی نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہے

مِّنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ

زمین سے | اور آباد کیا تمہیں | اس میں | پس مغفرت مانگو اس سے | پھر توبہ کرو | اُس کی طرف

اور تمہیں اس میں بسایا پس تم اُس سے بخشش طلب کرو پھر اُس کی طرف

إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ﴿٦١﴾ قَالُوا يَا صَالِحُ قَدْ كُنتَ فِينَا

بیشک میرا ربّ | قریب ہے | قبول کرنے والا ہے | وہ بولے | اے صالحؑ! | تُو تھا | ہمارے درمیان

رجوع کرو بیشک میرا ربّ قریب بھی ہے اور (دعائیں) قبول کرنے والا بھی۔ انہوں نے کہا کہ اے صالحؑ! ہمیں اس سے پہلے

آیت نمبر

(۵۷) پس اگر تم دین حق سے انکار کرو تو اس کے تم خود ذمہ دار ہو۔ میں تو اللہ کی طرف سے جو دین حق دے کر تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں وہ تمہیں پہنچا چکا اور تم نہ مانو گے تو میرا رب تمہاری جگہ کوئی اور قوم پیدا کر دے گا اور تم اس کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکو گے بیشک میرا رب ہر چیز کے حال کا نگراں ہے۔

(۵۸) اور جب قوم عاد کی تباہی کے لئے ہمارا حکم آ گیا تو ہم نے اپنے فضل سے ہوڈ اور اس کے ساتھ ایمان لانے والوں کو اس تباہی سے اور آخرت کے سخت عذاب سے نجات دی۔

(۵۹) یہ ویران بستیاں جو تم دیکھتے ہو قوم عاد کی ہیں۔ جنہوں نے ان معجزات کا انکار کیا تھا جو ان کی ہدایت کے لئے ہوڈ پر ظاہر ہوئے تھے اور ہوڈ کی نافرمانی سے گویا سب رسولوں کی نافرمانی کی تھی اور ان سرکش کفار کے سرداروں کے کہنے پر چلے تھے جو انہیں زبردستی دین حق کے ماننے سے روکتے تھے۔

(۶۰) اور اس انکار اور حق کو جھٹلانے کی وجہ سے ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت ڈال دی گئی اس میں کوئی شک نہیں کہ قوم عاد نے اپنے رب کی نعمتوں کا انکار کیا اور اللہ کی رحمت سے دور کئے گئے۔

(۶۱) اور قوم عاد کے بعد ثمود کی طرف انہی میں سے حضرت صالحؑ کو ہم نے نبی بنا کر بھیجا۔ اس نے بھی انہیں یہی تبلیغ کی کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو جس کے سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں اسی نے تمہارے جد اول آدمؑ کو زمین کی مٹی سے اور تمہیں اس کی نسل سے پیدا کر کے زمین میں آباد کیا۔ پس اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور اپنے شرک و کفر سے اللہ کی جناب میں توبہ کرو۔ بلاشک میرا رب ہر ایک کے قریب ہے اور دعا کرنے والے کی دعا کو سنتا اور قبول کرتا ہے۔

الفاظ: تَضُرُّوْنَهٗ: تم اس کو ضرر پہنچاؤ گے، تم اس کا بگاڑ سکو گے، تَضُرُّوْنَ اَضَرُّ سے معنی نقصان دینے اور ضرر پہنچانے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ اُتْبِعُوْا: ان کے پیچھے لگا دیا گیا، اِتْبَاعٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ اِسْتَعْمَرَکُمْ: اس نے تم کو آباد کیا، اِسْتَعْمَرَ اِسْتِعْمَارٌ سے معنی آباد کرنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اِسْتَغْفِرُوْهُ: اس سے گناہ بخشواؤ، اس سے مغفرت طلب کرو، اِسْتَغْفِرُوْا امر کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا

اُمیدوں کا سہارا | اس سے پہلے | کیا تو ہمیں روکتا ہے | کہ ہم عبادت کریں ان کی | جنہیں پوجتے تھے | ہمارے باپ دادا

تجھ سے بڑی امیدیں تھیں کیا تو ہمیں ان کی عبادت سے روکتا ہے جن کی عبادت ہمارے بزرگ کرتے آئے ہیں

وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿٦٢﴾ قَالَ

اور بیشک ہم | شک میں ہیں | اس (دین) سے | جس کی طرف تو بلاتا ہے | بڑے شک میں | اس نے کہا

اور جس بات کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے اس میں ہمیں قوی شبہ ہے اس نے کہا کہ

يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَ اٰتٰىنِيْ

اے میری قوم! | کیا دیکھتے ہو تم | اگر میں ہوں | ایک واضح دلیل پر | اپنے ربّ کی طرف سے | اور | اس نے مجھے دی ہو

اے میری قوم! بھلا دیکھو تو اگر میں اپنے ربّ کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنی

مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ

اپنی طرف سے | رحمت (نبوت) | تو کون | میری مدد کریگا (بچائے گا) | اللہ سے | اگر | میں اس کی نافرمانی کروں

طرف سے رحمت دی ہو تو پھر اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں تو مجھے اس سے کون بچائے گا

فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿٦٣﴾ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ

سو نہیں | بڑھاتے تم میرے لئے | سوائے نقصان کے | اور اے میری قوم! | یہ | اونٹنی ہے | اللہ کی | تمہارے لئے

سو تم تو میرا نقصان ہی کر رہے ہو اور اے میری قوم! یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی ہے جو تمہارے لئے (ایک طرح کی)

اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ

ایک نشانی | پس اسے چھوڑ دو | کہ چرے | زمین میں | اللہ کی | اور | نہ پہنچاؤ اسے | (کوئی) تکلیف

نشانی ہے پس تم اسے چھوڑ دو کہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں چرتی پھرے اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ

فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿٦٤﴾ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا

ورنہ پکڑ لے گا تمہیں | عذاب | قریب (بہت جلد) | پھر انہوں نے کاٹ ڈالا اسے | تو فرمایا | نفع اٹھاؤ (زندگی سے)

ورنہ تمہیں بہت جلد عذاب پکڑ لے گا۔ اس پر بھی انہوں نے اونٹنی کو مار ڈالا تو صالح نے فرمایا کہ تم

فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿٦٥﴾ فَلَمَّا

اپنے گھروں میں | تین دن | یہ | وعدہ ہے | (جو) نہیں | جھوٹا ہونے والا | پس جب

اپنے گھروں میں تین دن تک عیش کر لو (یاد رکھو کہ) یہ وعدہ ہے جس میں بالکل جھوٹ نہیں۔ پھر جب

جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا

آ گیا | ہمارا حکم | ہم نے نجات دی | صالح کو | اور ان لوگوں کو جو | ایمان لائے | اس کے ساتھ | رحمت سے | اپنی

ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے صالح کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی رحمت سے نجات دی

وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِىٕذٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿٦٦﴾ وَاَخَذَ

اور رسوائی سے | اس دن کی | بیشک | آپ کا ربّ | وہی ہے | طاقتور | زبردست | اور آ پکڑا

اور اس دن کی رسوائی سے (بچا لیا) بیشک تمہارا ربّ ہی طاقتور اور غالب ہے اور

آیت نمبر

(۶۲) وہ بولے صالح! تُو تو دعویٰ نبوت سے پہلے ہماری سب امیدوں کا سہارا تھا اور تم سے ہمیں بڑی توقعات تھیں کیا تو ہی ہمیں ان معبودوں کی عبادت سے روکنے لگا جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں اور جس بے چینی پیدا کرنے والے دین (توحید الٰہی) کی طرف تو ہمیں دعوت دیتا ہے ہمیں تو اس کے حق ہونے میں بہت شک ہے۔

(۶۳) حضرت صالحؑ نے کہا اے میری قوم! بھلا خیال تو کرو کہ اگر میرے دعویٰ نبوت پر اللہ کی طرف سے واضح دلیل بھی میرے پاس موجود ہو اور اس نے مجھے نبوت بھی بخشی ہو تو اگر میں اس کے حکم کی تبلیغ سے نافرمانی کروں تو اس کے عذاب سے مجھے کون چھڑائے گا۔ سو تبلیغ کو چھوڑنے کا مشورہ دے کر مجھے نقصان ہی پہنچا رہے ہو۔

(۶۴) قوم کے مطالبہ پر صالحؑ کی دعا سے جب پتھر میں سے معجزانہ طور پر اونٹنی پیدا ہوگئی تو آپؑ نے ان سے کہا یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی اونٹنی تمہارے لئے میری نبوت کا نشان ہے تم اسے اللہ کی زمین میں پھرنے دو اور اسے کوئی تکلیف نہ دو ورنہ فوراً تم پر عذاب آ جائے گا۔

(۶۵) پھر انہوں نے اونٹنی کو زخمی کر دیا تو حضرت صالحؑ نے بامر الٰہی فرمایا کہ بس اب تم اپنے گھروں میں تین روز تک مزے کرو پھر تم پر اللہ کا عذاب آ جائے گا یہ وعدہ جھوٹا ہونے والا نہیں۔

(۶۶) پس ان کی ہلاکت کے لئے جب ہمارا حکم آ گیا تو ہم نے صالحؑ اور اس کے ساتھ ایمان لانے والوں کو اس عذاب سے محض اپنے فضل سے نجات دی اور قیامت کے دن کی رسوائی سے بھی۔ اے رسول! بیشک آپؐ کا پروردگار ہی طاقتور اور زبردست ہے۔

لغات: مَرْجُوًّا: امیدگاہ، جس سے آس لگی ہو رَجَاءٌ مصدر اسم مفعول (واحد مذکر)۔ تَخْسِیْرٍ: زیاں کاری، نقصان دینا، ہلاک کرنا (مصدر)۔

الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٦٧﴾

اُن ظالموں کو | ایک (غیبی) چیخ نے | پس وہ صبح کو تھے | اپنے گھروں میں | مُردہ پڑے ہوئے

ان ظالموں کو ایک زور کی آواز نے آ پکڑا پس انہوں نے صبح کی (صبح کے وقت) اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے

كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۗ أَلَا إِنَّ ثَمُودَا كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۗ أَلَا

گویا کہ | وہ کبھی آباد ہی نہ ہوئے تھے | یہاں | یادرکھو | بیشک (قوم) ثمود نے | انکار کیا | اپنے رب کا | سنو!

گویا وہ کبھی یہاں بسے ہی نہ تھے یاد رکھو کہ قومِ ثمود نے اپنے ربّ کا انکار کیا تھا یاد رکھو

بُعْدًا لِّثَمُودَ ﴿٦٨﴾ وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ

پھٹکار (لعنت) ہے | ثمود پر | اور بیشک | آئے تھے | ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) | ابراہیم کے پاس

کہ قوم ثمود کے لئے (اللہ سے) دوری ہے اور بلاشبہ ہمارے فرشتے ابراہیمؑ کے پاس خوشخبری

بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ ۖ فَمَا لَبِثَ أَن جَاءَ بِعِجْلٍ

خوشخبری لے کر | وہ بولے سلام | اُس نے کہا | سلام | پھر اس نے دیر نہ کی | کہ لے آیا | بچھڑا

لے کر آئے کہا سلام ہو ابراہیمؑ نے بھی جواب میں سلام کیا اور فوراً ایک بھُنا ہوا بچھڑا لے آئے

حَنِيذٍ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا رَأَىٰ أَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ

بھُنا ہوا | پھر جب اس نے دیکھا | اُن کے ہاتھ | نہیں پہنچتے ہیں | اس تک | اجنبی سمجھا ان کو | اور | محسوس کیا (دل میں)

پھر جب اس نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ اس کی طرف نہیں جاتے تو ان کو اجنبی جانا اور دل ہی دل میں

مِنْهُمْ خِيفَةً ۚ قَالُوا لَا تَخَفْ إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمِ لُوطٍ ﴿٧٠﴾

اُن سے | خوف | وہ بولے | نہ ڈر | بیشک ہم بھیجے گئے ہیں | قوم لوط کی طرف

اُن سے ڈرنے لگے۔ فرشتوں نے کہا' آپ ڈریں نہیں ہمیں قوم لوطؑ کی طرف بھیجا گیا ہے

وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ وَمِن وَرَاءِ

اور ان کی بیوی | کھڑی تھیں | پس وہ ہنس پڑیں | تو خوشخبری دی ہم نے اُسے | اسحاقؑ کی | اور بعد

اور ابراہیمؑ کی بیوی کھڑی (سن رہی) تھیں تو ہنس پڑیں' سو ہم نے ان کو (مکرر) اسحاق کی خوشخبری دی اور اسحاق کے بعد

إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ ﴿٧١﴾ قَالَتْ يَا وَيْلَتَىٰ أَأَلِدُ وَأَنَا عَجُوزٌ

اسحاقؑ کے | یعقوب کی | وہ بولیں | ہائے میری کم بختی | کیا میرا بچہ ہوگا | حالانکہ میں | بڑھیا ہوں

یعقوب کی۔ وہ کہنے لگیں ہائے' کیا میری اولاد ہوگی حالانکہ میں تو بڑھیا ہوں

وَهَٰذَا بَعْلِي شَيْخًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوا أَتَعْجَبِينَ

اور یہ میرا خاوند (بھی) | بوڑھا ہے | بیشک | یہ (تو) | عجیب بات ہے | وہ کہنے لگے | کیا تو تعجب کرتی ہے

اور یہ میرا خاوند بھی بوڑھا ہے' یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے۔ وہ بولے کیا تُو اللہ تعالیٰ کی قدرت پر تعجب کرتی ہے

مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۖ رَحْمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ

اللہ کے حکم سے | اللہ کی رحمت | اور اس کی برکتیں ہوں | تم پر | اے گھر والو

اے اہل بیت! تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہیں

آیت نمبر

(٦٧) اور ایک خوفناک غیبی چیخ کی صورت میں ان پر عذاب الٰہی نازل ہوا کہ جس سے ان کے جگر پھٹ گئے اور وہ ہلاک ہو گئے اور صبح کو گھروں میں مردہ پائے گئے۔

(٦٨) اور ایسے برباد ہوئے کہ گویا کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے، یاد رکھو! قوم ثمود نے اپنے رب کا انکار کیا اور اللہ کی رحمت سے دور ہو گئے۔

(٦٩) اور جب حضرت ابراہیمؑ کے پاس ہمارے فرشتے خوشخبری لے کر پہنچے تو انہیں سلام کیا تو آپؑ نے سلام کا جواب دیا اور گائے کے بچھڑے کا بھنا ہوا گوشت لا کر سامنے رکھ دیا۔

(٧٠) پھر جب حضرت ابراہیمؑ نے دیکھا کہ مہمان کھانے کی طرف ہاتھ نہیں بڑھاتے تو مشتبہ آدمی سمجھ کر دل میں ان سے خوف محسوس کرنے لگے۔ تب وہ مہمان بولے آپ خوف نہ کیجئے ہم تو اللہ کے فرشتے ہیں اور قوم لوط کی ہلاکت کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

(٧١) اور اس وقت حضرت ابراہیمؑ کی بیوی **سارہ** ایک طرف کھڑی باتیں سن رہی تھیں وہ خوف دور ہو جانے پر خوشی سے ہنس پڑیں تو فرشتوں نے ہماری طرف سے انہیں حضرت اسحاقؑ اور اسحاقؑ کے بعد اس کے بیٹے حضرت یعقوبؑ (یعنی نواسے) کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی۔

(٧٢) وہ حیران ہو کر بولیں کیا میرے ہاں اولاد ہوگی؟ اور میں تو ٩٠ سال کی بڑھیا ہوں اور یہ میرے شوہر (حضرت ابراہیمؑ) سو (١٠٠) سال کے بوڑھے ہیں۔ بلاشک تمہاری یہ بات بڑی حیرانگی کی ہے۔

افعال: تَصِلُ: وہ پہنچتی ہے، پہنچتے ہیں وَصُوْلٌ سے معنی پہنچنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔

اسماء: صَیْحَۃٌ: چیخ، کڑک، ہولناک آواز، چنگھاڑ یہ صَاحَ یَصِیْحُ کا مصدر ہے۔

حَنِیْذٌ: بریاں، تلا ہوا، بھونا ہوا، حَنْذٌ سے۔

إِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ﴿۷۳﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرٰهِيمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ
بیشک وہ حمد کے لائق | بزرگی والا ہے | پس جب | دور ہوا | ابراہیمؑ سے | خوف | اور آ گئی اُس کے پاس
بیشک وہ خوبیوں والا بزرگی والا ہے۔ پھر جب ابراہیمؑ سے خوف جاتا رہا اور اُس کے پاس خوشخبری آ گئی

الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ ﴿۷۴﴾ إِنَّ إِبْرٰهِيمَ لَحَلِيمٌ
خوشخبری | تو ہم سے جھگڑنے لگا | قوم لوط کے بارے میں | بیشک | ابراہیمؑ | بڑا بُردبار
تو وہ قومِ لوطؑ کے بارے میں ہم سے جھگڑنے لگے بیشک ابراہیمؑ بڑے بُردبار

أَوَّاهٌ مُّنِيبٌ ﴿۷۵﴾ يٰٓإِبْرٰهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هٰذَآ
(خدا سے) ڈرنے والا | (اس کی طرف) رجوع کرنے والا تھا | اے ابراہیمؑ! | چھوڑ دے | یہ بات
نرم دل اور رجوع کرنے والے تھے۔ اے ابراہیمؑ اس بات کو جانے

إِنَّهُ قَدْ جَآءَ أَمْرُ رَبِّكَ وَإِنَّهُمْ اٰتِيهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ ﴿۷۶﴾
بیشک آ چکا ہے | تیرے رب کا حکم | اور بیشک اُن پر آ کے رہے گا | (وہ) عذاب | جو ٹلنے والا نہیں
بیشک تیرے ربّ کا حکم آ چکا ہے اور ان پر ضرور ایسا عذاب آ کر رہے گا جو کسی طرح ٹلنے والا نہیں

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيٓءَ بِهِمْ
اور جب آ گئے | ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) | لوطؑ کے پاس | (تو) وہ غمگین ہوا | اُن (کی وجہ) سے
اور جب ہمارے فرشتے لوطؑ کے پاس آئے تو وہ غمگین ہوا اور ان کی وجہ سے

وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ﴿۷۷﴾ وَجَآءَهُ
اور تنگ ہوا | اُن سے دل میں | اور کہنے لگا | (کہ) یہ (تو) | ایک دن ہے | مصیبت کا | اور آئے اُس کے پاس
تنگ دل ہوا اور کہنے لگا کہ یہ دن بڑا ہی سخت ہے۔ اور ان کی

قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّاٰتِ
اُس کی قوم (کے لوگ) | دوڑتے ہوئے | اس کی طرف | اور پہلے ہی سے | وہ کیا کرتے تھے | بُرے کام
قوم کے لوگ دوڑے دوڑے اس کے پاس آئے اور وہ پہلے سے ہی بُرے کام کرتے تھے

قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
(لوطؑ نے) کہا | اے میری قوم! | یہ | میری بیٹیاں ہیں | وہ | پاکیزہ ہیں | تمہارے لئے | پس ڈرو | اللہ سے
لوطؑ نے کہا لوگو! یہ میری بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لئے پاکیزہ ہیں (ان سے نکاح کرلو) اللہ تعالیٰ سے ڈرو

وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيدٌ ﴿۷۸﴾ قَالُوا
اور نہ رسوا کرو مجھے | میرے مہمانوں میں | کیا نہیں | تم میں | (کوئی) آدمی | نیک چلن | وہ کہنے لگے
اور مجھے میرے مہمانوں میں رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں ایک بھی معقول نہیں۔ انہوں نے کہا کہ

لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ
تُو تو جانتا ہے کہ | ہمارے لئے نہیں | تیری بیٹیوں میں | کوئی | حق (دلچسپی) | اور بیشک تُو | خوب جانتا ہے
تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری بیٹیوں کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں۔ اور تمہیں بھی معلوم ہے کہ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۷۳) فرشتے بولے اللہ کے حکم میں حیرانگی کس بات کی وہ جو چاہے کرسکتا ہے۔ اے خاندان نبوت! تم پر اللہ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔ اللہ بڑا حمد وثنا کے لائق اور اپنے فرمانبردار بندوں پر بڑا فضل وکرم کرنے والا ہے۔

(۷۴) پس جب حضرت ابراہیمؑ کے دل سے خوف جاتا رہا اور لڑکا پیدا ہونے کی بشارت مل گئی تو ہمارے ساتھ قوم لوط کے بارے میں بحث کرنے لگے۔ کہ ان سے عذاب ٹلنے کی کوئی صورت پیدا ہو جائے۔

(۷۵) بیشک حضرت ابراہیمؑ بڑے صابر مزاج نرم دل، خدا کی طرف رجوع کرنے والے تھے کہ قوم لوط کو مہلت دیئے جانے کی درخواست کرتے تھے۔

(۷۶) حکم ہوا کہ ابراہیمؑ! تم انہیں مہلت دیئے جانے کا یہ خیال چھوڑ دو۔ کیونکہ اللہ کی طرف سے ان کی ہلاکت کا حکم آچکا ہے اور ان پر وہ عذاب ضرور آکر رہے گا جو ٹلنے والا نہیں۔

(۷۷) اور جب حضرت ابراہیمؑ کے پاس سے اٹھ کر عذاب کے فرشتے حضرت لوطؑ کے پاس آگئے تو وہ ان کو خوبصورت لڑکوں کی شکل میں دیکھ کر اپنی قوم کی شرارت اور ان کی مدافعت سے اپنی عاجزی محسوس کرکے رنجیدہ اور غمگین ہوئے اور دل ہی دل میں کہنے لگے کہ یہ تو بڑی مصیبت کا دن ہے۔

(۷۸) حضرت لوطؑ کی بیوی نے جو نافرمان تھی۔ ان خوبصورت لڑکوں (فرشتوں) کو دیکھ کر فوراً قوم کی خبر کردی۔ وہ دوڑتے ہوئے لوطؑ کی طرف آئے اور پہلے ہی سے وہ برے کام کے عادی تھے ان کی شرارت محسوس کرکے حضرت لوطؑ نے ان سے کہا کہ میری (قوم کی) لڑکیوں سے نکاح کرلو وہ تمہارے لئے حلال اور پاکیزہ ہیں لیکن میرے مہمانوں سے تعرض کرکے میری رسوائی نہ کرو کیا تم میں ایک بھی بھلا آدمی نہیں؟

انعال: تُخْزُوْنِ: تم مجھے رسوا نہ کرو تُخْزُوْنَ اِخْزَاءٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

مَا نُرِيدُ ﴿٧٩﴾ قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي

جو ہم چاہتے ہیں | وہ بولا | کاش کہ (ہوتی) | میرے پاس | تم پر | کوئی طاقت | یا | میں پناہ لیتا

ہم کیا چاہتے ہیں۔ لوطؑ نے کہا اے کاش! میرے پاس مقابلہ کی طاقت ہوتی یا میں کسی زبردست سہارا

إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ ﴿٨٠﴾ قَالُوا يَا لُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ

کسی مضبوط سہارے کی | فرشتوں نے کہا | اے لوطؑ! | بیشک ہم | بھیجے ہوئے (فرشتے) ہیں | تیرے رب کے

آسرا پکڑ پاتا فرشتوں نے کہا، اے لوطؑ! بیشک ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں

لَن يَصِلُوا إِلَيْكَ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ

وہ ہرگز نہ پہنچیں گے | تم تک | پس لے کر نکل اپنے گھر والوں کو | رات کے کچھ حصہ میں | اور نہ | مڑ کر دیکھے

یہ لوگ ہرگز تم تک نہیں پہنچ سکیں گے پس تم رات کے کچھ حصہ میں اپنے گھر والوں کو لے کر چل دو اور تم میں سے

مِنكُمْ أَحَدٌ إِلَّا امْرَأَتَكَ ۖ إِنَّهُ مُصِيبُهَا مَا أَصَابَهُمْ ۚ

تم میں سے | کوئی | سوائے | تیری بیوی کے | بیشک وہ | اُسے پہنچ کر رہے گا | وہ (عذاب) جو پہنچنے والا ہے انہیں

سوائے تمہاری بیوی کے کوئی بھی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے، بات یہ ہے کہ جو عذاب اوروں پر نازل ہونے والا ہے وہی اس پر نازل ہوگا

إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ۚ أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ ﴿٨١﴾ فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا

بیشک اُن کے وعدہ کا وقت | صبح ہے | کیا نہیں ہے | صبح | قریب | پس جب آگیا | ہمارا حکم

بیشک ان کے وعدہ (عذاب) کا وقت صبح ہے۔ کیا صبح قریب نہیں؟ پھر جب ہمارا حکم آپہنچا

جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ

کر دیا ہم نے | اس (بستی) کے اوپر کے حصہ کو | نیچے کا حصہ | اور برسائے | اُس پر | پتھر | کنکر کے

تو ہم نے اس بستی کو (الٹ کر) اوپر تلے کر دیا اور اس پر لگاتار کنکر کے پتھر برسائے

مَّنضُودٍ ﴿٨٢﴾ مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ ۖ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ ﴿٨٣﴾

تہہ بہ تہہ (لگاتار) | نشاندار | تیرے رب کے ہاں سے | اور نہیں وہ (بستی) | ان ظالموں سے | کچھ دور

جن پر تمہارے رب کی طرف سے نشان لگے ہوئے تھے اور یہ جگہ ان ظالموں سے کچھ دور بھی نہیں

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ

اور (اہل) مدین کی طرف | (ہم نے بھیجا) اُن کا بھائی | شعیبؑ | اُس نے کہا | اے میری قوم! | عبادت کرو | اللہ کی

اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا اُس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو

مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ وَلَا تَنقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ ۚ إِنِّي

کہ نہیں تمہارے لئے | کوئی اور معبود | سوائے اُس کے | اور کمی نہ کرو | ناپ | اور تول میں | بیشک میں

اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اور ناپ اور تول میں کمی نہ کیا کرو بیشک میں

أَرَاكُم بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ ﴿٨٤﴾

دیکھتا ہوں تمہیں | خوشحال | اور | بیشک میں ڈرتا ہوں | تم پر | عذاب سے | گھیرنے والے دن کے

تمہیں خوشحال دیکھتا ہوں اور میں تمہارے حق میں اس دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو تم سب کو گھیر لے گا

آیت نمبر

(۷۹) وہ بولے تجھے تو معلوم ہی ہے کہ ہمیں تمہاری لڑکیوں سے کوئی واسطہ نہیں اور جو کچھ ہمارا ارادہ ہے اسے بھی تو خوب جانتا ہے۔

(۸۰) اس پر حضرت لوطؑ نے دل میں کہا اے کاش! مجھے تم شریروں کے مقابلہ کی طاقت ہوتی یا میں کسی مضبوط طاقتور قبیلے کی پناہ لیتا تو آج میں اپنے مہمانوں کو تمہاری شرارت سے بچا سکتا۔

(۸۱) فرشتوں نے حضرت لوطؑ کی گھبراہٹ دیکھ کر کہا۔ اے لوط! تم نہ گھبراؤ۔ ہم تو اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں وہ لوگ بری نیت سے تجھ تک پہنچ نہ سکیں گے انہیں اندر آنے دے ہم ان سے سمجھ لیں گے۔ چنانچہ آپؑ نے دروازہ کھول دیا اور وہ اندر آ گئے تو جبرئیلؑ نے اپنا پر مار کر انہیں اندھا کر دیا اور وہ ''بولے بھاگو یہاں تو جادوگر ہیں'' کہتے ہوئے باہر نکل گئے۔ اس کے بعد فرشتوں نے حضرت لوطؑ سے کہا کہ تم سب گھر والوں کو رات کے آخری اندھیرے حصے میں بستی سے نکال کر لے چلو اور کوئی تم میں سے پیچھے مڑ کر نہ دیکھے' سوائے تمہاری بیوی کے کہ اس کو بھی عذاب ہونے والا ہے اور عذاب کا وقت صبح مقرر ہے' اور وہ کچھ زیادہ دور نہیں۔

(۸۲) پس جب ان کی ہلاکت کے لئے ہمارا حکم آ پہنچا تو جبرئیل نے اس بستی کو الٹ کر اوپر کا حصہ نیچے کر دیا اور اوپر سے کنکر کی قسم کے لگاتار پتھروں کی بارش کی گئی۔

(۸۳) وہ پتھر خاص نشان دار تھے اور وہ لوگ ہلاک ہو گئے اور وہ بستی ان ظالم کفار مکہ سے کوئی دور نہیں' انہیں اس سے عبرت حاصل کرنی چاہئے اپنے اور رسول کی مخالفت سے باز آ جانا چاہئے۔

(۸۴) اور اہلِ مدین کی طرف ان کی قوم میں سے حضرت شعیبؑ کو نبی بنا کر بھیجا انہوں نے ان سے جا کر کہا کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو جس کے سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں اور آپس میں لین دین کرتے وقت ماپ تول میں کمی نہ کرو۔ کیونکہ اللہ نے تمہیں مال و دولت سب کچھ دے رکھا ہے ورنہ مجھے تم پر سرکشوں کو گھیر لینے والے ہولناک دن کے عذاب کے نازل ہونے کا اندیشہ ہے۔

افعال: یَصِلُوْا: وَصْلٌ مصدر وہ ہرگز نہیں پہنچیں گے مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔ اَسْرِ: تورات کو لے کر چل اِسْرَاءٌ سے معنی رات کو لے کر جانے اور سفر کرنے کے ہیں امر کا صیغہ (واحد مذکر ماضی)۔ اَمْطَرْنَا: ہم نے برسایا اِمْطَارٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔

اسماء: سَافِلَهَا: اس کے نیچے اس کے تلے سَافِلَ سُفُوْلٌ سے اسم فاعل کا صیغہ (واحد مذکر)۔ مُصِيْبُهَا: اس کو پالینے والا اس پر پہنچ جانے والا اسم فاعل (واحد مذکر)۔

وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا
اور اے میری قوم! | پورا کیا کرو | ناپ | اور تول | انصاف کے ساتھ | اور کم نہ دیا کرو
اے میری قوم! ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پورا پورا کیا کرو اور لوگوں کو

النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٨٥﴾ بَقِيَّتُ اللّٰهِ
لوگوں کو | اُن کی چیزیں | اور نہ پھرو | زمین میں | فساد کرتے ہوئے | باقی بچا ہوا | اللہ کا
ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو اللہ کا دیا جو کچھ (حلال مال) بچ رہے

خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿٨٦﴾
بہتر ہے تمہارے لئے | اگر | تم ہو ایمان والے | اور نہیں | میں | تم پر | (کوئی) محافظ
وہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم مومن ہو اور میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں۔

قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ
وہ بولے | اے شعیبؑ! | کیا تیری نماز | تجھے حکم دیتی ہے | (اس بات کا) کہ ہم چھوڑ دیں | اُن (بتوں) کو | جنہیں پوجتے آئے
انہوں نے کہا کہ اے شعیبؑ! کیا تمہاری نماز تجھے کہتی ہے کہ جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے، ہم اُن کو چھوڑ دیں

اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۭ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ
ہمارے باپ دادا | یا کہ | ہم نہ کریں اپنے مالوں میں | جو ہم چاہیں | بلاشبہ تو | تو بُردبار
یا جس طرح کا خرچ ہم اپنے مال و دولت میں کرنا چاہیں نہ کریں بیشک تم ہی بڑے بُردبار

الرَّشِيْدُ ﴿٨٧﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰي بَيِّنَةٍ
اچھا آدمی ہے | اُس نے کہا | اے میری قوم! | کیا تم دیکھتے ہو؟ | اگر میں ہوں | ایک واضح دلیل پر
اور راست باز ہو۔ شعیبؑ نے کہا۔ اے میری قوم! دیکھو تو اگر میں اپنے ربّ کی طرف سے ایک واضح دلیل پر ہوں

مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَمَآ اُرِيْدُ
اپنے رب کی طرف سے | اور اس نے دی ہو مجھے | اپنی طرف سے | روزی اچھی | اور میں نہیں چاہتا
اور اس نے مجھے اپنے ہاں سے عمدہ روزی دی ہو (تو کیا میں اسے چھوڑ کر حرام کھانے لگوں؟) اور میں یہ نہیں چاہتا

اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰي مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ۭ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ
کہ میں تمہارے خلاف اختیار کروں اُس کو | جس سے تم کو منع کرتا ہوں | میں نہیں چاہتا | مگر صرف | اصلاح
کہ جس بات سے تمہیں منع کروں، وہی خود کرنے لگوں میں تو جہاں تک ہوسکتا ہے، اصلاح ہی چاہتا ہوں

مَا اسْتَطَعْتُ ۭ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ
جہاں تک مجھ سے ہوسکے | اور نہیں میری توفیق | مگر اللہ کی (مدد سے) | اُسی پر | میں بھروسہ کرتا ہوں | اور اسی کی طرف
اور میری توفیق اللہ تعالیٰ ہی کی مدد سے ہے میں نے اُسی پر توکل کررکھا ہے اسی کی طرف

اُنِيْبُ ﴿٨٨﴾ وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ
میں رجوع کرتا ہوں | اور اے میری قوم! | تمہیں آمادہ نہ کردے | میری مخالفت | کہ تمہیں پہنچے | ویسی مصیبت جیسی
رجوع کرتا ہوں اور اے میری قوم! میری مخالفت میں کہیں ایسا گناہ نہ کر بیٹھنا کہ جو مصیبت

آیت نمبر

(٨٥) اور اے میری قوم! آپس کی خرید وفروخت میں ماپ تول پورا کیا کرو اور لوگوں کے ہاتھ فروخت کئے ہوئے مال
انہیں کم یا ناقص نہ دیا کرو اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو۔
(٨٦) ماپ تول پورا کرنے کے بعد جو مال اور منافع تمہارے پاس بچ رہے وہی تمہارے لئے بہتر اور کافی ہے بشرطیکہ تم
مومن ہو اور میں تم پر کوئی محافظ تو ہوں نہیں تم اپنے اعمال کے خود ذمہ دار ہو۔
(٨٧) وہ بولے اے شعیب! کیا تیری نماز اور عبادت الٰہی بس اسی بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہم اپنا آبائی دین (بتوں کی
پرستش) اور اپنے مال ومعیشت میں اپنی مرضی کی کارروائی کرنا چھوڑ دیں؟ یہ نہیں ہوگا (اور بطور تمسخر کہا) تو تو بڑا
متحمل حق پر چلنے والا بندہ ہے۔
(٨٨) آپ نے کہا اے میری قوم! ذرا خیال تو کرو کہ اگر میرے دعویٰ نبوت کی اللہ کی طرف سے میرے پاس واضح دلیل
بھی موجود ہو اور اس نے مجھے اپنے فضل سے حلال روزی بھی عطا کر رکھی ہو۔ تو کیا میرے لئے یہ مناسب ہے کہ
اس اللہ کی نافرمانی کر کے تمہیں بتوں کی پرستش اور ماپ تول میں کمی کرنے سے نہ روکوں؟ میں تو جس کام سے
تمہیں منع کرتا ہوں خود اس کو کرنا نہیں چاہتا اور تبلیغ سے میری غرض جہاں تک ہو سکے تمہاری اصلاح کرنا ہے اور اللہ
کی تائید کے بغیر میں کچھ بھی نہیں کرسکتا اسی پر میرا بھروسہ ہے اور ہر کام میں اسی کی جناب میں رجوع کرتا ہوں۔

انغات: تَاْمُرُکَ: وہ تجھے حکم دیتی ہے تَاْمُرُ اَمْرٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ نَتْرُکَ: ہم چھوڑ دیں' مضارع کا صیغہ تَرْکٌ مصدر۔ اُخَالِفَکُمْ: میں تمہاری مخالفت کروں گا' اُخَالِفُ' مُخَالَفَۃٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ اِسْتَطَعْتُ: میں کرسکا' ہوسکا' اِسْتِطَاعَۃٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد متکلم)۔ اُنِیْبُ: میں رجوع ہوتا ہوں' اِنَابَۃٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔

اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ
پہنچی | قوم نوح | یا قوم | ہودؑ | یا قوم صالحؑ کو | اور نہیں | قوم لوطؑ | تم سے
قوم نوح یا قوم ہودؑ یا قوم صالحؑ پر آچکی ہے ویسی ہی تم پر بھی آجائے اور قوم لوطؑ (کا زمانہ اور علاقہ) تم سے

بِبَعِيْدٍ ﴿٨٩﴾ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ
کوئی دور | اور معافی مانگو | اپنے رب سے | پھر توبہ کرو | اُس کی طرف | بیشک میرا رب | بڑا رحم کرنے والا
کچھ دور نہیں۔ اور تم اپنے رب سے بخشش مانگو پھر اُس کی طرف رجوع کرو میرا رب یقیناً بڑا رحم والا اور

وَّدُوْدٌ ﴿٩٠﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا
محبت کرنے والا ہے | وہ کہنے لگے | اے شعیبؑ! | ہم نہیں سمجھتے | بہت (سی باتیں) | وہ جو تو کہتا ہے | اور بیشک ہم
محبت کرنے والا ہے انہوں نے کہا اے شعیبؑ! جو کچھ تم کہتے ہو ان میں سے اکثر باتیں ہم نہیں سمجھتے اور ہم

لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ؗ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا
تجھے دیکھتے ہیں | اپنے درمیان | کمزور | اور اگر نہ ہوتا تیرا خاندان | ہم تجھ پر پتھراؤ کرتے | اور نہیں تو | ہم پر
تمہیں اپنے درمیان کمزور دیکھتے ہیں اور اگر تمہاری برادری کے لوگ نہ ہوتے تو ہم تجھے سنگسار کردیتے اور تم ہم پر غالب نہیں

بِعَزِيْزٍ ﴿٩١﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ
غالب | اُس نے کہا | اے میری قوم! | کیا میرا خاندان | زیادہ زور والا ہے تم پر | اللہ سے | اور ڈال رکھا ہے تم نے اُسے
ہو۔ اس نے کہا اے میری قوم! کیا میری برادری اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں تمہیں زیادہ قابل عزت نظر آتی ہے اور تم نے اسے

وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿٩٢﴾ وَيٰقَوْمِ
اپنی پیٹھ پیچھے | بیشک میرا رب | اُس کو | جو تم کرتے ہو | احاطہ کئے ہوئے ہے | اور اے میری قوم!
(یعنی اللہ تعالیٰ کو) اپنی پیٹھ پیچھے ڈال رکھا ہے بیشک میرا رب تمہارے سب اعمال پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اور اے میری قوم!

اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ
تم عمل کرو | اپنی جگہ پر | بیشک میں (بھی) کررہا ہوں | جلد تم جان لوگے (کہ) | کس پر | آتا ہے
تم اپنی جگہ کام کئے جاؤ، میں اپنا کام کررہا ہوں، بہت جلد تمہیں معلوم ہوجائے گا کہ کس پر عذاب

عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ
(وہ) عذاب | جو رسوا کردے اُسے | اور کون | جھوٹا ہے | اور تم انتظار کرو | بیشک میں (بھی) | تمہارے ساتھ
آتا ہے جو اسے (سب کی نظروں میں) ذلیل کردے اور کون جھوٹا ہے اور تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ

رَقِيْبٌ ﴿٩٣﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
انتظار میں ہوں | اور جب | آیا ہمارا حکم | (تو) ہم نے نجات دی | شعیبؑ کو | اور ان لوگوں کو جو | ایمان لاچکے تھے
انتظار میں ہوں اور جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے شعیبؑ کو اور اُن لوگوں کو جو اُن کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی

مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا
شعیبؑ کے ساتھ | اپنی رحمت سے | اور آ پکڑا | اُن ظالموں کو | (غیبی) چیخ نے | پھر وہ صبح کو ہوئے
رحمت کے ذریعے نجات دی اور ان لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا تھا، سخت آواز نے پکڑلیا، سو وہ اپنے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۸۹) اور اے میری قوم! ایسا نہ ہو کہ میری مخالفت کرنے کی وجہ سے تم پر بھی ویسا ہی عذاب نازل ہو جیسا کہ قوم نوح یا قوم ہود یا قوم صالح پر نازل ہوا اور قوم لوط کی بربادی کے آثار تو تم سے کوئی دور نہیں ان سے عبرت حاصل کرو۔

(۹۰) اور اللہ سے اپنے پچھلے گناہوں کی معافی مانگو اور آئندہ عبادت کر کے اس کی جناب میں رجوع کرو۔ اللہ بیشک بڑا رحم کرنے والا محبت کرنے والا ہے۔

(۹۱) وہ کہنے لگے۔ اے شعیب! تیری بہت سی باتیں (توحید و حشر و نشر و جزائے اعمال وغیرہ) ہماری سمجھ میں نہیں آتیں اور ہم تو دیکھتے ہیں کہ تو بالکل کمزور آدمی ہے اور اگر تیرے کنبے کے لوگوں کی عزت کا خیال نہ ہوتا تو ہم تجھے پتھر مار مار کر ہلاک کر ڈالتے کیونکہ تیری تو ہمارے نزدیک کوئی عزت، حیثیت ہی نہیں۔

(۹۲) حضرت شعیب نے کہا۔ لوگو! کیا تمہارے نزدیک اللہ کے حکم کے مقابلے میں میرے خاندان والوں کی اہمیت زیادہ ہے؟ اور اسی لئے تم نے اسے نظر انداز کر دیا ہے اور تم اس کی کچھ پروا نہیں کرتے؟ یہ تمہاری بے وقوفی ہے تمہارے تمام برے اعمال اللہ کے احاطۂ علم میں ہیں۔

(۹۳) اے لوگو! تم اپنی جگہ عمل کرتے رہو۔ میں اپنی جگہ عمل کر رہا ہوں۔ تمہیں جلدی معلوم ہو رہے گا کہ کس پر عذاب نازل ہو کر اسے دنیا میں ذلیل کر دیتا ہے؟ اور کون جھوٹا ہے اس وقت کا انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں۔

انفعال: اصاب: وہ پہنچا، وہ آپڑا، اس نے پالیا، یہ اِصَابَۃٌ سے معنی پالینے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ نَفْقَهُ: فِقْهٌ مصدر، ہم
اسماء: (نہیں) سمجھتے مضارع (جمع متکلم)۔ اِرْتَقِبُوْا: تم انتظار کرو، اِرْتِقَابٌ سے امر کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔
ظِهْرِيًّا: بھولا بسرا، فراموش شدہ، پیٹھ پیچھے ڈالا ہوا، جو چیز پیٹھ پیچھے ڈال کر بھلا دی جائے وہ ظِهْرِی کہلاتی ہے۔

فِي دِيَارِهِمْ جٰثِمِينَ ﴿٩٤﴾ كَأَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۗ أَلَا بُعْدًا

اپنے گھروں میں | اوندھے پڑے ہوئے | گویا وہ بسے ہی نہ تھے | اس میں | سنو! | دور ہوئے (رحمت سے)

گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے گویا کہ وہ اپنے گھروں میں بسے ہی نہ تھے۔ یاد رکھو! (رحمت سے) دوری ہو

لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُودُ ﴿٩٥﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسٰى بِآيٰتِنَا

مدین (والے) | جیسے دور ہوئے تھے | ثمود (کے لوگ) | اور بیشک | ہم نے بھیجا تھا | موسیٰ کو | اپنے معجزے

مدین کے لئے جیسے دور ہوئے ثمود۔ اور ہم نے موسیٰ کو معجزے

وَسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ ﴿٩٦﴾ إِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَإِيْهِ فَاتَّبَعُوا أَمْرَ فِرْعَوْنَ

اور دلیل | واضح (دے کر) | فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف | پس انہوں نے پیروی کی | حکم | فرعون کی

اور روشن دلیل دے کر بھیجا۔ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف، پس انہوں نے فرعون ہی کی بات مانی۔

وَمَا أَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيدٍ ﴿٩٧﴾ يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَوْرَدَهُمُ

اور نہیں تھا حکم | فرعون کا | کچھ نیک | وہ آگے ہوگا | اپنی قوم کے | قیامت کے دن | پس جا داخل کرے گا انہیں

حالانکہ فرعون کی بات درست نہ تھی۔ قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا۔ تو وہ انہیں دوزخ میں جا اتارے گا

النَّارَ ۖ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ ﴿٩٨﴾ وَأُتْبِعُوا فِي هٰذِهِ لَعْنَةً

دوزخ میں | اور وہ برا | گھاٹ ہے | اترنے کا مقام | اور ان کے پیچھے لگادی گئی | اس (دنیا) میں | لعنت

اور برا ہے وہ گھاٹ جس پر وہ اتریں گے اور اس دنیا میں ان کے پیچھے لعنت لگا دی گئی ہے

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ ﴿٩٩﴾ ذٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْقُرٰى

اور قیامت کے دن (بھی) | وہ برا | انعام ہے | جو انہیں دیا جائے گا | یہ | خبریں ہیں | اُن بستیوں کی

اور قیامت کے دن بھی پیچھے لگی رہے گی وہ برا انعام ہے جو ان کو دیا گیا ہے یہ ان بستیوں کی خبریں ہیں

نَقُصُّهُ عَلَيْكَ ۖ مِنْهَا قَائِمٌ وَّحَصِيدٌ ﴿١٠٠﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ

جو ہم سناتے ہیں | آپ کو | (بعض) اُن (میں) سے | باقی ہیں | اور (بعض) ویران پڑی ہیں | اور ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا

جو ہم آپ کو سناتے ہیں ان میں سے بعض تو موجود ہیں اور بعض مٹ چکی ہیں۔ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا

وَلٰكِنْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَمَا أَغْنَتْ عَنْهُمْ آلِهَتُهُمُ الَّتِي يَدْعُونَ مِنْ

لیکن | انہوں نے ظلم کیا | اپنی جانوں پر | پس کام نہ آئے | اُن کے | معبود اُن کے | جنہیں | وہ پکارتے تھے

بلکہ اُنہوں نے خود اپنے آپ پر ظلم کیا پس کچھ کام نہ آئے انہیں، وہ معبود جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کے

دُونِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَمَا زَادُوهُمْ

اللہ کے سوا | کچھ (بھی) | جب | آ گیا | حکم آپ کے رب کا | اور نہ بڑھایا انہوں نے اُن کے لئے

سوا پکارتے تھے جب تیرے رب کا حکم آ پہنچا۔ اور انہوں نے ان کو

غَيْرَ تَتْبِيبٍ ﴿١٠١﴾ وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ

سوائے تباہی کے | اور ایسی ہی | پکڑ ہے | تیرے رب کی | جب وہ پکڑتا ہے | بستیوں کو | جبکہ وہ اس حال

ہلاکت ہی میں ڈالا۔ اور آپ کے رب کی پکڑ ایسی ہی ہوتی ہے جب وہ بستیوں کو (عذاب) میں پکڑتا ہے

آیت نمبر

(۹۴) اور جب ان کی ہلاکت کے لئے ہمارا حکم آ گیا تو ہم نے اپنے فضل سے شعیبؑ اور اس کے ساتھ ایمان والوں کو نجات دی اور مشرک ماپ تول میں کمی کرنے والے ظالموں کو جبرئیل کی خوفناک چیخ نے آ پکڑا اور اسی دم ہلاک ہوگئے اور صبح کو گھروں میں مردہ پائے گئے۔

(۹۵) وہ ایسے ختم ہوگئے کہ گویا کبھی ان بستیوں میں آباد ہی نہ ہوئے تھے۔ یاد رکھو اہل مدین بھی اللہ کی رحمت سے ایسے ہی دور ہوگئے جیسے کہ ان سے پہلے ثمود کی قوم کے لوگ اللہ کی رحمت سے دور ہوگئے تھے۔

(۹۶) بلاشبہ ہم نے حضرت موسیٰؑ کو اپنی قدرت کے نشان اور واضح دلائل (یعنی معجزے) دے کر بھیجا تھا۔

(۹۷) فرعون مصر اور اس کے درباری اُمراء کی ہدایت کے لئے پس انہوں نے اللہ کے حکم کی بجائے فرعون کا حکم مانا جو سچائی پر نہ تھا۔

(۹۸) اس لئے قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے آگے چلے گا۔ اور انہیں اپنے ساتھ دوزخ میں لے جا کر داخل کردے گا اور دوزخ واقعی بہت برا ٹھکانا ہے۔

(۹۹) اور ان کی سرکشی کے بدلے میں ان پر دنیا و آخرت میں لعنت ڈال دی گئی جو بہت ہی برا انعام ہے۔

(۱۰۰) یہ عاد و ثمود و لوط کی تباہ شدہ بستیوں کی خبریں ہیں جو ہم آپؐ سے بیان کر رہے ہیں۔ ان میں سے بعض کے آثار تو ابھی تک موجود ہیں اور بعض بالکل ویران پڑی ہیں۔

(۱۰۱) اور ہم نے جو انہیں ہلاک کیا تو کچھ ان پر ظلم نہیں کیا وہ خود اپنے جرموں (کفر و شرک و سرکشی وغیرہ) کی وجہ سے ہلاک ہوئے اور اللہ کے سوا جن جھوٹے معبودوں کی وہ عبادت کیا کرتے تھے وہ ان کے کچھ بھی کام نہ آ سکے بلکہ الٹا ان کی ہلاکت کا سبب بنے۔

افعال: بَعِدَتْ: وہ دور ہوئی، اس پر لعنت ہوئی وہ تباہ ہوئی بَعَدٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ اَوْرَدَهُمْ: اس نے ان کو پہنچا دیا، اس نے ان کو لا ڈالا اَوْرَدَ اِيْرَادٌ سے معنی گھاٹ پر لانے کے ہیں اور اس کا استعمال مطلق حاضر کرنے اور لے آنے کے لئے ہوگیا ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ نَقُصُّهُ: قَصَصٌ مصدر ہم اس کو بیان کرتے ہیں مضارع (جمع متکلم)۔ اَغْنَتْ: اس نے بے پرواہ کردیا، وہ کام آیا اِغْنَاءٌ سے معنی بے پرواہ بنانے اور دوسرے کے کام آنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔

اسماء: اَلْمَوْرُوْدُ: وُرُوْدٌ مصدر اترنے کی جگہ، اسم مفعول (واحد مذکر)۔ اَلْمَرْفُوْدُ: انعام دیا گیا، مدد دیا گیا، دیا گیا رِفْدٌ سے معنی عطیہ بخشش بڑا پیالہ مدد اسم مفعول (واحد مذکر)۔ حَصِيْدٌ: کھیتی کٹی ہوئی، جڑ سے کٹا ہوا حَصَادٌ سے مفعول صفت تشبہ کا صیغہ ہے۔ تَتْبِيْبٌ: ہلاک کرنا، تباہ و برباد کرنا، ہلاکت، تباہی ہمیشہ گھاٹے اور نقصان میں رہنا مصدر ہے۔

ظَالِمَةٌ ۚ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ

ظالم ہوں | بیشک | اُس کی پکڑ | دردناک | (اور) سخت ہے | بیشک اس میں | نشانی ہے | اُس کے لئے

میں کہ اُن کے رہنے والے ظالم ہوں بیشک اُس کی پکڑ دردناک اور سخت ہے یقیناً اس بات میں اس شخص کے لئے ایک

خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ۚ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَ

جو ڈرتا ہے | عذاب آخرت (سے) | (وہ یوم آخرت) وہ دن ہے | جس میں جمع کئے جائیں گے | سب لوگ | اور

عبرت ہے جو عذاب آخرت سے ڈرے یہ تو وہ دن ہے جس میں سب لوگ جمع کئے جائیں گے اور

ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾ وَمَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿۱۰۴﴾

وہ دن ہوگا | جس میں سب حاضر کئے جائیں گے | اور نہیں موخر کیا ہے ہم نے اسے | مگر | ایک مقررہ مدت تک

یہی وہ دن ہے جس میں سب کو (اللہ کے حضور) پیش کیا جائے گا اور ہم تھوڑی مدت کے لئے اس کو ملتوی کئے ہوئے ہیں

يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّ

جس دن وہ آئے گا | بات نہ کرے گا | کوئی نفس | مگر | اس کی اجازت سے | پس اُن میں | کوئی بدبخت | اور

جس دن وہ آئے گا کوئی بھی اس کی اجازت کے بغیر بات (تک) نہیں کر سکے گا' پھر اُن میں بعض لوگ بدبخت ہوں گے

سَعِيْدٌ ﴿۱۰۵﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ

کوئی نیک بخت ہوگا | پس جو لوگ | بدبخت ہوں گے | سو وہ دوزخ میں ہوں گے | اُن کے لئے | اس میں (وہاں) | چیخنا

اور بعض نیک بخت۔ پس وہ لوگ جو بدبخت ہوں گے' دوزخ میں رہیں گے' اُن کے لئے اس میں چیخنا اور

وَّشَهِيْقٌ ﴿۱۰۶﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا

اور چلانا ہوگا | ہمیشہ رہیں گے | اس میں | جب تک قائم ہیں | آسمان | اور زمین | مگر

چلانا ہے۔ اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان اور زمین موجود ہیں مگر

مَا شَآءَ رَبُّكَ ۚ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۰۷﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ

جو چاہے | آپ کا رب | بیشک آپ کا رب | کرسکتا ہے | جو (کچھ) | وہ چاہے | اور جو | لوگ

جتنا تمہارا پروردگار چاہے' بلاشبہ تمہارا رب جو چاہتا ہے' کرتا ہے۔ اور وہ لوگ جو

سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ

نیک بخت (ہیں) | سو وہ جنت میں ہوں گے | ہمیشہ رہیں گے | اس میں | جب تک قائم ہیں | آسمان

نیک بخت ہیں' وہ جنت میں ہوں گے وہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے جب تک آسمان

وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۚ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾ فَلَا تَكُ

اور زمین | مگر | جو چاہے آپ کا رب | یہ بخشش ہے | نہ ختم ہونے والی | پس نہ رہیں آپ

اور زمین موجود ہیں مگر جتنا تمہارا پروردگار چاہے' یہ ختم نہ ہونے والی بخشش ہے۔ تو تم ان کے بارے میں

فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰۤؤُلَآءِ ۚ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ

شک میں | اُس سے جو | پوجتے ہیں | یہ لوگ | نہیں پوجتے وہ | مگر | جیسے پوجتے تھے

جن چیزوں کو یہ پوجتے ہیں' ذرا بھی شک نہ کرنا' یہ لوگ اسی طرح پوجتے ہیں جیسے ان سے پہلے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۰۲) اور جب بستیوں کے رہنے والے ظلم اور سرکشی کرنے لگتے ہیں تو وہ انہیں اللہ اسی طرح عذاب میں پکڑ لیا کرتا ہے
واقعی اس کی پکڑ بڑی دردناک اور سخت ہوتی ہے۔
(۱۰۳) واقعی جو شخص آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہے اس کے لئے ان ہلاک شدہ امتوں کے حالات میں بڑی بھاری
عبرت ہے اور یوم آخرت وہ دن ہے جس میں سب لوگ جوابدہی کے لئے اللہ کے حضور میں جمع کئے جائیں گے۔
(۱۰۴) اور قیامت کے دن کا آنا ایک مقررہ محدود مدت تک ملتوی ہے۔
(۱۰۵) جب وہ قیامت کا دن آجائے گا تو کوئی شخص اللہ کے حکم کے بغیر کسی کی کفارش نہیں کر سکے گا پس اس روز کچھ نیک
بخت ہوں گے اور کچھ بد بخت۔
(۱۰۶) پس بد بختوں کو تو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا جہاں وہ چیختے چلاتے رہیں گے۔
(۱۰۷) اور جب تک آسمان اور زمین قائم ہوں گے وہ ہمیشہ اس دوزخ میں رہیں گے۔ کلام عرب کی تمثیل کے مطابق اس
سے مراد دائمی عذاب ہے۔ (التفسیر المنیر)۔ مگر جسے اللہ جتنے عرصہ بعد اس سے نجات دینی چاہے گا وہ نجات
پائے گا۔ کیونکہ وہ قادر مطلق ہے۔ جو چاہے کرے۔
(۱۰۸) لیکن جو لوگ نیک بخت ہیں وہ جنت میں داخل ہوں گے اور آسمان اور زمین رہنے تک جنت ہی میں رہیں گے مگر
اللہ جسے جتنا عرصہ رکھنا چاہے گا اور یہ جنت کا عطیہ نہ ختم ہونے والا ہوگا۔

افعال: نُؤَخِّرُ: تَاخِيْرٌ مصدر ہم تاخیر نہیں کرتے، مضارع (جمع متکلم)۔ سُعِدُوْا: وہ نیک بخت بنائے گا سَعْدٌ سے معنی نیک بخت
کرنے کے ہیں، ماضی مجہول کا صیغہ (مذکر غائب)۔

اسماء: ظَالِمَةٌ: ظلم کرنے والی، ناانصاف، ستمگار ظُلْمٌ سے اسم فاعل کا صیغہ (واحد مونث)۔ شَقِيٌّ: بد بخت، محروم شَقَاوَةٌ سے۔
زَفِيْرٌ: چلانا، زَفِيْرٌ يَزْفِرُ کا مصدر ہے۔ (غَيْرَ) مَجْذُوْذٍ: منقطع، دوامی، لازوال، اسم مفعول (واحد مذکر) جَذٌّ معنی توڑ دینا،
ٹکڑے کر دینا۔

اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ۚ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿١٠٩﴾

اُن کے باپ دادا | اُن سے پہلے | اور بیشک ہم پورا پورا دیں گے انہیں | اُن کا حصہ | کم کیے بغیر

ان کے باپ دادا پوجتے تھے اور بیشک ہم ان کا حصہ کم کیے بغیر پورا پورا دیں گے

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۗ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ

اور بیشک ہم نے دی تھی | موسیٰ کو | کتاب | پھر اختلاف کیا گیا | اس میں | اور اگر نہ | ایک بات | پہلے ہو چکی ہوتی

اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تو اس میں بھی اختلاف پیدا کرلیا گیا اور اگر آپ کے ربّ کی طرف سے ایک بات

مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿١١٠﴾

تیرے ربّ کی طرف سے | تو فیصلہ کردیا جاتا | اُن کے درمیان | اور بیشک وہ | شک میں ہیں | اس سے | گہرے شک میں

پہلے سے طے نہ ہوچکی ہوتی تو اُن کے درمیان فیصلہ کردیا جاتا اور وہ یقیناً اس معاملے میں شک و تردد میں ہیں

وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ۗ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ

اور بیشک سب کو | جبکہ | ضرور پورا پورا بدلہ دے گا | آپ کا ربّ | اُن کے اعمال کا | بیشک وہ | جو کچھ وہ کررہے ہیں

اور بیشک تمہارا ربّ اُن سب کو (قیامت کے دن) ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا بیشک جو وہ کرتے ہیں

خَبِيْرٌ ﴿١١١﴾ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ

خوب واقف ہے | تم قائم رہو | جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے | اور وہ (لوگ بھی) | جنہوں نے توبہ کی | آپ کے ساتھ

وہ اس سے باخبر ہے۔ تو جس طرح آپ کو حکم دیا گیا ہے آپ اور وہ لوگ جو آپ کے ساتھ ہیں (حق پر) قائم رہئے

وَلَا تَطْغَوْا ۗ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿١١٢﴾ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ

اور نہ بڑھو (حدود سے) | بیشک وہ جو کچھ تم کرتے ہو | دیکھتا ہے | اور نہ جھکو | اُن کی طرف

اور حد سے نہ بڑھو۔ یقیناً تم جو کچھ کرتے ہو اللہ تعالیٰ اسے دیکھتا ہے۔ اور ان لوگوں کی طرف نہ جھکو

ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ

جنہوں نے ظلم کیا | پس تمہیں چھولے گی | آگ | اور نہیں تمہارے لئے | اللہ کے سوا | کوئی | دوست

جو ظالم ہیں ورنہ تمہیں بھی (دوزخ کی) آگ چھوئے گی (آ لگے گی) اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مددگار نہیں ہوگا (اگر تم اُن کی

ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿١١٣﴾ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا

پھر | تمہیں مدد نہ ملے گی | اور قائم رکھو | نماز | دونوں طرفوں میں دن کے | اور پہلے حصوں میں

طرف جھکے تو) پھر تمہیں کوئی مدد نہ مل سکے گی۔ اور (اے پیغمبر اسلام!) دن کے دونوں سروں اور رات کے کچھ حصہ میں

مِّنَ الَّيْلِ ۚ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ ذٰلِكَ ذِكْرٰى

رات کے | بیشک نیکیاں | دور کردیتی ہیں | برائیوں کو | یہ | نصیحت ہے

نماز قائم رکھو یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کردیتی ہیں۔ یہ نصیحت ماننے

لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿١١٤﴾ وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١١٥﴾

نصیحت ماننے والوں کے لئے | اور صبر کیجئے | بیشک | اللہ | نہیں ضائع کرتا | اجر | نیکی کرنے والوں کا

والوں کے لئے ایک (جامع) نصیحت ہے۔ اور صبر سے کام لیجئے کہ اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

آیت نمبر

(۱۰۹) پس آپ کو اس کام کے برے انجام کے متعلق، جو یہ لوگ شرک کرتے ہیں ذرا شک نہیں کرنا چاہئے کیونکہ وہ بھی ایسے ہی بتوں کی عبادت کرنے والے ہیں جیسے کہ ان سے پہلے ان کے باپ دادا بت پرست تھے اور ہم ضرور انہیں بغیر کمی کے پورا پورا عذاب دیں گے۔

(۱۱۰) بیشک ہم نے حضرت موسیٰ کو تورات دی تو اسی طرح بنی اسرائیل نے بھی اس میں اختلاف ڈال دیا۔ کسی نے مانا اور کسی نے نہ مانا اور اگر ابتداہی سے اللہ کا حکم نہ ہو چکا ہوتا کہ پورا عذاب آخرت میں دیا جائے گا تو ان میں ابھی دنیا میں فیصلہ کر دیا جاتا اور یہ لوگ اُس آخری فیصلہ کے متعلق شک وشبہ میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۱۱۱) اور بلاشبہ انہیں ان کے کفر وشرک کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور جو کچھ وہ دنیا میں کر رہے ہیں اللہ کو سب کچھ معلوم ہے۔

(۱۱۲) پس آپ کو اور ان مسلمانوں کو جنہوں نے کفر وشرک سے توبہ کر کے آپ کی ہمراہی اختیار کی ہے اللہ کے احکام کی تعمیل میں ثابت قدم اور اس کے احکام وممانعت میں کمی بیشی سے بچنا (پرہیز کرنا) چاہئے۔ کیونکہ وہ تمہارے اعمال دیکھ رہا ہے۔

(۱۱۳) اور جن لوگوں نے کفر وشرک اور سرکشی سے اپنے اوپر ظلم کیا ہے۔ تمہیں ان کی طرف ہرگز راغب نہیں ہونا چاہئے ورنہ کہیں تمہیں دوزخ کی آگ نہ لگ جائے پھر اللہ کے سوا نہ تو تمہارا کوئی دوست ہوگا نہ تمہیں کوئی مدد ہی ملے گی۔

(۱۱۴) اور ہمیشہ دن کے دونوں طرفوں یعنی قبل دوپہر فجر کے وقت اور بعد دوپہر ظہر وعصر میں اور رات کے پہلے حصوں مغرب وعشا میں نماز قائم کیا کیجئے (یہ پانچ نمازوں کے عمومی اوقات ہیں) کیونکہ بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو دور کردیتی ہیں۔ یہ اللہ کو یاد کرنے والوں کے لئے یاد دہانی ہے۔

(۱۱۵) اور آپ تبلیغ حق میں ثابت قدم رہئے کیونکہ نیکی کرنے والوں کا اجر اللہ ضائع نہیں کرتا۔

افعال: اُخْتُلِفَ: اختلاف کیا گیا، اِخْتِلَافٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اُمِرْتُ: میں اس کو حکم دیتی ہوں، اَمْرٌ اَمُرُ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ تَرْكَنُوْا: تم جھکو، مائل ہو، رَكُوْنٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر) لَا تَرْكَنُوْا تم مت جھکو، نعل نہی۔ تَمَسَّكُمُ: وہ تم کو چھوئے، چھوئے گی، تَمَسٌّ مسٌّ سے مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔

اسماء: مَنْقُوْصٍ: کم کیا ہوا، نَقْصٌ مصدر اسم مفعول (واحد مذکر)۔

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِن قَبْلِكُمْ أُولُوا بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ

پس کیوں نہ ہوئے | اُن اُمتوں میں سے | جو تم سے پہلے گزر چکی ہیں | (ایسے) باشعور لوگ | جو منع کرتے ہیں

تو جو اُمتیں تم سے پہلے گزر چکی ہیں' اُن میں ایسے باشعور لوگ کیوں نہ ہوئے جو لوگوں کو

عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّنْ أَنجَيْنَا

فساد کرنے سے | زمین میں | مگر | تھوڑے سے | جنہیں | ہم نے نجات دی

زمین میں فساد کرنے سے روکتے سوائے چند لوگوں کے جن کو ہم نے ان میں سے عذاب سے بچا لیا۔

مِنْهُمْ ۗ وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا

اُن میں سے | اور پیروی کی | اُن لوگوں نے | جو ظالم تھے | عیش و آرام کی | اور وہ تھے (ہی)

اور جو لوگ ظالم تھے' وہ انہی باتوں کے پیچھے پڑے رہے جن میں عیش و آرام تھا اور وہ

مُجْرِمِينَ ﴿١١٦﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ

مجرم | اور نہیں ہے | آپ کا رب (ایسا) | کہ ہلاک کردے | بستیوں کو | ناحق

گناہ گار تھے۔ اور آپ کا ربّ ایسا نہیں ہے کہ بستیوں کو ناحق ہلاک کردے

وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ ﴿١١٧﴾ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ

جبکہ وہاں کے لوگ | اصلاح کرنے والے | اور اگر چاہتا | آپ کا رب | تو بنا دیتا | سب لوگوں کو

جبکہ ان کے رہنے والے اصلاح کرنے والے ہوں اور اگر آپ کا رب چاہتا تو لوگوں کو

أُمَّةً وَاحِدَةً ۖ وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ ﴿١١٨﴾ إِلَّا مَن رَّحِمَ رَبُّكَ ۚ

ایک ہی اُمت | اور وہ ہمیشہ رہیں گے | اختلاف کرتے ہوئے | سوائے اُن کے | جن پر رحم کیا | آپ کے رب نے

ایک ہی اُمت کر دیتا اور (اب) وہ ہمیشہ آپس میں اختلاف کرتے رہیں گے مگر جن پر آپ کے ربّ نے رحم کیا

وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۗ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ

اور اسی لئے | انہیں پیدا کیا | اور پوری ہوئی | بات | تیرے رب کی | کہ میں ضرور بھر دوں گا

اور اسی لئے انہیں پیدا کیا اور آپ کے ربّ کی بات پوری ہوکر رہے گی کہ میں دوزخ کو

جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١١٩﴾ وَكُلًّا نَّقُصُّ

دوزخ کو | جنوں | اور انسانوں سے | اکٹھے | اور ہر ایک (خبر) کو | ہم سناتے ہیں

جنوں اور انسانوں دونوں سے بھر دوں گا۔ اور پیغمبروں کے تمام وہ قصے جو ہم آپ سے بیان کرتے ہیں

عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ ۚ

آپ کو | خبروں میں سے | رسولوں کی | کہ ہم ثابت (قائم) کریں | اس سے | آپ کے دل کو

ان سے آپ کے دل کو تقویت دیتے ہیں اور ان قصوں میں آپ کے

وَجَاءَكَ فِي هَٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَىٰ

اور آئی ہے آپ کے پاس | ان میں | حق (بات) | اور نصیحت | اور | یاددہانی

پاس جو بات پہنچی ہے وہ حق ہے اور مؤمنوں کے لئے نصیحت اور عبرت ہے اور

(۱۱۶) پس پہلی امتوں میں گنتی کے چند لوگوں کے سوا جنہیں ہم نے نجات دی کیوں نہ ایسے خیر و فضل والے لوگ ہوئے جو لوگوں کو ملک میں فساد کرنے سے منع کرتے اور جو لوگ ظالم تھے وہ تو ہمیشہ انہی باتوں میں ڈوبے رہے جن میں انہیں دنیاوی عیش و آرام ملتا تھا یعنی مال و دولت و مرتبہ وغیرہ میں اور وہ تو مجرم ہی تھے۔

(۱۱۷) اور یہ تو اللہ کے دستور میں داخل نہیں کہ جن بستیوں کے رہنے والے نیکوکار ہوں ان کو ناحق تباہ کر دیا جائے۔

(۱۱۸) اور اللہ تعالیٰ کی یہ قدرت ہے کہ اگر چاہے تو سب لوگوں کو ایک ہی دین پر قائم کر دے مگر اللہ کی مرضی یوں واقع ہوئی ہے کہ انسان کسب خیر و شر کا مختار ہے اسی واسطے لوگ ہمیشہ دین کے معاملہ میں مختلف رہتے ہیں۔

(۱۱۹) ہاں جن پر اللہ نے رحم کیا اور حق کے سمجھنے کی توفیق بخشی وہ حق سے اختلاف نہیں کرتے باقی سب اختلاف کرتے ہیں اور اختلاف ہی کے لئے انہیں پیدا بھی کیا گیا ہے کیونکہ ان کی طبیعتیں مختلف رکھی ہیں اور ازل میں جو مشیت الٰہی ہو چکی تھی کہ میں دونوں گروہوں 'نافرمان جنوں اور انسانوں سے دوزخ کو بھر دوں گا' سو وہ پوری ہو گئی۔

انعال: اُتْرِفُوْا: وہ آرام دیئے گئے اِتْرَافٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ

ایمان والوں کے لئے | اور کہہ دیجئے | ان سے جو | ایمان نہیں لاتے | کہ عمل کرتے رہو تم | اپنی جگہ پر

جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان سے کہہ دیجئے کہ تم اپنی جگہ عمل کرتے رہو

اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلِلّٰهِ

بیشک ہم (بھی) | عمل کررہے ہیں | اور انتظار کرو | بیشک ہم (بھی) انتظار کررہے ہیں | اور اللہ ہی کیلئے ہے

ہم (اپنی جگہ) عمل کررہے ہیں اور انتظار کرو بیشک ہم (بھی) انتظار کرتے ہیں۔ اور

غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ

غیب | آسمانوں | اور زمین کا | اور اسی کی طرف | رجوع کئے جائیں گے کام | سب کے سب

آسمانوں اور زمین کے غیب اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہیں اور اُسی کی طرف ہر بات لوٹے گی

فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ ع ۱۰

پس عبادت کرو اُس کی | اور بھروسہ کرو | اسی پر | اور نہیں ہے رب آپ کا | بے خبر | اُس سے جو | تم کرتے ہو

پس اُسی کی عبادت کرو اور اُسی پر بھروسہ کرو اور جو کچھ آپ کر رہے ہیں آپ کا رب اُس سے بے خبر نہیں

سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اِحْدٰى عَشَرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا اثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

سورہ یوسف مکی ہے اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اور سو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ ۟ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۱﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا

الرٰ | یہ | آیتیں ہیں | کتاب | واضح کی | بیشک ہم نے نازل کیا اسے | قرآن

الرٰ۔ یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں بیشک ہم نے اس قرآن کو عربی زبان

عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ

عربی میں | تاکہ تم | سمجھو | ہم سناتے ہیں | آپ کو | سب سے اچھا

میں نازل کیا ہے تاکہ تم سمجھ سکو۔ (اے پیغمبر اسلام!) ہم اس قرآن کے ذریعہ سے جو ہم نے

الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ

قصہ | اس وجہ سے | کہ ہم نے وحی کیا | آپ کی طرف | یہ | قرآن | اور اگرچہ

آپ کی طرف بھیجا ہے آپ کو ایک بہترین قصہ سناتے ہیں اور آپ

كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۳﴾ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ

آپ تھے | اس سے پہلے | بے خبروں میں | جب کہا | یوسف نے

اس سے پہلے یقیناً بے خبر تھے۔ جب یوسفؑ نے اپنے باپ

لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّىْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ

اپنے باپ سے | کہ ابا جان! | بیشک میں نے دیکھا | گیارہ | ستاروں کو | اور سورج

سے کہا اے میرے باپ! میں نے گیارہ ستاروں سورج اور چاند کو

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۱۲۰) اور پیغمبروں کے احوال میں سے یہ قصے ہم آپ پر بیان کرتے ہیں تاکہ اس کے ذریعہ سے آپ کے دل کو تقویت ملے اور ان حالات کے بیان سے آپ کے پاس حق بات اور نصیحت اور ایمانداروں کے لئے یاد دہانی آگئی ہے۔

(۱۲۱) اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے۔ ان سے کہہ دیجئے کہ تم بھی عمل کرتے رہو اپنی جگہ پر اور ہم بھی عمل کر رہے ہیں۔ قیامت کے دن معلوم ہو جائے گا کہ کون حق پر تھا؟

(۱۲۲) تم بھی قیامت کے روز فیصلۂ الٰہی کا انتظار کرو ہم بھی انتظار کر رہے ہیں۔

(۱۲۳) آسمانوں اور زمین میں جو خفیہ معاملات ہیں سب کا علم اللہ ہی کو ہے۔ سب کا فیصلہ اسی کے قبضہ میں ہے پس اسی کی عبادت کیجئے اور اس پر ہر کام میں اسی پر بھروسہ رکھئے اور اللہ تمہارے سب کاموں سے خوب واقف ہے۔

سورۂ یوسف

اس سورۃ میں یہود کے سوال کے جواب میں حضرت یوسف کا حال بیان ہوا ہے اس لئے اس نام سے موسوم کی گئی۔

یہ حروف مقطعات ہیں ان کے ایک معنی یہ بیان کئے گئے ہیں کہ میں اللہ سب کچھ دیکھتا ہوں۔

(۱) یہ سورۂ یوسف احکام الٰہی کو واضح طور پر بیان کرنے والی کتاب (قرآن) کی آیتیں ہیں۔

(۲) بلاشبہ ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں اس لئے نازل کیا کہ تم میں اللہ کے احکام کو سمجھنے کی عقل پیدا ہو۔

(۳) چونکہ ہم نے آپ کی طرف یہ قرآن بذریعہ وحی لوگوں کی ہدایت کے لئے نازل کیا ہے اس لئے عبرت و نصیحت کے اعتبار سے نہایت اچھا قصہ (حال یوسف) آپ کو سناتے ہیں۔ اگرچہ اس سے پہلے آپ کو اس کے بارے میں کچھ علم نہ تھا۔

افعال: نُثَبِّتُ: ہم قائم رکھتے ہیں، ہم جمائے رکھتے ہیں تَثْبِیْتٌ مصدر مضارع (جمع متکلم)۔

وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ﴿٤﴾ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ

اور چاند | میں نے انہیں دیکھا | کہ وہ مجھے سجدہ کررہے ہیں | اُس نے کہا | اے میرے بیٹے! | نہ بیان کرنا

دیکھا ہے، میں نے انہیں اپنے روبرو سجدہ کرتے دیکھا ہے۔ اُس نے کہا اے میرے بیٹے! اپنے خواب کو

رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ

اپنا خواب | اپنے بھائیوں سے | ورنہ وہ چال چلیں گے | تیرے (خلاف) کوئی چال | بیشک | شیطان

اپنے بھائیوں کے سامنے بیان نہ کرنا ورنہ وہ تیرے خلاف کوئی چال چلیں گے بیشک شیطان

لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٥﴾ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ

انسان کا | دشمن (ہے) | کھلا | اور اسی طرح | چن لے گا تجھے | تیرا رب | اور سکھائے گا تجھے

انسان کا کھلا دشمن ہے اور تیرا رب اسی طرح تجھے چن لے گا اور تمہیں خواب کی باتوں کی

مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ

تعبیر بیان کرنا | (خواب کی) باتوں کی | اور پوری کرے گا | اپنی نعمت | تجھ پر | اور یعقوب کے خاندان پر

تعبیر سکھائے گا اور تم پر اور یعقوبؑ کے خاندان پر اپنی نعمتیں پوری کرے گا

كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ

جیسا کہ | اُس نے پوری کی | تیرے باپ دادا پر | اس سے پہلے | ابراہیمؑ | اور اسحاق پر

جس طرح اس نے اس سے پہلے تمہارے باپ دادا ابراہیمؑ اور اسحاقؑ پر پوری کی تھیں

اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٦﴾ لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ

بیشک تیرا رب | بڑا جاننے والا | حکمت والا ہے | یقیناً تھے | یوسفؑ | اور اس کے بھائیوں میں

تمہارا رب یقیناً سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ بیشک یوسفؑ اور اس کے بھائیوں کے قصہ میں

اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ﴿٧﴾ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ

نشان (قدرت الٰہی کے) | پوچھنے والوں کے لئے | جب انہوں نے کہا | کہ ضرور یوسفؑ | اور | اُس کا بھائی

پوچھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ جس وقت انہوں نے کہا کہ یوسفؑ اور اُس کا بھائی

اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا

زیادہ پیارا ہے | ہمارے باپ کو | ہم سے | حالانکہ | ہم ایک جماعت ہیں | بیشک ہمارا باپ (تو)

ہماری نسبت ہمارے ابا جان کو زیادہ پیارے ہیں حالانکہ ہم ایک پوری جماعت ہیں بیشک ہمارے ابا جان

لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِۨ ﴿٨﴾ ۚ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا

بھول میں ہے | صریح | قتل کرو | یوسف کو | یا اُسے پھینک دو | کسی اور زمین میں

صریح غلطی پر ہیں۔ یوسفؑ کو قتل کرو یا اسے کسی دور دراز جگہ میں چھوڑ آؤ

يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ﴿٩﴾

کہ خالی ہوجائے | تمہارے لئے | منہ توجہ | تمہارے باپ کی | اور تم ہوجاؤ | اُس کے بعد | نیک لوگ

پھر تمہارے باپ کی توجہ تمہاری ہی طرف رہے گی اور اس کے بعد تم بہتر ہوجاؤ گے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴) جبکہ حضرت یوسفؑ نے اپنے باپ یعقوبؑ سے کہا کہ ابا جان! میں نے خواب میں یہ دیکھا کہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند مجھے سجدہ کررہے ہیں۔

(۵) حضرت یعقوبؑ نے اس خواب سے سب بھائیوں پر یوسفؑ کی برتری اور فضیلت معلوم کرکے اس سے کہا کہ بیٹا تم اپنے بھائیوں سے یہ خواب بیان نہ کرنا ورنہ وہ حسد کی وجہ سے تیری ہلاکت کی تدبیریں کریں گے کیونکہ شیطان انسان کا واضح دشمن ہے وہ ضرور انہیں فساد کے لئے تیار کردے گا۔

(۶) اور بالکل اسی خواب کے مطابق اللہ تجھے سب بھائیوں پر فضیلت دے گا اور خوابوں کی تعبیر کا علم بھی سکھائے گا۔ اور نبوت عطا کرکے تجھ پر اور آل یعقوبؑ پر اپنی نعمت پوری کرے گا جس طرح کہ اس نے اس سے پہلے تیرے باپ دادا ابراہیمؑ اور اسحٰقؑ کو نبوت عطا فرما کر ان پر اپنی نعمت کو پورا کیا۔ بیشک اللہ بڑا جاننے والا حکمت والا ہے۔

(۷) اور حقیقتاً یوسفؑ اور اس کے بھائیوں کے حالات میں دریافت کرنے والوں کے لئے قدرت الٰہی کے نشان ہیں۔

(۸) جب یوسفؑ کے علاتی (باپ شریک، والدہ سوتیلی) بھائیوں نے کہا کہ باپ کو بہ نسبت ہمارے یوسفؑ اور اس کے حقیقی بھائی بنیامین سے زیادہ محبت ہے اس کے باوجود کہ ہم اکٹھے دس کی جماعت ہیں یہ اباجی کی سخت بھول ہے۔

(۹) اس لئے بہتر ہے کہ یا تو تم یوسف کو قتل کردو یا اسے پھینک دو۔ کسی اور ملک میں، کہ پھر باپ کی توجہ صرف تمہاری ہی طرف رہ جائے اور اس کے بعد تم لوگ قابل اعتبار ہو جاؤ۔

انفعال: یکیدوا: کَیْدٌ مصدر وہ خفیہ تدبیر کریں گے مضارع (جمع مذکر غائب)۔ اِطْرَحُوْہُ: اس کو پھینک دو۔ اِطْرَحُوْا طَرْحٌ سے معنی پھینک دینے اور دور ڈال دینے کے ہیں، امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ یَخْلُ: وہ تنہا رہ جائے، خالص رہ جائے، صرف تمہارے لئے ہو جائے خُلُوٌّ اور خَلَاءٌ مصدر مضارع (واحد مذکر غائب)۔

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ
(تب) کہا | کہنے والے نے | اُن میں سے | کہ قتل نہ کرو | یوسفؑ کو | اور ڈال دو اُسے | اندھیرے میں
ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ یوسفؑ کو قتل مت کرو اسے کسی تاریک کنویں میں ڈال دو

الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ⑩ قَالُوْا
کنویں کے | کہ اٹھالے جائے اُسے | کوئی | مسافر | اگر | تم (کچھ) کرنے والے ہو | وہ کہنے لگے
کہ اسے کوئی مسافر اُٹھا لے جائے اگر تمہیں ایسا کرنا ہی ہے۔ کہنے لگے

يٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ
اے ہمارے باپ | کیا ہوا تجھے | کہ نہیں | کرتا تو اعتبار ہم پر | یوسفؑ کے بارے میں | اور بیشک ہم | اُس کے
ابا جان! کیا بات ہے کہ آپ یوسفؑ کے بارے میں ہم پر اعتبار نہیں کرتے حالانکہ ہم اس کے

لَنٰصِحُوْنَ ⑪ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ
خیر خواہ ہیں | تُو اسے بھیج دے | ہمارے ساتھ | کل | کہ وہ کھائے | اور کھیلے | اور بیشک ہم | اس کے
خیر خواہ ہیں۔ کل اسے ہمارے ساتھ بھیجئے کہ کھائے (پیئے) اور کھیلے کودے اور ہم اس کے

لَحٰفِظُوْنَ ⑫ قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ
نگہبان رہیں گے | (یعقوبؑ نے) کہا | بیشک مجھے | غمگین کرتا ہے | کہ تم لے جاؤ اسے | اور مجھے ڈر ہے
نگران رہیں گے۔ (حضرت) یعقوبؑ نے کہا کہ تمہارا اسے ساتھ لے جانا مجھے غم میں ڈالتا ہے اور میں ڈرتا ہوں کہ (کہیں)

اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ⑬ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ
کہ کھا جائے اُسے | بھیڑیا | اور تم | اُس سے | غافل ہو | وہ بولے | اگر کھا جائے اسے | بھیڑیا
اس کو بھیڑیا (نہ) کھا جائے اور تم اس سے بے خبر رہو۔ وہ کہنے لگے کہ اگر ہماری موجودگی میں کہ ہم ایک طاقتور جماعت ہیں

وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ⑭ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ
اور | ہم | ایک (طاقتور) جماعت ہیں | بیشک ہم اُس وقت | نقصان اُٹھانے والے ہوں گے | پھر جب | وہ لے گئے | اُس کو
اُسے بھیڑیا کھا جائے تو ہم تو بڑے گئے گزرے ہوں گے پھر جب وہ اسے لے گئے

وَاَجْمَعُوْۤا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِ
اور | انہوں نے اتفاق کرلیا | کہ ڈال دیں اسے | اندھیرے میں | کنویں کے | اور ہم نے وحی کی | اُس کی طرف
اور انہوں نے اتفاق کرلیا کہ اسے ایک تاریک کنویں میں ڈال دیں (تو انہوں نے ایسا ہی کیا) اور ہم نے یوسفؑ

لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ⑮ وَجَآءُوْۤ اَبَاهُمْ
کہ تو انہیں ضرور بتائے گا | اُن کا یہ کام | اور وہ جانتے بھی نہ ہوں گے | اور وہ آئے | اپنے باپ کے پاس
کی طرف وحی بھیجی کہ (ایک دن) تو ان کو ان کی یہ باتیں بتائے گا اور وہ جانتے بھی نہ ہوں گے۔ اور وہ عشاء کے وقت روتے (پیٹتے)

عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ⑯ قَالُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ
عشاء کے وقت | روتے ہوئے | کہنے لگے | اے ہمارے ابا | ہم تو | چلے گئے | کہ آگے نکل جائیں (دوڑ میں)
اپنے باپ کے پاس آئے۔ کہنے لگے اے ابا جان! ہم تو دوڑنے اور ایک دوسرے سے آگے نکلنے میں مصروف ہو گئے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۰) ان میں سے ایک بھائی (یہودا) بولا 'یوسف کو قتل نہ کرو۔ یہ بڑا ظلم ہے۔ ہاں اس کو کسی خشک کنوئیں میں ڈال دو کہ کوئی راہ چلتا مسافر اسے اٹھالے جائے اگر تمہیں اسے دُور کرنا ہی ہے۔

(۱۱) اس مشورہ کے بعد سب نے جا کر باپ سے کہا۔ ابا جان! کیا وجہ ہے کہ آپ یُوسف کے بارے میں ہمارا یقین نہیں کرتے۔ حالانکہ ہم تو اس کے خیر خواہ ہیں۔

(۱۲) کل آپ اسے ہمارے ساتھ جنگل میں بھیجیں کہ وہاں خوب پھل وغیرہ کھائے اور کھیلے اور ہم اس کی حفاظت کریں گے۔

(۱۳) حضرت یعقوبؑ نے کہا کہ مجھے اس کی جدائی سے رنج ہوتا ہے' یہ بھی ڈر ہے کہ تمہاری غفلت کی وجہ سے اسے کوئی بھیڑیا ہی کھا جائے۔

(۱۴) وہ بولے کہ ہماری دس بھائیوں کی طاقتور جماعت کے ہوتے ہوئے بھی اگر اسے بھیڑیا کھا جائے تو ہم تو بالکل نکمے اور بزدل ثابت ہوں گے۔

(۱۵) پھر وہ باپ کی اجازت سے جب اسے اپنے ساتھ جنگل میں لے گئے تو انہوں نے اس بات پر اتفاق کر لیا کہ اس کو کسی اندھے کنوئیں میں ڈال دیں۔ اس وقت اللہ نے یوسف کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ گھبراؤ نہیں ایک وقت تم انہیں یہ سب باتیں یاد دلاؤ گے۔ اور وہ تمہیں پہچانتے بھی نہ ہوں گے۔

(۱۶) اور یوسف کو کنوئیں میں ڈال کر ان کے بھائی عشاء کے وقت روتے ہوئے باپ کے پاس آئے۔

لغات: یَلْتَقِطْهُ: اِلْتِقَاطٌ مصدر اس کو نکال لے جائے گا' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ تَأْمَنَّا: تو ہم کو باامانت جانتا ہے' امین بناتا ہے' اَمْنٌ اور اَمَانَةٌ سے معنی اعتبار کرنے اور امین بنانے کے ہیں مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ یَرْتَعْ: رَتْعٌ مصدر پھل کھائے' چرے' اڑائے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ یَحْزُنُنِیْ: مجھے غمگین کرتا ہے حُزْنٌ سے مضارع (واحد مذکر غائب)۔ اَکَلَهُ: اس کو کھالیا' اَکْلٌ سے صیغہ ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تُنَبِّئَنَّهُمْ: تو ان کو خبر دے گا' جتا دے گا' تُنَبِّئَنَّ' تَنْبِئَةٌ اور تَنَبُّؤٌ سے معنی آگاہ کرنے' بتانے' خبر دینے کے ہیں' مضارع بالنون تاکید کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: جُبّ: گہرا کنواں جس کی کوٹھی تعمیر نہ کی گئی ہو' اسم ہے۔

وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ ۖ وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ
اور چھوڑا ہم نے | یوسفؑ کو | پاس | اپنے سامان کے | پس کھا گیا اُس کو | بھیڑیا | اور نہیں تو | یقین کرنے والا
اور یوسفؑ کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ گئے تو اُسے بھیڑیا کھا گیا اور تو ہماری بات پر یقین کرنے والا نہیں

لَنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ ⑰ وَجَاءُوا عَلَىٰ قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ ۚ
ہماری بات پر | اگرچہ | ہم ہوں | سچے | اور وہ آئے | اُس کی قمیص پر | خون (لگا کر) | جھوٹا
خواہ ہم سچے ہوں۔ اور وہ اس کی قمیص پر جھوٹا خون لگا کر لائے۔ یعقوبؑ نے فرمایا

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَاللَّهُ
فرمایا | بلکہ | گھڑلی ہے | تمہارے لئے | تمہارے دلوں نے | ایک بات | پس صبر (ہی) | بہتر ہے | اور اللہ (ہی) سے
(بھیڑیے نے تو کھایا نہیں) بلکہ تمہارے لئے تمہارے دلوں نے ایک بات گھڑلی ہے پس صبر ہی بہتر ہے اور جو تم بیان کرتے

الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ⑱ وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا
مدد چاہتا ہوں | اُس پر جو | تم بیان کرتے ہو | اور آیا | ایک قافلہ | پس اُنہوں نے بھیجا
ہو اس پر اللہ تعالیٰ ہی سے مدد چاہتا ہوں۔ اور (اُدھر) ایک قافلہ آیا۔ تو انہوں نے اپنے پانی لانے والے کو

وَارِدَهُمْ فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُ ۖ قَالَ يَا بُشْرَىٰ هَٰذَا غُلَامٌ ۚ
اپنے پانی لانے والے کو | پس اُس نے ڈالا | اپنا ڈول (کنویں میں) | کہنے لگا | خوشخبری ہے | یہ (تو) | ایک لڑکا ہے
بھیجا اُس نے اپنا ڈول ڈالا کہنے لگا آہا خوشی کی بات ہے یہ تو ایک لڑکا ہے

وَأَسَرُّوهُ بِضَاعَةً ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ⑲ وَشَرَوْهُ
اور اُسے چھپالیا | مالِ تجارت سمجھ کر | اور اللہ | خوب جانتا ہے | جو کچھ وہ کررہے تھے | اور انہوں نے اسے بیچ دیا
اور اُسے مالِ تجارت سمجھ کر چھپا لیا اور اللہ تعالیٰ کو ان کے سب اعمال معلوم تھے۔ اور اس کو بھائیوں

بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ ⑳
تھوڑی قیمت | گنتی کے درہموں (کے بدلے میں) | اور وہ تھے اُس (کے بارے) میں | بیزار
نے تھوڑی سی قیمت یعنی چند درہموں کے بدلے بیچ ڈالا۔ اور وہ اس سے بے زار ہورہے تھے۔ اور

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ عَسَىٰ
اور کہا | اس شخص نے | جس نے خریدا اس کو | مصر میں | اپنی بیوی (زلیخا) سے | کہ عزت سے رکھ اُس کو | شاید
مصر میں جس نے اسے خریدا اپنی عورت سے کہا کہ اسے عزت سے رکھو ممکن ہے

أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا ۚ وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ
کہ وہ ہمیں نفع دے | یا ہم بنالیں اُس کو | بیٹا | اور اسی طرح | ہم نے جگہ دی | یوسفؑ کو
یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا ہم اسے اپنا بیٹا بنالیں اسی طرح ہم نے یوسفؑ کو اس زمین میں

فِي الْأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ وَاللَّهُ غَالِبٌ
زمین (ملک) میں | اور تاکہ ہم اُسے سکھادیں | تعبیر بیان کرنا | (خواب کی) باتوں کی | اور اللہ | بڑا زبردست ہے
جگہ دی تاکہ ہم اس کو خواب کی باتوں کی تعبیر سکھا دیں اور اللہ تعالیٰ اپنے

آیت نمبر

(۱۷) اور کہنے لگے۔ ابا جان! ہم تو مقابلے کے لئے دوڑنے لگے کہ دیکھیں کون آگے نکلے اور یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا اتنے میں بھیڑیا آیا اور اسے کھا گیا اور ہم کتنا ہی سچ بولیں۔ آپ ہماری بات ماننے والے نہیں۔

(۱۸) اور یوسف کے قمیص پر جھوٹا خون بھی لگا لائے۔ حضرت یعقوبؑ نے فرمایا۔ نہیں! بلکہ تم نے اپنے دل سے یہ ایک سازش بنالی ہے پس صبر ہی بہتر ہے اور اللہ سے مدد مانگتا ہوں تمہاری اس بات پر جو تم بیان کر رہے ہو کہ وہ اس راز کو ظاہر کر دے۔

(۱۹) اور تین روز کے بعد **مدین** کی طرف سے **مصر** جانے والا قافلہ آیا انہوں نے پانی لانے والے کو کنوئیں پر بھیجا اس نے اپنا ڈول لٹکایا تو یوسف اس میں بیٹھ گئے۔ پانی والے نے انہیں دیکھا تو خوشی کے مارے پکارا اٹھا۔ واہ واہ یہ تو لڑکا ہے اور اس کے ساتھیوں نے اسے قابل فروخت تجارت کی چیز سمجھ کر چھپالیا اور جو کچھ وہ کر رہے تھے اللہ اس سے خوب واقف ہے۔

(۲۰) اور یوسف کے بھائیوں کو خبر ہوئی تو وہ قافلہ کے مالک (مالک بن ذعر) کے پاس بھائی کو اپنا بھاگا ہوا غلام بتا کر چند درہموں کے عوض فروخت کیا اور انہیں اس کو اپنے پاس رکھنے کی خواہش ہی نہ تھی۔ وہ تو بھائی سے ویسے ہی بیزار تھے۔

الفاظ: نَسْتَبِقُ: ہم دوڑنے میں لگ گئے، ہم تیراندازی کرنے لگے، اِسْتِبَاقٌ مصدر سَبْقٌ مادہ، آگے بڑھنا مضارع (جمع متکلم)۔
اَدْلٰی: اس نے لٹکایا، اِدْلَاءٌ سے معنی ڈول ڈالنے اور ڈول کھینچنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اَسَرُّوْهُ: انہوں نے چھپایا اَسَرُّوْا ماضی کا صیغہ۔
زَاهِدِيْنَ: بیزار، یہ زُهْدٌ اور زَهَادَةٌ سے معنی ہے رغبت اور بیزار ہونے اور تھوڑی پر راضی ہو جانا کے ہیں اسم فاعل کا صیغہ۔

عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢١﴾ وَلَمَّا بَلَغَ
اپنے حکم (کے نافذ کرنے) پر | لیکن | اکثر | لوگ | نہیں جانتے | اور جب وہ (یوسف) پہنچا
ارادے میں غالب ہے لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔ اور جب وہ اپنی جوانی

اَشُدَّهٗٓ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٢٢﴾
اپنی جوانی کو | تو دی ہم نے اُسے | حکمت | اور علم | اور اسی طرح | ہم بدلہ دیتے ہیں | نیکی کرنے والوں کو
کو پہنچے تو ہم نے ان کو حکمت اور علم عطا کیے اور ہم اسی طرح نیکوکاروں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ
اور ورغلانا چاہا اُسے | اُس عورت نے | وہ جس کے گھر میں تھا | اس کے نفس (کی حفاظت) سے | اور اُس نے بند کر دیے
اور جس عورت کے گھر میں یوسفؑ تھے اس نے ان کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا اور تمام دروازے

الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۭ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ
دروازے | اور کہنے لگی | آ، او | اُس نے کہا | اللہ کی پناہ | بیشک وہ | میرا مالک ہے | اُس نے اچھی طرح سے
بند کر لئے۔ اور کہنے لگی آ جا جلدی کر۔ وہ کہنے لگا کہ اللہ کی پناہ۔ بیشک وہ میرا مالک ہے (جس نے) مجھے

مَثْوَايَ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ
رکھا مجھے | بیشک فلاح نہیں پاتے | ظالم لوگ | اور بے شک عورت نے ارادہ کیا | اس کا | اور وہ ارادہ کرتے
اچھی طرح رکھا ہے اور ظالم یقیناً فلاح نہیں پاتے۔ اور بے شک عورت نے اس کا ارادہ کیا اور وہ بھی

بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ۭ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ
اس کا | اگر نہ دیکھ لی ہوتی اُس نے | دلیل | اپنے رب کی | اسی طرح | ہم نے ہٹا دی (پھیر دی) | اُس سے
اس کا ارادہ کرتے اگر وہ اپنے رب کی طرف سے دلیل نہ دیکھ لیتے۔ یوں اس لئے ہوا تاکہ ہم اس سے

السُّوْۗءَ وَالْفَحْشَاۗءَ ۭ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٢٤﴾
بُرائی | اور بے حیائی | بیشک وہ | ہمارے خالص بندوں میں سے تھا
بدکاری اور بے حیائی کو دور رکھیں۔ یقیناً وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے تھے

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا
اور دونوں دوڑے | دروازے کی طرف | اور عورت نے پھاڑ دی | اس کی قمیص | پیچھے سے | اور پایا دونوں نے
اور دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور عورت نے پیچھے سے اس کی قمیص کو پھاڑ ڈالا اور دونوں نے اس کے

سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ۭ قَالَتْ مَا جَزَاۗءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْۗءًا
عورت کے خاوند کو | دروازے کے پاس | وہ کہنے لگی | کیا سزا ہے اُس کی جو | ارادہ کرے | تیری بیوی کے ساتھ | بُرا
خاوند کو دروازے پر (کھڑا) پایا۔ عورت کہنے لگی کہ جو تیری عورت کے ساتھ بُرا ارادہ کرے

اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٥﴾ قَالَ هِىَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ
سوائے اس کے کہ اسے قید کیا جائے | یا (دیا جائے) عذاب دردناک | یوسفؑ نے کہا | اُس نے | ورغلانا چاہا مجھے
اس کی سزا سوائے اس کے اور کیا ہو سکتی ہے کہ یا تو اسے قید کیا جائے یا دردناک سزا دی جائے۔ یوسفؑ نے کہا اُس نے مجھے اپنی طرف

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۱) جب قافلہ مصر پہنچا۔ تو نیلام میں یوسفؑ کو عزیز مصر (وزیر مملکت) نے خرید کر اپنی بیوی زلیخا سے کہا کہ یہ لڑکا اچھا خوبصورت ہے اسے نہایت عزت و آبرو سے رکھو کچھ بعید نہیں کہ بڑا ہو کر ہمیں نفع دے یا بے اولاد ہونے کی وجہ سے ہم اسے اپنا لے پالک بیٹا ہی بنالیں اور اللہ ارشاد فرماتا ہے جس طرح ہم نے یوسفؑ کو اندھیرے کنوئیں سے نجات دی اسی طرح ہم نے ان کو مصر میں بڑی قوت (سلطنت) بھی بخشی تاکہ اس میں عدل و انصاف کا انتظام کریں اور نیز اس لئے کہ انہیں خوابوں کی تعبیر کا علم سکھائیں اور اللہ اپنے حکم کو جاری کرنے میں بڑا زبردست ہے لیکن اکثر لوگ اس کو نہیں جانتے۔

(۲۲) اور جب یوسفؑ عزیز مصر کے ہاں جوان ہوئے تو انہیں ہم نے علم و حکمت دی اور نیک لوگوں کو ہم اسی طرح اچھا بدلہ دیتے ہیں۔

(۲۳) اور اس عورت (زلیخا) نے جس کے گھر میں یوسف پرورش پاتے تھے آپ کی خوبصورتی اور جوانی دیکھ کر آپ کو بہکانا چاہا اور دروازے بند کر کے کہنے لگی آؤ جلدی میری خواہش پوری کرو۔ حضرت یوسفؑ نے کہا میں اس برے کام سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں عزیز مصر میرا سرپرست (پرورش کرنے والا) ہے اس نے میری نہایت عزت سے پرورش کی ہے۔ میں اس کے گھر میں ایسی نامناسب حرکت نہیں کرسکتا یہ سخت ظلم ہے۔ اور ظالم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے۔

(۲۴) اور بلاشبہ زلیخا نے تو یوسفؑ سے گناہ کا ارادہ کر ہی لیا تھا اگر یوسف کو اللہ کی طرف سے یہ دلیل ذہن میں نہ آتی کہ آقا کے مال میں خیانت ظلم ہے تو انہوں نے بھی زلیخا سے گناہ کا ارادہ کر ہی لیا ہوتا۔ اسی طرح ہم نے انہیں اس گناہ سے بچالیا تاکہ ان سے برائی اور بے حیائی کو ہٹادیں کیونکہ وہ ہمارے خالص فرمانبرداروں میں سے تھے۔

(۲۵) اور اس موقع پر دونوں یوسف و زلیخا دروازے کی طرف باہر نکلنے کے لئے بھاگے یوسف تو اپنی جان چھڑانے کو اور زلیخا ان کے پکڑنے کو اور زلیخا نے پیچھے سے آپ کی قمیص کھینچ کر پھاڑ ڈالی۔ اتنے میں دونوں نے زلیخا کے خاوند عزیز مصر کو دروازے کے پاس کھڑا پایا۔ زلیخا نے اپنی برائی پر پردہ ڈالنے کو عزیز سے کہا کہ جو شخص آپ کی بیوی سے برائی کا ارادہ کرے اس کے سوا اس کی اور کیا سزا ہوسکتی ہے کہ اسے قید کردیا جائے یا سخت عذاب دیا جائے۔

انوار: اَکْرِمِیْ: تو آبرو سے رکھ، تو باعزت کر۔ اِکْرَامٌ سے امر کا صیغہ (واحد مونث حاضر)۔ اِسْتَبَقَا: وہ دونوں دوڑے، ان دونوں کے ایک دوسرے پر سبقت کی۔ اِسْتِبَاقٌ سے معنی ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کے ہیں ماضی کا صیغہ (تثنیہ مذکر غائب)۔ اَلْفَیَا: ان دونوں نے پایا۔ اِلْفَاءٌ سے ماضی کا صیغہ (تثنیہ مذکر غائب)۔

نَّفْسِي وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ

میرے نفس (کی حفاظت سے | اور گواہی دی | ایک گواہ نے | اس (عورت) کے کنبے میں سے | کہ اگر ہے | اُس کی قمیص

مائل کرنا چاہا تھا اور عورت کے قبیلے میں سے ایک گواہی دینے والے نے گواہی دی کہ اگر یوسف کی قمیص آگے

قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٦﴾ وَاِنْ

پھٹی ہوئی | آگے سے | تو وہ عورت سچی ہے | اور وہ | جھوٹوں میں سے ہے | اور اگر

سے پھٹی ہو تو وہ عورت سچی ہے اور یوسفؑ جھوٹا ہے۔ اور اگر

كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ

ہے | اُس کی قمیص | پھٹی ہوئی | پیچھے سے | تو وہ عورت جھوٹی ہے | اور وہ

یوسفؑ کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہو تو وہ عورت جھوٹی ہے اور یوسف

الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٧﴾ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ

سچوں میں سے ہے | پھر جب دیکھا | اُس کی قمیص | پھٹی ہوئی | پیچھے سے | اس نے کہا | بیشک یہ

سچا ہے۔ پھر جب خاوند نے اُس کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہوئی دیکھی تو کہا کہ یہ

مِنْ كَيْدِكُنَّ ۭ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿٢٨﴾ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۫

تم عورتوں کا فریب (ہے) | بیشک تمہارا فریب | بہت بڑا ہے | اے یوسفؑ! | جانے دو | اس بات کو

تم عورتوں کا فریب ہے بیشک تمہارا فریب بہت بڑا ہے۔ اے یوسفؑ! اس بات کو جانے دو

وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ښ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿٢٩﴾ وَقَالَ نِسْوَةٌ

اور اے عورت تو معافی مانگ | اپنے گناہ کی | بیشک تو ہی | خطا کار ہے | اور کہنے لگیں عورتیں

اور اے عورت! تو اپنے گناہ کی معافی مانگ۔ بیشک تو ہی گنہگاروں میں سے ہے۔ اور شہر میں

فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ

شہر میں | کہ عزیز (مصر) کی بیوی | ورغلانا چاہتی ہے | اپنے غلام کو | اُس کے نفس (کی حفاظت سے)

عورتیں کہنے لگیں کہ (دیکھو) کہ عزیز کی عورت اپنے غلام کو (ناجائز طور پر) اپنی طرف مائل کرنا چاہتی ہے

قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۭ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٠﴾ فَلَمَّا سَمِعَتْ

فریفتہ کرلیا ہے اُسے | اپنی محبت میں | بیشک ہم تو دیکھتی ہیں اسے | کھلی گمراہی میں | پھر جب | اُس (عورت) نے سنیں

اس کی محبت (اس کے دل میں) جگہ پکڑ گئی ہے بیشک ہم اسے کھلی غلطی پر دیکھتے ہیں۔ پھر جب اس نے عورتوں کے

بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ

اُن کے فریب کی باتیں | تو دعوت بھیجی | اُن کی طرف | اور تیار کی | اُن کے لئے | ایک مجلس (ضیافت) | اور دے دی

فریب کی باتیں سنیں تو انہیں بلا بھیجا اور اُن کے لئے ایک مجلس ترتیب دی اور ان میں سے ہر ایک کو (پھل کاٹنے کے لئے)

كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ

ہر ایک کو | اُن میں سے | ایک چھری | اور کہنے لگی (یوسفؑ سے) | تو نکل | اُن کے سامنے

ایک ایک چھری دے دی اور یوسف سے کہا کہ ان کے سامنے آؤ تو

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۶) حضرت یوسفؑ نے کہا کہ اسی عورت نے مجھے فریب دینا چاہا تھا کہ میں اس کی خواہش پوری کروں اور زلیخا کے خاندان میں سے ایک گواہ نے یوں گواہی دی کہ اگر یوسف کا کرتہ آگے سے پھٹا ہوا ہے تو وہ سچی ہے اور یوسف جھوٹا کیونکہ ممکن ہے کہ یوسف اس کو پکڑنا چاہتے ہوں اور وہ مزاحمت کرے اور اس کشمکش میں یوسف کا کرتہ آگے سے پھٹ جائے۔ (ف) صحیح احادیث میں ہے کہ وہ گواہ ایک شیر خوار بچہ تھا جو اللہ کے حکم سے معجزہ کے طور پر جھولے میں حضرت یوسف کی بے گناہی ثابت کرنے کے لئے بول پڑا تھا۔

(۲۷) اور اگر یوسف کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہوا ہے تو زلیخا جھوٹی ہے اور وہ سچا۔ اس لئے کہ زلیخا نے اسے پکڑنے کے لئے کھینچ کر کرتہ پھاڑ دیا ہوگا۔

(۲۸) پھر جب عزیز مصر نے دیکھ لیا کہ آپؑ کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہوا ہے تو زلیخا سے کہنے لگا کہ بیشک یہ تم عورتوں کا فریب ہے اور واقعی تمہارا فریب بہت بڑا ہے۔ غلطی تمہاری ہی ہے۔

(۲۹) پھر وزیر نے یوسف سے کہا کہ اس بات کو جانے دو اور زلیخا سے کہا کہ تو اپنے جرم کی معافی مانگ' بلاشبہ تو ہی خطا کار ہے۔

(۳۰) اور مصر کی عورتیں کہنے لگیں کہ عزیز مصر کی عورت اپنے غلام کو بہکا کر اپنے ساتھ گناہ کرنے کے لئے قابو میں کرنا چاہتی ہے کیونکہ وہ اس کے عشق میں مبتلا ہوگئی ہے اور ہم کو وہ سخت خطا کار معلوم ہوتی ہے کہ ایک غلام کے پیچھے پڑ گئی ہے۔

لغات: صَدَقَتْ: اس نے سچ کہا' وہ سچ بولی' صِدْقٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ قُدَّ: پھاڑا گیا' چیرا گیا' ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ قَدَّتْ: اس عورت نے پھاڑ دیا' ماضی معروف (واحد مونث غائب)۔ تُرَاوِدُ: وہ بہلاتی ہے' وہ خواہش کرتی ہے' اکساتی ہے' پھسلاتی ہے' مُرَاوَدَۃٌ سے معنی دوسرے سے کسی کام کے چاہنے ڈالنے کے ہیں' مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ شَغَفَهَا: اس نے اس کو فریفتہ کرلیا' اس کے دل میں اتر گیا' اس نے اس کے دل میں جگہ پکڑ لی شَغَفَ' شَغُفٌ سے معنی محبت کے دل کے پردوں میں اتر جانے کے ہیں ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ

پھر جب اُن عورتوں نے دیکھا اُسے | تو حیران رہ گئیں | اور انہوں نے کاٹ لئے | اپنے ہاتھ | اور کہنے لگیں | پناہ | اللہ کی

جب انہوں نے اُسے دیکھا تو حیران رہ گئیں اور (فرطِ حیرت میں) اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور کہنے لگیں اللہ کی پناہ!

مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ

نہیں ہے یہ | انسان | نہیں | یہ | مگر | فرشتہ (ہے) | معزز | وہ بولی | پس یہ وہی ہے جو کہ

یہ شخص بشر نہیں یہ تو ایک قابل عزت فرشتہ ہے۔ (عزیز کی بیوی) کہہ اُٹھی یہی تو وہ ہے جس کے معاملہ میں تم

لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ؕ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ

تم نے مجھے ملامت کی | اس میں | اور بیشک | میں نے اُسے ورغلایا | اُس کے نفس (کی حفاظت) سے | تو اُس نے (اپنی عزت) بچالی

مجھے ملامت کرتی تھیں۔ بیشک میں نے اسے اپنی طرف مائل کرنا چاہا تو اُس نے (اپنے آپ کو) بچالیا

وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۳۲﴾

اور | اگر | وہ نہ کرے گا | جو میں اُس کو کہتی ہوں | تو ضرور وہ قید کیا جائے گا | اور ضرور ہوگا | ذلیل لوگوں میں سے

اور جو میں کہتی ہوں اگر اُس نے نہ کیا تو یقیناً وہ قید کردیا جائے گا اور بے عزت لوگوں میں سے ہوگا

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَيْهِ ۚ

اُس نے کہا | اے میرے رب! | قید خانہ | زیادہ پسند ہے | مجھے | اُس سے | جس کی طرف وہ مجھے بلاتی ہیں

یوسفؑ نے دُعا کی کہ اے میرے ربّ! مجھے قید اس سے زیادہ پسند ہے جس کی طرف وہ مجھے بلاتی ہے۔

وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ

اور اگر تو نہ ہٹائے گا | مجھ سے | ان کے فریب کو | تو میں جھک جاؤں گا | اُن کی طرف | اور ہوجاؤں گا

اور اگر تو نے ان کے مکر و فریب کو مجھ سے نہ روکا تو میں اُن کی طرف مائل ہوجاؤں گا اور جاہلوں

الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۳﴾ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ

جاہلوں میں سے | پس قبول فرمائی | اس کی (دعا) | اس کے رب نے | پس ہٹادیا | اس سے | اُن (عورتوں) کے مکر کو | بیشک

میں شامل ہوجاؤں گا پس اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کرلی اور اس سے ان کے مکروفریب کو دور کردیا بیشک

هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۴﴾ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا

وہی | سننے والا | جاننے والا ہے | پھر (مناسب) معلوم ہوا ان کو | اس کے بعد | کہ دیکھ لیں انہوں نے

اللہ تعالیٰ ہر بات کو سنتا اور جانتا ہے۔ پھر جب انہوں نے سب نشانیاں دیکھ لیں تو ان کو یہی بات

ع الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۳۵﴾ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ

نشانیاں | کہ اُسے ضرور قید میں ڈالیں | ایک مدت تک | اور داخل ہوئے | اُس کے ساتھ | قید خانہ میں

سوجھی کہ یوسفؑ کو ایک وقت تک قید کردیں اور اس کے ساتھ قید خانہ میں دو نوجوان

فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّيْۤ اَرٰىنِيْۤ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ

دو جوان | کہا | ایک نے اُن میں سے | بیشک میں نے دیکھا | میں نچوڑ رہا ہوں | شراب | اور | کہا

داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ میں اپنے آپ کو (خواب میں) دیکھتا ہوں کہ شراب نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳۱) پھر جب زلیخا نے ان کی یہ گستاخانہ، بے عزتی سے بھری باتیں سنیں تو اس نے انہیں بلا بھیجا اور ان کے لئے ایک دعوت کی مجلس تیار کی اور ان میں سے ہر ایک عورت کو پھل کاٹنے کے لئے ایک چھری دے دی اور یوسفؑ سے کمرے سے ان کے سامنے آنے کو کہا جب وہ باہر نکل آئے تو عورتوں نے حضرت یوسفؑ کو خوبصورتی میں سب سے برتر پایا۔ اور سخت حیران ہو کر پھل کاٹنے کے بجائے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور پکار اٹھیں کہ خدا کی پناہ یہ کوئی انسان نہیں یہ تو کوئی معزز فرشتہ ہے۔

(۳۲) یہ دیکھ کر زلیخا ان سے کہنے لگی یہ غلام وہی تو ہے جس کی نسبت تم مجھے ملامت کرتی تھیں اور میں نے اسے ورغلانا چاہا تھا کہ وہ میرے قابو میں آجائے لیکن اس نے اپنی عزت کو بچائے رکھا۔ اور اگر آئندہ وہ میرا کہنا نہ مانے گا تو ضرور قید میں ڈالا جائے گا اور ذلیل ہو گا۔

(۳۳) اس پر حضرت یوسفؑ نے اللہ سے دعا کی کہ بار خدایا! میرے لئے قید خانہ اس بات سے بدرجہا بہتر ہے جس کی طرف یہ عورتیں مجھے دعوت دیتی ہیں اور اگر تو مجھے ان کے فریب و مکر سے نہ بچائے گا تو میں ان کی باتوں میں آکر جہالت کا کام کر بیٹھوں گا۔

(۳۴) پس اللہ نے ان کی دعا قبول فرما کر انہیں ان کے مکر سے محفوظ رکھا۔ بیشک وہ سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

(۳۵) پھر جب عزیز اور اس کے کنبہ والوں نے یوسفؑ کی بے قصوری کے دلائل دیکھ لئے تو اپنی خفت مٹانے کے لئے انہیں کچھ مدت تک ان کو قید میں رکھنا مناسب معلوم ہوا اور انہیں قید خانہ میں ڈال دیا۔

لغات: اَرْسَلَتْ: اس عورت نے بھیجا، اِرْسَالٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ مُتَّکَاءً: سہارا لگانے کی جگہ جس پر ٹیک لگائی جائے، گاؤ تکیہ، مسند، اسم مکان۔ رَاَیْنَهٗ: ان عورتوں نے اس کو دیکھا، رَاٰیَ رُؤْیَۃٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مونث غائب)۔
اِسْتَعْصَمَ: اس نے تھام رکھا، بچا لیا، اِسْتِعْصَامٌ سے، جس کے معنی تھام رکھنے اور روک رکھنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اَصْبُ: میں مائل ہو جاؤں گا، صَبْوَۃٌ سے معنی مائل ہونے اور مشتاق ہونے کے ہیں مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔
لَیَسْجُنُنَّهٗ: ضرور ہی وہ اس کو قید کر دیں گے مضارع (جمع مذکر غائب)۔
سِکِّیْنًا: چھری، چاقو، سَکَاکِیْنَ جمع یہ سُکُوْنٌ سے اسم مشتق ہے۔

الْاٰخَرُ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْهُ
دوسرے نے | کہ میں نے دیکھا | میں اُٹھائے ہوئے ہوں | اپنے سر پر | روٹی | کہ کھا رہے ہیں | اس میں سے پرندے
نے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ میں نے سر پر روٹیاں اُٹھا رکھی ہیں ان میں سے پرندے کھا رہے ہیں

نَبِّئْنَا بِتَاْوِیْلِهٖ ؕ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ لَا
بتاؤ ہمیں | اس کی تعبیر | بیشک ہم تجھے دیکھتے ہیں | نیکو کاروں میں سے | فرمایا | نہیں
ہمیں اس کی تعبیر بتایئے بیشک ہم آپ کو نیکوکاروں میں سے دیکھتے ہیں۔ یوسفؑ نے کہا کھانا

یَاْتِیْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِیْلِهٖ قَبْلَ اَنْ
آتا تمہارے پاس | کھانا | جو تمہیں دیا جاتا ہے | مگر | میں بتا دوں گا تمہیں | اس کی تعبیر | پہلے اس کے
جو تمہیں کھلایا جاتا ہے تمہارے پاس آنے بھی نہ پائے گا کہ اس کے آنے سے پہلے میں تم کو اس خواب کی

یَّاْتِیَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ ؕ اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ
کہ وہ آئے تمہارے پاس | یہ اس (علم) سے ہے جو | سکھایا ہے مجھے | میرے رب نے | بیشک میں نے چھوڑ دیا | دین اس قوم کا
تعبیر بتا دوں گا یہ اس (علم) سے ہے جو میرے رب نے مجھے سکھایا ہے میں ان لوگوں کا مذہب چھوڑ چکا ہوں

لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ اتَّبَعْتُ
جو ایمان نہیں لاتے | اللہ پر | اور وہ | آخرت کے | منکر ہیں | اور میں نے پیروی کی
جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت (کے دن) سے بھی انکار کرتے ہیں اور میں اپنے

مِلَّةَ اٰبَآءِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَآ
دین | اپنے باپ دادا | ابراہیمؑ | اور اسحاقؑ | اور یعقوبؑ کی | نہیں ہے مناسب | ہمارے لئے
باپ دادا ابراہیمؑ اسحاقؑ اور یعقوبؑ کے مذہب پر چلتا ہوں۔ ہمارے لئے یہ بات مناسب

اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا
کہ ہم شریک ٹھہرائیں | اللہ کا | کسی چیز کو | یہ ہے | فضل اللہ کا | ہم پر
نہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہرائیں یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر اور سب لوگوں

وَ عَلَی النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾ یٰصَاحِبَیِ
اور سب لوگوں پر | لیکن | اکثر لوگ | شکر نہیں کرتے | اے میرے ساتھیو!
پر فضل ہے لیکن اکثر لوگ (اس کے) شکر گزار نہیں ہوتے۔ اے میرے قیدی

السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ
قید کے ساتھیو! | کیا | کیا معبود | مختلف | بہتر ہیں | یا اللہ | ایک
ساتھیو! کیا جدا جدا کئی معبود بہتر ہیں یا اللہ جو ایک

الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَا
زبردست غالب | نہیں پوجتے تم | اُس کے سوا | مگر چند ناموں کو | جو رکھ لئے ہیں خود
اور زبردست ہے تم اللہ تعالیٰ کے سوا صرف ناموں ہی کی پرستش کرتے ہو جو تم نے اور تمہارے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳۶) اور حضرت یوسفؑ کے ہمراہ دو جوان یعنی شاہی باورچی اور شاہی ساقی بھی بادشاہ کو زہر دینے کے جرم میں قید ہوکر جیل میں داخل ہوئے اور حضرت یوسفؑ کے اچھے اخلاق دیکھ کر ان سے مانوس ہوگئے اور اپنے خواب بیان کئے۔ ساقی نے تو کہا کہ میں نے دیکھا میں بادشاہ کو انگوری شراب نچوڑ کر پلا رہا ہوں اور باورچی نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ میرے سر پر روٹیاں ہیں اور پرندے ان میں سے نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں ہمیں اس کی تعبیر بتائیے۔ آپ بڑے نیکوکار معلوم ہوتے ہیں۔

(۳۷) حضرت یوسفؑ نے تعبیر خواب بیان کرنے سے پہلے انہیں دین حق کی تبلیغ کرنا مناسب سمجھا، اور اپنا ایک معجزہ بیان کر کے اپنی نبوت کا ثبوت دیا۔ کہ جو تمہیں ہر روز جیل میں کھانا ملتا ہے تمہارے پاس آنے سے پیشتر میں تمہیں اس کی حقیقت بتا دیتا ہوں اور یہ علم تعبیر منجملہ ان امور کے ہیں جو مجھے اللہ نے سکھائے ہیں یہ کوئی علم نجوم یا کہانت نہیں اور اس اللہ کی مہربانی کی وجہ یہ ہے کہ میں ان لوگوں کے دین پر نہیں ہوں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے۔

(۳۸) اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیمؑ واسحاقؑ و یعقوبؑ کے سچے دین کی پیروی کی ہے۔ ہمارے لئے یہ ہرگز جائز نہیں کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہرائیں۔ یہ حق دین کی پیروی ہم پر اور سب لوگوں پر اللہ کا فضل ہے لیکن اکثر لوگ اللہ کا شکر نہیں کرتے۔

(۳۹) پھر اپنی نبوت کی تصدیق کے بعد ان سے کہا کہ اے میرے جیل کے ساتھیو! کیا مختلف اقسام کے جھوٹے معبود بہتر ہیں یا ایک اللہ زبردست؟

لغوات: اَعْصِرُ: میں نچوڑتا ہوں عَصْرٌ سے معنی نچوڑنے کے ہیں مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ اَحْمِلُ: میں اٹھا رہا ہوں حَمْلٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔

اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ

تم نے | اور تمہارے باپ دادا نے | نہیں نازل کی | اللہ نے | ان کی | کوئی دلیل

باپ دادا نے گھڑ لئے ہیں (اور) جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ

نہیں ہے حکم (کسی کا) | سوائے اللہ کے | اُس نے حکم دیا | کہ عبادت نہ کرو | مگر | صرف اس کی

حکومت صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اُس نے حکم دیا ہے کہ تم اُس کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرو۔

ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

یہ ہے | دین | سیدھا (برحق) | لیکن | اکثر | لوگ

یہی درست دین ہے۔ لیکن اکثر لوگ

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٠﴾ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ

نہیں جانتے | اے میرے قید خانہ کے ساتھیو! | تم دونوں میں سے ایک | پلائے گا | اپنے مالک کو

نہیں جانتے۔ اے میرے قید خانہ کے ساتھیو! تم میں سے ایک اپنے مالک کو شراب پلائے

خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ

شراب | اور جو | دوسرا ہے | تو وہ سولی پر لٹکایا جائے گا | پس کھائیں گے | پرندے

گا۔ اور جو دوسرا ہے اس کو سولی پر لٹکایا جائے گا پس پرندے اس کے سر کو نوچ نوچ کر

مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ﴿٤١﴾ وَقَالَ

اُس کے سر سے | فیصلہ ہو چکا | اس بات کا | جس (کے بارے) میں | تم پوچھتے ہو | اور فرمایا

کھائیں گے اس بات کا فیصلہ ہو چکا ہے جس (کے بارے) میں تم پوچھتے ہو۔ اور ان دونوں میں

لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۫ فَاَنْسٰهُ

اُس سے (جس کی نسبت) | خیال تھا | کہ وہ رہا ہو گا | اُن دونوں میں سے | میرا تذکرہ کرنا | اپنے مالک کے پاس | پس اُسے بھلا دیا

سے جس کو یوسف نے خیال کیا تھا کہ بچ جائے گا اُس سے کہا کہ اپنے مالک کے پاس میرا ذکر کرنا۔ مگر شیطان

الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿٤٢﴾ ع ٥

شیطان نے | ذکر کرنا اپنے مالک سے | تو (یوسف) رہا | قید میں | چند | سال

نے اسے اپنے مالک سے ذکر کرنا بھلا دیا تو یوسف چند سال قید میں رہا۔

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ

اور کہا بادشاہ نے | کہ میں دیکھتا ہوں | سات | گائیں | موٹی تازی | کھا رہی ہیں انہیں | سات

اور بادشاہ نے کہا کہ میں (خواب میں) دیکھتا ہوں کہ سات موٹی تازی گائیں ہیں ان کو سات دبلی پتلی

عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ

دبلی پتلی | اور سات | بالیں (خوشے) | سبز | اور دوسری | سوکھی ہوئی

گائیں کھا رہی ہیں اور سات خوشے سبز ہیں اور (سات) خشک

آیت نمبر

(۴۰) اللہ کے سوا تم جن جھوٹے معبودوں کی عبادت کرتے ہو وہ صرف نام کے معبود ہیں جو خود تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے مقرر کر لئے ہیں۔ اللہ نے ان کے حق ہونے کی کوئی دلیل نازل نہیں کی۔ اس نے تو حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو یہی تو دین برحق ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

(۴۱) اے میرے جیل کے دوستو! ایک تو تم میں سے (ساقی) رہا ہو کر بادشاہ کو شراب پلانے کی ڈیوٹی پر واپس مقرر ہو جائے گا اور دوسرا (باورچی) سُولی پر چڑھایا جائے گا اور پرندے اس کے سر کا گوشت نوچ نوچ کر کھائیں گے جس بات کی حقیقت تم مجھ سے دریافت کرتے تھے اللہ کی طرف سے اس کا فیصلہ ہو گیا ہے۔

(۴۲) اور جس کی نسبت حضرت یوسفؑ کو خیال تھا کہ وہ بری ہو جائے گا (یعنی ساقی) اس سے کہا کہ تم بادشاہ سے میری بے گناہی کا ذکر کرنا۔ لیکن اسے رہا ہو کر بادشاہ سے اس بات کا ذکر کرنا یاد نہ رہا۔ اس لئے حضرت یوسفؑ کئی سال تک جیل میں رہے۔

افعال: تَسْتَفْتِیٰنِ: تم دونوں تحقیق چاہتے ہو، سوال کرتے ہو۔ اِسْتِفْتَاءٌ سے مضارع کا صیغہ (تثنیہ مذکر حاضر)۔

يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِىْ فِىْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا
اے اہل دربار! | بتاؤ مجھے تعبیر | میرے خواب کی | اگر | ہوتم | خواب کی
اے سردارو! مجھے میرے خواب کی تعبیر بتاؤ اگر تم خواب کی تعبیر دینے والے ہو (تعبیر دینا

تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَ مَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ
تعبیر دینے والے | انہوں نے کہا | (یہ) پریشان | خواب ہیں | اور | نہیں ہم | تعبیر
جانتے ہو) اُنہوں نے کہا کہ (یہ) پریشان خواب ہیں اور ہم خوابوں کی تعبیر

الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَقَالَ الَّذِىْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ
خوابوں کی | جاننے والے | اور بولا وہ شخص | جو رہا ہوا تھا | اُن دونوں (قیدیوں) میں سے | اور یاد آیا اُسے
جاننے والے بھی نہیں اور وہ جو ان دونوں میں سے بچا تھا اور اُسے ایک مدت

بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾ يُوْسُفُ اَيُّهَا
ایک مدت کے بعد | (کہ) میں بتاؤں گا تمہیں | اس کی تعبیر | پس مجھے بھیج دو | اے یوسف | اے
کے بعد یاد آیا' کہا کہ میں تمہیں اس کی تعبیر بتاؤں گا پس مجھے بھیج دو۔ اے یوسف اے

الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِىْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ
بہت سچے! | ہمیں (خواب کی تعبیر) بتا | سات | گائیوں (کے متعلق) | موٹی تازی | کہ کھا رہی ہیں انہیں | سات
سچے انسان! ہمیں (خواب کی تعبیر) بتا دیجئے (کہ) سات موٹی تازی گائیں ہیں' اُن کو سات دبلی پتلی (گائیں)

عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ
دبلی پتلی | اور سات | بالیں (خوشے) | سبز | اور دوسری | سوکھی ہوئی
کھا رہی ہیں اور سات خوشے ہیں سبز اور دوسرے (سات) خشک۔

لَّعَلِّىْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ
تاکہ میں | واپس جاؤں | لوگوں کے پاس | تاکہ وہ جان لیں | فرمایا
تاکہ میں لوگوں کے پاس لوٹ کر جاؤں شاید انہیں بھی علم ہوجائے یوسف نے کہا

تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ
تم بوؤ گے (فصلیں) | سات | سال | لگاتار | پھر جو | تم کاٹو | تو اُسے چھوڑ دو
تم سات سال لگاتار کاشتکاری کرتے رہو گے۔ پھر جو تم کاٹو تو اسے اس کے خوشوں

فِىْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ يَاْتِىْ مِنْۢ بَعْدِ
اُس کی بالوں (خوشوں) میں | مگر | تھوڑا سا | جو تم کھالو | پھر آئیں گے | بعد
میں چھوڑ دو ہاں مگر تھوڑا سا جو تم اس میں سے کھاؤ گے پھر اس کے بعد سات

ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ
اس کے | سات (سال) | سخت | کہ کھا جائیں گے | جو کچھ | تم نے پہلے (جمع کر) رکھا ہوگا | اُن کے لئے
سخت سال آئیں گے تم نے جو کچھ ان کیلئے پہلے سے جمع کر رکھا ہوگا' اسے کھا جائیں گے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴۳) اور ایک عرصہ کے بعد بادشاہ نے بھی خواب دیکھا تو درباریوں سے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ سات موٹی تازی گائیں ہیں جنہیں سات دبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں اور میں نے سات سبز اور سات سوکھی ہوئی بالیں (سٹے، بھٹے) دیکھی ہیں۔ اگر تمہیں خوابوں کی تعبیر کا علم ہے تو مجھے اس کی تعبیر بتاؤ۔

(۴۴) وہ بولے۔ حضور! یہ تو خواب و خیال ہیں اور ہم خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے۔

(۴۵) اور وہ ساقی جو قید خانہ سے رہا ہو کر آیا تھا اسے اب ایک عرصہ کے بعد یوسفؑ کا واقعہ یاد آیا تو اس نے کہا مجھے بھیجو۔ میں تمہیں اس کی تعبیر لا دوں گا۔

(۴۶) چنانچہ اجازت لے کر حضرت یوسفؑ سے جا کر کہا۔ اے سچے دوست! ہمیں اس خواب کی تعبیر بتائیے کہ سات موٹی تازی گائیں ہیں انہیں سات دبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالیں سبز اور سات سوکھی ہوئی تا کہ میں واپس جا کر لوگوں کو اس سے آگاہ کروں۔

(۴۷) حضرت یوسفؑ نے فرمایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ سات سال برابر لگاتار فصلیں بوؤ گے پھر جو فصل کاٹو اسے اس کے بالوں میں چھوڑ دینا۔ البتہ جتنا تمہیں کھانے کے لئے روزانہ درکار ہو۔ صرف اتنا استعمال کرتے رہنا باقی ذخیرہ رکھنا۔

افعال: اِدَّکَرَ: اس کو یاد آ گیا' اِدِّکَارٌ سے معنی یاد کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اَفْتِنَا: تو ہم کو حکم دے' اَفْتِ' اِفْتَاءٌ سے معنی فتویٰ دینے اور مشکل احکام کا جواب دینے کے ہیں' امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ نَجَا: نجاہ مصدر اس نے رہائی پائی' وہ بچ گیا۔ اَرْجِعُ: میں واپس جاؤں' رُجُوْعٌ سے معنی لوٹنے اور واپس ہونے کے ہیں' مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ تَزْرَعُوْنَ: تم بوؤ گے' کاشت کرو گے' کھیتی کرو گے زَرْعٌ سے معنی کھیتی اگانے کے ہیں مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: یٰبِسٰتٍ: یَبْسٌ سے سوکھی ہوئی (جو سبز اور تر و تازہ نہ ہو) اسم فاعل (جمع مونث) ماضی معروف (واحد مذکر غائب)۔ دَاَبًا: یہ بھی دَابَ یَدْاَبُ کا مصدر ہے معنی حال' عادت' رسم دستور کے ہیں۔ عِجَافٌ: لاغر' دبلی' ایسا لاغر جس کا نہ گوشت ہو نہ چربی یہ عَجَفٌ سے بنا ہے جس کے معنی چربی کے جاتے رہنے کے ہیں۔

إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تُحْصِنُونَ ﴿٤٨﴾ ثُمَّ يَأْتِي مِنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ
سوائے تھوڑے (سے اناج) کے | جو تم بچاؤ گے | پھر آئے گا | بعد | اس کے
سوائے اس کے جو تم تھوڑا بچاؤ گے۔ پھر اس کے بعد ایک سال آئے

عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ﴿٤٩﴾ وَقَالَ
ایک (ایسا) سال کہ اُس میں | بارش ہوگی | لوگوں پر | اور اُس میں | وہ (میووں کا رس) نچوڑیں گے | اور کہا
گا اس میں لوگوں کے لئے خوب بارش ہوگی اور اس میں رس نچوڑیں گے اور بادشاہ

الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ
بادشاہ نے | کہ لے آؤ اُسے میرے پاس | پھر جب آیا اُس کے پاس | (شاہی) قاصد | (یوسفؑ نے) کہا | لوٹ جاؤ
نے کہا کہ اُسے میرے پاس لے آؤ پھر جب قاصد اس کے پاس آیا تو یوسفؑ نے کہا کہ اپنے مالک

إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ
اپنے مالک کے پاس | پس اُس سے پوچھو | کیا حال ہے؟ | اُن عورتوں کا | جنہوں نے | کاٹ لئے تھے
کے پاس واپس جاؤ اور اس سے پوچھو کہ اُن عورتوں کا کیا معاملہ ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ

أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ﴿٥٠﴾ قَالَ مَا
اپنے ہاتھ | بیشک | میرا رب | اُن کے مکر سے | خوب واقف ہے | (بادشاہ نے) کہا | کیا
کاٹ لئے تھے بیشک میرا رب اُن کے مکر سے خوب واقف ہے۔ بادشاہ نے (ان عورتوں

خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدتُّنَّ يُوسُفَ عَن نَّفْسِهِ ۚ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ
حال ہے تمہارا | جب | تم نے ورغلانا چاہا | یوسفؑ کو | اُس کے نفس (کی حفاظت) سے؟ | وہ بولیں | پناہ اللہ کی
سے) کہا، جب تم نے یوسفؑ کو اس کے نفس (کی حفاظت) سے ورغلانا چاہا تو تمہارا کیا حال تھا؟ وہ کہنے لگیں، اللہ

مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِن سُوءٍ ۚ قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ
ہم نے نہیں پائی | اُس میں | کوئی برائی | بولی | عورت (بیوی) | عزیز (مصری)
کی پناہ ہم نے اس میں کوئی برائی نہیں دیکھی۔ عزیز (مصر) کی عورت نے کہا

الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ
اب | ظاہر ہوگئی | حق (بات) | میں نے اُسے ورغلانا چاہا تھا | اُس کے نفس (کی حفاظت) سے
اب حقیقت ظاہر ہوگئی ہے میں نے (ہی) اُسے اُس کے نفس (کی حفاظت) سے ورغلایا

وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٥١﴾ ذَٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ
اور بیشک وہ | سچوں میں سے ہے | یہ (اس لئے) | کہ وہ جان لے | کہ میں نے | نہیں
اور بیشک وہ سچا ہے۔ (یوسفؑ نے کہا) کہ یہ اس لئے پوچھا تھا کہ معلوم ہوجائے کہ میں نے اس

أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ﴿٥٢﴾
خیانت کی اُس کی | پیٹھ پیچھے | اور یہ کہ اللہ | نہیں چلنے دیتا | فریب | خیانت کرنے والوں کا
کی عدم موجودگی میں خیانت نہیں کی تھی اور بیشک اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کے مکر کو چلنے نہیں دیتا۔

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴۸) پھر اس کے بعد سات برس سخت قحط کے آئیں گے کہ جو کچھ تم نے پہلے سات فراوانی کے سالوں میں ذخیرہ کیا ہوگا۔ وہ سب کھا جائیں گے سوائے تھوڑے سے اناج کے جو تم بیج بونے کے لئے محفوظ رکھو گے۔

(۴۹) پھر اس کے بعد ایک برس ایسا خوشحالی کا آئے گا کہ بارش بہت ہوگی اور پھل پھول کثرت سے ہوں گے اور لوگ کثرت سے انگور و زیتون وغیرہ سے شراب اور تیل نکالیں گے۔

(۵۰) چنانچہ یہ واقعہ اس نے جا کر بادشاہ سے عرض کیا تو حکم ہوا کہ یوسفؑ کو ہمارے پاس لے آؤ۔ پھر وہ قاصد حضرت یوسفؑ کے پاس واپس آیا تو انہوں نے اس سے کہا کہ بادشاہ کی خدمت میں واپس جا کر پوچھو کہ ان عورتوں کا کیا قصہ تھا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے۔ بلاشبہ میرا رب ان کے مکر و فریب سے باخبر ہے۔

(۵۱) بادشاہ نے انہیں بلا کر پوچھا کہ تمہیں کیا حقیقت معلوم ہے جبکہ تم نے یوسفؑ کو اس کے نفس کی عصمت سے ورغلا کر اپنے بس میں کرنا چاہا تھا۔ وہ کہنے لگیں خدا کی پناہ ہم نے یوسفؑ میں کسی قسم کی برائی نہیں معلوم کی۔ زلیخا بولی۔ اب تو حق ظاہر ہی ہو گیا۔ واقعی میں نے ہی اسے اس کی عصمت سے ورغلا کر اپنے بس میں کرنا چاہا تھا البتہ وہ بالکل سچا اور پاک دامن ہے۔

(۵۲) حضرت یوسفؑ نے کہا میں نے یہ کارروائی اس لئے کروائی ہے کہ عزیز مصر کو معلوم ہو جائے کہ میں نے پوشیدہ طور پر اس سے خیانت نہیں کی تھی اور اللہ خیانت کرنے والوں کے فریب کو کامیاب نہیں ہونے دیتا۔

لغات: قَدَّمْتُمْ: تم نے پہلے سے لکھ چھوڑا ہوگا، ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ یُغَاثُ: غَیْثٌ مصدر مینہ برسایا جائے گا مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔ اِرْجِعْ: تو لوٹ جا، پھر جا، رَجُوْعٌ سے امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ تُحْصِنُوْنَ: تم روکے، بچائے رکھو، حفاظت رکھو، اِحْصَانٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ رَاوَدْتُّنَّ: تم نے گفت و شنید کی، تم کو پھسلایا، مُرَاوَدَۃٌ سے معنی دوسرے کو کسی کام پر جس کے کرنے کا وہ ارادہ نہ رکھتا ہو پھسلانا، آمادہ کرنا، ماضی کا صیغہ (جمع مونث حاضر)۔ حَصْحَصَ: وہ کھل گیا، ظاہر ہو گیا، حَصْحَصَۃٌ ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اَخُنْہُ: میں نے اس سے خیانت کی، اَخُنْ، خِیَانَۃٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ خَطْبُکُنَّ: تمہارا حال، حقیقت خَطْبٌ (جمع مونث حاضر)۔

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ ۚ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوۡٓءِ

اور میں بری نہیں سمجھتا | اپنے نفس (اپنے آپ) کو | بیشک | نفس | ضرور حکم دیتا ہے | برائی کا

اور میں اپنے آپ کو اچھا نہیں کہتا کیونکہ نفس تو برائی ہی کی ترغیب دیتا

اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۵۳﴾ وَ قَالَ الۡمَلِکُ

مگر جس پر رحم کرے | میرا ربّ | بیشک میرا ربّ | بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے | اور | کہا | بادشاہ نے

مگر وہ جس پر میرے ربّ نے رحم کیا' بیشک میرا ربّ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور بادشاہ نے کہا

ائۡتُوۡنِیۡ بِہٖۤ اَسۡتَخۡلِصۡہُ لِنَفۡسِیۡ ۚ فَلَمَّا کَلَّمَہٗ قَالَ اِنَّکَ

تم لے آؤ میرے پاس | میں اُس کو خاص کروں | اپنی ذات کے لئے | پھر جب اس سے بات کی | (تو) اُس نے کہا | بیشک تم

اُس کو میرے پاس لاؤ میں اُسے اپنا خاص مشیر بناؤں گا پھر جب اُس نے اس سے بات کی تو کہا بیشک

الۡیَوۡمَ لَدَیۡنَا مَکِیۡنٌ اَمِیۡنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ اجۡعَلۡنِیۡ

آج | ہمارے پاس | باعزت | (اور) امین (صاحب اعتبار) ہو | (یوسفؑ نے) کہا | مجھے (مقرر) کردے

آپ آج سے ہمارے پاس معزز اور امین (صاحب اعتماد) ہو' یوسفؑ نے کہا آپ مجھے ملکی

عَلٰی خَزَآئِنِ الۡاَرۡضِ ۚ اِنِّیۡ حَفِیۡظٌ عَلِیۡمٌ ﴿۵۵﴾ وَ کَذٰلِکَ مَکَّنَّا

زمین کے خزانوں پر | بیشک میں | حفاظت کرنے والا | علم والا ہوں | اور اسی طرح | ہم نے جگہ دی

خزانوں پر مقرر کردیجئے' بیشک میں بہت اچھا محافظ ہوں اور (اس کام سے) پورا واقف ہوں۔ اور اسی طرح ہم نے

لِیُوۡسُفَ فِی الۡاَرۡضِ ۚ یَتَبَوَّاُ مِنۡہَا حَیۡثُ یَشَآءُ ؕ نُصِیۡبُ بِرَحۡمَتِنَا

یوسفؑ کو | زمین میں (ملک پر) | وہ رہتے | اُس میں | جہاں | چاہتے | ہم پہنچادیتے ہیں | اپنی رحمت

یوسفؑ کو ملک (مصر) میں اختیار دیا وہ اس میں جہاں چاہتے رہتے۔ ہم جس کو چاہتے ہیں' اپنی رحمت

مَنۡ نَّشَآءُ وَ لَا نُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۵۶﴾ وَ لَاَجۡرُ الۡاٰخِرَۃِ خَیۡرٌ

جس کو | ہم چاہتے ہیں | اور ہم ضائع نہیں کرتے | اجر | نیکی کرنے والوں کا | اور اجر | آخرت کا | بہتر (ہے)

پہنچا دیتے ہیں اور ہم نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے اور آخرت کا اجر ان لوگوں کے لئے بہتر ہے

لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ کَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ ﴿۵۷﴾ وَ جَآءَ اِخۡوَۃُ یُوۡسُفَ

اُن لوگوں کے لئے جو | ایمان لائے | اور پرہیزگاری کرتے تھے | اور | آئے | بھائی | یوسفؑ کے

جو ایمان لے آئے اور پرہیزگاری کرتے رہے اور یوسفؑ کے بھائی آئے اور آپ کے پاس

فَدَخَلُوۡا عَلَیۡہِ فَعَرَفَہُمۡ وَ ہُمۡ لَہٗ مُنۡکِرُوۡنَ ﴿۵۸﴾ وَ لَمَّا جَہَّزَہُمۡ

پس وہ داخل ہوئے | اُس کے پاس | تو اُس نے پہچان لیا اُنہیں | اور وہ اس کو | پہچانتے نہ تھے | اور جب اس نے تیار کردیا اُن کیلئے

حاضر ہوئے۔ آپ نے انہیں پہچان لیا اور وہ اس کو نہ پہچان سکے اور جب یوسفؑ نے ان کا سامان ان کے لئے تیار کردیا

بِجَہَازِہِمۡ قَالَ ائۡتُوۡنِیۡ بِاَخٍ لَّکُمۡ مِّنۡ اَبِیۡکُمۡ ۚ اَلَا تَرَوۡنَ

اُن کا سامان | (تو ان سے) کہا | لاؤ میرے پاس | اپنے بھائی کو | جو تمہارے باپ سے ہے | کیا تم دیکھتے نہیں

تو اُن سے کہا تم اپنے باپ کے پاس سے (سوتیلے) بھائی کو بھی میرے پاس لاؤ کیا تم نہیں دیکھتے

آیت نمبر

(۵۳) اور میں اللہ کی رحمت کے بغیر اپنے نفس کو پاک نہیں کہتا کیونکہ نفس انسانی کا کام تو گناہ کی ترغیب دینا ہی ہے بیشک میرا پروردگار بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۵۴) بادشاہ نے یوسفؑ کی بے قصوری معلوم کر کے حکم دیا کہ اسے میرے پاس لے آؤ، میں اپنی خاص شاہی ذمہ داری اس کے حوالے کروں گا۔ چنانچہ حضرت یوسفؑ کے حاضر ہونے پر بادشاہ نے ان سے کہہ دیا کہ آج سے تو ہمارے دربار میں باعزت اور قابل اعتبار ہے۔

(۵۵) اس پر حضرت یوسفؑ نے درخواست کی کہ مجھے ملک کے زمینی وزرعی خزانوں کا محافظ بنا دیجئے کیونکہ میں بڑا محافظ اور حساب کا ماہر ہوں۔

(۵۶) اس طرح ہم نے یوسفؑ کو ملک مصر میں پورا اختیار بخشا کہ وہ جہاں چاہے قیام کریں، اور ہم جسے چاہیں اپنی رحمت سے دنیا میں عزت دیتے ہیں اور ہم نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

(۵۷) اور جو لوگ ایمان لا کر دنیا میں پرہیزگار رہتے ہیں ان کے لئے آخرت کا اجر یقیناً بہتر ہے۔

(۵۸) اور شاہی خواب کی تعبیر کے مطابق جب خوشحالی کے بعد سخت قحط پڑا تو حضرت یوسفؑ نے ذخیرہ کیا ہوا غلہ درمیانہ نرخ سے بیچنا شروع کیا قحط کا اثر حضرت یوسف کے آبائی علاقے کنعان میں بھی تھا۔ چنانچہ حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو غلہ خریدنے کے لئے کنعان سے مصر بھیجا۔ جب یہ حضرت یوسفؑ کے پاس پہنچے تو آپؑ دیکھتے ہی انہیں پہچان گئے مگر وہ اپنے بھائی حضرت یوسفؑ کو نہ پہچان سکے۔

لغات:

اُبَرِّئُ: میں بری کرتا ہوں یا کروں گا، تَبْرِیَۃٌ سے معنی بری کرنے ہیں، مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ اَسْتَخْلِصْهُ: میں اس کو خالص کر رکھوں، اَسْتَخْلِصُ، اِسْتِخْلَاصٌ سے معنی پسند کرنے اور خالص رکھنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ اجْعَلْنِیْ: مجھ کو بنا دے، مجھ کو کر دے، مقرر کر دے، اِجْعَلْ صیغہ امر (واحد متکلم)۔ یَتَبَوَّءُ: تَبَوُّءٌ مصدر، اترے، اپنے جگہ پکڑے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ نُصِیْبُ: اِصَابَۃٌ مصدر ہم متوجہ کر دیں، ہم پہنچا دیں مضارع (جمع متکلم)۔ لَا نُضِیْعُ: ہم ضائع (نہیں) کریں گے، اِضَاعَۃٌ مصدر مضارع (جمع متکلم)۔

أَنِّىٓ أُوفِى ٱلْكَيْلَ وَأَنَا۠ خَيْرُ ٱلْمُنزِلِينَ ﴿٥٩﴾ فَإِن لَّمْ تَأْتُونِى بِهِۦ

کہ میں پورا دیتا ہوں | ناپ (کر) | اور میں ہوں | اچھا | مہمان نواز | پھر اگر | میرے پاس نہ لائے | اس کو

کہ میں پورا پورا ناپ کر دیتا ہوں اور میں اچھا مہمان نواز بھی ہوں۔ اگر تم اُسے میرے پاس نہ لائے تو تمہیں

فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِى وَلَا تَقْرَبُونِ ﴿٦٠﴾ قَالُوا۟ سَنُرَٰوِدُ عَنْهُ

تو کوئی ناپ (غلہ) نہیں | تمہارے لئے | میرے پاس | اور نہ آؤ تم میرے پاس | وہ بولے | ہم خواہش کریں گے اس کے متعلق

میرے ہاں سے غلہ نہ ملے گا اور نہ تم میرے قریب آنا انہوں نے کہا ہم اس کے متعلق اس کے باپ سے درخواست کریں گے

أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَـٰعِلُونَ ﴿٦١﴾ وَقَالَ لِفِتْيَـٰنِهِ ٱجْعَلُوا۟ بِضَـٰعَتَهُمْ

اُس کے باپ سے | اور ہم یہ کام ضرور کریں گے | اور اس نے کہا | اپنے خادموں سے | کہ تم رکھ دینا | اُن کی پونجی

اور ہم یہ کام ضرور کریں گے اور یوسفؑ نے اپنے ملازموں سے کہا کہ ان کی جمع پونجی

فِى رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَآ إِذَا ٱنقَلَبُوٓا۟ إِلَىٰٓ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ

اُن کے سامان میں | تاکہ وہ | اسے جان لیں | جب وہ لوٹ کر جائیں | اپنے لوگوں کی طرف | شاید کہ وہ

ان کے سامان میں رکھ دو تاکہ جب وہ اپنے گھروں میں واپس جائیں تو انہیں معلوم ہو کہ (ہماری پونجی بھی ہمیں واپس مل گئی ہے) شاید وہ

يَرْجِعُونَ ﴿٦٢﴾ فَلَمَّا رَجَعُوٓا۟ إِلَىٰٓ أَبِيهِمْ قَالُوا۟ يَـٰٓأَبَانَا

دوبارہ آئیں | پس جب وہ لوٹ کر گئے | اپنے باپ کے پاس | (تو) کہنے لگے | اے ہمارے ابا!

پھر بھی واپس آئیں، پھر جب وہ اپنے باپ کے پاس پہنچے تو کہنے لگے، کہ ابا جان!

مُنِعَ مِنَّا ٱلْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَآ أَخَانَا نَكْتَلْ

(آئندہ) روک دیا گیا ہم سے | ناپ (غلہ) | پس آپ بھیج دیجئے | ہمارے ساتھ | ہمارے بھائی کو | کہ ہم ناپ (غلہ) لائیں

ہم سے غلہ روک دیا گیا ہے پس آپ ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو روانہ کردیں تاکہ ہم پھر غلہ لائیں

وَإِنَّا لَهُۥ لَحَـٰفِظُونَ ﴿٦٣﴾ قَالَ هَلْ ءَامَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا

اور بیشک ہم | اس کے | نگہبان ہیں | فرمایا | کیا میں تمہارا اعتبار کروں | اُس کے متعلق | مگر | جیسے کہ

اور بیشک ہم اس کی حفاظت کریں گے۔ یعقوبؑ نے کہا کیا میں اس کے بارے میں تمہارا اسی طرح اعتبار کروں جس طرح

أَمِنتُكُمْ عَلَىٰٓ أَخِيهِ مِن قَبْلُ ۖ فَٱللَّهُ خَيْرٌ حَـٰفِظًا ۖ وَهُوَ

میں نے اعتبار کرلیا تھا تمہارا | اُس کے بھائی کے متعلق | اس سے پہلے | پس اللہ ہی | بہتر | محافظ ہے | اور وہی

میں نے اس سے پہلے اس کے بھائی کے بارے میں کیا تھا؟ پس اللہ تعالیٰ ہی بہتر محافظ ہے اور وہ

أَرْحَمُ ٱلرَّٰحِمِينَ ﴿٦٤﴾ وَلَمَّا فَتَحُوا۟ مَتَـٰعَهُمْ وَجَدُوا۟ بِضَـٰعَتَهُمْ

سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے | اور جب انہوں نے کھولا | سامان اپنا | تو انہوں نے پائی | اپنی پونجی

سب سے زیادہ مہربان ہے اور جب انہوں نے سامان کھولا تو دیکھا کہ ان کی پونجی بھی

رُدَّتْ إِلَيْهِمْ ۖ قَالُوا۟ يَـٰٓأَبَانَا مَا نَبْغِى ۖ هَـٰذِهِۦ بِضَـٰعَتُنَا

کہ واپس کردی گئی تھی | اُن کی طرف | وہ کہنے لگے | اے ہمارے ابا! | کیا چاہتے ہیں ہم | یہ ہماری پونجی ہے

واپس کردی گئی ہے وہ کہنے لگے ابا جان! (اس سے زیادہ) ہمیں کیا چاہئے (دیکھئے) یہ ہماری پونجی بھی

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۵۹) اور جب حضرت یوسف نے اپنے بھائیوں کا اناج بھروا کر سامان تیار کر دیا تو ان سے کہا کہ اب کی مرتبہ تم اپنے علاتی (سوتیلے) بھائی کو بھی ہمراہ لانا۔ کیونکہ تمہیں معلوم ہو چکا ہے کہ میں اناج پورا بھر کر دیتا ہوں اور نہایت اچھا مہمان نواز بھی ہوں۔

(۶۰) اور اگر تم اپنے بھائی (**بن یامین**) کو ہمراہ نہ لاؤ گے تو میں ہرگز تمہیں غلہ نہیں دوں گا اور تم میرے پاس نہ آنا۔

(۶۱) انہوں نے کہا ہم اس کے لانے کی باپ سے پوری کوشش سے درخواست کریں گے اور یہ کام تو ہم کو ضرور کرنا ہے۔

(۶۲) اور حضرت یوسفؑ نے نوکروں سے کہہ دیا کہ غلہ کی قیمت جو انہوں نے ادا کی ہے خفیہ طور پر ان کے سامان میں واپس رکھ دینا تا کہ جب وہ گھر واپس جا کر اسباب کھولیں تو دیکھیں کہ ان کی قیمت بھی واپس کر دی گئی ہے تو شاید وہ دوبارہ مصر آ جائیں۔

(۶۳) چنانچہ جب وہ ملک کنعان واپس گئے۔ تو انہوں نے اپنے باپ حضرت یعقوبؑ سے عرض کیا کہ ابا جان! جب تک بھائی **بن یامین** ہمارے ساتھ نہ ہوگا ہمیں اور غلہ نہ ملے گا۔ اس لئے آپ اس کو ہمارے ہمراہ بھیج دیجئے تا کہ ہم مزید غلہ بھر لائیں، ہم اپنے بھائی کی پوری حفاظت کریں گے، آپ تسلی رکھیں۔

(۶۴) انہوںؑ نے فرمایا میں **بن یامین** کی نسبت تم پر اب کچھ اعتبار نہیں کر سکتا، کیونکہ اس سے پہلے اس کے بھائی یوسفؑ کے بارے میں بھی تم ایسے ہی حفاظت کا پختہ وعدہ کر کے اس کی خلاف ورزی کر چکے ہو پس اللہ ہی بہتر محافظ ہے اور وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

افعال: جَهَازِهِمْ: ان کا سامان، اسباب، جس ساز و سامان کی تیاری کی جائے، جَهَازٌ کہلاتا ہے، اَجْهِزَةٌ جمع ہے۔ نُرَاوِدُ: مُرَاوَدَةٌ مصدر، رَوْدٌ مادہ ہم پھیرنے کی کوشش کریں گے، مضارع (جمع متکلم)۔ رَجَعُوْا: وہ پھرے، وہ واپس لوٹے، رُجُوْعٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ نَكْتَلْ: اِكْتِيَالٌ مصدر، ہم ناپ بھر غلہ لے لیں، مضارع (جمع متکلم)۔

اسماء: لِفِتْيٰنِهٖ: جمع، اپنے خادموں سے فتیٰ واحد۔ فَاعِلُوْنَ: کرنے والے اسم فاعل (جمع مذکر)۔ رِحَالِهِمْ: ان کی خرجیں، کجاوے رِحَالٌ رَحْلٌ کی جمع۔ اَخَانَا: ہمارا بھائی (جمع متکلم)۔

رُدَّتۡ اِلَيۡنَا ۚ وَنَمِيۡرُ اَهۡلَنَا وَنَحۡفَظُ اَخَانَا

لوٹا دی گئی ہے | ہماری طرف | غلہ لائیں گے | اپنے بال بچوں کے لئے | اور ہم حفاظت کریں | اپنے بھائی کی

ہمیں واپس کردی گئی ہے اور ہم اپنے گھر والوں کے لئے اور غلہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے

وَنَزۡدَادُ كَيۡلَ بَعِيۡرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيۡلٌ يَّسِيۡرٌ ﴿۶۵﴾ قَالَ لَنۡ اُرۡسِلَهٗ

اور زیادہ لائیں گے | غلہ | (ایک بار) اونٹ | یہ | بوجھ (غلہ) | بالکل آسان ہے | فرمایا | ہرگز نہ بھیجوں گا اسے

اور ایک اونٹ کا بوجھ زیادہ لائیں گے' یہ ایک اونٹ غلہ بہت آسانی سے ملے گا۔ یعقوب نے کہا' میں ہرگز اسے تمہارے ساتھ روانہ نہیں

مَعَكُمۡ حَتّٰى تُؤۡتُوۡنِ مَوۡثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاۡتُنَّنِىۡ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ

تمہارے ساتھ | یہاں تک کہ | تم دے دو | پختہ عہد | اللہ کا | کہ تم ضرور لے آؤ گے میرے پاس | اسے | مگر یہ کہ

کروں گا یہاں تک کہ تم مجھے اللہ تعالیٰ کا پختہ عہد دو کہ تم اسے میرے پاس ضرور لے کر آؤ گے مگر یہ کہ

يُّحَاطَ بِكُمۡ ۚ فَلَمَّاۤ اٰتَوۡهُ مَوۡثِقَهُمۡ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوۡلُ

گھیر لیا جائے تمہیں | پھر جب | انہوں نے دیا اس کو | اپنا پختہ عہد | (تو) فرمایا | اللہ | ان باتوں پر جو ہم کہہ رہے ہیں

تمہیں گھیر لیا جائے (تو مجبوری ہے) پھر جب انہوں نے اسے (یعقوبؑ کو) اپنا پختہ عہد دیا تو یعقوبؑ نے فرمایا جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں اللہ

وَكِيۡلٌ ﴿۶۶﴾ وَقَالَ يٰبَنِىَّ لَا تَدۡخُلُوۡا مِنۡۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادۡخُلُوۡا

ضامن ہے | اور کہا | اے میرے بیٹو! | تم داخل نہ ہونا | ایک (ہی) دروازہ سے | اور داخل ہونا

تعالیٰ اس کا ضامن ہے۔ اور اس نے کہا اے میرے بیٹو! تم ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا

مِنۡ اَبۡوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَاۤ اُغۡنِىۡ عَنۡكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ شَىۡءٍ ؕ

مختلف دروازوں سے | اور میں نہیں ہٹا سکتا | تم سے | اللہ کی (قضا) | کچھ (بھی)

بلکہ الگ الگ دروازوں سے داخل ہونا اور میں اللہ تعالیٰ کے کسی فیصلے سے تمہیں بچا نہیں سکتا۔

اِنِ الۡحُكۡمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ ۚ وَعَلَيۡهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ

نہیں ہے حکم | مگر صرف | اللہ کا | اسی پر | میں نے توکل کیا | اور اسی پر | توکل کرنا چاہیے

حکم تو اللہ تعالیٰ ہی کا (چلتا) ہے اسی پر میں نے بھروسہ کر رکھا ہے اور اہل توکل کو اسی پر بھروسہ رکھنا چاہیے

الۡمُتَوَكِّلُوۡنَ ﴿۶۷﴾ وَلَمَّا دَخَلُوۡا مِنۡ حَيۡثُ اَمَرَهُمۡ اَبُوۡهُمۡ ؕ

توکل کرنے والوں کو | اور جب وہ داخل ہوئے | جہاں سے | حکم دیا تھا انہیں | ان کے باپ نے

اور جب وہ داخل ہوئے جہاں سے انہیں ان کے باپ نے حکم دیا تھا

مَا كَانَ يُغۡنِىۡ عَنۡهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ شَىۡءٍ اِلَّا حَاجَةً

وہ نہیں بچا سکتا تھا | انہیں | اللہ کی (تقدیر) سے | کچھ (بھی) | مگر ایک خواہش تھی

تو یہ تدبیر اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مقابلہ میں ان کو ذرا بھی نہ بچا سکتی تھی مگر یعقوبؑ کے دل میں ایک خواہش تھی

فِىۡ نَفۡسِ يَعۡقُوۡبَ قَضٰٮهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوۡ عِلۡمٍ لِّمَا عَلَّمۡنٰهُ

یعقوب کے دل میں | جسے اس نے پورا کرلیا | اور بیشک وہ صاحب علم تھا | اس کا جو | ہم نے اسے سکھایا تھا

جسے اس نے پورا کرلیا۔ اور بیشک وہ صاحب علم تھا جو ہم نے اسے سکھایا تھا

آیت نمبر

(۶۵) پھر اس کے بعد جب انہوں نے اپنا سامان کھولا اور غلہ کی قیمت، جو وہ مصر میں ادا کر آئے تھے اپنے سامان میں موجود پائی تو خوش ہو کر بولے ابا جان! ہمیں اور کیا چاہئے بادشاہ مصر ایسا مہربان ہے کہ ہمارا سرمایہ بھی واپس کر دیا ہے، آپ ضرور **بن یامین** کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے تاکہ اس کے حصہ کا ایک بار اونٹ غلہ ملا کر ہم اپنے اہل و عیال کے لئے اور بھی غلہ لے آئیں اور بھائی کی حفاظت بھی کریں گے اس طرح غلہ کا بھر لانا بالکل آسان ہے۔

(۶۶) حضرت یعقوبؑ نے کہا جب تک تم مجھے **بن یامین** کو بحفاظت واپس لانے کا حلفیہ وعدہ نہ دو میں اسے تمہارے ساتھ ہرگز نہ بھیجوں گا ہاں اگر کسی صورت میں تم خود ہی پھنس جاؤ اور عہد کو پورا نہ کر سکو، تو حرج نہیں، پھر جب انہوں نے باپ سے اس بات کا حلفیہ عہد کر لیا تو انہوں نے کہ جو کچھ ہم عہد و پیمان کر رہے ہیں سب خدا کے حوالے ہے کیونکہ اس کی حفاظت اور نگہبانی کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔

(۶۷) اور بیٹوں سے فرمایا کہ تم سب ایک ہی دروازہ سے مصر میں داخل نہ ہونا بلکہ مختلف دروازوں سے داخل ہونا تاکہ تم لوگوں کے حسد، دشمنی یا نظر بد سے بچ سکو۔ یہ ایک ظاہری تدبیر ہے جو کہ انسان کو اختیار کرنی چاہئے۔ ورنہ میری کوئی بھی تدبیر اللہ کی تقدیر سے تمہیں بچا نہیں سکتی، ہو گا تو وہی جو اللہ کو منظور ہے اسی پر میں بھروسہ کرتا ہوں اور اسی پر سب بھروسہ کرنے والوں کو بھروسہ کرنا چاہئے۔

انعال: فَتَحُوْا: انہوں نے کھولا، فَتْحٌ سے ماضی معروف (جمع مذکر غائب)۔ رُدَّتْ: وہ واپس کر دی گئی، لوٹا دی گئی، رَدٌّ سے ماضی مجہول کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ نَحْفَظُ: حِفْظ مصدر، ہم حفاظت کریں گے مضارع (جمع متکلم)۔ تَأْتُنَّنِیْ: تم ضرور میرے پاس لے آؤ گے، تَأْتُنَّ، اِتْیَانٌ سے مضارع با نون ثقیلہ کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ اٰتَوْہُ: انہوں نے اس کو دیا، اٰتَوْا صیغہ ماضی (واحد مذکر غائب)۔ نَزْدَادُ: اِزْدِیَادٌ مصدر، ہم زیادہ لیں گے، مضارع (جمع متکلم)۔ نَمِیْرُ: مَیْرٌ مصدر ہم رسد کو لائیں گے، ہم غلہ لائیں گے، مضارع (جمع متکلم)۔ یُحَاطَ: اَحَاطَۃٌ سے، گھیر لیا جائے، احاطہ کر لیا جائے، یعنی تم کو بے بس کر دیا جائے مضارع (واحد مذکر غائب)۔ اُغْنِیْ: میں کام آ سکتا ہوں یا آ سکوں گا اِغْنَاءٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔

ع ۸ ۱۱

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ

اور لیکن اکثر لوگ | نہیں جانتے | اور جب | وہ داخل ہوئے | یوسف کے پاس

لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اور جب وہ یوسف کے پاس آئے

اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّيْٓ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا

(تو) اس نے جگہ دی اپنے پاس | اپنے بھائی کو | (اس سے) کہا | بیشک میں ہی | تیرا بھائی ہوں | سو تو غمگین نہ ہو | اس پر جو

تو اُس نے اپنے بھائی کو اپنے پاس جگہ دے کر کہا بے شک میں ہی تیرا بھائی ہوں سو جو کچھ یہ (سوتیلے بھائی) کرتے رہے ہیں

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ

وہ کیا کرتے تھے | پھر جب (یوسفؑ نے) تیار کیا ان کے لئے | اُن کا سامان | (تو) رکھ دیا | پیالہ، پیانہ

تُو اس پر غمگین نہ ہو۔ پھر جب ان کو ان کا سازوسامان دے کر تیار کردیا تو پیالہ

فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿۷۰﴾

اپنے بھائی کے سامان میں | پھر پکارا | ایک پکارنے والے نے | اے قافلے والو! | تم تو | چور ہو

اپنے بھائی کے اسباب میں رکھوا دیا پھر ایک پکارنے والے نے پکار کر کہا اے قافلے والو! تم تو چور ہو

قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ

وہ کہنے لگے | متوجہ ہوکر | ان کی طرف | کیا ہے جو تم گم کر بیٹھے ہو؟ | وہ بولے | ہم کھو بیٹھے ہیں | پیمانہ شاہی

وہ اُن کی طرف متوجہ ہوکر پوچھنے لگے کہ تمہاری کیا چیز گم ہوگئی ہے؟ انہوں نے کہا بادشاہ کا پیمانہ ہمیں نہیں ملتا

وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ

اور جو اسے لے آئے | (اسے ملے گا) ایک اونٹ کا بوجھ (غلہ) | اور میں اُس کا | ذمہ دار ہوں | وہ کہنے لگے | اللہ کی قسم

اور جو اسے لے آئے اسے (بطور انعام) ایک اونٹ کا بوجھ غلہ دیا جائے گا اور میں اُس کا ضامن ہوں۔ وہ کہنے لگے اللہ کی قسم!

لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾

تم خوب جانتے ہو | ہم نہیں آئے | کہ ہم فساد کریں | زمین میں | اور | نہ ہی ہم کوئی چور ہیں

تم خوب جانتے ہو ہم اس لئے نہیں آئے کہ ملک میں فساد کریں اور ہم چور نہیں ہیں۔

قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالُوْا جَزَآؤُهٗ

وہ بولے | پھر کیا سزا ہے اُس (چور) کی | اگر تم (ثابت) ہوئے | جھوٹے | وہ کہنے لگے | اس کی سزا (یہ ہے)

انہوں نے کہا کہ اگر تم جھوٹے ثابت ہوئے تو پھر اس کی کیا سزا ہوگی۔ وہ کہنے لگے کہ

مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي

(کہ) جس کے سامان میں وہ (پیمانہ) پایا جائے | پس وہی (شخص) | اُس کا بدلہ ہے | اسی طرح | ہم سزا دیتے ہیں

جس کے سامان سے پیمانہ برآمد ہو وہی اس کی سزا میں غلام بنے۔ ہم زیادتی کرنے والوں کو اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ

ظالموں کو | پس شروع کی (تلاشی) | ان کے سامانوں کی | پہلے | اپنے بھائی کے سامان سے | پھر

تو اپنے بھائی کی بوری سے پہلے اُن کی بوریوں کو (تلاش کرنا) شروع کیا پھر

آیت نمبر

(۶۸) اور جب برادرانِ یوسف مصر میں پہنچ کر باپ کے حکم کے مطابق شہر کے مختلف دروازوں سے شہر میں داخل ہوئے تو اگرچہ حضرت یعقوبؑ اللہ کی تقدیر کو اپنی تدبیر سے ٹال تو نہ سکتے تھے۔ مگر نظر بد کا جوان کے دل میں خطرہ تھا احتیاطاً اس کی تدبیر کر گزرے اور واقعی وہ صاحب علم تھے۔ انہوں نے یہ سب کچھ ہماری تعلیم کے مطابق کیا تھا کہ اللہ کی تقدیر پر ایمان رکھنے کے باوجود تدبیر سے کام لیا۔ لیکن اکثر لوگ اس باریک بات کو نہیں جانتے۔

(۶۹) اور جب سب بھائی حضرت یوسفؑ کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے بن یامین کو اپنے ساتھ بٹھایا اور اسے تسلی دی کہ میں ہی تیرا حقیقی بھائی یوسف ہوں تو ان کی باتوں سے غمگین نہ ہو۔

(۷۰) پس جب ان کا غلہ وغیرہ تیار کر دیا تو پانی پینے کا کٹورا جس سے اناج کی پیائش کی جاتی تھی اپنے حقیقی بھائی (بن یامین) کے سامان میں رکھوا دیا تاکہ اس تدبیر سے اس کو اپنے پاس روک سکیں پھر ان کے حکم سے ایک پکارنے والے سرکاری ملازم نے پکار کر کہا کہ قافلہ والو! تم تو چور ہو۔

(۷۱) انہوں نے شاہی خادموں کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ تمہاری کیا چیز گم ہو گئی ہے؟

(۷۲) خادموں نے کہا کہ شاہی پیمانہ گم ہو گیا اور سردار نے کہا ہے کہ جو شخص وہ پیمانہ ڈھونڈ لائے اسے ایک اُونٹ برابر غلہ ملے گا اور میں اس کا ذمہ دار ہوں۔

(۷۳) یوسفؑ کے بھائیوں نے کہا قسم اللہ کی تمہیں معلوم ہے کہ ہم یہاں کوئی فساد کرنے نہیں آئے اور نہ ہی ہم چور ہیں۔

(۷۴) شاہی خادموں نے کہا کہ اگر تم جھوٹے نکلو تو پھر چور کی کیا سزا ہونی چاہیے۔

(۷۵) وہ بولے جس کے سامان میں وہ پیمانہ مل جائے اس کی سزا یہی ہے کہ اسے قید رکھا جائے ہمارے دین میں ظالم چور کی یہی سزا ہے۔

افعال: عَلَّمْنٰهُ: ہم نے اس کو سکھایا، تعلیم دی، ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ تَفْقِدُوْنَ: تم گم کر رہے ہو، کھو رہے ہو۔ فَقْدٌ سے معنی گم کرنے اور کھو دینے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ نَفْقِدُ: فَقْدٌ، فِقْدَانٌ مصدر ہم گم پاتے ہیں، ہم کو نہیں ملتا، مضارع (جمع متکلم)۔ نُفْسِدَ: اِفْسَادٌ مصدر، ہم بگاڑ پیدا کریں، ہم فساد پھیلانے کے لئے، مضارع (جمع متکلم)۔

اسماء: حَاجَةٌ: حاجت، ضرورت، خواہش، خطرہ، کام حَوَائِجُ اور حَاجَاتٌ جمع۔ رَحْلِ: کجاوہ، خرجیں، تکیہ، اصل میں اونٹ پر سواری کے لئے جو چیز رکھی جاتی ہے یعنی پالان کو رَحْلِ کہتے ہیں اور مجازاً منزل و مسکن اور سامان سفر وغیرہ یہ رِحَالٌ کی جمع۔ عِيْرٌ: قافلہ، کارواں، یہ عَيْرًا، يَعِيْرُ سے مشتق ہے معنی چلنے کے ہیں۔ وُجِدَ: وُجُوْدٌ سے، وہ پایا گیا، یعنی پایا جائے ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔

اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ

نکال لیا وہ (پیمانہ) | اپنے بھائی کی بوری میں سے | اسی طرح | ہم نے تدبیر کی | یوسف کے لئے | وہ نہیں لے سکتا تھا

اس کو اپنے بھائی کی بوری سے نکال لیا۔ اسی طرح ہم نے یوسفؑ کے لئے تدبیر کی (کیونکہ) بادشاہ وقت کے

اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ

اپنے بھائی کو | اُس بادشاہ کے قانون کے مطابق | مگر یہ کہ | چاہے | اللہ | ہم بلند کرتے ہیں | درجے | جس کے

قانون کے مطابق وہ اپنے بھائی کو نہیں روک سکتے تھے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کو ہی منظور تھا۔ جس کے ہم چاہیں درجے بلند

نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۶﴾ قَالُوْۤا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ

چاہیں | اور اوپر | ہر صاحب علم کے | ایک بڑا علم والا ہے | بولے | اگر اُس نے چوری کی ہے | تو چوری کر چکا ہے

کرتے ہیں اور ہر صاحب علم کے اوپر ایک بڑا علم والا ہے۔ کہنے لگے اگر اس نے چوری کی ہے تو اس سے پہلے

اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ

اُس کا بھائی بھی | اس سے پہلے | پس چھپایا اُسے | یوسف نے | اپنے دل میں | اور ظاہر نہ کیا | اُن پر

اس کے بھائی نے بھی چوری کی تھی۔ یوسفؑ نے اس بات کو اپنے دل میں رکھا اور اُن پر اسے ظاہر نہ کیا

قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْا

کہنے لگا (دل میں) | تم | بدتر ہو | درجہ میں | اور اللہ (ہی) | خوب جانتا ہے | جو تم بیان کرتے ہو | وہ کہنے لگے

فرمایا تم بہت برے لوگ ہو اور جو کچھ تم بیان کررہے ہو اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے کہنے لگے

يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ

اے عزیز! | بیشک اس کا | باپ ہے | بوڑھا | بڑی عمر والا | پس پکڑ لے | ہم میں سے ایک | اُس کی جگہ

اے عزیز! بیشک اس کا باپ بہت بوڑھا ہے اس کے بدلے ہم میں سے کسی کو رکھ لے۔

اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۷۸﴾ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ

بیشک ہم دیکھتے ہیں آپ کو | بڑا احسان کرنے والا | اُس نے کہا | اللہ کی پناہ | کہ ہم پکڑیں | سوائے اس کے

ہم دیکھتے ہیں کہ آپ بڑے نیکوکار ہیں۔ اس نے کہا، اللہ تعالیٰ کی پناہ! کہ ہم اس کے علاوہ کہ جس کے پاس

وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا اسْتَيْئَسُوْا

(کہ) پایا ہم نے | اپنا سامان | جس کے پاس | بیشک ہم | اُس وقت | ظالم ٹھہریں گے | پھر جب | وہ مایوس ہوگئے

ہم نے اپنی چیز پائی کسی دوسرے کو گرفتار کریں پھر تو یقیناً ہم ظالم ٹھہریں گے۔ پھر جب وہ اس سے بالکل مایوس ہوگئے

مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ

اُس سے | (تو) علیحدہ ہوئے | مشورہ کیلئے | بولا | بڑا ان میں | کیا نہیں | تم جانتے | کہ تمہارے باپ نے

تو مشورہ کرنے کے لئے اکیلے ہو بیٹھے ان میں سے بڑے (بھائی) نے کہا، کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے باپ نے

قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ

لے لیا ہے | تم سے | پختہ عہد | اللہ کا | اور | اس سے پہلے | جو قصور کیا تم نے | یوسف کے بارے میں

تم سے اللہ تعالیٰ کا پختہ عہد لیا ہے اور اس سے پہلے تم نے یوسفؑ کے بارے میں بھی

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۷۶) حضرت یوسفؑ نے اپنے حقیقی بھائی کے سامان کی تلاشی لینے سے پہلے دوسرے بھائیوں کے سامان کی تلاشی لینی شروع کی اور آخرکار بن یامین کے سامان سے وہ پیمانہ نکال لیا۔ اس طور پر اللہ نے یوسفؑ کے لئے اپنے بھائی بن یامین کو اپنے پاس رکھنے کی یہ تدبیر کی کیونکہ وہ اس کو شاہی قانون کی رو سے کسی اور صورت سے اپنے پاس رکھ نہیں سکتا تھا مگر یہ کہ اللہ چاہے کہ ان کے بھائیوں کے منہ ہی سے چوری کے بدلے میں چور کو قید کر لینے کا شرعی حکم نکلوادیا۔ اللہ جس کا چاہے درجہ بلند کر دیتا ہے ہر علم والے سے بڑھ کر ایک بڑا علم والا یعنی اللہ موجود ہے۔

(۷۷) بھائیوں نے کہا کہ اگر بن یامین نے چوری کی ہے تو تعجب کی کوئی بات نہیں اس سے پہلے اس کا حقیقی بھائی یوسف بھی چوری کر چکا ہے حضرت یوسفؑ نے ان کی اس بات کو دل میں مخفی رکھا اور ان پر ظاہر نہ ہونے دیا اور دل میں کہنے لگے کہ جیسا تم مجھے سمجھ رہے ہو تم تو درجہ میں اس سے بھی بدتر ہو اور جو تم میری نسبت چوری کا الزام لگا رہے ہو اللہ ہی اسے خوب جانتا ہے۔

(۷۸) اب وہ سب بھائی کہنے لگے۔ اے عزیز! (وزیر صاحب!) اس بن یامین کا باپ بہت بوڑھا ہے اس کی جدائی برداشت نہ کر سکے گا اس کے بدلے ہم میں سے ایک کو رکھ لیجئے آپ بڑے احسان کرنے والے معلوم ہوتے ہیں۔

(۷۹) حضرت یوسف نے کہا کہ جس کے پاس سے ہمارا مال برآمد ہوا ہے اس کے سوا کسی اور کو پکڑیں تو ہم قانوناً ظالم ٹھہرتے ہیں خدا ہمیں ظلم سے بچائے۔

لغات: اِسْتَخْرَجَهَا: اس کو نکالا، نکلوایا اِسْتَخْرَجَ، اِسْتِخْرَاجٌ سے معنی نکلوانے کے ہیں، ماضی کے صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اَخْرَجَ: نکال اِخْرَاجٌ سے امر کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ کِدْنَا: ہم نے خفیہ تدبیر کی، ماضی معروف (جمع متکلم) کَیْدٌ مصدر۔ سَرَقَ اس نے چوری کی، یہ سَرِقَةٌ سے معنی چوری کرنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب) سَرِقَةٌ کے معنی پوشیدہ طور پر اس چیز

اسرار: لینا جس کو لینے کا حق نہ ہو، معنی ظاہر ہونے کے ہیں اس لئے ہر وہ مقام جہاں سب۔
اَوْعِيَتِهِمْ: ان کے خرجیں اَوْعِيَة وِعَاءٌ کی جمع، وعا اس کو کہتے ہیں جس میں کوئی چیز با حفاظت رکھی جائے۔

فلن ابرح الارض حتى ياذن لي ابي او يحكم الله لي

پس میں ہرگز نہیں چھوڑوں گا | اس زمین کو | اس وقت تک کہ | حکم دے مجھے | میرا باپ | یا فیصلہ کردے | اللہ میرے لئے

تصور کیا پس میں تو ہرگز یہاں سے نہیں جاؤں گا' جب تک میرا باپ مجھے اجازت نہ دے یا اللہ میرے لئے کوئی تدبیر نکالے

وهو خير الحكمين ⑧٠ ارجعوا الى ابيكم فقولوا يابانا

اور وہی | سب سے بہتر | فیصلہ کرنے والا ہے | تم واپس جاؤ | اپنے باپ کے پاس | پس کہو | اے ہمارے باپ!

اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے تم جاؤ اپنے باپ کے پاس اور اس سے کہو کہ ابا!

ان ابنك سرق وما شهدنا الا بما علمنا وما كنا للغيب

بیشک آپ کے بیٹے نے | چوری کی | اور ہم نے گواہی نہیں دی | مگر | جو ہمیں معلوم تھا | اور ہم نہ تھے | غیب کے

آپ کے بیٹے نے چوری کی ہے اور ہم نے تو اپنے علم کے مطابق ہی گواہی دی ہے اور ہمیں غیب کی

حفظين ⑧١ وسئل القرية التي كنا فيها والعير

حفاظت کرنے والے | اور پوچھ لیں | (اہل) بستی سے | جس میں ہم تھے | اور اس قافلہ (والوں) سے

کچھ خبر نہ تھی۔ اور جس بستی میں ہم ٹھہرے تھے آپ وہاں سے پوچھ لیں۔ اور اس قافلہ سے بھی دریافت کرلیں

التي اقبلنا فيها وانا لصدقون ⑧٢ قال بل سولت لكم

جس میں ہم آئے ہیں | اور بیشک ہم | سچے ہیں | (یعقوبؑ نے) کہا | (نہیں) بلکہ | بنالی ہے | تمہارے لئے

جس میں ہم واپس آئے ہیں اور ہم بالکل سچ کہتے ہیں۔ یعقوبؑ نے کہا' نہیں' بلکہ تم نے اپنے دل سے

انفسكم امرا فصبر جميل عسى الله ان ياتيني بهم جميعا

تمہارے دلوں نے | ایک بات | پس صبر (ہی) | بہتر ہے | شاید | (کہ) اللہ | لے آئے میرے پاس | اُن سب کو

ایک بات بنالی ہے پس صبر ہی بہتر ہے شاید اللہ تعالیٰ ان سب کو میرے پاس لے آئے'

انه هو العليم الحكيم ⑧٣ وتولى عنهم وقال ياسفى على يوسف

بیشک وہی | جاننے والا | حکمت والا ہے | اور منہ پھیرلیا | اُن سے | اور کہنے لگا | ہائے افسوس! | یوسف پر

بیشک وہ جاننے والا اور حکمت والا ہے اور حضرت یعقوبؑ نے ان سے منہ پھیر لیا اور کہا کہ ہائے افسوس! یوسف پر

وابيضت عينه من الحزن فهو كظيم ⑧٤ قالوا تالله تفتؤا

اور سفید ہوگئیں | اُس کی آنکھیں | غم سے | اور وہ | بہت مغموم تھا | وہ کہنے لگے | قسم اللہ کی | تم تو ہمیشہ

اور اس کی آنکھیں غم کی وجہ سے سفید ہوگئیں اور اُن کا دل غم سے بھر رہا تھا۔ بیٹے کہنے لگے' اللہ کی قسم آپ تو

تذكر يوسف حتى تكون حرضا او تكون من الهلكين ⑧٥

یاد کرتے رہوگے | یوسف (ہی) کو | یہاں تک کہ | تم ہوجاؤ | بیمار | یا | ہوجاؤ تم | ہلاک

ہمیشہ یوسف کو یاد کرتے رہیں گے یہاں تک کہ آپ سخت بیمار ہوجائیں گے یا جان ہی دے دیں گے'

قال انما اشكوا بثي وحزني الى الله واعلم من الله

بولا | میں تو صرف | بیان کرتا ہوں | اپنی پریشانی | اور اپنا غم | اللہ کے سامنے | اور میں جانتا ہوں | اللہ کی طرف سے

اُس نے کہا کہ میں تو صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی بے قراری اور اپنا غم بیان کررہا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے

آیت نمبر

(۸۰) پھر جب وہ اس کی رہائی سے مایوس ہوگئے تو علیحدہ ہو کر مشورہ کرنے لگے اور **یہودا** نے جو ان میں سب سے بڑا بھائی تھا ان سے کہا کہ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ تم نے اپنے باپ سے بن یامین کے بحفاظت واپس لے جانے کا وعدہ کر رکھا ہے اور اس سے پہلے یوسف کے بارے میں بھی جو غلطی تم کر چکے ہو تمہیں خوب یاد ہے اس لئے میں تو جب تک باپ حکم نہ دے یا اللہ ہی میرے لئے کوئی فیصلہ نہ کر دے یہاں سے نہیں جاؤں گا اور اللہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

(۸۱) تم باپ کے پاس واپس جا کر کہو کہ ابا جان! آپ کے بیٹے بن یامین نے چوری کی اس لئے پکڑا گیا اور ہم نے جو اپنے دین کے مطابق یہ گواہی دی تھی کہ چور کی سزا اسی کو قید کر رکھنا ہے ہمارے علم میں بالکل حق تھی مگر ہمیں کیا خبر تھی کہ بھائی ہی چور ہے۔

(۸۲) اور اگر آپ کو یقین نہ ہو تو اہلِ مصر سے پوچھ لیجئے اور جس قافلہ میں ہم واپس آئے ہیں ان سے دریافت کر لیجئے کہ ہم اپنے اس بیان میں سچے ہیں۔

(۸۳) جب بھائیوں نے تجویز کے مطابق واپس کنعان پہنچ کر باپ سے یہ سارا قصہ بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ جو کچھ تم نے بیان کیا میں یقین نہیں کرتا بلکہ یہ سب تمہارے دل کی بنائی ہوئی باتیں ہیں بس میں صبر کروں گا اور صبر ہی بہتر ہے کیا عجب ہے کہ اللہ سب بھائیوں کو صحیح سلامت میرے پاس واپس لے آئے۔ بیشک وہی سب کچھ جانتا حکمت والا ہے۔

(۸۴) اور بیٹوں سے علیحدہ ہو کر دل میں کہنے لگے۔ ہائے یوسف! اور غم سے آپ کی آنکھیں سفید ہوگئیں اور وہ غم سے دل ہی دل میں گھٹ رہے تھے۔

(۸۵) سب نے ان کی والد صاحب کی بے چینی دیکھ کر کہا کہ ابا جی! تم تو ہمیشہ یوسف ہی کو یاد کرتے رہو گے یہاں تک کہ اس کے غم میں بیمار یا ہلاک نہ ہو جاؤ۔

افعال: اِسْتَيْئَسُوْا: وہ ناامید ہوگئے' اِسْتِيْئَاسٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ خَلَصُوْا: وہ اکیلے بیٹھے' خُلُوْصٌ سے معنی خالص ہونے کے ہیں' ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب) یہاں خالص ہونے سے مراد تنہا بیٹھنا اور اکیلے ہونا ہے۔ فَرَّطْتُمْ: تَفْرِيْطٌ مصدر ہے تم نے قصور کیا' تم نے کوتاہی کی' (جمع مذکر حاضر) معروف۔ اَبْرَحَ: میں پھروں گا' پھرتا ہوں بَرْحٌ سے معنی کسی جگہ سے ہٹنے اور پلٹنے کے ہیں' مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ اِرْجِعُوْا: تم واپس جاؤ' پھر جاؤ' رُجُوْعٌ سے امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ اَقْبَلْنَا: ہم نے رخ کیا' آگے آئے اِقْبَالٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔ كَظِيْمٌ: سخت غمگین جو اپنے غم کو گھونٹ کر رکھے' ظاہر نہ کرے' صفت مشبہ مفرد كَظْمٌ اور كَظُوْمٌ۔ تَفْتَؤُا: تو ہمیشہ رہتا ہے' رہے گا' تو برابر رہتا ہے' رہے گا' افعال ناقصہ سے ہے اصل میں لَا تَفْتَؤُا تھا' تو حرف نفی حذف ہوگیا۔ تَذْكُرُ: تو یاد کرتا ہے' یاد کرے گا' ذِكْرٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: اَسَفٰى: افسوس' اہل عرب حسرت وغم کے موقعہ پر کہتے یا اَسَفٰى (ہائے افسوس)۔ عَيْنٰهُ: اس کی دونوں آنکھیں' عَيْنًا' عَيْنٌ کا تثنیہ ہے (واحد مذکر غائب)۔

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٦﴾ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ

جو تم نہیں جانتے | اے میرے بیٹو! | جاؤ | پس تلاش کرو | یوسف | اور اس کے بھائی کو

وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ اے میرے بیٹو! جاؤ یوسفؑ اور اس کے بھائی کو تلاش کرو،

وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا

اور مایوس مت ہو | اللہ کی رحمت سے | بیشک مایوس نہیں ہوتے | اللہ کی رحمت سے | مگر صرف

اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا بیشک اللہ تعالیٰ کی رحمت سے سوائے

الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٧﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ

کافر لوگ | پھر جب وہ داخل ہوئے (آئے) | اس کے سامنے | تو کہنے لگے | اے عزیز!

کافروں کے اور کوئی مایوس نہیں ہوتا پھر جب وہ اس کے پاس آئے تو کہنے لگے اے عزیز!

مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا

پہنچی ہمیں | اور ہمارے اہل وعیال کو | تکلیف | اور ہم لائے ہیں | پونجی | ناقص | پس پورا دیں | ہمیں

ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو بہت تکلیف پہنچی ہے اور ہم بہت ہی تھوڑی پونجی لے کر آئے ہیں پس ہمیں پورا

الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿٨٨﴾ قَالَ

ناپ (غلہ) | اور کچھ صدقہ دیجئے ہمیں | بیشک اللہ | جزا دیتا ہے | صدقہ کرنے والوں کو | (یوسفؑ نے) کہا

غلہ دیجئے اور ہم پر خیرات کیجئے بیشک اللہ تعالیٰ صدقہ کرنے والوں کو جزا دیتا ہے۔ یوسفؑ نے پوچھا

هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿٨٩﴾

کیا تمہیں معلوم ہے؟ | جو | کیا تم نے | یوسف | اور اس کے بھائی کے ساتھ | جب کہ تم | جاہل تھے

کیا تمہیں معلوم ہے؟ کہ نادانی کے زمانہ میں تم نے یوسفؑ اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔

قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ۭ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ

وہ کہنے لگے | کیا تو ہی | یوسف ہے؟ | اس نے کہا | (ہاں) میں ہی یوسف ہوں | اور یہ میرا بھائی ہے

وہ کہنے لگے کہ کیا آپ ہی یوسفؑ ہیں؟ اس نے کہا ہاں! میں ہی یوسفؑ ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔

قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ۭ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ

احسان کیا ہے | اللہ نے | ہم پر | بیشک وہ جو ڈرتا ہے | اور صبر کرتا ہے | تو بیشک اللہ | ضائع نہیں کرتا | اجر

ہم پر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا ہے۔ بیشک جو شخص (اللہ) سے ڈرتا ہے اور صبر کرتا ہے تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ (ایسے) نیکی کرنے والوں کا اجر

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٩٠﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا

نیکی کرنے والوں کا | وہ بولے | قسم اللہ کی | تجھے پسند کیا (فضیلت دی) | اللہ نے | ہم پر

ضائع نہیں کرتا۔ وہ بولے اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہم پر فضیلت دی ہے اور بیشک

وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ﴿٩١﴾ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۭ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ

اور ہم ہی خطا کار تھے | وہ بولا | کوئی الزام نہیں | تم پر | آج | معاف کرے | اللہ تم کو

ہم ہی خطاکار تھے۔ یوسفؑ نے کہا آج تم پر کوئی الزام نہیں، اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۸۶) حضرت یعقوبؑ نے فرمایا میں تو اپنا غم اور پریشانی اللہ سے بیان کرتا ہوں اور اللہ کی طرف سے جو باتیں میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔

(۸۷) اور بیٹوں سے فرمایا کہ جاؤ یوسفؑ اور اس کے بھائی کو تلاش کرو اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو کیونکہ اس کی رحمت سے تو کافر ہی مایوس ہوتے ہیں۔

(۸۸) پھر جب تیسری بار سب بھائی حضرت یعقوبؑ کی ہدایت کے مطابق مصر پہنچ کر حضرت یوسف کے پاس حاضر ہوئے تو کہنے لگے کہ قحط کی وجہ سے ہمیں اور ہمارے اہل وعیال کو سخت تکلیف پہنچی ہے اور جو تھوڑا سا سرمایہ ہمارے پاس ہے وہ آپ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے ہیں آپ اس کے بدلے ہمیں غلہ بھر دیجئے اور کچھ اپنی طرف سے بھی ہم پر مزید مہربانی کیجئے بیشک اللہ بھلائی کرنے والوں کو نیک جزا دیتا ہے۔

(۸۹) حضرت یوسفؑ نے ان کی غم کی کہانی سے متاثر ہو کر اللہ کے حکم سے ان سے کہا کہ تم نے جو یوسفؑ اور اس کے بھائی بن یامین سے اپنی جہالت کی وجہ سے بدسلوکی کی تھی تمہیں کچھ معلوم ہے؟

(۹۰) وہ سب بھائی چونکنا ہو کر بولے کیا تو ہی یوسف ہے؟ انہوں نے کہا ہاں میں ہی یوسف ہوں اور یہ بن یامین میرا سگا بھائی ہے اللہ نے ہم پر احسان کیا کہ اس رتبہ پر فائز فرمایا اور بیشک جو اللہ کی نافرمانی سے ڈرتا ہے اور ہر مصیبت پر صبر کرتا ہے اللہ ایسے نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

(۹۱) وہ بولے قسم اللہ کی اللہ نے آپ کو واقعی ہم پر فضیلت اور برتری بخشی اور ہم ہی غلطی پر تھے۔

انوار: اَشْکُوْا: میں کھولتا ہوں، شَکْوٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم) شَکْوٌ کے معنی اضطراب وغم کے اظہار اور بیان کرنے کے ہیں اصل میں شکوہ (چھوٹا سا مشکیزہ) کے کھولنے کو شَکْوٌ کہتے ہیں۔ تَحَسَّسُوْا: تم تلاش کرو تم جستجو کرو، تَحَسُّسٌ سے معنی خبر لینے اور تلاش کرنے کے ہیں امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تَایْئَسُوْا: تم ناامید ہو، یَأْسٌ سے معنی ناامید ہونے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر) یہاں لا نہی ہے لہٰذا فعل نہی ہے۔ اَوْفِ: تو پورا کر اِیْفَاءٌ سے امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

اقوال: بَثِّیْ: میرے بے قراری، پراگندگی، بث مضاف ی ضمیر (واحد متکلم) مضاف الیہ۔ بِضَاعَةٌ: پونجی، سامان، تجارت بِضْعٌ سے گوشت کے بڑے بڑے ٹکڑے جو کاٹ کر علیحدہ کئے جائیں انہیں بِضْعٌ کہتے ہیں اسی اعتبار سے مال کی اس وافر مقدار کو جو تجارت کے لئے رکھی جائے بضاعت کہا جاتا ہے۔

وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۹۲﴾ اِذْهَبُوْا بِقَمِیْصِیْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰی وَجْهِ اَبِیْ

اور وہ | سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے | تم جاؤ | میری قمیص لے کر | یہ | اور ڈال دو اسے | میرے باپ کے چہرے پر

اور وہ سب سے زیادہ مہربان ہے۔ تم میری یہ قمیص لے کر جاؤ اسے میرے باپ کے چہرے پر ڈال دینا

یَاْتِ بَصِیْرًا ۚ وَاْتُوْنِیْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا

وہ ہو جائے گا | بینا | اور میرے پاس آؤ (لے آؤ) | اپنے تمام گھر والوں کو | اور جب

ان کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی اور میرے پاس تمام خاندان کو لے آؤ۔ اور جب

فَصَلَتِ الْعِیْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾

نکلا (مصر سے) | قافلہ | تو کہا ان کے باپ نے | بیشک میں پاتا ہوں | بُو | یوسفؑ کی | اگر تم مجھے بہکا ہوا نہ کہو

قافلہ روانہ ہوا تو ان کے باپ نے کہا اگر مجھے یہ نہ کہو کہ (بوڑھا) بہک گیا ہے، تو مجھے تو یوسفؑ کی بُو آ رہی ہے

قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلِكَ الْقَدِیْمِ ﴿۹۵﴾ فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ

وہ کہنے لگے | اللہ کی قسم | بیشک تو | اپنی پرانی بھول میں ہے | پھر جب | کہ آیا | خوشخبری دینے والا

وہ کہنے لگے کہ اللہ کی قسم! بیشک تو اپنے پرانے وہم میں ہے پھر جب خوشخبری دینے والا آیا

اَلْقٰىهُ عَلٰی وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِیْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚۙ

تو ڈال دی (قمیص) | اس کے چہرے پر | تو لوٹ کر ہو گیا | دیکھنے والا | کہنے لگا | کیا میں نے نہ کہا تھا | تم سے

اور اس نے وہ قمیص آپ کے چہرے پر ڈال دی تو آپ کی آنکھیں روشن ہو گئیں کہنے لگے کیا میں نے نہیں کہا تھا تم سے؟

اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوْا یٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ

بیشک میں جانتا ہوں | اللہ کی طرف سے | وہ باتیں جو | تم نہیں جانتے | وہ بولے | اے ہمارے باپ! | مغفرت مانگیے

بیشک مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ باتیں معلوم ہیں، جو تمہیں معلوم نہیں۔ انہوں نے جواب میں کہا اے ابا! ہم خطاکار ہیں، ہمارے لئے

لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕیْنَ ﴿۹۷﴾ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ

ہمارے لئے | ہمارے گناہوں کی | بیشک ہم تھے خطاکار | اس نے کہا | جلد | میں مغفرت مانگوں گا | تمہارے لئے | اپنے رب سے

ہمارے گناہوں کی بخشش طلب کریں۔ فرمایا، عنقریب اپنے رب سے میں تمہارے لئے معافی کی درخواست کروں گا

اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۹۸﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ اٰوٰٓی

بیشک وہ | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا ہے | پس جب | وہ داخل ہوئے | یوسفؑ کے سامنے | (تو) اس نے جگہ دی

بیشک وہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔ تو وہ سارے کے سارے جب یوسفؑ کے پاس آئے تو اس نے اپنے ماں باپ کو

اِلَیْهِ اَبَوَیْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ ﴿۹۹﴾ وَرَفَعَ

اپنے پاس | اپنے ماں باپ کو | اور کہنے لگا | داخل ہو جاؤ | مصر میں | اگر اللہ نے چاہا | امن سے | اور اس نے بٹھایا

اپنے پاس جگہ دی اور کہا سب مصر میں داخل ہو جاؤ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو امن و امان سے رہو گے اور اپنے

اَبَوَیْهِ عَلَی الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ یٰٓاَبَتِ

اپنے ماں باپ کو | تخت پر | اور وہ گر گئے | اس کے آگے | سجدہ میں | اور وہ بولا | اے میرے باپ!

اور اپنے ماں باپ کو تخت شاہی پر بٹھایا اور وہ اس کے آگے سجدہ میں گر گئے اور یوسفؑ نے کہا اے میرے باپ!

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹۲) حضرت یوسف نے کہا آج تم پر کسی قسم کا کوئی الزام نہیں۔ اللہ تمہیں معاف کرے اور وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

(۹۳) اب حضرت یوسف نے بھائیوں سے کہا کہ میری قمیص لے جا کر باپ کے منہ پر ڈال دو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بینا ہو جائیں گے اور اپنے سب اہل وعیال کو میرے پاس مصر لے آؤ۔

(۹۴) جب قافلہ مصر سے روانہ ہوا تو ادھر کنعان میں حضرت یعقوبؑ نے باقی ماندہ اہل وعیال سے کہا کہ اگر تم مجھے بیوقوف نہ بناؤ تو میں ضرور کہوں گا کہ مجھے یوسفؑ کی خوشبو آ رہی ہے۔

(۹۵) وہ کہنے لگے۔ قسم اللہ کی آپ تو پرانی بھول ہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۹۶) پس اس واقعہ کے بعد قافلہ جب کنعان پہنچا اور خوشخبری لانے والے نے آ کر کرتہ حضرت یعقوبؑ کے منہ پر ڈال دیا اور آپؑ دوبارہ بینا ہو گئے تو ان سب اہل وعیال سے کہا کہ میں نے تم سے نہ کہا تھا؟ کہ مجھے بذریعہ وحی وہ باتیں معلوم ہوتی ہیں جو تم نہیں جانتے۔

(۹۷) اس پر وہ سب بولے۔ ابا جان! ہمارے لئے ہمارے گناہوں کی معافی مانگئے۔ بیشک ہم خطا کار تھے۔

(۹۸) حضرت یعقوبؑ نے فرمایا میں تمہارے لئے اللہ سے مغفرت مانگوں گا۔ بیشک وہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۹۹) پس جب یوسفؑ کے کہنے کے مطابق وہ سب بھائی مع والدین اور سب اہل وعیال چوتھی مرتبہ مصر پہنچ کر یوسفؑ کے پاس آئے تو حضرت یوسفؑ نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس ٹھہرایا اور کہا کہ اب تم سب اس شہر میں امن سے رہو۔ اگر اللہ کو منظور ہو۔

لغات: تُفَنِّدُوْنِ: تم نقصان عقل بتاتے ہو، بتاؤ گے، تم بہکا ہوا بتاتے ہو، بتاؤ گے۔ تَفْنِيْدٌ سے معنی جھوٹے، کمزوری، عاجزی جہالت اور غم کی طرف منسوب کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر) یہاں نقصان عقل کی طرف منسوب کرنا مراد ہے۔ اِرْتَدَّ: وہ لوٹ گیا۔ اِرْتِدَادٌ سے معنی جس راستہ آیا اسی راستہ واپس جانے کے ہیں ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب) یہاں اپنے اصلی حالت پر لوٹ کر آنا مراد ہے۔

هٰذَا تَأْوِيلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا
یہ ہے | تعبیر | میرے خواب | قبل (پہلے والے کی) | کردیا ہے اُس کو | میرے رب نے | سچا
یہ میرے خواب کی تعبیر ہے جو میں نے پہلے دیکھا تھا۔ میرے ربّ نے اسے سچا کر دکھایا

وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ
اور اُس نے احسان کیا | مجھ پر | جب نکالا مجھے | قید خانہ سے | اور لے آیا تم کو | دیہات سے
اور بیشک اُس نے مجھ پر احسان کیا جب مجھے قید خانہ سے نکالا اور تم سب کو گاؤں سے (یہاں) لے آیا

مِنْ بَعْدِ أَنْ نَزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي إِنَّ رَبِّي
بعد اس کے کہ | جھگڑا ڈال دیا | شیطان نے | میرے درمیان | اور میرے بھائیوں کے درمیان | بیشک میرا رب
اس کے بعد کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فساد ڈال دیا تھا بلاشبہ میرا رب خوبی سے

لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿١٠٠﴾ رَبِّ
عمدہ تدبیر کرنے والا ہے | جس کے لئے | وہ چاہے | بیشک وہ | جاننے والا | حکمت والا ہے | اے میرے رب!
ہر وہ کام کردیتا ہے جسے وہ کرنا چاہے، بیشک وہ ہر بات کا علم رکھنے اور ہر کام کی حکمت جاننے والا ہے۔ اے میرے رب!

قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ
تو نے دی مجھے | کچھ حکومت | اور سکھایا مجھے | تعبیر بیان کرنا | (خواب کی) باتوں کی
تو نے مجھے حکومت کا (بڑا) حصہ عطا فرمایا اور خوابوں کی تعبیر کا علم بخشا۔

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
اے پیدا کرنے والے آسمانوں | اور زمین کے | تو ہی میرا کارساز ہے | دنیا میں | اور آخرت (میں)
اے زمین اور آسمان کے بنانے والے! تو ہی دُنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے۔

تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصّٰلِحِينَ ﴿١٠١﴾ ذٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ
مجھے (دنیا سے) اُٹھا | اسلام کی حالت میں | اور مجھے شامل کر | نیک لوگوں میں | یہ خبریں ہیں
مجھے دُنیا سے فرمانبرداری کی حالت میں اُٹھا اور آخرت میں نیک لوگوں کے ساتھ مجھے ملا دے۔ اے پیغمبر! یہ غیب کی خبریں ہیں

الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ
غیب کی | (جو) ہم وحی کرتے ہیں | آپ کی طرف | اور آپ نہیں تھے | ان کے پاس
جو آپ کی طرف ہم وحی کرتے ہیں اور آپ اس وقت ان کے پاس موجود نہ تھے

إِذْ أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ ﴿١٠٢﴾ وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ
جب انہوں نے جمع کیا (پختہ کیا) | اپنا کام | اور وہ | چال چل رہے تھے | اور نہیں اکثر لوگ
جب وہ اپنے ارادہ پر متفق ہوئے تھے اور وہ سازشیں کررہے تھے۔ اگرچہ تم کتنا ہی چاہو

وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾ وَمَا تَسْأَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ
اگرچہ تم چاہو | ایمان لانے والے | اور تم نہیں مانگتے اُن سے | اس (تبلیغ) پر | کوئی اجر
اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں اور تم ان سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتے

آیت نمبر

(۱۰۰) اور اپنے ماں باپ کو تخت پر سب سے اونچا بٹھایا اور وہ حضرت یوسفؑ کے آگے تعظیماً سربسجود ہو گئے تو انہوں نے کہا ابا جان! یہی میرے بچپن کے خواب کی تعبیر ہے جسے اللہ نے سچا کر دیا اور اس نے مجھ پر بڑا فضل کیا کہ مجھے قید خانہ سے نکالا اور آپ کو دیہات سے یہاں لے آیا اس کے بعد کہ شیطان نے میرے اور بھائیوں کے درمیان فساد ڈلوا دیا تھا۔ بیشک میرا رب جو چاہے اس کی ایسی تدبیر کرتا ہے کہ کوئی سمجھ نہیں سکتا۔ اور وہی ہو کر رہتا ہے جو وہ چاہے۔ بیشک وہی سب کچھ جانتا حکمت والا ہے۔

(۱۰۱) پھر دعا کی کہ بار خدایا! تو نے ہی مجھے حکومت بخشی اور خواب کی تعبیر کا علم عطا فرمایا۔ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی میرا دنیا اور آخرت میں کارساز ہے۔ مجھے موت حالت اسلام پر دے اور نیک لوگوں میں شامل کر۔

(۱۰۲) اے نبیؐ! یہ غیب کی خبریں ہیں۔ ہم آپ کو بذریعہ وحی ان سے خبردار کر رہے ہیں ورنہ جب یوسفؑ کے بھائیوں نے ان کو کنوئیں میں ڈالنے کا فیصلہ کر لیا تھا اور وہ اپنے باپ سے فریب کر رہے تھے تو آپؐ ان کے پاس موجود نہ تھے۔

(۱۰۳) اور آپؐ کتنا ہی دل سے چاہیں، اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں۔ ورنہ ان غیب کی خبروں میں آپ کی نبوت کی زبردست تصدیق موجود ہے۔

افعال: خَرُّوْا: وہ گر پڑے، خَرٌّ سے ماضی صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ عَلَّمْتَنِیْ: تو نے مجھے سکھلایا، تعلیم دی، عَلَّمْتَ، تَعْلِیْمٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ حَرَصْتَ: تو للچایا، تو نے حرص کی، حِرْصٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: بَدْوٌ: جنگل، بَدْوٌ کے چیزیں ظاہر ہوں بدو کہلاتا ہے جنگل میں بھی سب چیزیں کھلی ہوتی ہیں اس لئے اس کا نام بَدْوٌ ہو گیا۔

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٤﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ

نہیں وہ (کچھ اور) | مگر نصیحت | سارے جہانوں کے لئے | اور کتنی ہی | نشانیاں ہیں

یہ تو سارے جہانوں کے لئے نصیحت ہے۔ اور آسمانوں اور زمین میں ہماری بہت سی نشانیاں ہیں

فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا

آسمانوں | اور زمین میں | وہ گزرتے ہیں | اُن پر | اور | وہ | اُن سے

وہ اُن پر گزرتے ہیں لیکن وہ ان سے منہ موڑنے والے ہیں۔ اور ان میں سے

مُعْرِضُوْنَ ﴿١٠٥﴾ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ

منہ موڑنے والے ہیں | اور نہیں ایمان لاتے | اکثر ان میں سے | اللہ پر | مگر | وہ

اکثر اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے مگر یہ کہ وہ مشرک ہی ہوتے ہیں۔

مُّشْرِكُوْنَ ﴿١٠٦﴾ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ

مشرک ہی ہوتے ہیں | پس کیا وہ بے خوف ہوگئے | (اس سے) کہ آئے اُن پر | چھا جانے والی (آفت)

کیا لوگ اس بات سے بے خوف ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی کوئی ایسی آفت

مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٠٧﴾

اللہ کے عذاب سے | یا آجائے اُن پر | گھڑی (قیامت کی) | اچانک | اور انہیں خبر بھی نہ ہو

آپڑے جو ان پر چھا جائے یا اچانک ان پر قیامت ٹوٹ پڑے اور انہیں خبر بھی نہ ہو

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِىْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ

آپ کہہ دیں | یہ | میرا راستہ ہے | میں بلاتا ہوں | اللہ کی طرف | روشن دلیل پر ہوں

آپ کہہ دیجئے! یہ میرا راستہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں، بصیرت اور دلیل کے ساتھ، میں اور

اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِىْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٨﴾

میں | اور وہ (بھی) جس نے میری پیروی کی | اور اللہ پاک ہے | اور نہیں ہوں میں | مشرکوں میں سے

جس نے میری پیروی کی، اور اللہ تعالیٰ پاک ہے، اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِىْٓ اِلَيْهِمْ

اور نہیں بھیجے ہم نے | آپ سے پہلے | مگر صرف | مرد (ہی) | ہم وحی بھیجتے تھے | جن کی طرف

اور ہم نے تم سے پہلے بستیوں میں رہنے والے لوگوں میں سے صرف مرد ہی پیغمبر بھیجے، جن کی طرف ہم

مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ۭ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا

بستیوں کے رہنے والوں میں سے | پس کیا انہوں نے سیر نہیں کی | زمین میں | کہ دیکھ لیتے

وحی بھیجتے تھے تو کیا یہ لوگ دُنیا میں چلتے پھرتے نہیں کہ دیکھ لیتے کہ

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ

(کہ) کیسا ہوا | انجام | اُن لوگوں کا جو | اُن سے پہلے ہوئے | اور | یقیناً آخرت کا گھر

جو لوگ ان سے پہلے ہوچکے ہیں، ان کا انجام کیا ہوا اور البتہ آخرت کا گھر

وقف النبي صلى الله عليه وسلم

آسان تفسیر

اور آپ ان لوگوں سے اس دین حق کی تبلیغ پر کوئی معاوضہ تو نہیں مانگتے یہ قرآن تو دنیا والوں کے لئے صرف نصیحت ہے۔

اور آسمانوں اور زمین میں اللہ کی قدرت کے کتنے ہی نشان (سورج، چاند، ستارے وغیرہ) موجود ہیں جن کے
پاس سے وہ ہمیشہ گزرتے رہتے ہیں اور ان میں وہ کچھ غور نہیں کرتے۔

) اور ان میں سے اکثر باوجود اللہ کی خالقیت و ربوبیت کا اقرار کرنے کے مخلوق کو اس کا شریک ٹھہراتے ہیں۔

۱) کیا ان اہل مکہ کو اس بات کا ڈر نہیں کہ ان پر ایک ایسا عذاب الٰہی نازل ہو جائے جو سب پر چھا جائے یا اچانک
قیامت قائم ہو جائے اور انہیں بالکل خبر تک نہ ہو۔

۱۰۸) آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میرا تو یہی راستہ ہے کہ میں تم سب کو توحید الٰہی کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرے پیروی
کرنے والے مسلمان، جو توحید الٰہی بیان کرتے ہیں ہمارے پاس اس کی واضح دلیل موجود ہے اور ہم اندھا دھند
نہیں بلکہ پوری بصیرت کے ساتھ دعوت دیتے ہیں کہ اللہ شریک سے پاک ہے اور میں مشرک نہیں۔

افعال: اَدْعُوْا: میں بلاتا ہوں، میں پکاروں گا، دَعْوَۃٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔
اسماء: غَاشِیَۃٌ: ہر طرف سے گھیر لینے والی عقوبت، چھا جانے والا عذاب، اسم فاعل کا صیغہ۔

خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۗ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْئَسَ

بہتر ہے | اُن کے لئے | جنہوں نے پرہیز کیا | پس کیا تم عقل نہیں رکھتے | یہاں تک کہ | جب | مایوس ہوگئے

اُن لوگوں کے لئے بہتر ہے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا' پس کیا تم نہیں سمجھتے۔ یہاں تک کہ جب رسول مایوس

الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا

رسول | اور انہوں نے خیال کرلیا | کہ وہ | جھٹلائے گئے ہیں | (تو) آ گئی ان کے پاس | ہماری مدد

ہوگئے اور انہیں گمان ہوا کہ (اب) وہ جھوٹے خیال کیے جانے لگے ہیں تو اُن کے پاس ہماری مدد پہنچی

فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ ۗ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾

پس نجات دی گئی | جنہیں | ہم چاہتے تھے | اور نہیں ٹالا جاسکتا | ہمارا عذاب | مجرم لوگوں سے

پس جنہیں ہم نے چاہا وہ بچا دیے گئے۔ اور ہمارا عذاب مجرموں سے ہرگز نہیں ٹلتا

لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۗ

یقیناً ہے | اُن کے قصوں میں | عبرت | عقل مندوں کے لئے

بیشک ان لوگوں کے حالات میں عقلمندوں کے لئے سامانِ عبرت ہے

مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ

(یہ قرآن) نہیں ہے | (کوئی) بات | بنائی ہوئی | اور | لیکن | تصدیق ہے | اس کی جو

یہ (قرآن) کوئی بنائی ہوئی بات نہیں بلکہ یہ اس پیغام کی تصدیق ہے' جو اس سے پہلے

بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

اس سے پہلے ہوچکیں | اور تفصیل | ہر بات کی | اور ہدایت | اور رحمت ہے | ان لوگوں کیلئے | جو ایمان لاتے ہیں

(الہامی کتابوں میں درج) ہے اور ہر بات کا بیان ہے اور ہدایت و رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں

سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ رعد مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | تینتالیس آیتیں اور چھ رکوع ہیں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ۗ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

الف لام میم را | یہ | آیتیں ہیں | کتاب کی | اور جو کچھ | اُتارا گیا | آپ کی طرف

الف لام میم را۔ یہ کتاب (قرآن) کی آیتیں ہیں۔ اور آپ کے ربّ کی طرف سے جو کچھ آپ کی طرف

مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾

آپ کے رب کی طرف سے | حق ہے | لیکن | اکثر لوگ | ایمان نہیں لاتے

نازل کیا گیا ہے وہ سچ ہے مگر اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى

اللہ وہ ہے | جس نے بلند کیا | آسمانوں کو | بغیر ستونوں کے | جنہیں تم دیکھتے ہو | پھر قرار پکڑا

اللہ تعالیٰ وہ (ذات پاک) ہے' جس نے آسمانوں کو جنہیں تم دیکھتے ہو' بغیر ستونوں کے بلند کیا پھر عرش

آیت نمبر

(۱۰۹) اور آپ سے پہلے بھی جتنے نبی ہم نے بھیجے وہ بھی ان بستیوں کے رہنے والوں میں سے آدمی ہی تھے۔ جن کی طرف ہم اپنے احکام وحی کے ذریعے نازل کیا کرتے تھے۔ کیا ان اہل مکہ نے ملک میں سیر کر کے نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے مشرک اور منکر لوگوں کا کیسا برا انجام ہوا۔ اور جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی ان کے لئے تو آخرت کا گھر بہتر ہے پس ان کفار مکہ کو کیا اتنی بھی عقل نہیں۔

(۱۱۰) وہ مشرکین اپنی ضد پر ایسے ہی اڑے رہے یہاں تک کہ جب رسول ان کے ایمان لانے سے بالکل ناامید ہو گئے اور خیال کر لیا کہ شاید فتح دینے کا وعدہ غلط کیا گیا تھا تب ہماری نصرت آن پہنچی اور جنہیں ہم چاہتے تھے (یعنی مومنین کو) انہیں نجات دی گئی اور مجرموں کو ہلاک کر دیا گیا اور واقعی ہمارا عذاب مجرم لوگوں سے ٹل نہیں سکتا۔

(۱۱۱) ان کے حالات افسانہ نہیں، حقائق ہیں۔ ان میں اہل عقل کے لئے عبرت ہے اور یہ قرآن جس میں یہ قصے بیان ہوئے ہیں کوئی جھوٹی گھڑی ہوئی کتاب نہیں بلکہ تمام پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی اور ایمان والوں کے لئے ہر بات کی تفصیل اور ہدایت اور رحمت سے پُر ہے۔

سورۂ رعد

چونکہ اس سورت میں رعد کا بیان ہے جو عربی میں بادل کی گرج کو کہتے ہیں یا فرشتے کا نام ہے۔ اس لئے یہ سورت اس نام سے موسوم کی گئی۔

یہ بھی حروف مقطعات میں سے ہیں جن کی اصل حقیقت صرف اللہ کو معلوم ہے لیکن ابن عباسؓ نے اس کے اجتہادی معنے یہ بیان کئے ہیں۔ میں اللہ ہوں سب کچھ جانتا اور دیکھتا ہوں۔

(۱) یہ سورت کتاب (قرآن) کی آیتیں ہیں اور یہ قرآن جو آپ پر خدا کی طرف سے بذریعہ وحی نازل کیا گیا ہے بالکل حق ہے لیکن اکثر لوگ اس پر ایمان نہیں لاتے۔

الافعال: لَمْ یَسِیْرُوْا: یَسِیْرُ مصدر، کیا وہ چلے پھرے نہیں، کیا انہوں نے چل پھر کر نہیں دیکھا، مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔ کُذِبُوْا: کِذْبٌ مصدر، وہ سچے نہ نکلے، ان کی بات سچی نہ نکلی، ماضی مجہول (جمع مذکر غائب)۔

عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِيْ

عرش (قدرت) پر | اور کام پر لگایا | سورج | اور چاند کو | ہر ایک چل رہا ہے

قائم ہوا اور سورج اور چاند کو کام پر لگایا ہر ایک اپنے مقررہ

لِاَجَلٍ مُّسَمًّى يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ

مدت مقررہ کے لئے | وہی انتظام کرتا ہے | تمام کاموں کا | وہ تفصیل سے بیان کرتا ہے | نشانیاں | تاکہ تم

وقت پر چل رہا ہے۔ وہی ہر بات کا انتظام کرتا ہے وہ اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم

بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝۲ وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ

اپنے رب سے ملنے کا | تم یقین کرو | اور وہی ہے جس نے | بچھایا (پھیلایا) | زمین کو

اپنے رب کے سامنے حاضر ہونے کا یقین کرلو۔ اور وہ وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا

وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ

اور بنائے | اس میں | مضبوط پہاڑ | اور دریا | اور ہر قسم کے | پھلوں سے

اور اس میں پہاڑ اور دریا بنائے اور ہر قسم کے پھلوں

جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ

بنائے | اُس میں | جوڑے | دو دو | ڈھانکتا ہے | رات کو | دن سے

کے جوڑے بنائے اور وہ رات کو دن کی روشنی سے ڈھانپ

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۳ وَفِي الْاَرْضِ

بیشک | اس میں | البتہ نشانیاں ہیں | ان لوگوں کے لئے | جو غور وفکر کرتے ہیں | اور | زمین میں

دیتا ہے۔ ان باتوں میں بلاشبہ غور و فکر کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں اور زمین میں مختلف

قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ

(کئی قسم کے) ٹکڑے ہوتے ہیں | ساتھ ساتھ | اور باغات | انگوروں کے | اور کھیتیاں | اور کھجوریں

قطعات ہیں ایک دوسرے سے ملے ہوئے اور انگوروں کے باغات ہیں اور کھیتیاں ہیں اور کھجوریں ہیں

صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَنُفَضِّلُ

شاخ والی | اور بغیر شاخوں والی | سیراب کیا جاتا ہے | ایک ہی پانی سے | اور ہم فضیلت دیتے ہیں

بعض کی کئی شاخیں ہوتی ہیں اور بعض ایک ہی تنے والی (حالانکہ) پانی سب کو ایک ہی ملتا ہے۔ اور ہم نے

بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

بعض کو | بعض پر | کھانے (ذائقہ) میں | بیشک | اس میں | نشانیاں ہیں

ایک میوے کو دوسرے پر فوقیت دی ہے۔ بیشک ان سب باتوں میں نشانیاں ہیں

لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۴ وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ

ان لوگوں کے لئے | جو عقل رکھتے ہیں | اور اگر آپ تعجب کریں | تو عجیب ہے | اُن کا کہنا

ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں اور اگر تم تعجب کرو تو واقعی کافروں کا یہ کہنا عجیب ہے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲) اللہ وہ ذات ہے جس نے بغیر ستونوں کے آسمان بلند کر کے کھڑے کئے جیسا کہ تم انہیں دیکھتے ہو پھر آسمانوں کو بلاستون بلند کرنے کے بعد اپنے عرش قدرت پر بلا کیف قائم ہو کر دنیا کا نہایت شان سے انتظام کرنے لگا اور سورج، چاند کو اپنے حکم کے تابع کیا کہ ہر ایک قیامت تک چل رہا ہے اور وہی دنیا کے معاملات کا انتظام کرتا اور اپنے نشانات قدرت (سورج، چاند، ستارے، زمین وغیرہ مخلوقات) کو تفصیل سے بیان کرتا ہے کہ تم قیامت کے روز اس کے حضور میں جوابدہی کے لئے حاضر ہونے کا یقین کرو۔

(۳) اور وہی اللہ ہے جس نے زمین کو اس طرح بچھا دیا اور اس پر مضبوط پہاڑ قائم کر دیئے اور اس میں نہریں بہا دیں اور اسی زمین میں ہر قسم کے پھلوں کے دو دو جوڑے (تلخ و شیریں یا نر اور مادہ وغیرہ) بنائے وہ رات پر دن کو پھیلا دیتا ہے اور دن پر رات کا پردہ ڈال دیتا ہے یعنی رات کے بعد دن اور دن کے بعد رات کو بدل بدل کر لے آتا ہے بیشک ان میں غور کرنے والوں کے لئے اللہ کی قدرت کے نشان موجود ہیں۔

(۴) اور زمین کے مختلف قسم کے ٹکڑے ساتھ ساتھ ملے ہوتے ہیں لیکن ان میں سے پودے مختلف نکلتے ہیں اور انگور کے باغ اور ہر قسم کی کھیتیاں اور کھجوریں کچھ ایک تنے والی اور کچھ شاخ دار جو ایک ہی پانی سے سیراب ہوتی ہیں اور بعض پودوں کو بعض پر ہم پھلوں میں ممتاز کر دیتے ہیں۔ بیشک ان کاموں میں عقلمندوں کے لئے اس کی قدرت کے نشان ہیں۔

افعال: تُوْقِنُوْنَ: تم یقین کرو، یقین کرنے لگو، تم یقین کرتے ہو، کرو گے۔ اِیْقَان سے معنی یقین کرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ مَدَّ: مَدٌّ مصدر، بچھایا، پھیلایا، اس نے کھینچا، ماضی معروف (واحد مذکر غائب)۔ نُفَضِّلُ: تَفْضِیْلٌ مصدر، ہم فوقیت دیتے ہیں، ہم فضیلت دیتے ہیں مضارع (جمع متکلم)۔

اسماء: مُتَجَاوِرَاتٌ: برابر برابر، باہم ملے ہوئے مُتَجَاوِرَۃٌ واحد تَجَاوُرٌ مصدر۔ صِنْوَانٌ: جڑ ملے ہوئے، ایک جڑ سے نکلی ہوئی شاخیں، صِنْوٌ کی جمع، مفسرین کے ایک قول کے مطابق صِنْوٌ کے معنی مثل کے ہیں، مراد اس سے یہاں وہ شاخ ہے اس کو زیادہ شاخوں کو ایک ہی جڑ گھیرے ہوئے ہو۔

ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۬ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کیاجب ہم ہوجائیں مٹی | کیا ہم | پیدا ہوں گے | ازسرنو | یہی لوگ ہیں | جنہوں نے انکار کیا

کہ جب ہم مر کر مٹی ہوجائیں گے تو کیا ازسرنو پیدا کیے جائیں گے یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے ربّ

بِرَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ

اپنے ربّ کا | اور یہی لوگ ہیں | طوق (ہوں گے) | جن کی گردنوں میں | اور وہی ہیں | دوزخ والے

کا انکار کیا۔ اور یہی لوگ ہیں جن کی گردنوں میں طوق ڈالے جائیں گے۔ اور وہی دوزخ والے ہیں۔

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٥ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ

وہ | اس میں | ہمیشہ رہیں گے | اور وہ جلدی چاہتے ہیں آپ سے | برائی | پہلے

وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہ لوگ بھلائی سے پہلے آپ سے برائی (عذاب) چاہتے

الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ۭ وَاِنَّ رَبَّكَ

بھلائی سے | اور گزر چکی ہیں | اُن سے پہلے | سزائیں | اور بیشک | آپ کا ربّ

ہیں حالانکہ ان سے پہلے عذاب واقع ہوچکے ہیں اور بیشک آپ کا ربّ

لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰي ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ

بڑا معاف کرنے والا ہے | لوگوں کو | باوجود اُن کے ظلم کے | اور بیشک آپ کا ربّ | سخت

لوگوں کے گناہوں کے باوجود ان کو بخش دینے والا ہے۔ اور بیشک آپ کا ربّ سخت سزا

الْعِقَابِ ۝٦ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ

عذاب دینے والا ہے | اور کہتے ہیں | کافر لوگ | کہ کیوں نہیں | نازل کی گئی | اس پر

دینے والا ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا' کہتے ہیں کہ اُس کے ربّ کی طرف سے اس پر

اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ

کوئی نشانی | اُس کے ربّ کی طرف سے | آپ تو صرف | ڈرانے والے ہیں | اور | ہر ایک قوم کے لئے

کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوئی اے پیغمبر! (یاد رہے کہ) آپ تو صرف (برے نتائج سے) ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کا

هَادٍ ۝٧ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا

ایک رہنما ہے | اللہ ہی | جانتا ہے | جو کچھ | (پیٹ میں) اٹھائے ہوئے ہے | ہر ایک مادہ | اور جو

ایک رہنما ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ مادہ اپنے پیٹ میں کیا لئے ہوئے ہے۔ اور پیٹ

تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۭ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝٨

گھٹتے ہیں | پیٹ (رحم) | اور جو بڑھتے ہیں | اور ہر ایک چیز | اس کے ہاں | ایک اندازے سے ہے

میں کیا سکڑتا اور کیا بڑھتا ہے اور اس کے پاس ہر چیز ایک خاص اندازے سے ہے

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝٩ سَوَاۗءٌ مِّنْكُمْ

وہ جاننے والا ہے | ہر غیب | اور ظاہر کا | سب سے بڑا ہے | عالیشان | برابر ہے | تم میں سے

وہ غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے' سب سے بڑا' بلند مرتبہ ہے۔ اس کے لئے برابر ہے

آیت نمبر

(۵) اے نبی! اگر آپ کو ان کے دوبارہ زندہ کئے جانے سے انکار پر تعجب ہو تو واقعی ان کا یہ کہنا بھی حیرانگی کے لائق ہے کہ جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہمیں دوبارہ پیدا کیا جائے گا۔ بس یہی لوگ اپنے رب کے منکر ہیں اور انہی کی گردنوں میں اللہ کے عذاب کے طوق ہوں گے اور یہی دوزخی ہیں جو ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

(۶) اور یہ کفار مکہ ایسے ضدی ہیں کہ بھلائی (نعمت وراحت) ملنے سے پہلے برائی (عذاب وقہر الٰہی) جلدی نازل کرانے کا آپ سے مطالبہ کرتے ہیں حالانکہ ان سے پہلی سرکش امتوں پر عذاب الٰہی کے واقعات گزر چکے ہیں جو بطور ضرب المثل بیان کئے جاتے ہیں اور بیشک آپ کا پروردگار لوگوں کی بھولے سے کی ہوئی خطاؤں کو بڑا معاف کرنے والا اور جرم پر ضد کرنے والوں کو سخت عذاب دینے والا ہے۔

(۷) کفار مکہ آپ سے کہتے ہیں کہ آپ سچے رسول ہیں تو کیوں اللہ کی طرف سے آپ پر کوئی فرمائشی معجزہ نازل نہیں ہوتا، حالانکہ معجزہ نازل کرنا اللہ کے اختیار میں ہے اور آپ تو اللہ کی طرف سے صرف ڈر سنانے والے ہیں اور ہر ایک قوم کے لئے ہمیشہ ایک رہنما آیا ہے۔

(۸) جو کچھ بچہ وغیرہ ہر ایک مادہ کے پیٹ میں ہوتا ہے اور مادنیوں کے پیٹ جو گھٹتے بڑھتے رہتے ہیں کہ کسی میں ایک بچہ اور کسی میں دو اور کسی میں پورا بچہ اور کسی میں نامکمل اللہ کو سب کا علم ہے ہر چیز اس کے یہاں ایک اندازے سے ہے۔

(۹) اور وہ ہر چھپی اور کھلی بات کا جاننے والا سب سے اونچی شان والا ہے۔

انعال: تَزْدَادُ: وہ بڑھتی ہے اِزْدِیَاءٌ سے معنی بڑھنے اور بڑھانے کے ہیں مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔
اسماء: اَلْمَثُلٰتُ: اَلْمَثُلَةُ واحد عبرت خیز نظریں مُثْلَةٌ وہ سزا جو دوسروں کو ارتکاب جرم سے باز رکھنے کے لئے مثال بن جائے۔

مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۭ بِالَّيْلِ

جو کوئی | چپکے سے کہے | بات کو | اور جو | پکار کر کہے اسے | اور جو | چھپ رہا ہے | رات کے وقت

(کہ) کوئی تم میں سے بات کو چھپائے یا اسے ظاہر کرے یا رات کو چھپ کر

وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ﴿۱۰﴾ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ

اور جو چلتا ہے | دن کو | اُس کے پہرے دار ہیں | اس (بندہ) کے آگے | اور اس کے پیچھے

یا دن میں چلے پھرے، اُس کے آگے اور پیچھے پہرے دار (فرشتے) ہیں

يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ

وہ اُس کی حفاظت کرتے ہیں | اللہ کے حکم سے | بیشک اللہ | نہیں بدلتا | حالت کسی قوم کی

جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں اور بیشک اللہ تعالیٰ اُس وقت تک کسی قوم کی (عمدہ) حالت

حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ

یہاں تک کہ وہ (خود نہ) بدل دیں جو | اُن کے نفسوں میں ہے (اپنی حالت) | اور جب ارادہ کرتا ہے اللہ | کسی قوم سے

کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ لوگ خود اپنی حالت تبدیل نہ کردیں اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے برائی کا ارادہ

سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾

برائی کا | تو کوئی نہیں ٹالنے والا اس کو | اور کوئی نہیں اُن کا | اس کے سوا | مددگار

کرتا ہے تو کوئی اسے روک نہیں سکتا اور ان کے لئے اس کے سوا کوئی مددگار نہیں۔

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ

وہی ہے جو | دکھاتا ہے تم کو | بجلی | ڈرانے کو | اور امید دلانے کو | اور اٹھاتا ہے

وہ وہی اللہ ہے، جو تمہیں خوف اور امید دلانے کے لئے آسمانی بجلی دکھاتا ہے اور بھاری بھاری

السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾ ۚ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ

بادل | بھاری | اور پاکی بیان کرتا ہے | ر (گرج) | اُس کی تعریف کے ساتھ | اور فرشتے (بھی)

بادلوں کو پیدا کرتا ہے۔ اور رعد اور فرشتے اس کے خوف سے اس کی حمد و ثناء

مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ

اُس کے ڈر سے | اور بھیجتا ہے | کڑکنے والی بجلیاں | پھر گراتا ہے اُن کو | جس پر وہ چاہے

بیان کرتے رہتے ہیں اور وہی کڑکنے والی بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے، گرا دیتا ہے

وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾ ؕ

اور وہ | جھگڑتے ہیں | اللہ کے بارے میں | اور وہ | سخت | پکڑ والا ہے

اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑی قوت والا ہے۔

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ

اس کو پکارنا | حق ہے | اور جن کو وہ پکارتے ہیں | اس کے سوا | وہ جواب نہیں دیتے | ان کو

اُس کو پکارنا حق ہے اور وہ لوگ جو اس کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں وہ ان کی کچھ نہیں

آیت نمبر

(۱۰) جو کوئی تم میں سے خفیہ طور پر بات کہے اور جو پکار کر کہے اور اسی طرح جو رات کو چھپا رہے اور جو کوئی دن کو بازار و
میں چلتا پھرتا ہے اللہ کو سب کا برابر علم ہے۔

(۱۱) اللہ کی طرف سے ہر انسان کے آگے اور پیچھے پہرہ دار فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کر
رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کسی قوم کی اچھی حالت کو بری حالت میں تبدیل نہیں کرتا۔ جب تک کہ وہ خود اپنے دلوں
حالت نہیں بدل دیتے یعنی ناشکری کرنے لگتے ہیں اور جب اللہ کسی قوم کو عذاب اور مصیبت میں مبتلا کرنا چاہتا
تو کوئی اسے ٹالنے والا بھی نہیں اور نہ کوئی اس کے سوا ان کا مددگار ہی ہو سکتا ہے۔

(۱۲) یہ اسی کی بزرگانہ شان ہے کہ تمہیں بادلوں میں سے بجلی پیدا کر دکھاتا ہے تاکہ تم اس کے قہر سے ڈرو اور اس کے فض
کے امیدوار رہو اور وہی ہوا میں اپنی قدرت سے بھاری بادلوں کو معلق کیے رکھتا ہے۔

(۱۳) اور بادل کی گرج یا وہ فرشتہ جو گرج پر مقرر ہے۔ وہ زبان حال و قال سے اللہ کی پاکی اور حمد بیان کرتا ہے اور س
فرشتے بھی اللہ کے قہر و غضب سے ڈر کر اس کی تسبیح اور حمد میں لگے رہتے ہیں اور یہ اسی کی بزرگانہ شان ہے
بادلوں سے کڑکنے والی بجلیاں پیدا کر کے مخلوقات میں سے جس پر چاہے گرا دیتا ہے کہ وہ جل کر راکھ تباہ و بر
ہو جائے اور وہ مشرکین خدا کی قدرت کے بارے میں آپ ؐ سے جھگڑتے ہیں حالانکہ اس کی گرفت بڑی سخ
ہے۔ (ف) روایت ہے کہ حضور نے ایک منکر سردار کو اپنے پاس بلا بھیجا قاصد نے اس سے جا کر کہا کہ رسول
تجھے بلاتے ہیں وہ کہنے لگا رسول اللہ کون؟ اور اللہ کیا چیز ہے؟ تین دفعہ اس نے یہ کلمہ کہا بس فوراً بادل اٹھا اور بجلی
پر گری اور اس کا سر توڑ کر رکھ دیا۔

افعال: اَسَرَّ: اس نے چھپایا، آہستہ بات کی، چھپا کر کہا اِسْرَارٌ سے معنی چھپانے کے ہیں ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ مُسْتَخْ
اِسْتِخْفَاءٌ مصدر، چھپنے والا، چھپنے کا خواستگار، اسم فائل (واحد مذکر)۔ یُنْشِئُ: اِنْشَاءٌ مصدر، وہ پیدا کرتا ہے، مضارع معرو
(واحد مذکر غائب)۔

اسماء: سَارِبٌ: گلیوں میں پھرنے والا، راہ میں چلنے والا سُرُوْبٌ سے معنی اپنے رخ پر چلنے کے ہیں، اسم فاعل کا صیغہ (واحد مذکر) سَ
جمع ب۔ وَالٍ: وَلَایَۃٌ مصدر مددگار، حامی مدد پر قادر اسم فاعل (واحد مذکر)۔ مُعَقِّبَاتٌ: مُعَقِّبَۃٌ جمع مُعَقِّبٌ واحد، تَعْقِیْبٌ مص
باری باری سے روز و شب میں آنے والا، ملائکہ اسم فاعل (مونث جمع)۔ ثِقَالَ: بھاری، گراں بار، بوجھل ثَقِیْلٌ کی جمع۔ اَلْمِحَا
سخت گرفت کرنے والا سزا میں پکڑنے والا۔

بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ

کچھ بھی | مگر جیسے (کوئی) پھیلا دے اپنے دونوں ہاتھ | پانی کی طرف | تاکہ پہنچ جائے | اُس کے منہ میں | اور نہیں وہ

سنتے، مگر اس شخص کی طرح جو اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلا دے تاکہ اس کے منہ تک آ پہنچے حالانکہ وہ

بِبَالِغِهٖ ۭ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿١٤﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ

اس تک پہنچنے والا | اور نہیں ہے | پکار کافروں کی | مگر گمراہی میں (بے اثر) | اور اللہ ہی کو | سجدہ کرتا ہے | جو

اس تک کبھی نہیں پہنچ سکتا اور کافروں کی پکار بے اثر اور ضائع ہے اور جو کوئی آسمانوں میں اور زمین

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ

آسمانوں | اور زمین میں ہے | خوشی | اور ناخوشی سے | اور ان کے سائے (بھی) | صبح

میں ہے چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے اللہ تعالیٰ ہی کو سجدہ کرتا ہے اور ان کے سائے بھی صبح و شام (اسی کو

وَالْاٰصَالِ ﴿١٥﴾ السجدة قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ

اور شام کے وقت | پوچھیے | کون ہے | ربّ | آسمانوں | اور زمین کا | کہہ دیجئے

سجدہ کرتے ہیں)۔ آپ پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے؟ کہہ دیجئے

اللّٰهُ ۭ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ

اللہ ہی ہے | کہہ دیجئے | تو کیا تم بناتے ہو | اس کے سوا | (اور) کارساز | وہ اختیار نہیں رکھتے

کہ اللہ۔ کہہ دیجئے کہ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کے سوا ان کو کارساز سمجھ رکھا ہے، جو اپنے لئے

لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى

اپنی ذات کے لئے | نفع کا | اور نہ نقصان کا | کہہ دیجئے | کیا | برابر ہے | اندھا

بھی نہ نفع کی قدرت رکھتے ہیں، نہ نقصان کی۔ پوچھیے کہ کیا اندھے اور آنکھوں والے برابر

وَالْبَصِيْرُ ڏ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ڬ اَمْ جَعَلُوْا

اور دیکھنے والا؟ | یا | کیا | برابر ہے | اندھیرا | اور اُجالا؟ | یا وہ بناتے ہیں

ہیں۔ یا کیا اندھیرا اور اُجالا برابر ہے؟ یا کیا وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے

لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۭ

اللہ کے لئے | (ایسے) شریک | کہ انہوں نے پیدا کیا ہو | اس کے پیدا کرنے کی طرح | پھر مشتبہ ہو گئی | پیدائش | اُن پر

لئے جو شریک بناتے ہیں، اُنہوں نے بھی کچھ مخلوق اللہ کی مخلوق کی طرح بنائی ہے کہ انہیں تخلیق کے بارے میں شبہ پیدا ہو گیا ہے؟

قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿١٦﴾ اَنْزَلَ

کہہ دیجئے | اللہ (ہی) | پیدا کرنے والا ہے | ہر چیز کا | اور وہ | ایک (ہی) ہے | زبردست | اس نے اتارا

فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ یکتا اور غالب ہے۔ اُس نے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ

آسمان سے | پانی | پھر بہنے لگے | ندی نالے | اپنے اندازے سے | پھر اٹھا لیا (اور بہا لے آیا)

آسمان سے پانی اُتارا پھر اس سے ندی نالے اپنی گنجائش کے مطابق بہہ نکلے پھر سیلاب

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۴) ہر حاجت میں اسی کو پکارنا حق ہے کیونکہ وہی نفع اور نقصان دے سکتا ہے اور مشرکین جن جھوٹے معبودوں کو اپنی حاجت پورا کرنے کے لئے پکارتے ہیں وہ تو انہیں جواب تک نہیں دے سکتے جیسے کہ کوئی پیاسا پانی کی طرف ہاتھ پھیلائے کہ وہ پانی خود اس کے منہ میں چلا جائے۔ حالانکہ وہ اس کے منہ میں جانے والا نہیں پس کفار کا ایسی بے حس و حرکت مخلوق کو اپنی حاجت پورا کرنے کے لئے پکارنا سخت گمراہی ہے۔

(۱۵) اور جو مخلوق آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے وہ سب چاہیں یا نہ چاہیں اللہ کے احکام کے آگے سجدہ ریز ہیں اور صبح اور شام کے وقت ان چیزوں کے سائے بھی اللہ کو اپنی خصوصی تخلیق کے مطابق سجدہ کرتے ہیں یعنی اس کے حکم کے مطابق کام کرتے ہیں۔

(۱۶) ان لوگوں سے پوچھئے کہ آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی سب کا پروردگار ہے پھر ان سے کہہ دیجئے کیا تم نے اللہ کے سوا اس کی مخلوقات میں سے اور کارساز بنا رکھے ہیں جو خود اپنے نفع اور نقصان کے بھی مالک نہیں پھر کہہ دیجئے کیا اندھا اور آنکھوں والا (کافر و مومن) برابر ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں! یا مشرکین جن جھوٹے معبودوں کو اللہ کا شریک قرار دیتے ہیں انہوں نے بھی اللہ کی طرح کوئی چیز پیدا کی ہے کہ وہ پیدائش ان لوگوں پر مشتبہ ہوگئی ہے؟ کہہ دیجئے اللہ ہی سب کا پیدا کرنے والا ہے وہ اکیلا اور زبردست ہے۔

افعال: لَا یَمْلِکُوْنَ: مِلْکٌ سے 'وہ مالک نہیں' اختیار نہیں رکھتے' وہ قابو نہ رکھیں گے' مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔ تَسْتَوِیْ: وہ برابر ہوتی ہے' برابر ہوگی' اِسْتِوَاءٌ سے مضارع کا صیغہ۔

اسماء: اَلْغُدُوُّ: صبح صبح کو نکلنا' صبح کو پہنچنا یا فجر اور طلوع آفتاب کا درمیانی وقت' اَلْغُدُوُّ اَلْغَدْوَةُ کی جمع ہے۔

السَّيۡلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوۡقِدُوۡنَ عَلَيۡهِ فِى النَّارِ

سیلاب نے | جھاگ | اُبھرا ہوا | اور اس میں سے جو | وہ تپاتے ہیں | اُس پر | آگ میں

پھولا ہوا جھاگ اوپر لے آیا اور جس چیز (دھات) کو آگ میں زیور یا کسی اور چیز کے

ابۡتِغَآءَ حِلۡيَةٍ اَوۡ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثۡلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضۡرِبُ

بنانے کے لئے | زیور | یا (اور) سامان | جھاگ ہوتا ہے | اس جیسا | اسی طرح | (مثال) بیان کرتا ہے

بنانے کے لئے پگھلاتے ہیں اس پر بھی ویسا ہی جھاگ آجاتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ حق اور

اللّٰهُ الۡحَقَّ وَالۡبَاطِلَ ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذۡهَبُ جُفَآءً ۚ

اللہ | حق اور باطل کی | لیکن جو | جھاگ ہے | وہ تو چلا جاتا ہے | سوکھ کر

باطل کی مثال بیان فرماتا ہے، سو جھاگ تو سوکھ کر یونہی ضائع ہوجاتا ہے۔

وَاَمَّا مَا يَنۡفَعُ النَّاسَ فَيَمۡكُثُ فِى الۡاَرۡضِ ؕ كَذٰلِكَ

اور جو چیز | نفع دیتی ہے | لوگوں کو | سو وہ ٹھہری رہتی ہے | زمین میں | اسی طرح

لیکن جو چیز لوگوں کو نفع پہنچاتی ہے، وہ زمین میں باقی رہتی ہے اللہ تعالیٰ

يَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡاَمۡثَالَ ؕ ﴿۱۷﴾ لِلَّذِيۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِرَبِّهِمُ الۡحُسۡنٰى ؕ

بیان کرتا ہے | اللہ | مثالیں | اُن لوگوں کے لئے | جنہوں نے حکم مانا | اپنے ربّ کا | بہتری ہے

اسی طرح کی مثالیں بیان فرماتا ہے۔ جنہوں نے اپنے ربّ کا کہا مانا ہے اُن کے لئے بہتری ہے

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَالَّذِيۡنَ لَمۡ يَسۡتَجِيۡبُوۡا لَهٗ لَوۡ اَنَّ لَهُمۡ مَّا فِى الۡاَرۡضِ

اور جن لوگوں نے | حکم نہ مانا | اُس کا | اگر ہو | اُن کا | جو کچھ | زمین میں

اور جن لوگوں نے اُس کا کہا نہیں مانا، اگر وہ ان سب چیزوں کے مالک بھی ہوں جو زمین میں ہیں اور

جَمِيۡعًا وَّمِثۡلَهٗ مَعَهٗ لَافۡتَدَوۡا بِهٖ ؕ اُولٰٓـئِكَ لَهُمۡ سُوۡٓءُ

سب | اور اس جیسا (اور بھی ہو) | اُس کے ساتھ | وہ اپنے بدلہ میں دینا چاہیں گے | اُس کو | یہی لوگ ہیں | جن کیلئے | بُرا

اس کے ساتھ اسی کے برابر اور بھی ہوں تو وہ اسے ضرور اپنی رہائی کیلئے دے ڈالیں ان کے لئے بدترین

الۡحِسَابِ ۙ وَمَاۡوٰهُمۡ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئۡسَ الۡمِهَادُ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنۡ يَّعۡلَمُ اَنَّمَآ

حساب ہوگا | اور اُن کا ٹھکانہ | دوزخ ہے | اور (وہ) بُری جگہ ہے | پس کیا وہ شخص | جو جانتا ہے | کہ جو کچھ

کا حساب ہوگا اور اُن کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے۔ کیا وہ شخص جو یہ جانتا ہے کہ جو کچھ

ع النصف ۸

اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ الۡحَقُّ كَمَنۡ هُوَ اَعۡمٰى ؕ اِنَّمَا

نازل کیا گیا ہے | آپ کی طرف | آپ کے ربّ کی طرف سے | وہ حق ہے | اس جیسا (ہوسکتا ہے) | جو اندھا ہو | بیشک

آپ پر آپ کے ربّ کی طرف سے نازل ہوا ہے، برحق ہے اُس شخص کی طرح ہے جو اندھا ہے بے شک عقل والے

يَتَذَكَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ۙ ﴿۱۹﴾ الَّذِيۡنَ يُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِ اللّٰهِ وَلَا يَنۡقُضُوۡنَ

نصیحت پکڑتے ہیں | عقل والے ہی | جو لوگ | پورا کرتے ہیں | عہد | اللہ کا | اور وہ نہیں توڑتے

ہی (ان چیزوں کو) سمجھتے ہیں۔ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کا عہد پورا کرتے ہیں اور عہد کو نہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۷) اسی اللہ کی شان بڑائی ہے کہ اس نے بادلوں سے پانی برسایا جس کی وجہ سے سب وادیاں اپنی اپنی گنجائش کے مطابق بہنے لگیں پھر سیلاب کی وجہ سے پانی کے پھولے ہوئے جھاگ سطح پر چھا جاتے ہیں اور اسی طرح ان میں معدنیات پر بھی جھاگ آ جاتی ہے جنہیں لوگ برتن اور زیور بنانے کے لئے آگ پر دہکاتے اور گرم کرتے ہیں جیسے سونا، چاندی، تانبا وغیرہ، اللہ ایسے ہی حق و باطل کی مثال بیان فرماتا ہے کہ جو جھاگ ہوتا ہے۔ وہ سوکھ کر ختم ہو جاتا ہے اور جو ان میں اصل مال لوگوں کے نفع کا ہوتا ہے وہ نیچے تہہ میں ٹھہرا رہتا ہے جیسے ندی میں پانی، یا جھاگ وزنگ کے نیچے اصل پگھلا ہوا سونا، تانبا وغیرہ۔ غرض حق تو پائیدار ہے اور جھوٹ جھاگ کی طرح ناپائیدار اور اللہ اسی طرح مثالیں بیان کرتا ہے۔

(۱۸) ان لوگوں کے لئے جو اللہ کے فرمانبردار ہیں اچھا انجام ہے اور جو لوگ اس کے نافرمان ہیں ان کا یہ حال ہے کہ جو کچھ زمین میں موجود ہے اتنا ہی اور بھی انہیں میسر ہو تو اللہ کے عذاب سے نجات کے لئے وہ سب کچھ فدیہ میں دے دینا پسند کریں گے مگر قبول نہیں کیا جائے گا۔ ان کے اعمال کا سخت حساب ہوگا اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے۔

(۱۹) پس کیا وہ مومن جو یقین رکھتا ہے کہ جو کچھ اللہ کی طرف سے آپ پر نازل ہوا ہے وہی حق ہے اور وہ کافر جو حق کو سمجھنے سے بالکل اندھا ہے برابر ہو سکتے ہیں؟ بالکل نہیں۔ بیشک نصیحت ماننا عقلمندوں ہی کا کام ہے۔

افعال: سَالَتْ: وہ بہی، وہ جاری ہوئی سَیْلَانٌ سے معنی بہنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب) (جمع مذکر حاضر)۔ یَمْکُثُ: مَکْثٌ مصدر، وہ باقی رہتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ اِفْتَدَوْا: انہوں نے چھڑانے کا فدیہ دیا، اِفْتِدَاءٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ یَتَذَکَّرُ: تَذَکُّرٌ مصدر نصیحت پکڑتا ہے مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: قَدَرِهَا: نالے اپنی مقدار کے موافق یا زمین کی حاجت کے مطابق بہہ نکلتے ہیں۔ اَوْدِیَةٌ: نالے، وادیاں وَادِیٌ کی جمع وادی اصل میں اس کو کہتے ہیں جہاں سے پانی بہتا ہو۔ زَبَدٌ: جھاگ، اسم ہے۔ جُفَاءٌ: ناکارہ، ناچیز، وہ جھاگ اور کوڑا جو نالہ کے بہاؤ میں دونوں کناروں پر آ کر جم جاتا ہے، یا دیگچی کے ابھان کے ساتھ اوپر آ کر رہ جاتا ہے، اسم ہے۔

الْمِيثَاقَ ﴿٢٠﴾ وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ

عہد کو | اور وہ لوگ جو | ملائے رکھتے ہیں | جو | حکم دیا اللہ نے | اس کا | کہ ملایا جائے

توڑتے۔ اور جو (ان رشتوں کو) جوڑتے ہیں جن کو جوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے

وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ ﴿٢١﴾ وَالَّذِينَ

اور وہ ڈرتے ہیں | اپنے رب سے | اور خوف کھاتے ہیں | برے | حساب کا | اور جن لوگوں نے

اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور برے حساب سے خوف رکھتے ہیں۔ اور جو اللہ تعالیٰ

صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا

صبر کیا | طلب کرتے ہوئے | رضا | اپنے رب کی | اور انہوں نے قائم کی | نماز | اور خرچ کیا | اس میں سے

کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے صبر کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں

رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ

جو دیا ہم نے اُن کو | پوشیدہ | اور ظاہر طور پر | اور دور کردیتے ہیں | نیکی کے ساتھ | برائی کو

دیا ہے اس میں سے (نیکی کی راہ میں) پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں اور جو نیکیوں سے برائیوں کو مٹا دیتے ہیں۔

أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٢﴾ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا

یہی لوگ ہیں | جن کے لئے | آخرت کا | گھر (ہے) | وہ باغ ہیں | ہمیشہ رہنے کے | وہ ان میں داخل ہوں گے

یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت کا گھر ہے۔ یعنی ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں، جن میں وہ خود اور

وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ

اور جو | نیک ہوئے | اُن کے باپ دادوں | اور اُن کی بیویوں | اور اُن کی اولاد میں سے | اور فرشتے

اُن کے باپ دادا اور اُن کی بیویوں میں سے اور اولاد میں سے جو نیک ہوں گے، سب داخل ہوں گے۔ اور فرشتے

يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ ﴿٢٣﴾ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ

داخل ہوں گے | اُن پر | ہر دروازے سے | (وہ کہیں گے) سلام ہو | تم پر | اس لئے کہ | تم نے صبر کیا

ہر دروازے سے ان کے پاس آئیں گے۔ (اور کہیں گے) تم پر سلامتی ہو اس لئے کہ تم نے صبر کیا

فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٤﴾ وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ

سو بہت ہی اچھا ہے | آخرت کا | گھر | اور جو لوگ | توڑتے ہیں | عہد | اللہ کا

پس آخرت کا گھر کتنا اچھا گھر ہے۔ اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ سے پختہ عہد کرکے

مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ

اس کو پختہ کرنے کے بعد | اور وہ کاٹتے ہیں | جو حکم دیا | اللہ نے | اس کا کہ | وہ جوڑا جائے

توڑ ڈالتے ہیں اور جن رشتوں کو اللہ تعالیٰ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے، ان کو قطع کر ڈالتے ہیں

وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ ۙ أُولَٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ

اور وہ فساد کرتے ہیں | زمین میں | یہی لوگ ہیں | جن کے لئے | لعنت ہے | اور ان کے لئے

اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ان لوگوں کے لئے لعنت ہے اور ان لوگوں کا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۰) جو اللہ سے وعدہ کرکے اس کو پورا کرتے ہیں اور اپنے عہد کے خلاف نہیں کرتے۔

(۲۱) اور وہ لوگ جو آپس کے خاندانی تعلقات کو جن کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ہمیشہ قائم رکھتے ہیں اور ہمیشہ اپنے رب سے ڈرتے رہتے اور سخت حساب کا خوف رکھتے ہیں۔

(۲۲) اور جنہوں نے اپنے رب کی رضامندی کے لئے ہر مصیبت پر صبر کیا اور نماز قائم رکھی اور اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے رہے۔ مخفی طور پر بھی اور علانیہ بھی اور لوگوں سے برائی کے بدلے نیکی کا سلوک کرتے رہے آخرت میں انہی لوگوں کو اعلیٰ مقام حاصل ہوگا۔

(۲۳) اور اعلیٰ مقام والے باغ ہیں ہمیشہ رہنے کے، جن میں وہ خود اور ان کے باپ دادوں، بیویوں اور اولاد میں سے ایسے ہی صلاحیت والے لوگ داخل کئے جائیں گے اور ان میں ان کی تسلی اور حوصلہ افزائی کے لئے ہر دروازے سے رحمت کے فرشتے داخل ہوں گے۔

(۲۴) اور ان سے آکر کہیں گے کہ تم نے جو دنیا میں دین کی خاطر مصیبتوں پر صبر کیا اس کے بدلے تم پر سلام ہو، سو تمہیں آخرت میں بہت ہی اچھا ٹھکانا ملا ہے۔

افعال: یَدْرَؤُنَ: دَرْءٌ مصدر دور کرتے ہیں، دفع کرتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔

سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ

برا | گھر ہے | اللہ ہی | فراخ کرتا ہے | رزق | جس کے لئے | وہ چاہتا ہے | اور تنگ (کم) کرتا ہے

انجام بھی برا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کردیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے

وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ

اور وہ خوش ہیں | زندگی پر | دُنیا کی | اور نہیں | زندگی | دنیا کی | آخرت کے مقابلہ میں

تنگ کرتا ہے اور لوگ تو دُنیا کی زندگی پر خوش ہیں اور دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں صرف

اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾ ع وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ

مگر | حقیر سامان | اور کہتے ہیں | جو لوگ | کافر ہیں | کہ کیوں نہیں | اُتاری گئی | اُس پر

حقیر فائدہ ہے۔ اور کافر کہتے ہیں کہ اُس کے ربّ کی طرف سے اُس پر کیوں کوئی

اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ

(کوئی) نشانی | اس کے رب کی طرف سے | کہہ دیجئے | بیشک | اللہ | گمراہ کرتا ہے | جسے | چاہے

معجزہ نازل نہیں ہوا کہہ دیجئے کہ بیشک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے

وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ﴿۲۷﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ

اور | ہدایت کرتا ہے | اپنی طرف | اسے جو | رجوع کرے | وہ لوگ جو | ایمان لائے | اور اطمینان پاتے ہیں

اور اپنی طرف اسی کو راہ دکھاتا ہے جو اُس کی طرف رجوع کرے۔ (یعنی) وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ

قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾ اَلَّذِيْنَ

ان کے دل | اللہ کے ذکر سے | یادرکھو! | اللہ ہی کے ذکر سے | اطمینان پاتے ہیں | دل | وہ لوگ جو

کی یاد سے ان کے دل اطمینان پاتے ہیں۔ یاد رکھو! کہ اللہ تعالیٰ کی یاد ہی سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے۔ جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾

ایمان لائے | اور عمل کئے | نیک | خوشحالی ہے | اُن کے لئے | اور اچھا | ٹھکانہ

ایمان لاتے اور نیک عمل کرتے ہیں اُن کے لئے خوشحالی ہے اور اچھا ٹھکانہ ہے۔

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ

اسی طرح | ہم نے بھیجا آپ کو | (ایک) امت میں | کہ گزر چکی ہیں | اس سے پہلے | (کئی) امتیں

اسی طرح (اے پیغمبر!) آپ کو بھی ہم نے ایک ایسی امت میں بھیجا ہے جس سے پہلے کئی امتیں گزر چکی ہیں

لِّتَتْلُوَا عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ

تاکہ آپ پڑھ سنائیں | انہیں | جو کچھ | ہم نے وحی کیا | آپ کی طرف | اور وہ | انکار کرتے ہیں

تاکہ آپ اُن کو پڑھ کر سنائیں جو کچھ آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے اور (ان کی حالت یہ ہے کہ) یہ رحمان

بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ

رحمٰن کا | کہہ دیجئے | وہی ہے | میرا رب | نہیں اور کوئی معبود | اُس کے سوا | اُسی پر | میں نے بھروسہ کیا

کا انکار کرتے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ وہی میرا ربّ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے اُسی پر توکل کر رکھا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۵) اور جو نافرمان اللہ سے عہد کر کے توڑتے اور باہمی تعلق جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا تھا توڑتے ہیں اور زمین میں ہمیشہ فساد مچاتے ہیں انہی پر خدا کی لعنت اور انہی کو آخرت میں رہنے کے لئے برا گھر ملے گا۔

(۲۶) اللہ ہی جس کی چاہے روزی کشادہ کرتا ہے اور جس کی چاہے کم کر دیتا ہے اور کافر دنیا کی زندگی پر ناز کرتے ہیں حالانکہ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی بالکل حقیر ہے۔

(۲۷) اور کفار کہتے ہیں کہ اگر آپؐ سچے رسول ہیں تو آپ پر اللہ کی طرف سے کیوں کوئی فرمائشی معجزہ نہیں اتارا گیا۔ ان سے کہہ دیجئے کہ اللہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرے اس کی اپنی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

(۲۸) جو لوگ ایمان لے آئے اللہ کا ذکر کرنے کی وجہ سے ان کے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے اور واقعی دلوں کا اطمینان تو اللہ ہی کے ذکر سے ہوتا ہے۔

(۲۹) غرض جو لوگ ایمان لا کر نیک عمل کرتے رہے آخرت میں ان کے لئے خوشی اور عمدہ ٹھکانا ہے۔

افعال: یَقْدِرُ: قَدْرٌ مصدر وہ تنگ کرتا ہے، مضارع مثبت (واحد مذکر غائب)۔

وَاِلَيْهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ

اور اسی کی طرف | (میرا) رجوع ہے | اور اگر ہوتا (کوئی) قرآن | (کہ) چل پڑتے | اُس (کے ذریعے) سے | پہاڑ

اور اسی کی طرف جانا ہے۔ اور اگر کوئی ایسا قرآن ہو جس کے ذریعے پہاڑ چل پڑتے

اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ

یا پھٹ جاتی | اس سے | زمین | یا بات کرنے لگتے | اس سے | مردے | بلکہ | اللہ ہی کے لیے ہے

یا زمین ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتی یا اس کے ذریعے مُردے بول اُٹھتے (پھر بھی یہ ایمان نہ لاتے) بلکہ سب

الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ

تمام کاموں (کا اختیار) | تو کیا دل جمعی نہیں ہوئی | مؤمنوں کو | کہ اگر چاہتا | اللہ

کام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ کیا وہ لوگ جو مومن ہیں یہ نہیں جانتے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تمام

لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ

تو ہدایت کردیتا | سب لوگوں کو | اور ہمیشہ | جو لوگ | کافر ہیں | انہیں پہنچتی رہے گی

لوگوں کو راہِ راست پر ڈال دیتا اور وہ لوگ جنہوں نے راہِ کفر اختیار کررکھی ہے اُن کے اپنے اعمال

بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ

ان کے اعمال کے بدلے | سخت مصیبت | یا اترے گی | قریب | ان کے گھر کے | یہاں تک کہ | آجائے

کی وجہ سے ان کو کوئی نہ کوئی مصیبت آتی ہی رہے گی یا اُن کے گھر کے آس پاس نازل ہوتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ

وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ

وعدہ | اللہ کا | بیشک اللہ | نہیں | خلاف کرتا | وعدہ | اور بیشک

کا وعدہ آجائے یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا اور بیشک

اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مذاق کیا گیا ہے | کئی رسولوں سے | آپ سے پہلے | تو میں نے مہلت دی | اُن کو جو | کافر ہیں

آپ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا تو میں نے کافروں کو مہلت دی۔

ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾ اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ

پھر میں نے پکڑلیا اُن کو | تو کیسا | (سخت) تھا | میرا عذاب | پس کیا جو (اللہ) | کہ وہ نگران ہے

پھر میں نے ان کو پکڑلیا' پس میرا عذاب کیسا رہا۔ پس کیا جو اللہ ہر شخص کے تمام اعمال کا نگران

عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلْ

ہر نفس پر | جو اس نے کمایا | اور بنائے انہوں نے | اللہ کے | شریک | کہہ دیجئے

ہے (وہ بتوں کی طرح ہوسکتا ہے) اور انہوں نے (ایسے) اللہ کے شریک ٹھہرائے ہیں کہہ دیجئے

سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّـُٔوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ

اُن کے نام لو | یا تم اُسے بتاتے ہو | وہ جو | اس کے علم میں نہیں | زمین میں | یا (ایسا کہتے ہو) صرف ظاہری

کہ ان کے نام (اور صفات) تو بتاؤ یا تم (اللہ تعالیٰ) کو اس چیز کی خبر دیتے ہو جو دنیا بھر میں اس کے علم میں نہیں یا صرف ظاہری لحاظ سے

آیت نمبر

(۳۰) جس طرح ہم نے پہلی امتوں کی ہدایت کے لئے انبیاء بھیجے تھے۔ اسی طرح ہم نے آپ کو بھی ایک ایسی امت میں نبی بنا کر بھیجا ہے تا کہ جو کچھ آپ پر بذریعہ وحی نازل کیا گیا ہے (قرآن) انہیں پڑھ کر سنائیں حالانکہ یہ کفار مکہ اللہ کے رحمان ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے کہ رحمان ہی تو میرا رب ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی پر ہر بات میں میرا بھروسہ ہے اور ہر کام میں میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

(۳۱) اور اگر کوئی قرآن ایسا ہی نازل ہوا ہوتا کہ اس کی وجہ سے پہاڑ چلنے لگتے یا زمین کا لمبا سفر ایک لمحہ میں طے کیا جاتا یا اس کی وجہ سے مردوں سے بھی باتیں کی جاسکتیں تو وہ یہی قرآن ہوتا لیکن پھر بھی یہ کفار ایسے ضدی ہیں کہ اس پر ایمان نہ لاتے، تو ان کا ایمان لانا کوئی فرمائشی معجزہ دکھانے پر موقوف نہیں بلکہ سب کام اللہ کے اختیار میں ہیں کیا مسلمان ابھی تک امید لگائے بیٹھے ہیں کہ یہ ضدی کفار ایمان لے آئیں گے اور انہیں اس بات پر صبر نہیں آیا کہ اگر اللہ چاہتا تو سب لوگوں کو ہدایت کر دیتا اور یقین جانو کہ ان کفار مکہ کو ہمیشہ ان کے برے اعمال کی وجہ سے جنگ، قید و بند اور قحط وغیرہ کی شکل میں دکھ پہنچتا رہے گا۔ یا ان کے گھروں اور آبادیوں کے قریب عذاب آتا رہے گا تا کہ یہ غفلت سے بیدار ہوں۔ یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ (دنیا میں فتح مکہ اور اسی طرح قیامت کا آنا) پورا ہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

(۳۲) اور آپؐ سے پہلے کئی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا۔ سو اللہ نے کافروں کو کچھ عرصہ تک مہلت دی پھر انہیں عذاب میں مبتلا کیا۔ پس وہ عذاب الٰہی کیسا سخت تھا؟

افعال: اَخَذْتُھُمْ: میں نے ان کو پکڑا اَخَذْتُ ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔

مِّنَ الْقَوْلِ ۭ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا

بات سے | بلکہ | خوشنما بنا دیا گیا | کافروں کے لئے | اُن کا فریب | اور وہ روک دیئے گئے

(تقلیداً) ایسا کہتے ہو۔ بلکہ جن لوگوں نے کفر کیا اُن کے لئے اُن کے مکر و فریب خوشنما بنا دیئے گئے اور اُن کو

عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۳۳

راہِ (حق) سے | اور جسے | گمراہ کردے | اللہ | تو نہیں | اُس کے لئے | کوئی ہدایت دینے والا

راہِ (ہدایت) سے روک دیا گیا ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کرے اُس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں

لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ

اُن کے لئے | عذاب ہے | زندگی میں | دنیا کی | اور البتہ عذاب | آخرت کا | سخت تر ہے

ان کے لئے دنیا کی زندگی میں عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی سخت ہے

وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۳۴ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ

اور نہیں ہے | اُن کے لئے | اللہ سے | کوئی بچانے والا | مثال | اُس جنت کا | جس کا | وعدہ کیا گیا ہے

اور ان کے لئے کوئی اللہ تعالیٰ سے بچانے والا نہیں۔ اور اس جنت کی مثال جس کا پرہیزگاروں

الْمُتَّقُوْنَ ۭ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اُكُلُهَا دَاۗىِٕمٌ

پرہیزگاروں سے | (یہ ہے کہ) جاری ہیں | اُس کے نیچے | نہریں | اُس کا پھل | ہمیشہ رہنے والا (ہے)

سے وعدہ کیا گیا ہے (یہ ہے کہ) اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں اُس کے میوے اور سائے ہمیشہ

وَّظِلُّهَا ۭ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ڰ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ

اور اُس کا سایہ | یہ ہے | انجام | اُن لوگوں کا | جو پرہیزگار ہیں | اور انجام | کافروں کا

رہیں گے یہ ان لوگوں کا انجام ہوگا جو (نافرمانی کے نتائج سے) ڈرتے ہیں اور کافروں کا انجام دوزخ

النَّارُ ۳۵ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ

دوزخ ہے | اور وہ لوگ | جنہیں دی ہم نے | کتاب | وہ خوش ہوتے ہیں | اُس سے جو

ہوگا۔ اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ پر نازل ہونے والے (کلام)

اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ۭ

نازل کیا جاتا ہے | آپ کی طرف (قرآن) | اور بعض قوموں | وہ ہیں جو انکار کرتے ہیں | اس (قرآن) کے بعض (حکموں) کا

سے خوش ہوتے ہیں اور بعض گروہ اس کی بعض (باتوں) کا انکار کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے

قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ۭ اِلَيْهِ

کہہ دیجئے | مجھے تو حکم ہوا ہے | کہ عبادت کروں | اللہ کی | اور نہ | شریک ٹھہراؤں | اُس کا (کسی کو) | اُسی کی طرف

کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤں۔ اسی

اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ۳۶ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ۭ

میں بلاتا ہوں | اور اسی کی طرف | (مجھے) لوٹنا ہے | اور اسی طرح | ہم نے اس کو نازل کیا | حکم عربی میں

کی طرف میں (تمہیں) بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے۔ اور اسی طرح ہم نے اس (قرآن) کو حکم عربی زبان میں نازل کیا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۳) پس اللہ جو ہر نفس کے اعمال کی خبر رکھتا ہے کیا ان کفار کو سزا دیئے بغیر چھوڑ دے گا؟ ہرگز نہیں! انہوں نے اس کے ساتھ اور شریک ٹھہرائے ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے ان جھوٹے خداؤں کے نام تو لو کیا تم خدا کو ایسے شریکوں کی خبر دیتے ہو جنہیں وہ جانتا تک نہیں؟ یا تم ظاہری اور فرضی طور پر انہیں شریک خدا کہتے ہو۔ بات یہ ہے کہ کافروں کو اپنی مکاریاں اچھی معلوم ہوتی ہیں۔ اور وہ راہ حق سے روک دیئے گئے ہیں اور جسے اللہ گمراہ کر دے اسے کوئی سیدھے راستے پر نہیں لا سکتا۔

(۳۴) انہی کے لئے دنیا میں بھی عذاب ہے اور آخرت میں بھی اور آخرت کا عذاب البتہ زیادہ سخت ہے اور انہیں اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا بھی نہیں۔

(۳۵) جس جنت کے ملنے کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اس کے نیچے ندیاں جاری ہیں اور ان کے پھل اور سایہ سارا سال رہتا ہے پرہیزگاروں کا یہی انجام ہے اور کافروں کا انجام دوزخ ہے۔

(۳۶) اہل کتاب میں جو لوگ نیک ہیں وہ تو قرآن سے جو آپؐ پر نازل کیا گیا ہے خوش ہوتے ہیں اور دوسری قوموں میں سے بعض لوگ اس قرآن کے حق ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے کہ مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کروں اور کسی کو اسکا شریک نہ ٹھہراؤں اسی کی طرف میں تم سب کو بلاتا ہوں اور اسی کی طرف لوٹ کر مجھ کو جانا ہے۔

افعال: سَمُّوْهُمْ: تم ان کا نام لو۔ تَسْمِيَةٌ سے امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ يُنْكِرُ: اِنْكَارٌ مصدر۔ وہ انکار کرتا ہے مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: ظِلُّهَا: اس کا سایہ (واحد مونث غائب) ظِل سے یہاں مراد بہشت کا دائمی عیش و آرام شان و شوکت ہے۔

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَمَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ

اور اگر | آپ نے پیروی کی | ان کی خواہشوں کی | بعد اس کے کہ | آیا آپ کے پاس | علم (الٰہی)

اور اگر آپ اُن کی خواہش پر چلے اس کے بعد (بھی) جب آپ کے پاس علم آ گیا

مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿۳۷﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا

تو نہیں ہوگا آپ کیلئے | اللہ سے | کوئی مددگار | اور نہ کوئی بچانے والا | اور بیشک | ہم نے بھیجا | (بہت سے) رسولوں

تو اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں آپ کا نہ کوئی مددگار ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا۔ اور بیشک آپ سے پہلے ہم نے کئی

مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ۭ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ

آپ سے پہلے (بھی) | اور ہم نے بنائیں | اُن کیلئے | بیویاں (بھی) | اور اولاد (بھی) | اور نہیں تھا (اختیار) | کسی رسول کو

رسول بھیجے اور ہم نے اُن کو بیویاں اور اولاد بھی دی اور کسی رسول کو یہ اختیار نہیں

اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۸﴾

کہ وہ لے آئے | کوئی نشانی | بغیر | حکم | اللہ کے | ہر ایک | وقت | (حکم ہے) لکھا ہوا

تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی نشانی لائے، ہر کام کا وقت لکھا ہوا ہے۔

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ښ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾

مٹاتا ہے | اللہ | جو چاہے | اور قائم رکھتا ہے (جو چاہے) | اور اس کے پاس | اصل | کتاب ہے

اور اللہ تعالیٰ جو کچھ چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو کچھ چاہتا ہے قائم رکھتا ہے اور اسی کے پاس اصل کتاب ہے

وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ

اور اگر | ہم دکھا دیں آپ کو | بعض | وہ (عذاب) جس کا | ہم وعدہ کرتے ہیں | یا ہم تمہیں وفات دیں

اور اگر ہم کچھ عذاب جس کا اُن لوگوں سے وعدہ ہے، آپ کو دکھا دیں یا تمہیں وفات دے دیں

فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿۴۰﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا

تو تمہارے ذمے تو | پہنچا دینا ہی ہے | اور ہمارے ذمے ہے | حساب لینا | کیا نہیں دیکھا انہوں نے | کہ ہم

تو آپ کا فرض پہنچا دینا ہے اور ہمارا کام حساب لینا ہے۔ کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا

نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۭ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ

چلے آتے ہیں | زمین کی طرف | گھٹاتے ہیں اس کو | اُس کے کناروں سے | اور اللہ (ہی) | حکم کرتا ہے

کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے

لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ۭ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۴۱﴾ وَقَدْ مَكَرَ

کوئی ٹالنے والا نہیں | اُس کے حکم کو | اور | وہ | جلد | حساب لینے والا ہے | اور تدبیریں کیں (حق کے خلاف)

کوئی اُس کے حکم کو رد کرنے والا نہیں اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے اور کئی لوگ ان

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ۭ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ

ان لوگوں نے جو | جو ان سے پہلے ہوئے | تو اللہ ہی کی ہے | تدبیر | سب (کارگر) | وہ جانتا ہے | جو کچھ کر رہا ہے

سے پہلے بھی تدبیریں کر چکے ہیں لیکن سب تدبیروں کا اللہ تعالیٰ ہی مالک ہے اُسے معلوم ہے کہ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳۷) اور جس طرح ہم نے آپؐ کو ان کی طرف نبی بنا کر بھیجا ہے اسی طرح ہم نے آپ پر اپنا حکم (قرآن) عربی زبان میں اتارا اور اگر حکم الٰہی پہنچنے کے بعد بھی آپؐ ان کی خواہشوں پر چلیں تو اللہ کے مقابلے میں آپؐ کا کوئی حمایتی اور بچانے والا نہ ہوگا۔

(۳۸) اور بلاشبہ آپؐ سے پہلے بھی ہم نے بہت سے رسولؑ لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجے۔ جن کی بیویاں بھی تھیں اور اولاد بھی تھی یعنی وہ انسان ہی تھے، جن یا ملائکہ نہ تھے اور کسی رسول کو یہ اختیار نہیں دیا گیا کہ اللہ کے حکم کے بغیر خود کوئی معجزہ لے آئے اور ہر ایک زمانہ کے مناسب علیحدہ حکم اور معجزات ہوتے ہیں۔

(۳۹) اور اپنی حکمت سے اللہ جس حکم کو چاہے منسوخ کرتا ہے اور جسے چاہے باقی رکھتا ہے۔ اور اسی کے قبضے میں لوح محفوظ ہے جس میں ہر امر کی تفصیل ہے۔

(۴۰) ہم نے ان منکرین سے جو عذاب کے وعدے کئے ہیں ہمیں اختیار ہے کہ ان میں سے بعض کو آپ کی زندگی میں پورا کریں یا آپؐ کی وفات کے بعد ظاہر کریں۔ آپؐ کے ذمہ تو صرف حق کی تبلیغ ہے اور حساب لینا ہمارا کام ہے۔

(۴۱) ان کفار مکہ کو کیا معلوم نہیں کہ ہم روز بروز ملک عرب کے اطراف سے کفر کا اثر ختم کرتے جا رہے ہیں اور اسلام آئے دن، روزانہ ترقی کرتا جا رہا ہے اور حکم اللہ ہی کا ہے کوئی اسے ٹالنے والا نہیں اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

افعال: یَمْحُوْا: مَحْوٌ مصدر، وہ مٹاتا ہے، منسوخ کر دیتا ہے مضارع (واحد مذکر غائب)۔ نَاْتِیْ: ہم چلے آتے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع متکلم)۔ نَعِدُ: وَعْدٌ مصدر ہم وعدہ عذاب کرتے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع متکلم)۔

اسماء: مُعَقِّبَ: تَعْقِیْبٌ مصدر مادہ عَقِبَ رد کرنے والا، لوٹا دینے والا، تعقب اور باز پرس کرنے والا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔

كُلُّ نَفْسٍ ۚ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٤٢﴾ وَ

ہر | نفس | اور عنقریب معلوم ہوجائے گا | کافروں کو | کہ کس کے لئے ہے | آخرت کا گھر | اور

شخص کیا کر رہا ہے۔ اور کافروں کو بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ آخرت کا گھر کس کے لئے ہے۔ اور

يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ۭ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ

کہتے ہیں | وہ لوگ | جو کافر ہیں | کہ تو نہیں | رسول | کہہ دیجئے | کافی ہے | اللہ (ہی)

جو لوگ راہِ کفر اختیار کر چکے ہیں کہتے ہیں کہ آپؐ رسول نہیں ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے

شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿٤٣﴾ ع ١٢

گواہ | میرے درمیان | اور تمہارے درمیان | اور وہ | جس کے پاس | کتاب کا علم ہے

درمیان اللہ تعالیٰ گواہ کافی ہے۔ اور وہ شخص (گواہ ہے) جس کے پاس (گزشتہ آسمانی) کتاب کا علم ہے

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اِثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ ابراہیم مکہ میں نازل ہوئی اور | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اس میں باون آیتیں اور سات رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ ۣ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ

الف لام را | (یہ) کتاب ہے | جس کو ہم نے نازل کیا | آپ کی طرف | تاکہ آپ نکالیں | لوگوں کو | (کفر کی) تاریکیوں سے

الف لام را۔ یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے آپ کی طرف اس لئے نازل کیا ہے کہ آپ لوگوں کو (کفر کے) اندھیروں سے نکال کر

اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿١﴾

(توحید کی) روشنی کی طرف | اُن کے رب کے حکم سے | راستہ کی طرف | (اس کے) جو بڑا زبردست | حمد کے لائق ہے

(ایمان کی) روشنی میں لائیں ان کے رب کی اجازت سے۔ غالب اور خوبیوں والے اللہ تعالیٰ کے راستہ کی طرف۔

اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَوَيْلٌ

اللہ | جس کے لئے ہے | جو کچھ آسمانوں میں ہے | اور جو کچھ زمین میں ہے | اور تباہی ہے

وہ اللہ تعالیٰ جو زمین اور آسمان کی تمام مخلوقات کا مالک ہے اور کافروں

لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ

کافروں کے لئے | عذاب | سخت سے | جو پسند کرتے ہیں

کے لئے سخت ترین عذاب کی بربادی ہے۔ جو لوگ آخرت کے مقابلہ میں

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

زندگی | دنیا کی | آخرت پر | اور روکتے ہیں (لوگوں کو) | اللہ کے راستہ سے

دنیا کی زندگی کو پسند کرتے ہیں اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں

وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٣﴾

اور ڈھونڈتے ہیں اس میں | عیب | یہی لوگ ہیں | گمراہی میں | دور کی

اور اس میں عیب تلاش کرتے ہیں یہ لوگ بڑی ہی دور کی گمراہی میں پڑے ہیں۔

آیت نمبر
آسان تفسیر

(۴۲) اور جو قومیں پہلے گذر چکی ہیں وہ بھی دین حق کے خلاف ناپاک تدبیریں کرتی رہیں مگر مفید تدبیر تو اللہ ہی کی ہے اور ہر ایک شخص کے عمل اللہ کو معلوم ہیں اور قیامت کے روز کفار کو معلوم ہو جائے گا کہ آخرت میں نیک انجام کس کا ہوتا ہے۔

(۴۳) اور کفار کہتے ہیں کہ آپ پیغمبر نہیں۔ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تمہارے جھٹلانے سے کیا ہوتا ہے میرے نبیٔ برحق ہونے کے لئے تو اللہ اور ان لوگوں کی شہادت کافی ہے جن کو الہامی کتابوں کا علم ہے۔

سورۂ ابراہیم

چونکہ اس سورت میں حضرت ابراہیمؑ کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔
حروف مقطعات ہیں۔ تفسیر پہلے گذر چکی ہے۔

(۱) یہ قرآن بڑی عظمت والی کتاب ہے جو ہم نے آپؐ پر اس لئے نازل کی ہے کہ آپ تمام انسانوں کو اللہ کے حکم سے کفر کے اندھیروں سے نکال کر توحید الٰہی کی روشنی میں لے آئیں جو بڑے زبردست قابل حمد و ثنا رب کا راستہ ہے۔

(۲) یعنی اس اللہ کا راستہ ہے جو آسمانوں اور زمین کی موجودات کا مالک و مختار ہے اور منکرین کے لئے سخت عذاب ہے۔

(۳) جو منکرین دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلہ میں بہتر سمجھتے اور پسند کرتے ہیں اور لوگوں کو دین حق سے روکتے اور اس پر اعتراضات کرتے رہتے ہیں یہی لوگ سخت گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

انوال: یَسْتَحِبُّوْنَ: اِسْتِحْبَابٌ مصدر، وہ ترجیح دیتے ہیں، پسند کرتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔

(۴۲) اور جو تو میں پہلے گذر چکی ہیں وہ بھی دین حق کے خلاف ناپاک تدبیریں کرتی رہیں مگر مفید تدبیر تو اللہ ہی کی ہے اور ہر ایک شخص کے عمل اللہ کو معلوم ہیں اور قیامت کے روز کفار کو معلوم ہو جائے گا کہ آخرت میں نیک انجام کس کا ہوتا ہے۔

(۴۳) اور کفار کہتے ہیں کہ آپؐ پیغمبر نہیں۔ آپؐ ان سے کہہ دیجئے کہ تمہارے جھٹلانے سے کیا ہوتا ہے میرے نبیٔ برحق ہونے کے لئے تو اللہ اور ان لوگوں کی شہادت کافی ہے جن کو الہامی کتابوں کا علم ہے۔

سورۂ ابراہیم

چونکہ اس سورت میں حضرت ابراہیمؑ کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

حروف مقطعات ہیں۔ تفسیر پہلے گذر چکی ہے۔

(۱) یہ قرآن بڑی عظمت والی کتاب ہے جو ہم نے آپؐ پر اس لئے نازل کی ہے کہ آپ تمام انسانوں کو اللہ کے حکم سے کفر کے اندھیروں سے نکال کر توحید الٰہی کی روشنی میں لے آئیں جو بڑے زبردست قابل حمد و ثنا رب کا راستہ ہے۔

(۲) یعنی اس اللہ کا راستہ ہے جو آسمانوں اور زمین کی موجودات کا مالک و مختار ہے اور منکرین کے لئے سخت عذاب ہے۔

(۳) جو منکرین دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلہ میں بہتر سمجھتے اور پسند کرتے ہیں اور لوگوں کو دین حق سے روکتے اور اس پر اعتراضات کرتے رہتے ہیں یہی لوگ سخت گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

افعال: یَسْتَحِبُّوْنَ: اِسْتِحْبَابٌ مصدر، وہ ترجیح دیتے ہیں، پسند کرتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔

وَمَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِهٖ
اورنہیں بھیجا ہم نے | (کوئی) پیغمبر | مگر زبان میں | اُس کی قوم کی
اور ہم نے ہر رسول کو اس کی اپنی قوم کی زبان میں بھیجا

لِيُبَيِّنَ لَهُمۡ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَهۡدِىۡ
تاکہ کھول کر بیان کردے | ان کے لئے (احکام) | پھر گمراہ کرتا ہے | اللہ | جسے چاہے | اور ہدایت کرتا ہے
تاکہ ان کے لئے احکام کھول کھول کر بیان کردے۔ پھر جس کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے

مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۴﴾ وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا
جسے | چاہے | اور وہ بڑا زبردست | حکمت والا ہے | اور بیشک | ہم نے بھیجا
ہدایت دیتا ہے اور وہ بڑا زبردست اور حکمت والا ہے اور موسیٰ کو ہم نے اپنی

مُوۡسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اَنۡ اَخۡرِجۡ قَوۡمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ
موسیٰ کو | اپنے معجزے دے کر | کہ نکال | اپنی قوم کو | اندھیروں سے
نشانیاں دے کر اس لئے بھیجا کہ تم اپنی قوم کو (جہالت کے) اندھیروں سے نکال کر (علم کی) روشنی میں

اِلَى النُّوۡرِ ۙ وَذَكِّرۡهُمۡ بِاَيّٰٮمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيٰتٍ
روشنی کی طرف | اور یاد دلا انہیں | اللہ کے دن | بیشک ان میں | نشانیاں ہیں
لے آؤ اور انہیں اللہ تعالیٰ کے دن یاد دلاؤ' یقیناً ان باتوں میں ہر صبر کرنے والے اور

لِّـكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوۡرٍ ﴿۵﴾ وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰى لِقَوۡمِهِ
ہرایک | صبر کرنے والے | شکرگزار کے لئے | اور جب | کہا | موسیٰ نے | اپنی قوم سے
شکر گزار کے لئے نشانیاں ہیں اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ

اذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ اَنۡجٰٮكُمۡ
کہ یاد کرو | نعمت | اللہ کی | جو تم پر ہے | جب | اُس نے نجات دی تمہیں
اللہ تعالیٰ کی ان مہربانیوں کو یاد کرو جو اُس نے تم پر کیں' جب اُس نے تمہیں فرعون

مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ يَسُوۡمُوۡنَكُمۡ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ وَيُذَبِّحُوۡنَ اَبۡنَآءَكُمۡ
قوم فرعون سے | جو دیتے تھے تمہیں | برا | عذاب | اور ذبح کرتے تھے | تمہارے بیٹوں کو
کی قوم سے نجات دی جو تمہیں بری طرح تکلیف دیا کرتے تھے اور تمہارے بیٹوں کو ذبح کیا کرتے

وَيَسۡتَحۡيُوۡنَ نِسَآءَكُمۡ ؕ وَفِىۡ ذٰ لِكُمۡ بَلَاۤءٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ عَظِيۡمٌ ﴿۶﴾
اور زندہ رہنے دیتے | تمہاری عورتوں کو | اور اس میں تمہاری آزمائش تھی | تمہارے رب کی طرف سے | بہت بڑی
اور تمہاری لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے۔ اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بہت بڑی آزمائش تھی

وَاِذۡ تَاَذَّنَ رَبُّكُمۡ لَـئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ
اور جب اعلان کیا تھا | تمہارے رب نے | کہ اگر تم شکر کروگے | تو میں زیادہ کردوں گا تمہارے لئے (نعمت)
اور (یاد کرو) جب تمہارے رب نے تمہیں بتا دیا کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں ضرور تمہیں مزید (نعمتیں) دوں گا

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴) اور جو رسول بھی ہم نے لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجا وہ اپنی ہی قوم کی زبان بولنے والا تھا تاکہ احکام الٰہی انہیں خوب کھول کر سمجھا دے۔ اور اللہ جسے چاہے گمراہ اور جسے چاہے ہدایت کر دیتا ہے اور وہ بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

(۵) اور بلاشبہ ہم نے حضرت موسیٰ کو معجزات دے کر بھیجا کہ وہ اپنی قوم کو کفر کے اندھیروں سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لائیں اور انہیں نافرمان قوموں پر اللہ کے عذاب کے واقعات یاد دلائیں۔ بیشک ان واقعات میں ہر صبر کرنے والے اور شکر کرنے والے کے لئے عبرت کے نشان ہیں۔

(۶) مسلمانو! یاد کرو جبکہ حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ تم اللہ کا وہ احسان یاد کرو کہ اس نے تمہیں فرعون والوں سے نجات بخشی۔ جو تمہیں سخت عذاب دیتے تھے کہ تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری عورتوں کو خدمت لینے کے لئے زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں اللہ کی طرف سے تمہاری بہت بڑی آزمائش تھی۔

افعال: ذَكِّرْهُمْ: تو ان کو نصیحت کر، یاد دلا۔ ذَكَّرَ تَذْكِيْرٌ سے امر کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اَيّٰمِ اللّٰهِ: اللہ کے دن، ان سے وہ دن مراد ہیں جن میں اللہ تعالیٰ سرکشوں سے انتقام لے اور ان کی بدکاریوں کے عوض ان کو عذاب دے یا اپنے فرمانبردار بندوں کو اپنے خاص فضل و کرم سے نوازے، حضرت ابن بن کعبؓ کی روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے "ایام اللّٰہ" کی تفسیر میں اللہ کی نعمتوں اور اس کے احسانات سے فرمائی ہے۔ بَلَآءٌ: آزمائش مصدر ہے اگر یہ ماضی کے باب سَمِعَ سے آتی ہے تو معنی بوسیدہ ہونے کے آتے ہیں اور جب باب نصر سے آتی ہے تو امتحان و آزمائش کے معنی ہوتے ہیں غم کو بھی بلا اس لئے کہتے ہیں کہ وہ جسم کو گھلا دیتا ہے اللہ تعالیٰ کبھی اپنے بندوں کو فراخی دے کر آزماتا ہے تاکہ شکر کریں اور کبھی تنگی لیکن نعمت میں۔

وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ۝٧ وَقَالَ مُوسَىٰ إِنْ تَكْفُرُوا

اور اگر تم ناشکری کروگے | (تو) بیشک | میرا عذاب | بہت سخت ہے | اور کہا | موسیٰ نے | کہ اگر کفر کرو

اور اگر تم ناشکری کرو گے تو بیشک میرا عذاب بڑا سخت ہے۔ اور موسیٰ نے کہا اگر ناشکری کرو

أَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا فَإِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝٨

تم | اور وہ جو | زمین میں ہیں | سب کے سب | تو بیشک | اللہ | بے نیاز ہے | حمد کے لائق

تم اور وہ جو زمین میں ہیں، سب کے سب تو (بھی) بے شک اللہ تعالیٰ بے نیاز، سب خوبیوں والا ہے

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ

کیا نہیں پہنچی تمہارے پاس | خبر | ان لوگوں کی | (جو) تم سے پہلے ہوئے | قوم نوح | اور عاد

کیا تمہیں ان لوگوں کی خبریں نہیں پہنچیں جو تم سے پہلے تھے، نوح اور عاد اور

وَثَمُودَ ۛ وَالَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللَّهُ ۚ

اور ثمود کی | اور جو لوگ | اُن کے بعد ہوئے | نہیں | جانتا انہیں (کوئی) | سوائے | اللہ کے

ثمود کی قوم اور وہ لوگ جو اُن کے بعد ہوئے جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ

آئے ان کے پاس | اُن کے رسول | واضح دلیلیں لے کر | تو انہوں نے لوٹائے | اپنے ہاتھ | پیغمبروں کے منہ میں

اُن کے پاس اُن کے رسول معجزات لے کر آئے تو انہوں نے اپنے ہاتھ ان کے منہ میں لوٹائے (کہ خاموش رہو)

وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِمَّا

اور کہنے لگے | بیشک ہم نہیں مانتے | جو حکم | تمہیں دے کر بھیجا گیا | اور بیشک ہم | البتہ شک میں ہیں اس سے

اور کہا کہ جو کچھ تمہیں دے کر بھیجا گیا ہے، ہم اس کے منکر ہیں اور جس امر کی طرف تم ہمیں بلاتے

تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ۝٩ قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي اللَّهِ شَكٌّ

کہ تم ہمیں بلاتے ہو | اس (دین) کی طرف | جو بڑے شک میں ہے | کہا | اُنکے رسولوں نے | کیا اللہ کے بارے میں | شک ہے

ہو، اس میں ہمیں بڑا شک ہے۔ ان کے رسولوں نے کہا کیا تمہیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں شک

فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ

جو پیدا کرنے والا ہے | آسمانوں | اور زمین کا | وہ تمہیں بلاتا ہے | تاکہ بخش دے | تمہیں

ہے، جو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے وہ تمہیں اس لئے بلا رہا ہے کہ تمہارے

مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ۚ قَالُوا إِنْ أَنْتُمْ

تمہارے کچھ گناہ | اور وہ مہلت دیتا ہے تمہیں | ایک مدت | مقررہ تک | وہ کہنے لگے | کہ تم تو نہیں (کچھ اور)

گناہ معاف کردے اور ایک مقررہ مدت تک تمہیں مہلت دے، انہوں نے جواب میں کہا تم تو

إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا تُرِيدُونَ أَنْ تَصُدُّونَا عَمَّا

مگر آدمی | ہم جیسے | تم چاہتے ہو | کہ ہمیں روک دو | اُن (معبودوں) سے

ہم جیسے آدمی ہو، تم یہ چاہتے ہو کہ ہمیں اُن (بتوں) کی پوجا سے روک

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷) اور تم یاد کرو جبکہ اللہ نے اعلان فرمایا تھا کہ اگر تم شکر کرو گے تو نعمت اور زیادہ کردی جائے گی اور ناشکری کرو گے تو ناشکرے لوگوں کے لئے ہمارا عذاب سخت ہے۔

(۸) اور حضرت موسیٰ نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر تم اور جو لوگ روئے زمین پر موجود ہیں سب کافر ہو جائیں تو بے شک اللہ بے نیاز ہے سب خوبیوں والا ہے (اُسے کوئی پرواہ نہیں)۔

(۹) کیا تمہیں پہلی قوموں (قوم نوح و عاد و ثمود) اور بعد والوں کے حالات معلوم نہیں ہوئے کہ ان کے پاس اللہ کے رسول واضح دلیلیں لے کر آئے تو ان پر ایمان لانا تو دُور کی بات ہے الٹی یہ کوشش کی ان کے منہ میں ہاتھ دینے لگے یا غصے سے اپنے ہی ہاتھ کاٹ کھانے لگے کہ وہ رسول بات تک نہ کرسکیں اور کہنے لگے کہ ہم تو ان احکام کو نہیں مانتے جو تمہیں دے کر بھیجے گئے ہو اور جس دین کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو وہ ہمیں سخت فکر میں ڈالنے والا ہے۔ اس لئے ہمیں اس کی نسبت شک ہے۔

افعال: اَزِیْدَنَّکُمْ: میں تم کو زیادہ دوں گا' اَزِیْدَنَّ زِیَادَۃٌ سے مضارع بانون تاکید کا صیغہ (واحد متکلم)۔ اُرْسِلْتُمْ: تم بھیجے گئے' اِرْسَالٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تَدْعُوْنَنَا: تم ہم کو بلاتے ہو' پکارتے ہو' تَدْعُوْنَ مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۰ قَالَتْ

(جنہیں) پوجتے تھے | ہمارے باپ دادا | پس لے آؤ ہمارے پاس | (کوئی) دلیل واضح | کہا

وہ جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے چلے آئے ہیں پس ہمارے پاس کوئی روشن دلیل (معجزہ) لاؤ۔ اُن کے

لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ

ان سے | ان کے رسولوں نے | (کہ) نہیں ہم | مگر صرف انسان | تمہاری طرح | لیکن | اللہ

رسولوں نے کہا بے شک ہم تو فقط تم جیسے آدمی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ

يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَآ

احسان کرتا ہے | جس پر چاہے | اپنے بندوں میں سے | اور نہیں اختیار | ہمیں

اپنے بندوں میں سے جس کسی پر چاہتا ہے، احسان کردیتا ہے اور یہ ہمارے اختیار میں نہیں ہے

اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

کہ ہم تمہارے پاس لائیں | کوئی دلیل (معجزہ) | بغیر حکم | اللہ کے | اور اللہ (ہی) پر | بھروسہ کرنا چاہئے

کہ ہم تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی معجزہ پیش کریں۔ اور اللہ تعالیٰ ہی پر مومن

الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۱ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا

ایمان والوں کو | اور کیا (عذر) ہے ہمارے لئے | کہ ہم توکل نہ کریں | اللہ پر | اور اس نے دکھادیئے ہمیں

بھروسہ رکھتے ہیں اور ہم کیوں اللہ تعالیٰ پر توکل نہ رکھیں حالانکہ اُس نے ہمیں

سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ

ہمارے (دین کے) طریقے | اور ہم ضرور صبر کریں گے | اُس پر جو | تم ہمیں تکلیف دیتے ہو | اور اللہ (ہی) پر

ہمارے (دین کے) طریقے بتائے اور تم ہمیں جو تکلیف دیتے ہو ہم اس پر ضرور صبر کریں گے اور بھروسہ کرنے والوں

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝۱۲ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ

بھروسہ کرنا چاہئے | بھروسہ کرنے والوں کو | اور کہا | ان لوگوں نے جو | کافر تھے | اپنے رسولوں سے

کو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا چاہئے اور جن لوگوں نے راہِ کفر اختیار کی، انہوں نے اپنے رسولوں

لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ

(کہ) ہم ضرور نکال دیں گے تمہیں | اپنی زمین سے | یا تم واپس آجاؤ | ہمارے دین میں

سے کہہ دیا کہ ہم تمہیں ضرور اپنے ملک سے نکال دیں گے یا تم ہمارے مذہب میں پھر لوٹ آؤ۔

فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۳ لا

پس وحی کی | اُن (رسولوں) کی طرف | اُن کے ربّ نے | کہ ہم ضرور ہلاک کردیں گے | ان ظالموں کو

پس اُن کے ربّ نے اُن کی طرف وحی بھیجی کہ ہم ان ظالموں کو ضرور ہلاک کر ڈالیں گے

وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ

اور ہم ضرور آباد کردیں گے تمہیں | زمین میں | ان کے بعد | یہ اس کے لئے ہے جو | ڈرتا ہے

اور یقیناً ہم تمہیں ان کے بعد زمین میں آباد کردیں گے یہ (بات ہر اس شخص) کے لئے ہے جو میرے سامنے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۰) ان کے رسولوں نے ان سے کہا کہ کیا تمہیں اللہ کی قدرت میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ تمہیں اپنی توحید کی طرف اس لئے بلاتا ہے کہ تمہارے گناہ بخش دے اور ایک مقررہ وقت تک تمہیں مہلت دیتا ہے کہ شاید تم لوگ راہ راست پر آ جاؤ۔ انہوں نے جواب دیا کہ تم تو ہمارے ہی جیسے آدمی ہو۔ تم ہمیں ان معبودوں کی عبادت کرنے سے روکنا چاہتے ہو جنہیں ہمارے باپ دادا پوجتے چلے آئے ہیں۔ پس تم ہمارے سامنے اپنے دعویٰ نبوت کے ثبوت میں کوئی واضح دلیل لاؤ۔

(۱۱) ان سے ان کے رسولوں نے کہا کہ واقعی ہم تو تمہاری طرح انسان ہی ہیں مگر اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے مہربانی کر کے اسے لوگوں کی ہدایت کے لئے نبی بنا دیتا ہے۔ اور اللہ کے حکم کے بغیر ہمیں کوئی اختیار نہیں کہ تمہارے پاس کوئی معجزہ لے آئیں اور ایمان والے تو ہر کام میں اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

(۱۲) اور ہم اللہ ہی پر کیوں نہ توکل کریں جس نے ہمیں دین کے راستے دکھا دیئے اور جو تکلیف بھی تم ہمیں پہنچاؤ گے ہم اس پر صبر کریں گے اور توکل کرنے والوں کو اللہ ہی پر توکل کرنا لازم ہے۔

(۱۳) اور کافروں نے رسولوں کو جواب دیا کہ تم ہمارے دین میں واپس آ جاؤ ورنہ ہم تمہیں اپنے ملک سے نکال دیں گے۔ اس پر اللہ نے ان رسولوں کو بذریعہ وحی اطلاع دی کہ ہم ان ظالموں کو ضرور ہلاک کر دیں گے۔

افعال: اُتُوْنَا: تم ہمارے پاس لاؤ اُتُوْا صیغہ امر (جمع متکلم)۔ یَمُنُّ: مَنٌّ مصدر، وہ احسان رکھتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ نَّاْتِیَکُمْ: ہم تمہارے پاس لے آئیں، مضارع (جمع متکلم)۔ اٰذَیْتُمُوْنَا: تم نے ہم کو ایذا دی، اٰذَیْتُمُوْا اِیْذَاءٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ نَصْبِرَنَّ: ہم ضرور ہی صبر کریں گے، مضارع کا صیغہ (جمع متکلم)۔

اسماء: نُخْرِجَنَّکُمْ: اِخْرَاجٌ مصدر، ہم ضرور ہی تم کو نکال لائیں گے، (جمع متکلم۔

مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ﴿١٤﴾ وَاسْتَفْتَحُوْا وَ خَابَ

کھڑا ہونے سے میرے سامنے | اور ڈرتا ہے | میرے (عذاب کے) وعدہ سے | اور انہوں نے فیصلہ مانگا | اور | نامراد ہوا

کھڑے ہونے سے ڈرے اور میرے اعلانِ عذاب سے ڈرے اور انہوں نے فیصلہ چاہا اور نامراد ہوا

كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿١٥﴾ مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ

ہر ایک جابر | سرکش | اُس کے پیچھے ہے | دوزخ | اور اسے پلایا جائے گا | پانی

ہر ایک جابرٌ سرکش۔ اُس کے پیچھے دوزخ ہے اور اُسے پیپ کا پانی

صَدِيْدٍ ﴿١٦﴾ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ

پیپ کا | کہ (بمشکل) گھونٹ گھونٹ پیئے گا اُسے | اور قریب نہیں کہ اُتار سکے اُسے حلق سے | اور آئے گی اُسے | موت

پلایا جائے گا جس کو وہ گھونٹ گھونٹ پیئے گا اور حلق سے نہیں اُتار سکے گا اور ہر طرف سے اُس کو

مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ

ہر طرف سے | اور نہیں وہ | مرے گا | اور اُس کے پیچھے | عذاب ہوگا

موت کا سامنا کرنا پڑے گا مگر وہ مرے گا نہیں اور اس کے پیچھے سخت عذاب

غَلِيْظٌ ﴿١٧﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ

بڑا سخت | مثال | اُن لوگوں کی | جنہوں نے کفر کیا | اپنے رب کے ساتھ | (یہ ہے) کہ اُن کے عمل | (اس) راکھ کی طرح ہیں

ہوگا۔ ان لوگوں کی مثال جو اپنے ربّ کے منکر ہوئے ان کے عمل راکھ کی طرح ہیں

ٍۨ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا

کہ زور سے چلی جس پر | ہوا | آندھی کے دن | نہ پاسکیں گے | ان (اعمال) میں سے جو | انہوں نے کمائے

کہ اُس پر آندھی کے دن زور کی ہوا چلے (اور سب اڑا لے جائے) جو کچھ وہ کرتے رہے اس میں سے

عَلٰى شَيْءٍ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿١٨﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ

کچھ بھی | یہی ہے | گمراہی | دور کی (سخت) | کیا تو نے نہیں دیکھا | کہ اللہ نے | پیدا کیا

کسی چیز پر قابو نہ پاسکیں گے یہی دُور کی گمراہی ہے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ

آسمانوں | اور زمین کو | حق کے ساتھ | اگر وہ چاہے | تو لے جائے تمہیں | اور لے آئے

آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر پیدا کیا ہے اگر وہ چاہے تو تمہیں مٹا دے اور نئی

بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿١٩﴾ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿٢٠﴾ وَبَرَزُوْا

مخلوق | نئی | اور نہیں ہے یہ | اللہ کیلئے | کچھ مشکل | اور وہ حاضر ہوں گے

مخلوق پیدا کردے۔ اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں۔ اور سب لوگ

لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا

اللہ کے سامنے | سب | پھر کہیں گے | کمزور لوگ | اُن لوگوں سے جو | غرور کیا کرتے تھے

(قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوں گے۔ پھر کمزور لوگ مغرور لوگوں سے پوچھیں گے

آیت نمبر ۔۔۔ آسان تفسیر

(۱۴) اوران کی ہلاکت کے بعد تمہیں اس زمین میں آباد کردیں گے اور یہ انعام اس کے لئے ہے جو جوابدہی کیلئے اللہ کے حضور میں کھڑا ہونے سے اور اس کے عذاب کے وعدہ سے ڈرتا ہے۔

(۱۵) اور پیغمبروں نے کفار پر فتح ونصرت کی دعا مانگی تو فوراً اللہ نے ہر ظالم ضدی کو تباہ وہلاک کردیا۔

(۱۶) اور اس دنیاوی عذاب کے بعد اسے دوزخ کا عذاب دیا جائے گا جس میں اسے پینے کو زخموں کے پیپ کا پانی ملے گا۔

(۱۷) کہ اسے بڑی مشکل سے گھونٹ گھونٹ پئے گا اور اسے گلے سے نیچے اتار نہ سکے گا اور اسے ہر طرف سے موت آتی ہوئی نظر آئے گی لیکن مرے گا نہیں اور اس کو سخت عذاب نے گھیر رکھا ہوگا۔

(۱۸) جو لوگ اپنے رب کے منکر ہیں قیامت میں ان کا حال یہ ہوگا کہ ان کے سب نیک اعمال اس راکھ کی طرح ہوں گے جس پر آندھی کے روز زوردار ہوا چلے اور وہ اچانک اُڑ جائے اسی طرح جو اعمال انہوں نے کئے تھے۔ ان میں سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہ آئیں گے بلکہ سب برباد ہوجائیں گے یہی سخت گمراہی ہے۔

(۱۹) اے انسان! تو نے غور سے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو بےکار نہیں بنایا بلکہ ضرور اس میں کوئی حکمت ہے اور وہ ایسا قدرت والا ہے کہ چاہے تو تمہیں ہلاک کر کے اور نئی مخلوق پیدا کردے۔

(۲۰) اور تمہاری جگہ کسی اور مخلوق کو پیدا کرنا اللہ کے لئے کچھ مشکل نہیں۔

افعال: اِسْتَفْتَحُوْا: انہوں نے فیصلہ مانگا، فتح چاہی اِسْتِفْتَاحٌ سے معنی فتح چاہنے اور فیصلہ مانگنے کے ہیں ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ یَتَجَرَّعُہٗ: تَجَرُّعٌ مصدر اس کو گھونٹ گھونٹ کر کے پئے گا، مضارع (واحد مذکر)۔ یُسِیْغُہٗ: اِسَاغَۃٌ مصدر اس کو وہ نہیں نگل سکے گا، وہ آسانی سے حلق سے اتارتا ہے مضارع منفی (واحد مذکر غائب)۔ اِشْتَدَّتْ: وہ سخت ہوگی، اِشْتِدَادٌ سے معنی سخت اور قوی ہونے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔

إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنتُم مُّغْنُونَ عَنَّا

بیشک ہم تھے | تمہارے | تابع | پس کیا | تم | دور کرسکتے ہو | ہم سے

بیشک ہم تمہارے تابع تھے تو پھر کیا تم ہم پر سے اللہ تعالیٰ کا کچھ

مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِن شَيْءٍ ۚ قَالُوا لَوْ هَدَانَا اللَّهُ لَهَدَيْنَاكُمْ ۖ

عذاب | اللہ کا | کسی قدر | وہ کہیں گے | (کہ) اگر | ہمیں ہدایت کرتا | اللہ | البتہ ہم ہدایت کرتے تمہیں

عذاب دور کرسکتے ہو وہ (جواب میں) کہیں گے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت کرتا تو ہم تمہیں ہدایت کرتے

سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِن مَّحِيصٍ ﴿٢١﴾

برابر ہے | ہم پر | کہ ہم گھبرائیں | یا | ہم صبر کریں | نہیں ہمارے لئے | کوئی چھٹکارا

اب ہمارے حق میں برابر ہے (خواہ) ہم بے قرار ہوں یا صبر کریں ہمارے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں۔

وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ

اور کہے گا | شیطان | جب | فیصلہ ہوچکے گا | سب امور کا | کہ بیشک اللہ نے | وعدہ کیا تھا تم سے

اور جب تمام کاموں کا فیصلہ ہوچکے گا تو شیطان کہے گا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے تم سے سچا

وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدتُّكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ ۖ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُم

وعدہ سچا | اور میں نے وعدہ کیا تم سے | پھر میں نے اس کے خلاف کیا تم سے | اور نہیں تھا | میرا | تم پر

وعدہ کیا تھا اور میں نے بھی تم سے وعدہ کیا تھا پھر میں نے تم سے اس کے خلاف کیا۔ اور میرا تم پر اس کے سوا اور کچھ زور

مِّن سُلْطَانٍ إِلَّا أَن دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي ۖ فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا

کوئی زور | مگر یہ کہ | میں نے بلایا تمہیں | پھر تم نے کہا مان لیا میرا | پس ملامت نہ کرو مجھے | اور ملامت کرو

نہ تھا کہ میں نے تم کو بلایا اور تم نے میرا کہا مان لیا پس مجھے ملامت نہ کرو بلکہ اپنے آپ

أَنفُسَكُم ۖ مَّا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنتُم بِمُصْرِخِيَّ ۖ إِنِّي

اپنے آپ کو | نہیں میں | تمہاری فریاد کو پہنچنے والا | اور نہ تم ہی | میری فریاد کو پہنچنے والے ہو | میں تو

کو ملامت کرو۔ نہ میں تمہارا فریاد رس ہوں اور نہ تم میرے فریاد رس ہو۔ بیشک میں

كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِن قَبْلُ ۗ إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ

انکار کرتا ہوں | اُس کا جو | تم نے شریک بنایا مجھے | اس سے پہلے | بیشک جو لوگ ظالم ہیں | اُن کے لئے

انکار کرتا ہوں اُس کا جو تم نے اس سے پہلے مجھے شریک بنایا۔ بیشک ظالموں کے لئے

عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٢﴾ وَأُدْخِلَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

عذاب ہوگا | دردناک | اور داخل کئے جائیں گے | وہ لوگ جو | ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے

دردناک عذاب ہے۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے

الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا

نیک | باغات میں | جاری ہیں | جن کے نیچے | نہریں | وہ ہمیشہ رہیں گے | ان میں

ان کو ایسے باغات میں داخل کیا جائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اپنے رب کے حکم سے وہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۱) اور جب قیامت کے دن سب دوبارہ زندہ ہو کر اللہ کے حضور میں جوابدہی کے لئے کھڑے ہوں گے تو کمزور لوگ مغرور لوگوں سے کہیں گے کہ ہم تو دنیا میں تمہارا کہا مانتے تھے۔ اب تم ہمیں عذاب الٰہی سے کچھ بچا سکتے ہو؟ وہ جواب دیں گے کہ اگر اللہ ہمیں ہدایت کرتا تو ہم بھی تمہیں نیک راستہ کی ہدایت کرتے۔ لیکن اب تو یہ بات ہمارے لئے برابر ہے کہ ہم گریہ وزاری کریں یا صبر کریں ہمیں نجات نہیں مل سکتی۔

(۲۲) جب قیامت کے دن تمام معاملوں کا فیصلہ ہو چکے گا تو شیطان کہے گا کہ اللہ نے تو تم سے بالکل سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے جھوٹے وعدے کئے تھے اور مجھے تم پر کسی قسم کی زبردستی حاصل نہ تھی سوائے اس کے کہ میں نے تم کو اپنی طرف بلایا تو تم نے میرا کہنا مان لیا۔ پس تم مجھے ملامت نہ کرو بلکہ اپنے آپ کو ملامت کرو۔ نہ میں ہی تمہاری فریاد کو پہنچ سکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد کو پہنچ سکتے ہو اور تم جو مجھے خدا کے شریک ٹھہراتے تھے۔ میں اس سے بیزار ہوں اور جو لوگ بے انصاف ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

افعال: اَخْلَفْتُكُمْ: میں نے تم سے وعدہ خلافی کی اَخْلَفْتُ اِخْلَافٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد متکلم)۔ دَعَوْتُكُمْ: میں نے تم کو بلایا' پکارا دَعْوَتٌ ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ اِسْتَجَبْتُمْ: تم نے مان لیا' قبول کرلیا' اِسْتِجَابَةٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: مَحِيْصٍ: پناہ گاہ' لوٹنے کی جگہ۔ مُصْرِخِكُمْ: تمہارا فریادرس' مُصْرِخِيَّ میرا فریادرس' مُصْرِخٌ اسم فاعل (مذکر مجرور)۔ اَشْرَكْتُمُوْنِ: تم نے مجھے شریک بنایا' (واحد متکلم)۔

بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۭ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ

اپنے رب کے حکم سے | اُن کی دعائے (ملاقات) ہوگی | اُن میں | سلام | کیا آپ نے نہیں دیکھا | کیسی | بیان کی

اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہاں اُن کی دُعائے ملاقات ''سلام'' ہوگا۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ

اللہ نے | مثال | کلمہ طیبہ | (پاک بات) کی | جیسے درخت | پاکیزہ کے | کہ جس کی جڑ | مضبوط ہے

نے کس طرح پاک کلمہ کی مثال بیان کی ہے کہ وہ ایک پاک درخت کی طرح ہے جس کی جڑ (زمین میں)

وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ

اور | اس کی شاخیں | آسمان میں ہیں | وہ لاتا ہے | اپنا پھل | ہر | وقت | حکم سے

مضبوط اور شاخ آسمان میں ہے وہ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل لاتا

رَبِّهَا ۭ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ

اپنے رب کے | اور بیان کرتا ہے | اللہ | مثالیں | لوگوں کے لئے | تاکہ وہ

ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ

يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِۨ اجْتُثَّتْ

نصیحت حاصل کریں | اور مثال | ناپاک بات کی | ناپاک درخت کی طرح ہے | جو اُکھاڑ لیا جائے

نصیحت حاصل کریں۔ اور ایک ناپاک کلمہ کی مثال ایک ناپاک درخت کی طرح ہے جو زمین کے

مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾ يُثَبِّتُ اللّٰهُ

زمین کے اُوپر ہی سے | نہیں ہے اس کے لئے | کوئی مضبوطی | مضبوط رکھتا ہے | اللہ

اُوپر سے اُکھاڑ لیا جائے اس کے لئے ذرا بھی قرار نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ

اُن کو جو ایمان لائے | مضبوط بات سے | دنیا کی زندگی میں | اور آخرت میں (بھی)

لاتے ہیں پکی بات (کلمہ طیبہ) پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں (بھی) ثابت قدم رکھتا ہے

وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ړ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ ﴿۲۷﴾ ع

اور گمراہ کرتا ہے | اللہ | ظالموں کو | اور | کرتا ہے | اللہ | جو چاہے

اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ

کیا آپ نے نہیں دیکھا | اُن لوگوں کو | جنہوں نے بدل ڈالا | اللہ کی نعمت (ایمان) کو | کفر سے | اور جا اُتارا | اپنی قوم کو

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو ناشکری سے بدل ڈالا اور اپنی قوم کو تباہی

دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۭ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾ وَجَعَلُوْا

تباہی کے گھر میں | (یعنی) دوزخ میں | وہ داخل ہوں گے اُس میں | اور (وہ) بُرا | ٹھکانا (ہے) | اور اُنہوں نے ٹھہرائے

کے گھر میں اُتارا (یعنی) دوزخ، جس میں وہ داخل ہوں گے اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۳) اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے وہ خدا کے حکم سے ان باغوں میں داخل ہوں گے۔ جن کے نیچے ندیاں جاری ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور وہاں ان کی باہمی ملاقات کے وقت کی دعا "السلام علیکم" ہوگی۔

(۲۴) آپ نے دیکھا کہ اللہ نے کلمۂ توحید کی کیسی عمدہ مثال بیان فرمائی ہے کہ وہ ایک پاکیزہ درخت (کھجور جیسا) ہے۔ جس کی جڑ نہایت مضبوط ہے اور شاخیں آسمان تک پہنچ رہی ہیں۔

(۲۵) وہ ہر وقت اپنے رب کے حکم سے برابر پھل لاتا ہے اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان فرماتا ہے۔ تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

(۲۶) اور کلمۂ کفر کی مثال ایک خراب درخت یعنی حنظل کی سی ہے جس کی جڑ زمین میں مضبوط نہیں ہوتی اور بڑی آسانی سے زمین کی سطح ہی سے اکھاڑی جاسکتی ہیں۔

(۲۷) اللہ ایمان والوں کو اس کلمۂ توحید کی برکت سے دنیا میں بھی ایمان پر قائم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی اور بے انصاف لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اور وہ قادر مطلق ہے جو چاہے کرے۔

(۲۸) اور آپ نے ان لوگوں کو تو دیکھ لیا جنہوں نے نعمت ایمان کے بدلے کفر اختیار کیا اسلام کے مقابلے میں شکست کھائی اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر (دوزخ میں) جا اتارا۔

(۲۹) وہ لوگ اس دوزخ میں داخل ہوں گے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔

افعال: ضَرَبَ: بیان کیا' بتایا' ظاہر کیا' ضَرْبٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب) "ضرب المثل" معنی بیان کرنے کے ہیں۔ اُجْتُثَّتْ: اس کو اکھاڑا گیا' اِجْتِثَاثٌ سے معنی جڑ سے اکھاڑنے کے ہیں' ماضی مجہول کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ اَحَلُّوْا: انہوں نے لا اتارا' اِحْلَالٌ سے معنی اتارنے کے ہیں ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: فَرْعُهَا: واحد فَرْوعٌ جمع شاخ' اس کی شاخ فَرعٌ' ہر چیز کا بالائی حصہ۔

لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ

اللہ کے لئے | شریک | تاکہ گمراہ کریں (لوگوں کو) | اُس کے راستے سے | کہہ دیجئے | فائدہ اُٹھالو | پھر بیشک

کے لئے شریک ٹھہرائے تاکہ لوگوں کو اس کے راستہ سے بہکا دیں۔ آپ کہہ دیں کہ کچھ فائدہ اٹھالو بیشک

مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ۝٣٠ قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا

تمہیں لوٹنا ہے | دوزخ کی طرف | کہہ دیجئے | میرے بندوں سے | جو | ایمان لائے | کہ وہ قائم کریں

تمہارا لوٹنا دوزخ کی طرف ہے۔ (اے پیغمبر!) آپ میرے ان بندوں سے کہہ دیں جو ایمان لائے ہیں کہ وہ نماز

الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ

نماز | اور خرچ کیا کریں | اس میں سے | جو رزق دیا ہم نے انہیں | چھپا ہوا | اور ظاہرا | پہلے اس سے کہ

قائم کریں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اُس میں سے چھپا کر اور ظاہری طور پر (نیکی کی راہ میں) خرچ کریں اس سے پہلے کہ

اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ۝٣١ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ

آجائے وہ دن کہ | نہ خرید وفروخت ہوگی | اُس میں | اور نہ دوستی | اللہ ہی ہے | وہ ذات | جس نے پیدا کئے

وہ دن آجائے جس میں نہ کوئی خرید وفروخت ہوگی اور نہ دوستی کام آئے گی۔ اللہ تعالیٰ وہ ذات پاک ہے جس نے آسمانوں اور

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَخْرَجَ بِهٖ

آسمان | اور زمین | اور نازل کیا | آسمان کی طرف سے | پانی | پھر نکالے | اس کے (ذریعہ) سے

زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی اُتارا پھر اس کے ذریعے میوہ جات میں سے تمہارے

مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ

پھل | روزی | تمہارے لئے | اور | تابع کیا | تمہارے لئے | کشتی کو | کہ چلے | سمندر میں

لئے رزق پیدا کیا اور تمہارے لئے کشتی کو تابع کیا تاکہ وہ سمندر میں اس (اللہ) کے

بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۝٣٢ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

اس کے حکم سے | اور تابع کیا | تمہارے لئے | دریاؤں کو | اور تابع کیا | تمہارے لئے | سورج | اور چاند کو

حکم سے چلے اور تمہارے لئے دریاؤں کو تابع کردیا اور سورج اور چاند کو تمہارے لئے مسخر کردیا جو رواں دواں رہتے ہیں

دَاۗىِٕبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۝٣٣ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ

کہ دونوں چل رہے ہیں | اور تابع کیا | تمہارے لئے | رات | اور دن کو | اور دی تمہیں | ہر اس چیز سے

اور تمہارے لئے رات اور دن کو مسخر کردیا اور جو کچھ تم نے اُس سے مانگا

مَا سَاَلْتُمُوْهُ ۭ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ

جو | تم نے مانگی | اور اگر تم شمار کرو | اللہ کی نعمتوں کو | تو گن نہ سکو گے انہیں

اُس میں سے تمہیں دیا اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو اسے شمار میں نہ لاسکو گے

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۝٣٤ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ

بیشک انسان | بڑا ظالم | بڑا ناشکرا ہے | اور جب کہا | ابراہیم نے | اے میرے رب! | بنادے

بیشک انسان بڑا ظالم اور ناشکر گزار ہے اور جس وقت ابراہیمؑ نے دعا کی کہ اے میرے رب! اس شہر

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۰) اورانہوں نے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے تا کہ لوگوں کو راہ سے بے راہ کر دیں۔ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ چند روزہ زندگی سے فائدہ اٹھالو پھر تمہیں دوزخ کی طرف لوٹ جانا ہے۔

(۳۱) آپ ایمان والے بندوں سے کہہ دیجئے کہ نماز قائم رکھیں اور اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے اس کی راہ میں خفیہ اور اعلانیہ خرچ کریں اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ وہ نیکی خرید سکیں گے اور نہ دوستی کام آئے گی۔

(۳۲) وہ اللہ ہی ہے جس نے آسمان اور زمین پیدا کر کے آسمان سے پانی برسایا اور اس کی وجہ سے زمین میں سے تمہارے کھانے کو پھل پیدا کئے اور کشتیوں کو تمہارے تابع کر دیا کہ وہ اس کے حکم سے دریا میں چلیں اور دریاؤں کو بھی تمہارا مطیع کر دیا کہ تم ان سے کام لو۔

(۳۳) اور سورج اور چاند کو بھی تمہارے لئے مسخر کر دیا کہ وہ دونوں دستور کے مطابق تمہارے فائدہ کے لئے برابر چل رہے ہیں اور اسی طرح رات اور دن کو بھی تمہارا مطیع کر دیا۔

(۳۴) اور جو چیز بھی تمہاری زندگی کے قیام کے لئے ضروری تھی وہ سب تمہیں عطا کی اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنے لگو تو کبھی کر نہیں سکتے۔ بے شک انسان بڑا ہی ظالم اور ناشکرا ہے۔

افعال: تَعُدُّوْا: تم گننے لگو، شمار کرنے لگو، عَدٌّ سے معنی شمار کرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: تُحْصُوْہُ: تم اس کا احاطہ کروگے، تم اس کا شمار کروگے تُحْصُوْ، اِحْصَاءٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر) معنی شمار کرنے کے ہیں یہاں اوقات کا شمار اور گھڑیوں کا گننا مراد ہے۔ دَآئِبَیْــنِ: پھرنے والے، ایک دستور پر چلنے والے دَآبٌ اور دَآبٌ سے اسم فاعل کا صیغہ (تثنیہ مذکر)۔

هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۳۵

اس | شہر کو | امن والا | اور دور رکھ مجھے | اور میری اولاد کو | (اس بات سے) کہ ہم پوجیں | بتوں کو

کو امن کی جگہ بنادے اور مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی پوجا سے بچائے رکھ۔

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ

اے میرے رب! | بیشک انہوں نے | گمراہ کردیا | بہت سے | لوگوں کو | پس جس نے پیروی کی میری

اے میرے رب! بیشک ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا پس جس نے میری پیروی کی

فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۳۶ رَبَّنَآ

تو بیشک وہ مجھ سے ہے | اور جس نے | نافرمانی کی میری | پس بیشک تو | بخشنے والا رحم کرنے والا ہے | اے رب ہمارے!

بیشک وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو بیشک تو بخشنے والا نہایت مہربان ہے اے ہمارے رب!

اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ

بیشک میں نے بسایا | اپنی اولاد کو | ایسی وادی میں | کہ جہاں کھیتی نہیں | پاس

بیشک میں نے اپنی کچھ اولاد کو تیرے محترم گھر کعبہ کے نزدیک ایک بے آب و گیاہ میدان میں بسایا

بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً

تیرے حرمت والے گھر (کعبہ) کے | اے ہمارے رب! | تا کہ وہ قائم کریں | نماز | پس کردے | دل

ہے۔ اے ہمارے رب! تاکہ وہ نماز قائم کریں پس تو لوگوں کے دلوں

مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ

لوگوں کے | مائل | اُن کی طرف | اور رزق دے اُن کو | پھلوں سے | تا کہ وہ

کو ان کی طرف مائل کردے اور انہیں پھلوں سے رزق دے تاکہ وہ

يَشْكُرُوْنَ ۳۷ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ۭ وَمَا يَخْفٰى

شکر گزار ہوں | اے رب ہمارے! | بیشک تُو جانتا ہے | جو کچھ ہم چھپاتے ہیں | اور جو ہم ظاہر کرتے ہیں | اور نہیں چھپی ہوئی

شکر کریں اے ہمارے رب! بیشک تُو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ہم ظاہر کرتے ہیں

عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۳۸ اَلْحَمْدُ

اللہ پر | کوئی چیز | زمین میں | اور نہ | آسمان میں | تمام تعریفیں

اور اللہ تعالیٰ سے نہ زمین میں کوئی چیز چھپی ہوئی ہے اور نہ آسمان میں۔ تمام تعریفیں

لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ۭ

اللہ کے لئے ہیں | جس نے | عطا کئے | مجھے | بڑی عمر میں | اسماعیلؑ | اور اسحٰقؑ

اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے بڑھاپے میں مجھے اسماعیلؑ اور اسحاقؑ عطا کئے

اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ ۳۹ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ

بیشک میرا رب | سنتا ہے | دعا کو | اے میرے رب! | مجھے بنا | قائم کرنے والا | نماز کا

بیشک میرا رب دعا سننے والا ہے۔ اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز کا (خاص) اہتمام

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳۵) اور یاد کرو جبکہ حضرت ابراہیمؑ نے دعا کی کہ اے اللہ! اس شہر مکہ کو امن والا بنادے اور مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی عبادت سے دور رکھ۔

(۳۶) اے رب! ان جھوٹے معبودوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔ پس جو شخص میرے کہنے پر چلے گا وہ تو واقعی میرا پیرو ہے اور جس نے میرا کہنا نہیں مانا اس کا معاملہ تیرے سپرد ہے' تو بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۳۷) اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی اولاد (اسمٰعیلؑ) کو مکہ کی ایسی وادی میں بسایا ہے جہاں کوئی سبزہ اور کھیتی باڑی نہیں ہوتی' تیرے محترم گھر (کعبہ) کے پاس' تاکہ وہ لوگ نماز قائم کریں۔ پس اپنی مہربانی سے لوگوں کے دل ان کی طرف راغب کردے اور انہیں پھلوں سے روزی بخش کہ وہ تیرے شکر گذار رہیں۔

(۳۸) اے رب! تُو تو ہمارے ظاہر و باطن کو جانتا ہے اور واقعی اللہ سے کوئی چیز زمین و آسمان میں چھپی نہیں۔

(۳۹) اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے بڑھاپے میں اسمٰعیل اور اسحٰقؑ عطا فرمائے بے شک اللہ دعا کا سننے والا ہے۔

افعال: عَصَانِیْ: اس نے میری نافرمانی کی' اس نے میرا کہنا نہ مانا' عَصٰي ماضی کا صیغہ۔ اَسْکَنْتُ: میں نے بسایا ہے اِسْکَانٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد متکلم) (واحد مذکر غائب)۔ تَھْوِیْ: وہ گرتی ہے' گرے گی' وہ پھینک دیتی ہے' دے گی' یہ صیغہ قرآن میں دو جگہ استعمال ہوا ہے' ایک سورۂ حج میں' یہ ھَوِیٌ سے مشتق ہے معنی اوپر سے نیچے گرنے اور جلد گزر جانے کے ہیں' مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب) دوسرے سورۃ ابراہیم میں۔ اُرْزُقْھُمْ: ان کو روزی دے' امر کا صیغہ۔ نُخْفِیْ: اِخْفَاءٌ مصدر' ہم چھپا کر کرتے ہیں' ہم پوشیدہ کرتے ہیں' مضارع (جمع متکلم) (جمع مذکر غائب)۔ نُعْلِنُ: اِعْلَانٌ مصدر ہم ظاہر کرتے ہیں' مضارع (جمع متکلم)۔

اسماء: وَادٍ: دو پہاڑوں کے درمیان کا میداں' مراد مکہ اسم مفرد نکرہ۔

وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ

اور میری اولاد میں سے (بھی) | اے ہمارے رب! | اور قبول فرما | میری دعا | اے ہمارے رب! | بخش دے مجھے | اور میرے ماں باپ کو

رکھنے والا بنادے۔ اے ہمارے پروردگار! میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو

وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا

اور سب ایمان والوں کو | جس دن | قائم ہوگا | حساب | اور خیال نہ کیجئے | اللہ کو | بے خبر | اس سے جو

اور مومنوں کو حساب قائم ہونے کے دن بخش دے اور (اے پیغمبر!) اللہ تعالیٰ کو ان کاموں سے بے خبر

يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۬ۥ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ

کرتے ہیں | وہ ظالم | وہ تو مہلت دیتا ہے انہیں | اُس دن تک | کہ پھٹی رہ جائیں گی | جس میں

نہ سمجھے جو وہ ظالم کررہے ہیں وہ تو ان کو اس دن تک مہلت دے رہا ہے جب آنکھیں کھلی کی

الْاَبْصَارُ ﴿۴۲﴾ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ

آنکھیں | وہ دوڑے جارہے ہوں گے | اپنے سر اُٹھائے ہوئے | نہیں پھر سکے گی (خود) | اُن کی طرف

کھلی رہ جائیں گی۔ وہ اپنے سر (اوپر کو) اُٹھائے ہوئے دوڑتے ہوں گے اُن کی نظریں اُن کی طرف نہ

طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ ﴿۴۳﴾ وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ

اُن کی نظریں | اور دل اُن کے | (خوف سے) اُڑے ہوئے ہوں گے | اور ڈراؤ | لوگوں کو | اُس دن سے | کہ آئے گا ان پر

لوٹ سکیں گی اور اُن کے دل پریشان ہوں گے اور (اے پیغمبر!) لوگوں کو اُس دن سے ڈراؤ جب اُن

الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ

عذاب | تو کہیں گے | وہ لوگ جو | ظالم تھے | اے ہمارے رب! | مہلت دے ہمیں | تھوڑی مدت کے لئے

پر عذاب آئے گا تو وہ لوگ جو ظالم ہیں کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں تھوڑی سی مدت کے لئے مہلت دے

نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۗ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ

ہم قبول کرلیں گے | تیری دعوت کو | اور پیروی کریں گے | رسولوں کی | کیا تم قسمیں نہ کھاتے تھے | اس سے پہلے

کہ ہم تیری دعوت قبول کرلیں اور رسولوں کی پیروی کریں (کہا جائے گا کہ) کیا تم اس سے پہلے قسمیں نہ کھاتے تھے؟ کہ

مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ﴿۴۴﴾ وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا

کہ نہیں تمہارے لئے | کوئی زوال | اور بسے تھے تم | مکانوں میں | اُن لوگوں کے | جنہوں نے ظلم کیا تھا

تمہارے لئے کوئی زوال نہیں اور تم ان لوگوں کے گھروں میں رہ چکے ہو جنہوں نے اپنی

اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا

اپنی جانوں پر | اور واضح ہو چکا تھا | تم پر | (کہ) کیسا | ہم نے (سلوک) کیا تھا | اُن سے | اور ہم نے بیان کی تھیں

جانوں پر ظلم کیا تھا اور تم پر ظاہر ہوگیا تھا کہ ہم نے ان سے کیسا سلوک کیا اور تمہارے لئے ہم

لَكُمُ الْاَمْثَالَ ﴿۴۵﴾ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ

تمہارے لئے | مثالیں | اور وہ اپنی تدبیریں کرچکے ہیں (دین حق کے خلاف) | اور اللہ کے پاس ہے | اُن کی سب تدبیر

نے مثالیں بھی بیان کردی تھیں۔ اور یہ اپنی تدبیریں کرچکے ہیں اور ان کی تدبیریں اللہ تعالیٰ کے سامنے تھیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۰) اے رب! مجھے اور میری اولاد کو ہمیشہ نماز قائم کرنے والے رکھ اور میری دعا قبول فرما۔

(۴۱) اے ہمارے رب! مجھے اور میرے ماں باپ (اگر موت کے وقت ایمان لے آئے ہوں) اور سب ایمان والوں کو بخش دے، جس دن حساب قائم ہو۔

(۴۲) اور اے رسولؐ! آپ یہ خیال نہ کیجئے کہ اللہ ان ظالم مشرکوں کے برے کاموں سے بے خبر ہے۔ بلکہ وہ تو انہیں قیامت کے دن تک مہلت دے رہا ہے۔ جس میں گنہگار عذاب کی سختی کو دیکھ کر سخت حیران رہ جائیں گے۔

(۴۳) اور سب لوگ بلاوے کے مقام کی طرف سر اٹھائے دوڑے جا رہے ہوں گے اور ان کی نگاہ خود ان کی اپنی طرف بھی نہ متوجہ ہو سکے گی اور موقف کی سختیوں کے دیکھنے سے وہ سخت غمگین ہوں گے۔

(۴۴) اور آپ لوگوں کو اس دن کے آنے سے ڈراتے رہیں کہ جس میں ان پر عذاب الٰہی نازل ہوگا۔ تو ظالم مشرک اللہ سے درخواست کریں گے کہ خدایا! ہمیں تھوڑی مدت اور مہلت دے کہ ہم تیری دعوت اسلام قبول اور تیرے رسولوں کی پیروی کریں۔ انہیں جواب دیا جائے گا کہ کیا اس سے پہلے دنیا میں تم آپس میں قسمیں کھا کر یہ نہ کہا کرتے تھے کہ دنیا میں ہمیں کسی قسم کا زوال نہیں ہوگا۔

(۴۵) حالانکہ تم انہی لوگوں کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد باقی رہ جانے والے گھروں میں رہتے تھے جنہوں نے کفر وشرک سے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور جو عذاب ہم نے ان پر نازل کیا تھا وہ بھی تم سے پوشیدہ نہ تھا اور ہم نے تم سے طرح طرح کی مثالیں بھی بیان کر دی تھیں۔

افعال: اَخِّرْنَا: ہم کو مہلت دے، تاخیر عطا کر اَخِّرْ تَاخِيْرٌ سے امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: مُهْطِعِيْنَ: مُهْطِعٌ واحد اِهْطَاعٌ مصدر، سر جھکائے تیزی سے دوڑنے والے اسم فاعل (جمع مذکر) منصوب۔ طَرْفُهُمْ: ان کی نگاہ، ان کی آنکھ (جمع مذکر غائب)۔ مَكْرُهُمْ: كَوْنٌ مصدر عزت والا، مرتبہ والا۔ زَوَالٍ: زائل ہونا، زَالَ يَزُوْلُ مصدر زوال کا استعمال اس چیز سے متعلق ہوتا ہے جو پہلے سے قائم ہو۔

وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿٤٦﴾ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ

اگرچہ تھی | اُن کی تدبیر (ایسی) | کہ ٹل جائیں | اس (کی وجہ) سے پہاڑ | پس خیال نہ کیجئے | اللہ کو

اگرچہ ان کی تدبیریں ایسی تھیں کہ ان سے پہاڑ ٹل جاتے۔ پس آپ اللہ تعالیٰ کو ایسا نہ سمجھیں کہ

مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ

خلاف وعدہ کرنے والا | اپنے رسولوں سے | بیشک اللہ | بڑا زبردست ہے | انتقام لینے والا | جس دن

وہ اپنے رسولوں سے اپنا وعدہ پورا نہیں کرے گا بیشک اللہ تعالیٰ زبردست اور بدلہ لینے والا ہے۔ جس دن

تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ

بدل دی جائے گی | زمین | اس زمین کے علاوہ | اور آسمان (بھی) | اور نکل کھڑے ہوں گے | اللہ کے حضور میں

یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی۔ اور لوگ (قبروں سے) نکل کر اللہ یکتا

الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿٤٨﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىِٕذٍ مُّقَرَّنِيْنَ

جو ایک ہے بڑا زبردست | اور آپ دیکھیں گے | مجرموں کو | اُس دن | جکڑے ہوئے

و غالب کے سامنے پیش ہوں گے۔ اور تم گنہگاروں کو اس دن دیکھو گے کہ وہ زنجیروں میں

فِي الْاَصْفَادِ ﴿٤٩﴾ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ

زنجیروں میں | اُن کے کُرتے (ہوں گے) | گندھک کے | اور ڈھانپ لے گی | اُن کے چہروں کو

جکڑے ہوئے ہیں۔ اُن کے کُرتے گندھک کے ہوں گے اور آگ اُن کے چہروں کو

النَّارُ ﴿٥٠﴾ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

آگ | تاکہ بدلہ دے | اللہ | ہر ایک | نفس کو | اُس عمل کا | جو اُس نے کیا | بیشک اللہ

ڈھانپ لے گی۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ہر نفس کو اس کے اعمال کا بدلہ دے۔ بیشک اللہ تعالیٰ

سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٥١﴾ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا

بہت جلد حساب لینے والا ہے | یہ (قرآن) | پیغام ہے | لوگوں کیلئے | اور تاکہ وہ ڈرائے جائیں اس کے ذریعے | اور تاکہ وہ جان لیں

بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ یہ (قرآن) لوگوں کے لئے پیغام ہے تاکہ وہ اس کے ذریعے ڈرائے جائیں اور تاکہ وہ

اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٥٢﴾

کہ وہی | معبود ہے | ایک | اور تاکہ نصیحت حاصل کریں | عقل والے

جان لیں کہ وہی اکیلا معبود ہے اور تاکہ عقل والے نصیحت حاصل کریں

سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ حجر جو مکہ میں نازل ہوئی اور اس | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | میں ننانوے آیتیں اور چھ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الۗرٰ ۣ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿١﴾

الف لام را | یہ | آیتیں ہیں | کتاب | اور قرآن | روشن کی

الف لام را۔ یہ (کامل) کتاب اور قرآن مبین کی آیتیں ہیں۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۶) اور وہ کفار دین حق کے خلاف اپنی تدبیریں کر چکے ہیں اور اگر چہ وہ تدبیریں ایسی سخت تھیں کہ ان کی وجہ سے پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ٹل جائیں مگر ان کی سب تدبیریں اللہ کے قبضہ میں ہیں وہ اللہ کے حکم کے بغیر کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

(۴۷) پس آپ ایسا خیال تک دل میں نہ لائیں کہ اللہ نے جو وعدہ اپنے رسولوں سے کیا ہے وہ اس کے خلاف کرے گا۔ بیشک وہ بڑا زبردست بدلہ لینے والا ہے۔

(۴۸) اس روز جس میں زمین اور آسمان سب بدل دیئے جائیں گے اور سب لوگ قبروں سے دوبارہ زندہ ہو کر جوابدہی کے لئے خدائے قہار کے دربار میں نکل کھڑے ہوں گے۔

(۴۹) اور آپ اس روز دیکھیں گے مجرم لوگ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے۔

(۵۰) اور ان کی قمیص آتش گیر بدبودار گندھک کی ہوں گی اور ان کے چہروں کو آگ کے شعلوں نے گھیر رکھا ہوگا۔

(۵۱) تاکہ اللہ ہر ایک شخص کے عملوں کا بدلہ دے اور بیشک اللہ بڑا جلد حساب لینے والا ہے۔

(۵۲) یہ قرآن تو لوگوں کو حکم الٰہی پہنچا دینے کے لئے ہے اور تاکہ انہیں اللہ کے عذاب سے ڈرایا جائے اور ان کو معلوم ہو جائے کہ وہ ایک ہی معبود ہے اور تاکہ عقلمند لوگ نصیحت حاصل کریں۔

سورۂ حجر

چونکہ اس سورت میں وادی حجر کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

الر۔ حروف مقطعات ہیں جس کے معنی پہلے گزر چکے۔

(۱) یہ سورت کتاب الٰہی اور احکام الٰہی کو واضح طور پر بیان کرنے والے قرآن کی آیتیں ہیں۔

افعال: تَــزُوْلَ: وہ اپنی جگہ سے ٹل جائے، مقام سے ہل جائے، زَوَالٌ سے معنی اپنے طریقہ سے منہ موڑ کر جدا ہونے اور پھرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ تُبَدَّلُ: وہ بدلی جائے گی تَبْدِیْلٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ تَغْشٰی: وہ ڈھانکے لیتی ہے، وہ ڈھانک لے گی، غِشْیَانٌ سے معنی ڈھانک لینے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔

اسماء: مُخْلِفَ: اِخْلَافٌ مصدر، اسم فاعل (واحد مذکر) وعدہ کو پیچھے ڈال دینے والا، اِخْلَافٌ کے اصل معنی ایک دوسرے کے بعد اپنے جانوروں کو پانی پلانا۔ قَطِرَانٍ: تارکول، گندھک، بعض نے یہ ترجمہ پسند نہیں کیا، تیل کی طرح ایک سیاہ مادہ ہوتا ہے جو اَبْهل یا صنوبر کے درختوں سے نکلتا ہے اور خارشتی اونٹ کے لگایا جاتا ہے بعض اس کا ترجمہ پگھلا ہوا تانبا، کھولتا ہوا۔ اَصْفَادِ: زنجیریں، بیڑیاں صفد اور صَفَادٌ کی جمع معنی بیڑی اور زنجیر کے ہیں۔

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ﴿٢﴾ ذَرْهُمْ

بہت دفعہ | آرزو کریں گے | وہ لوگ | جو کافر ہوئے | کہ کاش وہ ہوتے | مسلمان | انہیں چھوڑ دو

وہ لوگ کہ جنہوں نے راہِ کفر اختیار کررکھی ہے بسا اوقات آرزو کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔ آپ انہیں چھوڑ دیں

يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٣﴾

وہ کھائیں | اور فائدہ اُٹھالیں | اور غفلت میں رکھے انہیں | امید | پھر جلد | وہ جان لیں گے

یہ کھائیں اور فائدہ اٹھائیں اور اُمیدیں ان کو غافل کئے رہیں پس عنقریب وہ جان لیں گے۔

وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُومٌ ﴿٤﴾ مَا تَسْبِقُ

اور نہیں ہلاک کیا ہم نے | کسی بستی کو | مگر | اس کے لئے | ایک لکھا ہوا | وقت مقرر تھا | نہیں آگے بڑھ سکتی

اور ہم نے کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا مگر اس کے لئے ایک لکھا ہوا وقت مقرر تھا۔ کوئی گروہ بھی اپنے

مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ﴿٥﴾ وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي

کوئی اُمت | اپنے مقررہ وقت سے | اور نہ | وہ پیچھے رہ سکتی ہے | اور وہ کہنے لگے | اے وہ شخص

مقررہ وقت سے نہ آگے بڑھ سکتا ہے نہ پیچھے رہ سکتا ہے۔ اور انہوں نے کہا کہ اے وہ شخص

نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ﴿٦﴾ لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ

جس پر نازل کیا گیا ہے | (یہ) قرآن | بیشک تُو | دیوانہ ہے | کیوں نہیں | تو لے آتا ہمارے پاس | فرشتے

کہ جس پر قرآن نازل کیا گیا ہے تو تو بالکل دیوانہ ہے۔ اگر تو سچا ہے تو ہمارے پاس فرشتوں

إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٧﴾ مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ

اگر | تو ہے سچوں میں سے | ہم نازل نہیں کرتے | فرشتوں کو | مگر | حق کے ساتھ

کو کیوں نہیں لے آتے۔ (کہہ دیجئے) ہم فرشتے نہیں بھیجا کرتے مگر حق کے ساتھ

وَمَا كَانُوا إِذًا مُنْظَرِينَ ﴿٨﴾ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ

اور نہ دی جاتی انہیں | اُس وقت | مہلت | بیشک ہم نے ہی | اُتارا ہے | یہ ذکر (قرآن) | اور بیشک ہم ہی | اُس کے

اور اس وقت ان کو مہلت نہیں دی جاتی۔ بیشک اس قرآن کو ہم نے نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے

لَحَافِظُونَ ﴿٩﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ ﴿١٠﴾

محافظ ہیں | اور ہم بھیج چکے ہیں (رسول) | آپ سے پہلے (بھی) | اگلی اُمتوں میں

محافظ ہیں۔ اور ہم نے بلاشبہ آپ سے پہلے گزشتہ قوموں میں بھی رسول بھیجے تھے۔

وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿١١﴾ كَذَٰلِكَ نَسْلُكُهُ

اور نہیں آیا اُن کے پاس | کوئی | رسول | مگر وہ اُس کا | مذاق اڑاتے تھے | اسی طرح | ہم اسے ڈال دیتے ہیں

اور ان کے پاس کوئی رسول نہیں آیا کہ جس کا انہوں نے مذاق نہ اُڑایا ہو اسی طرح ہم اس کو ان

فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ﴿١٢﴾ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ

دلوں میں | گنہگاروں کے | وہ ایمان نہیں لائیں گے | اس پر | اور گزر چکی ہے | رسم

گنہگاروں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں۔ وہ اس (قرآن) پر ایمان نہیں لائیں گے یہی پہلے لوگوں کا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲) آج تو کفار اسلام اور قرآن کا مذاق اڑاتے ہیں تمسخر کرتے ہیں مگر ایک وقت آئے گا جبکہ دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کی ترقی یا آخرت میں کامیابی اور عظمت اور اپنی محرومی اور بدبختی دیکھ کر تمنا کریں گے کہ کاش ہم بھی مسلمان ہوتے۔

(۳) آپ کفار کو اسی حال میں چھوڑ دیں کہ دنیا میں چند روز خوب مزے اڑالیں اور آئندہ کے لئے لمبی چوڑی امیدیں باندھے رہیں پھر قیامت کے روز سب حقیقت سامنے آجائے گی۔

(۴) جتنی بستیاں اپنے رہنے والوں کی سرکشی کی وجہ سے تباہ و برباد ہوئیں ان میں سے ہر ایک کی ہلاکت کا ایک وقت مقرر تھا۔ جب وہ وقت آ پہنچا تو فوراً ہلاک کر دی گئیں۔

(۵) ہر ایک سرکش قوم کی ہلاکت کا ایک وقت مقرر ہے جو آگے پیچھے نہیں ہوسکتا۔

(۶) اور مشرکین مکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مذاق کے طور پر کہتے تھے کہ تم تو واقعی دیوانے ہو جو یہ دعویٰ کرتے ہو کہ یہ قرآن تم پر خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے۔

(۷) اگر تم واقعی اپنے دعویٰ رسالت میں سچے ہو تو تمہاری تصدیق کے لئے فرشتے کیوں نہیں نازل ہوتے۔

(۸) کسی رسول کی رسالت کی تصدیق کے لئے ہم فرشتے تو اسی وقت نازل کیا کرتے ہیں جبکہ ہم کسی قوم کی ہلاکت کا فیصلہ کر لیتے ہیں اور اس کے بعد پھر انہیں مہلت نہیں دی جاتی۔

(۹) یہ قرآن جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے بلاشبہ ہم ہی نے اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں کوئی شخص اس میں کمی بیشی نہیں کرسکتا۔

(۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ کفار کے مذاق سے ہرگز غمگین نہ ہوں آپ سے پہلے بھی اگلی امتوں میں ہم رسول بھیج چکے ہیں۔

(۱۱) ان لوگوں کا بھی یہی طریقہ رہا کہ جو رسول ان کے پاس آتا تھا وہ اس کا مذاق اڑاتے تھے۔

(۱۲) جس طرح یہ کفار مکہ آپ پر ایمان نہیں لاتے۔ اسی طرح ہم مجرم مشرکین کے دل میں حق کی تکذیب اور مخالفت ڈال دیتے ہیں۔

افعال: یَتَمَتَّعُوْا: تَمَتُّعٌ مصدر، مزہ اڑاتے ہیں، فائدہ حاصل کرتے ہیں، مضارع مجزوم (جمع مذکر غائب)۔ یُلْہِھِمُ: اِلْھَاءٌ مصدر، ان کو غافل بنائے رکھے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ تَسْبِقُ: وہ آگے نکلتی ہے، نکلے گی، سبقت کرتی ہے، کرے گی، سَبَقٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ نَسْلُکُہٗ: ہم اس کو داخل کر دیتے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع متکلم)۔

اسماء: اَجَلُھَا: اس کی مدت مقررہ، اس کی مدت۔ رُبَمَا: کسی وقت، بہت وقت۔

الْأَوَّلِينَ ﴿١٣﴾ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ
پہلے لوگوں کی | اور اگر ہم کھول دیں | ان پر | کوئی دروازہ | آسمان کا | اور وہ اس میں
طور طریق چلا آیا ہے اور اگر ہم اُن پر آسمان کا کوئی دروازہ کھول دیں پھر اس میں سے وہ

يَعْرُجُونَ ﴿١٤﴾ لَقَالُوا إِنَّمَا سُكِّرَتْ أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ
چڑھتے رہیں | تو (یہی) کہیں گے | کہ بیشک | بندکردی گئیں | ہماری آنکھیں | بلکہ | ہم | وہ لوگ ہیں
اوپر کو چڑھنے بھی لگیں۔ تو (یہی) کہیں گے کہ ہماری نظر بندی کردی گئی ہے بلکہ ہم پر جادو کردیا

مَّسْحُورُونَ ﴿١٥﴾ وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا
جن پر جادو کردیا گیا ہے | اور یقیناً | ہم نے بنائے | آسمان میں | برج | اور زینت دی ہم نے اسے
گیا ہے اور (دیکھو کہ) ہم نے آسمان میں برج بنائے اور ان کو

لِلنَّاظِرِينَ ﴿١٦﴾ وَحَفِظْنَاهَا مِن كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ﴿١٧﴾ إِلَّا مَنِ
دیکھنے والوں کے لئے | اور حفاظت کردی ہم نے اس کی | ہر | شیطان | مردود سے | مگر جو
دیکھنے والوں کے لئے سجا دیا ہے اور ہم نے ہر مردود شیطان سے اس کی حفاظت کی۔ مگر جو

اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُّبِينٌ ﴿١٨﴾ وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا
چوری چھپے سنے | تو اس کا پیچھا کرتا ہے | ایک انگارہ (شعلہ) | چمکتا ہوا | اور زمین کو | ہم نے پھیلا دیا
چوری چھپے سن لے تو چمکتا ہوا شعلہ اس کا پیچھا کرتا ہے۔ اور ہم نے زمین کو پھیلا دیا

وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُونٍ ﴿١٩﴾
اور ہم نے ڈال دیئے | اس میں | پہاڑ | اور اُگائی ہم نے | اس میں | ہر چیز | مناسب
اور ہم نے اس میں پہاڑ ڈال دیئے اور اس میں ہر قسم کی چیزوں کو موزوں اندازے سے اگایا

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَن لَّسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ ﴿٢٠﴾ وَإِن
اور بنادیئے ہم نے | تمہارے لئے | اس میں | سامان معیشت | اور وہ جو | نہیں تم | اس کے | رزق دینے والے | اور نہیں
اور ہم نے تمہارے لئے اس میں سامانِ معیشت بنائے (اور اس کے لئے بھی) جسے تم رزق دینے والے نہیں اور

مِّن شَيْءٍ إِلَّا عِندَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ ﴿٢١﴾
کوئی | چیز | مگر | ہمارے پاس | خزانے ہیں اُس کے | اور نہیں نازل کرتے ہم اُسے | مگر | ایک اندازہ | مقرر (کے ساتھ)
کوئی چیز ایسی نہیں جس کے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں اور ہم اسے مناسب اندازہ سے اتارتے رہتے ہیں۔

وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ
اور بھیجیں ہم نے | ہوائیں | بھری ہوئی | پھر ہم نے اتارا | آسمان سے | پانی | پھر ہم وہ (پانی) تمہیں پلاتے ہیں
اور ہم نے (پانی سے) بھری ہوئی ہوائیں بھیجیں پھر ہم نے آسمان سے پانی اُتارا۔ اور ہم تمہیں وہ پانی پلاتے ہیں

وَمَا أَنتُمْ لَهُ بِخَازِنِينَ ﴿٢٢﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَنَحْنُ
اور نہیں | تم اس کے | جمع رکھنے والے | اور بیشک ہم | (ہی) زندہ کرتے | اور ہم مارتے ہیں | اور ہم (ہی)
حالانکہ تمہارے پاس تو اس کا کوئی خزانہ ہی نہیں اور بیشک ہم (ہی) زندگی دیتے ہیں اور ہم ہی

آیت نمبر   آسان تفسیر

(۱۳) کہ وہ اس رسول پر ایمان نہیں لاتے یہ عادت پہلی سرکش قوموں سے چلی رہی ہے۔

(۱۴) اور اگر ہم بطور معجزہ آسمان کا ایک دروازہ بھی کھول دیتے کہ خود یہ لوگ آسانی سے اس میں چڑھ جاتے۔

(۱۵) تو بھی کفار نہ مانتے اور یہی کہتے کہ ہماری نظر بندی کی گئی ہے بلکہ ہم پر جادو کر دیا گیا ہے۔

(۱۶) اور یہ ہماری ہی بزرگانہ شان ہے کہ ہم نے آسمان میں ستاروں سے بارہ مختلف شکلیں بنادی ہیں جنہیں برجوں سے تعبیر کیا جاتا ہے اور دیکھنے والوں کو آسمان نہایت خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔

(۱۷) اور ہم نے ٹوٹ کر گرنے والے ستاروں سے آسمان کی حفاظت کر دی کہ کوئی شیطان ملعون اس پر چڑھنے کی ہمت نہ کر سکے۔

(۱۸) اور جو شیطان چوری چھپے سے فرشتوں کی باتیں سننا چاہے تو اس پر ایک دہکتا ہوا انگارہ (شہاب) پڑتا ہے۔

(۱۹) اور ہم نے زمین کو اپنی قدرت سے بچھا کر اس میں مضبوط پہاڑ گاڑ دیئے اور زمین سے ہر ایک قسم کی مناسب چیزیں پیدا کیں۔

(۲۰) اور اس میں خود تمہارے اور دوسری جاندار مخلوق کے لئے جن کے تم رازق نہیں ہو روزی کے سامان مہیا کر دیئے۔

(۲۱) اور ہر چیز کے ہمارے ہاں خزانے بھرے پڑے ہیں اور ہم اس کو ایک مقررہ اندازے سے دنیا والوں پر نازل کرتے ہیں۔

(۲۲) اور یہ بھی ہماری قدرت ہے کہ ہم آبی بخارات سے بھری ہوئی ہوائیں بھیجتے ہیں وہ بخارات فضا میں جمع ہو کر بادل کی صورت اختیار کر لیتے ہیں اور ٹھنڈک پا کر ان میں پانی برسنے لگتا ہے جسے تم پیتے ہو اور اس پانی کو بادلوں، دریاؤں، سمندروں، چشموں اور کنوؤں میں جمع کرنے والے تم نہیں بلکہ ہم ہیں۔

افعال: يَعْرُجُوْنَ: عُرُوْجٌ مصدر، وہ چڑھنے لگیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ حَفِظْنٰهَا: ہم نے اس کو محفوظ رکھا، بچائے رکھا، ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔ اِسْتَرَقَ: اس نے چرایا، اِسْتِرَاقٌ سے، معنی چرنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: مَسْحُوْرُوْنَ: مَسْحُوْرٌ واحد، وہ لوگ جن پر جادو کر دیا گیا ہو، دھوکہ میں پڑے ہوئے، اسم مفعول (جمع مذکر) مرفوع۔ زَيَّنّٰهَا: ہم نے اس کو رونق دی، زینت دی، (واحد مونث غائب)۔ مَعْلُوْمٍ: معین، مقرر، عِلْمٌ سے، اسم مفعول (واحد مذکر) مقرر ہو گیا۔ لَوَاقِحَ: جمع ہے، رس بھری ہوئی، مینہ برسانے والیاں۔

الْوٰرِثُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا

وارث ہیں | اور بیشک | ہمیں علم ہے | پہلے لوگوں کا (بھی) | تم میں سے | اور بیشک ہمیں علم ہے

موت دیتے ہیں اور ہم ہی وارث ہیں۔ اور جو لوگ تم سے پہلے ہو گزرے ہیں ہم ان کو بھی جانتے ہیں اور جو تم سے بعد میں آنے والے ہیں

الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ﴿٢٤﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ۭ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٥﴾

پچھلوں کا (بھی) | اور بیشک | آپ کا رب ہی | جمع کرے گا انہیں | بیشک وہ | بڑی حکمت والا | جاننے والا ہے

ان کو بھی جانتے ہیں۔ اور بیشک آپ کا ربّ ان سب کو جمع کریگا بیشک وہ بڑا دانا اور علم والا ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿٢٦﴾

اور بیشک | ہم نے پیدا کیا ہے | انسان کو | کھنکھناتی مٹی سے | سیاہ گارے سے | سڑے ہوئے

اور بیشک ہم نے انسان کو ایک کھنکھناتے ہوئے سیاہ سڑے ہوئے گارے سے پیدا کیا۔

وَالْجَاۗنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿٢٧﴾ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ

اور جنوں کو | ہم نے پیدا کیا | اس سے پہلے | بے دھوئیں کی آگ سے | اور جب فرمایا | تیرے رب نے

اور جنوں کو اس سے پہلے ہم نے بے دھوئیں کی آگ سے پیدا کیا اور جب تمہارے ربّ نے

لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اِنِّىْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿٢٨﴾

فرشتوں سے | بیشک میں | پیدا کرنے والا ہوں | انسان کو | کھنکھناتی مٹی سے | سیاہ گارے سے سڑے ہوئے

فرشتوں سے کہا کہ بیشک میں انسان کو بنانے والا ہوں ایک کھنکھناتے ہوئے سڑے ہوئے سیاہ گارے سے۔

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ

پھر جب | میں اُسے درست کرلوں | اور پھونک دوں | اُس میں | اپنی روح سے | تو تم گر پڑو | اس کے لئے

پھر جب میں اسے درست کرلوں اور اس میں اپنی رُوح پھونک دُوں تو اس کے لئے سجدہ میں گر پڑو۔

سٰجِدِيْنَ ﴿٢٩﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰۗىِٕكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿٣٠﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ

سجدہ کرتے ہوئے | پس سجدہ کیا | فرشتوں نے | سب کے سب | سوائے | ابلیس کے

پس سب کے سب فرشتوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔

اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ

اس نے انکار کیا | کہ وہ ہو | ساتھ | سجدہ کرنے والوں کے | فرمایا | اے ابلیس! | تجھے کیا ہوا؟ | کہ تو نہ ہوا

کہ اس نے سجدہ کرنے والوں کے ساتھ شامل ہونے سے انکار کردیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابلیس! تجھے کیا ہوا کہ تو سجدہ کرنے والوں

مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ

ساتھ | سجدہ کرنے والوں کے | اُس نے کہا | میں (وہ) نہیں ہوں | کہ سجدہ کروں | انسان کو | جسے پیدا کیا تو نے

کے ساتھ شامل نہ ہوا اُس نے کہا یہ ہو نہیں سکتا کہ میں ایسے انسان کو سجدہ کروں، جسے تُو نے کھنکھناتے

مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿٣٣﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿٣٤﴾

کھنکھناتی مٹی سے | کیچڑ سے | سڑے ہوئے | فرمایا | نکل جا | یہاں سے | بلاشبہ تُو تو | مردود ہے

ہوئے سڑے ہوئے گارے سے پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، یہاں (جنت) سے نکل جا بیشک تو مردود ہے۔

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۳) اور کچھ شک نہیں کہ ہم ہی سب کو زندہ کرتے اور مارتے ہیں اور اس دنیا کے معاملات کے ہم ہی وارث ہیں۔

(۲۴) اور جو لوگ ابتدائے پیدائش سے لے کر اب تک تم سے پہلے ہو گذرے ہیں اور جو لوگ قیامت تک تمہارے بعد ہوں گے اللہ کو ان سب کا علم ہے۔

(۲۵) اور اللہ ان سب کو قیامت کے دن اعمال کا جواب دینے کے لئے جمع کرے گا اور واقعی وہ بڑا حکمت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

(۲۶) اور یہ بھی ہماری قدرت ہے کہ ہم نے آدمؑ (انسانوں کے باپ) کو اس طور سے پیدا کیا کہ اول مٹی میں پانی ملا کر اس کا خمیر اٹھایا اور وہ خمیر کیا ہوا گارا مدت تک سڑتا رہا پھر اس سے آدم کا پتلا تیار کیا جو اندر سے خالی تھا۔ جب خشک ہو کر خوب پک گیا اور بجانے سے کھن کھن بجنے لگا تو اس میں روح پھونک دی اور وہ زندہ ہو کر اٹھ کھڑا ہوا۔

(۲۷) اور جنوں کو انسان کی پیدائش سے پہلے آگ کے شعلہ سے پیدا کیا۔

(۲۸) اور اس وقت کو یاد کرو جبکہ اللہ تعالیٰ نے روز ازل میں فرشتوں سے فرمایا کہ میں سڑے ہوئے گارے کی کھن کھناتی مٹی سے ایک انسان (آدمؑ) کو پیدا کرنے والا ہوں۔

(۲۹) پس جب وہ انسانی پتلا درست ہو جائے اور میں اس میں روح پھونک دوں تو تم سب سربسجود ہو کر اس کی تعظیم کرنا۔

(۳۰) پس روح پھونکے جانے کے بعد آدمؑ کے زندہ ہو جانے پر سب فرشتوں نے سربسجود ہو کر اس کی تعظیم کی۔

(۳۱) سوائے ابلیس کے کہ اس نے آدم علیہ السلام کی تعظیم کے لئے سربسجود ہونے سے انکار کر دیا۔

(۳۲) اللہ نے فرمایا اے ابلیس! آدم کی تعظیم کے لئے سجدہ کرنے میں تو فرشتوں کے ساتھ کیوں نہیں شامل ہوا۔

(۳۳) وہ بولا کہ جس انسان کو تو نے بدبودار اور کھن کھن بجتے گارے سے پیدا کیا میں تو اسے سجدہ نہیں کر سکتا۔

(۳۴) حکم ہوا کہ اس موجودہ عزت کے مقام سے نکل جا کیونکہ آج سے تو درگاہ سے نکالا گیا ہے۔

افعال: نُحْيِ: اِحْيَآءٌ مصدر، ہم زندہ کرتے ہیں، مضارع (جمع متکلم)۔ نُمِيْتُ: اِمَاتَةٌ مصدر، ہم ہی موت بھیجتے ہیں، ہم ہی مارتے ہیں، مضارع (جمع متکلم)۔ اَسْجُدَ: میں سجدہ کروں، سُجُوْدٌ سے، مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔

اسماء: اَلْمُسْتَقْدِمِيْنَ: اَلْمُسْتَقْدِمُ واحد، اگلے لوگ، پہلے زمانہ میں گزرے ہوئے لوگ، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ اَلْمُسْتَاْخِرِيْنَ: اَلْمُسْتَاْخِرُ مفرد، پیچھے آنے والے، بعد کو آنے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ صَلْصَالٍ: بجتی ہوئی مٹی، کھنکھناتی ہوئی مٹی، وہ خشک مٹی جب اس پر انگلی ماری جائے تو بجنے اور کھنکھنانے لگے صَلْصَال کہلاتی ہے۔ سَمُوْمِ: لو، تیز بھاپ، وہ گرم ہوا جو زہر کا سا اثر کرے سموم کہلاتی ہے، سَمَائِمُ جمع۔ مَسْنُوْنٍ: سَنٌّ مصدر، متغیر، سڑا ہوا، اسم مفعول (واحد مذکر)۔ اَجْمَعُوْنَ: وہ سب کے سب، تاکید کے لئے آتا ہے، رفع کی حالت میں اَجْمَعُوْنَ اور نصب و جر کی حالت میں اَجْمَعِيْنَ ہوگا۔

وَاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۳۵﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ

اور بیشک | تجھ پر | لعنت ہے | روز جزا تک | بولا | اے میرے رب! | تو مجھے مہلت دے

اور بیشک تجھ پر قیامت تک کے لئے لعنت ہے۔ اس نے کہا اے میرے ربّ! مجھے اس دن تک مہلت دے دے

اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِلٰى يَوْمِ

اس دن تک کہ | (مردے) اٹھائے جائیں | فرمایا | بیشک تجھے | مہلت دی گئی | اس دن تک

جس دن مردے اُٹھائے جائیں گے۔ فرمایا اچھا تجھے مہلت دی جاتی ہے قیامت کے دن تک (تجھے مہلت ہے)

الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ

کہ (اس کا) وقت مقرر ہے | بولا | اے میرے رب! | چونکہ تو نے مجھے گمراہ کردیا | تو میں ضرور آراستہ کروں گا

اس نے کہا پروردگار! جیسے تو نے مجھے گمراہ کیا ہے میں بھی ان کو دنیا

لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ

ان کے لئے (گناہ کو) | زمین میں | اور میں گمراہ کردوں گا ان | سب کو | مگر تیرے بندوں کو | ان میں سے

میں (گناہ) آراستہ کرکے دکھاؤں گا اور ضرور ان سب کو گمراہ کروں گا۔ سوائے تیرے ان بندوں کے

الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ﴿۴۱﴾ اِنَّ عِبَادِيْ

جو مخلص ہیں | فرمایا | یہی ہے | راستہ | مجھ تک | سیدھا | بیشک (جو) میرے بندے (ہیں)

جو مخلص ہیں۔ فرمایا مجھ تک پہنچنے کا یہی سیدھا راستہ ہے میرے بندوں پر یقیناً

لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِنَّ

نہیں | تیرا | اُن پر | کوئی زور | مگر جو | پیروی کریں گے تیری | گمراہوں میں سے | اور بیشک

تیرا بس نہیں چلے گا ہاں گمراہوں میں سے جو تیری پیروی کرنے لگے۔ تو دوزخ بلاشبہ

جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۳﴾ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ

دوزخ (ہی) | وعدہ کی جگہ ہے اُن کی | سب کی | اُس کے | سات | دروازے ہیں | ہر ایک دروازے کے لئے

ان سب کے وعدہ کی جگہ ہے۔ اس کے سات دروازے ہیں ہر ایک دروازے کے لئے

مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿۴۴﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۵﴾

اُن میں سے | ایک حصہ | مقرر ہے | بلاشبہ | پرہیزگار لوگ | باغوں میں | اور چشموں (میں ہوں گے)

ان کی الگ الگ ٹولیاں مقرر ہیں۔ پرہیزگار یقیناً باغوں اور چشموں میں رہیں گے۔

اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ

تم ان میں داخل ہو | سلامتی کے ساتھ | امن کے ساتھ | اور ہم نکال دیں گے | جو کچھ | سینوں میں ہے اُن کے

(کہا جائے گا) کہ تم ان میں امن اور سلامتی کے ساتھ داخل ہوجاؤ اور ہم ان کے سینوں سے جو کچھ کینہ

مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۷﴾ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا

کینہ | (ہوں گے) بھائی بھائی | تختوں پر | آمنے سامنے (بیٹھے ہوئے) | نہ چھوئے گی انہیں | اس میں

ہوگا نکال دیں گے کہ بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ وہاں اُن کو نہ کوئی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۵) اور قیامت تک جس میں سب لوگوں کو اپنے اپنے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا تجھ پر لعنت ہے۔
(۳۶) وہ بولا قیامت تک جس میں سب لوگ اٹھائے جائیں گے مجھے زندہ رہنے کی مہلت عطا فرما۔
(۳۷) فرمایا۔ بیشک تجھے مہلت دے دی گئی ہے۔
(۳۸) قیامت تک جس کا وقت مقرر ہو چکا ہے۔
(۳۹) وہ بولا اے میرے رب! چونکہ آدم علیہ السلام کی وجہ سے تو نے مجھے اپنی رحمت سے دور کر دیا اس لئے میں بھی اس کی اولاد کو دنیا میں دنیا کی زندگی اور اس کے اسباب اچھے کر دکھاؤں گا اور ان سب کو گمراہ کر دوں گا۔
(۴۰) ہاں ان میں سے تیرے چنے ہوئے بندے میرے جال میں نہ پھنسیں گے۔
(۴۱) اللہ نے فرمایا بس یہی اطاعت اور اخلاص وہ سیدھا راستہ ہے جو مجھ تک پہنچتا ہے۔
(۴۲) کچھ شک نہیں کہ جو میرے حکم ماننے والے بندے ہیں ان پر تیرا کچھ بھی زور نہیں چلے گا۔ مگر تیرا قابو تو صرف انہی لوگوں پر چلے گا جو گمراہ ہوں گے۔
(۴۳) اور بلاشبہ ایسے سب نافرمانوں کا ٹھکانا تو دوزخ ہی ہے۔
(۴۴) جس کے سات دروازے ہیں کہ ہر ایک دروازے میں داخل ہونے کے لئے نافرمانوں کی ایک خاص جماعت مقرر ہوگی۔
(۴۵) اس کے برعکس پرہیزگار لوگ جنتوں اور رحمت کے چشموں میں داخل کئے جائیں گے۔
(۴۶) انہیں حکم ہوگا کہ سلامتی اور اطمینان کے ساتھ بہشتوں میں داخل ہو جاؤ۔
(۴۷) اور دنیا میں جو ان کے دلوں میں بشری تقاضے کی وجہ سے ایک دوسرے سے کچھ رنجش اور خفگی تھی جنتوں میں ہم اسے نکال کر ان کے سینوں میں ایسی محبت ڈال دیں گے کہ وہ لوگ آمنے سامنے تختوں پر بھائیوں کی طرح بیٹھے ہوئے ہوں گے۔

افعال: اُغْوِيَنَّهُمْ: میں ان کو ضرور گمراہ کروں گا' اِغْوَآءٌ سے مضارع بانون تاکید کا صیغہ (واحد متکلم)۔
اسماء: مَقْسُومٌ: بانٹا ہوا' بانٹ کر علیحدہ کیا ہوا' اسم مفعول (واحد مذکر)۔ عُيُوْنٍ: چشمے' عَيْنٌ کی جمع۔

نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ﴿۴۸﴾ نَبِّئْ عِبَادِيْٓ

کوئی تکلیف | اور نہ | وہ | اس سے | نکالے جائیں گے | خبردے دو | میرے بندوں کو

تکلیف ہوگی اور نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔ آپ میرے بندوں کو بتا دیں کہ میں

اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۹﴾ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ

کہ بیشک میں | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا ہوں | اور یقیناً | میرا عذاب | وہ عذاب ہے

ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہوں۔ اور یقیناً میرا عذاب بھی دردناک

الْاَلِيْمُ ﴿۵۰﴾ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ﴿۵۱﴾ اِذْ دَخَلُوْا

دردناک | اور انہیں بتادیجئے | حال مہمانوں کا | ابراہیمؑ کے | جب وہ داخل ہوئے

ہے۔ اور انہیں ابراہیمؑ کے مہمانوں کا حال سنایئے۔ جب وہ ان

عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا

اُس کے پاس | تو اُس نے کہا | سلام | اُس نے کہا | ہم تو تم سے | ڈرتے ہیں | وہ بولے

کے پاس آئے تو انہوں نے سلام کیا۔ (ابراہیمؑ نے) کہا کہ ہم تو تم سے ڈرتے ہیں۔ انہوں نے کہا

لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۵۳﴾ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ

تم ڈرو نہیں | بیشک ہم | تمہیں خوشخبری دیتے ہیں | ایک لڑکے کی | جو بڑا عالم ہوگا | اس نے کہا | کیا تم خوشخبری دیتے ہو مجھے

آپ ڈریں نہیں ہم آپ کو ایک علم والے لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ اس (ابراہیمؑ) نے کہا کہ تم مجھے اس

عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ﴿۵۴﴾ قَالُوْا

اس کے باوجود کہ | پہنچ چکا ہے مجھے | بڑھاپا | پس کیسی | خوشخبری دیتے ہو | وہ بولے

حال میں خوشخبری دیتے ہو کہ مجھے بڑھاپا پہنچ گیا ہے پس کس بات کی خوشخبری دیتے ہو۔ انہوں نے کہا

بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ وَمَنْ

خوشخبری دی ہم نے تجھے | سچی | پس تو نہ ہو | مایوس ہونے والوں میں سے | کہا | اور کون

ہم آپ کو سچی خوشخبری سناتے ہیں پس آپ ناامید نہ ہوں۔ ابراہیمؑ نے کہا گمراہوں کے سوا

يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ

مایوس ہوتا ہے | رحمت سے | اپنے رب کی | سوائے گمراہوں کے | پوچھا | پس کیا | مدعا ہے تمہارا

کون ہے جو اپنے رب کی رحمت سے ناامید ہو۔ اس نے کہا اے فرشتو!

اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۵۸﴾

اے | بھیجے ہوئے (فرشتو) | وہ بولے | ہم بیشک | بھیجے گئے ہیں | ایک قوم کی طرف | جو مجرم ہیں

پس تمہاری مہم کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہم نافرمانوں کی ایک قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔

اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ

سوائے خاندان لوط کے | بلاشبہ | ہم نجات دیں گے اُن کو | سب کو | سوائے | اس کی عورت کے | کہ ہم نے فیصلہ کرلیا ہے

سوائے لوطؑ کے گھر والوں کے البتہ ہم اُن سب کو بچالیں گے۔ سوائے اُس کی عورت کے کہ ہم نے فیصلہ کرلیا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۸) وہاں نہ تو انہیں کسی قسم کی تکلیف ہی ہوگی اور نہ ہی وہ جنت سے باہر نکالے جائیں گے۔

(۴۹) اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے بندوں کو سنا دیجئے کہ جو لوگ اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرلیں اللہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

(۵۰) اور جو لوگ اپنے جرموں پر ضد کرتے رہتے ہیں ان کے لئے اللہ کا عذاب بڑا دردناک ہے۔

(۵۱) ان کفار مکہ کو ان فرشتوں کا حال سنا دیجئے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جا کر بطور مہمان ٹھہرے تھے۔

(۵۲) جب انہوں نے حضرت ابراہیمؑ کے پاس جا کر سلام کیا تو آپ نے سلام کا جواب دے کر کہا ہم تو تم سے خوفزدہ ہیں۔

(۵۳) وہ بولے آپ ڈریں نہیں ہم تو اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں تمہیں ایک لڑکے کے پیدا ہونے کی خوشخبری دیتے ہیں جو بہت بڑا عالم ہوگا۔

(۵۴) حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا بڑی حیرانگی کی بات ہے کہ تم مجھے لڑکا پیدا ہونے کی خوشخبری دیتے ہو حالانکہ میں بہت بوڑھا ہو چکا ہوں پس یہ خوشخبری کیسی؟

(۵۵) وہ بولے ہم نے تو آپ کو سچی خوشخبری دی ہے آپ کو اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہئے۔

(۵۶) آپ نے فرمایا کہ اللہ کی رحمت سے تو گمراہ ہی مایوس ہوتے ہیں۔

(۵۷) پھر حضرت ابراہیمؑ ان سے پوچھنے لگے تم کس مقصد کے لئے بھیجے گئے ہوں؟

(۵۸) وہ بولے ہم تو مجرموں کو عذاب دینے اور ان کو ہلاک کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

(۵۹) حضرت لوطؑ کے گھر والوں کے سوا کہ ان کو یقیناً نجات دی جائے گی۔

افعال: نَبِّئْ: تَنْبِئَةٌ سے خبردار کر، آگاہ کردے، خبر دے دے، امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ تَوْجَلْ: تو ڈر، (سَمِعَ) وَجَلٌ سے معنی ڈر محسوس کرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ یَقْنَطُ: قُنُوْطٌ مصدر، اس کو توڑتا ہے، ناامید ہوتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: وَجِلُوْنَ: وَجِلٌ واحد، وَجَلٌ مصدر، خوفزدہ، ڈرنے والا، صفت مشبہ (جمع مذکر)۔ ضَيْفٌ: مہمان، اصل میں ضَافَ يَضِيْفُ کا مصدر ہے معنی کسی کے پاس مہمان بن کر آنے کے ہیں۔ خَطْبُكُمْ: تمہاری مہم، تمہارا معاملہ، تمہاری خبر (جمع مذکر حاضر)۔ مُنَجُّوْ: مُنَجِّی واحد، تَنْجِيَةٌ مصدر، بچانے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ اَلْقَانِطِيْنَ: اَلْقَانِطُ واحد، قُنُوْطٌ مصدر، خیر سے ناامید ہونے والے۔

إِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ﹰالْمُرْسَلُوْنَ ﴿٦١﴾

بیشک وہ (ہوگی) | پیچھے رہنے والوں میں | پس جب | آئے | خاندانِ لوطؑ (کے پاس) | بھیجے ہوئے (فرشتے)

کہ وہ بیشک پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے۔ پس جب فرشتے لوطؑ کے گھر والوں کے پاس آئے۔

قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿٦٢﴾ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا

فرمایا | بیشک تم | اجنبی لوگ ہو | وہ بولے | (نہیں) بلکہ | ہم تو لائے ہیں تیرے پاس | وہ (عذاب)

وہ کہنے لگے تم تو اجنبی لوگ معلوم ہوتے ہو۔ وہ بولے' ہم آپ کے پاس وہ چیز لائے ہیں جس میں

كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٦٤﴾

جس کے بارے میں وہ | شک کر رہے تھے | اور لائے ہیں ہم تیرے پاس | سچا (حکم) | اور بیشک ہم | سچے ہیں

انہیں شک رہتا تھا۔ اور ہم آپ کے پاس حق لے کر آئے ہیں اور بیشک ہم سچ بولنے والے ہیں۔

فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ

پس لے نکل | اپنے گھر والوں کو | ایک حصہ میں | رات کے | اور (خود) چل | ان کے پیچھے

پس آپ اپنے گھر والوں کو رات کے ایک حصہ میں (کچھ رات رہے) لے نکلیں اور خود ان کے پیچھے پیچھے چلیں

وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٥﴾

اور مڑ کر نہ دیکھے | تم میں سے | کوئی | اور چلے جاؤ | جہاں (کا) | تمہیں حکم دیا جائے

اور تم میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے اور چلے جاؤ جہاں کا تمہیں حکم دیا گیا ہے۔

وَقَضَيْنَآ إِلَيْهِ ذٰلِكَ الْأَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ

اور ہم نے فیصلہ بھیج دیا | اس کی طرف | اس بات کا | کہ | جڑ | ان لوگوں کی | کٹ جائے گی

اور ہم نے اُس (لوطؑ) کی طرف اس بات کا فیصلہ بھیج دیا کہ صبح ہوتے ہی ان لوگوں کی جڑ کٹ

مُّصْبِحِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالَ إِنَّ هٰٓؤُلَآءِ

صبح ہوتے ہوتے | اور آ گئے | شہر والے | خوشیاں مناتے | بولا | یہ لوگ تو

جائے گی۔ اور شہر والے خوشیاں مناتے آئے۔ اس (لوطؑ) نے کہا یہ لوگ تو

ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿٦٨﴾ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ﴿٦٩﴾ قَالُوْا

میرے مہمان ہیں | پس تم مجھے ذلیل نہ کرو | اور ڈرو | اللہ سے | اور میری بے عزتی نہ کرو | وہ بولے

میرے مہمان ہیں' پس تم مجھے رسوا نہ کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری بے عزتی نہ کرو۔ انہوں نے کہا

اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ

کیا ہم نے تجھے منع نہیں کیا تھا | دنیا جہاں (کی حمایت) سے | اُس نے کہا | یہ | میری بیٹیاں ہیں (ان سے نکاح کرلو)

کیا ہم نے تجھے سارے جہان (کی حمایت) سے منع نہیں کیا؟ اُس نے کہا یہ میری بیٹیاں ہیں (ان سے نکاح کرلو)

إِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٧١﴾ لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٢﴾

اگر تمہیں کرنا ہی ہے | آپ کی جان کی قسم | بیشک وہ | اپنی مستی میں | مدہوش تھے

اگر تم ایسا کرنا ہی چاہتے ہو۔ (اے محمدؐ!) تمہاری جان کی قسم یہ لوگ بیشک اپنے نشہ میں مدہوش تھے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۰) مگر ان کی بیوی جو دین حق سے منکر تھی اس کے لئے ازل میں مقدر ہو چکا تھا کہ وہ کفار کے ساتھ عذاب دیئے جانے والوں میں رہ جائے گی۔

(۶۱) پس جب وہ عذاب کے فرشتے حضرت ابراہیمؑ کے پاس سے رخصت ہو کر حضرت لوطؑ کے گھر آئے۔

(۶۲) تو حضرت لوط نے ان سے کہا تم ناآشنا معلوم ہوتے ہو۔

(۶۳) وہ بولے نہیں بلکہ ہم تو آپؑ کے پاس آپؑ کی مجرم قوم کے لئے اللہ کا وہ عذاب لے کر آئے ہیں جس کے متعلق وہ شک کر رہے تھے۔

(۶۴) اور ہم آپؑ کے ان مجرموں کے عذاب کا سچا حکم الٰہی لائے ہیں اور جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں وہ بالکل سچ ہے۔

(۶۵) پس آپ رات کے آخری حصہ میں اپنے گھر والوں کو لے کر جہاں جانے کا حکم ملے نکل چلو اور آپ اپنے اہل و عیال اور مومنوں کے پیچھے پیچھے چلیں اور کوئی تم میں سے پیچھے مڑ کر نہ دیکھے۔

(۶۶) اور ہم نے حضرت لوطؑ کو یقینی فیصلہ سنا دیا کہ ان کفار کی جڑ صبح ہوتے ہی کاٹ کر رکھ دی جائے گی۔

(۶۷) اور حضرت لوطؑ کی بیوی نے فرشتوں کو خوبصورت لڑکوں کی شکل میں دیکھ کر شہر کے کفار کو اطلاع دی تو وہ بدمستی سے خوشیاں مناتے حضرت لوطؑ کے گھر آپہنچے۔

(۶۸) حضرت لوطؑ نے ان بدکاروں کو دیکھ کر ان سے کہا کہ یہ لوگ میرے مہمان ہیں تم ان سے تعرض کر کے مجھے ذلیل نہ کرنا۔

(۶۹) اور اللہ سے ڈرو اور میری بے عزتی نہ کرو۔

(۷۰) وہ بولے ہم نے تو تمہیں پہلے سے منع کر رکھا ہے کہ تم ساری دنیا کے لوگوں کو اپنے گھر میں پناہ نہ دیا کرو سو ان کو پناہ دے کر تم اپنی رسوائی کے خود ذمہ دار ہو۔

(۷۱) حضرت لوطؑ نے فرمایا کہ اگر تمہیں یہی کرنا ہے تو قوم کی عورتیں میری بیٹیوں کے برابر ہیں ان سے نکاح کر لو۔

(۷۲) اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپؐ کی جان کی قسم وہ کفار خواہشات نفسانی کے نشہ میں بدمست تھے وہ کس کی سنتے تھے۔

افعال: اَتَیْنٰكَ: ہم تیرے پاس لائے ہیں' اَتَیْنَا ماضی کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ یَمْتَرُوْنَ: اِمْتِرَاءٌ مصدر' وہ شک کرتے ہیں' شک میں پڑے ہوئے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ تَفْضَحُوْنِ: تم مجھے رسوا کرو' تم مجھے فضیحت کرو' تَفْضَحُوْا فَضْحٌ سے معنی رسوا کرنے کے ہیں' مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ اِمْضُوْا: تم چلے جاؤ' مُضِیٌّ سے معنی گزر جانے اور چلے جانے کے ہیں' امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: جِئْنٰكَ: ہم تیرے پاس لائے ہیں' آئے ہیں (واحد مذکر حاضر)۔ سَكْرَتِهِمْ: ان کی مستی' ان کا نشہ' ان کی مدہوشی (جمع مذکر غائب)۔ عَمْرُكَ: تیری جان' تیری زندگی' قرآن میں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور پیغمبر کی قسم نہیں کھائی۔

فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ ﴿٧٣﴾ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا

پس آ پکڑا انہیں | ہیبت ناک آواز نے | سورج نکلتے وقت | پس ہم نے (الٹ) دیا | اس کا اوپر کا حصہ | اس کے نیچے

پس سورج نکلتے ہی ایک ہیبت ناک آواز نے انہیں آ پکڑا۔ پھر ہم نے (الٹ کر) ان بستیوں کے اوپر کے حصے کو نیچے کر دیا

وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ ﴿٧٤﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

اور ہم نے برسائے | اُن پر | پتھر | کنکر کے | بلاشبہ | اس میں

اور ہم نے ان پر کنکر کے پتھر برسائے بیشک اس میں غور و فکر

لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ ﴿٧٥﴾ وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُّقِيمٍ ﴿٧٦﴾ إِنَّ

نشانیاں ہیں | غور وفکر کرنے والوں کے لئے | اور بیشک وہ (بستی) ہے | ایک سیدھے راستہ پر | بلاشبہ

کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں اور بیشک وہ (بستی) سیدھے آباد راستہ پر (واقع) ہے بیشک

فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٧٧﴾ وَإِن كَانَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ

اس میں | نشانی ہے | ایمان والوں کے لئے | اور بیشک تھے | رہنے والے بَن کے

اس میں ایمان والوں کے لئے نشانی ہے اور بَن (گھنے جنگل) کے رہنے والے (یعنی قوم شعیب کے لوگ)

لَظَالِمِينَ ﴿٧٨﴾ فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَإِنَّهُمَا لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ ﴿٧٩﴾

ظالم | پس انتقام لیا ہم نے | ان سے (بھی) | اور بیشک وہ دونوں (بستیاں) | (واقع ہیں) کھلے راستہ پر

ظالم تھے۔ اور ہم نے ان سے بدلہ لیا اور بیشک وہ دونوں بستیاں ایک کھلے راستہ پر واقع ہیں

وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ ﴿٨٠﴾ وَآتَيْنَاهُمْ آيَاتِنَا

اور جھٹلا چکے ہیں | رہنے والے | (وادی) حجر کے | رسولوں کو | اور دیئے ہم نے اُن کو | اپنے نشان

اور وادی حجر کے رہنے والے لوگوں نے رسولوں کو جھٹلایا اور ہم نے انہیں اپنی نشانیاں دیں

فَكَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٨١﴾ وَكَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ

پس وہ تھے | اُن سے | منہ موڑنے والے | اور وہ | تراشتے تھے | پہاڑوں سے

پس وہ ان سے منہ موڑنے والے تھے۔ اور وہ پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر

بُيُوتًا آمِنِينَ ﴿٨٢﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ ﴿٨٣﴾

گھر | کہ امن سے رہیں | سو آ پکڑا ان کو (بھی) | ہیبت ناک آواز نے | صبح ہوتے ہی

بناتے تھے کہ امن سے رہیں۔ پس صبح ہوتے ہی انہیں ایک سخت آواز نے آ پکڑا

فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٤﴾ وَمَا خَلَقْنَا

پس نہ | کام آیا | اُن کے | وہ (مال) جو | وہ کماتے تھے | اور نہیں پیدا کیا ہم نے

تو جو کچھ وہ کیا کرتے تھے ان کے کچھ بھی کام نہ آیا۔ اور ہم نے آسمانوں

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ

آسمانوں | اور زمین کو | اور جو کچھ | ان دونوں کے درمیان | مگر حق کے ساتھ | اور بلاشبہ

اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بے کار نہیں بنایا اور بیشک

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۳) پس سورج چڑھے، حضرت جبرئیلؑ کی خوفناک چیخ سے ان کے جگر پھٹ گئے اور ہلاک ہو گئے۔

(۷۴) اور قوم لوطؑ کی بستی **سدوم** کو حضرت جبرئیلؑ نے الٹ دیا اور اوپر سے کنکر کی قسم کے پتھر برسائے گئے۔

(۷۵) بلاشبہ جو لوگ محض علامات و آثار سے بات سمجھ جاتے ہیں ان کے لئے اس واقعہ میں قدرت الٰہی کے نشان موجود ہیں۔

(۷۶) اور وہ قوم لوطؑ کی بستی سدوم ایک آباد (مکہ سے شام جانے والی) سڑک پر واقع ہے۔

(۷۷) واقعی اس ہلاک شدہ بستی کے آثار قدیمہ میں اہل ایمان کے لئے قدرت الٰہی کا نشان موجود ہے۔

(۷۸) اور سرسبز جنگل والے یعنی اہل مدین بھی بلاشبہ بڑے ظالم تھے۔

(۷۹) سو ان کے جرموں کے بدلے انہیں بھی عذاب سے ہلاک کیا گیا اور بلاشبہ دونوں (قوم لوطؑ و اہل مدین) کی بستیاں شام کی طرف جانے والے عام راستہ پر واقع ہیں۔ جو راہ چلتے لوگوں کے لئے باعث عبرت ہیں۔

(۸۰) اور مدینہ اور شام کے درمیان **وادی حجر** کے رہنے والے یعنی قوم ثمود کے لوگ بھی حضرت صالحؑ کو جھٹلانے کی وجہ سے گویا سب رسولوں کو جھٹلا چکے ہیں۔

(۸۱) اور ہم نے ان پر حضرت صالحؑ کی تصدیق کے لئے کئی معجزے ظاہر کئے سو وہ ان کو نظر انداز کرتے رہے۔

(۸۲) وہ لوگ پہاڑوں کو تراش کر عالی شان مکان بناتے تھے کہ ان میں ہمیشہ امن و چین سے رہیں گے۔

(۸۳) سو انہیں عذاب کے دن صبح ہوتے ہی جبرئیل کی ہولناک چیخ نے آ پکڑا جس سے وہ ہلاک ہو گئے۔

(۸۴) پس جو مال و دنیا میں کماتے رہے وہ عذاب الٰہی سے انہیں کچھ بھی نہ بچا سکا۔

السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿٨٥﴾ اِنَّ رَبَّكَ

گھڑی (قیامت کی) | آنے والی ہے | پس درگزر کرو | اچھی طرح سے | درگزر کرنا | بیشک | آپ کا رب

قیامت ضرور آنے والی ہے پس اچھی طرح درگزر کرو۔ بیشک تمہارا رب ہی

هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨٦﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ

وہی پیدا کرنے والا | (اور) جاننے والا ہے | اور ہم نے دی ہیں آپ کو | سات (آیتیں) | جو دہرائی جاتی ہیں

پیدا کرنے والا اور جاننے والا ہے۔ اور ہم نے تمہیں (سورہ فاتحہ کی) بار بار دہرائی جانے والی سات (آیتیں) دیں

وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿٨٧﴾ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا

اور قرآن | عظمت والا | نہ ڈالئے | اپنی نظریں | طرف اس (سامان) کے | کہ فائدہ دیا ہم نے

اور قرآن عظیم دیا ہے۔ اور ہم نے کفار کی کئی جماعتوں کو جو دنیاوی فائدے دیئے ہیں

بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ

اُس سے | کئی گروہوں کو | اُن (کافروں) میں سے | اور نہ غم کھائیے | ان پر | اور جھکا دیں

آپ ان کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھئے اور اُن پر غم نہ کھائیں اور ایمان والوں

جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَقُلْ اِنِّيْۤ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ﴿٨٩﴾

اپنے بازو | ایمان والوں کے لئے | اور کہہ دیجئے | کہ میں تو بلاشبہ | ڈرانے والا ہوں | کھلم کھلا

سے شفقت کے ساتھ پیش آیئے۔ اور کہہ دیجئے کہ میں تو (عذاب سے) علانیہ ڈرانے والا ہوں۔

كَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿٩٠﴾ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ

جیسا کہ ہم نے نازل کیا تھا | ان تقسیم کرنے والے (کافروں) پر | جنہوں نے | کردیا | قرآن کو

جیسے ہم نے تقسیم کرنے والوں (کافروں) پر عذاب نازل کیا۔ جن لوگوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ (کچھ کو مانا اور

عِضِيْنَ ﴿٩١﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٩٢﴾ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾

ٹکڑے ٹکڑے | پس قسم آپ کے رب کی | ہم ضرور پوچھیں گے ان | سب سے | ان اعمال کی بابت جو وہ کیا کرتے تھے

کچھ کو نہ مانا) پس آپ کے رب کی قسم ہم ان سب سے ضرور پوچھیں گے اُن کاموں کی جو وہ کرتے رہے۔

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٩٤﴾

پس کھول کر سنا دیجئے | جو کچھ | آپ کو حکم دیا جاتا ہے | اور دور رہئے | مشرکین سے

پس جس بات کا تمہیں حکم دیا گیا ہے صاف صاف کہہ دیں اور مشرکوں کی ذرا پرواہ نہ کیجئے

اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿٩٥﴾ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا

بیشک ہم کافی ہیں تمہارے لئے | مذاق اُڑانے والوں (کے خلاف) | جو لوگ | بناتے ہیں | ساتھ اللہ کے | معبود

بیشک مذاق اُڑانے والوں (کے خلاف) تمہارے لئے ہم کافی ہیں۔ (اور) ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا معبود

اٰخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ

کوئی دوسرا | پس عنقریب | انہیں معلوم ہو جائے گا | اور البتہ ہم جانتے ہیں | کہ تنگ ہوتا ہے | تمہارا سینہ (دل)

قرار دیتے ہیں پس وہ عنقریب جان لیں گے۔ اور البتہ ہم جانتے ہیں کہ وہ جو کہتے ہیں اس سے

(۸۵) اور ہم نے آسمانوں و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان میں موجود ہے بے کار نہیں بنایا' بلکہ اس میں بے شمار حکمتیں ہیں اور قیامت کا دن ضرور آ کر رہے گا۔ پس آپ فرض تبلیغ ادا کر چکے اب ان سے جھگڑنے کی ضرورت نہیں۔

(۸۶) کچھ شک نہیں کہ اللہ ہی سب کا پیدا کرنے والا ہے اور ان کے کردار سے خبردار ہے۔

(۸۷) اور ہم نے آپ کو **سورۂ فاتحہ** کی سات آیتیں دیں جو ہر نماز میں بار بار دہرائی جاتی ہیں اور قرآن میں تمام مقاصد کے خلاصہ پر مبنی ہونے کی وجہ سے گویا وہ قرآن عظیم ہیں۔ یا یہ کہ سورۂ فاتحہ اور ساتھ ہی مکمل قرآن عظیم عطا کر دیا ہے جو لازوال نعمتیں ہیں۔

(۸۸) اور کفار کے دنیاوی سامان عیش کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھئے اور ان کا غم نہ کیجئے اور اہل ایمان کے ساتھ بھلائی اور مہربانی فرماتے رہئے۔ ان کو دی گئی چیزیں' آپ کو دی گئی روحانی نعمتوں کے مقابلے میں کچھ بھی تو نہیں۔

(۸۹) اور آپ کفار سے کہہ دیجئے کہ میرے ذمہ تو صرف عذاب الٰہی سے ڈرانا ہی ہے۔

(۹۰) جیسا عذاب اللہ نے ان بارہ کفار قریش پر نازل کیا تھا جنہوں نے **ولید بن المغیرہ** کے کہنے سے موسم حج میں مکہ میں داخل ہونے والے حجاج کے تمام راستے آپس میں تقسیم کئے تھے کہ وہیں پر لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے نفرت دلائیں' سو انہیں اللہ نے غزوۂ بدر میں ہلاک کر دیا۔

(۹۱) جنہوں نے قرآن کو جادو اور فال گوئی اور پہلے لوگوں کی کہانی کہہ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ یا مراد یہود و نصاریٰ ہیں جنہوں نے اپنی کتابوں کو ٹکڑوں میں بانٹ لیا کہ کچھ پر ایمان لائے اور کچھ کو ترک کر دیا اور اب یہی کچھ قرآن کے معاملے میں کر رہے ہیں۔

(۹۲) پس ہمیں اپنی ذات کی قسم ہم ان سب سے ضرور پوچھیں گے۔

(۹۳) ان کے برے اعمال کے بارے میں جو وہ کیا کرتے تھے۔

(۹۴) پس جو پیغامات آپ کو بذریعہ وحی بھیجے جاتے ہیں ان کو خوب کھول کر سنا دیجئے اور ان کے انکار اور تکذیب کی کچھ پروا نہ کیجئے وہ آپ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔

(۹۵) جو لوگ آپ کا مذاق اڑاتے ہیں ان کی ہم خود خبر لیں گے۔

(۹۶) اور جو لوگ اللہ کے ساتھ اور چیزوں کو معبود ٹھہراتے ہیں عنقریب قیامت کے دن انہیں سب حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

افعال: اِصْفَحْ: تو درگزر کر' صَفْحٌ سے معنی درگزر کرنے اور اعراض کرنے کے ہیں' امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ تَمُدَّنَّ: تو لمبی کر' تو اٹھا' مَدٌّ سے معنی کھینچنے کے ہیں' مضارع با نون ثقیلہ کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)' آنکھوں کے لئے جب اس کا استعمال ہو تو اس کے معنی نظر اٹھانے کے ہیں۔ اَخْفِضْ: تو جھکا دے' خَفْضٌ سے معنی پست ہونے' نرم روی اختیار کرنے اور جھکنے کے ہیں' امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ کَفَیْنَا: ہم کافی ہیں' ہم ضرور پوری کرتے ہیں جس کے بعد کسی کی حاجت نہیں رہتی' ماضی معروف (جمع متکلم)۔

اسماء: اٰتِیَۃٌ: آنے والی' اِیْتَانٌ سے اسم فاعل کا صیغہ (واحد مونث)۔ جَنَاحَکَ: تیرا بازو' ہاتھ' پہلو (واحد مذکر حاضر)۔ عِضِیْنَ: پارہ پارہ' ٹکڑے ٹکڑے' بوٹی بوٹی' عِضَۃٌ کی جمع۔

بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿٩٧﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ

اس سے | جو وہ کہتے ہیں | پس پاکی بیان کیجئے | تعریف کے ساتھ | اپنے ربّ کی | اور ہو جائیے

تمہارا دل تنگ ہوتا ہے پس اپنے ربّ کی تعریف کے ساتھ پاکی بیان کیجئے اور سجدہ کرنے

مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿٩٩﴾

سجدہ کرنے والوں میں سے | اور عبادت کیجئے | اپنے ربّ کی | یہاں تک کہ | آ ئے تمہارے پاس | یقینی بات (یعنی موت)

والوں میں سے ہو جائیے اور اپنے ربّ کی عبادت کرتے رہیں یہاں تک کہ تمہارے پاس یقینی بات (موت) آ جائے

سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّثَمَانٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

سورہ نحل مکہ میں نازل ہوئی اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | ایک سو اٹھائیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَتٰٓى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى

آ چکا | حکم اللہ کا | سو تم جلدی نہ کرو اُس کے لئے | وہ پاک ہے | اور برتر ہے

اللہ تعالیٰ کا حکم آ چکا پس تم اس کے لئے جلدی نہ کرو وہ پاک ہے اور اس سے برتر

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿١﴾ يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ

اس سے جو | وہ (اللہ کا) شریک بناتے ہیں | وہ نازل کرتا ہے | فرشتوں کو | وحی کے ساتھ

ہے جو وہ (اللہ کا) شریک بناتے ہیں وہ اپنے بندوں میں سے جس کے پاس چاہتا ہے اپنے حکم

مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا

اپنے حکم سے | جس پر وہ چاہتا ہے | اپنے بندوں میں سے | کہ تم ڈراؤ

سے فرشتوں کو وحی دے کر بھیجتا ہے کہ تم ڈراؤ

اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ﴿٢﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

اور یہ کہ | کہ نہیں کوئی معبود | سوائے میرے | پس مجھ ہی سے ڈرو | پیدا کیا اُس نے | آسمانوں

کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، پس مجھ ہی سے ڈرو۔ اُس نے آسمانوں اور زمین کو

وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٣﴾ خَلَقَ

اور زمین کو | حق کے ساتھ | برتر ہے | اس سے | جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں | پیدا کیا اُس نے

حکمت کے ساتھ پیدا کیا۔ وہ اس سے برتر ہے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔ اُس نے

الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤﴾

انسان کو | نطفہ سے | تو اچانک | وہ ہو گیا | جھگڑنے والا | کھلم کھلا

انسان کو نطفے سے پیدا کیا پھر وہ کھلم کھلا (خدا کے بارے میں) جھگڑنے لگا۔

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا

اور چوپائے | اُس نے پیدا کیا اُنہیں | تمہارے لئے | گرمی کا ان میں | اور کئی فائدے ہیں | اور ان میں سے (بعض کو)

اور اُس نے چوپائے پیدا کئے تمہارے لئے ان میں گرم ہونے کا سامان اور کئی فائدے ہیں اور ان میں سے بعض جانوروں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹۷) اور ہمیں معلوم ہے کہ ان مشرکین کی ضد اور ہٹ دھرمی اور حق کو جھٹلانے سے آپ کو ضرور رنج ہوتا ہے۔

(۹۸) پس ان کی ان باتوں سے توجہ ہٹا کر اللہ کی تسبیح اور تحمید کرتے اور نماز پڑھتے رہئے۔

(۹۹) اور مرتے دم تک اللہ کی عبادت میں لگے رہئے کہ دل کو اطمینان حاصل رہے۔

سورۂ النحل

نحل عربی میں شہد کی مکھی کو کہتے ہیں چونکہ اس سورت میں شہد کی مکھی کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) مشرکو! جس عذاب الٰہی کا جلدی نازل ہونے کا مذاق کے طور پر تم مطالبہ کرتے ہو وہ یقینی طور پر آیا ہی چاہتا ہے تم اس کے جلدی پہنچنے کا مطالبہ نہ کرو اس میں سراسر تمہارا نقصان ہے وہ اللہ شریک سے پاک اور برتر ہے۔

(۲) وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے فرشتوں کو روح وحی کے ساتھ نازل کرتا ہے تاکہ وہ بندوں کو آگاہ کردے کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں سو اسی سے ان کو ڈرنا چاہئے۔

(۳) اس نے آسمانوں اور زمین کو حقیقی مصلحت سے پیدا کیا کہ انسان فطرت کے قوانین کے مطابق ان سے فائدہ اٹھا کر اس کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں کیونکہ وہ اپنی ذات وصفات ربانیت میں شریک سے برتر ہے۔

(۴) وہ ایسا قادر مطلق ہے کہ اس نے نطفہ سے انسان کو پیدا کردیا اب یہی انسان اس کے بارے میں کھلم کھلا جھگڑے کرتا ہے۔

انفعال: یَـأْتِیَکَ: وہ تجھے آجائے مضارع منصوب (واحد مذکر غائب)۔ اَتٰـی: وہ آیا وہ آپہنچا اِیْتَـانٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

تَأْكُلُوْنَ ۝٥ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ

تم کھاتے ہو | اور تمہارے لئے | ان میں | خوبصورتی (ہے) | جس وقت | تم شام کو چرا کر لاتے ہو | اور جب

کو تم کھاتے بھی ہو اور تمہارے لئے ان میں خوبصورتی اور شان ہے جس وقت شام کو چرا کر لاتے ہو اور جس وقت

تَسْرَحُوْنَ ۝٦ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ

صبح کو چرانے لے جاتے ہو | اور وہ اُٹھا لے جاتے ہیں | تمہارے بوجھ | اس شہر کی طرف | کہ نہ تھے تم | پہنچنے والے وہاں

صبح کو چرانے لے جاتے ہو اور وہ تمہارے بوجھ اُٹھا کر ان شہروں تک لے جاتے ہیں، جہاں تم (ان کے بغیر) اپنی جانوں

اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ۭ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝٧ۙ وَّالْخَيْلَ

مگر مشقت میں (ڈال کر) | جانوں کو | بیشک | تمہارا رب | بڑا مہربان | نہایت رحم والا ہے | اور (پیدا کئے) گھوڑے

کو مشقت میں ڈالے بغیر نہیں پہنچ سکتے۔ بلاشبہ تمہارا رب بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے اور گھوڑوں

وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ۭ وَيَخْلُقُ مَا

اور خچر | اور گدھے | تاکہ تم سوار ہو اُن پر | اور (وہ) زینت ہوں | اور وہ پیدا کرتا ہے | جو

خچروں اور گدھوں کو بھی (پیدا کیا) تاکہ تم ان پر سواری کرو اور زینت کے لئے بھی۔ اور وہ ایسی چیزیں پیدا کرتا ہے

لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٨ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَاۗىِٕرٌ ۭ

تم نہیں جانتے | اور اللہ تک (پہنچتا ہے) | سیدھا | راستہ | اور ان میں سے (بعض راستے) | ٹیڑھے بھی ہیں

جو تم نہیں جانتے اور سیدھا راستہ تو اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے اور ان میں سے بعض راستے ٹیڑھے بھی ہیں

وَلَوْ شَاۗءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝٩ۧ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً

اور اگر وہ چاہتا تو | وہ تمہیں ہدایت دیتا | سب کو | وہی ہے | جس نے | اتارا | آسمان سے | پانی

اور اگر وہ چاہتا تو تم سب کو سیدھی راہ پر ڈال دیتا۔ وہ ایسا ہے جس نے آسمان سے تمہارے لئے پانی

لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ۝١٠

تمہارے لئے | اُس میں سے | پینے کا ہے | اور اس سے | (پرورش پاتے ہیں) درخت | جس میں | تم چراتے ہو (مویشی)

برسایا اسی میں سے تم پیتے ہو اور اسی سے درخت اُگتے ہیں جن میں تم مویشی چراتے ہو۔

يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ

وہ اُگاتا ہے | تمہارے لئے | اُس (پانی کے ذریعہ) سے | کھیتی | اور زیتون | اور کھجور

اسی سے وہ تمہارے لئے کھیتی اور زیتون اور کھجوریں

وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً

اور انگور | اور ہر قسم کے | پھل | بلاشبہ | اس میں | نشانی ہے

اور انگور اور ہر قسم کے میوے اُگاتا ہے۔ بیشک اس میں غور و فکر کرنے والوں

لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝١١ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ

غور و فکر کرنے والوں کے لئے | اور تابع کر دیا اُس نے | تمہارے لئے | رات | اور دن | اور سورج

کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور اُس نے تمہارے لئے رات اور دن کو تابع کر دیا اور سورج

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵) اور اس نے تمہارے فائدہ کے لئے چوپائے پیدا کر دیئے کہ بعض کی اون سے تم سردی سے بچاؤ کے لئے گرم کپڑے بناتے اور بعض سے دودھ وغیرہ منافع حاصل کرتے ہو اور بعض کا گوشت کھاتے ہو۔

(۶) پھر جب تم ان جانوروں کو شام کے وقت جنگل سے چرا کر لاتے اور صبح کے وقت جنگل میں چرانے لے جاتے ہو تو اس میں تمہاری امیرانہ اور جمالیاتی شان ظاہر ہوتی ہے۔

(۷) اور جن علاقوں میں تم بڑی مشقت سے پہنچ سکتے ہو وہ جانور تمہارے اسباب پیٹھوں پر اٹھا کر وہاں لے جاتے ہیں بیشک تمہارا پروردگار تم پر بڑا ہی مہربان اور رحم والا ہے۔

(۸) اور تمہاری سواری اور زیب و زینت کے لئے اس نے گھوڑے خچر اور گدھے پیدا کر دیئے اور ان کے علاوہ اور ایسی چیزیں پیدا کرتا ہے اور کرتا رہے گا جو تمہارے خیال میں بھی نہیں آ سکتیں مثلاً ریل و ہوائی جہاز' راکٹ وغیرہ اور قیامت تک جو سواریاں دنیا میں ظاہر ہوں گی۔

(۹) اور سیدھا راستہ (دین اسلام) تو اللہ تک لے پہنچتا ہے اور اس کے سوا دوسرے ٹیڑھے راستے (جھوٹے دین) بھی دنیا میں بہت ہیں جو اللہ تک نہیں پہنچا سکتے اور اگر وہ چاہتا تو تم سب انسانوں کو سیدھے راستہ کی ہدایت کر دیتا۔ مگر اس کی حکمت کا تقاضا یہی ہے کہ سب کو دنیا میں نیک و بد کرنے کا اختیار ہو۔

(۱۰) اللہ ہی تو ہے جس نے تمہارے فائدہ کے لئے آسمان کی طرف سے بادل کے ذریعہ بارش برسائی کہ اس میں سے کچھ تمہارے پینے کے کام آتا ہے اور کچھ سے تمہارے مویشیوں کی چراگاہیں سرسبز ہوتی ہیں۔

(۱۱) اور اسی پانی کے ذریعہ وہ زمین سے انسان کے فائدہ کے لئے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل دار درخت اگاتا ہے بلاشبہ اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے قدرت الٰہی کی نشانیاں ہیں۔

افعال: تُرِيْحُوْنَ: تم شام کو چرا کر واپس لاتے ہو' اِرَاحَةٌ سے معنی شام پڑے چار پایوں کو اپنے اپنے ٹھکانے لے جانے کے ہیں' مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تَرْكَبُوْا: تم سوار رہو' سواری کرو' رُكُوْبٌ سے' مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تَسْرَحُوْنَ: تم صبح جنگل چرانے جاتے ہو' سَرْحٌ سے معنی علی الصبح چرانے کے لئے لے جانے کے ہیں' مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تُسِيْمُوْنَ: تم چراتے ہو' چگاتے ہو (جمع مذکر حاضر)۔ اِسَامَةٌ سے معنی چرانے کے ہیں' مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ يُنْبِتُ: اَلْاِنْبَاتُ مصدر' وہ اگاتا ہے' مضارع معروف (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: دِفْءٌ: جاڑے کی پوشاک' گرمی کا لباس' جڑ اول' اَدْفَاءٌ جمع۔ قَصْدُ: راستے کا سیدھا ہونا' سیدھا راستہ جس میں کوئی پیچ و خم نہ ہو' اسی کو صراط مستقیم کہا گیا ہے۔ بٰالِغِيْهِ: اس تک پہنچنے والے بُلُوْغٌ سے اسم فاعل کا صیغہ۔

وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

اور چاند | اور تارے (بھی) | تابع ہیں | اُس کے حکم سے | بلاشبہ | اس میں

اور چاند کو بھی۔ اور تارے بھی اس کے حکم کے تابع ہیں بیشک اس میں عقل سے

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝١٢ وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا

نشانیاں ہیں | اُن لوگوں کے لئے | جو عقل رکھتے ہیں | اور جو | اس نے پیدا کیا تمہارے لئے | زمین میں | مختلف ہیں

کام لینے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور جو رنگ برنگ کی چیزیں اس نے زمین میں پیدا

اَلْوَانُهٗ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝١٣ وَهُوَ الَّذِيْ

ان کے رنگ | بیشک اس میں | نشانی ہے | ان لوگوں کے لئے | جو غور کرتے ہیں | اور وہی ہے | جس نے

کی ہیں وہ بھی تمہارے لئے ہیں۔ بیشک اس میں سوچنے والے لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور وہی ہے جس نے

سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً

تابع کردیا سمندر کو | تاکہ تم کھاؤ | اس (میں) سے | گوشت | تازہ | اور تم نکالو اس میں سے | زیور

سمندر کو تابع کردیا تاکہ تم اس سے (مچھلیوں کا) تازہ گوشت کھاؤ اور تم اس میں سے زیور نکالو

تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا

جو تم پہنتے ہو | اور تو دیکھتا ہے | کشتیوں کو | (پانی کو) پھاڑ کر چلتی ہیں | اس میں | اور تاکہ تم تلاش کرو

جن کو تم پہنتے ہو اور تم کشتیوں کو دیکھتے ہو جو پانی کو چیرتی ہوئی چلی جاتی ہیں اور تاکہ تم اللہ تعالیٰ

مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝١٤ وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ

اس کا فضل | اور تاکہ تم | شکر کرو | اور اس نے ڈال دیئے | زمین میں | پہاڑ

کی نعمتوں کو تلاش کرو اور تاکہ تم اس کا شکر ادا کرو۔ اور اس نے زمین پر پہاڑ رکھے

اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝١٥

کہ وہ جھک (نہ) پڑے | تمہیں لے کر | اور دریا | اور راستے | تاکہ تم | راہ پاؤ

کہ تمہیں لے کر (زمین) جھک نہ پڑے اور دریا اور راستے بنائے تاکہ تم راہ پاؤ

وَعَلٰمٰتٍ ۭ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝١٦ اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ

اور کچھ اور نشانیاں (بھی) | اور ستاروں سے (بھی) | وہ راستہ معلوم کرتے ہیں | پس کیا وہ (اللہ) جو | پیدا کرتا ہے | اُس جیسا ہے

اور (اسی طرح کے اور بھی) کئی نشانات بنائے اور ستاروں سے لوگ راستہ پاتے ہیں۔ پس کیا وہ اللہ جو پیدا کرتا ہے وہ اسی کی طرح

لَّا يَخْلُقُ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝١٧ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ

جو کچھ بھی پیدا نہیں کرتا؟ | پھر کیا تم غور نہیں کرتے | اور اگر تم شمار کرنے لگو | اللہ کی نعمتوں کو | تو گن نہ سکو گے اُن کو

ہوتا ہے جو کچھ پیدا نہیں کرسکتا تو کیا تم سمجھتے نہیں اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو انہیں کبھی گن نہ سکو گے

اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١٨ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ

بیشک | اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا ہے | اور اللہ | جانتا ہے | جو | تم چھپاتے ہو

بیشک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم چھپاتے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۲) اور اسی نے تمہارے فائدہ کے لئے اپنی قدرت سے رات، دن، سورج، چاند، ستاروں کو تابع کر رکھا ہے۔ بلاشبہ اس میں عقلمندوں کے لئے قدرت الٰہی کی نشانیاں موجود ہیں۔

(۱۳) اور ان کے علاوہ دوسری چیزیں جو اللہ نے زمین میں انسان کے لئے پیدا کی ہیں حیوانات، نباتات، جمادات، معدنیات وغیرہ جن کے رنگ اور خواص مختلف ہیں وہ بھی انسان کے تابع ہیں کہ ان سے اپنی ضروریات زندگی میں کام لے سکے بلاشک اس میں غور کرنے والوں کے لئے قدرت الٰہی کی نشانیاں ہیں۔

(۱۴) اور وہی اللہ قادر مطلق ہے جس نے سب سمندر بھی انسان کے تابع کر دیئے ہیں کہ ان میں سے مچھلی کا تازہ گوشت کھائے اور موتی وغیرہ نکال کر ان سے زیورات بنائے اور جہاز اور کشتیاں جو سمندر کا سینہ چیرتی ہوئی چلتی ہیں ان کے ذریعہ سے تجارت کر کے اللہ کا فضل یعنی مالی فائدے تلاش کر کے اس کا شکر ادا کرے۔

(۱۵) اور اس نے اپنی قدرت کاملہ سے زمین کا توازن قائم رکھنے کے لئے بھاری بھاری پہاڑ ٹھونک دیئے کہ کہیں زمین تمہیں ایک طرف کو لے نہ جھکے اور اس میں دریا اور راستے بنا دیئے کہ انسان اپنی زندگی کی ضروریات کے لئے ادھر ادھر آ جا سکیں۔

(۱۶) اور کچھ اور علامتیں مثلاً پہاڑ، چشمے، ریت کے ٹیلے درخت وغیرہ بھی زمین میں رکھ دیئے۔ جن سے مسافر ٹھیک راستہ معلوم کر سکیں اور ستاروں سے بھی (بالخصوص سمندر میں) وہ راستہ معلوم کرتے ہیں۔

(۱۷) پس کیا وہ قادر مطلق خدا جو سب مخلوقات کا پیدا کرنے والا ہے ان چیزوں جیسا ہے جو کچھ پیدا نہیں کر سکتیں بلکہ خود مخلوق ہیں؟ ہرگز نہیں۔ پھر اس کا شریک کون ہو سکتا؟ کیا تم غور نہیں کرتے؟

(۱۸) اور اللہ کی نعمتیں اس قدر بے شمار ہیں کہ اس کا شمار انسانی قدرت سے باہر ہے بیشک اللہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

افعال: تَسْتَخْرِجُوْا: تم نکالو اِسْتِخْرَاجٌ سے، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تَلْبَسُوْنَهَا: تم اس کو پہنتے ہو تَلْبَسُوْنَ لُبْسٌ سے معنی پہننے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: طَرِيًّا: تر و تازہ، طَرَاوَةٌ سے معنی تر و تازہ ہونے کے ہیں، بروزن فعیل صفت مشبہ کا صیغہ۔ مَوَاخِرَ: مَاخِرٌ واحد، مَخْرٌ اور مُخُوْرٌ مصدر، پانی کو چیرنے والی کشتیاں۔

وَمَا تُعْلِنُونَ ⑲ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ
اور جو تم ظاہر کرتے ہو | اور جن کو | وہ پکارتے ہیں | سوائے اللہ کے
اور جو تم ظاہر کرتے ہو اور جن کو وہ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے

لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ⑳ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ
وہ نہیں پیدا کر سکتے | کچھ بھی | وہ تو خود پیدا کئے گئے ہیں | وہ مُردے ہیں | بے جان
وہ کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کئے گئے ہیں۔ وہ تو مُردے ہیں زندہ نہیں

وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ㉑ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ
اور وہ نہیں جانتے | کب | وہ اُٹھائے جائیں گے | تمہارا معبود (تو) | معبود | اکیلا ہے
اور وہ نہیں جانتے کہ کب وہ دوبارہ اُٹھائے جائیں گے تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے

فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُم مُّنكِرَةٌ
پس جو لوگ | یقین نہیں رکھتے | آخرت پر | ان کے دل | منکر ہیں
پس جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اُن کے دل منکر ہیں

وَهُم مُّسْتَكْبِرُونَ ㉒ لَا جَرَمَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا
اور وہ | غرور کرتے ہیں | یقیناً | کہ اللہ | جانتا ہے | جو
اور وہ مغرور ہیں۔ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو

يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ ㉓
وہ چھپاتے ہیں | اور جو | وہ ظاہر کرتے ہیں | بیشک وہ | پسند نہیں کرتا | غرور کرنے والوں کو
وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں بیشک وہ غرور کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُم مَّاذَا أَنزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوا
اور جب | کہا جائے | اُن سے | کیا؟ | نازل کیا | تمہارے رب نے | تو وہ کہتے ہیں
اور جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے ربّ نے کیا نازل کیا ہے تو کہتے ہیں

أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ㉔ لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ
کہانیاں | پہلے لوگوں کی | تا کہ وہ اٹھائیں | اپنے بوجھ | سارے کے سارے | دن
کہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ (نتیجہ یہ ہوگا) کہ وہ قیامت کے دن اپنا پورا پورا بوجھ

الْقِيَامَةِ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ أَلَا سَاءَ
قیامت کے | اور کچھ | بوجھ | ان کے جنہیں | وہ گمراہ کرتے ہیں | بغیر علم کے | سنو! | برا ہے
اٹھائیں گے اور کچھ ان لوگوں کا بوجھ جن کو یہ بغیر علم کے گمراہ کرتے رہے سن رکھو! کہ جو بوجھ

مَا يَزِرُونَ ㉕ قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللَّهُ
جو | وہ اٹھا رہے ہیں | (حق کے خلاف) تدبیریں کر چکے ہیں | وہ لوگ جو | ان سے پہلے تھے | پس آیا (حکم) اللہ (کا)
وہ اٹھا رہے ہیں سب بُرا ہے۔ ان سے پہلے لوگوں نے بھی (حق کے خلاف) تدبیریں کیں پس

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۹) تمہاری ہر ایک چھپی اور کھلی بات کو اللہ بخوبی جانتا ہے۔

(۲۰) اور مشرکین جن جھوٹے معبودوں کو اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ پیدا نہیں کر سکتے بلکہ خود مخلوق ہیں پھر وہ خدا کے شریک کیسے ہو سکتے ہیں؟

(۲۱) وہ تو مردے ہیں بے جان انہیں اتنا بھی شعور نہیں کہ وہ دوبارہ کب اٹھائے جائیں گے۔

(۲۲) بس تمہارا حقیقی معبود تو وہی اللہ ہے جو معبود واحد ہے سو جو لوگ قیامت کے دن پر یقین نہیں رکھتے دراصل ان کے دل ہی منکر ہیں اور وہ اسی لئے حق کے ماننے سے انکار کرتے ہیں۔

(۲۳) بلاشبہ تم خفیہ اور اعلانیہ حق کی مخالفت کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے اور اس کی سزا دے گا کیونکہ وہ حق کے مقابلے میں غرور کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۲۴) اور جب ان کفار سے پوچھا جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ نے کیا نازل کیا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ تو اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

(۲۵) اور ایسا کہنے سے ان کی غرض یہ ہے کہ دوسروں کو گمراہ کر کے قیامت کے روز اپنے اور ان کے گناہوں کا بوجھ اپنے سر پر اٹھائے سیدھے دوزخ میں چلے جائیں دیکھو تو کیسا برا بوجھ ہے جسے یہ اپنے اوپر اٹھا رہے ہیں۔

افعال: تُعْلِنُوْنَ: تم ظاہر کرتے ہو، تم آشکار کرتے ہو، کھولتے ہو، اِعلَانٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اَوْزَار: بوجھ، مجازاً گناہ، وِزْرَةٌ کی جمع۔

بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ

ان کی عمارت کو (گرانے کا) | بنیادوں سے | پس گر پڑی اُن پر | چھت | اُن کے اوپر سے

اُن کی عمارت پر اللہ تعالیٰ (کا عذاب) بنیادوں سے آیا پس چھت اُن کے اوپر سے گر پڑی

وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ

اور آیا ان پر | عذاب | جہاں سے | اُنہیں خیال نہ تھا | پھر قیامت کے دن | انہیں رسوا کرے گا

اور ان پر عذاب آیا' جہاں سے ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ پھر وہ انہیں قیامت کے دن بھی رُسوا کرے گا

وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ

اور پوچھے گا کہ | کہاں ہیں | میرے شریک | وہ جو کہ | تم | جھگڑتے تھے (مومنوں سے) اس کے بارے میں

اور پوچھے گا کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کے بارے میں تم جھگڑا کرتے تھے

قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ

کہیں گے | وہ لوگ | جنہیں دیا گیا تھا | علم | کہ بیشک رسوائی | آج کے دن | اور برائی (مصیبت)

وہ لوگ جنہیں علم دیا گیا تھا' وہ کہیں گے کہ ذلت و رسوائی اور برائی کا عذاب آج

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٧﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

کافروں پر ہے | جنہیں | وفات دیتے تھے | فرشتے | وہ ظلم کر رہے تھے | اپنے آپ پر

کافروں ہی کے لئے ہے وہ لوگ جن کی جان فرشتے (اس حال میں) نکالتے ہیں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کر رہے ہوتے ہیں

فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ

پس وہ پیش کریں گے | صلح | کہ ہم تو نہیں کرتے تھے | کوئی برائی | کیوں نہیں | بیشک اللہ | جانتا ہے

پھر وہ صلح کا پیغام ڈالیں گے کہ ہم تو کوئی برائی نہ کرتے تھے۔ کیوں نہیں! بیشک اللہ تعالیٰ کو

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٨﴾ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

جو کچھ | تم کرتے تھے | پس داخل ہو جاؤ | دروازوں میں سے | دوزخ کے | ہمیشہ رہو گے | اُس میں

تمہارے سب اعمال کی خبر ہے۔ پس تم جہنم کے دروازوں میں سے داخل ہو جاؤ' اس میں ہمیشہ رہو گے

فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا

یقیناً برا ہے | ٹھکانہ | غرور کرنے والوں کا | اور کہا جاتا ہے | ان لوگوں سے | جو پرہیزگار ہیں

یقیناً غرور کرنے والوں کا ٹھکانہ برا ہے۔ اور جو لوگ (اپنے ربّ کی نافرمانی سے) ڈرتے رہے ان سے پوچھا

مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوْا خَيْرًا لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا

کہ کیا | نازل کیا ہے | تمہارے رب نے | تو وہ کہتے ہیں | نیک باتیں | ان کے لئے جنہوں نے نیکی کی

جائے گا کہ تمہارے ربّ نے کیا نازل کیا ہے' تو جواب دیں گے کہ بہترین (کلام) جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لئے

فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ وَلَنِعْمَ

اس دنیا میں | نیک بدلہ ہے | اور یقیناً گھر | آخرت کا | بہتر ہے | اور بہت اچھا ہے

اس دنیا میں نیک بدلہ ہے اور البتہ آخرت کا گھر سب سے بہتر ہے اور پرہیزگاروں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۶) ان کفار مکہ سے جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں وہ بھی دین حق کے خلاف ایسی ہی ناپاک تدبیریں کرتے رہے ہیں پھر جب ان کی تباہی کے لئے حکم الٰہی آ پہنچا تو ان کی عالی شان عمارتوں کو بنیاد سے اکھاڑ کر پھینک دیا اور اوپر سے ان کی چھتیں ان پر آ پڑیں اور وہ نیچے دب کر یوں ہلاک ہو گئے کہ انہیں خبر تک نہ ہوئی پس ان کا بھی وہی حال ہوگا۔

(۲۷) پھر اللہ قیامت کے روز انہیں رسوا کرے گا اور پوچھے گا کہ تمہارے وہ جھوٹے معبود جو تم نے ہمارے شریک بنا رکھے تھے اور جن کے بارے میں تم اہل اسلام سے جھگڑا کرتے تھے اب کہاں ہیں کہ تمہیں عذاب الٰہی سے بچائیں وہ تو کیا جواب دیں گے۔ ہاں انبیاء اور اہل عالم انہیں سنا کر کہیں گے کہ یہ رسوائی اور بدنامی تو آج دین حق کے منکرین ہی کے لئے ہے۔

(۲۸) جو اس وقت بھی کفر کی وجہ سے اپنے اوپر ظلم ہی کر رہے تھے جبکہ موت کے فرشتے ان کی ناپاک روحیں قبض کر رہے تھے پھر وہ لوگ قیامت کے روز نہایت عاجزی سے کہیں گے کہ ہم تو دنیا میں کوئی برائی نہ کرتے تھے انہیں جواب دیا جائے گا کہ کیوں نہیں جو کچھ تم دنیا میں کرتے رہے بیشک اللہ کو وہ سب کچھ معلوم ہے۔

(۲۹) پس اب دوزخ کے دروازوں میں سے اس کے اندر داخل ہو جاؤ۔ تمہیں ہمیشہ اسی میں رہنا ہوگا اور حق کے سامنے غرور کرنے والوں کا بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔

دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۰﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

گھر | پرہیزگاروں کا | باغ ہیں | ہمیشہ کے | جس میں وہ داخل ہوں گے | جاری ہوں گی | ان کے نیچے

کا گھر بہت اچھا ہے۔ وہ ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے ان کے نیچے نہریں

الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ

نہریں | ان کے لئے | ان میں ہوگا | جو وہ چاہیں گے | اسی طرح | جزا دیتا ہے | اللہ

بہتی ہیں وہاں جو کچھ وہ چاہیں گے، انہیں ملے گا۔ پرہیزگاروں کو اللہ تعالیٰ اسی طرح کا بدلہ

الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۱﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ

پرہیزگاروں کو | جن کی روحیں قبض کرتے ہیں | فرشتے | (اس حال میں کہ) وہ پاک ہوتے ہیں | (ان سے) کہتے ہیں

دیتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی جان فرشتے (اس حال میں) نکالتے ہیں کہ وہ پاک ہوتے ہیں، فرشتے کہیں گے

سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾

سلام ہو تم پر | داخل ہو جاؤ | جنت (میں) | ان (اعمال) کے بدلے | جو تم کیا کرتے تھے

تم پر سلامتی ہو۔ اپنے (نیک) اعمال کے بدلے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ

کیا وہ انتظار کر رہے ہیں | صرف اس کا | کہ آئیں اُن کے پاس | فرشتے | یا آئے | حکم آپ کے رب کا

کیا وہ (کفار) صرف اس انتظار میں ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا آپ کے ربّ کا حکم (عذاب یا قیامت) آجائے؟

كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ

ایسے ہی | کیا تھا | ان لوگوں نے | جو ان سے پہلے تھے | اور نہیں ظلم کیا تھا اُن پر | اللہ نے | لیکن

ان سے پہلے بھی لوگوں نے ایسا ہی کیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اُن پر ذرا بھی ظلم نہیں کیا بلکہ

كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ

وہ خود ہی | اپنی جانوں پر | ظلم کرتے تھے | پس پہنچے اُن کو | بُرے (نتائج)

وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے۔ پس جو برائیاں وہ کرتے رہے ان

مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۴﴾

ان کے اعمال کے | اور آ پڑا | ان پر | وہی (عذاب) | جس کا | وہ مذاق اڑایا کرتے تھے

کی سزا اُن کو ملی اور انہیں اُس (عذاب) نے گھیر لیا جس کا وہ مذاق اُڑاتے تھے

وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا

اور کہنے لگے | وہ لوگ | جنہوں نے شرک کیا | اگر چاہتا | اللہ | تو نہ پوجتے ہم

اور کہا، جن لوگوں نے شرک کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو نہ ہم اس کے

مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ

سوائے اس (اللہ کے) | کسی چیز کو | ہم | اور نہ ہی ہمارے باپ دادا | اور نہ ہی | ہم حرام کر لیتے | اس کے (حکم) کے بغیر

سوا کسی چیز کی عبادت کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا۔ اور نہ ہی ہم اس کے حکم کے سوا کوئی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۰) اور جب شرک وکفر سے پرہیز کرنے والے مسلمانوں سے پوچھا جاتا ہے کہ اب رسول اللہ پر کیا حکم نازل ہوا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ نہایت عمدہ احکام نیکوکاروں کے لئے اس دنیا میں بھی نیک بدلہ ہے اور آخرت کا گھر بہت ہی بہتر ہے اور پرہیزگاروں کا گھر (جنت) بہت ہی اچھا ہے۔

(۳۱) وہ ہمیشہ رہنے والے باغوں میں رہیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور جو کچھ وہ چاہیں گے وہاں ملے گا اللہ پرہیزگاروں کو اسی طرح بدلہ دیتا ہے۔

(۳۲) جو اس وقت بھی گناہوں سے پاک ہوتے ہیں جب فرشتے ان کی روحیں قبض کرتے ہیں۔ قیامت کے روز فرشتے ان سے کہیں گے کہ تم پر سلام ہو اور اب تم اپنے نیک اعمال کے بدلے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(۳۳) یہ کفار جو واضح دلائل آنے کے باوجود ایمان نہیں لاتے تو وہ صرف اس بات کا انتظار کرتے ہیں کہ جب موت کے فرشتے ان کی جانیں قبض کرنے آجائیں یا خدا کے حکم سے قیامت قائم ہو جائے تو وہ ایمان لے آئیں مگر اس وقت کا ایمان لانا کچھ قابل اعتبار نہ ہوگا اور اسی طرح ان سے پہلے نافرمان قومیں بھی حق کی مخالفت اور نافرمانی کی وجہ سے ہلاک کی گئی تھیں اور یہ سب کچھ اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا تھا بلکہ وہ اپنے ہی برے کاموں کے نتیجے میں ہلاک کئے گئے تھے۔

(۳۴) پس ان کے برے اعمال کے برے نتائج کے طور پر وہی عذاب الٰہی ان پر آپڑا۔ جس پر وہ ہنسا کرتے تھے۔

مِنْ شَیْءٍ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَهَلْ
کسی چیز کو | ایسا ہی | کیا تھا | اُن لوگوں نے جو | اُن سے پہلے تھے | پس کیا
حرام ٹھہراتے' اسی طرح ان لوگوں نے کیا جو ان سے پہلے تھے۔ اور رسولوں

عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ
رسولوں کے ذمہ (کچھ اور بھی) ہے | سوائے | کھلی تبلیغ کے | اور ہم نے بھیجا ہے | ہر ایک
کے ذمے تو بس کھلم کھلا پیغام پہنچا دینا ہے' اور ہم نے ہر قوم میں ایک

اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ
امت میں | ایک رسول | کہ عبادت کرو | اللہ کی | اور بچو | بتوں سے
ایک رسول ضرور بھیجا ہے (کہ جاؤ اور کہو کہ اے لوگو!) اللہ کی عبادت کرو اور بتوں (کی پوجا) سے بچو۔

فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ
پس بعض ان میں سے | وہ ہے | جس کو ہدایت کی | اللہ نے | اور بعض اُن میں سے | وہ ہے | کہ ثابت ہوگئی | اُس پر
تو اُن میں بعض ایسے ہیں' جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور بعض ایسے ہیں جن پر گمراہی ثابت

الضَّلٰلَةُ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
گمراہی | پس سیر کرو | زمین میں | پھر دیکھو | کیسا | ہوا | انجام
ہوئی۔ پس زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ (حق و صداقت کو) جھٹلانے والوں

الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۶﴾ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ
جھٹلانے والوں کا؟ | اگر | آپ خواہش کریں | اُن کو راہ پر لانے کی | تو بیشک | اللہ
کا کیا انجام ہوا۔ اگر آپ اُن کو راہِ راست پر لانے کی خواہش کریں تو (جان لیں کہ) اللہ تعالیٰ

لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۷﴾
راہ پر نہیں لاتا | جسے | وہ گمراہ کرتا ہے | اور نہ ہی اُن کا | کوئی مددگار ہے
ان لوگوں کو یقیناً ہدایت نہیں دیتا جن کو وہ گمراہ کردے اور نہ ہی اُن کا کوئی مددگار ہے

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ
اور وہ قسمیں کھایا کرتے ہیں | اللہ کی | سخت | قسمیں | کہ دوبارہ نہیں اُٹھائے گا | اللہ | اُس کو
اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا جو

يَّمُوْتُ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾
جو مر جائے | کیوں نہیں | وعدہ ہے | اس کے ذمے | سچا | لیکن | اکثر | لوگ | نہیں جانتے
مر جاتا ہے کیوں نہیں! یہ وعدہ تو اللہ کے ذمے لازم ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ
تاکہ واضح کردے | ان پر | وہ بات | جس میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے | اور تاکہ جان لیں | جو لوگ
(دوبارہ اس لئے زندہ کریگا) تاکہ اُن پر اس چیز کی حقیقت واضح کردے جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے اور تاکہ کافر جان لیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۵) اور جب مشرکین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دلائل قاطعہ کا جواب نہ دے سکتے تو وہ کہتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم اللہ کے سوا کسی اور چیز کی پرستش کرتے اور نہ ہمارے باپ دادے اور نہ ہم اس کے حکم کے بغیر کسی چیز کو حرام ٹھہراتے۔ان سے پہلی مشرک قوموں نے بھی ایسا ہی کہا تھا اور آخر کار اپنی سرکشی کی وجہ سے عذاب الٰہی میں ہلاک ہوئے پس رسولوں کے ذمے تو صرف کھلم کھلا تبلیغ ہی کرنی ہے۔

(۳۶) اور جس طرح ہم نے آپؐ کو ان کفار مکہ کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے اسی طرح ہر ایک امت میں ہم نے ایک رسول بھیجا ہے کہ انہیں صرف ایک اللہ کی عبادت کرنے اور شیطان سے علیحدہ رہنے کا حکم دے پس ان میں سے بعض کو تو اللہ نے ایمان کی توفیق بخشی اور بعض پر گمراہی ثابت ہوگئی۔پس زمین میں گھومو پھر تباہ شدہ بستیوں کے حالات میں غور کرنے سے تمہیں معلوم ہوگا کہ حق کو جھٹلانے والوں کا کیسا برا انجام ہوا۔

(۳۷) جسے اللہ گمراہ رکھنا چاہے آپ کتنا ہی اس کو راہ پر لانے کی خواہش کریں اللہ اسے سیدھے راستے پر نہیں لائے گا اور نہ ہی کوئی اس کی مدد کر سکے گا۔

(۳۸) مشرکین سخت قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد اللہ ہرگز دوبارہ کسی کو زندہ نہیں کرے گا۔کیوں نہیں زندہ کرے گا یہ تو اللہ کا سچا وعدہ ہے جو ہو کر رہے گا لیکن اکثر لوگ اس کو نہیں جانتے۔

انعال: اِجْتَنِبُوْا: تم پرہیز کرو،تم بچو،اِجْتِنَابٌ سے معنی پرہیز کرنے کے ہیں،امر کا صیغہ(جمع مذکر حاضر)۔

كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ

کافر ہیں | کہ وہی | جھوٹے تھے | بیشک | ہمارا کہنا | کسی چیز

کہ وہ فی الحقیقت جھوٹے تھے۔ جب ہم کسی چیز کا ارادہ

اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۰﴾ وَالَّذِيْنَ

جب ہم اس کا ارادہ کریں | تو ہم کہتے ہیں | اس کو | ہو جاؤ | تو وہ ہو جاتا ہے | اور جن لوگوں نے

تو ہمارا فرمانا اس کے سوا نہیں کہ ہم اس کو کہتے ہیں کہ "ہوجا" تو وہ ہوجاتا ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے

هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ

ہجرت کی | اللہ کے لئے | بعد اس کے | کہ ان پر ظلم کیا گیا | ضرور ہم انہیں جگہ دیں گے

اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے گھر بار کو چھوڑ دیا جب ان پر ظلم کیا گیا تو ہم دنیا میں انہیں

فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا

دنیا میں | اچھی | اور اجر | آخرت کا تو | بہت بڑا ہے | کاش! وہ لوگ

یقیناً اچھی طرح جگہ دیں گے۔ اور آخرت کا اجر یقیناً بہت بڑا ہوگا۔ کاش! وہ (ہجرت سے

يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۲﴾

جانتے | جن لوگوں نے | صبر کیا | اور اپنے رب پر | بھروسہ کرتے ہیں

رہ جانے والے) جانتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے صبر سے کام لیا اور اپنے ربّ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا

اور نہیں بھیجے ہم نے (رسول) | آپ سے پہلے | مگر مرد ہی | وحی کرتے تھے ہم | ان کی طرف | پس تم پوچھ لو

اور (اے پیغمبر!) ہم نے آپ سے پہلے بھی مرد ہی رسول بنا کر بھیجے ہم ان کی طرف وحی کرتے تھے اگر

اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ۭ وَاَنْزَلْنَآ

اہل علم سے | اگر تم | نہیں جانتے | (بھیجے تھے) دلیلیں | اور کتابیں دے کر | اور نازل کیا ہم نے

تمہیں اس چیز کا علم نہ ہو تو اہل علم سے پوچھو۔ (اور ان پیغمبروں کو) دلیلیں اور کتابیں دے کر (بھیجا تھا) اور ہم نے آپ

اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ

آپ کی طرف (یہ) قرآن | تاکہ آپ کھول کر بیان کر دیں | لوگوں کے سامنے | جو نازل کیا گیا ہے | ان کی طرف | اور تاکہ وہ

کی طرف کتاب نازل کی ہے تاکہ لوگوں کے لئے (وہ کلام) واضح کرو جو ان کی طرف نازل کیا گیا ہے اور تاکہ وہ

يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾ اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ

غور و فکر کریں | کیا بے خوف ہو گئے | وہ جنہوں نے | تدبیریں کیں | بری | کہ دھنسا دے

غور و فکر کریں۔ کیا وہ لوگ جو بری بری تدبیریں اختیار کرتے ہیں، بے خوف ہو گئے ہیں کہ

اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ

اللہ | ان کو | زمین میں | یا آئے ان پر | عذاب | جہاں سے

اللہ تعالیٰ ان کو زمین میں دھنسا دے یا ان پر عذاب آجائے جہاں سے

آیت نمبر　　آسان تفسیر

(۳۹) اور یہ دوبارہ زندہ کرنا اس لئے ہے کہ دین کی جن باتوں میں یہ منکرین اختلاف کرتے تھے اللہ ان پر واضح کردے اور کفار کو معلوم ہوجائے کہ وہ خود ہی جھوٹے تھے۔

(۴۰) بلاشبہ ہماری قدرت کا تو یہ حال ہے کہ جس چیز کے بنانے کا ہم ارادہ کریں اسے ہم صرف اتنا ہی حکم دیتے ہیں کہ ''ہوجا'' تو وہ فوراً موجود ہوجاتی ہے۔

(۴۱) اور جن لوگوں پر دین کی خاطر ظلم کیا گیا اور وہ وطن چھوڑنے پر مجبور ہوگئے۔ ہم انہیں دنیا میں بھی بہت اچھا ٹھکانا دیں گے اور آخرت کا اجر تو بہت ہی بڑا ہے کیا ہی اچھا ہوتا جو وہ لوگ اس بات کو جانتے۔

(۴۲) جنہوں نے دین کی خاطر مظالم برداشت کئے اور وہ ہر کام میں اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

(۴۳) اور قریش جو آپؐ کی رسالت کا بشریت کی وجہ سے انکار کرتے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ آپؐ سے پہلے ہم نے جتنے رسول بھی بھیجے وہ سب آدمی ہی تھے۔ جن پر ہم اپنے احکام بذریعہ وحی نازل کیا کرتے تھے پس ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم خود اس بات کو نہیں جانتے تو اہل علم یعنی یہود کے علماء سے پوچھ لو۔

(۴۴) اور سب رسولوں کو ہم نے معجزے اور کتابیں دے کر بھیجا تھا۔ اور بالکل اسی طرح ہم نے آپؐ کی طرف بھی یہ قرآن نازل کیا تاکہ جو احکام ان کی ہدایت کے لئے آپؐ پر نازل کئے گئے ہیں آپ انہیں کھول کر بیان کردیں اور وہ بھی ان میں خوب غور وفکر کریں۔

لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۴۶﴾

اُن کو خبر ہی نہ ہو | یا وہ پکڑ لے اُن کو | (دنیا میں) چلتے پھرتے | تو وہ لوگ اُسے عاجز نہیں کر سکتے

خبر ہی نہ ہو۔ یا اُن کو چلتے پھرتے اچانک پکڑ لے وہ کسی طرح بھی (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے۔

اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ ؕ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۷﴾

یا وہ پکڑ لے اُن کو | خوف کی حالت میں | پس بیشک تمہارا رب | بڑا مہربان | نہایت رحم والا ہے

یا ایسی حالت میں ان کو پکڑ لے کہ وہ خوفزدہ ہوں۔ پس بیشک آپ کا ربّ بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا

کیا نہیں | دیکھا انہوں نے | اس کو | جسے پیدا کیا | اللہ نے | اشیاء میں سے | کہ پھرتا جاتا ہے

کیا انہوں نے کبھی ایسی چیزوں کو نہیں دیکھا جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں جن کے سائے

ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ

اس کا سایہ | دائیں | اور بائیں طرف سے | سجدہ کرتے ہوئے اللہ کو | اور وہ (سب)

دائیں اور بائیں پھرتے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرتے ہوئے اور وہ

دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

فرماں بردار ہیں | اور اللہ (ہی) کو | سجدہ کرتے ہیں | جو آسمانوں میں ہیں | اور جو کچھ زمین میں

فرماں بردار ہیں۔ اور تمام وہ جاندار چیزیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، اللہ تعالیٰ کے

مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ

جانداروں میں سے | اور فرشتے (بھی) | اور وہ | غرور نہیں کرتے | وہ ڈرتے ہیں | اپنے رب سے

سامنے سجدہ کرتی ہیں اور فرشتے بھی۔ اور وہ غرور نہیں کرتے۔ اپنے اُس ربّ سے ڈرتے

مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ ۩ السجدة وَقَالَ اللّٰهُ

جو ان کے اوپر ہے | اور وہ وہی کرتے ہیں | جو | انہیں حکم دیا جاتا ہے | اور کہا | اللہ نے

ہیں، جو اُن کے اوپر (غالب) ہے اور وہ وہی کام کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جائے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ

نہ ٹھہراؤ | معبود | دو | بلاشبہ | وہ تو | معبود ہے | ایک ہی

کہ تم دو معبود نہ بناؤ (یاد رکھو) کہ بلاشبہ معبود صرف ایک ہے

فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۱﴾ وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

پس مجھ ہی سے | ڈرو | اور اُسی کے لئے ہے | جو | آسمانوں میں | اور جو زمین میں ہے

پس مجھ ہی سے ڈرو اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، سب اُسی کا ہے

وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ؕ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَا

اور اُسی کی | بندگی | واجب ہے | پس کیا غیر | اللہ سے | تم ڈرتے ہو؟ | اور جو

اور اُسی کی عبادت لازم ہے۔ کیا تم اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں سے ڈرتے ہو۔ اور

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۴۵) پس جن منکرین نے دین حق کے خلاف ناپاک تدبیریں کیں۔ کیا انہیں اس بات کا خوف نہیں کہ اللہ انہیں ان کے جرائم کے نتیجے میں زمین میں دھنسا دے یا وہ اچانک اللہ کے عذاب میں گرفتار ہو جائیں۔

(۴۶) یا وہ انہیں دنیا میں چلتے پھرتے کاروبار میں مصروف' ہلاک کر دے اور وہ اللہ کو اس بات سے عاجز نہیں کر سکتے۔

(۴۷) یا وہ انہیں ایسی حالت میں عذاب میں مبتلا کر دے کہ وہ لوگ پہلے ہلاک شدہ لوگوں کے احوال سے خوفزدہ ہو رہے ہوں لیکن وہ بڑا غفور رحیم ہے کہ مجرموں کو مہلت دیئے جا رہا ہے۔

(۴۸) کیا ان منکرین نے غور سے نہیں دیکھا کہ اللہ کی ہر ایک مخلوق کا سایہ دائیں بائیں سجدہ کرتے ہوئے ڈھلتا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ ساری مخلوق اس کا حکم مانتی ہے۔

(۴۹) اور آسمانوں اور زمین میں جو مخلوق ہے محسوس اور غیر محسوس' متحرک اور غیر متحرک' اور فرشتے سب کے سب اللہ کے حکم کے تابع ہیں اور اس کے حکم سے انکار نہیں کرتے۔

(۵۰) وہ ہمیشہ اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں اور وہی کرتے ہیں جو انہیں اللہ کا حکم ہوتا ہے۔

(۵۱) اور اللہ کا حکم تو یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرا کر دو (۲) معبود نہ بناؤ۔ کیونکہ معبود تو ایک ہی ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے پس اسی سے ڈرتے رہو۔

(۵۲) اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کی مخلوق ہے اس لئے سب پر اسی کی بندگی واجب ہے اور اسی سے ان کو ڈرنا چاہئے۔ پس کیا تم ان چیزوں سے ڈرتے ہو جو اللہ کے سوا ہیں؟

افعال: يَخْسِفَ: خَسْفٌ مصدر' کہ دھنسا دے' مضارع منصوب (واحد مذکر غائب)۔ يَتَفَيَّوءُ: تَفَيُّءٌ مصدر' فَيْءٌ مادہ' کھلے جاتے ہیں' مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: تَقَلُّبِهِمْ: ان کی آمد و شد' ان کا چلنا پھرنا (جمع مذکر غائب)۔ تَخَوُّفٍ: ڈراتا' خوف دلاتا' خوف کا ظاہر ہونا' مصدر ہے بروزن تفعیل۔ شَمَآئِلِ: بائیں طرف' جانب' شِمَالٌ کی جمع۔ ظِلٰلُهٗ: اس کے سائے (واحد مذکر غائب)۔

بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ

تمہارے پاس | کوئی نعمت ہے | سواللہ کی طرف سے ہے | پھر جب | تمہیں پہنچتی ہے | تکلیف | تو اُسی کی طرف

تمہارے پاس جو کوئی نعمت ہے سو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے' پھر جب تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو تم اُسی کے

تَجْـَٔرُوْنَ ﴿۵۳﴾ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ

تم فریاد کرتے ہو | پھر جب | دور کردیتا ہے | تکلیف | تم سے | تو اسی وقت | ایک فریق

سامنے فریاد کرتے ہو پھر جب تم پر سے تکلیف کو دور کردیتا ہے تو تم میں سے کچھ لوگ

مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ

تم میں سے | اپنے رب کے ساتھ | شریک ٹھہرانے لگتا ہے | تاکہ وہ ناشکری کریں | اُس کی جو | ہم نے انہیں دیا

فوراً اپنے ربّ کے ساتھ شریک ٹھہرانے لگتے ہیں تاکہ جو کچھ ہم نے اُن کو دیا ہے' اس کی ناشکری کریں۔

فَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ

پس فائدہ اٹھالو | پس عنقریب | تمہیں معلوم ہوجائے گا | اور وہ مقرر کرتے ہیں | اس کے لئے جو | وہ نہیں جانتے

تو (خیر چند روزہ) فائدہ اُٹھالو پس عنقریب تمہیں معلوم ہوجائے گا۔ جن (معبودوں) کے متعلق انہیں علم نہیں' ان کے لئے ہماری ان

نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؕ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۶﴾

حصہ | اس سے جو | ہم نے انہیں دیا | اللہ کی قسم | تم سے ضرور پوچھا جائے گا | اس کے متعلق جو | تم جھوٹ گھڑتے تھے

چیزوں میں سے' جو ہم نے ان کو دی ہیں' حصہ مقرر کردیتے ہیں' اللہ کی قسم تم سے ضرور اس کے بارے میں پوچھا جائے گا جو تم جھوٹ گھڑتے

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۵۷﴾

اور وہ ٹھہراتے ہیں | اللہ کے لئے | بیٹیاں | وہ پاک ہے | اور اپنے لئے | جو وہ چاہتے ہیں (یعنی بیٹے)

تھے اور وہ اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں (حالانکہ) وہ پاک ہے اور اپنے لئے وہ کچھ وہ پسند کرتے ہیں جو ان کا دل چاہے (یعنی

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا

اور جب خوشخبری دی جائے | اُن میں سے کسی کو | لڑکی کی | تو ہوجاتا ہے | اُس کا چہرہ | سیاہ

بیٹے) حالانکہ ان میں سے جب کسی کو بیٹی کی خوشخبری سنائی جائے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑجاتا ہے

وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۵۸﴾ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ

اور وہ غصہ سے بھر جاتا ہے | چھپتا پھرتا ہے | لوگوں سے | بسبب عار کے | جس کی | اسے خوشخبری دی گئی ہے

اور وہ غمگین ہو جاتا ہے۔ جس چیز کی اسے خوشخبری دی گئی اس کی عار کی وجہ سے وہ قوم سے منہ چھپاتا پھرتا ہے

اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ

کہ اس کو رکھ لے | رسوائی کے ساتھ | یا گاڑ دے اس کو | مٹی میں | یاد رکھو | برا ہے

(اور سوچتا ہے) کہ ذلت برداشت کرکے (بچی کو زندہ) رہنے دے یا اسے مٹی میں گاڑ دے۔ یاد رکھو ان کا

مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ

جو | وہ فیصلہ کرتے ہیں | جو لوگ | ایمان نہیں رکھتے | آخرت پر | ان کی مثال

یہ فیصلہ بہت بُرا ہے' جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اُن کی (مثال بہت

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۳) اور دنیا میں جو کچھ تمہیں نعمت مل رہی ہے وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے اور جب تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس وقت بھی تم گریہ وزاری کر کے اسی کو پکارتے ہو۔

(۵۴) پھر جب اللہ تعالیٰ وہ تکلیف تم سے دور کر دیتا ہے تو فوراً ایک گروہ تم میں سے اوروں کو خدا کا شریک ٹھہرانے لگتا ہے کہ فلاں نے میری تکلیف دور کر دی۔

(۵۵) تاکہ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کی ناشکریں کریں۔ سو مشرکو! تم چند روزہ زندگی سے فائدہ اٹھالو پھر قیامت کے روز تمہیں حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

(۵۶) مشرکین اللہ کی دی ہوئی روزی میں سے کچھ حصہ ان جھوٹے معبودوں کی نذر کرتے ہیں جو کچھ نہیں جانتے کہ آیا کسی نے ان کا حصہ مقرر بھی کیا ہے؟ سو مشرکو! ہمیں اپنی ذات کی قسم ہے کہ ہم اس شرک کی نسبت جو سراسر بہتان ہے تم سے ضرور پوچھیں گے۔

(۵۷) اور بعض مشرکین فرشتوں کو اللہ کی لڑکیاں ٹھہراتے ہیں (اور ان دیویوں کی عبادت کرتے ہیں) حالانکہ اللہ اولاد سے پاک ہے پھر یہ لوگ اپنے لئے تو بیٹے پسند کرتے ہیں اور اللہ کے لئے بیٹیا؟ یہ کئی لحاظ سے کتنی بڑی بے باکی ہے۔

(۵۸) اور جب ان میں سے کسی کو لڑکی پیدا ہونے کی خبر ملتی ہے تو ناراض ہو کر غصہ سے اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور غم و افسوس کرتا ہے۔

(۵۹) اور اس لڑکی کی پیدائش سے شرم سے لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اور اس سوچ بچار میں رہتا ہے کہ اپنے خیال میں اس ذلت کے وجود (لڑکی) کو زندہ رہنے دے یا اس کو زندہ دفن کر دے بھلا دیکھو تو وہ کیسا برا فیصلہ کرتے ہیں کہ جسے اپنے لئے باعث شرم سمجھتے ہیں اسے خدا کے لئے مقرر کرتے ہیں۔

افعال: تَجْـَٔرُوْنَ: تم فریاد کرتے ہو تم زاری کرتے ہو تم چلاتے ہو جَاْرٌ اور جُؤَارٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ مَسَّکُمْ: تم کو پہنچ جاتا، تم کو پہنچتی ہے مَسّ فعل ماضی (واحد مذکر)۔ ظَلَّ: ہو گیا، رہا، یہ ظَلٌّ اور ظُلُوْلٌ سے ماضی کا صیغہ ہے (واحد مذکر غائب) معنی دن میں کسی کام کو انجام دینے کے ہیں۔ یَتَوٰرٰی: تَوَارِی مصدر، چھپتا ہے، چھپا جاتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: مُسْوَدًّا: اسوداد مصدر، سیاہ، غم کی وجہ سے رنگ بگڑا ہوا، اسم مفعول (واحد مذکر)۔ هُوْنٍ: اسم ہے، ذلت، رسوائی، خواری۔

السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ۗ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٦٠﴾

بری ہے | اور اللہ کے لئے ہے | مثال | سب سے اونچی | اور وہ بڑا غالب | حکمت والا ہے

بُری ہے اور اللہ تعالیٰ کی شان بہت بلند ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ

اور اگر اللہ پکڑے | لوگوں کو | ان کے ظلم پر | (تو) نہ چھوڑے | اس (زمین) پر | کوئی چلنے والا (جاندار)

اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے ظلم کی وجہ سے پکڑے تو وہ زمین پر کوئی جاندار نہ چھوڑے

وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ

لیکن | وہ مہلت دیتا ہے انہیں | ایک وقت | مقررہ تک | پھر جب آ گیا | اُن کا وقت

لیکن وہ انہیں ایک مقررہ وقت تک مہلت دیتا ہے۔ پھر جب ان کا وقت آجائے گا

لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ

تو نہ پیچھے ہٹ سکیں گے | ایک گھڑی (بھر) | اور نہ آگے بڑھ سکیں گے | اور وہ ٹھہراتے ہیں | اللہ کے لئے

تو وہ ایک گھڑی نہ پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے لئے (وہ باتیں)

مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ

جو | اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں | اور بیان کرتی ہیں | اُن کی زبانیں | جھوٹ | کہ

ٹھہراتے ہیں جو اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں اور اُن کی زبانیں جھوٹ بولتی ہیں کہ ان کے لئے

لَهُمُ الْحُسْنٰى ۗ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ

اُن کے لئے | بھلائی ہے | لازمی بات ہے | کہ ان کے لئے | دوزخ ہے | اور بیشک وہ

بہتری ہوگی لازمی بات ہے کہ ان کے لئے دوزخ ہے اور بیشک وہ (دوزخ میں)

مُّفْرَطُوْنَ ﴿٦٢﴾ تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ

آگے بھیجے جائیں گے (دوزخ میں) | اللہ کی قسم | بیشک | ہم نے بھیجے ہیں (رسول) | امتوں کی طرف | تم سے پہلے

آگے بھیجے جائیں گے۔ اللہ کی قسم ہم نے آپ سے پہلے بھی امتوں کی طرف رسول بھیجے ہیں

فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ

پھر اچھا کر دکھائے | ان کے لئے | شیطان نے | ان کے اعمال | پس وہ | ساتھی ہے ان کا | آج

پھر شیطان نے ان کے (بُرے) عمل انہیں اچھے کر دکھائے پس آج وہ اُن کا دوست ہے

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

اور ان کے لئے | عذاب ہے | دردناک | اور نہیں | نازل کی ہم نے | آپ پر | یہ کتاب

اور ان (سب) کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور ہم نے آپ پر اس لئے کتاب نازل کی ہے

اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً

مگر | اس لئے کہ آپ واضح کر دیں | اُن پر | وہ بات | جس میں انہوں نے اختلاف کیا | اور ہدایت | اور رحمت

تاکہ آپ لوگوں پر ان چیزوں کو واضح کر دیں جن میں ان کو اختلاف رہا ہے اور یہ کتاب مومنوں کے لئے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۰) جولوگ آخرت اورتوحید باری تعالیٰ پر یقین نہیں رکھتے۔ بری مثال تو بس انہی کے لئے مناسب ہے کہ وہ اولاد کے محتاج ہیں۔تا کہ بڑھاپے میں ان کا سہارا ہو اور مرنے کے بعد ان کی وارث ہو اللہ کی شان اس سے بہت بلند ہے اس کی شان کے لائق تو سب سے اونچی مثال ہے کہ وہ غنی مطلق اور بڑا غالب حکمت والا ہے۔اسے اولاد کی کیا حاجت؟

(۶۱) اوراگر اللہ لوگوں کے گناہوں پر انہیں فوراً پکڑتا تو روئے زمین پر چلنے والا کوئی جاندار زندہ نہ چھوڑتا۔مگر اس نے ایک مقررہ مدت تک انہیں مہلت دے رکھی ہے پھر جب ان کی موت کا وہ مقررہ وقت آجائے گا تو نہ وہ لمحہ بھر اس سے پہلے مریں گے نہ پیچھے۔

(۶۲) وہ مشرک کم بخت اللہ کے لئے لڑکیاں مقرر کرتے ہیں جسے اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں اور زبان سے جھوٹ بولتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ انہیں آخرت میں نیک جزا ملے گی اور حق یہ ہے کہ ان کے لئے دوزخ مقرر ہے اور یہ کہ وہ دوزخ کی طرف دوڑائے جارہے ہیں۔

(۶۳) اللہ فرماتا ہے:ہمیں اپنی ذات کی قسم کہ ہم نے آپ سے پہلے اور امتوں میں بھی رسول بھیجے تو شیطان نے ان کفار کے برے اعمال کو ان کی نظروں میں سجا کر دکھایا۔جس کی وجہ سے وہ ہلاک کر دیئے گئے پس ان کفار مکہ کا دوست بھی وہی شیطان ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب مقرر ہے۔

افعال: یَکْرَهُوْنَ: کَرْهٌ مصدر، وہ ناپسند کرتے ہیں، برا سمجھتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا

ان لوگوں کے لئے | جو ایمان رکھتے ہیں | اور اللہ نے | اتارا | آسمان کی طرف سے | پانی | پھر زندہ کیا

ہدایت اور رحمت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی نے آسمان سے پانی اُتارا پھر اس

بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ

اس سے | زمین کو | اس کی موت (بنجر ہونے) کے بعد | بیشک | اس میں | نشانی ہے | ان لوگوں کے لئے

مردہ زمین میں جان ڈال دی بلاشبہ اس میں ان لوگوں کے لئے نشانی ہے جو (غور سے)

يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَاِنَّ لَكُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا

جو سنتے ہیں (غور سے) | اور بیشک تمہارے لئے | چوپایوں میں | عبرت ہے | ہم پلاتے ہیں تمہیں | اس میں سے

سنتے ہیں۔ اور بیشک تمہارے لئے چوپایوں میں مقام عبرت ہے کہ ہم اُن کے پیٹ میں سے

فِیْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا

جو پیٹ میں ہے اُس (جانور) کے | درمیان میں سے | گوبر | اور خون کے | دودھ | خالص | خوشگوار

گوبر اور خون کے درمیان میں سے نکال کر ایسا خالص دودھ تمہیں پلاتے ہیں جو پینے والوں

لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ

پینے والوں کے لئے | اور پھلوں میں سے | کھجوروں کے | اور انگوروں کے (بھی) | کہ تم بناتے ہو | اس میں سے

کے لئے خوشگوار ہے۔ اور کھجوروں اور انگوروں کے میووں میں سے تم نشہ آور چیز بناتے ہو

سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾

نشہ | اور رزق | اچھا (بھی) | بیشک اس میں | نشانی ہے | ان لوگوں کے لئے | جو عقل رکھتے ہیں

اور اچھا رزق بھی (حاصل کرتے ہو) بیشک اس میں نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔

وَاَوْحٰی رَبُّكَ اِلَی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا

اور دل میں ڈال دیا | آپ کے رب نے | شہد کی مکھی کے | کہ بنا تو | پہاڑوں میں | گھر (چھتے)

اور آپ کے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ تو پہاڑوں، درختوں اور اونچی اونچی چھتریوں پر

وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ﴿٦٨﴾ ثُمَّ كُلِیْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ

اور درختوں میں | اور ان میں جہاں | لوگ اونچی اونچی چھتریاں بناتے ہیں | پھر کھا (رس چوس) | ہر قسم کے پھل سے

جو لوگ بناتے ہیں، چھتے بنا۔ پھر ہر قسم کے میوے کھا

فَاسْلُكِیْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ

پھر چل | رستوں پر | اپنے رب کے | نرم ہموار | نکلتی ہے | ان کے پیٹ میں سے | پینے کی ایک چیز (شہد)

پھر اپنے رب کے آسان راستوں پر چل۔ ان کے پیٹوں سے پینے کی ایک چیز نکلتی ہے (شہد)

مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

مختلف ہیں | رنگ اس کے | اُس میں | شفا ہے | لوگوں کے لئے | بیشک اس میں | اُن لوگوں کے لئے

اس کے رنگ مختلف ہیں اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے بیشک اس میں اُن لوگوں کے لئے

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۶۴) اور یہ قرآن تو ہم نے آپ پر اس لئے نازل کیا ہے کہ آپ لوگوں پر وہ بات اچھی طرح سے واضح کر دیں جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں اور اس کے علاوہ قرآن ایمانداروں کے لئے موجب ہدایت و رحمت ہے۔

(۶۵) اور یہ بھی اللہ ہی کی قدرت ہے کہ اس نے آسمان کی طرف سے بادلوں سے پانی برسایا اور اس کے ذریعہ سے مردہ (خشک بنجر) زمین کو زندہ یعنی سرسبز و شاداب کر دیا۔ بلاشبہ اس میں غور سے سننے والوں کے لئے قدرت الٰہی کا زبردست نشان موجود ہے۔

(۶۶) اور چوپایوں میں غور کرنے سے ہماری قدرت ظاہر ہوگی کہ ہم ان کی مادنیوں کے پیٹ کے گوبر اور خون کے درمیان میں سے خالص اور نہایت خوشگوار دودھ تمہارے پینے کو پیدا کرتے ہیں۔

(۶۷) اور اسی طرح کھجور اور انگور کے پھلوں میں بھی تمہارے لئے غور کرنے کا مقام ہے کہ ان میں سے تم (ناجائز) شراب بھی بناتے ہو اور عمدہ روزی بھی مثلاً شربت، سرکہ، خشک کھجور اور کشمش وغیرہ بھی حاصل کرتے ہو اہل عقل کے لئے اس میں بھی اللہ کی قدرت کا نشان موجود ہے۔

(۶۸) اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ بھی آپ کے پروردگار کی ایک قدرت ہے کہ اس نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ وہ پہاڑوں، درختوں اور اونچی چھتوں میں جو لوگ بیلیں چڑھانے کی غرض سے بناتے ہیں اپنے چھتے بنائے۔

افعال: نُسْقِيْكُمْ: اِسْقَاءٌ مصدر، ہم تمہارے پینے کے لئے فراہم کرتے ہیں، مضارع (جمع متکلم)۔ اِتَّخِذِىْ: تو بنالے اِتِّخَاذٌ سے امر کا صیغہ (واحد مونث حاضر)۔ يَعْرِشُوْنَ: جو چھتریاں بناتے ہیں، جو اونچے مکان بناتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: فَرْثٍ: واحد، وہ گوبر جو جانور کی آنتوں کے اندر ہو، فُرُوْثٌ جمع۔ سَكَرًا: جس چیز سے نشہ ہو، نبیذ، کھجور اور انگور کی جو چیز حرام ہو چکی ہے۔ سَآئِغٌ: خوشگوار، رچتا پچتا، سَوْغٌ سے اسم فاعل کا صیغہ (واحد مذکر) سَآئِغًا۔ اَلنَّحْلِ: شہد کی مکھی، مکھیاں، اسم جنس۔

لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ

نشانی ہے | ان لوگوں کے لئے | جو غور و فکر کرتے ہیں | اور اللہ نے | پیدا کیا تمہیں | پھر | وہ تمہیں موت دیتا ہے

نشانی ہے جو غور و فکر کرتے ہیں۔ اور اللہ ہی نے تمہیں پیدا کیا پھر وہی تمہیں موت دیتا ہے

وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ

اور تم میں سے بعض وہ ہے جسے | لوٹایا (پہنچایا) جاتا ہے | ناقص عمر تک | تاکہ | وہ نہ جانے

اور تم میں سے بعض کو ناقص عمر (شدید بڑھاپے) تک پہنچایا جاتا ہے تاکہ وہ جاننے کے

بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿٧٠﴾ وَاللّٰهُ

بعد جان لینے کے | کچھ بھی | بیشک | اللہ | جاننے والا | قدرت والا ہے | اور اللہ نے

بعد پھر سے کچھ نہ جانے' بیشک اللہ تعالیٰ جاننے والا اور قدرت والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی

فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ

فضیلت دی | تم میں سے بعض کو | بعض پر | رزق میں | پس نہیں وہ لوگ

نے تم میں بعض کو بعض پر روزی کے معاملہ میں فضیلت دے رکھی ہے پھر وہ لوگ جن

فُضِّلُوْا بِرَاۗدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰي مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ

جنہیں برتری دی گئی | لوٹانے والے | اپنی روزی کو | ان پر جو | مملوک ہیں ان کے | کہ وہ

کو فضیلت دی گئی ہے (وہ) اپنی روزی کو ان لوگوں کے حوالے نہیں کرتے جو اُن کے غلام ہیں کہ سب

فِيْهِ سَوَاۗءٌ ۭ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٧١﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ

اس میں | برابر (ہو جائیں) | پس کیا وہ نعمت | الٰہی کا | انکار کرتے ہیں؟ | اور اللہ ہی نے | بنائیں

اس میں برابر ہو جائیں تو کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے

لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ

تمہارے لئے | تم ہی میں سے | بیویاں | اور اس نے بنائے (پیدا کئے) | تمہارے لئے | تمہاری بیویوں میں سے

لئے تم ہی میں سے تمہارے جوڑے پیدا کئے اور تمہاری بیویوں سے (تمہارے) بیٹے اور

بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ

بیٹے | اور پوتے | اور اس نے روزی دی تمہیں | پاکیزہ چیزوں سے | تو کیا باطل کو

پوتے پیدا کئے اور تمہیں پاکیزہ چیزوں سے روزی دی تو کیا وہ باطل

يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَيَعْبُدُوْنَ

وہ مانتے ہیں؟ | اور نعمت | الٰہی کا | وہ انکار کرتے ہیں | اور عبادت کرتے ہیں

چیزوں کو مانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ

سوائے | اللہ کے | ان کی جو | مالک نہیں | ان کیلئے | رزق کے | آسمانوں

اُن (معبودوں) کی پوجا کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین سے اُن کو روزی دینے کا کچھ بھی اختیار نہیں

(۶۹) پھر ہر قسم کے پھلوں اور پھولوں سے رس چوس کر لائے اور اپنے رب کے بتائے ہوئے ان طریقوں پر چلے جن پر چلنا اس کے لئے آسان کر دیا گیا ہے ان شہد کی مکھیوں کے پیٹ میں سے مختلف رنگ کا شہد پیدا ہوتا ہے جس میں لوگوں کے لئے صحت ہے بیشک اس میں بھی غور وفکر کرنے والوں کے لئے قدرت الٰہی کا نشان ہے۔

(۷۰) اور یہ بھی اسی اللہ کی قدرت ہے کہ اس نے تمہیں پیدا کیا اور وہی تمہاری روحیں اپنی قدرت سے قبض کر لیتا ہے اور تم میں سے بعض کو بڑی لمبی عمر دیتا ہے کہ اس کے حواس اور قوتیں درہم برہم ہو کر یہ حال ہو جاتا ہے کہ ابھی بات بتائی اور ابھی بھول گیا۔ کچھ یاد نہیں رہتا اور سمجھ نہیں آتا۔

(۷۱) اور یہ بھی اللہ کی بزرگانہ شان ہے کہ اس نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق اور مال میں برتری بخشی۔ پس ایسے لوگ اپنا رزق و مال اپنے خادموں اور غلاموں پر تقسیم کر کے انہیں اپنے برابر کیوں نہیں بنا لیتے؟ تو خدا کے مملوکوں اور مخلوق کو اس کے برابر ٹھہرانا کہاں کی عقلمندی ہے کیا وہ لوگ اللہ کے انعام کا انکار کرتے ہیں۔

(۷۲) اور اللہ ہی نے اپنی کامل قدرت سے تمہاری ہی جنس سے تمہاری بیویاں بنا دیں اور تمہاری بیویوں کے پیٹ میں سے تمہارے لئے بیٹے اور پوتے پیدا کر دیئے اور پاک وحلال چیزیں کھانے کو دیں۔ پس کیا تم جھوٹے معبودوں پر تو ایمان لاتے ہو اور اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہو کہ ان نعمتوں کو اپنے معبودوں کا عطیہ سمجھتے ہو؟

افعال: اُسْلُکِیْ: تو چل' سُلُوْکٌ سے امر کا صیغہ (واحد مونث حاضر)۔ فُضِّلُوْا: ان کو رزق زیادہ دیا گیا' ان کی معاش بڑھائی گئی' ماضی مجہول (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اَرْذَلِ: سب سے زیادہ نکما' رَذَالَۃٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ' ارزل عمر سے خرافت سن مراد ہے۔ رَآدِّیْ: پھیر دینے والے' لوٹا دینے والے' رَدٌّ سے اسم فاعل کا صیغہ (جمع مذکر)۔ حَفَدَۃً: پوتے' حَافِدٌ کی جمع جو حَفْدٌ سے ہے' معنی خدمت کے لئے دوڑتے ہوئے حاضر ہونے کے ہیں' اسم فاعل کا صیغہ (واحد مذکر)' ہر وہ آدمی جو خوشی سے دوڑتے ہوئے خدمت کے لئے حاضر ہو خواہ رشتے دار یا اجنبی' حافد کہلاتا ہے' مفسرین نے حَفَدَۃً سے پوتے وغیرہ مراد لئے ہیں کیونکہ ان کی خدمت زیادہ سچی ہے۔

وَالْاَرْضِ شَيْـــًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۷۳﴾ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ
اور زمین میں سے | کچھ بھی | اور نہ ہی وہ طاقت رکھتے ہیں | پس نہ | بیان کرو | اللہ کے لئے
رکھتے اور نہ طاقت رکھتے ہیں۔ پس (کسی کو) اللہ تعالیٰ کیلئے مثالیں

الْاَمْثَالَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ
مثالیں | بیشک | اللہ (ہی) | جانتا ہے | اور تم
مت گھڑو بیشک اللہ تعالیٰ (ہر ایک بات کو) جانتا ہے اور تم

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا
نہیں جانتے | بیان کی | اللہ نے | ایک مثال | کہ ایک غلام ہے | جو دوسرے کے اختیار میں ہے
نہیں جانتے اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان کرتا ہے کہ ایک غلام ہے جو دوسرے کے اختیار میں

لَّا يَقْدِرُ عَلٰي شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا
وہ قدرت نہیں رکھتا | کسی چیز پر | اور (دوسرا) وہ شخص | جس کو روزی دی ہم نے | اپنے پاس سے | روزی اچھی
ہے اور کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا اور ایک وہ شخص ہے جس کو ہم نے اپنے پاس سے اچھا رزق دے رکھا ہے

فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ۭ هَلْ يَسْتَوٗنَ ۭ اَلْحَمْدُ
پس وہ خرچ کرتا ہے | اس میں سے | خفیہ | اور ظاہر طور پر | کیا وہ برابر ہیں؟ | تمام تعریفیں
پس وہ اس میں سے پوشیدہ اور ظاہراً خرچ کرتا ہے کیا وہ دونوں برابر ہیں؟ (ہرگز نہیں) تمام تعریفیں

لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا
اللہ کے لئے ہیں | لیکن | اکثر ان میں سے | نہیں جانتے | اور بیان کی | اللہ نے | ایک (اور) مثال
اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، لیکن ان میں سے اکثر بالکل نہیں جانتے۔ اور اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کی ایک اور مثال

رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰي شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ
کہ دو مرد ہیں | ایک اُن میں سے | گونگا ہے | قدرت نہیں رکھتا | کسی چیز پر | اور وہ | بوجھ ہے
بیان کرتا ہے کہ اُن میں سے ایک گونگا ہے جو اختیار نہیں رکھتا کسی چیز کا اور اپنے مالک کیلئے

عَلٰي مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيْ
اپنے مالک پر | جہاں کہیں | وہ اس کو بھیجتا ہے | نہیں لاتا | کوئی بھلائی | کیا برابر ہے؟
بوجھ بنا ہوا ہے، وہ جہاں بھی اُسے بھیجتا ہے بھلائی لے کر نہیں آتا، کیا برابر ہے؟

هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۶﴾
وہ | اور وہ جو | حکم دیتا ہے | انصاف کا | اور وہ | راستہ پر ہے | سیدھے
یہ اور وہ شخص جو انصاف کا حکم دیتا ہے اور خود سیدھے راستہ پر ہے

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ
اور اللہ کے لئے ہیں | چھپی ہوئی باتیں | آسمانوں | اور زمین کی | اور نہیں ہے | معاملہ | قیامت کا
اور آسمان اور زمین کی چھپی ہوئی باتوں کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ اور قیامت کا آنا بالکل ایسے ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۳) اور وہ مشرکین اللہ کو چھوڑ کر ان چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو انہیں آسمانوں اور زمین سے کچھ رزق نہیں دے سکتیں اور نہ ہی انہیں اس بات کی قدرت ہے۔

(۷۴) پس کسی چیز کو اللہ کے برابر اور اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ کیونکہ اللہ ہی تمام چیزوں کی حقیقت کو جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(۷۵) اللہ نے ایک مثال بیان فرمائی ہے کہ ایک وہ غلام جو کسی دوسرے شخص کی ملکیت ہے اور اس کے مال میں کچھ اختیار نہیں رکھتا اور دوسرا وہ آزاد شخص جس کو اللہ نے غنی کر رکھا ہے کہ وہ اپنے مال میں سے ظاہر اور خفیہ خرچ کرسکتا ہے کیا وہ دونوں برابر ہیں؟ ہرگز نہیں۔ پس جب عاجز غلام اور غنی آزاد برابر نہیں تو بھلا سب مخلوقات میں سے عاجز بت اور سب کا خالق مالک اور رازق ایک اللہ کیسے برابر ہو سکتے ہیں؟ اس لئے سب حمد و ثنا صرف اللہ ہی کے لئے مناسب ہے مگر اکثر مشرکین اس بات کو نہیں جانتے۔

(۷۶) اور اللہ نے ایک اور مثال بیان فرمائی ہے کہ دو (۲) مرد ہیں' ایک تو ان میں سے غلام ہونے کے علاوہ گونگا بھی ہے اور نالائق بھی ہے کہ کچھ کر نہیں سکتا بلکہ اپنے مالک پر بوجھ ہے کہ جہاں بھی وہ اسے بھیجتا ہے کوئی کام سیدھا کر کے نہیں آتا دوسرا وہ جو آزاد ہونے کے علاوہ عقلمند بھی ہے کہ ہر بات میں اعتدال اور انصاف سے فیصلہ کرتا اور ہمیشہ سیدھے راستے پر چلنے والا ہے۔ کیا وہ دونوں برابر ہیں؟ ہرگز نہیں۔ یہاں مراد حکیم و علیم رب العالمین اور اس کے مقابلے میں بے جان پتھریلے بتوں کی مثال سمجھائی گئی ہے۔

اسماء: مَمْلُوْكًا: مِلْك مادہ' ملک میں لایا ہوا' جو کسی کی ملکیت میں ہو یعنی غلام' اسم مفعول (واحد مذکر)۔

إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ ۚ إِنَّ اللَّهَ

مگر | جیسے جھپکنا | آنکھ کا | یا وہ | (اس سے بھی) زیادہ قریب ہے | بیشک اللہ

جیسے آنکھ کا جھپکنا یا اس سے بھی زیادہ قریب بیشک اللہ تعالیٰ

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٧٧﴾ وَاللَّهُ أَخْرَجَكُم مِّن بُطُونِ

ہر چیز پر | قادر ہے | اور اللہ نے | نکالا تمہیں | پیٹوں سے

ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے

أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا ۙ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ

تمہاری ماؤں کے | کہ تم نہیں جانتے تھے | کچھ بھی | اور بنا دیئے اُس نے | تمہارے لئے | کان

نکالا جبکہ تم کچھ بھی نہ جانتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے کان، آنکھیں

وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٧٨﴾ أَلَمْ يَرَوْا

اور آنکھیں | اور دل | تاکہ تم | شکر ادا کرو | کیا نہیں دیکھا انہوں نے

اور دل بنائے تاکہ تم شکر ادا کرو۔ کیا ان لوگوں نے

إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوِّ السَّمَاءِ مَا يُمْسِكُهُنَّ

پرندوں کی طرف | کہ حکم کے پابند ہیں | فضا میں | آسمان کی | نہیں تھامتا انہیں کوئی

پرندوں کو نہیں دیکھا کہ آسمان کی فضا میں حکم کے پابند ہیں ان کو صرف اللہ ہی

إِلَّا اللَّهُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٧٩﴾

مگر صرف | اللہ | بیشک | اس میں | نشانیاں | اُن لوگوں کے لئے | جو ایمان رکھتے ہیں

نے تھام رکھا ہے بیشک اس میں ایمان لانے والے لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّن بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَجَعَلَ لَكُم

اور اللہ (ہی) نے | بنا دیا | تمہارے لئے | تمہارے گھروں کو | رہنے کی جگہ | اور بنا دیئے | تمہارے لئے

اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تمہارے گھروں کو رہنے کی جگہ بنا دیا اور جانوروں کی کھالوں سے

مِّن جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ

کھالوں سے | جانوروں کی | گھر (خیمے) | کہ تم ہلکا پاتے ہو انہیں | اپنے کوچ کے دن

تمہارے لئے گھر (خیمے) بنائے جنہیں تم اپنے کوچ کے دن اور اپنے قیام کے

وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا

اور اپنے قیام کے دن | اور اُن کی اُون سے | اور ان کی پشم | اور ان کے بالوں سے

دن ہلکا پھلکا پاتے ہو اور ان کی اون، ان کی پشم اور ان کے بالوں سے سامان اور فائدہ

أَثَاثًا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ﴿٨٠﴾ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّمَّا خَلَقَ

(گھر کا) سامان | اور فائدہ ہے | ایک مدت تک | اور اللہ نے | بنا دیئے | تمہارے لئے | اُن (چیزوں) سے جو | اُس نے پیدا کیں

کی چیزیں بنائیں کہ ایک وقت تک (اس سے فائدہ اُٹھا سکو) اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں

آیت نمبر آسان تفسیر

(٧٧) اور آسمانوں اور زمین کی تمام پوشیدہ باتیں جن میں سے ایک قیامت بھی ہے ان کا علم تو خاص اللہ ہی کو ہے اور قیامت قائم ہونے کا معاملہ تو آنکھ جھپکنے میں ہو جائے گا بلکہ اس سے بھی زیادہ جلدی اور واقعی اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(٧٨) اور اللہ ہی نے اپنی قدرت کاملہ سے تم انسانوں کو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں سے باہر نکالا۔ اس حال میں کہ تم کچھ علم نہ رکھتے تھے پھر اس نے اپنے فضل سے تمہیں کان اور آنکھیں اور دل عطا کئے کہ تم حق کو سن، دیکھ اور سوچ کر اللہ کا شکر بجالاؤ۔

(٧٩) کیا وہ منکرین پرندوں کی طرف غور سے نہیں دیکھتے کہ آسمان کے خلا میں وہ اللہ کے حکم کے تابع اُڑتے ہیں اللہ کے سوا، ہوا میں انہیں کوئی سہارا دینے والا نہیں۔ بلاشک ایمانداروں کے لئے اس میں اس کی قدرت کے نشان موجود ہیں۔

(٨٠) اور اللہ ہی نے تمہیں زمین پر گھر بنا کر ان میں رہنے کی عقل بخشی اور تمہیں جانوروں کی کھالوں سے ایک قسم کے گھر یعنی خیمے بنانے سکھا دیئے کہ وہ تمہیں سفر و حضر کے موقعہ پر لانے لے جانے کے لئے بالکل ہلکے معلوم ہوتے ہیں اور ان جانوروں کی اُون اور پشم اور ان کے بالوں سے کچھ مدت کے لئے دنیا میں گھر کے سامان، روزگار کے اسباب، گرم کپڑے، نمدے، قالینیں وغیرہ بنانے سکھا دیئے۔

افعال: تَسْتَخِفُّوْنَهَا: تم اس کو ہلکا جانتے ہو، وہ تم کو ہلکا لگتا ہے۔ اِسْتِخْفَافٌ سے معنی ہلکا سمجھنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: لَمْحِ: نظر کی چوری، چرا کر دیکھنا، پلک جھپکنا، بجلی کی چمک۔ اِقَامَتِکُمْ: تمہارا قیام کرنا، تمہارا فروکش ہونا۔ اَشْعَارِهَا: ان کے بال، اَشْعَار، شَعْرٌ کی جمع معنی بال کے ہیں (واحد مونث غائب)۔ اَوْبَارِهَا: اس کی ببریاں، اس کی اون، اَوْبَار، وَبَرٌ کی جمع معنی اونٹ کی اون اور ببری کے ہیں۔

ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ

سائے | اور اس نے بنائیں | تمہارے لئے | پہاڑوں سے | پناہ گاہیں | اور اس نے بنا دیئے | تمہارے لئے

کے سائے بنائے اور اُس نے تمہارے لئے پہاڑوں سے پناہ گاہیں بنائیں اور تمہارے لئے کُرتے بنائے

سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَأْسَكُمْ

کُرتے | کہ وہ بچائیں تمہیں | گرمی (سے) | اور کُرتے (زرہیں) | کہ بچائیں تمہیں | لڑائی سے

جو تمہیں گرمی سے بچاتے ہیں اور ایسے کُرتے (زِرہ) بھی بنائے جو تمہیں لڑائی (کی زد) سے بچائیں

كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿٨١﴾

اسی طرح | وہ پوری کرتا ہے | اپنی نعمت | تم پر | تاکہ تم | فرمانبردار ہو جاؤ

اسی طرح اللہ تعالیٰ تم پر اپنی نعمت کی تکمیل کرتا ہے تاکہ تم فرمانبردار بنو۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٨٢﴾ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ

پھر اگر وہ پھر جائیں | تو بے شک | تم پر ہے | پہنچا دینا | واضح طور پر | وہ پہچانتے ہیں | نعمت

پھر اگر وہ منہ موڑ لیں تو (اے رسولؐ) آپ کا فرض تو کھلم کھلا (احکام کا) پہنچا دینا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو پہچانتے

اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٣﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ

اللہ کی | پھر (بھی) | وہ اس کا انکار کرتے ہیں | اور اکثر ان میں سے | ناشکرے ہیں | اور جس دن | ہم اٹھائیں گے

ہیں، پھر بھی وہ اس کا انکار کرتے ہیں اور ان میں سے اکثر ناشکرے ہیں۔ اور جس دن ہم ہر امت

مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ہر ایک | امت سے | ایک گواہ | پھر | اجازت نہ دی جائے گی | ان کو | جو کافر ہیں

سے ایک گواہ اٹھائیں گے پھر کافروں کو اجازت نہ دی جائے گی

وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ

اور نہ اُن سے | عذر قبول کئے جائیں گے | اور جب | دیکھیں گے | وہ لوگ | جنہوں نے ظلم کیا | عذاب کو

اور نہ اُن کا کوئی عذر قبول کیا جائے گا۔ اور جب وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا تھا عذاب دیکھیں گے

فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٨٥﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ

تو کم نہ کیا جائے گا | ان سے | اور نہ ہی | انہیں | مہلت دی جائے گی | اور جب دیکھیں گے | وہ لوگ

پھر نہ اُن سے (عذاب) کم کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ اور جب مشرک

اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ

جو شرک ہیں | اپنے شریکوں کو | تو کہیں گے | اے رب ہمارے | یہی ہیں | ہمارے شریک | جنہیں

اپنے شریکوں (معبودوں) کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے ربّ! یہ ہمارے وہ معبود ہیں جنہیں ہم

كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ

ہم پکارتے تھے | تیرے سوا

تیرے سوا پکارا کرتے تھے

فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ

پھر وہ لوٹائیں گے | اُن کی طرف | یہ بات | کہ بیشک تم

پھر وہ اُن کو یہ جواب دیں گے کہ بیشک تم

آیت نمبر　　آسان تفسیر

(۸۱) اور اللہ ہی نے اپنی قدرت سے تمہارے آرام کے لئے اپنی مخلوقات مثلاً درختوں وغیرہ کے سائے بنا دیئے اور پہاڑوں میں تمہارے چھپنے کی جگہیں غاریں وغیرہ اور دوسری چیزوں میں سے گرمی سے بچاؤ کا لباس اور لڑائی میں تیر، تلوار، نیزہ وغیرہ کی زد سے بچاؤ کے لئے زرہیں بنانا سکھا دیں۔ اسی طرح وہ تم پر اپنی نعمتیں پوری کرتا ہے تاکہ تم اس کے فرمانبردار رہو۔

(۸۲) پس اگر منکرین نہ مانیں تو کچھ پروا نہیں۔ آپؐ کے ذمہ تو صرف پیغام حق کا اچھی طرح کھول کر پہنچا دینا ہے۔

(۸۳) وہ کفار اللہ کی نعمتوں کو خوب جانتے پہچانتے اور پھر ان سے انکار کرتے ہیں کہ ان کو اپنے جھوٹے معبودوں کا عطیہ سمجھتے ہیں اور اکثر ان میں ناشکرے ہیں۔

(۸۴) اور جس دن (قیامت کو) ہم ہر ایک امت میں سے ایک گواہ (رسول) کھڑا کریں گے پھر کافروں کو نہ تو بولنے کی اجازت دی جائے گی نہ ان کا عذر سنا جائے گا۔

(۸۵) اور جب وہ دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے تو نہ ان کے عذاب میں کوئی کمی کی جائے گی اور نہ انہیں مہلت ہی دی جائے گی۔

افعال: تُسْلِمُوْنَ: تم اطاعت کرتے رہو، حکم مانتے رہو۔ اِسْلَامٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اَکْنَانًا: چھپنے کی جگہیں، کِنٌّ کی جمع معنی حفاظت کی جگہ کے ہیں۔

لَكٰذِبُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَىِٕذِ ِۨالسَّلَمَ وَضَلَّ

جھوٹے ہو | اور وہ پیش کریں گے | اللہ کے سامنے | اس دن | فرمانبرداری (عاجزی) | اور گم ہو جائے گا (بھول جائیں گے)

جھوٹے ہو۔ اور وہ لوگ اس دن خدا کے آگے سر تسلیم خم کر دیں گے اور جو ””

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۸۷﴾ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا

ان سے | وہ جو | وہ جھوٹ گھڑتے تھے | جنہوں نے | کفر کیا | اور روکتے رہے

جھوٹ گھڑتے تھے سب بھول جائیں گے۔ اور وہ لوگ جو منکر ہوئے اور اللہ تعالیٰ

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا

اللہ کی راہ سے | ہم زیادہ دیں گے انہیں | عذاب | اوپر | عذاب کے | کیونکہ وہ

کی راہ سے (لوگوں کو) روکتے رہے، ہم اُن کو اس جرم میں کہ وہ فساد پھیلاتے تھے عذاب پر

يُفْسِدُوْنَ ﴿۸۸﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا

فساد کرتے تھے | اور جس دن | ہم اٹھائیں گے | ہر ایک امت میں | ایک گواہ

عذاب دیں گے اور اس دن جب ہم ہر ایک گروہ میں سے ان پر ایک گواہ لائیں

عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ

ان پر | ان ہی میں سے | اور ہم لائیں گے | آپ کو | گواہ | ان پر

گے جو انہی میں سے ہوگا اور (اے رسولؐ) ہم آپؐ کو ان (کفار مکہ) پر گواہ لائیں گے۔

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى

اور ہم نے نازل کی | آپ پر | یہ کتاب (قرآن) | واضح بیان | ہر چیز کا | اور ہدایت

اور ہم نے آپ پر یہ کتاب (قرآن) نازل کی ہے کہ اس میں ہر چیز کا واضح بیان ہے اور مسلمانوں

وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۸۹﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ

اور رحمت | اور خوشخبری | مسلمانوں کے لئے | بیشک اللہ | حکم دیتا ہے

کے لئے ہدایت، رحمت اور خوشخبری ہے۔ اللہ تعالیٰ بلاشبہ تمہیں انصاف

بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى

عدل | اور نیکی | اور امداد دینے کا | رشتہ داروں کو | اور روکتا ہے

اور نیکی کرنے کا اور رشتہ داروں کو (مالی) امداد دینے کا حکم فرماتا ہے اور بے حیائی

عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۹۰﴾

بے حیائی | اور برے کام | اور سرکشی سے | وہ نصیحت کرتا ہے تمہیں | تاکہ تم | یاد رکھو

برے کاموں اور سرکشی سے منع کرتا ہے اور تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ

اور پورا کرو | عہد | اللہ کا | جب تم عہد کرو | اور نہ توڑو | قسمیں

اور اللہ تعالیٰ کا عہد پورا کرو جب تم عہد کر چکو اور قسمیں پختہ کرنے کے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۶) اور جب مشرکین دوزخ میں اپنے جھوٹے معبودوں کو دیکھ کر پکار اٹھیں گے کہ بار خدایا! یہی ہمارے جھوٹے معبود ہیں۔ جنہیں ہم تیرے سوا اپنی ضرورت پورا کرنے کے لئے دنیا میں پکارا کرتے تھے تو وہ انہیں الٹ کر جواب دیں گے کہ تم بالکل جھوٹے ہو ہم نے کب کہا تھا کہ تم ہماری عبادت کرو۔

(۸۷) اور کفار اس وقت اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کا اظہار کریں گے اور ان کی بہتان طرازیاں سب غائب ہو جائیں گی باقی نہ رہیں گی۔

(۸۸) جو لوگ دین حق سے انکار کرتے اور لوگوں کو اس کے ماننے سے روکتے رہے ہم ان کو ان کی فتنہ انگیزی اور شرارت کے بدلے عذاب پر عذاب دیں گے۔

(۸۹) اور قیامت کے دن کو یاد کرو۔ جس میں ہم ہر ایک امت کے رسول کو ان پر گواہ کے طور پر حاضر کریں گے اور آپؐ کو ان کفار پر گواہ کریں گے اور ان کی بداعمالیوں کی پوری سزا دیں گے اور یہ قرآن جو ہم نے آپؐ پر نازل کیا ہے اس میں اصول دین اور دونوں جہانوں کی کامیابی کے تمام معاملات کا تفصیلی اور واضح بیان ہے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔

(۹۰) بلاشبہ اللہ تو دین و دنیا کے جملہ امور میں انصاف اور لوگوں سے نیکی اور قریبی رشتہ داروں کی مدد کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور برے کام اور سرکشی سے روکتا ہے اور تمہیں وعظ کرتا ہے تا کہ سمجھ حاصل کرو۔

افعال: زِدْنٰهُمْ: ہم نے ان کو بڑھایا، زیادہ دیا۔ زِیَادَۃٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔ نَبْعَثُ: بَعْثٌ مصدر، ہم قائم کر دیں گے، ہم کھڑا کریں گے، مضارع مرفوع (جمع متکلم)۔

بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا
ان کو پختہ کرنے کے بعد | حالانکہ تم نے بنایا ہے | اللہ کو | اپنے (قول واقرار) پر | ضامن
بعد نہ توڑو، حالانکہ تم نے اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کو ضامن بنایا

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ
بیشک اللہ | جانتا ہے | جو تم کرتے ہو | اور تم نہ ہو جاؤ | اُس (عورت) کی طرح | جس نے توڑ دیا
بیشک اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔ اور تم اس عورت کی طرح نہ ہو جانا جس

غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ۭ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا
اپنا سوت | مضبوط کرنے (کاتنے) کے بعد | ٹکڑے ٹکڑے | تم بناتے ہو | اپنی قسموں کو | دخل دینے کا ذریعہ
اپنا سُوت مضبوط کرنے (کاتنے) کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا، تم اپنی قسموں کو اپنے درمیان دخل دینے

بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ۭ اِنَّمَا
اپنے درمیان | کہ ہو جائے | ایک جماعت | بڑھ کر (غالب) | دوسری جماعت سے | بیشک
(فساد برپا کرنے) کا ذریعہ بناتے ہو کہ ایک گروہ دوسرے گروہ پر غالب آ جائے بیشک

يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ۭ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
آزماتا ہے تمہیں | اللہ | اس سے | اور وہ ضرور ظاہر کردے گا | تم پر | دن | قیامت کے
اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے آزماتا ہے اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تم پر ضرور ظاہر کردے گا

مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ
وہ بات | جس میں تم | اختلاف کیا کرتے تھے | اور اگر چاہتا | اللہ | تو بنا دیتا تمہیں
وہ بات جس میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ضرور تمہیں

اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ
امت | ایک ہی | لیکن | وہ گمراہ کرتا ہے | جس کو | وہ چاہتا ہے | اور ہدایت کرتا ہے
ایک ہی اُمت بنا دیتا لیکن جسے وہ چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور ہدایت دیتا ہے

مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَلَتُسْـَٔــلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾
جس کو | وہ چاہتا ہے | اور تم سے ضرور پوچھا جائے گا | اُن (اعمال) کے بارے میں | جو تم کیا کرتے تھے
جسے وہ چاہتا ہے اور تم سے اُن اعمال کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا جو تم کیا کرتے تھے

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ
اور نہ بناؤ | اپنی قسموں کو | دخل دینے کا ذریعہ | اپنے درمیان | کہ اُکھڑ جائے | کوئی قدم
اور تم اپنی قسموں کو اپنے درمیان دخل دینے کا ذریعہ نہ بناؤ کہ کوئی قدم اپنے جم

بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْۗءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ
بعد | اپنے جم جانے کے | اور تم چکھو مزہ | برائی (مصیبت) کا | بدلے اُس کے | کہ روکا تم نے
جانے کے بعد پھسل جائے اور اس وجہ سے کہ تم نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹۱) اور جب آپس میں کسی بات کا وعدہ کرلو تو اس عہد کو جو تم نے اللہ کے حضور مضبوط باندھا ہے پورا کرو اور کسی امر پر پختہ قسم کھالینے اور خدا کو اس پر ضامن مان لینے کے بعد اپنی قسموں کو نہ توڑو کیونکہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے اس کے مطابق وہ جزا و سزا دے گا۔

(۹۲) اور عہد و پیمان کر لینے کے بعد اس کو توڑ دینا ایسی ہی بے وقوفی ہے جیسے کوئی عورت سارا دن محنت کر کے سُوت کاتے اور شام کو اسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینک دے سو تم ایسی حماقت نہ کرو کہ ایک جماعت کو دوسری سے طاقتور دیکھ کر محض دھوکہ و فریب کے لئے کمزور جماعت سے وعدہ توڑ کر طاقتور جماعت سے عہد و پیمان کرلو اور اللہ تمہیں تمہارے معاہدوں اور قسموں میں آزماتا ہے کہ کون وعدہ پورا کرتا اور کون توڑ دیتا ہے اور قیامت کے روز جس کے آنے میں تم اختلاف کیا کرتے تھے وہ تم پر واضح کر دے گا۔

(۹۳) اگر اللہ کی مرضی ہوتی تو تم سب لوگوں کو ایک ہی دین کا پیرو بنایا جاتا۔ لیکن اللہ کی رضامندی اس طرح واقع ہوئی ہے کہ جسے چاہے وہ گمراہی میں رہنے دے اور جسے چاہے سیدھے راستے پر لے آئے اور جو اعمال تم دنیا میں کرتے ہو اس کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔

افعال: تَفْعَلُوْنَ: تم کرو' کرتے رہو' کرو گے' فَعْلٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ عَاهَدْتُّمْ: تم نے عہد باندھا' تم نے عہد کیا' ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ يُبَيِّنَنَّ: وہ ضرور ہی کھول کر بیان کرے گا' تَبْيِيْنٌ مصدر' مضارع بانون تاکید (واحد مذکر غائب)۔ يَبْلُوْا: بَلَاءٌ سے' وہ آزمائش کرتا ہے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: تَوْكِيْدِهَا: اس کی پختگی' مضبوطی' تَوْكِيْدٌ مصدر ہے معنی استوار کرنا' پختہ کرنا (واحد مونث غائب)۔ اَنْكَاثًا: ٹکڑے ٹکڑے' نِكْثٌ کی جمع معنی سوت کے اس ٹکڑے کے ہیں جو دوبارہ کاتنے کے لئے توڑا جائے۔ دَخَلًا: بہانہ' دغا' فساد۔ اَرْبٰى: زیادہ چڑھا ہوا' ربا سے معنی بڑھنے اور چڑھنے کے ہیں' افعل التفضیل کا صیغہ۔

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۹۴﴾ وَلَا تَشْتَرُوْا

راستے سے | اللہ کے | اور تمہارے لئے | عذاب ہے | بہت بڑا (آخرت میں) | اور تم نہ لو بدلے میں

تمہیں برائی کا مزہ چکھنا پڑے گا اور تمہارے لئے بڑا عذاب ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے

بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ

اللہ کے عہد کے | قیمت | تھوڑی | بے شک جو | اللہ کے پاس ہے | وہی

عہد کو حقیر (دنیاوی) فائدے کے لئے نہ بیچو۔ بیشک جو (صلہ) اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہی

خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۵﴾ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ

بہتر ہے | تمہارے لئے | اگر تم | علم رکھتے ہو | جو (مال وغیرہ) | تمہارے پاس ہے | ختم ہو جاتا ہے

تمہارے لئے بہتر ہے اگر تمہیں معلوم ہو۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا

وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۭ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ

اور جو (اجر) | اللہ کے پاس ہے | وہ (ہمیشہ) باقی رہنے والا ہے | اور ہم ضرور دیں گے | اُن کو | جنہوں نے صبر کیا | اُن کا اجر

اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، وہ باقی رہے گا۔ اور وہ لوگ جنہوں نے صبر سے کام لیا ہم ضرور انہیں

بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ

اُس سے بہتر | جو (اعمال) | وہ کرتے تھے | جس نے عمل کیا | نیک | مرد ہو

ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دیں گے۔ جو کوئی نیک کام کرے گا مرد ہو

اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ

یا عورت | اور وہ مومن ہو | تو ہم ضرور اسے زندگی دیں گے | زندگی پاکیزہ | اور ہم ضرور انہیں دیں گے

یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو تو ہم ضرور اسے (دنیا میں) پاکیزہ زندگی دیں گے اور (آخرت) میں

اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ

ان کا اجر | ان کے اچھے اعمال کا | جو وہ کیا کرتے تھے | پس جب تم پڑھنے لگو | قرآن | تو پناہ مانگ لیا کرو

ان کو ان کے بہترین اعمال کا اجر دیں گے پس جب تم قرآن پڑھو تو شیطان مردود

بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۹۸﴾ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ

اللہ کی | شیطان | مردود سے | بیشک نہیں ہے | اُس کا | (کوئی) زور

سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیا کرو۔ بیشک اُس کا کوئی زور نہیں ان لوگوں

عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۹۹﴾ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ

اُن لوگوں پر جو | ایمان لے آئے | اور اپنے رب پر | وہ بھروسہ کرتے ہیں | بیشک | اُس کا زور

پر جو ایمان لائے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں اُس کا زور صرف

عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ ع

ان لوگوں پر ہے جو | اُس کو دوست بناتے ہیں | اور جو لوگ | اس (اللہ) کے ساتھ | شریک ٹھہراتے ہیں

اِن لوگوں پر چلتا ہے جو (شیطان) کو دوست بناتے ہیں اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹۴) اور آپس کے معاملات میں عہد شکنی اور قسم توڑنے کو اپنے عارضی مفادات کا ذریعہ‘ وسیلہ اور عادت نہ بناؤ کہ تمہاری اس وعدہ توڑنے اور جھوٹی قسم کی عادت کو دیکھ کر اپنے عہد پر ثابت قدم رہنے والوں کے قدم بھی ڈگمگا جائیں اور غیر مسلموں کو دین اسلام میں داخل ہونے سے روکنے کے بدلے تمہیں دنیا میں رسوائی اور آخرت میں سخت عذاب کا مزہ چکھنا پڑے۔

(۹۵) اور پختہ عہد کو دنیاوی مقاصد کی خاطر جو آخرت کے اجر کے مقابلہ میں بالکل معمولی اور ناچیز ہیں نہ توڑو۔ کیونکہ بلاشبہ جو اجر تمہیں آخرت میں وعدہ پورا کرنے پر ملنے والا ہے وہ بہت ہی بہتر ہے بشرطیکہ تمہیں اللہ کے کہنے پر یقین ہو۔

(۹۶) کیونکہ یہ دنیاوی مال و دولت جو تمہارے پاس ہیں یہ تو سب ختم ہونے والی چیزیں ہیں اور نیک اعمال کا اجر جو آخرت میں اللہ کے ہاں ملنے والا ہے وہ ہمیشہ باقی رہنے والا ہے اور جن لوگوں نے دین کی حفاظت میں مصیبتوں پر صبر کیا ہم انہیں ان کے نیک اعمال کا بدلہ ضرور دیں گے۔

(۹۷) اور جو سچا مومن مرد یا عورت نیک عمل کرے۔ ہم اس کو دنیا میں بھی پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور آخرت میں بھی ان کے نیک اعمال کا جو وہ دنیا میں کرتے رہے ضرور بدلہ دیں گے۔

(۹۸) پس آپ تلاوت قرآن سے پہلے **اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم** پڑھ لیا کریں۔ یہ ضروری ہے۔

(۹۹) کیونکہ جو لوگ اللہ پر ایمان لا کر ہر کام میں اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ ان پر شیطان کا داؤ نہیں چلتا۔

(۱۰۰) شیطان کا داؤ تو انہی لوگوں پر چلتا ہے جو اس سے دوستی کا تعلق رکھتے ہیں اور مخلوق کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں۔

افعال: تَذُوْقُوْا: تم چکھتے ہو چکھو گے‘ ذَوْقٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ صَدَدْتُمْ: تم نے روکا‘ صَدٌّ اور صُدُوْدٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تَزِلَّ: وہ ڈگمگائے‘ زَلٌّ سے مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ یَتَوَلَّوْنَهٗ: تَوَلّٰی سے‘ وہ اس سے دوستی رکھتے ہیں‘ مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: ثُبُوْتِهَا: اس کا جمنا‘ استوار ہونا‘ ثابت ہونا‘ ثَبَتَ یَثْبُتُ کا مصدر ہے۔ قَدَمٌ: اَقْدَامٌ جمع‘ قدم‘ پاؤں۔ سُلْطٰنُهٗ: اس کا زور‘ (واحد مذکر غائب)۔

وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا

اور جب ہم بدل دیتے ہیں | ایک آیت | دوسری آیت کی جگہ | اور اللہ خوب جانتا ہے | اس کو جو | وہ نازل کرتا ہے | تو وہ کہتے ہیں

اور جب ہم کسی حکم کی جگہ کوئی دوسرا حکم تبدیل کر کے لاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو وہ نازل کرتا ہے تو وہ (کافر)

اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠١﴾ قُلْ نَزَّلَهٗ

کہ بے شک تو | (خود) گھڑنے والا ہے | بلکہ اکثر ان میں سے | نہیں | جانتے | کہہ دیجئے | نازل کیا اس (قرآن) کو

کہتے ہیں کہ تم تو (یونہی) اپنی طرف سے بنا لاتے ہو۔ بلکہ اکثر اُن میں سے نہیں جانتے۔ آپؐ کہہ دیں کہ اسے

رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

روح پاک (جبرائیل) نے | تمہارے ربّ کی طرف سے | سچائی کے ساتھ | تاکہ مضبوط کر دے (ایمان پر) | مومنوں کو

جبرئیل امین نے تمہارے ربّ کی طرف سے سچائی کے ساتھ نازل کیا تاکہ جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کو ثابت قدم رکھے

وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٠٢﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ

اور ہدایت | اور خوشخبری ہے | مسلمانوں کے لئے | اور ہم خوب جانتے ہیں | کہ وہ

اور مسلمانوں کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہے۔ اور ہم خوب جانتے ہیں کہ وہ

يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ۭ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ

کہتے ہیں | کہ بلاشبہ | اسے سکھاتا ہے | ایک انسان | زبان | اُس شخص کی | وہ نسبت کرتے ہیں | جس کی طرف

کہتے ہیں کہ یہ تو اسے ایک آدمی سکھاتا ہے۔ اس شخص کی زبان، جس کی طرف وہ نسبت کرتے

اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٠٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

عجمی (غیر عربی) ہے | اور یہ عربی زبان ہے | واضح | بیشک وہ لوگ جو

ہیں عجمی ہے اور یہ (قرآن) واضح عربی زبان میں ہے۔ بیشک وہ لوگ جو

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ

ایمان نہیں لاتے | اللہ کی آیتوں پر | ہدایت نہیں دیتا انہیں | اللہ | اور ان کے لئے | عذاب ہے

اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نہیں دیتا اور ان کے لئے دردناک

اَلِيْمٌ ﴿١٠٤﴾ اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

دردناک | بے شک | گھڑ لیتے ہیں | جھوٹ | وہ لوگ | جو ایمان نہیں رکھتے

عذاب ہے۔ جھوٹ تو وہی لوگ گھڑتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٥﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ

اللہ کی آیتوں پر | اور وہی لوگ ہیں | جھوٹے | جس نے انکار کیا | اللہ کا

پر ایمان نہیں رکھتے اور یہی (درحقیقت) جھوٹے ہیں۔ جو کوئی ایمان لانے کے بعد پھر اللہ تعالیٰ

مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَىِٕنٌّۢ

اپنے ایمان لانے کے بعد | سوائے اس کے جو | مجبور کیا گیا ہو | اور اس کا دل | مطمئن ہو

کا منکر ہو جائے، سوائے اس شخص کے جس کو مجبور کر دیا جائے اور اُس کا دل ایمان پر

آیت نمبر ۔۔۔ آسان تفسیر

(۱۰۱) اور جب ہم ایک عارضی حکم کی میعاد پوری ہونے پر اسے بدل کر اس کی جگہ دوسرا مناسب حکم نازل کرتے ہیں۔ جس کی بہتری اور ضرورت کو ہم ہی بہتر جانتے ہیں تو کافر اپنی جہالت کی وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ خدا کا کلام نہیں بلکہ تو اپنے پاس سے بنالاتا ہے حالانکہ وہ ٹھیک حکمت پر منحصر ہوتا ہے۔ نہ کہ لاعلمی پر۔ اکثر مشرکین اس راز و حکمت کو جانتے ہی نہیں۔

(۱۰۲) ان سے کہہ دیجئے کہ اللہ نے مجھ پر یہ قرآن جبرائیل کے ذریعہ بالکل سچائی پر مشتمل نازل فرمایا ہے تاکہ ایمانداروں کو ایمان پر قائم اور محکم کردے اور اہل اسلام کو ہدایت اور خوشخبری ہو۔

(۱۰۳) اور ہمیں یقینی طور پر معلوم ہے کہ کفار کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ قرآن کوئی انسان سکھلاتا ہے اس دعویٰ کے جھوٹا ہونے کے لئے صرف اتنا کہنا ہی کافی ہے کہ یہ اس قرآن کو جس شخص کی طرف منسوب کرتے ہیں اس کی زبان تو عجمی ہے اور یہ قرآن فصیح و بلیغ عربی میں ہے۔ (کفار نے یہ بات مشہور کردی تھی کہ مکہ میں **جبر** نامی شخص جو کہ **فاکہ بن المغیرہ** کا غلام تھا۔ اور سسلی کا رہنے والا رومی عیسائی تھا جو کہ تلواریں بنانے کا کام کرتا تھا۔ ایسا اجنبی غیر عرب شخص جس کی اپنی عربی بے تکلف اور صاف نہ ہو وہ قرآن جیسی فصیح و بلیغ کتاب کیسے بنا سکتا ہے۔ پھر اللہ کی قدرت سے وہ شخص اسلام بھی لے آیا اور کفار شرمندہ ہو کر رہ گئے)۔

(۱۰۴) بلاشبہ جو لوگ ایمان نہیں لاتے آیات الٰہی پر اللہ بھی انہیں راہ راست پر نہیں لاتا اور ان کے لئے آخرت میں دردناک عذاب تیار ہے۔

(۱۰۵) بلاشبہ جو لوگ اللہ کی آیتوں پر یقین نہیں رکھتے وہی اللہ پر جھوٹ الزام لگاتے ہیں اور وہی جھوٹے ہیں۔

بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ

ایمان پر | لیکن | جو (شخص) | کھول دے | کفر کے ساتھ | (اپنا) سینہ | تو ان پر

مطمئن ہو، بلکہ وہ جو دل کھول کر کفر قبول کرے تو ایسے لوگوں

غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٠٦﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ

غصہ | اللہ کا | اور ان کے لئے ہے | عذاب | بہت بڑا | یہ اس لئے کہ انہوں نے

پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ یہ اس لئے ہے

اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي

پسند کیا | دنیا کی زندگی کو | آخرت کے مقابلے میں | اور یہ کہ اللہ | ہدایت نہیں دیتا

انہوں نے آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کو پسند کیا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ

الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٠٧﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ

قوم | کفار کو | یہی لوگ ہیں کہ | مہر لگادی ہے | اللہ نے

لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں، کانوں

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

ان کے دلوں | اور ان کے کانوں | اور ان کی آنکھوں پر | اور یہی لوگ ہیں

اور آنکھوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر کردی ہے اور یہی لوگ

الْغٰفِلُوْنَ ﴿١٠٨﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٠٩﴾

(دین سے) بےخبر | کچھ شک نہیں | کہ وہ | آخرت میں | نقصان اُٹھانے والے ہیں

غافل ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ یہی لوگ آخرت میں نقصان اُٹھانے والے ہیں

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا

پھر | بلاشبہ آپ کا ربّ | اُن لوگوں کے لئے | جنہوں نے ہجرت کی | اس کے بعد کہ | وہ ستائے گئے

پھر آپ کا ربّ اُن لوگوں کے لئے، جنہوں نے مصیبتیں برداشت کرنے کے بعد ہجرت کی

ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ

پھر انہوں نے جہاد کیا | اور انہوں نے صبر کیا | بیشک آپ کا رب | اُس کے بعد | بڑا بخشنے والا

پھر اُنہوں نے جہاد کیا اور (تکلیفوں پر) صبر سے کام لیا تو بیشک تمہارا ربّ اس کے بعد بخشنے والا نہایت

رَّحِيْمٌ ﴿١١٠﴾ يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا

نہایت رحم والا ہے | جس دن | آئے گا | ہر شخص | جھگڑا کرتا ہوا | اپنی طرف سے

مہربان ہے۔ جس دن ہر شخص اپنی ہی طرف سے جھگڑا کرتا ہوا آئے گا

وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١١١﴾ وَضَرَبَ

اور پورا دیا جائے گا | ہر نفس کو | جو اس نے کیا | اور اُن پر ظلم نہ کیا جائے گا | اور بیان کی

اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور اُن پر ظلم نہ کیا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۰۶) جو شخص ایمان لانے کے بعد اللہ کا انکار کر دے اس کی دو صورتیں ہیں ایک وہ کہ جو انکار کرنے پر مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو تو یہ معاف ہے لیکن جس نے کفر قبول کرنے کے لئے اپنا سینہ کھول دیا ایسے ہی لوگوں پر اللہ کا غضب نازل ہوتا ہے۔ اور انہی کے لئے آخرت میں بہت بڑا عذاب تیار ہے۔

(۱۰۷) یہ عذاب انہیں اس لئے دیا جائے گا کہ انہوں نے آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کو بہتر سمجھا اور کہ اللہ کافروں کو سیدھے راستے کی طرف ہدایت نہیں کرتا۔

(۱۰۸) انہیں لوگوں کے دلوں اور کانوں اور آنکھوں پر اللہ نے ان کے کفر و شرک کی وجہ سے مہر لگا دی ہے کہ وہ حق کو نہ سمجھ سکیں، نہ سن سکیں اور نہ دیکھ سکیں اور یہی لوگ دین سے بالکل بے خبر ہیں۔

(۱۰۹) بیشک وہی لوگ آخرت میں نقصان اٹھانے والے ہوں گے۔

(۱۱۰) جن لوگوں نے دین کی خاطر مصیبت میں مبتلا ہونے کے بعد اپنا وطن چھوڑا۔ پھر اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور تکلیفیں برداشت کیں یقیناً اللہ انہیں بخش دے گا اور وہ بہت بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

(۱۱۱) (وہ دن یاد رکھنے کے قابل ہے) جس دن ہر شخص اپنی بے قصوری ثابت کرنے کے لئے جھگڑتا ہوا اللہ کے دربار میں حاضر ہوگا اور ہر ایک شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور کسی کی بھی حق تلفی نہ ہوگی۔

افعال: شَرَحَ: اس نے دل کھولا، شَرْحٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)، اصل میں شَرْحٌ کے معنی گوشت وغیرہ کے پھیلنے کے ہیں، ''شرح صدر'' سینہ کا نور الٰہی سے کشادہ ہونا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تسکین اور تقویت پانا ہے۔ فُتِنُوا: ان کو ایذا دی گئی، دکھ دیا گیا، ماضی مجہول (جمع مذکر غائب)۔ تَأْتِيْ: وہ آئے گی، اِتْيَانٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ تُجَادِلُ: وہ (جان) جھگڑتی ہے، وہ جھگڑا کرے گی، مُجَادَلَةٌ سے معنی باہم جھگڑا کرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔

اسماء: غَضَبٌ: سخت غصہ، انتقام لینے کے لئے دل کے خون میں جوش آ کر گردن کی رگیں پھول جانا اور آنکھیں سرخ ہو جانا، لیکن اللہ کے غضب سے مراد انتقام، سخت عذاب دینا ہے۔

اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا
اللہ نے | مثال | ایک بستی کی | کہ وہ (ہر طرح سے) امن واطمینان میں تھی | اُس کے پاس آتا تھا | رزق اُس کا
ایک بستی کی مثال بیان فرماتا ہے جو بڑے امن و اطمینان سے تھی ہر طرف سے اُس کے پاس

رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ
فراخ | ہر جگہ سے | پھر اس نے ناشکری کی | اللہ کی نعمتوں کی | تو چکھایا اس کو اللہ نے
فراخ رزق آتا تھا پھر اس نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ تعالیٰ نے

لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿١١٢﴾
لباس بھوک | اور خوف کا | اس کے بدلے جو | وہ کیا کرتے تھے
اُن کے اعمال کی وجہ سے اُن کو بھوک اور خوف میں مبتلا کر کے (ناشکری کا) مزہ چکھا دیا

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ
اور آ چکا تھا اُن کے پاس | ایک رسول | اُن میں سے | پس انہوں نے اُسے جھٹلایا | تو آ پکڑا انہیں
اور بیشک اُن کے پاس ان ہی میں سے ایک رسول آیا تھا تو انہوں نے اُسے جھٹلا دیا پس عذاب نے

الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿١١٣﴾ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا
عذاب نے | اور وہ ظالم تھے | پس کھاؤ اس میں سے جو | رزق دیا تمہیں اللہ نے | حلال
انہیں آ پکڑا اور وہ ظالم تھے۔ پس جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے اس میں سے حلال

طَيِّبًا ۠ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿١١٤﴾
پاک | اور شکر کرو | نعمت | الٰہی کا | اگر تم اسی کی | عبادت کرتے ہو
اور پاک چیزیں کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم اُسی کی عبادت کرتے ہو۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ
بیشک | اُس نے حرام کر دیا | تم پر | مُردار | اور خون | اور گوشت | خنزیر کا
اس نے تم پر صرف مردار، خون اور سُور کا گوشت حرام کر دیا ہے

وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ
اور وہ | جس پر نام پکارا گیا غیر اللہ کا | پھر جو کوئی مجبور ہو جائے | نافرمان نہ ہو | اور نہ حد سے بڑھنے والا ہو
اور وہ جس پر اللہ تعالیٰ کے علاوہ (کسی اور) کا نام پکارا جائے۔ پھر جو کوئی مجبور ہو جائے اور نافرمان یا حد سے بڑھنے والا

فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٥﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ
تو بیشک اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا ہے | اور تم نہ کہو | وہ جو | بیان کرتی ہیں
نہ ہو تو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔ اور مت کہو تم، وہ جو تمہاری زبانیں

اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ
تمہاری زبانیں | جھوٹ | کہ یہ حلال ہے | اور یہ حرام ہے | تاکہ گھڑ لو | اللہ پر
جھوٹ بیان کرتی ہیں کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے ورنہ تم اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑو گے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۱۲) اللہ ایک ایسی بستی کی مثال بیان فرماتا ہے جس کے رہنے والوں کو پورا امن حاصل تھا اور ہر طرف سے انہیں بافراغت روزی ملتی تھی پھر دین حق کے انکار کی وجہ سے انہوں نے اللہ کی نعمتوں کی قدر نہ کی تو ان پر اللہ نے ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے قحط سالیوں اور حملہ آوروں وغیرہ کے خوف کو ان پر غالب کر دیا کہ گویا کہ بھوک اور خوف کو انہیں لباس کی طرح پہنا دیا گیا۔

(۱۱۳) حالانکہ ان کے پاس انہی میں سے اللہ کا ایک رسول بھی آیا۔ لیکن انہوں نے اس کو جھٹلایا تو اللہ نے اس کے نتیجے میں انہیں عذاب میں مبتلا کر دیا اور وہ تھے ہی ظالم۔ (ف) اس بستی سے مراد مکہ ہے جس کے رہنے والوں کو اللہ نے ہر طرح سے امن اور اطمینان کی روزی عطا فرما کر ان کی ہدایت کے لئے انہی میں سے نبی آخر الزمان کو مبعوث فرمایا۔ لیکن انہوں نے نعمت کی ناشکری کر کے آپ کی تکذیب کی تو اللہ تعالیٰ نے سات سال کا قحط اور ہر دم مسلمانوں کا خوف ان پر غالب کر دیا۔

(۱۱۴) پس مسلمانو! اللہ نے جو تمہیں پاک اور حلال رزق عطا فرمایا ہے ان میں سے کھاؤ پیو اور اس کے حکموں پر عمل کر کے اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو۔

(۱۱۵) بلاشبہ اللہ نے تم پر مردار جانور اور بہتا ہوا خون اور خنزیر کا گوشت اور غیر اللہ کے نام پر ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت حرام کر دیا ہے، ہاں جو کوئی بھوک سے مجبور ہو جائے اور حرام کو حلال جاننے والا (یعنی شدید ضرورت سے زیادہ کھانے والا) نہ ہو تو اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

افعال: اَذَاقَهَا: اس کو چکھایا، اِذَاقَةٌ سے، ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اٰمِنَةٌ: امن والی، پرامن، اَمْنٌ سے اسم فاعل کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ رَغَدًا: بافراغت، وسیع، خوب اچھی طرح، یہ رَاغِدٌ کی جمع ہے۔ مُطْمَئِنَّةٌ: لگن، چین سے، اسم فاعل (واحد مونث منصوب)۔ لِبَاسَ: بھوک وخوف کا احساس۔

الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ﴿١١٦﴾

جھوٹ | بیشک | جو لوگ | گھڑتے ہیں | اللہ پر | جھوٹ | وہ فلاح نہیں پاتے

بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑتے ہیں، وہ کامیاب نہیں ہوں گے

مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١١٧﴾ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا

(یہ تو) فائدہ ہے | تھوڑا سا | اور ان کے لئے | عذاب ہے | دردناک | اور ان پر جو | یہودی ہیں

(ان کے لئے) تھوڑا سا دنیا کا فائدہ ہے اور پھر ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور یہودیوں پر ہم نے

حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ

حرام کیا ہم نے | جو کچھ | ہم نے بیان کیا ہے | تم پر (سے) | اس سے پہلے | اور ہم نے ظلم نہیں کیا اُن پر

حرام کیا تھا جو کچھ اس سے پہلے ہم نے تم سے بیان کیا ہے اور ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا

وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١١٨﴾ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ

لیکن وہ خود ہی | اپنی جانوں پر | ظلم کرتے تھے | پھر | بیشک آپ کا رب | اُن لوگوں کے لئے

بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔ پھر بیشک آپ کا رب اُن لوگوں کے لئے

عَمِلُوا السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ

جنہوں نے عمل کئے | بُرے | نادانی سے | پھر توبہ کرلی | اُس کے بعد

جنہوں نے نادانی سے بُرے عمل کئے پھر اس کے بعد اُنہوں نے توبہ کی

وَأَصْلَحُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١١٩﴾

اور اصلاح کرلی | بیشک آپ کا ربّ | اُس کے بعد | بڑا بخشنے والا | رحم والا ہے

اور اپنی حالت درست کرلی تو اس کے بعد آپ کا رب یقیناً بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ

بیشک | ابراہیمؑ تھا | (ایک) بڑا پیشوا | فرمانبردار | اللہ کا | یکسُو حق کی طرف مائل | اور نہ تھا وہ

اس میں شک نہیں کہ ابراہیمؑ (لوگوں کے) پیشوا اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور صرف حق کی طرف مائل تھے۔ اور وہ

مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٢٠﴾ شَاكِرًا لِأَنْعُمِهِ اجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ

مشرکوں میں سے | شکر گزار | اُس کی نعمتوں کا | اُس نے اُسے چن لیا | اور اسے ہدایت دی

مشرکوں میں سے نہ تھے۔ اُس کی نعمتوں کے شکر گزار تھے۔ (اللہ نے) اُنہیں چن لیا اور سیدھے

إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿١٢١﴾ وَآتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَإِنَّهُ

سیدھے راستہ کی طرف | اور دی ہم نے اُس کو | دنیا میں (بھی) | بھلائی | اور بیشک وہ

راستہ کی طرف اُن کی راہنمائی کی۔ اور ہم نے دُنیا میں بھی اُن کو خوبی دی تھی۔ اور بیشک وہ

فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١٢٢﴾ ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ

آخرت میں بھی | نیک بندوں میں سے ہوں گے | پھر ہم نے وحی کی | آپؐ کی طرف | کہ پیروی کرو | دین

آخرت میں بھی صالح بندوں میں سے ہوں گے۔ پھر ہم نے آپؐ کی طرف وحی بھیجی کہ دین ابراہیمؑ کی پیروی

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۱۶) اور کسی چیز کی نسبت از خود یہ نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے بلکہ جس چیز کو اللہ نے حلال کر دیا ہے حلال جانو اور جسے حرام کر دیا ہے حرام سمجھو ایسا نہ ہو کہ تم اللہ پر جھوٹا بہتان لگاؤ بیشک جو لوگ اللہ پر جھوٹا الزام لگاتے ہیں کامیابی اور مراد کو نہیں پہنچ سکتے۔

(۱۱۷) انہیں اللہ ورسول کی مخالفت میں یہ دنیا کا چندروزہ فائدہ ہوگا لیکن آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

(۱۱۸) اور خاص طور پر یہودیوں پر ہم نے گائے۔ بھیڑ اور بکری وغیرہ ناخندار جانوراوران کی چربی حرام کردی تھی جس کا ہم آپ سے قرآن میں (سورۂ انعام ۶/۱۴۶) ذکر کر چکے ہیں اوران کی تحریم خود انہی کے جرموں کے بدلے میں ہوئی تھی۔

(۱۱۹) پس جن لوگوں نے ناسمجھی میں کوئی جرم کیا اور پھر جلدی اس سے توبہ کر کے اپنا عمل درست کیا بلاشبہ اللہ انہیں بخش دے گا اور وہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۱۲۰) بلاشک حضرت ابراہیمؑ، جن کی نسل سے ہونے کا اہلِ عرب کو دعویٰ ہے تو وہ خدا کو ایک ماننے والوں کے امام اور اللہ کے فرمانبردار تھے جو سب بتوں سے کنارہ کر کے صرف ایک اللہ کے ہو رہے تھے اور مشرک نہ تھے۔ (لہٰذا اہل عرب کو شرک کیسے زیب دیتا ہے؟)

(۱۲۱) اور وہ اللہ کی نعمتوں کے شکرگزار اور اس کے چنے ہوئے اور اس کے سیدھے راستہ پر چلنے والے تھے۔

(۱۲۲) اور ہم نے انہیں دنیا میں بھلائی عطا فرمائی تھی کہ سب قوموں کا انہیں پیشوا بنا دیا اور آخرت میں بھی وہ اعلیٰ درجہ کے نیک لوگوں یعنی انبیاء میں سے ہوں گے۔

انعال: تَصِفُ: وہ بیان کرتی ہے، وَصْفٌ سے معنی کسی چیز کو اس کے حلیہ اور صفت کے ساتھ بیان کرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ اِجْتَبٰهُ: اس کو پسند کیا، اِجْتِبَاءٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: قَانِتًا: قنوت سے فرمانبردار، اطاعت گزار، اسم فاعل حالت نصب۔

إِبْرٰهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٢٣﴾ إِنَّمَا جُعِلَ

ابراہیمؑ کی | جو یکسو تھا | اور نہ تھے وہ | مشرکوں میں سے | بیشک مقرر کیا گیا

کیجئے جو یکسو (سب کو چھوڑ کر ایک اللہ کا ہوکر رہنے والا) تھا۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھا۔ ہفتہ کے دن کی تعظیم تو صرف

السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ ۚ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ

ہفتہ کا دن | انہی لوگوں پر | جنہوں نے اختلاف کیا | اس کے بارے میں | اور بیشک | آپ کا ربّ | فیصلہ کرے گا

انہی لوگوں پر لازم کی گئی تھی جنہوں نے اس میں اختلاف کیا اور بیشک آپ کا ربّ قیامت

بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿١٢٤﴾ اُدْعُ

ان کے درمیان | قیامت کے دن | جس امر میں | وہ اختلاف کیا کرتے تھے | دعوت دیجئے (لوگوں) کو

کے دن ان کے درمیان فیصلہ کردے گا جس میں وہ اختلاف کرتے تھے۔ آپ اپنے ربّ

إِلٰى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُمْ

اپنے ربّ کے راستہ کی طرف | دانائی | اور (ایسی) نصیحت سے | جو اچھی ہو | اور بحث کرو ان سے

کے راستہ کی طرف دانائی اور اچھی نصیحت کے ذریعے سے دعوت دیجئے اور ان سے مباحثہ

بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ

ایسے طریقہ سے | جو اچھا ہو | بیشک | آپ کا ربّ | وہ بہتر جانتا ہے | اس کو | جو گمراہ ہوا

کرو جو سب سے بہتر انداز میں ہو۔ اس میں شک نہیں کہ آپ کا ربّ خوب جانتا ہے اُس کو جو اللہ تعالیٰ

عَنْ سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿١٢٥﴾ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ

اُس کے راستہ سے | اور وہی بہتر جانتا ہے | راہِ راست پر چلنے والوں کو | اور اگر | تم سختی کرو

کے راستہ سے گمراہ ہوا اور خوب جانتا ہے ان لوگوں کو جو راہ پانے والے ہیں۔ اور اگر تم بدلہ

فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ ۖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ

تو سختی کرو | ویسی ہی | جیسی کہ | سختی کی گئی تم سے | اور اگر تم صبر کرو | تو وہ

تو اتنا ہی بدلہ لو جتنی تمہیں تکلیف دی گئی تھی اور اگر تم صبر کرو تو

خَيْرٌ لِلصّٰبِرِينَ ﴿١٢٦﴾ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللّٰهِ

بہتر ہے | صبر کرنے والوں کے لئے | اور آپ صبر کیجئے | اور نہیں صبر آپ کا | مگر اللہ کی مدد سے ہے

صبر کرنے والوں کے لئے بہتر ہے۔ (اے پیغمبرؐ!) آپؐ صبر سے کام لیں اور آپ کا صبر کرنا تو اللہ ہی کی مدد سے ہے

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِمَّا يَمْكُرُونَ ﴿١٢٧﴾

اور آپ غم نہ کیجئے | ان پر | اور نہ ہو | تنگ دل | اس سے جو | (وہ حق کے خلاف) تدبیریں کرتے

اور آپ اُن لوگوں کے غم نہ کھائیں اور وہ جو مکر و فریب کرتے ہیں اس سے تنگ دل نہ ہوں

إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ ﴿١٢٨﴾

بیشک اللہ | ساتھ ہے | ان لوگوں کے جو | پرہیزگار ہیں | اور ان کے جو | نیکی کرنے والے ہیں

بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو اس کی نافرمانی سے ڈرتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۲۳) پھر اسی لئے ہم نے آپ کو بھی بذریعہ وحی حکم دیا کہ حضرت ابراہیمؑ جو سب کو چھوڑ کر ایک اللہ کے ہو رہے اور مشرک نہ تھے۔ آپ ان کی ملت (اسلام) کی پیروی کریں۔

(۱۲۴) ہفتہ (سبت) کے دن کا احترام یعنی اس کو صرف اللہ کی عبادت کے لئے مخصوص سمجھنا تو صرف یہودیوں ہی پر مقرر کیا گیا تھا جنہوں نے اس کے متعلق اختلاف کیا تھا اور جس بات میں وہ اختلاف کرتے تھے اللہ قیامت کے دن ان میں فیصلہ کرے گا۔

(۱۲۵) آپ لوگوں کو اللہ کے سیدھے راستہ (دین اسلام) کی طرف دانائی اور نصیحت کی باتوں سے دعوت دیجئے اور ایسے طریقہ سے ان سے بحث کیجئے جو نہایت اچھا ہو۔ بیشک اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون اس کے سیدھے راستہ سے بھٹک گیا اور کون سیدھے راستہ پر چل رہا ہے۔

(۱۲۶) اور اگر تم دشمن پر سختی کرو تو اتنی ہی سختی کرو جتنی تم سے کی گئی اور اگر سختی پر صبر کرو تو صبر کرنے والوں کے لئے یہی بہتر ہے۔

(۱۲۷) دین کی خاطر ہر مصیبت پر صبر کیجئے اور جب تک اللہ صبر نہ دے آپ صبر نہیں کر سکتے اور ان مشرکین کے ایمان نہ لانے پر غم بھی نہ کیجئے اور جو کچھ وہ دین حق کے خلاف ناپاک تدبیریں کرتے ہیں آپؐ اس سے رنجیدہ نہ ہوں۔

(۱۲۸) بلاشبہ اللہ تو انہی لوگوں کا مددگار ہے جو پرہیزگار اور نیک ہیں۔

افعال: عَاقَبْتُمْ: تم نے بدلہ دیا، تم نے سزا دی، تمہاری باری آئی مُعَاقَبَۃٌ سے ماضی کا صیغہ معنی سزا دینے اور عقوبت کے ہیں جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: ضَیْقٍ: تنگ ہونا ضَاقَ یَضِیْقُ کا مصدر ہے۔

سُوْرَۃُ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مَکِّیَّۃٌ وَّهِیَ مِائَۃٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ | وَّاِحْدٰی عَشْرَۃَ اٰیَۃً وَّفِیْهَا اثْنَا عَشَرَ رُکُوْعًا

سورہ بنی اسرائیل مکہ میں نازل ہوئی اس | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | میں ایک سوگیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

پاک ہے | وہ (اللہ) جو | لے گیا | اپنے بندے کو | راتوں رات | مسجد | حرام سے

(اللہ) وہ پاک ذات ہے جو اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو راتوں رات مسجد حرام (خانہ کعبہ) سے

اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ

مسجد اقصیٰ تک | وہ جسے | برکت دی ہم نے | اس کے اردگرد کو | تاکہ دکھادیں ہم اس کو

مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) تک لے گیا جس کے گرد و پیش کو ہم نے بابرکت بنا رکھا ہے تاکہ ہم اسے اپنی

مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝۱ وَاٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ

اپنی نشانیاں | بیشک وہ | سننے والا | اور دیکھنے والا ہے | اور دی ہم نے | موسیٰ کو | کتاب | اور اُسے بنایا

نشانیاں دکھا دیں بیشک اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ اور ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی اور اسے

هُدًی لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَکِیْلًا ؕ۝۲ ذُرِّیَّۃَ مَنْ

ہدایت | بنی اسرائیل کے لئے | کہ نہ ٹھہراؤ | میرے سوا | کارساز | اے اولاد! جن کو

بنی اسرائیل کے لئے ہدایت قرار دیا کہ میرے سوا کسی کو کارساز نہ ٹھہراؤ (اے اُن لوگوں کی) اولاد! جن کو

حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ کَانَ عَبْدًا شَکُوْرًا ۝۳ وَقَضَیْنَاۤ

ہم نے سوار کیا | نوحؑ کے ساتھ | بیشک وہ تھا | بندہ | شکرگزار | اور لکھ دیا ہم نے

ہم نے (طوفان کے وقت) نوح کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا تھا بے شک نوحؑ ایک شکرگزار بندہ تھا۔ اور ہم نے (پہلے ہی)

اِلٰی بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ فِی الْکِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ مَرَّتَیْنِ

بنی اسرائیل کیلئے | کتاب میں | کہ تم ضرور فساد کرو گے | زمین میں | دو مرتبہ

بنی اسرائیل کو کتاب کے ذریعے بتا دیا تھا کہ تم زمین میں دو مرتبہ فساد برپا کرو گے

وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا کَبِیْرًا ۝۴ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا

اور تم ضرور سرکشی کروگے | بڑی سرکشی | پس جب | آیا | وعدہ (کا وقت) | دونوں میں سے پہلا | تو ہم نے بھیجے

اور بڑی سرکشی کرنے لگو گے پس جب دو میں سے پہلے وعدے (کے پورا ہونے) کا وقت آیا تو ہم نے

عَلَیْکُمْ عِبَادًا لَّنَاۤ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّیَارِ ؕ

تم پر | اپنے بندے | لڑائی والے | سخت | تو وہ گھس گئے (پھیل گئے) | گھروں کے اندر

تم پر اپنے سخت جنگ جُو بندے بھیجے جو گھروں کے اندر گھس گئے

وَکَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝۵ ثُمَّ رَدَدْنَا لَکُمُ الْکَرَّۃَ عَلَیْهِمْ وَاَمْدَدْنٰکُمْ

اور یہ ایک وعدہ تھا | پورا ہو کر رہنے والا | پھر ہم نے لوٹا دی | تمہاری باری | اُن پر | اور ہم نے تمہیں مدد دی

اور (پہلا) وعدہ پورا ہو کر رہا۔ پھر ہم نے (دوبارہ) تمہیں اُن پر غلبہ دیا اور مال و دولت اور

آیت نمبر آسان تفسیر

سورۂ بنی اسرائیل

(۱) اللہ ہر نقص وعیب سے پاک ہے، جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت سے ایک سال پہلے ایک رات جب حضورؐ بیت اللہ کے پاس مقام حجر میں نینداور بیداری کی حالت میں تھے براق پر سوار کر کے مسجد الحرام سے بیت المقدس تک جس میں اللہ نے ظاہری اور باطنی برکات (سرسبزی وشادابی، معدنی ذخائر اور انبیاء کا مسکن ومدفن ہونا وغیرہ) رکھی ہیں آپ کو اپنی قدرت کے کچھ نشان (مثلاً رات کے چند لمحوں میں اتنا لمبا سفر طے کر کے مکہ سے بیت المقدس تک جانا اور انبیاء کی ارواح کا مشاہدہ دیکھنا اور ان کو نماز پڑھانا اور وہاں سے سدرۃ المنتہیٰ تک جسم مبارک کے ساتھ معراج اور اللہ سے گفتگو کا شرف حاصل ہونا وغیرہ معجزے) دکھانے کو سیر کرائی بلاشبہ اسے ہر طرح کی قدرت ہے وہی سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔

(۲) اور ہم نے بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے حضرت موسیٰؑ پر تورات نازل کر کے حکم دیا کہ تم ہمارے سوا کسی کو اپنا کارساز نہ بناؤ۔ یعنی توحید الٰہی پر قائم رہو۔

(۳) اے بنی اسرائیل! تم تو ان لوگوں کی اولاد ہو جو طوفان نوح علیہ السلام میں ان کے ہمراہ کشتی پر سوار تھے اور بلاشبہ نوحؑ اللہ کے شکر گذار بندے تھے ان تمام باتوں کے باوجود دین حق کا انکار کر کے اللہ کی ناشکری کیوں کرتے ہو۔

(۴) اور تورات میں ہم نے بنی اسرائیل کو صاف کہہ دیا تھا کہ تم زمین میں دو بار فساد کرو گے اور سرکشی اور نافرمانی کا مظاہرہ کر کے سزا پاؤ گے۔ (ف) دو بار کے فساد سے مراد اول احکام تورات کی مخالفت اور نبی اشعیاء کا قتل اور دوسرے زکریا ویحییٰ علیہما السلام وغیرہ انبیاء کا قتل، اور حضرت عیسیٰؑ کے قتل کی کوشش مراد ہیں۔

(۵) پس جب تمہارے پہلے فساد اور سرکشی کے نتیجے میں، بدلے میں عذاب کا وعدہ پورا کرنے کا وقت آ گیا تو ہم نے تمہیں سزا دینے کے لئے اپنے سخت جنگجو بندے بخت نصر بابلی) اور ان کے لشکر لا کھڑے کر دیئے جنہوں نے ارضِ فلسطین میں تمہارے شہروں میں گھس کر تمہیں تباہ وبرباد کر دیا اور اللہ کا وعدہ پورا ہو کر ہی رہتا ہے۔

افعال: تَعْلُنَّ: تم چڑھ جاؤ گے، بلند ہو جاؤ گے، تم سرکشی کرو گے۔ جَاسُوْا: وہ گھس پڑے، داخل ہو گئے۔
اسماء: اُوْلٰىهُمَا: ان دونوں میں سے پہلی۔ دُوْنِيْ: میرے سوا، علاوہ، میرا غیر۔ عَلَوْا: وہ غالب آئے، عُلُوٌّ سے ماضی کا صیغہ۔

بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۝٦ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ

مالوں سے | اور بیٹوں سے | اور بنا دیا ہم نے تمہیں | زیادہ | لشکر | اگر تم نے بھلائی کی | تو تم نے بھلائی کی

اولاد سے تمہاری مدد کی اور تمہارا لشکر بڑھا دیا اگر تم نے نیک کام کئے تو اپنی خاطر کئے

لِاَنْفُسِكُمْ ۟ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ۭ فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ

اپنی جانوں کے لئے | اور اگر تم نے برائی کی | تو (اپنی جانوں) کے لئے | پھر جب آیا | دوسرے وعدے (کا وقت)

اور اگر تم نے برے کام کئے تو بھی اپنے لئے۔ پھر جب دوسرے وعدے (کا وقت) آ

لِيَسُوْۗءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ

تاکہ وہ بگاڑ دیں | تمہارے چہرے | اور وہ داخل ہو جائیں | مسجد میں | جیسے وہ داخل ہوئے | پہلی بار

کہ وہ (دشمن) تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور وہ مسجد (اقصیٰ) میں گھس جائیں جیسے وہ پہلی بار گھسے تھے

وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۝٧ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ

اور تاکہ ویران کریں | جہاں غلبہ پائیں | پوری طرح ویران | امید ہے کہ | تمہارا رب | وہ رحم کرے تم پر

اور یہ کہ جہاں غلبہ پائیں اسے پوری طرح برباد کردیں امید ہے تمہارا رب تم پر رحم کرے

وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ

اور اگر تم پھر وہی کرو گے | (تو) ہم (بھی) وہی کریں گے | اور بنایا ہم نے | جہنم (دوزخ) | کافروں کے لئے

اور اگر پھر تم نے وہی کچھ کیا تو ہم بھی وہی کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لئے

حَصِيْرًا ۝٨ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ

قید خانہ | بیشک یہ | قرآن | راستہ دکھاتا ہے وہ جو | سب سے سیدھا ہے | اور خوشخبری دیتا ہے

قید خانہ بنا رکھا ہے۔ بیشک یہ قرآن اس راہ کی رہنمائی کرتا ہے جو سب سے سیدھی ہے اور یہ ان مومنوں کو

الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۝٩

مومنوں کو | وہ جو | عمل کرتے ہیں | اچھے | کہ ان کے لئے | اجر ہے | بڑا

خوشخبری دیتا ہے جو اچھے عمل کرتے ہیں کہ ان کے لئے بڑا اجر ہے۔

وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝١٠

اور یہ کہ جو لوگ | ایمان نہیں لاتے | آخرت پر | ہم نے تیار کیا ہے | ان کے لئے | عذاب | دردناک

اور یہ کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے اُن کے لئے دردناک عذاب تیار کررکھا ہے۔

وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاۗءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ

اور دعا کرتا ہے | انسان | برائی کی | (جیسے) اس کی دعا ہو | بھلائی کی | اور ہے | انسان

اور بعض انسان عذاب کے لئے ایسے دعا کرتا ہے جیسے وہ بھلائی کی دعا کرتا ہے اور انسان

عَجُوْلًا ۝١١ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ

جلد باز | اور ہم نے بنایا | رات | اور دن کو | دو نشانیاں | پھر ہم نے مٹادی | نشانی | رات کی

بڑا ہی جلد باز ہے۔ اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا پھر رات کی نشانی کو ہم نے بے نور بنادیا

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۶) پھر توبہ کرنے پر تمہیں دوبارہ ان سرکش لوگوں پر غلبہ عطا کر دیا اور حضرت دانیال کو تم میں سے شام کی حکومت بخشی اور تمہیں مال و اولاد اور لشکروں سے طاقت دی۔

(۷) اس دوران میں اگر تم نے دین حق کی پیروی میں نیک اعمال کئے تو ان کا بدلہ بھی پالیا اور جو برے اعمال کئے سو ان کا وبال بھی تمہیں پر پڑا پھر جب تمہارے دوسری بار کے فساد کے نتیجے میں اللہ کے عذاب کے وعدہ کا وقت آ پہنچا تو اپنے ایک اور جابر و ظالم بندے طیطس رومی وغیرہ تمہاری سزا دہی کے لئے بھیج دیئے جنھوں نے رفع مسیح سے ستر سال بعد مار مار کر تمہاری شکلیں بگاڑ دیں اور بیت المقدس میں گھس کر اس کو برباد کر دیا جیسے کہ پہلے حملہ میں بخت نصر وغیرہ نے اس کو تباہ کیا تھا اور تورات وغیرہ کو جلا دیا تھا۔

(۸) اور ہم نے فیصلہ کر دیا کہ اس کے بعد تمہارے توبہ کرنے پر امید ہے کہ اللہ تم پر رحم کرے گا اور اگر تم پھر دین کی مخالفت کرو گے تو ہم بھی تمہیں پھر ویسی ہی سزا دیں گے چنانچہ یہود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب اور مخالفت سے دوبارہ سرکشی کی تو اللہ نے آپ کو ان پر غلبہ عطا فرمایا اور **بنی قریظہ** کو قتل اور **بنی نضیر** کو جلاوطنی اور باقیوں کو یہ سزا دی کہ وہ اسلامی حکومت کو جزیہ ادا کریں اور دین کے منکروں کے لئے ہم نے دوزخ کو قید خانہ بنا دیا ہے کہ کبھی اس سے نکل نہ سکیں۔

(۹) واقعی یہ قرآن تو اللہ کے سچے دین (اسلام) کی طرف ہدایت کرتا اور نیک عمل کرنے والے ایمانداروں کو قیامت میں بڑے اجر کی خوشخبری سناتا ہے۔

(۱۰) اور اس بات کی بھی خوشخبری سناتا ہے کہ ان کے دشمن جو روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے لئے آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

(۱۱) اور انسان غصہ سے جھنجھلا کر یا تمسخر سے اپنے لئے ہلاکت اور بربادی کی اس طرح درخواست کرتا ہے جیسا کہ اپنی بھلائی اور بہتری کے لئے کرنی چاہئے کیونکہ وہ بڑا جلد باز ہے اور یہ نہیں سوچتا کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔

افعال: اَحْسَنْتُمْ: تم نے بھلائی کی' نیکی کی اِحْسَانٌ سے۔ اَسَأْتُمْ: تم نے برا کیا' تم نے برائی کی اِسَاءَ ةٌ سے۔ یَسُوْٓءُا: تاکہ وہ بگاڑ دیں سُوْءٌ مصدر (مضارع)۔ عُدْتُمْ: تم نے پھر کیا' دوبارہ کیا عَوْدٌ سے ماضی۔

اسماء: تَتْبِیْرًا: ہلاک کرنا' ویران کرنا مصدر ہے۔ یُتَبِّرُوْا: تباہ کر دیں۔ حَصِیْرًا: زندان خانہ' قید خانہ حَصْرٌ سے۔ دُعَآءَ هٗ: اس کا دعا کرنا' مانگنا۔

وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ

اور ہم نے بنایا | دن کی نشانی کو | دکھانے والی | تا کہ تم تلاش کرو | فضل (روزی) | اپنے رب کی طرف سے

اور دن کی نشانی کو روشن بنایا تاکہ تم اپنے رب کا فضل (یعنی روزی) تلاش کرو

وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ

اور تا کہ تم معلوم کرو | گنتی | برسوں کی | اور حساب | اور ہر چیز کو | ہم نے بیان کردیا ہے

اور تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب جان سکو اور ہر ایک چیز کو ہم نے تفصیل کے ساتھ بیان

تَفْصِيْلًا ﴿۱۲﴾ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰۗىِٕرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ وَنُخْرِجُ

تفصیل کے ساتھ | اور ہر انسان | لٹکا دی ہم نے | اُس کی قسمت (عملنامہ) | اس کی گردن میں | اور ہم نکالیں گے

کردیا ہے اور ہم نے ہر شخص کے نامہ اعمال کو اس کے گلے کا ہار بنا رکھا ہے اور قیامت کے دن

لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ

اس کے لئے | قیامت کے دن | ایک کتاب کہ | پائے گا اُسے | کھلی ہوئی | پڑھ لے | اپنی کتاب (نامہ اعمال)

ہم اس کے لئے ایک کتاب نکالیں گے جسے وہ کھلی ہوئی پائے گا۔ (اور کہا جائے گا) اپنا اعمال نامہ پڑھ لے

كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ﴿۱۴﴾ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا

کافی ہے | تو خود | آج | اپنے خلاف | حساب لینے والا | جس نے | ہدایت پائی | تو یقیناً

آج تو اپنے اعمال کے حساب کے لئے خود ہی کافی ہے۔ جو کوئی ہدایت اختیار کرتا ہے تو صرف

يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۭ وَلَا تَزِرُ

اس نے ہدایت پائی | اپنے لئے | اور جو گمراہ ہوا | تو وہ گمراہ ہوا | اپنے لئے | اور نہیں بوجھ اٹھاتا

اپنے ہی لئے اختیار کرتا ہے اور جو کوئی گمراہ ہوتا ہے تو وہ اپنے ہی نقصان کے لئے گمراہ ہوتا ہے اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا

وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾

کوئی بوجھ اٹھانے والا | بوجھ | دوسرے کا | اور نہیں ہم | عذاب دینے والے | جب تک | ہم (نہ) بھیجیں | کوئی رسول

کسی دوسرے شخص کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا اور ہم عذاب نہیں دیتے جب تک کوئی رسول نہ بھیج دیں

وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا

اور جب | ہم نے چاہا | کہ ہم ہلاک کریں | کسی بستی کو | تو ہم نے حکم بھیجا | اس کے خوشحال لوگوں کو | تو انہوں نے نافرمانی کی اس میں

اور جب ہم نے کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہا تو ہم نے اس کے خوشحال لوگوں کو حکم بھیجا تو انہوں نے اس میں نافرمانی کی

فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا

پھر ثابت ہوئی ہے ان پر | بات (عذاب کی) | پس ہلاک کیا ہم نے اس کو | پوری طرح ہلاک | اور کتنی ہی | ہم نے ہلاک کردیں

پھر اُن پر (عذاب کا) حکم ثابت ہوگیا پھر ہم نے انہیں بری طرح ہلاک کردیا

مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ

بستیاں | نوح کے بعد | اور کافی ہے | آپ کا رب | گناہوں کی | اپنے بندوں کے

اور ہم نے نوح کے بعد کتنی ہی بستیاں ہلاک کردیں۔ اور آپ کا پروردگار اپنے بندوں کے گناہوں کو

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۲) اور رات اور دن دونوں ہماری قدرت کے نشان ہیں جن میں انسان کے لئے ہزاروں فوائد ہیں جب رات ختم ہو جاتی ہے تو دن نمودار ہو جاتا ہے اور ہر چیز صاف نظر آنے لگتی ہے کہ تم اس کی روشنی میں روزی کے حصول کے لئے کاروبار اور اپنے معاملات میں سورج اور چاند کی مدد سے سالوں کی گنتی اور حساب کر سکو اور قرآن میں ہم نے ہر چیز کی تفصیل لکھ دی ہے۔

(۱۳) ہر انسان کی قسمت اور اس کا عمل ہم نے اس کے لئے لازم کر دیا ہے کہ وہ اس سے چھٹکارا نہیں پا سکتا جو عمل یہاں کرے گا اس کا بدلہ وہاں پائے گا۔ اور اس کے سب اعمال۔ نامۂ اعمال میں درج ہوں گے جو قیامت کے روز کھول کر اس کے ہاتھ میں دے دیا جائے گا کہ وہ اپنے سب اعمال دیکھ سکے۔

(۱۴) پھر حکم ہوگا کہ اپنا اعمالنامہ خود پڑھ لے آج اپنے اعمال کا حساب کرنے کے لئے تو خود کافی ہے۔

(۱۵) جو شخص دنیا میں دین حق پر چلا سو آخرت میں اس کا نفع اسی کو ہوگا اور جو گمراہ رہا۔ اس کا وبال بھی اسی کی گردن پر ہوگا۔ کوئی شخص دوسرے کے گناہ اپنے ذمے نہ لے گا اور اللہ کا دستور یوں واقع ہوا ہے کہ جب تک کسی قوم کی طرف رسول بھیج کر اس کو حق و باطل سے باخبر نہیں کر دیا جاتا۔ اس وقت تک اس کو عذاب نہیں دیا جاتا۔

(۱۶) اور جب اللہ کسی قوم کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اس کے عیش پرست اور بااثر لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں لیکن وہ نافرمانی کرنے لگتے ہیں اور ان پر اللہ کے عذاب کا آنا لازم ہو جاتا ہے اور انہیں بری طرح ہلاک کر دیا جاتا ہے۔

افعال: یَلْقٰهُ: وہ اس کو پائے گا۔ اَرَدْنَا: ہم نے چاہا' اِرَادَةٌ سے ماضی۔ نُهْلِكَ: اِهْلَاكٌ مصدر' کہ ہم تباہ کر دیں گے مضارع۔

اسماء: مُبْصِرَةً: واضح روشن' دکھانے والی' خود روشن اور دوسری چیزوں کو روشن کرنے والی۔ اَلْزَمْنٰهُ: ہم نے اس کے لئے لگا دیا ہے' لازم کر دیا ہے۔ مُعَذِّبِيْنَ: سخت عذاب دینے والے۔ مُتْرَفِيْهَا: بستی کے عیش پرست دولت مند لوگ۔ دَمَّرْنٰهَا: ہم نے اس کو اکھیڑ مارا' ہم نے اس کو تباہ کر کے چھوڑ دیا۔

خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿١٧﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا

خبر رکھنے والا | دیکھنے والا ہے | جو کوئی | چاہتا ہے | جلدی (دنیا میں) | ہم جلد دے دیں گے | اس کو | اس (دنیا) میں

جاننے والا اور دیکھنے والا کافی ہے جو کوئی جلدی (دنیاوی نفع) چاہتا ہے ہم جس قدر چاہیں اور جس کو چاہیں جلدی (دنیا میں)

مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا

جتنا ہم چاہیں | جس کیلئے | ہم چاہیں | پھر | ہم نے ٹھہرا دیا ہے | اس کے لئے | دوزخ | وہ داخل ہوگا اس میں

دے دیں گے پھر ہم نے اس کے لئے دوزخ مقرر کر رکھی ہے جس میں وہ ذلیل و خوار

مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿١٨﴾ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا

مذمت کیا ہوا | دھتکارا ہوا | اور جو کوئی چاہے | آخرت | اور کوشش کی اس نے | اس کے لئے | اس کی سی کوشش

ہوکر داخل ہوگا۔ اور جو شخص آخرت چاہے اور اس کے لئے اتنی ہی کوشش بھی کرے جتنی کہ کرنی چاہئے

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿١٩﴾ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ

اور وہ ایمان والا ہو | پس یہی لوگ ہیں | جن کی کوشش | مقبول ہوئی | ہر ایک کو | ہم دیتے ہیں | ان کو بھی

اور وہ مومن بھی ہو تو ایسے لوگوں کی کوشش مقبول ہوگی (اے پیغمبر!) ہم تیرے رب کی عطاء (دنیوی) سے ان کو بھی

وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ۭ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿٢٠﴾

اور ان کو بھی | بخشش سے | تیرے رب کی | اور نہیں ہے | بخشش | تیرے رب کی | روکی جانے والی

اور اُن کو بھی، ہر ایک کو دیتے ہیں۔ اور آپ کے رب کی (دنیاوی) عطا کسی پر بند نہیں۔

اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ

دیکھو! | کس طرح | ہم نے فضیلت دی | بعض کو | بعض پر | اور آخرت ہے | بڑے درجوں والی

دیکھو! کس طرح ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی۔ اور البتہ آخرت کے درجے سب سے بڑے اور فضیلت

وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿٢١﴾ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا

اور بہت بڑی | فضیلت میں | (اے مخاطب) نہ بنا | ساتھ | اللہ کے | کوئی دوسرا معبود | پس تو بیٹھ رہے گا | مذمت کیا ہوا

میں سب سے برتر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور معبود نہ بناؤ ورنہ ذلیل و خوار ہو

مَّخْذُوْلًا ﴿٢٢﴾ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ

ذلیل ہوکر | اور حکم فرما دیا | تیرے رب نے | کہ عبادت نہ کرو | مگر صرف اسی کی | اور ماں باپ سے

بیٹھ رہو گے۔ اور تمہارے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ

اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا

حسن سلوک کرو | اگر وہ پہنچ جائیں | تیرے سامنے | بڑھاپے کو | ان میں سے ایک | یا وہ دونوں

حسن سلوک سے پیش آؤ اور ان میں سے ایک یا وہ دونوں تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں

فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا

تو نہ کہو | انہیں | اُف (بھی) | مت جھڑک انہیں | اور کہہ | ان سے | بات

تو تم ان کو اُف تک نہ کہو اور نہ اُن کو جھڑکو اور ان کے ساتھ نرمی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۷) اور کتنی ہی قوموں کو حضرت نوح علیہ السلام کے بعد ان کے جرموں کی وجہ سے اللہ نے ہلاک کر دیا اور اللہ جو اپنے بندوں کے گناہوں سے خوب واقف اور ان کے سب اعمال دیکھتا ہے انہیں سزا دینے کے لئے کافی ہے۔

(۱۸) جو لوگ صرف دنیا چاہتے ہیں۔ان میں سے ہم جس کے لئے جتنا چاہیں دنیا میں جلدی دے دیتے ہیں پھر آخرت میں دنیا کے ایسے متوالوں کے لئے دوزخ تیار ہے۔جس میں وہ تباہ حال اللہ کی رحمت سے محروم داخل ہوگا۔

(۱۹) اور ایماندار آخرت چاہتا ہے' اور اس کے لئے ہمیشہ' جیسا کہ اس کا حق ہے' کوشش بھی کرتا رہتا ہے۔یعنی نیک اعمال کرتا ہے آخرت میں ایسے ہی لوگوں کی کوشش پسند کی جائے گی۔

(۲۰) دنیا میں' طالب دنیا اور طالب آخرت میں سے ہر ایک کی اللہ اپنی رحمت سے حکمت کے مطابق مدد کرتا ہے اور اس کا رزق دنیا میں کفر و گناہ کی وجہ سے کسی پر بند نہیں بلکہ مومن اور کافر سب پر عام ہے۔

(۲۱) غور کرو کہ دنیا میں مال و دولت و اولاد و مرتبہ میں اللہ نے ایک کو دوسرے پر کیسی برتری بخشی ہے پس ایسے ہی آخرت میں بھی اعمال کے لحاظ سے سب کے درجے مختلف ہوں گے۔البتہ آخرت کے درجات اور اس کی فضیلت بہت بڑھ کر ہوگی۔

(۲۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے سب امت کو خطاب ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ ٹھہراؤ ورنہ آخرت میں بہت بدحال اور محتاج ہو کر بیٹھنا پڑے گا۔

انعال: مَحْظُوْرًا: ممنوع' روکی گئی' بند کر دی گئی' اسم مفعول (واحد مذکر)۔تَفْضِيْلًا: بزرگی دینا' فضیلت دینا' تَفْضِيْلٌ مصدر ہے درمیانی حالت سے زیادہ ہونے کا نام فضل ہے۔

كَرِيْمًا ﴿٢٣﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ

شفقت کے ساتھ | اور جھکا دے | ان کے لئے | بازو | عاجزی کا | مہربانی سے | اور کہہ

بات کرو اور شفقت و عاجزی کے ساتھ ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا

رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿٢٤﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ

اے میرے رب! | ان دونوں پر رحم فرما | جیسے | انہوں نے میری پرورش کی | بچپن میں | تمہارا رب | خوب جانتا ہے

کرو کہ اے میرے ربّ! ان دونوں پر رحم فرما جیسے انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی تمہارا ربّ خوب جانتا ہے

بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ

جو | تمہارے دلوں میں ہے | اگر تم ہوگے | نیک | تو بیشک وہ | ہے | رجوع کرنے والوں کے لئے

جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اگر تم نیک ہوگے تو بیشک وہ رجوع کرنے والوں کو

غَفُوْرًا ﴿٢٥﴾ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ

بخشنے والا | اور دے | رشتہ دار کو | اس کا حق | اور مسکین | اور مسافر کو

بخشنے والا ہے۔ اور رشتہ داروں اور محتاجوں اور مسافروں کو ان کا حق ادا کرو

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿٢٦﴾ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ

اور فضول خرچی نہ کر اندھا دھند | بیشک | فضول خرچ | ہیں | بھائی | شیطانوں کے

اور دولت کو فضول خرچی میں نہ اڑاؤ۔ بیشک فضول خرچ لوگ شیطانوں کے بھائی ہیں

وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿٢٧﴾ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ

اور ہے | شیطان | اپنے رب کا | ناشکرا | اور اگر تو منہ پھیرلے | ان سے

اور شیطان اپنے ربّ کا ناشکرا ہے۔ اور اگر تم اپنے ربّ کی رحمت (یعنی رزق) کی تلاش میں

ابْتِغَاۗءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿٢٨﴾

انتظار میں | رحمت کے | اپنے رب کی | جس کی تمہیں امید ہو | تو کہہ دے | اُن سے | بات | نرمی سے

کہ جس (کے آنے) کی تمہیں اُمید ہو ان کی طرف فی الحال توجہ نہ کرسکو تو اُن سے نرمی سے بات کہہ دیا کرو

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ

اور نہ رکھ | اپنا ہاتھ | بندھا ہوا | اپنی گردن تک | اور نہ اسے کھول | پوری طرح کھولنا

اور اپنا ہاتھ اپنی گردن تک بندھا ہوا نہ رکھو۔ (یعنی کنجوس نہ بنو) اور نہ اُسے پوری طرح (خرچ کیلئے) کھول دو

فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿٢٩﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ

کہ تو بیٹھا رہ جائے | شرمندہ | پچھتاتا ہوا | بیشک تیرا رب | فراخ کردیتا ہے

ورنہ تم شرمندہ اور تہی دست ہوکر بیٹھ جاؤ گے بیشک تمہارا ربّ جس کسی کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کردیتا ہے

الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ

روزی | جس کی وہ چاہتا ہے | اور تنگ کردیتا ہے | بیشک وہ | ہے اپنے بندوں کی

اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کردیتا ہے۔ یقیناً وہ اپنے بندوں

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۲۳) اور اللہ نے حکم فرما دیا ہے کہ اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ سے نیک سلوک کرو اور اگر ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو جائیں تو انہیں بے ادبی سے اُف تک نہ کہو اور نہ انہیں برا بھلا کہو اور ان سے ادب و احترام کے ساتھ کلام کرو۔

(۲۴) اور ان کے ساتھ خاطر مدارات اور عاجزی سے پیش آؤ اور اللہ سے ان کے حق میں دعا کرو کہ بارخدایا! جس طرح مہربانی اور شفقت سے انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی تھی تو بھی ان پر رحم فرما۔

(۲۵) اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ کو خوب معلوم ہے اگر تم واقعی سچے دل سے والدین کا احترام کرو گے تو بلاشبہ اللہ ایسے لوگوں کو بخش دے گا جو اپنی خطا اور کوتاہیوں سے خدا کے حضور میں توبہ اور رجوع کرتے ہیں۔

(۲۶) اور والدین سے نیک سلوک کے علاوہ اپنے قریبی رشتہ دار اور مسکین اور مسافر سے بھی نیک سلوک کرنا اور فضول خرچی سے بچنا لازم ہے۔

(۲۷) اور کچھ شک نہیں کہ بے جا فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے اس کی پیروی کرنے سے بچنا واجب ہے۔

(۲۸) اور اگر قریبی عزیز اور مسکین اور مسافر کی امداد کرنے سے صرف اس لئے منہ پھیرنا پڑے کہ فی الحال تمہارے پاس کچھ موجود نہیں اور آئندہ اللہ سے ملنے کی امید ہے تو نہایت نرمی سے معذرت کر دینی چاہئے۔ بداخلاقی اور سختی سے جواب نہ دینا چاہئے۔

(۲۹) محتاج اور مسکین کو دینے میں، نہ حد سے زیادہ کنجوسی کرو، اور نہ ہی اپنی طاقت سے زیادہ خرچ کرو کہ خود بھیک مانگنی پڑے اور لوگوں کی ملامت کا نشانہ بن جاؤ بلکہ اعتدال کرو۔

افعال: رَبَّیٰنِیۡ: ان دونوں نے مجھ کو پالا، میری پرورش کی۔ تُبَذِّرۡ: تو بے جا خرچ کرے، تَبۡذِیۡرٌ سے مضارع۔ تُعۡرِضَنَّ: تو منہ پھیرے، تغافل کرے، اِعۡرَاضٌ سے مضارع۔ تَبۡسُطۡهَا: تو اس کو کھولے، کشادہ کرے۔

اسماء: اَوَّابِیۡنَ: بہت رجوع کرنے والے، اَوَّابٌ کی جمع کثرت سے توبہ واستغفار کرنے والے۔ اَلۡمُبَذِّرِیۡنَ: مال کو فضول برباد کرنے والے، بیکار بکھیرنے والے اسم فاعل۔ مَّيۡسُوۡرًا: آسان، نرم، يُسۡرٌ سے اسم مفعول۔ مَغۡلُوۡلَةً: کامل بخیل، بالکل بندھا ہوا، اسم۔ بَسۡطِ: کھول دینا، کشادہ کرنا، پھیلانا، مصدر ہے۔

خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا ﴿۳۰﴾ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ

خبر رکھنے والا دیکھنے والا | اور نہ قتل کرو | اپنی اولاد کو | ڈر سے | مفلسی کے

کی خبر رکھنے والا اور دیکھنے والا ہے۔ اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرنا۔

نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ﴿۳۱﴾

ہم ہی | رزق دیتے ہیں انہیں | اور تم کو (بھی) | بیشک اُن کا قتل | ہے | گناہ | بڑا

ہم ہی اُنہیں رزق دیتے ہیں اور تم کو بھی بیشک اُن کو قتل کرنا بڑے گناہ کی بات ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ﴿۳۲﴾

اور قریب نہ جاؤ | زنا کے | بیشک یہ | ہے | بےحیائی | اور بُرا | راستہ

اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ، بیشک یہ بے حیائی ہے اور بُرا طریقہ ہے

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ

اور قتل نہ کرو | (اس) جان (کو) | جسے حرام کیا ہے | اللہ نے | مگر | حق کے ساتھ

اور اس جان کو قتل نہ کرو جسے (قتل کرنا) اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے، مگر جائز طور پر

وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا

اور جو کوئی قتل کیا جائے | ظلم کے ساتھ | تو ہم نے دیا | اس کے وارث کو | غلبہ (اختیار)

اور جو کوئی بے گناہ مارا جائے تو ہم نے اس کے وارث کو ایک اختیار (قصاص) دیا ہے

فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿۳۳﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا

پس حد سے نہ بڑھے | قتل میں | بیشک وہ | مدد دیا گیا ہے | اور پاس نہ جاؤ

سو اسے چاہئے کہ (قاتل کے) قتل کرنے میں حد سے نہ بڑھے، کیونکہ اسے مدد دی گئی ہے۔ اور یتیم کے مال کے

مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ

مال | یتیم کے | مگر اس طریقہ سے | کہ وہ | سب سے بہتر ہو | یہاں تک کہ وہ پہنچ جائے

قریب بھی نہ جاؤ مگر صرف اس طور پر، جو اس کے حق میں بہتر ہو، یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو

اَشُدَّهٗ ۠ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۴﴾ وَاَوْفُوا

اپنی جوانی کو | اور پورا کرو | عہد کو | بیشک | عہد | ہے پوچھا جانے والا | اور پورا کرو

پہنچ جائے اور عہد پورا کیا کرو بیشک عہد کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا اور جب تم کچھ ناپ

الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ

پیمانہ | جب تم ناپ کرو | اور وزن کرو | ترازو کے ساتھ | درست | یہ | بہتر ہے

کر دو تو پورا ناپو اور جب وزن کرو تو ترازو درست رکھ کر تولا کرو یہ بہت بہتر ہے

وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۳۵﴾ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ

اور سب سے اچھا ہے | انجام کے اعتبار سے | اور پیچھے نہ پڑ | کہ نہیں | تجھے | اس کا | علم

اور انجام کے اعتبار سے سب سے اچھا ہے۔ اور اس بات کے پیچھے نہ پڑو جس کا تمہیں (پختہ) علم نہیں۔

آیت نمبر　　آسان تفسیر

(۳۰) اور روزی کا کشادہ اور کم کرنا تو اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ بیشک وہ اپنے بندوں سے خوب واقف ہے اور وہ سب کچھ دیکھتا ہے۔

(۳۱) اور اپنی اولاد کو تنگ دستی کے خوف سے قتل نہ کرو' تمہارا اور ان سب کا رزق ہمارے ذمہ ہے اور ان کا قتل کرنا بڑا جرم ہے۔

(۳۲) اور زنا کے پاس بھولے سے بھی نہ جاؤ۔ کیونکہ وہ سخت بے حیائی اور بہت برا طریقہ ہے۔

(۳۳) اور بغیر قصاص کسی شخص کو قتل کرنا حرام ہے اور جو شخص ناحق قتل کیا جائے اس کے وارثوں کو قصاص لینے کا اختیار دیا گیا ہے لیکن اسے قصاص میں زیادتی نہ کرنی چاہئے کہ قاتل کی جگہ غیر قاتل کو یا اس کے ساتھ کسی اور بے گناہ کو قتل کرنے لگے یا ناک وکان وغیرہ کاٹ کر مُثلہ (مَسخ) کرنے لگے۔ ہاں! حکومت' جائز طور پر قصاص لینے میں اس کی ضرور مدد کرے گی۔

(۳۴) اور یتیم کے جوان ہونے تک اس کے مال کو ہاتھ لگانا صرف اسی صورت میں جائز ہے کہ اس کی حفاظت اور خیرخواہی مقصود ہو اور شرع کے موافق جو وعدہ کرلیا کرو اس کا پورا کرنا لازم ہے کیونکہ قیامت کے دن اس کے متعلق ضرور پوچھا جائے گا۔

(۳۵) اور آپس کے لین دین اور تجارت میں ماپ اور تول پورا رکھا کرو ڈنڈی نہ مارا کرو۔ یہ عدل وانصاف دنیا میں بھی بہتر ہے کہ اس سے جھگڑے مٹ کر امن قائم ہوتا ہے اور آخرت میں بھی اس کا انجام بہت اچھا ہے کہ نجات حاصل ہوتی ہے۔

افعال: کِلْتُمْ: جب تم پیمانہ بھر کر دو' کَیْلٌ مصدر ماضی۔ وَلِیِّہٖ: اس کے وارث وَلَایَۃٌ سے۔

إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ

بیشک | کان | اور آنکھ | اور دل | اس ہر ایک | سے متعلق

بیشک کان، آنکھ اور دل سب سے متعلق ضرور پوچھا

مَسْـُٔولًا ﴿٣٦﴾ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ

پوچھا جانے والا (ہے) | اور نہ چل | زمین میں | غرور کرتا ہوا | بیشک تو | ہرگز نہ پھاڑے گا

جائے گا۔ اور زمین میں غرور کرتا ہوا نہ چل، بیشک نہ تو تم زمین کو

الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا ﴿٣٧﴾ كُلُّ ذَٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ

زمین کو | اور ہرگز نہ پہنچے گا | پہاڑ (کی) | بلندی (کو) | یہ سب | ہے اس کی برائی

پھاڑ سکو گے اور نہ بلندی میں پہاڑوں کو پہنچ سکو گے۔ یہ تمام برائیاں تیرے رب کے

عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوهًا ﴿٣٨﴾ ذَٰلِكَ مِمَّآ أَوْحَىٰٓ إِلَيْكَ رَبُّكَ

نزدیک تیرے رب کے | ناپسندیدہ | یہ (ان باتوں) میں سے ہے | جو وحی کی ہے | تیری طرف | تیرے رب نے

نزدیک ناپسندیدہ ہیں۔ یہ حکمت کی (ان باتوں) میں سے ہے جو تیرے رب نے تیری طرف

مِنَ الْحِكْمَةِ ۗ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتُلْقَىٰ

حکمت میں سے | اور نہ بنا | اللہ کے ساتھ | معبود کوئی اور | کہ پھر تو ڈال دیا جائے

وحی کی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور معبود نہ بنا ورنہ شرمندہ

فِي جَهَنَّمَ مَلُومًا مَدْحُورًا ﴿٣٩﴾ أَفَأَصْفَاكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِينَ

دوزخ میں | ملامت کیا ہوا | دھتکارا ہوا | کیا پسند کیا ہے تمہیں | تمہارے رب نے | بیٹوں کے لئے؟

دھتکارا ہوا قرار پاکر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا (اے مشرکو!) کیا تمہارے رب نے تمہیں تو بیٹے دیئے اور

وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلَٰٓئِكَةِ إِنَاثًا ۚ إِنَّكُمْ لَتَقُولُونَ قَوْلًا عَظِيمًا ﴿٤٠﴾

اور بنالیا | فرشتوں کو (اپنے لئے) | بیٹیاں | بیشک تم | البتہ کہتے ہو | بات بڑی (سخت)

خود اس نے فرشتوں کو بیٹیاں بنایا ہے؟ بیشک تم بڑی ہی سخت بات کہتے ہو۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ لِيَذَّكَّرُوا وَمَا يَزِيدُهُمْ

اور یقیناً ہم نے طرح طرح سے بیان کیا ہے | اس قرآن میں | تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں | اور نہیں بڑھاتا انہیں (یہ قرآن)

اور اس قرآن میں ہم نے طرح طرح سے بیان کیا ہے تاکہ لوگ سمجھیں مگر (اس سے تو) ان (کفار) کی

إِلَّا نُفُورًا ﴿٤١﴾ قُلْ لَوْ كَانَ مَعَهُۥٓ آلِهَةٌ كَمَا يَقُولُونَ

مگر نفرت میں | کہہ دیجئے | کہ اگر ہوتے | اس کے ساتھ | اور معبود | جیسے | وہ کہتے ہیں

نفرت زیادہ ہی ہوتی جاتی ہے۔ کہہ دیجئے کہ اگر اس کے ساتھ اور بھی معبود ہوتے جیسا کہ وہ کہتے ہیں

إِذًا لَّابْتَغَوْا إِلَىٰ ذِي الْعَرْشِ سَبِيلًا ﴿٤٢﴾ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ

تو اس وقت | وہ ضرور تلاش کرتے | عرش کے مالک کی طرف | کوئی راستہ | پاک ہے وہ | اور برتر ہے

تو اس صورت میں وہ عرش کے مالک کی طرف ضرور کوئی راستہ تلاش کرتے۔ وہ ایسی باتوں سے پاک ہے اور جو کچھ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۶) اور جس بات کا صحیح علم نہ ہو نہ اس پر اعتبار کرنا چاہئے اور نہ اس پر عمل کرنا چاہئے۔ کیونکہ قیامت میں کان' آنکھ' دل کے سب بارے میں ہر ایک سے باز پرس ہوگی۔

(۳۷) اور آدمی کو زمین میں تکبر اور غرور سے اکڑ کر نہ چلنا چاہئے کیونکہ نہ تو وہ شخص پاؤں مار کر زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ ہی اوپر کو گردن اٹھا کر اور سینہ تان کر اونچائی میں پہاڑوں کی برابری کر سکتا ہے لہٰذا اس کو غرور مناسب نہیں۔

(۳۸) یہ سب برے کام ہیں ان میں سے کوئی بھی اللہ کو پسند نہیں۔

(۳۹) یہ مذکورہ بالا نصیحتیں منجملہ ان حکمت کی باتوں کی ہیں جو اللہ نے آپ ؐ پر بذریعہ وحی نازل فرمائی ہیں اور اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ ٹھہرانا چاہئے ورنہ قیامت میں ملامت کیا ہوا اور رحمت الٰہی سے دھتکارا ہوا دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

(۴۰) مشرکو! کیا اللہ تمہیں تو بیٹے دیتا ہے اور اپنے لئے اس نے فرشتوں کو بیٹیاں بنالیا ہے؟ واقعی تم تو ایسی بات کہہ رہے ہو جو عقل سے دور ہے۔

(۴۱) اور ہم نے اس قرآن میں اپنے احکام کے انداز بدل بدل کر کئی طرح سے بیان کر دیئے ہیں کہ انہیں نصیحت ہو مگر ان کو تو اس سے نفرت ہی بڑھتی ہے۔

(۴۲) کہہ دیجئے کہ اگر اللہ کے ساتھ کچھ اور معبود بھی شریک ہوتے جیسا کہ مشرکین کہتے ہیں تو وہ ضرور عرش کے مالک سے جنگ کرتے اور کارخانہ عالم بالکل فنا ہو جاتا۔

انعال: تَقْفُ: تو پیچھے چل' پیچھے پڑ' قَفْوٌ سے مضارع۔ تَخْرِقَ: تو پھاڑے گا' چلنے میں زمین کو قطع کرے گا۔ تُلْقٰی: تو ڈالا جائے' اِلْقَاءٌ سے مضارع کا صیغہ۔

عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا ﴿۴۳﴾ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ

اس سے جو | وہ کہتے ہیں | بہت بلند | پاکیزگی بیان کرتے ہیں | اس کی | آسمان ساتوں

یہ لوگ کہتے ہیں اس سے وہ بہت زیادہ بلند اور بزرگ ہے۔ ساتوں آسمان اور زمین اور جو اُن میں ہیں

وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ ۚ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ

اور زمین | اور جو کوئی ان میں ہے | اور نہیں | کوئی چیز | مگر پاکیزگی بیان کرتی ہے | اس کی حمد کے ساتھ

سب کے سب اُس کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ اور کوئی چیز ایسی نہیں جو تعریف کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان نہ کرتی ہو

وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ۗ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾

لیکن | تم نہیں سمجھتے | تسبیح ان کی | بیشک وہ ہے | بردبار | بخشنے والا

لیکن تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے۔ یقیناً وہ بڑا تحمل والا اور بخشنے والا ہے۔

وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اور جب پڑھتے ہو تم | قرآن | ہم کر دیتے ہیں | تمہارے درمیان | اور ان کے درمیان جو | ایمان نہیں لاتے

اور جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے

بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾ وَّجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

آخرت پر | ایک پردہ | چھپا ہوا | اور ہم نے ڈال دیئے | ان کے دلوں پر

ایک چھپا ہوا پردہ حائل کر دیتے ہیں۔ اور ہم نے اُن کے دلوں پر پردے

اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۗ وَاِذَا ذَكَرْتَ

پردے | کہ وہ نہ سمجھیں اسے | اور ان کے کانوں میں | بوجھ ہے | اور جب | آپ یاد کرتے ہیں

ڈال دیئے کہ وہ اسے نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں بھاری پن پیدا کر دیتے ہیں۔ اور جب آپ قرآن میں

رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾

اپنے رب کو | قرآن میں | اکیلا | وہ بھاگتے ہیں | پیٹھ پھیر کر اپنی | نفرت کرتے ہوئے

اپنے یکتا رب کا ذکر کرتے ہیں تو وہ اپنی پیٹھ پھیر کر نفرت کرتے ہوئے بھاگ جاتے ہیں

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ

ہم خوب جانتے ہیں | جس غرض سے | وہ سنتے ہیں اس کو | جب | وہ کان لگاتے ہیں | تیری طرف

ہم خوب جانتے ہیں جب وہ آپ کی طرف کان لگاتے ہیں کہ وہ کس غرض سے سنتے ہیں

وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ

اور جب وہ | سرگوشی کرتے ہیں | جب | کہتے ہیں | ظالم | تم پیروی نہیں کرتے

اور جب وہ سرگوشیاں کرتے ہیں (یعنی) جب یہ ظالم کہتے ہیں (ایک دوسرے سے) کہ تم ایک ایسے آدمی کی

اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ

مگر صرف | ایک آدمی کی | جس پر جادو کیا گیا ہے | دیکھئے! | کیسی کیسی | بیان کیں | تمہارے لئے | مثالیں

پیروی کرتے ہو جس پر کسی نے جادو کر رکھا ہو۔ دیکھئے آپ کے لئے کیسی کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۳) اللہ ان شرک کی باتوں سے بہت پاک اور برتر ہے۔

(۴۴) ساتوں آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں موجود ہے سب اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد و تسبیح نہ کرتی ہو۔ (یعنی سب اس کے حکم پر چل کر اس کی قدرت اور عظمت کو ظاہر کرتی ہیں) لیکن تم اس کی تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے۔ بیشک وہ بڑا حلم والا معاف کرنے والا ہے۔

(۴۵) اور جب آپؐ قرآن پڑھ کر سناتے ہیں تو جو لوگ قیامت پر ایمان نہیں رکھتے ہم ان کے اور آپ کے درمیان ایک ایسا پردہ حائل کر دیتے ہیں جو بظاہر دکھائی نہیں دیتا۔

(۴۶) اور ان کے دلوں پر بھی پردے ڈال دیتے ہیں کہ وہ اسے سمجھ ہی نہ سکیں اور ان کے کانوں میں بوجھ رکھ دیتے ہیں کہ وہ انہیں سن ہی نہ سکیں اور جب آپ قرآن میں اللہ کی خالص توحید کا بیان کرتے ہیں تو وہ اس سے نفرت کر کے پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہیں۔

(۴۷) اور جب وہ مشرکین آپ کی طرف کان لگا کر باہم خفیہ مشورے کرتے ہوئے یوں کہتے ہیں کہ تم تو ایک سحر زدہ شخص کی پیروی کر رہے ہو تو ہم ہی خوب جانتے ہیں جس مطلب کے لئے وہ آپؐ کی طرف کان لگائے ہوئے ہوتے ہیں۔ یعنی وہ محض مذاق اور تکذیب کے لئے سنتے ہیں۔

انعال: تَفۡقَهُوۡنَ: تم سمجھتے ہو' تَفَقُّهٌ سے معنی سمجھنے' دریافت کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ۔ ذَكَرۡتَ: تو نے یاد کیا' ذکر کیا' ذِکۡرٌ سے ماضی۔ مَسۡتُوۡرًا: چھپایا ہوا' سَتۡرٌ مصدر' اسم مفعول۔

فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا

پس وہ گمراہ ہوئے | پس وہ نہیں پا سکتے | راستہ | اور وہ کہتے ہیں | کیا جب ہو جائیں گے ہم

پس وہ گمراہ ہو گئے ہیں لہٰذا وہ کوئی راستہ نہیں پا سکتے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ جب ہم ہڈیاں

عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ

ہڈیاں | اور ریزہ ریزہ | کیا ہم | پھر اٹھائے جائیں گے | پیدائش | نئی میں؟ | کہہ دیجئے

اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے کیا (پھر بھی) ہم نئے سرے سے پیدا ہو کر اٹھیں گے۔ کہہ دیجئے

كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ﴿۵۰﴾ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ

ہو جاؤ تم | پتھر | یا لوہا | یا کوئی اور | اس سے جو | بڑی ہو

تم پتھر یا لوہا ہو جاؤ۔ یا کوئی ایسی شے جو تمہارے نزدیک (پتھر یا لوہے

فِيْ صُدُوْرِكُمْ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ

تمہارے سینوں میں (دلوں میں) | پھر جلد کہیں گے | کون | ہمیں لوٹائے گا؟ | کہہ دیجئے | وہ جس نے | تمہیں پیدا کیا

سے بھی) بڑی (سخت) ہو سو اس پر کہیں گے کہ کون ہمیں دوبارہ زندہ کریگا۔ کہہ دیجئے! وہی جس نے تمہیں پہلی

اَوَّلَ مَرَّةٍ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ

پہلی بار | پس وہ ہلائیں گے | تمہاری طرف | اپنے سر | اور کہیں گے | کب ہوگا یہ

بار پیدا کیا تھا۔ تو (تعجب سے) تمہارے آگے اپنے سر ہلائیں گے (یعنی بات نہ مانیں گے) اور پوچھیں گے! ایسا کب ہوگا؟

قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ﴿۵۱﴾ يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ

کہہ دیجئے | شاید | کہ وہ ہو | نزدیک | جس دن | وہ پکارے گا تمہیں | تو تم جواب دو گے (تعمیل کرو گے)

کہہ دیجئے ہو سکتا ہے وہ قریب ہی ہو جس دن وہ تمہیں پکارے گا تو تم اس کی حمد و ثناء

بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۵۲﴾ وَقُلْ لِّعِبَادِيْ

اس کی تعریف کے ساتھ | اور تم خیال کرو گے | کہ | تم (دنیا میں) رہے ہو | صرف تھوڑی دیر | اور کہہ دیجئے | میرے بندوں کو

پکارتے چلے آؤ گے (قبروں سے نکل آؤ گے) اور تم خیال کرو گے کہ دنیا میں تم بہت ہی کم عرصہ ٹھہرے ہو اور میرے بندوں سے کہہ دیں

يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ

کہ (بات) وہ کہیں | جو | سب سے اچھی ہو | بیشک | شیطان | فساد ڈالتا ہے | ان کے درمیان

کہ وہ بات کہا کریں جو بہت ہی عمدہ ہو بیشک شیطان ان کے درمیان فساد ڈال دیتا ہے

اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۵۳﴾ رَبُّكُمْ

بیشک | شیطان | ہے | انسان کا | دشمن | کھلا | تمہارا رب

یقیناً شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ تمہارا رب

اَعْلَمُ بِكُمْ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ

خوب جانتا ہے | تمہیں | اگر | وہ چاہے | تم پر رحم کرے | یا اگر وہ چاہے | تمہیں عذاب دے

تمہیں خوب جانتا ہے اگر وہ چاہے تو تم پر رحم کرے یا اگر وہ چاہے تو تمہیں عذاب دے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۸) آپ غور کیجئے کہ وہ کس طرح آپؐ کے بارے میں بری مثالیں بیان کر کے حق سے گمراہ ہو رہے ہیں اور انہیں سیدھا راستہ نہیں ملتا۔

(۴۹) اور وہ کہتے ہیں کہ جب ہم مرنے کے بعد صرف ہڈیاں رہ جائیں اور چورا چورا ہو جائیں گے تو کیا ہمیں نئے سرے سے پیدا کر کے دوبارہ اٹھایا جائے گا یہ ناممکن ہے۔

(۵۰) کہہ دیجئے کہ تم خواہ پتھر بن جاؤ یا لوہا۔

(۵۱) یا کوئی اور ایسی مخلوق بن جاؤ جس کا دوبارہ پیدا کیا جانا تم اپنے دل میں بہت مشکل سمجھتے ہو قیامت میں تمہیں اللہ ضرور دوبارہ زندہ کر کے اٹھا کھڑا کرے گا اس پر وہ کہیں گے کہ ہمیں دوبارہ کون زندہ کرے گا؟ ان سے کہہ دیجئے کہ وہی اللہ جس نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کر دیا تھا پھر وہ مذاق سے آپؐ کی طرف سر ہلا کر کہیں گے کہ پھر وہ دوبارہ زندہ کرنا کب ہوگا؟ کہہ دیجئے ممکن ہے وہ قریب ہی ہو۔

(۵۲) دوبارہ اٹھانا اس دن ہوگا جس دن وہ تمہیں جواب دہی کے لئے اپنے سامنے بلائے گا اور تم بلا کسی سوچ بچار کے فوراً مجبوراً اس کی حمد و ثنا کرتے ہوئے اس کے حضور میں حاضر ہو جاؤ گے اور قیامت کی سختیوں کو دیکھ کر خیال کرو گے کہ تم دنیا میں بہت ہی تھوڑی دیر ٹھہرے۔

(۵۳) آپؐ میرے ایماندار بندوں سے کہہ دیں کہ وہ مشرکین کا برا بھلا سن کر اس کے جواب میں شائستہ کلام ہی زبان پر لائیں۔ کیونکہ شیطان غصہ دلا کر باہم لڑائی کرا دیتا ہے اور شیطان تو انسان کا کھلا دشمن ہے۔

افعال: تَسْتَجِیْبُوْنَ: تم قبول کرو گے، جواب دو گے، اِسْتِجَابَۃٌ سے معنی جواب کے لئے تیار ہونے کے ہیں، جواب دینے کے مضارع۔ تَظُنُّوْنَ: تم جانو گے، گمان کرو گے، خیال کرتے ہو، تم گمان کرتے ہو ظَنٌّ سے مضارع۔ یَنْزَغُ: فساد ڈلواتا ہے نَزْغٌ مصدر مضارع۔

اسماء: یُنْغِضُوْنَ: وہ ہلاتے ہیں اِنْغَاضٌ مصدر۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۵۴﴾ وَرَبُّكَ

اور ہم نے آپؐ کو نہیں بھیجا | اُن پر | ذمہ دار بنا کر | اور تمہارا ربّ

اور آپؐ کو ہم نے ان لوگوں کا ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا۔ اور آپ کا

فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ ا

آسمانوں میں | اور زمین میں ہیں | اور یقیناً | بزرگی دی ہم نے | بعض ن

آسمانوں میں ہیں اور زمین میں ہیں۔ اور یقیناً ہم نے بعض نبیوں

وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾ قُلِ ادْعُوا

اور دی ہم نے | داؤد کو | زبور | کہہ دیجئے | پکارو |

اور ہم نے داؤد کو زبور دی۔ کہہ دیجئے کہ تم پکار کر دیکھ لو ان لوگ

مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُ

اس کے سوا | پس وہ اختیار نہیں رکھتے | دور کرنے کا | تکلیف | تم سے

(شریک) قرار دیتے ہو۔ وہ تم سے تکلیف کے دُور کرنے یا اس کو بدل دے

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ

وہ لوگ | جنہیں | وہ پکارتے ہیں | وہ تلاش کرتے ہیں | اپنے رب کی طرف | وسیلہ

وہ لوگ جنہیں یہ پکارتے ہیں وہ خود اپنے ربّ کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ

وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۭ اِنَّ

اور وہ امید رکھتے ہیں | اس کی رحمت کی | اور وہ ڈرتے ہیں | اس کے عذاب سے | بیشک

اور وہ اس کی رحمت کی اُمید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

كَانَ مَحْذُوْرًا ﴿۵۷﴾ وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ

ڈرنے کے لائق ہے | اور نہیں | کوئی بستی | مگر ہم | اُ

ڈرنے کے لائق ہے اور (کافروں کی) ایسی کوئی بستی نہیں کہ جس

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِ

قیامت کے دن سے | یا اسے عذاب دینے والے ہیں | عذاب |

ہلاک نہ کریں یا اس کو سخت عذاب میں مبتلا نہ کریں

فِى الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۵۸﴾ وَمَا مَنَعَنَآ اَ

کتاب میں | لکھا ہوا | اور نہیں ہمیں روکا |

لکھی جاچکی ہے۔ اور ہم نے نشانیاں بھیجنا اس لئے

اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ۭ وَاٰتَيْنَا

مگر یہ کہ جھٹلایا | ان کو | پہلوں نے | اور ہم نے دی

لوگوں نے ان کو جھٹلایا تھا۔ اور ہم نے ثمود کو اونٹنی

آیت نمبر ۔۔۔ آسان تفسیر

(۵۴) لوگو! اللہ تمہارے احوال کو خوب جانتا ہے کہ کون کس بات کا مستحق ہے اگر وہ چاہے تو ایمان کی توفیق بخش کر تم پر رحم کر دے یا کفر کی حالت میں مار کر عذاب دے۔ اے رسولؐ! آپؐ کو ان کفار کے ایمان نہ لانے پر کچھ بھی غم نہ کرنا چاہئے آپؐ کو ہم نے ان پر کوئی ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا۔

(۵۵) اور جو مخلوق آسمانوں اور زمینوں میں ہے اللہ ہی ان کو خوب جانتا ہے کہ کون کس بات کا مستحق ہے اور جو ان میں سے اس کے علم میں نبوت کا مستحق ہوتا ہے اسے نبوت عطا فرماتا ہے اور ہم نے بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت بخشی ہے اور حضرت داؤدؑ کو زبور عطا فرمائی۔

(۵۶) کہہ دیجئے کہ جن کو تم اللہ کے سوا معبود ٹھہراتے ہو انہیں پکارو کہ وہ تمہاری مدد کریں وہ نہ تو تکلیف کو دور کر سکتے ہیں اور نہ اُسے بدل سکتے ہیں۔

(۵۷) جن لوگوں مثلاً حضرت عیسیٰؑ و عزیرؑ وغیرہ کو مشرکین کے لئے پکارتے ہیں وہ تو خود اللہ کی جناب میں وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ ان میں سے کس کو اللہ کی قربت زیادہ حاصل ہے اور وہ اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ہمیشہ ڈرتے رہتے ہیں۔ بیشک اللہ کے عذاب سے ڈرنا ہی لازم ہے۔

(۵۸) اور دنیا میں ہر ایک بستی کو ہم قیامت کے آنے سے پہلے یا تو اس کے رہنے والوں کے انتہائی جرائم کے بدلے میں بالکل تباہ و برباد کر دیں گے یا ان سے کم درجے کے جرموں کی وجہ سے کوئی اور آفت نازل کر دیں گے یہی حکم لوح محفوظ میں درج ہے۔

اسماء: اَلْوَسِيْلَةَ: اسم، قرب، نزدیکی، قرب کا ذریعہ۔ مَحْذُوْرًا: ڈرنے کی چیز، قابل خوف۔

مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰیٰتِ اِلَّا تَخْوِیْفًا ﴿۵۹﴾

نشانی | پس ظلم کیا انہوں نے | اس پر | اور نہیں | ہم بھیجتے | نشانیاں | مگر ڈرانے کو

نشانی دی تو انہوں نے اس پر ظلم کیا۔ اور ہم جو نشانیاں بھیجا کرتے ہیں تو وہ محض ڈرانے کے لئے ہیں

وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلْنَا

اور جب | ہم نے کہا | تم سے | بیشک | تمہارے رب نے | گھیر لیا ہے | لوگوں کو | اور نہیں بنایا ہم نے

اور جب ہم نے آپؐ سے کہا کہ آپؐ کے رب نے لوگوں کو ہر طرف سے گھیر رکھا ہے اور وہ منظر (معراج)

الرُّءْیَا الَّتِیْۤ اَرَیْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ

وہ منظر جو | دکھایا ہم نے آپ کو | مگر آزمائش | لوگوں کے لئے | اور (تھوہر کا) درخت | جس پر لعنت کی گئی

جو ہم نے آپ کو دکھایا' اسے لوگوں کے لئے آزمائش بنایا اور (اسی طرح تھوہر کے) درخت کو (بھی) جس پر

فِی الْقُرْاٰنِ ؕ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا طُغْیَانًا كَبِیْرًا ﴿۶۰﴾ؑ وَاِذْ قُلْنَا

قرآن میں | اور ہم ڈراتے ہیں انہیں | پس نہیں بڑھاتا یہ انہیں | مگر سرکشی | بڑی (میں) | اور جب ہم نے کہا

قرآن میں لعنت کی گئی ہے اور ہم انہیں ڈراتے ہیں۔ مگر اس سے (ان کی) سرکشی (اور بھی) بڑھتی جاتی ہے۔ اور جب ہم نے

لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ قَالَ

فرشتوں سے | کہ سجدہ کرو | آدمؑ کو | تو انہوں نے سجدہ کیا | سوائے ابلیس کے | اُس نے کہا

فرشتوں سے کہا کہ تم آدمؑ کو سجدہ کرو تو سوائے ابلیس کے سب نے سجدہ کیا اُس نے کہا

ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِیْنًا ﴿۶۱﴾ج قَالَ اَرَءَیْتَكَ هٰذَا الَّذِیْ

کیا میں سجدہ کروں | اس کو جسے | تو نے پیدا کیا | مٹی سے | کہا | کیا دیکھا تو نے | اس شخص کو

کیا میں اُس کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا۔ کہنے لگا بھلا دیکھ تو کیا یہی وہ شخص ہے

كَرَّمْتَ عَلَیَّ ؗ لَىِٕنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ

کہ عزت دی تو نے | مجھ پر | اگر تو مجھے مہلت دے | قیامت کے دن تک | تو جڑ سے اکھاڑ دوں گا

جس کو تو نے مجھ پر بزرگی دی اگر تو قیامت کے دن تک مجھے مہلت دے' تو میں چند ایک کے سوا

ذُرِّیَّتَهٗۤ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۶۲﴾ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ

اس کی اولاد کو | چند ایک کے سوا | کہا | جا | پس جو کوئی | پیروی کریگا تیری | ان میں سے

اس کی تمام اولاد کو جڑ سے اکھاڑ دوں گا۔ حکم ہوا کہ جا' جو ان میں سے تیری پیروی کرے گا

فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿۶۳﴾ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ

تو بیشک | دوزخ | تمہاری سزا ہے | سزا | بھرپور | اور بہکا لے | جس پر

تو بیشک دوزخ تم سب کی پوری پوری سزا ہے اور ان میں سے جس پر تیرا بس

اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَیْهِمْ بِخَیْلِكَ

تیرا بس چلے | ان میں سے | اپنی آواز سے | اور چڑھا لا | اُن پر | اپنے سوار

چلے' اُسے اپنی آواز سے بہکا لے اور ان پر (اپنی فوجوں کے) سوار اور پیادے چڑھا کر

آیت نمبر ۔۔۔ آسان تفسیر

(٥٩) ہمیں کفار کے فرمائشی معجزے ظاہر کرنے سے صرف یہی بات منع کرنے والی ہے کہ اگلی امتوں نے ایسے معجزوں کو جھٹلایا ہے چنانچہ منجملہ ان کے ہم نے قوم **ثمود** کی فرمائش پر صالح علیہ السلام کی تصدیق کے لئے اونٹنی پیدا کر دی جو ہماری قدرت کو ظاہر کرنے والی تھی۔ سو اس پر انہوں نے ایمان لانے کی بجائے اسے مار ڈالا اور معجزوں کا ظاہر کرنا تو ڈرانے کے لئے ہوتا ہے۔

(٦٠) اور آپؐ اس وقت کو یاد کیجئے جبکہ ہم نے آپؐ سے کہا تھا کہ سب لوگ ہمارے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ آپ بالکل مطمئن رہیں وہ آپ کا کچھ بگاڑ نہ سکیں گے اور یہ معراج کا آنکھوں دیکھا واقعہ جو آپ کو دکھایا گیا ہے اور وہ درخت (تھوہر) جس کی قرآن میں برائی کی گئی ہے کہ وہ دوزخیوں کی غذا ہوگا۔ ان دونوں کو ہم نے صرف لوگوں کے لئے آزمائش بنایا ہے کہ کون حق کی تصدیق کرتا ہے اور کون تکذیب؟ اور انہیں جتنا بھی خوف دلائیں وہ سرکشی میں اور بڑھتے ہیں۔

(٦١) اور جبکہ ہم نے فرشتوں کو آدم علیہ السلام کے سامنے تعظیم کا سجدہ بجالانے کا حکم دیا تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔ وہ کہنے لگا کہ میں اسے کیوں سجدہ کروں جسے تو نے ذلیل مٹی سے پیدا کیا۔

(٦٢) اور کہا کہ بھلا دیکھ تو سہی جسے (آدمؑ کو) تو نے مجھ پر برتری دی ہے اگر تو مجھے قیامت تک مہلت دے تو میں گنتی کے چند لوگوں کے سوا اس کی تمام اولاد کو پورے طور پر قابو میں لے آؤں گا۔

(٦٣) فرمایا۔ چل دُور ہو پس جو کوئی انسان تیری پیروی کرے گا تم سب کی سزا کے لئے دوزخ کافی ہے۔

افعال: **اَحَاطَ**: اس نے گھیر لیا، قابو میں کر لیا۔ **اِحَاطَۃٌ** سے معنی کسی چیز پر اس طرح چھا جانے کے ہیں کہ اس سے فرار ممکن نہ ہو، ماضی کا صیغہ۔ **اَرَیْنٰکَ**: ہم نے تجھ کو دکھایا، اَرَیْنَا، اِرَاءَ ۃٌ سے ماضی کا صیغہ۔ **اَخَّرْتَنِیْ**: تو نے مجھ کو ڈھیل دی، اَخَّرتَ تَاخِیْرٌ سے ماضی کا صیغہ۔ **اِحْتَنِکَنَّ**: میں ضرور ڈھانٹی دے لوں گا، قابو میں کر لوں گا، لگام دے لوں گا، اِحْتِنَاکٌ سے معنی ڈھانٹی دینے اور قابو میں کرنے کے ہیں، صیغہ (واحد متکلم) مضارع۔

اسماء: **تَخْوِیْفًا**: ڈرانا، خوف دلانا، مصدر ہے۔ **رَاَیْتَکَ**: تو نے دیکھا، یہاں اَرَاَیْتَکَ (آیا تو نے دیکھا، بھلا دیکھ تو) ہے۔ **مَوْفُوْرًا**: پورا پورا، پورا کیا ہوا، وَفْرٌ مادہ، اسم۔

وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ۚ

اور اپنے پیادے | اور شریک ہوتا رہ اُن کے | مال | اور اولاد میں | اور وعدے کر ان سے

لاتا رہ اور ان کے مال اور اولاد میں شریک ہوتا رہ اور ان سے وعدے کرتا رہ

وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ﴿٦٤﴾ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ

اور ان سے وعدہ نہیں کرتا | شیطان | مگر (صرف) دھوکہ | بیشک | میرے بندے | نہیں تیرا | ان پر

اور جو وعدے شیطان اُن سے کرتا ہے وہ سب دھوکہ ہے بیشک میرے (مخلص) بندوں پر تیرا کوئی زور نہیں

سُلْطَانٌ ۚ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ وَكِيلًا ﴿٦٥﴾ رَبُّكُمُ الَّذِي يُزْجِي لَكُمُ الْفُلْكَ

کوئی زور (غلبہ) | اور کافی ہے | تیرا رب | کارساز | تمہارا ربّ | وہ ہے | جو چلاتا ہے | تمہارے لئے | کشتیاں

چلے گا۔ اور تیرا رب کافی کارساز ہے۔ تمہارا رب وہ ہے جو تمہارے لئے سمندر میں کشتیاں

فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ﴿٦٦﴾

سمندر میں | تاکہ تم تلاش کرو | اس کا فضل | بیشک | وہ ہے تم پر | نہایت مہربان

چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل (روزی) تلاش کرو۔ بیشک وہ تم پر بڑا مہربان ہے۔

وَإِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُونَ إِلَّا إِيَّاهُ ۖ

اور جب | تمہیں پہنچتی ہے | تکلیف | سمندر میں | تو بھول جاتا ہے | وہ جس کو | تم پکارتے تھے | اس (اللہ) کے سوا

اور جب سمندر میں تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ کے سوا جس کسی کو تم پکارتے ہو وہ (تمہیں) بھول جاتا ہے

فَلَمَّا نَجَّاكُمْ إِلَى الْبَرِّ أَعْرَضْتُمْ ۚ وَكَانَ الْإِنْسَانُ كَفُورًا ﴿٦٧﴾

پھر جب | وہ تمہیں بچالائے | خشکی کی طرف | تو تم رخ پھیر لیتے ہو | اور ہے انسان | بڑا ناشکرا

پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو۔ اور انسان بڑا ناشکرا ہے۔

أَفَأَمِنْتُمْ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ أَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ

سو کیا تم بے خوف ہوگئے ہو | کہ وہ دھنسا دے | تمہیں | طرف | خشکی کے | یا بھیجے | تم پر

کیا تم اس بات سے بے خوف ہوگئے ہو کہ تم کو خشکی کی جانب لاکر زمین میں دھنسا دے یا تم پر پتھر برسانے والی

حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ وَكِيلًا ﴿٦٨﴾ أَمْ أَمِنْتُمْ

پتھر برسانے والی ہوا | پھر نہ پاؤ تم | اپنے لئے | کارساز | یا تم بے خوف ہوگئے ہو

آندھی بھیجے پھر تم اپنے لئے کوئی کارساز نہ پاؤ۔ یا تم بے فکر ہوگئے ہو

أَنْ يُعِيدَكُمْ فِيهِ تَارَةً أُخْرَىٰ فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا

کہ وہ تمہیں لوٹا دے | اس میں | دوسری دفعہ | پھر بھیج دے | تم پر | سخت طوفان

کہ وہ تمہیں دوبارہ اس (دریا) میں لے جائے پھر تم پر ہوا کا سخت طوفان

مِنَ الرِّيحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهِ

ہوا کا | پھر تمہیں ڈبو دے | اس لئے کہ تم نے کفر کیا | پھر | تم نہ پاؤ | اپنے لئے | ہم پر (ہمارا) | اس بات پر

بھیج دے پھر تمہیں ناشکری کے بدلے میں غرق کردے پھر تم اپنے لئے اس بات پر ہمارا کوئی پیچھا کرنے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۴) اوران میں سے جسے تو اپنی آواز سے ڈرا سکے ڈرا اور اپنے سوار اور پیادے لشکروں کو جمع کر لا اوران کی اولاد اوران کے مال میں شرکت کر اوران سے جھوٹے وعدے کر گویا جو کر سکتا ہے کر لے اور شیطان کے وعدے تو جھوٹے ہی ہوتے ہیں۔

(۶۵) بلاشبہ جو میرے فرمانبردار بندے ہیں۔ ان پر تیرا کبھی بھی قابو نہ چلے گا۔ اللہ ہی ان کا کافی کارساز ہے۔

(۶۶) تمہارا حقیقی پروردگار تو وہ قادر مطلق ہے جو تمہارے لئے سمندر میں کشتی چلاتا ہے تاکہ تم اس پر تجارت کے ذریعہ سے اللہ کا رزق تلاش کرو بے شک اللہ تم پر بڑا ہی مہربان ہے۔

(۶۷) اور جب سمندر میں طوفان وغیرہ سے تم پر کوئی مصیبت آ پڑتی ہے تو تمہارے وہ جھوٹے معبود جن کی تم عبادت کرتے تھے۔ سب غائب ہو جاتے ہیں اور پھر سب اللہ ہی کو پکارتے ہو۔ پھر جب ہم تمہیں اس طوفان سے نجات دے کر خشکی پر پہنچا دیتے ہیں تو تم اللہ کی وحدانیت سے منہ موڑتے ہو اور انکار کرتے ہو انسان تو ہے ہی ناشکرا۔

(۶۸) لوگو! پس کیا تمہیں اس بات کا ڈر نہیں کہ اللہ تمہیں خشکی پر اُتر جانے کے بعد طرف زمین میں دھنسا دے یا تم پر آندھی سے پتھر برسا دے پھر تم اپنے لئے کوئی حامی اور کارساز نہ پا سکو؟

افعال: اِسۡتَفۡزِزۡ: تو گھبرا لے اِسۡتِفۡزَازٌ معنی گھبرا لینے کے آتے ہیں امر کا صیغہ۔ اِسۡتَطَعۡتَ: تجھ سے ہو سکا' تو کر سکا' اِسۡتِطَاعَةٌ سے ماضی کا صیغہ۔ اَجۡلِبۡ: لے آ' چڑھا لا' اِجۡلَابٌ سے معنی اکٹھا کرنے شور مچانے اور کھینچ لانے کے ہیں امر کا صیغہ۔ عِدۡهُمۡ: تو ان سے وعدہ کر' تو ان کو وعدہ دے' عِدَۃٌ وَعۡدٌ سے امر کا صیغہ۔ اَعۡرَضۡتُمۡ: تم نے کنارہ کر لیا' تم نے رخ پھیر لیا' اِعۡرَاضٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: خَیۡلِكَ: تیرے سوار' تیرے گھوڑے' خَیۡلِ یہاں خیل سے سوار مراد ہیں۔ رَجِلِكَ: تیرے پیادے۔

تَبِيعًا ﴿٦٩﴾ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

کوئی پیچھا کرنے والا | اور بے شک | عزت دی ہم نے | اولادِ آدمؑ کو | اور ہم نے انہیں سواری دی | خشکی | اور سمندر میں

والا نہ پاؤ۔ اور بیشک ہم نے اولادِ آدمؑ کو بزرگی دی اور ہم نے انہیں خشکی اور سمندر میں سواری دی

وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ

اور ہم نے انہیں رزق دیا | پاکیزہ چیزوں سے | اور بزرگی دی ہم نے انہیں | بہت سوں پر | ان میں سے

اور ہم نے انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا اور جو مخلوقات ہم نے پیدا کی ہے ان میں سے اکثر پر ہم نے

خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ﴿٧٠﴾ يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ

جنہیں ہم نے پیدا کیا | فضیلت (دے کر) | جس دن | ہم بلائیں گے | تمام لوگوں کو | اُن کے پیشواؤں کے ساتھ

ان کو بزرگی اور فضیلت دی۔ (یاد کرو) جس دن کہ ہم تمام لوگوں کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے

فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ

پس جس کو دی گئی | اس کی کتاب (اعمالنامہ) | اس کے دائیں ہاتھ میں | تو وہ لوگ | پڑھیں گے | اپنا اعمالنامہ

تو جن کا اعمالنامہ ان کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا وہ اپنے اپنے اعمالناموں کو پڑھیں گے

وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٧١﴾ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ

اور ان پر ظلم نہ ہوگا | ایک دھاگے برابر | اور جو رہا | اس (دنیا) میں | اندھا | سو وہ

اور ان پر دھاگے برابر بھی ظلم نہ ہوگا۔ اور جو اس دنیا میں اندھا رہا پس وہ

فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٧٢﴾ وَاِنْ كَادُوْا

آخرت میں (بھی) | اندھا (رہے گا) | اور بہت بھٹکا ہوا | راستے سے | اور یقیناً | قریب تھے

آخرت میں بھی اندھا رہے گا اور (نجات کے) راستہ سے بہت بھٹکا ہوا۔ اور اے پیغمبر! جو چیز ہم نے

لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ

کہ بہکا دیں تمہیں | اس چیز سے کہ | وحی کی ہم نے | آپ کی طرف | تاکہ تم جھوٹ گھڑو | ہم پر | اس کے سوا

آپ کی طرف وحی کی ہے قریب تھا کہ یہ (کافر) لوگ تم کو اس سے بہکا دیں تاکہ تم اس کی جگہ ہم پر کوئی اور جھوٹ گھڑ لو

وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ﴿٧٣﴾ وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ

اور اس وقت | البتہ وہ تمہیں بنا لیتے | پکا دوست | اور اگر ثابت قدم نہ رکھتے ہم تمہیں | یقیناً قریب تھا

اور اس صورت میں وہ تمہیں پکا دوست بنا لیتے۔ اور اگر ہم نے آپؐ کو ثابت قدم نہ بنایا ہوتا تو

تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ﴿٧٤﴾ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ

کہ تو مائل ہو جائے | ان کی طرف | کچھ تھوڑا سا | اُس وقت | ہم تمہیں چکھاتے | دوگنی (سزا) | زندگی (میں)

آپ ضرور ان کی طرف کسی قدر جھک جاتے۔ اس صورت میں ہم آپ کو زندگی میں اور موت کے بعد

وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ﴿٧٥﴾

اور دوگنی | موت (کے بعد) | پھر تم نہ پاتے | اپنے لئے | ہم پر (ہمارے مقابل) | کوئی مددگار

دوگنی سزا کا مزہ چکھاتے پھر آپ کو ہمارے مقابلہ میں کوئی مددگار بھی نہ ملتا۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۹) یا تمہیں اس بات کا خوف نہیں کہ وہ تمہیں پھر سمندر میں لوٹا لائے اور اس میں تم پر ہوا کا ایک سخت جھونکا بھیج کر تمہارے کفر کی وجہ سے تمہیں اس میں ڈبو دے' اور تم اپنے لئے ہم سے اس بارے میں کوئی باز پرس کرنے والا نہ پا سکو۔

(۷۰) بیشک ہم نے آدم کی اولاد کو بزرگی بخشی اور انہیں خشکی اور تری میں اٹھا رکھنے کے لئے سواریاں بخشیں اور پاک چیزیں کھانے کو دیں اور اپنی مخلوقات میں سے بہتوں پر انہیں برتری عطا کی۔

(۷۱) جس دن ہم ہر جماعت کو ان کے سرداروں سمیت جوابدہی کے لئے اپنے سامنے بلائیں گے سو جس کو ان میں سے اپنا اعمالنامہ دائیں ہاتھ میں ملے گا۔ وہ اپنے اعمالنامے پڑھیں گے اور کسی پر ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا۔

(۷۲) اور جو شخص دنیا میں باوجود ظاہری آنکھوں کے دین حق کے دیکھنے سے اندھا رہا۔ وہ آخرت میں اندھا ہی رہے گا اور زیادہ گمراہ ہوگا کہ جنت کی راہ نہ پا سکے گا۔

(۷۳) یقیناً کفار مکہ (ولید بن مغیرہ وغیرہ) حکومت اور دولت اور حسین عورتوں کا لالچ دے کر آپؐ کو دین حق سے بہکانا چاہتے تھے کہ آپ پر بتوں اور بت پرستی کی برائی میں جو آیات نازل ہوئی ہیں ان کو قرآن سے نکال دیں اور اس کے خلاف اللہ پر بہتان لگائیں کہ اس کے شریک موجود ہیں اور پھر وہ کفار آپ کو اپنا دوست بنالیں۔

(۷۴) اور اگر ہم نے آپ کو دین حق پر ثابت قدم نہ رکھا ہوتا تو قریب تھا کہ آپؐ بھی ان کی طرف کچھ جھک جاتے۔

(۷۵) اگر ایسا ہوتا تو ہم ضرور آپ کو دگنی سزا دنیا میں اور دگنی سزا آخرت میں دیتے اور ہمارے سوا آپ کا کوئی حامی و مددگار نہ ہوتا۔

افعال: یُغۡرِقَکُمۡ: وہ تم کو ڈبو دے گا' اِغۡرَاقٌ مصدر۔ کَرَّمۡنَا: عزت دینا' تکریم کرنا' عیب سے پاک۔ اتَّخَذُوۡكَ: انہوں نے تجھ کو اختیار کرلیا' اِتَّخَذُوۡا: ماضی کا صیغہ۔ تَرۡکَنُ: تو جھک جائے' مائل ہو جائے' رُکُوۡنٌ سے مضارع کا صیغہ۔ اَذَقۡنٰكَ: ہم نے تجھ کو چکھایا۔

اسماء: تَارَۃً: مرتبہ' دفعہ' باری باری' تَارَۃٌ سے۔ تَبِیۡعًا: پیچھا کرنے والا' دعویٰ کرنے والا' مددگار' تَبَعٌ سے۔

وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا

اورتحقیق قریب تھا | کہ وہ تمہیں پھسلا ہی دیں | سرزمین (مکہ) سے | تاکہ وہ تمہیں نکال دیں | یہاں سے | اوراس وقت

اور قریب تھا کہ وہ لوگ آپ کے قدم سرزمین (مکہ) سے اکھاڑ دیں تاکہ وہ تمہیں یہاں سے نکال دیں اور اگر

لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۷۶﴾ سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا

اورنہ ٹھہر پاتے | تمہارے بعد | مگر تھوڑا | سنت (چلی آرہی) ہے | ان کی جو | ہم نے بھیجے

ایسا ہوتا تو وہ بھی آپ کے بعد زیادہ نہ ٹھہر سکتے۔ آپ سے پہلے ہم نے جس قدر بھی رسول

قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ﴿۷۷﴾ اَقِمِ

آپ سے پہلے | اپنے رسول | اورتم نہ پاؤ گے | ہماری سنت میں | کوئی تبدیلی | قائم کیجئے

بھیجے ہیں ان کا یہی دستور رہا ہے اور تم ہمارے دستور میں کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے۔ سورج

الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ

نماز | ڈھلنے سے | سورج کے | اندھیرے تک | رات کے | اورقرآن (پڑھ)

ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک نمازیں قائم کیجئے اور (ان کے علاوہ)

الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿۷۸﴾ وَمِنَ الَّيْلِ

فجرکو | بیشک | قران (پڑھنا) | فجرکا | حاضری والا ہے (فرشتوں کا) | اور رات کا کچھ حصہ

فجر کی نماز بھی پڑھو بیشک فجر کی نماز کا پڑھنا (فرشتوں کی) حاضری کا وقت ہے۔ اور رات کا کچھ حصہ

فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ

بیدار ہوا کرو | اس (قرآن) کے ساتھ | یہ زائد ہے | تمہارے لئے | قریب ہے | کہ تمہیں کھڑا کرے | تمہارا رب

تہجد کی نماز پڑھا کرو کہ وہ آپ کے لئے بمنزلہ نفل کے ہے۔ قریب ہے کہ تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود

مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ

مقام محمود میں | اور کہہ | اے میرے رب! | داخل کر مجھے | داخل کرنا | سچا

میں داخل کرے۔ اور کہو کہ اے پروردگار! مجھے (مدینہ میں) اچھی طرح داخل کر

وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا

اور مجھے نکال | نکالنا | سچا | اورعطا کر | میرے لئے | اپنی طرف سے | غلبہ

اور (مکہ سے) عزت کے ساتھ نکال اور اپنی طرف سے غلبہ و نصرت عطا

نَّصِيْرًا ﴿۸۰﴾ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ

مدد دینے والا | اور کہہ دے | آیا | حق | اور مٹ گیا | باطل | بیشک | باطل ہے ہی

فرما اور کہہ دیجئے کہ حق آگیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل مٹ ہی جانے والی

زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

مٹنے والا | اور ہم نازل کرتے ہیں | قرآن میں | وہ جو | شفا | اور رحمت ہے | مؤمنوں کے لئے

چیز ہے۔ اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں جو ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۶) اور وہ یہ بھی چاہتے تھے کہ آپ کو تنگ کر کے اس ملک سے نکال دیں اور اس صورت میں وہ خود بھی آپؐ کے بعد اس میں تھوڑی ہی مدت ٹھہر سکتے۔

(۷۷) جو رسول ہم نے آپؐ سے پہلے دنیا میں لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجے ہیں ان میں ہمارا یہی قانون چلا آتا ہے کہ جب ان کی قوموں نے انہیں وطن سے نکال دیا تو ہم نے فوراً انہیں ہلاک کر دیا اور ہمارے قانون میں آپؐ کوئی تبدیلی نہ پائیں گے۔

(۷۸) آپؐ سورج کے زوال سے رات کے اندھیرے تک ظہر و عصر و مغرب و عشا کی نماز اور صبح کی نماز میں قرآن کا پڑھنا قائم رکھئے۔ بلاشبہ صبح کی نماز میں قرآن پڑھنا' دن اور رات دونوں اوقات والے فرشتوں کی موجودگی میں ہوتا ہے۔ اور بڑی مقبولیت رکھتا ہے۔

(۷۹) اور کچھ حصہ رات کو سو لینے کے بعد اٹھ کر تہجد پڑھا کریں یہ آپ کے لئے نفل عبادت ہوگی۔ اس کے صلہ میں یقیناً اللہ آپ کو مقام محمود میں کھڑا کرے گا کہ آپ گنہ گاروں کی سفارش کریں۔

(۸۰) اور دعا کیجئے اے میرے رب! مجھے **مدینہ** میں عزت و آبرو سے داخل فرما اور **مکہ** سے عزت و آبرو کے ساتھ نکال اور کفار پر فتح اور غلبہ عطا فرما۔

(۸۱) کہہ دیجئے کہ اللہ کا سچا دین اسلام آ چکا اور جھوٹا دین (کفر و شرک) سب ختم ہو چکا ہے اور جھوٹا دین مٹنے ہی والا تھا۔

انعال: اَدۡخِلۡنِیۡ: تو مجھے داخل کر۔ اِدۡخَالٌ سے امر کا صیغہ۔ اَخۡرِجۡنِیۡ: تو مجھے نکال اَخۡرِجۡ امر کا صیغہ۔

اسماء: زَهُوۡقًا: نکل بھاگنے والا۔ مٹ جانے والا۔

وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ

اور نہیں بڑھاتا | ظالموں کو | مگر نقصان میں | اور جب | ہم نعمت عطا کرتے ہیں | انسان کو

اور ظالموں کے حق میں اس سے نقصان ہی بڑھتا ہے۔ اور جب ہم انسان کو نعمت بخشتے ہیں

اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ﴿۸۳﴾ قُلْ

تو وہ منہ پھیر لیتا ہے | اور پہلو پھیر لیتا ہے | اور جب اسے پہنچتی ہے | برائی | تو وہ ہو جاتا ہے | مایوس | کہہ دیجئے

وہ منہ موڑ لیتا ہے اور پہلو پھیر لیتا ہے اور جب اُسے تکلیف پہنچتی ہے تو مایوس ہو جاتا ہے۔ کہہ دیجئے

كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ۭ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ

ہر شخص | کام کرتا ہے | اپنے طریقے پر | پس رب تمہارا | خوب جانتا ہے | اُس شخص کو جو

کہ ہر شخص اپنے طریقے پر عمل کرتا ہے پس تمہارا پروردگار اُس شخص کو خوب جانتا ہے جو

اَهْدٰى سَبِيْلًا ﴿۸۴﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۭ قُلِ الرُّوْحُ

زیادہ صحیح | راستہ پر ہے | اور آپؐ سے پوچھتے ہیں | روح کے متعلق | آپ کہہ دیں | کہ روح

سب سے زیادہ سیدھے راستہ پر ہے۔ اور لوگ آپؐ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ (ان سے) کہہ دیجئے کہ روح

مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۵﴾ وَلَىِٕنْ

میرے رب کے حکم سے ہے | اور نہیں دیا گیا تمہیں | علم میں سے | مگر تھوڑا سا | اور اگر

میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں بہت ہی کم علم دیا گیا ہے۔ اور اگر

شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ

ہم چاہیں | تو ضرور ہم لے جائیں | وہ جو کہ | ہم نے وحی کی | آپؐ کی طرف | پھر | تم نہ پاؤ

ہم چاہیں تو جو کچھ ہم نے آپ کی طرف وحی کیا ہے اس کو سلب کر لیں. پھر تم اس کے لئے ہمارے

لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ﴿۸۶﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ

اپنے لئے ساتھ اس کے | ہم پر (ہمارے مقابلے میں) | کارساز | مگر | رحمت | تمہارے رب کی طرف سے | بیشک

مقابلے میں کسی کو مددگار نہ پاؤ۔ مگر آپ (پر آپؐ) کی رحمت ہے بے شک اُس کی مہربانی آپ

فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ﴿۸۷﴾ قُلْ لَّىِٕنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ

اُس کا فضل | ہے | تم پر | بڑا | آپؐ کہہ دیں | اگر | جمع ہو جائیں (اتفاق کر لیں) | تمام انسان | اور جن

پر بہت زیادہ ہے۔ کہہ دیجئے کہ اگر انسان اور جن (سب کے سب) بھی اس بات پر

عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ

(اس بات) پر کہ وہ لے آئیں | مانند | اس | قرآن کے | (تو) نہ لاسکیں گے | اس جیسا | اور اگرچہ ہو جائیں

اتفاق کر لیں کہ اس قرآن جیسا (ایک قرآن) اور لے آئیں تو وہ اس جیسا نہ لاسکیں گے اگرچہ وہ ایک دوسرے

بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ﴿۸۸﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ

بعض اُن کے | بعض کیلئے | مددگار | اور بے شک | ہم نے طرح طرح سے بیان کی | لوگوں کیلئے | اس قرآن میں

کے مددگار ہوں۔ اور ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۸۲) اور ہم آپ پر قرآن میں سے وہ احکام نازل کرتے ہیں جو ایمانداروں کے لئے روحانی امراض سے شفا اور رحمت کا باعث ہیں اور منکر تو اس سے اور بھی نقصان میں رہتے ہیں کہ حجت کے پورا ہونے کے بعد انکار پر انہیں سخت سزا ہوگی۔

(۸۳) انسان کی فطرت ایسی واقع ہوئی ہے کہ جب اللہ اسے اپنی نعمت عطا کرتا ہے تو وہ اس سے منہ موڑ لیتا ہے اور روگردانی کرتا ہے اور جب اس جرم کے نتیجے میں اسے تکلیف پہنچتی ہے تو مایوس ہو کر رہ جاتا ہے۔

(۸۴) کہہ دیجئے کہ ہر ایک شخص اپنی طبیعت کے مطابق عمل کرتا ہے اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون سیدھے راستہ پر چل رہا ہے یعنی تم کفار مکہ اپنی مزاج، عادت، فطرت کے مطابق کفر و شرک پر عمل کر رہے ہو اور میں اپنی فطرت کے مطابق توحید الٰہی پر چلتا ہوں اور اللہ ہی کو معلوم ہے کہ کون ہم میں سے سیدھے راستے پر ہے؟ قیامت میں وہ خود فیصلہ کر دے گا۔

(۸۵) اور مدینہ کے یہودیوں کے مشورے سے قریش آپ ؐ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ روح میرے رب کا ایک حکم ہے کہ اسی سے ہر چیز زندہ اور قائم رہتی ہے اور تمہیں بہت ہی تھوڑا سا علم دیا گیا ہے تم اس روح کی تہہ اور حقیقت معلوم نہیں کر سکتے۔

(۸۶) ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور ہمیں یہ قدرت ہے کہ اگر ہم چاہیں تو یہ جو کچھ ہم نے آپ ؐ کی طرف وحی کیا ہے اس علم کو دنیا میں کتابوں اور سینوں سے اٹھا لیں تو کوئی شخص آپ ؐ کو ہمارے پاس سے اسے دوبارہ واپس لے آنے میں مددگار نہ ملے گا۔

(۸۷) ہاں صرف ہماری مہربانی سے وہ قرآن آپ کو پھر مل سکتا ہے، بلا شبہ آپ ؐ پر اللہ کا بڑا فضل ہے۔

(۸۸) کہہ دیجئے کہ اگر تمام جن و انسان جمع ہو کر اس قرآن جیسا بنانا چاہیں تو بھی بنا کر نہ لا سکیں گے اگرچہ سب ایک دوسرے کی مدد بھی کریں۔

افعال: اَنْعَمْنَا: ہم نے احسان کیا، فضل کیا، ماضی کا صیغہ۔ نَاٰی: دور ہو گیا، نَأْیٌ مادہ و مصدر روگردانی کی، موڑا ماضی۔ اِجْتَمَعَتْ: وہ جمع ہوئی، اِجْتِمَاعٌ سے معنی مجتمع ہونے کے ہیں ماضی کا صیغہ۔

اسماء: جَانِبِہٖ: اس کا بازو، کروٹ، جانب

مِنۡ كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰۤى اَكۡثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوۡرًا ﴿۸۹﴾ وَقَالُوۡا
ہر | مثال | پس قبول نہ کیا | اکثر لوگوں نے | سوائے ناشکری کے | اور وہ بولے
باتیں طرح طرح سے بیان کی ہیں مگر اکثر لوگوں نے انکار ہی کیا۔ اور انہوں نے کہا

لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفۡجُرَ لَنَا مِنَ الۡاَرۡضِ يَنۡۢبُوۡعًا ﴿۹۰﴾
ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے | تجھ پر | یہاں تک کہ | تو جاری کردے | ہمارے لئے | زمین سے | کوئی چشمہ
کہ ہم ہرگز آپ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ آپ زمین سے ہمارے لئے ایک چشمہ جاری نہ کردیں۔

اَوۡ تَكُوۡنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنۡ نَّخِيۡلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الۡاَنۡهٰرَ
یا ہو | تیرے لئے | ایک باغ | کھجوروں | اور انگور کا | پس تو جاری کردے | نہریں
یا آپ کا کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو پھر آپ اس کے درمیان بہتی

خِلٰلَهَا تَفۡجِيۡرًا ﴿۹۱﴾ اَوۡ تُسۡقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمۡتَ عَلَيۡنَا
اس کے درمیان | بہتی ہوئی | یا تو گرادے | آسمان | جیسا کہ | تو کہا کرتا ہے | ہم پر
نہریں جاری کردیں۔ یا جیسے تو کہا کرتا ہے ہم پر آسمان کے ٹکڑے

كِسَفًا اَوۡ تَاۡتِىَ بِاللّٰهِ وَالۡمَلٰٓـئِكَةِ قَبِيۡلًا ﴿۹۲﴾ اَوۡ يَكُوۡنَ لَكَ
ٹکڑے | یا لے آؤ | اللہ | اور فرشتوں کو | (ہمارے) سامنے | یا ہو | تیرے لئے
گرا دے یا اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کو (ہمارے) سامنے لے آؤ۔ یا تمہارا سونے

بَيۡتٌ مِّنۡ زُخۡرُفٍ اَوۡ تَرۡقٰى فِى السَّمَآءِ وَلَنۡ نُّؤۡمِنَ لِرُقِيِّكَ
گھر | سونے کا | یا تو چڑھ جائے | آسمان میں | اور ہم ہرگز نہ مانیں گے | تیرے چڑھ جانے کو
کا گھر ہو یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم تمہارے چڑھنے کو بھی نہیں مانیں گے

حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيۡنَا كِتٰبًا نَّـقۡرَؤُهٗ قُلۡ سُبۡحَانَ رَبِّىۡ هَلۡ كُنۡتُ
یہاں تک کہ | تو اتارے | ہم پر | ایک کتاب | جسے ہم پڑھ لیں | آپ کہہ دیں | پاک ہے | میرا ربّ | نہیں ہوں میں
جب تک تُو ہم پر ایک کتاب نہ اُتارے جسے ہم پڑھ لیں۔ آپ کہہ دیں کہ میرا ربّ پاک ہے میں تو صرف ایک

اِلَّا بَشَرًا رَّسُوۡلًا ﴿۹۳﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡۤا اِذۡ جَآءَهُمُ الۡهُدٰٓى
مگر ایک آدمی | بھیجا ہوا | اور نہیں | روکا | لوگوں کو | یہ کہ | وہ ایمان لائیں | جب ان کے پاس آگئی | ہدایت
پیغام پہنچانے والا انسان ہوں۔ اور لوگوں کو (کسی بات نے) نہیں روکا کہ وہ ایمان لائیں جب ان کے پاس ہدایت آگئی

اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوۡلًا ﴿۹۴﴾ قُلۡ لَّوۡ كَانَ
مگر یہ کہ | اُنہوں نے کہا | کیا بھیجا ہے | اللہ نے | ایک آدمی کو | رسول (بنا کر) | کہہ دیں | اگر ہوتے
مگر یہ کہ انہوں نے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی کو رسول (بنا کر) بھیجا ہے؟ کہہ دیجئے اگر زمین

فِى الۡاَرۡضِ مَلٰٓـئِكَةٌ يَّمۡشُوۡنَ مُطۡمَئِنِّيۡنَ لَنَزَّلۡنَا عَلَيۡهِمۡ
زمین میں | فرشتے | کہ چلتے پھرتے | اطمینان سے رہتے | تو ہم ضرور اتارتے | اُن پر
میں فرشتے ہوتے کہ چلتے پھرتے اطمینان سے بستے تو ہم ان کے پاس آسمان

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۹) اور ہم نے لوگوں کی ہدایت کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال مختلف عنوانات سے بیان کی ہے تاہم اکثر لوگوں نے ناشکری ہی کی اور اس کو نہ مانا۔

(۹۰) اور ان کفار مکہ نے کہا تھا کہ جب تک آپ ہمارے لئے زمین سے ایک چشمہ نہ جاری کردیں گے ہم آپؐ کی رسالت کو نہیں مانیں گے۔

(۹۱) یا جب تک آپؐ کا کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ نہ ہو جس میں آپؐ جگہ جگہ نہریں جاری کردیں۔

(۹۲) یا جب تک آپؐ ہم پر آسمان کا ایک ٹکڑا نہ گرادیں جیسا کہ آپؐ عذاب آنے سے ڈراتے ہیں یا جب تک کہ آپؐ خدا اور فرشتوں کو ہمارے سامنے اپنی تصدیق کے لئے نہ لے آئیں۔

(۹۳) یا جب تک آپؐ کا گھر سونے کا بنا ہوا نہ ہو یا آپؐ ہمارے سامنے آسمان پر نہ چڑھ جائیں اور ہم آپ کے آسمان پر چڑھنے کو بھی اس وقت تک نہ مانیں گے کہ آپ ہماری تسلی کے لئے ہم پر آسمان سے لکھی ہوئی ایک کتاب نہ اُتاریں۔ جس کو ہم خود پڑھ سکیں۔ کہہ دیجئے کہ میرا رب ہر نقص وعیب سے پاک ہے۔ میں تو صرف ایک انسان اللہ کا رسول ہوں اور بس مجھے خدائی کا دعویٰ نہیں کہ جو چاہوں بنالوں۔ (وجہ یہ ہے کہ ناسمجھ انسان نبی کی روحانی عظمتوں کو بھی دنیاوی مال و دولت کے پیمانوں سے ناپنا چاہتے ہیں اور اسی سے گمراہ ہوجاتے ہیں)۔

(۹۴) ان منکرین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے صرف اس بات نے روکے رکھا کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ نے انسان کو رسول بنا کر کیوں بھیجا۔

افعال: صَرَّفْنَا: ہم نے پھیر پھیر کر سمجھایا، طرح طرح بیان کیا، تَصْرِیْفٌ سے معنی پھیرنے اور ظاہر کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔ تَفْجُرَ: تو نے پھاڑ لائے، تو بہا ڈالے فَجْرٌ سے مضارع کا صیغہ۔ زَعَمْتَ: تو نے کہا، تو نے خبر دی، زَعْمٌ سے ماضی۔ تَأْتِيَ: تو لے آئے اِتْيَانٌ سے مضارع کا صیغہ۔ تَرْقٰى: تو چڑھ جائے رُقِيٌّ سے معنی اوپر چڑھنے کے ہیں مضارع کا صیغہ۔

اسماء: رُقِيِّكَ: تیرا چڑھنا، رُقِيٌّ، رَقِيَ، يَرْقٰى کا مصدر۔

مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿٩٥﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا

آسمان سے | فرشتہ | رسول (بناکر) | آپ کہہ دیں | کافی ہے | اللہ | گواہ

سے فرشتہ ہی رسول بناکر بھیجتے۔ آپ کہہ دیں کہ تمہارے اور میرے درمیان

بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۚ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ﴿٩٦﴾ وَمَنْ

میرے درمیان | اور تمہارے درمیان | بیشک وہ ہے | اپنے بندوں کا | خبر رکھنے والا | دیکھنے والا | اور جسے

اللہ تعالیٰ ہی گواہ کافی ہے بیشک وہ اپنے بندوں کے حالات سے خبردار (اور اُن کو) دیکھنے والا ہے اور جسے

يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ

ہدایت دے | اللہ | پس وہی | ہدایت پانے والا ہے | اور جس کو | وہ گمراہ کردے | تو تو ہرگز نہ پائے گا | ان کے لئے

اللہ تعالیٰ ہدایت دے پس وہی ہدایت پانے والا ہے اور جسے وہ گمراہ کرے تو آپ اُن لوگوں کے لئے

اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ۚ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ

(کوئی) مددگار | اس کے سوا | اور ہم اٹھائیں گے انہیں | قیامت کے دن | ان کے چہروں کے بل

اُس کے سوا کوئی مددگار نہ پائیں گے اور ہم قیامت کے دن انہیں اُن کے چہروں کے بل

عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ۚ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ

اندھے | اور گونگے | اور بہرے | ان کا ٹھکانہ | دوزخ ہے | جب کبھی | بجھنے لگے گی | ہم ان کے لئے زیادہ کردیں گے

اندھے اور گونگے اور بہرے اُٹھائیں گے۔ ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ جب کبھی جہنم کی آگ بجھنے لگے گی ہم ان

سَعِيْرًا ﴿٩٧﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا

بھڑکانا | یہ | ان کی سزا ہے | اس لئے کہ وہ | انکار کیا کرتے تھے | ہماری آیتوں سے | اور کہتے تھے

کے لئے اور بھڑکا دیں گے۔ یہ اُن کی سزا ہے اس لئے کہ وہ ہماری آیتوں سے انکار کیا کرتے تھے اور کہتے تھے

ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿٩٨﴾

کیا جب ہو جائیں گے ہم | ہڈیاں | اور ریزہ ریزہ | کیا ہم | ضرور اٹھائے جائیں گے | پیدا کرکے | نئے سرے سے

کیا جب ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہوجائیں تو کیا ہمیں نئے سرے سے پیدا کرکے اٹھایا جائے گا۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ

کیا انہوں نے نہیں دیکھا | کہ اللہ | جس نے | پیدا کیا ہے | آسمانوں | اور زمین کو | وہ قادر ہے

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے وہ قادر ہے

عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۚ فَاَبَى

اس پر | کہ پیدا کرے | اُن جیسے | اور اس نے مقرر کی | ان کے لئے | ایک میعاد | جس میں کوئی شک نہیں | تو قبول نہ کیا

اس بات پر کہ اُن جیسے لوگ پیدا کردے اور اُس نے اُن کے لئے ایک وقت مقرر کردیا ہے جس میں کوئی شک نہیں تو ظالموں

الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿٩٩﴾ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ

ظالموں نے | مگر ناشکری | آپ کہہ دیں | اگر | تم مالک ہوتے | خزانوں کے | رحمت کے

نے انکار کرنے کے سوا (کچھ) قبول نہ کیا۔ آپ کہہ دیں اگر تم میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹۵) ان سے کہہ دیجئے کہ اگر زمین میں فرشتے اطمینان کے ساتھ چلتے پھرتے آباد ہوتے تو ہم ان پر آسمان سے ضرور فرشتے ہی کو رسول بنا کر بھیجتے۔

(۹۶) کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان میرے اس دعویٰ رسالت پر اللہ ہی کافی گواہ ہے بلاشبہ وہ اپنے بندوں کو خوب جانتا اور دیکھتا ہے۔

(۹۷) اور ہدایت یافتہ تو وہی ہے جسے اللہ ہدایت دے اور جسے گمراہی میں رہنے دے ان کا خدا کے سوا کوئی مددگار نہیں اور ہم مشرکین کو قیامت کے روز اندھا گونگا اور بہرہ کر کے منہ کے بل دوزخ کی طرف کھینچیں گے وہی ان کا ٹھکانا ہے جب بھی اس کی آگ بجھنے لگے گی تو اور بھڑکا دی جائے گی۔

(۹۸) یہ سزا ان کو اس جرم کے بدلے میں دی جائے گی کہ وہ دنیا میں ہماری آیات کا انکار کیا کرتے اور کہتے تھے کہ جب مرنے کے بعد ہماری ہڈیاں تک ریزہ ریزہ ہو جائیں گی تو کیا ہم نئے سرے سے پیدا کر کے دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔

(۹۹) کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے وہ ان جیسی معمولی چیزوں کو پیدا کرنے کی بڑی قدرت رکھتا ہے؟ اور اس نے ان کے دوبارہ پیدا کرنے کا ایک وقت (قیامت) مقرر کر رکھا ہے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں مگر ان تمام واضح دلائل کے باوجود ظالموں نے ناشکری ہی کی کہ ایمان نہ لائے۔

اسماء: مُطۡمَىِٕنِّیۡنَ: وطن بنانے والے، قیام کرنے والے اسم فاعل۔

رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ
میرے رب کی | اُس وقت تم ضرور روک لیتے | ڈر سے | خرچ ہو جانے کے | اور ہے | انسان
ہو جاتے تو بھی خرچ ہو جانے کے ڈر سے اُن کو روک لیتے اور انسان بہت تنگ دل

قَتُوْرًا ۝۱۰۰ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ فَسْــَٔلْ
بہت تنگ دل | اور بیشک ہم نے دیں | موسیٰ کو | نو | نشانیاں | کھلی | پس پوچھ
ہے۔ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو نو کھلی نشانیاں دیں پس بنی اسرائیل

بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِذْ جَاۗءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّىْ
بنی اسرائیل سے | جب ان کے پاس آیا | تو کہا | اُس کو | فرعون نے | بیشک میں
سے پوچھ لو جب (موسیٰ) ان کے پاس آئے تو فرعون نے اُن سے کہا اے موسیٰ! میں خیال

لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ۝۱۰۱ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ
تجھ پر گمان کرتا ہوں | اے موسیٰ! | جادو زدہ | اُس نے کہا | بیشک | تو نے جان لیا | کہ نہیں نازل کیا
کرتا ہوں کہ تم پر کسی نے جادو کر دیا ہے۔ (موسیٰ) نے کہا کہ تم یہ جانتے ہو کہ آسمانوں اور زمین

هٰٓؤُلَاۗءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَاۗىِٕرَ ۚ وَاِنِّىْ لَاَظُنُّكَ
ان (نشانیوں) کو | مگر | پروردگار نے آسمانوں | اور زمین کے | سمجھ بوجھ کی باتیں | اور بیشک میں | تجھے گمان کرتا ہوں
کے پروردگار کے سوا ان (نشانیوں) کو کسی نے نازل نہیں کیا اور یہ (تمہارے لئے) سمجھ بوجھ کی باتیں ہیں اور اے فرعون! بیشک

يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ۝۱۰۲ فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ
اے فرعون! | ہلاک کیا گیا (ہلاک ہوا چاہتا ہے) | پس اُس نے ارادہ کیا | کہ | نکال دے انہیں | زمین سے
میں خیال کرتا ہوں کہ تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ تو اُس (فرعون) نے چاہا کہ اُن کو سرزمین (مصر) سے نکال دے

فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا ۝۱۰۳ وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ
تو ہم نے اسے غرق کر دیا | اور جو | اس کے ساتھ تھے | سب کو | اور ہم نے کہا | اس کے بعد
تو ہم نے اسے اور جو اس کے ساتھ تھے سب کو غرق کر دیا اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل

لِبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ
بنی اسرائیل کو | تم رہو | زمین میں | پھر جب | آئے گا | وعدہ
سے کہا تم اس ملک میں رہو پھر جب آخرت کا وعدہ

الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ۝۱۰۴ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ
آخرت کا | ہم لے آئیں گے | تم کو | جمع کر کے | اور حق کے ساتھ | ہم نے اُسے نازل کیا | اور سچائی کے ساتھ
آ جائے گا ہم تم سب کو جمع کر کے لے آئیں گے۔ اور ہم نے اس (قرآن کو) سچائی سے نازل کیا اور وہ سچائی

نَزَلَ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝۱۰۵ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ
نازل ہوا | اور ہم نے تمہیں نہیں بھیجا | مگر خوشخبری دینے والا | اور ڈر سنانے والا | اور قرآن | ہم نے جدا جدا کیا اسے
سے نازل ہوا اور آپ کو ہم نے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور قرآن کو تھوڑا

(۱۰۰) کہہ دیجئے کہ اگر اللہ کی رحمت کے خزانے تمہارے اختیار میں ہوتے، تو تم ضرور ان کے خرچ ہو جانے کے خوف سے ان کو بند کر رکھتے اور کسی کو ان میں سے کچھ دینا برداشت نہ کرتے اور انسان ہے ہی بڑا تنگ دل۔

(۱۰۱) اور ہم نے تو موسیٰ علیہ السلام کو اپنے نو (۹) واضح معجزے (ید بیضا' عصا' قحط' پھلوں کا نقصان' طوفان' ٹڈی دل' جوئیں' مینڈک' خون) عطا کئے تھے یہود سے ان حالات کے بارے میں پوچھ لیجئے کہ جب موسیٰ فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس آئے تو ان سے فرعون نے کہا کہ اے موسیٰ! میرا خیال ہے کہ تم پر کسی نے جادو کر دیا ہے۔

(۱۰۲) حضرت موسیٰ نے جواب دیا کہ یہ معجزے تو اللہ نے جو آسمان اور زمین کا پروردگار ہے اپنی قدرت کے دلائل کے طور پر نازل کئے ہیں اے فرعون! میرا خیال ہے کہ تو ہلاک ہو کر رہے گا۔

(۱۰۳) پس فرعون نے بنی اسرائیل کو آباد زمین سے جلا وطن کرنا چاہا تو ہم نے اسے اس کے لشکر کے ساتھ بحیرۂ قلزم میں غرق کر دیا۔

(۱۰۴) اور اس کی غرقابی کے بعد ہم نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ اب تم ارضِ مقدس میں آباد ہو جاؤ پھر قیامت کے روز ہم تم سب کو جوابدہی کے لئے جمع کر لائیں گے۔

(۱۰۵) اور ہم نے قرآن کو سچائی کے ساتھ نازل کیا اور ایک نقطہ کی کمی بیشی کے بغیر اصلی حالت پر آپ تک پہنچ گیا ہے اور ہم نے آپ کو تو صرف ایمان والوں کے لئے خوشخبری اور کافروں کے لئے ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

افعال: تَمْلِكُوْنَ: تمہارے ہاتھ میں ہو' تم مالک بنو' اختیار رکھو' ہو' رکھو گے' مِلْكٌ سے مضارع۔ اَمْسَكْتُمْ: تم نے روک رکھا' اِمْسَاكٌ سے ماضی کا صیغہ۔ يَسْتَفِزَّهُمْ: ان کے قدم اکھاڑ دے' اکھاڑ دینا' اِسْتِفْزَازٌ مصدر مضارع۔

اسماء: اِنْفَاقٍ: خرچ کرنا' اِنْفَاقٌ مصدر انفاق میں جان مال دونوں کا صرف کرنا آ جاتا ہے۔ قَتُوْرًا: کنجوس طبیعت والا' بخیل۔ مَثْبُوْرًا: ملعون' خیر سے روکا گیا' ثُبُوْرٌ مصدر اسم مفعول۔ مُبَشِّرًا: خوشخبری دینے والا' تَبْشِيْرٌ مصدر اسم۔

لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ﴿١٠٦﴾ قُلْ

تاکہ تم اسے پڑھو | لوگوں پر | ٹھہر ٹھہر کر | اور ہم نے اسے نازل کیا | آہستہ آہستہ | آپ کہہ دیں

تھوڑا ہم نے اس لئے نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کو ٹھہر ٹھہر کر سنائیں اور ہم نے اسے تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ہے آپ کہہ دیجئے

اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ

تم ایمان لاؤ اس پر | یا تم ایمان نہ لاؤ | بیشک وہ لوگ جنہیں | دیا گیا ہے | علم | اس سے پہلے

کہ تم اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ بیشک جن لوگوں کو اس سے پہلے علم (کتاب) دیا گیا ہے۔

اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿١٠٧﴾ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ

جب وہ پڑھا جاتا ہے اُن کے سامنے | وہ گر پڑتے ہیں | ٹھوڑیوں کے بل | سجدہ کرتے ہوئے | اور وہ کہتے ہیں | پاک ہے

جب وہ ان کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔ اور کہتے ہیں ہمارا پروردگار

رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿١٠٨﴾ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ

ہمارا رب | بیشک ہے | وعدہ | ہمارے رب کا | ضرور پورا ہو کر رہنے والا | اور وہ گر پڑتے ہیں | ٹھوڑیوں کے بل | روتے ہوئے

پاک ہے بیشک ہمارے پروردگار کا وعدہ پورا ہو کر رہنے والا ہے۔ اور وہ ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں اور روتے جاتے ہیں

وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿١٠٩﴾ السجدة قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ

اور (قرآن) بڑھاتا ہے انہیں | عاجزی میں | آپ کہہ دیں | تم پکارو | اللہ کو | یا تم پکارو | رحمٰن (کہہ کر)

اور اس سے ان میں اور زیادہ عاجزی پیدا ہوتی ہے۔ آپ کہہ دیں کہ تم اللہ (کے نام سے) پکارو یا رحمٰن (کے نام سے) پکارو

اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۚ

جو کچھ بھی | تم پکارو | سو اسی کے ہیں | نام | سب سے اچھے

جس نام سے بھی پکارو اُس کے سب نام اچھے ہیں

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ

اور بلند نہ کرو آواز | اپنی نماز میں | اور نہ بالکل آہستہ | اور ڈھونڈو | اس کے درمیان

اور اپنی نماز نہ تو بہت بلند آواز سے پڑھو اور نہ بالکل چپکے چپکے بلکہ اس کے درمیان کا طریقہ

سَبِيْلًا ﴿١١٠﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

راستہ | اور آپ کہہ دیں | تمام تعریفیں | اللہ کے لئے ہیں | جس نے

اختیار کرو اور کہو سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جس نے

لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ

نہیں ٹھہرایا بیٹا (اپنے لئے) | اور نہیں ہے | اس کا | کوئی شریک | بادشاہی میں

نہ تو کسی کو بیٹا بنایا ہے اور نہ اُس کی بادشاہی میں کوئی شریک ہے۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿١١١﴾

اور نہیں ہے اس کا | کوئی مددگار | کمزوری کی وجہ سے | اور اس کی بڑائی (بیان) کر | خوب بڑائی

اور نہ اس کی کمزوری کی وجہ سے کوئی اُس کا مددگار ہے اور تم اُس کی خوب بڑائی بیان کرو

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۱۰۶) اور ہم نے قرآن کو تلاوۃ کے لئے مختلف سورتوں میں تقسیم کردیا کہ آپؐ وقفہ سے لوگوں کو پڑھ کر سنائیں اور ہم نے اس کو تھوڑا تھوڑا نازل کیا کہ تلاوۃ اور یادداشت میں آسانی ہو۔

(۱۰۷) کہہ دیجئے کہ تم اس قرآن پر ایمان لاؤ یا ایمان نہ لاؤ جن اہل کتاب کو پہلی آسمانی کتابوں کا علم دیا گیا ہے۔ جب یہ قرآن انہیں پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو وہ احتراماً ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔

(۱۰۸) اور یوں اللہ کی تسبیح کرتے ہیں کہ ہمارا رب ہر نقص و عیب سے پاک ہے اور اس کا وعدہ پیغمبر **آخر الزمان** کی بعثت کا تو ضرور پورا ہونا تھا سو ہو گیا۔

(۱۰۹) اور وہ ٹھوڑیوں کے بل گر گر نہایت عاجزی سے اللہ کے حضور رونے لگتے ہیں۔ یہ قرآن کی تاثیر ہے جو دلوں پر ہوتی رہتی ہے۔

(۱۱۰) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا میں ایک روز یا اللہ یا رحمن فرمایا۔ مشرکین نے کہا کہ محمدؐ بھی دو معبودوں کو پکارتا ہے اس پر یہ آیت اتری۔ کہہ دیجئے کہ اپنے رب کو ''اللہ'' کہہ کر پکارو یا ''رحمٰن'' کہہ کر کوئی سا نام لے کر اسے پکارو اس کے سبھی نام اچھے ہیں اور نماز میں قرآن نہ زیادہ اونچی آواز سے پڑھنا چاہئے نہ بالکل آہستہ بلکہ درمیانہ آواز سے پڑھنا چاہئے۔ (ف) مشرکین مکہ زور کی قرأت سن کر قرآن کی شان میں بدزبانی کرتے تو آپؐ نے بالکل آہستہ قرأت شروع کردی اس پر یہ حکم ہوا۔

(۱۱۱) اور کہہ دیجئے کہ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے مناسب ہیں جس کی نہ کوئی اولاد ہے' اور نہ حکومت میں اس کا کوئی شریک اور نہ وہ کمزور ہے کہ اسے کسی کی مدد کی ضرورت پڑے اور ہمیشہ اس کی بڑائی بیان کرتے رہے۔

افعال۔ یَخِرُّوْنَ: وہ گر پڑتے ہیں' خُرُوْرٌ سے مضارع۔ یَبْکُوْنَ: وہ روتے ہیں' بُکَاءٌ سے مضارع۔ تُخَافِتْ: تو آہستہ کر' پڑھ مُخَافَتَةٌ سے معنی آہستہ گفتگو کرنے کے ہیں' مضارع۔ اِبْتَغِ: تو تلاش کر ابْتِغَاءٌ سے امر کا صیغہ۔ تَجْهَرْ: تو آواز بلند کر' کرتا ہے' بلند کرے گا' جَهْرٌ سے معنی اچھی طرح دیکھنے اور خوب سننے کے ذرہ کسی چیز کے ظاہر ہونے کے ہیں مضارع۔ خُشُوْعًا: عاجزی' فروتنی' خَشَعَ یَخْشَعُ کا مصدر۔

سُوْرَۃُ الْکَھْفِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ مِائَۃٌ وَّعَشْرٌ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | اٰیَاتٌ فِیْ اِثْنَا عَشَرَ رُکُوْعًا

سورہ کہف مکہ میں نازل ہوئی اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | ایک سو دس آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّہٗ

تمام تعریفیں | اللہ کے لئے ہیں | جس نے | نازل کی | اپنے بندہ پر | کتاب (قرآن) | اور نہ | رکھا | اس میں

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے اپنے بندے (محمدؐ) پر یہ کتاب (قرآن) نازل کی ہے اور اس میں کوئی عیب نہ رکھا۔

عِوَجًا ۞ (۱) قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْہُ وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ

(کوئی) عیب | ٹھیک سیدھی | تاکہ ڈرائے | عذاب | سخت سے | اس کی طرف سے | اور خوشخبری دے | مؤمنوں کو

ٹھیک سیدھی تاکہ لوگوں کو اُس اللہ کی طرف سے (آنے والے) سخت عذاب سے ڈرائے اور ان مؤمنوں کو خوشخبری سنائے

الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَہُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۞ (۲) مّٰکِثِیْنَ فِیْہِ

وہ جو | عمل کرتے ہیں | اچھے | کہ | ان کے لئے | اجر ہے | اچھا | وہ رہیں گے | اس میں

جو نیک عمل کرتے ہیں کہ اُن کے لئے (اُن کے کاموں کا) نیک بدلہ (یعنی جنت) ہے جس میں وہ ہمیشہ

اَبَدًا ۞ (۳) وَّیُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا ۞ (۴) مَا لَہُمْ

ہمیشہ | اور وہ ڈرائے | اُن لوگوں کو جو | کہتے ہیں | کہ بنالیا ہے اللہ نے بیٹا | نہیں اُن کو

رہیں گے۔ اور وہ ان لوگوں کو ڈرائے جنہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے (اپنے لئے) بیٹا بنالیا ہے۔ اس کا نہ

بِہٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِہِمْ کَبُرَتْ کَلِمَۃً تَخْرُجُ

اُس کا | کوئی علم | اور نہ اُن کے باپ دادا کو تھا | بڑی ہے بات | جو نکلتی ہے

انہیں کوئی علم ہے اور نہ اُن کے باپ دادا کو تھا (یہ) بڑی سخت بات ہے جو اُن کے

مِنْ اَفْوَاہِہِمْ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا کَذِبًا ۞ (۵) فَلَعَلَّکَ بَاخِعٌ

ان کے منہ سے | وہ نہیں کہتے | مگر صرف جھوٹ | تو شاید آپ | ہلاک کرنے والے ہیں

منہ سے نکلتی ہے بلاشبہ وہ سراسر جھوٹ کہتے ہیں۔ (اے پیغمبر!) اگر وہ اس کلام پر

نَّفْسَکَ عَلٰٓی اٰثَارِہِمْ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِہٰذَا الْحَدِیْثِ اَسَفًا ۞ (۶)

اپنی جان کو | ان کے پیچھے | اگر وہ ایمان نہ لائیں | اس بات پر | غم کے مارے

ایمان نہ لائیں تو شاید آپؐ اُن کے غم میں اپنے آپ کو ہلاک کردیں گے۔ بیشک جو

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَی الْاَرْضِ زِیْنَۃً لَّہَا لِنَبْلُوَہُمْ اَیُّہُمْ

بیشک ہم نے بنایا | جو کچھ | زمین پر ہے | زینت (خوبصورتی) | اُس کے لئے | تاکہ ہم انہیں آزمائیں | کہ کون ان میں

کچھ زمین پر ہے ہم نے اُس کو زمین کے لئے آرائش بنایا ہے تاکہ ہم لوگوں کو آزمائیں کہ ان میں

اَحْسَنُ عَمَلًا ۞ (۷) وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَیْہَا صَعِیْدًا

زیادہ بہتر ہے | عمل میں | اور بیشک ہم | ضرور کرنے والے ہیں | جو کچھ اس (زمین) پر ہے | صاف میدان

کون اچھا عمل کرنے والا ہے اور جو کچھ زمین پر ہے ہم اُس کو (نابود کرکے) صاف بنجر میدان کر

آیت نمبر آسان تفسیر

سورۂ کہف

کھف غار کو کہتے ہیں چونکہ اس سورت میں اصحاب کہف کا ذکر ہے جو چند نصرانی جوان (شہر **افسوس** جسے آج کل طرسوس کہتے ہیں اور بالکل ویران پڑا ہے) کے کافر بادشاہ **دقیانوس** کے خوف سے بھاگ کر ایک غار میں جا سوئے تھے اس لئے یہ سورت اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ایسی معجز کتاب (قرآن) اپنے رسول محمدؐ پر نازل فرمائی جس میں کوئی کجی نہیں رکھی۔

(۲) وہ کتاب اللہ کا سیدھا راستہ (اسلام) بتانے والی ہے تا کہ وہ اللہ کی طرف سے منکرین کو سخت عذاب سے ڈرائے اور نیک عمل کرنے والے ایمانداروں کو خوشخبری دے کہ انہیں آخرت میں بہت اچھی جزا (جنت) ملے گی۔

(۳) جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

(۴) اور یہود و نصاریٰ جو اللہ کی اولاد بتاتے ہیں انہیں اللہ کے عذاب سے ڈرائیے۔

(۵) نہ خود انہیں اس بات کا علم ہے نہ ان کے باپ دادوں کو کہ اولاد ہونے کے لئے جسم کا ہونا لازم ہے جو خدا کی شان کے لائق نہیں۔ واقعی ان کی یہ بات خدا کی شان میں بڑی گستاخی ہے اور یہ محض جھوٹ بولتے ہیں۔

(۶) پس مشرکین، جو قرآن پر ایمان نہیں لاتے اس پر غم و افسوس کے مارے شاید آپؐ ان کے پیچھے اپنی جان تک ہلاک کر ڈالیں گے۔ سو آپؐ اتنا فکر نہ کیجئے۔

(۷) ہم نے زمین کی چیزوں کو اس کے لئے خوبصورتی اور زیب و زینت کا باعث بنا دیا ہے تا کہ لوگوں کو آزمائیں کہ کون ان میں سے خدا کی نعمتوں کے شکریہ میں نیک عمل کرتا اور کون اس دنیا کی رونق کو اصل مقصد سمجھ کر خدا کو بھلا دیتا ہے۔

افعال: کَبُرَتۡ: سخت سزا کی بات، کِبَرٌ مصدر ماضی۔ کَلِمَةً: کلام، بات حضرت عیسیٰ کو کلمہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ بغیر باپ کے صرف کن سے پیدا کیا، یا شیر خوارگی میں۔ تَخۡرُجُ: وہ نکلتی ہے، نکلے گی، خُرُوۡجٌ سے مضارع۔

اسماء: مَاکِثِیۡنَ: ٹھہرے رہنے والے مراد ہمیشہ رہنے والے، مَاکِثٌ مفرد اسم فاعل۔

جُرُزًا ﴿٨﴾ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا

بنجر (چٹیل) | کیا تم نے گمان کیا؟ | کہ | اصحاب کہف (غار والے) | اور پہاڑی والے | تھے

دیں گے۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ غار اور پہاڑی والے ہماری

مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ﴿٩﴾ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ

ہماری نشانیوں میں سے | عجیب | جب پناہ لی | اُن جوانوں نے | غار میں | تو انہوں نے کہا | اے ہمارے رب!

نشانیوں میں سے بہت عجیب نشانی تھے۔ جب اُن جوانوں نے غار میں پناہ لی۔ تو انہوں نے کہا اے ہمارے رب!

اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿١٠﴾ فَضَرَبْنَا

ہمیں دے | اپنی طرف سے | رحمت | اور مہیا کر | ہمارے لئے | ہمارے کام میں | درستی | پس ہم نے پردہ ڈال دیا

ہم پر اپنے ہاں سے رحمت نازل فرما اور ہمارے کام میں درستی (کے سامان) مہیا کر۔ تو ہم نے غار

عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ﴿١١﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ

اُن کے کانوں پر | غار میں | کئی سال تک | پھر | ہم نے انہیں اُٹھایا

میں کئی سال تک ان کے کانوں پر (نیند کا) پردہ ڈال دیا پھر ہم نے انہیں جگایا کہ

لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ﴿١٢﴾

تاکہ ہم معلوم کریں | کس کو | دونوں گروہوں (میں سے) | اچھی طرح یاد ہے | جو وہ رہے | مدت (غار میں)

ہم معلوم کریں کہ دونوں گروہوں میں سے کس کو وہ مدت اچھی طرح یاد ہے جو انہوں نے وہاں گزاری۔

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا

ہم بیان کرتے ہیں | تجھ سے | ان کا حال | ٹھیک ٹھیک | بیشک وہ | چند نوجوان تھے | جو ایمان لائے

ہم ان کے حالات تم سے صحیح صحیح بیان کرتے ہیں۔ بیشک وہ چند نوجوان تھے جو اپنے رب

بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ﴿١٣﴾ وَّرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ

اپنے رب پر | اور ہم نے اور زیادہ دی انہیں | ہدایت | اور ہم نے مضبوط کر دیا | ان کے دلوں کو | جب

پر ایمان لائے تھے اور ہم نے اُن کو اور زیادہ ہدایت دی تھی۔ اور ہم نے اُن کے دلوں کو (صبر و استقامت سے) مضبوط کر دیا

قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا

وہ کھڑے ہوئے | تو انہوں نے کہا | ہمارا رب | پروردگار ہے | آسمانوں | اور زمین کا | ہم ہرگز نہ پکاریں گے

جب وہ (اٹھ) کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمارا رب آسمانوں اور زمین کا رب ہے ہم اس کے سوا کسی کو

مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ﴿١٤﴾ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا

اس کے سوا | کوئی معبود | ورنہ ہم کہیں گے | اس وقت | بے جا بات | یہ ہے ہماری قوم

معبود نہ پکاریں گے اگر ہم نے ایسا کہا تو یہ بڑی بے جا بات ہوگی یہ ہماری قوم ہے

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍ

انہوں نے بنالئے | اُس کے سوا | اور معبود | کیوں نہیں | وہ لاتے | اُن پر | کوئی دلیل

جس نے اللہ کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں وہ اُن پر کوئی واضح دلیل کیوں نہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(٨) اور ہم ایک نہ ایک روز زمین پر موجود تمام چیزوں کو ختم کر کے اسے ایک ہموار میدان بنا دیں گے۔

(٩) کیا آپؐ نے یہود کے سوال کی وجہ سے 'غار اور کتبہ' والوں کو قدرت الٰہی کے نشانوں میں سے ایک عجیب نشان خیال کر لیا ہے۔ اللہ کا تو ہر نشان عجیب اور قابل غور وفکر ہے۔ غار جس میں وہ نوجوان موحدین' کافر بادشاہ سے چھپ کر سو گئے تھے اور کتبہ سے مراد وہ پتھر کا تختہ ہے جس پر بہت بعد میں ان کے نام کندہ کر کے بطور یادگار نصب کر دیئے گئے تھے۔

نوٹ کفار قریش نے یہودی علماء کے اشارے پر حضورؐ کا امتحان لینے کی غرض سے اپنے خیال میں تین مشکل سوالات کے جواب مانگے تھے۔ ان میں سے ایک سوال اصحاب کہف (غار اور کتبے والوں) کے بارے میں تھا۔

(١٠) جبکہ ان جوانوں نے غار میں پناہ لی تو درگاہ الٰہی میں یوں دعا کرنے لگے کہ اے ہمارے رب! ہم پر اپنی جناب سے رحمت نازل فرما اور ہمارے اس کام میں کامیابی نصیب فرما۔

(١١) پھر اس غار میں قدرت الٰہی سے وہ ایک عرصہ تک سوئے رہے۔

(١٢) پھر تین سو نو (٣٠٩) سال کے بعد انہیں نیند سے جگا دیا تا کہ اللہ ظاہر کر لے کہ غار میں موجود دو گروہوں میں سے غار میں سوئے رہنے کی مدت کو کس نے خوب یاد رکھا۔ (ف) تین سو سال تک سوئے رہنے کے بعد جب یہ نوجوان اٹھے' تو یہ بحث شروع ہوگئی کہ ہم کتنا عرصہ یہاں سوئے رہے ہوں گے۔ ایک گروہ نے کہا شاید ایک دن' جبکہ دوسرے نے کہا اللہ ہی جانتا ہے ہمیں تو کچھ اندازہ نہیں ہو رہا۔ اس آیت میں اس واقعے کی طرف اشارہ ہے جس کی تفصیل آگے آیت (١٩) میں آ رہی ہے۔ ایک گروہ وہ جس نے لَبِثْنَا يَوْمًا کہا اور دوسرا وہ جس نے رَبُّكُمْ أَعْلَمُ کہا۔

(١٣) ہم آپؐ کو ان کا قصہ ٹھیک ٹھیک بتاتے ہیں کہ وہ چند جوان تھے جو کافر بادشاہ دقیانوس کے زمانہ میں اللہ پر ایمان لائے تھے اور اللہ نے ان کی زیادہ رہنمائی فرمائی۔

(١۴) اور جب بادشاہ دقیانوس نے انہیں دوبارہ دربار میں حاضر کر کے اپنے بتوں کی پوجا پر مجبور کیا تو اللہ نے ان کے دلوں کو مضبوط کر دیا اور وہ کہنے لگے کہ آسمانوں اور زمین کا مالک ہی ہمارا پروردگار ہے ہم اس کے سوا کسی کو معبود نہ بنائیں گے یہ تو بڑے ظلم کی بات ہے۔

افعال: نَبْلُوَ: ہم جانچ کریں' بَلَاءٌ مصدر مضارع منصوب۔ اَوَی: وہ اترا' وہ جا بیٹھا' اوی سے ماضی کا صیغہ۔ هَيِّئْ: درست کر' تَهْيِئَةٌ اور تَهْيِيْمٌ مصدر امر معروف۔ اَحْصٰی: خوب گننے والا لَبِثُوْا: رہے وہ' ماضی معروف۔ رَبَطْنَا: ہم نے گرہ دی' باندھ دیا' رَبْطٌ سے معنی باندھنے کے ہیں' ماضی۔

اسما. جَاعِلُوْنَ: بنانے والے' کرنے والے' رکھنے والے' جَعْلٌ سے اسم فاعل۔ جُرُزْ: بنجر' چٹیل' جَرْزٌ سے معنی کاٹ دینے اور کھا کر صاف کر دینے کے ہیں صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ شَطَطًا: جو بات حق سے دور ہو' شَطَّ يَشُطُّ اور شَطَّ يَشِطُّ کا مصدر ہے معنی افراط حد یعنی حد سے زیادہ دور ہونے کے ہیں۔

بِبَيِّنٍ ۭ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝۱۵ وَاِذِ
واضح | پس کون | زیادہ ظالم ہے | اس سے جو | گھڑلے | اللہ پر | جھوٹ | اور جب
لاتے؟ پس اُس شخص سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ گھڑے۔ اور جب

اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ
تم ان سے علیحدہ ہوگئے | اور جن کی وہ عبادت کرتے ہیں | اللہ کے سوا | تو پناہ لو | غار میں | پھیلادے گا
تم نے اُن (مشرکین) کو اور جن کی وہ اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے ہیں' چھوڑ دیا ہے تو غار میں پناہ لو۔ تمہارا ربّ

لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ۝۱۶
تمہارے لئے | تمہارا رب | اپنی رحمت | اور مہیا کرے گا | تمہارے لئے | تمہارے کام میں | آسانی
تمہارے لئے اپنی رحمت پھیلا دے گا۔ اور تمہارے کاموں میں آسانی (کے سامان) مہیا کرے گا۔

وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ
اور تو دیکھتا ہے | سورج کو | جب نکلتا ہے | (تو) جھک جاتا ہے | اُن کے غار سے | دائیں طرف
اور (اے مخاطب!) تم سورج کو دیکھتے ہو' جب وہ نکلتا ہے تو اُن کے غار سے دائیں طرف بچتا ہوا جاتا ہے

وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ۭ
اور جب غروب ہوتا ہے | بچ کر نکل جاتا ہے اُن سے | بائیں طرف | اور وہ | کھلی جگہ میں ہیں | اس (غار) کی
اور جب غروب ہوتا ہے تو اُن سے بائیں طرف بچ کر نکل جاتا ہے اور وہ غار کی کھلی جگہ میں ہیں۔

ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ
یہ | نشانیوں میں سے ہے اللہ کی | جسے | ہدایت دے | اللہ | پس وہ | ہدایت پانے والا ہے
یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے' جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے پس وہی ہدایت یافتہ ہے۔

وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ۝۱۷ ع
اور جسے | وہ گمراہ کرے | پس تو ہرگز نہ پائے گا | اُس کے لئے | کوئی دوست | سیدھی راہ دکھانے والا
اور جس کو وہ گمراہ کرے تو اس کے لئے ہرگز کوئی دوست' سیدھی راہ دکھانے والا' نہ پائے گا۔

وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ڰ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ
اور تم خیال کرتے انہیں | جاگتا ہوا | حالانکہ وہ | سوئے ہوئے تھے | اور ہم کروٹیں دلواتے انہیں | دائیں طرف
اور (اے مخاطب) تم خیال کرتے کہ وہ جاگ رہے ہیں حالانکہ وہ سوئے ہوئے تھے اور ہم اُن کو دائیں طرف اور بائیں طرف

وَذَاتَ الشِّمَالِ ڰ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ۭ
اور بائیں طرف | اور ان کا کتا | پھیلائے ہوئے | اپنے دونوں ہاتھ | دہلیز پر
کروٹ بدلاتے تھے اور ان کا کتا غار کے دہانے پر اپنے دونوں ہاتھ (پنجے) پھیلائے بیٹھا تھا

لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ۝۱۸
اگر تم جھانک کر دیکھتے | ان کو | تو پیٹھ پھیر کر | اُن سے | بھاگ جاتے | اور تم بھر جاتے | اُن سے دہشت میں
اگر تم انہیں جھانک کر دیکھ لیتے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے اور ان سے دہشت میں آجاتے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۵) ہماری قوم کے لوگوں نے تو خدا کے سوا کئی معبود ٹھہرا لئے ہیں اگر وہ سچے ہیں تو کیوں اس پر کوئی عقلی دلیل پیش نہیں کرتے اور جو اللہ پر بہتان باندھے وہ سب سے بڑھ کر ظالم ہے۔

(۱۶) تب بادشاہ نے انہیں غور وفکر کرنے کے لئے مہلت دی تو وہ آپس میں کہنے لگے کہ جب تم نے مشرکین اور ان کے جھوٹے معبودوں سے قطع تعلق، علیحدگی کر لی ہے تو اب بہتر ہے کہ تم کسی غار میں چل کر پناہ لو اللہ تم پر اپنی رحمت نچھاور کرے گا۔ اور تمہیں کامیاب کرے گا۔ چنانچہ وہ ایک غار میں جا چھپے اور ایک عرصہ تک اللہ نے انہیں وہاں سلا دیا۔

(۱۷) اور وہ غار ایسے طور پر واقع تھا کہ سورج طلوع کے وقت ان کی دائیں طرف جھکا رہتا تھا اور غروب کے وقت بائیں طرف اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو سورج کی گرمی سے محفوظ رکھا اور وہ آرام سے سینکڑوں سال سوتے رہے۔ اور وہ لوگ غار کے اندر ایک کھلی جگہ میں سو رہے تھے۔ یہ بھی قدرتِ الٰہی کی نشانیوں میں سے ہے۔ واقعی سیدھے راستہ پر وہی چل سکتا ہے۔ جسے اللہ راہ پر لائے اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی دوست راہ بتانے والا نہیں ملے گا۔

(۱۸) اور چونکہ ان کی آنکھیں کھلی رہتی تھیں اور جسم بالکل تندرست تھا۔ اس لئے دیکھنے والوں کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ جاگتے ہیں۔ حالانکہ وہ مدت سے وہاں سو رہے تھے اور ہم ان کے دائیں بائیں پہلو بدلتے تا کہ زمین پر ایک ہی شکل میں لیٹے رہنے سے ان کو نقصان نہ پہنچے اور ان کا کتا دہلیز پر دونوں ہاتھ پھیلائے بیٹھا رہا اور اگر کوئی شخص اس غار میں جھانک کر انہیں دیکھتا تو وہ خوف کھا کر الٹے پاؤں بھاگ جاتا۔

افعال: اِعْتَزَلْتُمُوْھُمْ: تم نے ان سے کنارہ کر لیا، اِعْتَزَلْتُمُوْا اِعْتِزَالٌ سے معنی کنارہ کرنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ۔ اُوٗوْا: تم جا بیٹھو، تم فروکش ہو جاؤ، اِیْوَاءٌ سے امر۔ یُھَیِّئْ: وہ فراہم کر دے گا، تیار کر دے گا، مضارع۔ طَلَعَتْ: وہ (دھوپ) نکلی، وہ (آفتاب) طُلُوْعٌ سے ماضی۔ تَزَاوَرُ: وہ بچ کے جاتی ہے، وہ کترا جاتی ہے تَزَاوُرٌ سے مضارع کا صیغہ۔ تَقْرِضُھُمْ: وہ ان سے کترا جاتی ہے، تَقْرِضُ، قَرْضٌ سے معنی کترانے اور قطع کرنے کے ہیں، مضارع۔ اَطَّلَعْتَ: تو نے جھانکا، اِطِّلَاعٌ سے ماضی۔ وَلَّیْتَ: تو منہ پھیر کر بھاگتا تَوْلِیَۃٌ سے ماضی۔ مُلِئْتَ: تو بھر جائے، بھر دیا جائے، ماضی۔

اسماء: فَجْوَۃٍ: وسیع میدان، غار کے اندر کشادہ زمین، دو پہاڑوں کے درمیان شگاف اور وسیع زمین۔ اَیْقَاظًا: جاگنے والے، یَقِظٌ کی جمع صفت مشبہ۔ رُقُوْدٌ: خفتہ، سونے والے، رَاقِدٌ کی جمع ہے رَاقِدٌ رَقُوْدٌ سے معنی سونے کے ہیں اسم فاعل۔

وَكَذٰلِكَ بَعَثۡنٰهُمۡ لِيَتَسَآءَلُوۡا بَيۡنَهُمۡ‌ؕ قَالَ قَآٮِٕلٌ مِّنۡهُمۡ كَمۡ

اوراسی طرح | ہم نے انہیں بیدار کیا | تاکہ وہ باہم سوال کریں | آپس میں | کہا ایک کہنے والے نے | ان میں سے

اور اسی طرح ہم نے انہیں جگایا تاکہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے سوال کریں۔ ان سے ایک کہنے والے نے کہا

لَبِثۡتُمۡ‌ؕ قَالُوۡا لَبِثۡنَا يَوۡمًا اَوۡ بَعۡضَ يَوۡمٍ‌ؕ قَالُوۡا رَبُّكُمۡ

تم کتنی دیر رہے | انہوں نے کہا | ہم رہے | ایک دن | یا کچھ حصہ | دن کا | انہوں نے کہا | تمہارا رب

تم (یہاں) کتنی دیر رہے؟ انہوں نے کہا ہم ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ رہے (پس) انہوں نے کہا تمہارا رب

اَعۡلَمُ بِمَا لَبِثۡتُمۡؕ فَابۡعَثُوۡۤا اَحَدَكُمۡ بِوَرِقِكُمۡ هٰذِهٖۤ

خوب جانتا ہے | جتنی مدت تم رہے | پس بھیجو | اپنے میں سے ایک کو | اپنا روپیہ دے کر | یہ

خوب جانتا ہے کہ تم کتنی مدت رہے ہو۔ پس اپنے میں سے ایک کو اپنا یہ روپیہ دے کر شہر کی طرف

اِلَى الۡمَدِيۡنَةِ فَلۡيَنۡظُرۡ اَيُّهَاۤ اَزۡكٰى طَعَامًا فَلۡيَاۡتِكُمۡ بِرِزۡقٍ

شہر کی طرف | پس وہ دیکھے | کون سا | پاکیزہ تر ہے | کھانا | تو وہ لے آئے تمہارے لئے | کھانا

بھیجو، پس وہ دیکھے کہ کون سا کھانا پاکیزہ تر ہے تو وہ اس میں سے تمہارے لئے کھانا

مِّنۡهُ وَلۡيَتَلَطَّفۡ وَلَا يُشۡعِرَنَّ بِكُمۡ اَحَدًا ۝۱۹ اِنَّهُمۡ

اس سے | اور خوش اسلوبی کرے | اور خبر نہ ہونے دے | تمہاری | کسی کو | بیشک وہ لوگ

لے آئے اور خوش اسلوبی سے کام لے اور تمہارا حال کسی کو نہ بتائے۔ بیشک اگر وہ لوگ

اِنۡ يَّظۡهَرُوۡا عَلَيۡكُمۡ يَرۡجُمُوۡكُمۡ اَوۡ يُعِيۡدُوۡكُمۡ فِىۡ مِلَّتِهِمۡ

اگر خبر پالیں گے | تمہاری | تمہیں سنگسار کردیں گے | یا تمہیں لوٹائیں گے | اپنے دین میں

تمہاری خبر پالیں گے تو تمہیں سنگسار کردیں گے یا اپنے مذہب میں پھر لوٹائیں گے

وَلَنۡ تُفۡلِحُوۡۤا اِذًا اَبَدًا ۝۲۰ وَكَذٰلِكَ اَعۡثَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ لِيَعۡلَمُوۡۤا

اور تم ہرگز فلاح نہ پاؤ گے | اس صورت میں | کبھی | اور اسی طرح | ہم نے خبردار کیا لوگوں کو ان پر | تاکہ وہ جان لیں

اور اگر ایسا ہوا تو تم کبھی فلاح نہ پاؤ گے۔ اور اسی طرح ہم نے (لوگوں کو) ان سے مطلع کیا تاکہ انہیں معلوم

اَنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيۡبَ فِيۡهَا‌ۚ

کہ | اللہ کا وعدہ | سچا ہے | اور یہ کہ | قیامت | کوئی شک نہیں | اس میں

ہوجائے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت میں کوئی شک نہیں۔

اِذۡ يَتَنَازَعُوۡنَ بَيۡنَهُمۡ اَمۡرَهُمۡ فَقَالُوا ابۡنُوۡا عَلَيۡهِمۡ بُنۡيَانًا‌ؕ

جب وہ جھگڑتے تھے | آپس میں | ان کے معاملے میں | تو انہوں نے کہا | بناؤ | ان پر | ایک عمارت

جب وہ ان کے معاملے میں آپس میں جھگڑتے تھے تو انہوں نے کہا کہ ان پر ایک عمارت بناؤ۔

رَبُّهُمۡ اَعۡلَمُ بِهِمۡ‌ؕ قَالَ الَّذِيۡنَ غَلَبُوۡا عَلٰٓى اَمۡرِهِمۡ لَنَـتَّخِذَنَّ

ان کا رب | خوب جانتا ہے | انہیں | بولے | وہ لوگ جو غالب تھے | اپنے کام پر | ہم ضرور بنائیں گے

ان کا رب انہیں خوب جانتا ہے۔ جو لوگ اپنے کام پر غالب تھے انہوں نے کہا ہم ان (کے غار)

(۱۹) اور جس طرح ہم نے اپنی کامل قدرت سے ایک لمبے عرصے تک عجیب مکان (غار) میں عجیب طور پر انہیں (سینکڑوں سال کے لئے) سلا دیا تھا۔ اسی طرح اپنی قدرت سے انہیں دوبارہ اٹھا کھڑا کیا کہ وہ آپس میں سوال کریں اور ہماری قدرت کا کرشمہ ظاہر ہو۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے پوچھا کہ ہم یہاں پر کتنی دیر سوئے رہے۔ بعضوں نے کہا کہ ہم تو ایک دن یا کچھ حصہ دن کا یہاں ٹھہرے۔ باقی لوگوں نے کہا جتنی مدت تم یہاں ٹھہرے اسے اللہ ہی بہتر جانتا ہے پس اب مناسب ہے کہ اپنے میں سے ایک آدمی کو یہ روپیہ دے کر شہر میں بھیجو کہ وہ کسی دکان سے صاف اور پاکیزہ کھانا لے آئے۔ اور بڑی احتیاط اور ہوشیاری سے پیش آئے اور کسی کو ہمارے حال کی خبر تک نہ ہونے دے۔

(۲۰) کیونکہ اگر انہیں تمہارا حال معلوم ہو جائے گا تو وہ تمہیں پتھر مار مار کر ہلاک کر دیں گے یا واپس کفر میں لوٹانے کی کوشش کریں گے اور اس صورت میں تم کبھی کامیاب نہ ہو گے۔

افعال: یَتَلَطَّفْ: حسن تدبیر سے کام کرے مخفی دانش سے کام کرے تَلَطُّفٌ مصدر، امر غائب۔ یَرْجُمُوْا: (تم کو) پتھر مار کر ہلاک کر دینے رَجْمٌ مصدر مضارع مجزوم۔

اسماء: وَرِقِکُمْ: تمہاری چاندی کا سکہ اسم جنس۔ اَزْکٰی: زیادہ ستھرا زَکٰوۃٌ سے معنی طہارت اور پاکیزگی کے ہیں۔

عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾ سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ

ان پر | ایک مسجد | اب وہ کہیں گے | وہ تین ہیں | چوتھا ان کا | کتا ہے | اور وہ کہیں گے

پر ضرور ایک مسجد بنائیں گے۔ اب (کچھ) کہیں گے وہ تین تھے چوتھا ان کا کتا تھا اور (کچھ) کہیں گے

خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ

وہ پانچ ہیں | چھٹا اُن کا | کتا ہے | بات پھینکتے ہیں | بن دیکھے | اور وہ کہیں گے | وہ سات ہیں

وہ پانچ تھے چھٹا اُن کا کتا تھا یہ سب بے تحقیق باتیں ہیں اور کچھ کہیں گے وہ سات تھے

وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ قُل رَّبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم مَّا يَعْلَمُهُمْ

اور آٹھواں ان کا | کتا ہے | آپ کہہ دیں | میرا رب | خوب جانتا ہے | ان کی تعداد | انہیں نہیں جانتے

اور آٹھواں ان کا کتا تھا آپ کہہ دیں میرا ربّ اُن کی تعداد خوب جانتا ہے ان کو صرف تھوڑے

إِلَّا قَلِيلٌ ۗ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا ۠ وَلَا تَسْتَفْتِ

مگر تھوڑے | پس نہ جھگڑو | ان (کے بارے) میں | سوائے بحث | ظاہری (سرسری) کے | اور نہ پوچھ

ہی لوگ جانتے ہیں، پس آپ سرسری بحث کے سوا ان کے بارے میں زیادہ بحث نہ کریں اور ان کے بارے میں

فِيهِم مِّنْهُمْ أَحَدًا ﴿٢٢﴾ وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ

اُن (کے بارے) میں | ان میں سے کسی سے | اور ہرگز نہ کہنا | کسی چیز کو | کہ بیشک میں کرنے والا ہوں | یہ

ان لوگوں میں سے کسی سے نہ پوچھو۔ اور کسی کام کے متعلق یہ نہ کہنا کہ میں اسے کل کردوں گا۔

غَدًا ﴿٢٣﴾ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ وَاذْكُر رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ

کل | مگر یہ کہ | چاہے اللہ | اور یاد کر | اپنے رب کو | جب تو بھول جائے | اور کہہ

مگر (یہ کہو کہ) اللہ تعالیٰ چاہے تو، اور جب بھول جایا کرو تو (یاد آنے پر) اپنے ربّ کو یاد کرلیا کرو اور

عَسَىٰ أَن يَهْدِيَنِ رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا رَشَدًا ﴿٢٤﴾ وَلَبِثُوا

امید ہے | کہ مجھے ہدایت دے | میرا رب | زیادہ قریب کی | اس سے | بھلائی کی | اور وہ رہے

کہہ دو کہ اُمید ہے میرا ربّ مجھے اس سے بھی زیادہ ہدایت کی باتیں بتائے۔ اور اصحاب کہف

فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا ﴿٢٥﴾ قُلِ اللَّهُ

اپنے غار میں | تین | سو | سال | اور زیادہ رہے | نو (سال) | کہہ دیں | اللہ

اپنے غار میں تین سو نو سال رہے۔ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ

أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا ۖ لَهُ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ أَبْصِرْ بِهِ وَأَسْمِعْ ۚ

خوب جانتا ہے | جتنی مدت وہ رہے | اسی کا ہے | غیب | آسمانوں | اور زمین کا | وہ خوب دیکھتا ہے | اور خوب سنتا ہے

ہی خوب جانتا ہے جتنی مدت وہ رہے، اُسی کو آسمانوں اور زمین کی چھپی باتیں (معلوم) ہیں وہ کیا خوب دیکھنے والا اور کیا خوب

مَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا ﴿٢٦﴾ وَاتْلُ

ان کے لئے نہیں | اس کے سوا | کوئی مددگار | اور وہ شریک نہیں کرتا | اپنے حکم میں | کسی کو | اور آپ پڑھیں

سننے والا ہے۔ اس کے سوا اُن کا کوئی مددگار نہیں اور وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔ اور آپ

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۲۱) اور جس طرح ہم نے ان کو اپنی قدرت سے دوبارہ زندہ کر دیا۔ اسی طرح ہم نے شہر کے لوگوں کو ان کی زندگی کے حال سے خبردار بھی کر دیا تا کہ انہیں قطعی یقین ہو جائے کہ خدا کا مخلوق کو دوبارہ زندہ کرنے کا وعدہ بالکل سچا ہے اور قیامت کے آنے میں ذرا بھی شک نہیں۔ (ف) اس کی تفصیل حالت یہ ہے کہ تین سو نو سال میں شہر افسوس کی دنیا بدل گئی تھی نہ وہ ظالم بادشاہ رہا تھا۔ نہ ویسے لوگ تھے اب بادشاہ اور اس کی رعایا کا مذہب درست عیسائیت تھا۔ جب وہ آدمی روپیہ لے کر شہر میں داخل ہوا تو دکانداروں نے اتنا پرانا سکہ دیکھ کر خیال کیا کہ شاید اس کو کوئی پرانا خزانہ مل گیا ہے۔ آہستہ آہستہ یہ خبر بادشاہ تک پہنچی۔ اس شخص نے دربار میں اپنا سب حال کہہ سنایا اور یہ عجیب قصہ سن کر لوگوں کو قیامت کا یقین ہو گیا اس زمانے کے لوگوں سے ملاقات کے بعد اصحاب کہف وفات پا گئے اور اس کے بعد شہر والے آپس میں کہنے لگے کہ اصحاب کہف کے غار کے پاس ان کی یادگار میں ایک عمارت بنا دی جائے اور ان کے احوال کے متعلق زیادہ بحث نہ کی جائے کیونکہ ان باتوں کو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ اور جن لوگوں کا اثر اور رائے سب پر غالب تھی انہوں نے کہا کہ ہم وہاں ایک مسجد بنائیں گے۔ (ان کی شریعت میں یہ جائز تھا اب قبروں پر مساجد بنانا اسلام میں منع کر دیا گیا ہے)

(۲۲) اصحاب کہف کے اصل مقصد یعنی دین کے لئے حد درجہ قربانی اور ان کی معجزانہ نیند سے موت کے بعد زندگی پر غور کرنے کی بجائے، عام لوگ فضول بحثوں میں پڑیں گے کہ اب کوئی تو کہتا ہے کہ وہ کل تین تھے اور چوتھا ان کا کتا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا یہ سب باتیں خیالی ہیں اور کچھ لوگ یوں کہتے ہیں کہ وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا اے رسولؐ! آپ کہہ دیجئے کہ ان کی صحیح تعداد اللہ ہی کو معلوم ہے اور بہت تھوڑے لوگ اس سے واقف ہیں ان کے بارے میں زیادہ بحث نہیں کرنی چاہئے اور نہ ہی اس بارے میں ان اہل کتاب سے مزید کچھ پوچھنے کی ضرورت۔ (تاریخی تفصیلات کے بیان میں کچھ فائدہ ہوتا تو قرآن خود ہی بیان نہ کر دیتا؟)

(۲۳) یہود کے کہنے سے مشرکین مکہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحاب کہف کا قصہ پوچھا تو آپؐ نے وحی کے بھروسہ پر فرمایا کہ "کل بتاؤں گا" اور **انشاء اللہ** نہ کہا۔ چنانچہ پندرہ روز تک وحی نہ آئی اور مشرکین مذاق کرنے لگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ آپ کسی بات کے کل کرنے کا وعدہ نہ کیا کریں۔

(۲۴) جب تک **انشاء اللہ** نہ کہہ لیا کریں اور اگر بھول جائیں تو یاد آنے پر یہ کلمہ کہہ لیا کریں اور کہہ دیجئے کہ مجھ کو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس واقعۂ اصحاب کہف سے بھی زیادہ عجیب واقعات کے بیان کرنے کی صحیح راہ بتا دے گا۔

(۲۵) اور اصحاب کہف اس غار میں شمسی حساب سے تین سو سال اور قمری حساب سے تین سو نو سال سوئے رہے۔

(۲۶) آپ کہہ دیجئے کہ ان کے غار میں ٹھہرنے کی مدت کو اللہ ہی خوب جانتا ہے کیونکہ آسمانوں اور زمین کے تمام خفیہ راز اسی کو معلوم ہیں وہ عجب سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ نہ تو اس کے سوا کوئی کارساز ہے اور نہ حکومت میں کوئی اس کا شریک ہے۔

افعال: اَعْثَرْنَا: ہم نے بتلا دیا، مطلع کر دیا۔ اِعْثَرٌ سے معنی بلا طلب مطلع کرنا، ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔ غَلَبُوْا: وہ غالب آ گئے انہوں نے قابو پا لیا، ماضی معروف غَلَبَةٌ مصدر۔ نَتَّخِذَنَّ: ہم ضرور بنائیں گے، ہم ضرور تعمیر کریں گے اِتِّخَاذٌ مضارع بانون تاکید۔ يَهْدِيَنِ: وہ مجھے ہدایت کر دے هِدَايَةٌ سے مضارع منصوب۔

اسماء: يَتَنَازَعُوْنَ: باہم اختلاف کر رہے تھے، تَنَازُعٌ مصدر۔ رَجْمًا: سنگسار کرنا، قتل کرنا، بے سوچے سمجھے منہ سے بات نکال دینا، لعنت کرنا، برا بھلا کہنا، پھٹکارنا۔ مِرَاءٌ: مصدر ہے جھگڑا کرنا، ایسا جھگڑا جس میں تردد کیا جا رہا ہو۔ عِدَّتِهِمْ: ان کی گنتی، شمار، تعداد۔

مَآ اُوۡحِیَ اِلَیۡكَ مِنۡ کِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِهٖ ۚ
جو | وحی کی گئی ہے | آپ کی طرف | آپ کے ربّ کی کتاب میں سے | نہیں کوئی بدلنے والا | اُس کی باتوں کو
پڑھتے رہیں، جو آپ کی طرف، آپ کے ربّ کی کتاب وحی کی گئی ہے اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں۔

وَلَنۡ تَجِدَ مِنۡ دُوۡنِهٖ مُلۡتَحَدًا ﴿٢٧﴾ وَاصۡبِرۡ نَفۡسَكَ مَعَ الَّذِیۡنَ
اورتم ہرگز نہ پاؤ گے | اس کے سوا | کوئی پناہ گاہ | اور روکے رکھو | اپنے آپ کو | ان لوگوں کے ساتھ
اور تم اس کے سوا ہر گز کوئی پناہ گاہ نہ پاؤ گے۔ اور (اے پیغمبر!) اُن لوگوں کے ساتھ صبر کرتے رہئے

یَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَدٰوةِ وَالۡعَشِیِّ یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡهَهٗ
جو پکارتے ہیں | اپنے ربّ کو | صبح | اور شام | وہ چاہتے ہیں | اس کی رضا
جو صبح شام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں اور اُس کی رضامندی چاہتے ہیں

وَلَا تَعۡدُ عَیۡنٰكَ عَنۡهُمۡ ۚ تُرِیۡدُ زِیۡنَةَ الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا ۚ وَلَا تُطِعۡ
اور پھر نہ جائیں | تمہاری آنکھیں | ان سے | کہ تم طلبگار ہو جاؤ | آرائش کے | دنیا کی زندگی کی | اور کہا نہ مانو
اور اپنی آنکھیں اُن سے نہ پھیریں کہ تم دنیا کی زندگی کی آرائش کے طلب گار ہو جاؤ اور اُس شخص کا کہا نہ

مَنۡ اَغۡفَلۡنَا قَلۡبَهٗ عَنۡ ذِکۡرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَکَانَ اَمۡرُهٗ
اس کا | کہ ہم نے غافل کردیا | جس کا دل | اپنے ذکر سے | اور پیچھے پڑ گیا | اپنی خواہش کے | اور ہے | اس کا کام
مانو جس کا دل ہم نے اپنے ذکر سے غافل کردیا ہے اور اس نے اپنی خواہش کی پیروی کی اور اس کا کام حد سے

فُرُطًا ﴿٢٨﴾ وَقُلِ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکُمۡ ۫ فَمَنۡ شَآءَ فَلۡیُؤۡمِنۡ
حد سے بڑھا ہوا | اور آپ کہہ دیں | حق | تمہارے رب کی طرف سے ہے | پس جو کوئی | چاہے | تو ایمان لائے
بڑھ گیا ہے اور کہہ دیں کہ یہ قرآن تمہارے ربّ کی طرف سے برحق ہے، تو جو چاہے ایمان لائے

وَّمَنۡ شَآءَ فَلۡیَکۡفُرۡ ۙ اِنَّآ اَعۡتَدۡنَا لِلظّٰلِمِیۡنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمۡ
اور جو چاہے | سو کفر کرے (نہ مانے) | بیشک ہم نے تیار کی ہے | ظالموں کے لئے | آگ | گھیر لیں گے | ان کو
اور جو چاہے کفر کرے۔ ہم نے ظالموں کے لئے دوزخ کی آگ تیار کر رکھی ہے، جس کے پردے اُن کو گھیر رہے ہوں گے۔

سُرَادِقُهَا ؕ وَاِنۡ یَّسۡتَغِیۡثُوۡا یُغَاثُوۡا بِمَآءٍ کَالۡمُهۡلِ یَشۡوِی
اس کے پردے | اور اگر وہ فریاد کریں گے | تو فریاد سنی جائے گی | پانی سے | پگھلے ہوئے تانبے کی طرح | وہ بھون ڈالے گا
اور اگر وہ (پیاس کی) فریاد کریں گے تو پگھلے ہوئے تانبے کی مانند کھولتا ہوا پانی ملے گا جو چہروں کو بھون ڈالے گا

الۡوُجُوۡهَ ؕ بِئۡسَ الشَّرَابُ ؕ وَسَآءَتۡ مُرۡتَفَقًا ﴿٢٩﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا
چہرے | برا | پینا ہے | اور بری ہے | رہنے کی جگہ | بیشک | جو لوگ | ایمان لائے
بُرا ہے ان کا پینا اور بُری ہے رہنے کی جگہ بیشک جو لوگ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِیۡعُ اَجۡرَ مَنۡ اَحۡسَنَ عَمَلًا ﴿٣٠﴾
اور انہوں نے عمل کئے | نیک | بیشک ہم | ضائع نہیں کرتے | اجر (ثواب) | جس نے | اچھا کیا | عمل
اور انہوں نے اچھے عمل کئے تو یقیناً ہم اُس کا اجر ضائع نہیں کرتے، جس نے اچھا عمل کیا ہو۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۷) قرآن میں سے جو کچھ آپؐ کی طرف وحی کیا گیا ہے وہ لوگوں کو پڑھ کر سنائیں اس کے حکموں کو کوئی بدل نہیں سکتا اور نہ اس کے سوا کہیں پناہ مل سکتی ہے۔

(۲۸) اور جو لوگ اللہ کی رضامندی اور خوشی کے لئے صبح و شام اس کی عبادت اور تذکرے میں مصروف رہتے ہیں (جیسے عمارؓ بلالؓ صہیبؓ ابن مسعود رضی اللہ عنہم) ان کو بڑی مستقل مزاجی سے اپنی مجلس سے فائدہ پہنچاتے رہئے اور ان مصیبت زدہ مخلص ایمانداروں سے منہ پھیر کر بڑے بڑے متکبر کفار کی طرف اس خیال سے نظر نہ کیجئے کہ ان کے ایمان لانے سے اسلام کو ترقی ہوگی کیونکہ اسلام کی ترقی تو تقویٰ سے ہے مال اور دولت سے نہیں اور جن لوگوں نے خدا کو بھلا دیا اور اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کی اور نافرمانی میں حد سے گزر گئے ان کا کہنا نہ مانئے۔ (ف) قریش کے سرداروں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ''ان ضعیف و پس ماندہ مسلمانوں کو اپنے پاس سے اٹھا دو تو ہم آپؐ کے پاس بیٹھ سکیں گے'' اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۲۹) آپؐ ان سے کہہ دیجئے کہ حق تو وہی ہے جو اللہ نے فرمایا چاہے تم اسے مانو یا نہ مانو اور مشرکین کے لئے ہم نے دوزخ کی آگ تیار کر رکھی ہے جس کے شعلے ان کو گھیرے ہوئے ہوں گے اور وہ اس میں پیاس کی وجہ سے روئیں چلائیں گے تو انہیں پگھلے ہوئے تانبے جیسا پانی پینے کو ملے گا۔ جو ان کے چہروں کو بھون ڈالے گا واقعی کیسا برا پینا اور کیسا برا ٹھکانا ہوگا۔

(۳۰) بلاشبہ جن لوگوں نے ایمان لا کر نیک اعمال کئے۔ ہم ان کے اجر ضائع نہیں کریں گے۔

افعال: اَغْفَلْنَا: ہم نے غافل کردیا' اِغْفَالٌ سے معنی غافل کردینے کے ہیں' ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔

اسماء: فُرُطًا: حد سے بڑھا ہوا یا ضائع' فَرَطٌ ظلم' فَرْطٌ پیش رو پہلے سے کام کو درست کرنے کے لئے چلا جانے والا' پہل سے بھیجا ہوا سامان۔ سُرَادِقُهَا: اس کی قناتیں' سُرَادِقٌ مضاف ھا ضمیر سُرَادِقَاتٌ جمع۔ اَلْمُهْلِ: تیل کی تلچھٹ اسم۔ مُرْتَفَقًا: ظرف مکان' مقام آرام' وہ جگہ جہاں آرام حاصل کیا جائے' جنت محل آسائش ہے اس لئے مُرْتَفَقًا کا استعمال کیا گیا ہے۔

أُولَٰٓئِكَ لَهُمْ جَنَّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهِمُ ٱلْأَنْهَٰرُ يُحَلَّوْنَ

یہی لوگ ہیں | جن کے لئے | باغات ہیں | ہمیشہ رہنے کے | بہتی ہیں | ان کے نیچے | نہریں | پہنائے جائیں گے

ایسے لوگوں کے لئے، ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں اس میں انہیں

فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّن سُندُسٍ

اس میں | کنگن | سونے کے | اور وہ پہنیں گے | کپڑے | سبز | باریک ریشم کے

سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور وہ سبز باریک ریشم اور دبیز ریشم کے کپڑے

وَإِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٔينَ فِيهَا عَلَى ٱلْأَرَآئِكِ ۚ نِعْمَ ٱلثَّوَابُ ۚ وَحَسُنَتْ

اور دبیز (گاڑھے) ریشم کے | تکیہ لگائے ہوئے | اس میں | تختوں پر | اچھا ہے | بدلہ | اور خوب ہے

پہنیں گے (اور) تختوں پر تکیے لگا کر بیٹھا کریں گے (کیا) خوب بدلہ اور (کیا) خوب

مُرْتَفَقًا ﴿٣١﴾ وَٱضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ

آرام گاہ | اور بیان کر | ان کے لئے | مثال (حال) | دو آدمیوں کا | ہم نے بنائے | ان میں ایک کیلئے | دو باغ

آرام گاہ ہے۔ اور اُن سے دو شخصوں کی مثال بیان کریں ہم نے اُن میں سے ایک کے لئے انگوروں کے دو

مِنْ أَعْنَٰبٍ وَحَفَفْنَٰهُمَا بِنَخْلٍ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿٣٢﴾

انگوروں کے | اور ہم نے انہیں گھیر لیا | کھجوروں (کے درختوں) سے | اور بنا دی (رکھی) | ان کے درمیان | کھیتی

باغ بنائے اور ہم نے انہیں کھجوروں کے درختوں (کی باڑ) سے احاطہ کرلیا اور ان کے درمیان کھیتی رکھی۔

كِلْتَا ٱلْجَنَّتَيْنِ ءَاتَتْ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِم مِّنْهُ شَيْـًٔا ۚ وَفَجَّرْنَا

دونوں | باغ | لاتے | اپنے پھل | اور کمی نہ کرتے تھے | اس (پیداوار) سے | کچھ | اور ہم نے جاری کردی

دونوں باغ (کثرت سے) پھل دیتے اور اُس (کی پیداوار) میں کسی طرح کمی نہ ہوتی اور ہم نے

خِلَٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿٣٣﴾ وَكَانَ لَهُۥ ثَمَرٌ فَقَالَ لِصَٰحِبِهِۦ وَهُوَ يُحَاوِرُهُۥٓ

دونوں کے درمیان | ایک نہر | اور تھا | اس کے لئے | پھل | تو وہ بولا | اپنے ساتھی سے | اور وہ اس سے باتیں کررہا تھا

دونوں کے درمیان ایک نہر جاری کردی اور اس شخص کا اور بھی بہت پھل وغیرہ تھا۔ (ایک دن) اپنے ساتھی سے باتیں کرتے ہوئے کہنے لگا

أَنَا۠ أَكْثَرُ مِنكَ مَالًا وَأَعَزُّ نَفَرًا ﴿٣٤﴾ وَدَخَلَ جَنَّتَهُۥ

میں | زیادہ تر ہوں تجھ سے | مال میں | اور زیادہ باعزت ہوں | آدمیوں کے لحاظ سے | اور وہ داخل ہوا | اپنے باغ میں

میں تم سے مال و دولت میں بھی زیادہ ہوں اور ساتھیوں کے لحاظ سے بھی زیادہ عزت والا ہوں۔ اور وہ اپنے حق میں ظلم کرتا ہوا

وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِۦ قَالَ مَآ أَظُنُّ أَن تَبِيدَ هَٰذِهِۦٓ أَبَدًا ﴿٣٥﴾

اور وہ | ظلم کررہا تھا | اپنی جان پر | وہ بولا | میں گمان نہیں کرتا | کہ برباد ہوگا | یہ | کبھی

اپنے باغ میں داخل ہوا، کہنے لگا کہ میں خیال نہیں کرتا کہ یہ باغ کبھی برباد ہوگا

وَمَآ أَظُنُّ ٱلسَّاعَةَ قَآئِمَةً وَلَئِن رُّدِدتُّ إِلَىٰ رَبِّى لَأَجِدَنَّ

اور میں گمان نہیں کرتا | کہ قیامت | برپا ہونے والی ہے | اور اگر | میں لوٹایا گیا | اپنے ربّ کی طرف | تو میں ضرور پاؤں گا

اور نہ یہ خیال کرتا ہوں کہ قیامت برپا ہونے والی ہے اور اگر میں اپنے رب کی طرف لوٹایا جاؤں تو (وہاں بھی) ضرور

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۱) انہی لوگوں کے لئے جنت ہے۔ جن کے نیچے ندیاں بہتی ہوں گی اور انہیں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور باریک اور گاڑھے سبز رنگ کے ریشم کا لباس پہننے کو ملے گا اور وہ تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے واقعی کیسا عمدہ بدلہ اور کیسی اچھی آرام گاہ ہوگی۔

(۳۲) ان کفار مکہ کے سامنے اُن دو شخصوں کی مثال بیان کر دیجئے۔ جن میں سے ایک کو ہم نے دو باغ انگوروں کے عطا کئے تھے جو چاروں طرف سے کھجوروں کے درختوں سے گھرے ہوئے تھے اور ان کے درمیان میں کھیتی بھی پیدا ہوتی تھی۔

(۳۳) دونوں باغوں کو پھل آتا اور بہت ہی آتا اور ان کے بالکل درمیان میں نہر جاری تھی۔

(۳۴) اور پھل کثرت سے لگتا رہا اس بات سے وہ مغرور ہو کر باتوں باتوں میں اپنے ساتھی سے کہنے لگا کہ میں تجھ سے زیادہ مالدار اور شان و شوکت والا ہوں۔

(۳۵) اور وہ بڑے تکبر کے ساتھ باغ میں داخل ہو کر کہنے لگا کہ میں تو خیال نہیں کرتا کہ یہ باغ کبھی برباد ہو جائے گا۔

افعال: یُحَلَّوْنَ: وہ زیور پہنائے جائیں گے تَحْلِیَۃٌ مصدر مضارع مجہول۔ یَلْبَسُوْنَ: وہ پہنیں گے لُبْسٌ مصدر مضارع مرفوع۔ حَفَفْنٰھُمَا: ہم نے ان دونوں کو گھیر لیا' ہم نے ان دونوں کے گرد اگرد پیدا کر دیا' حَفَفْنَا حَفٌّ سے ماضی۔ فَجَّرْنَا: ہم نے پھاڑا' بہایا' پھاڑ کر بہایا' تَفْجِیْرٌ مصدر ماضی معروف۔ اَظُنُّ: میں خیال کرتا ہوں' سمجھتا ہوں' ظَنٌّ سے مضارع۔

اسماء: خُضْرًا: سبزہ' سبز' سنہری' خَضِرٌ سے صفت مشبہ۔ اِسْتَبْرَقٌ: ریشم کا زرین موٹا کپڑا' دیبا۔ سُنْدُسٌ: باریک ریشم لاہی' باریک دیبا۔ تَبِیْدَ: وہ ہلاک ہوگی' تباہ ہوگی' خراب ہوگی۔

خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿٣٦﴾ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ
بہتر | اس سے | لوٹنے کی جگہ | کہا اُس سے | اس کے ساتھی نے | اور وہ اس سے باتیں کر رہا تھا | کیا تو کفر کرتا ہے
اس سے اچھی جگہ پاؤں گا۔ تو اس کا دوست جو اس سے باتیں کر رہا تھا کہنے لگا کیا تم اُس (خدا)

بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ
اس کے ساتھ جس نے | تجھے پیدا کیا | مٹی سے | پھر | نطفہ سے | پھر | تجھے پورا بنایا
کی ناشکری کرتے ہو جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا' پھر نطفے سے' پھر تمہیں ٹھیک ٹھاک مرد

رَجُلًا ﴿٣٧﴾ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿٣٨﴾
مرد | لیکن میں (کہتا ہوں) | وہی اللہ | میرا ربّ ہے | اور میں شریک نہیں کرتا | اپنے ربّ کے ساتھ | کسی کو
بنایا جبکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہی میرا ربّ ہے اور میں اپنے ربّ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا

وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا
اور کیوں نہیں | جب تو داخل ہوا | اپنے باغ میں | تو نے کہا | جو چاہے اللہ | نہیں قوت | مگر صرف
اور جب تم اپنے باغ میں داخل ہوئے تو تم نے یہ کیوں نہ کہا ''ماشاء اللہ'' (جو اللہ چاہے وہی ہوتا ہے) اللہ کی مدد کے

بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿٣٩﴾ ۚ فَعَسٰى رَبِّيْٓ
اللہ کی (دی ہوئی) | اگر تو مجھے دیکھتا ہے | کہ میں کم ہوں | تم سے | مال میں | اور اولاد میں | تو قریب ہے | کہ میرا ربّ
بغیر کوئی طاقت نہیں اگر تم مجھے مال اور اولاد میں اپنے سے کم دیکھتے ہو۔ تو قریب ہے کہ میرا ربّ

اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ
مجھے دے | بہتر | تیرے باغ سے | اور بھیجے | اس (تیرے باغ) پر | آفت | آسمان سے
مجھے تم سے بہتر باغ دے دے اور تمہارے اس باغ پر آسمان سے آفت بھیج دے

فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿٤٠﴾ ۙ اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ
پھر وہ ہو کر رہ جائے | مٹی کا میدان | چٹیل | یا ہو جائے | اس کا پانی | خشک | پھر تو ہرگز نہ کر سکے
پھر وہ مٹی کا چٹیل میدان ہو کر رہ جائے۔ یا اس کا پانی خشک ہو جائے اور پھر تُو ہرگز اس کو حاصل

لَهٗ طَلَبًا ﴿٤١﴾ وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ
اس کو | تلاش | اور گھیر لئے گئے | اس کے پھل | پس وہ رہ گیا | ملتا | اپنے ہاتھ | اُس پر جو | اس نے خرچ کیا تھا
نہ کر سکے۔ اور اس کے میووں کو عذاب نے آ گھیرا تو وہ اس سرمائے پر اپنے ہاتھ ملتا رہ گیا' جو اُس نے اس میں

فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ
اس میں | اور وہ (باغ) | گرا ہوا تھا | اپنی چھتریوں پر | اور کہنے لگا | اے کاش! | میں شریک نہ کرتا
خرچ کیا تھا اور وہ باغ اپنی چھتریوں پر گر کر رہ گیا تھا اور وہ کہنے لگا اے کاش! میں اپنے ربّ کے

بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿٤٢﴾ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اپنے ربّ کے ساتھ | کسی کو | اور نہ ہوئی | اس کیلئے | کوئی جماعت | کہ اس کی مدد کرتی | اللہ کے سوا
ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا اور اس کے لئے کوئی جماعت نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اس کی مدد کرتی

آیت نمبر ۔۔۔ آسان تفسیر

(۳۶) اور نہ میں یہ ہی خیال کرسکتا ہوں کہ قیامت قائم ہوگی اور فرض کیا قیامت قائم ہوئی بھی اور میں اللہ کے سامنے حاضر بھی کیا گیا تو ضرور وہاں جا کر اس دنیاوی عیش و آرام سے بھی بہتر مقام پاؤں گا۔

(۳۷) اس کے دوست نے کہا کیا تو اس خدائے تعالیٰ کی قدرت کا انکار کرتا ہے جس نے اول تو تیرے پردادا حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے اور پھر تجھ کو نطفہ سے پیدا کر کے پورا انسان بنا دیا۔

(۳۸) جبکہ میرا تو یہی یقین ہے کہ اللہ ہی میرا پروردگار ہے اور میں کسی مخلوق کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا۔

(۳۹) اور جب تُو اپنے باغ میں داخل ہوا تو یوں کیوں نہ کہا کہ ”جو اللہ کو منظور ہے وہی ہوگا۔ اللہ کی توفیق بغیر کسی کو کچھ کرنے کی طاقت نہیں اور اگر تجھے خیال ہے کہ میں مال اور اولاد میں تجھ سے کم ہوں۔

(۴۰) تو مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے تیرے اس باغ سے بھی بہتر دے دے اور تیرے باغ پر آسمان سے بجلیاں گرا کر اسے صاف ہموار میدان کر دے۔

(۴۱) یا جو اس باغ میں پانی مل رہا ہے وہی خشک ہو جائے اور پھر تو اس کو کہیں پا بھی نہ سکے۔

(۴۲) اور اس کے باغ کے پھل پر اللہ کا عذاب نازل ہوا۔ یعنی آسمان سے ایک آگ اتری جس نے سارا باغ جلا ڈالا اور وہ راکھ کا ڈھیر ہو کر رہ گیا۔ یہ دیکھ کر تو وہ بہت گھبرایا' حیران ہوا اور باغ کی پرورش پر جو مال اس نے خرچ کیا تھا۔ اس پر بہت افسوس کرنے لگا اور پکار اٹھا کہ اے کاش! میں کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا تو آج یہ برا دن نہ دیکھتا۔

افعال: رُدِدْتُ: میں لوٹایا گیا' مجھ کو واپس کیا گیا' پھیرا گیا' رَدٌّ سے ماضی مجہول کا صیغہ۔ اَجِدَنَّ: میں ضرور پاؤں گا' وَجُوْدٌ سے مضارع۔ دَخَلْتَ: تو داخل ہوا' دُخُوْلٌ سے ماضی۔ تَرَنِ: تو مجھے دیکھتا ہے' رُؤْيَةٌ سے مضارع۔ یُقَلِّبُ: ملتا تھا' وہ لوٹ پلٹ کرتا ہے' تَقْلِیْبٌ مصدر مضارع۔

اسماء: مُنْقَلَبًا: لوٹنا' لوٹنے کی جگہ' معنی انقلاب۔ اَقَلَّ: زیادہ کم' قِلَّةٌ سے معنی کم ہونے کے ہیں' افعل التفضیل کا صیغہ قلت و کثرت کا استعمال بیشتر اعداد و شمار میں ہوتا ہے۔ زَلَقًا: تیرط' ایسا صاف کہ جس پر پیر پھسلنے لگے زَلِقَ یَزْلَقُ کا مصدر ہے۔ کَفَّیْہِ: کَفَّیْ تثنیہ پشیمان ہونا' ہتھیلی سے ہتھیلی ملنا۔

وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ۚ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا

اور نہ تھا وہ بدلہ لینے کے قابل | ایسے موقع پر | اختیار | اللہ کے لئے ہے | برحق | وہ | بہتر ہے | ثواب دینے میں

اور وہ بدلہ لینے کے قابل بھی نہ تھا۔ ایسے وقت میں مدد کرنا صرف سچے اللہ ہی کے اختیار میں ہے، وہی بہتر ثواب دینے والا

وَّخَيْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ

اور بہتر ہے بدلہ دینے میں | اور بیان کر | ان کے لئے | مثال | دنیا کی زندگی کی | جیسے پانی

اور بہتر بدلہ دینے والا ہے۔ اور اُن سے دنیا کی زندگی کی مثال بیان کرو (وہ ایسی ہے) جیسے

اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ

کہ ہم نے اس کو اتارا | آسمان سے | پس مل جل گیا | اس کے ذریعہ | سبزہ | زمین کا | پھر وہ ہوگیا

پانی، جسے ہم نے آسمان سے برسایا، پھر اس سے زمین سرسبز ہوگئی، پھر وہ (سبزہ خشک ہوکر)

هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾

چورا چورا | کہ اڑاتی ہے اس کو | ہوائیں | اور ہے اللہ | ہر شے پر | قدرت رکھنے والا

چورا چورا ہوگیا کہ ہوائیں اُسے اڑاتی پھرتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ

مال | اور بیٹے | زینت ہیں | دنیا کی زندگی میں | اور باقی رہنے والی | نیکیاں | بہتر ہیں

مال اور بیٹے تو دُنیا کی زندگی کی (رونق و) زینت ہیں، اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے ربّ کے

عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى

تیرے رب کے نزدیک | ثواب میں | اور بہتر ہیں | آرزو میں | اور جس دن | ہم چلا دیں گے | پہاڑ | اور تو دیکھے گا

نزدیک بہتر ہیں ثواب کے اعتبار سے اور جس دن ہم پہاڑوں کو ہٹا دیں گے اور تم زمین

الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿۴۷﴾

زمین کو | کھلی ہوئی (صاف میدان) | اور ہم انہیں جمع کرلیں گے | پھر ہم نہ چھوڑیں گے | ان میں سے | کسی کو

کو صاف میدان دیکھو گے اور لوگوں کو ہم جمع کریں گے تو اُن میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑیں گے

وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ۗ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ

اور وہ پیش کئے جائیں گے | تیرے رب کے سامنے | صف باندھ کر | یقیناً تم ہمارے سامنے آگئے | جیسے ہم نے تمہیں پیدا کیا تھا

اور سب تمہارے ربّ کے سامنے صفوں میں کھڑے پیش کئے جائیں گے (اور کہا جائے گا) جس طرح ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا

اَوَّلَ مَرَّةٍ ۢ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ

پہلی بار | بلکہ | تم سمجھتے تھے | کہ ہم ہرگز نہ ٹھہرائیں گے | تمہارے لئے | کوئی میعاد | اور رکھی جائے گی | کتاب

اسی طرح (آج) تم ہمارے سامنے آئے ہو، جب کہ تم سمجھتے تھے کہ ہم تمہارے لئے کوئی میعاد مقرر نہیں کریں گے اور (عملوں کی) کتاب

فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ

سو تم دیکھو گے | مجرموں کو | ڈرتے ہوئے | اس سے جو | اس میں ہے | اور وہ کہیں گے | ہائے ہماری شامت | کیسی ہے

(کھول کر) رکھی جائے گی تو تم گنہگاروں کو دیکھو گے کہ جو کچھ اس میں (لکھا) ہوگا اس سے ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے ہائے ہماری

آیت نمبر　　آسان تفسیر

(۴۳) اور اس تباہی سے نہ کوئی گروہ اسے بچا سکا اور نہ وہ خود ہی ہم سے بدلہ لے سکا۔

(۴۴) دنیا میں سب کچھ اختیار خدائے برحق کو ہے اور وہی آخرت میں بہتر ثواب اور بدلہ دینے والا ہے۔

(۴۵) اور ان کفار مکہ سے بیان فرما دیں کہ دنیا کی زندگی کی مثال اس پانی کی طرح ہے جو ہم آسمان کی طرف سے نازل کرتے ہیں جس کی وجہ سے زمین کی نباتات بہت گھنی ہو جاتی ہے۔ پھر تھوڑے عرصہ کے بعد خشک ہو کر چُورا چُورا اور برباد ہو جاتی ہے ایسے ہی دنیا ہے آج مزے ہیں تو کل بالکل ویرانی ہوگی اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۴۶) بلاشبہ مال اور اولاد دنیا کی زندگی کی زیب و زینت ہیں مگر اللہ کے یہاں ثواب اور بہترین توقعات کے اعتبار سے نیکیاں باقی رہنے والی اور بہتر ہیں۔

(۴۷) قیامت کے روز جس میں ہم پہاڑوں جیسی سخت مخلوق کو بھی ان کی جگہ سے اکھیڑ کر دُھنی ہوئی روئی کے گالوں کی طرح ہوا میں اُڑا دیں گے اور زمین کے اوپر سے سب ابھار مٹ مٹا کر اس کی سطح بالکل ہموار ہو جائے گی۔ ہم ان سب کو جوابدہی کے لئے اپنے حضور میں جمع کر دیں گے اور کسی ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے۔

(۴۸) اور سب لوگ ہمارے سامنے صفیں باندھے حاضر کئے جائیں گے تو ہم کہیں گے کہ آخر کار دوبارہ پیدا ہو کر تم ہمارے پاس آ ہی گئے جیسے ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا۔ بلکہ تم تو خیال کرتے تھے کہ ہم نے تمہارے حساب کے لئے کوئی وقت مقرر ہی نہیں کیا اور یہ کہ قیامت کا قائم ہونا محض خیالی ہے۔

افعال: تَذۡرُوۡهُ: وہ اس کو اڑاتی ہے' تَذۡرُوۡا' ذَرۡوٌ سے مضارع کا صیغہ۔ نُسَیِّرُ: ہم چلائیں گے مضارع۔ عُرِضُوۡا: وہ پیش کئے گئے' وہ روبرو کئے گئے' عَرۡضٌ سے ماضی مجہول۔ نُغَادِرۡ: ہم نے (نہیں) چھوڑا یعنی نہیں چھوڑیں گے' مُغَادَرَةٌ مصدر مضارع مجزوم منفی۔

اسماء: مُنۡتَصِرًا: اِنۡتِصَارٌ بدلہ لینے والے' غالب۔ عُقۡبًا: بدلہ' جزا' انجام' عاقبت' ثواب۔ هَشِیۡمًا: شکستہ' ریزہ ریزہ' بھوسہ اسم مفعول۔ الۡبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ: باقی رہنے والی نیکیاں' بَقَاءٌ سے اسم فاعل کا صیغہ۔ مُقۡتَدِرٌ: ہر طرح کی قدرت والا' با اقتدار اسم۔ بَارِزَةٌ: کھلی ہوئی' بُرُوۡزٌ سے اسم فاعل۔ حَشَرۡنٰهُمۡ: ہم نے ان کو اکٹھا کیا' گھیر بلایا۔

هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا ۚ
کتاب (تحریر) | نہیں | یہ چھوڑتی | چھوٹی سی بات | اور نہ | بڑی بات | مگر اسے گھیرے ہوئے (لکھ رکھا)
بدبختی! یہ کیسی کتاب ہے کہ نہ چھوٹی بات کو چھوڑتی ہے اور نہ بڑی بات کو بلکہ سب لکھ رکھا ہے

وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۭ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿۴۹﴾
اور وہ پالیں گے | جو کچھ | انہوں نے کیا | (اپنے) سامنے | اور ظلم نہیں کرے گا | تمہارا رب | کسی پر
اور جو عمل کئے ہوں گے وہ سب حاضر پائیں گے اور تمہارا پروردگار کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ
اور جب ہم نے کہا | فرشتوں سے | تم سجدہ کرو | آدمؑ کو | تو انہوں نے سجدہ کیا | سوائے | ابلیس کے
اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ تم آدمؑ کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس (نے نہ کیا)۔ وہ

كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ۭ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَاۗءَ
وہ تھا | جنوں میں سے | اس نے نافرمانی کی | اپنے ربّ کے حکم کی | تو کیا تم اس کو بناتے ہو | اور اس کی اولاد کو | دوست
جنات میں سے تھا پس اُس نے اپنے ربّ کے حکم کی نافرمانی کی۔ تو کیا تم اس کو اور اس کی اولاد کو میرے سوا

مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۭ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾
میرے سوا | اور وہ ہیں | تمہارے | دشمن | بُرا ہے | ظالموں کے لئے | بدلہ
دوست بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں۔ ظالموں کے لئے بہت بُرا بدلہ ہے

مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ
نہیں حاضر کیا میں نے انہیں | تخلیق (کے وقت) | آسمانوں | اور زمین کی | اور نہ خود انہیں پیدا کرتے (وقت)
میں نے اُن کو نہ تو آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے کے وقت بلایا تھا اور نہ خود اُن کے پیدا کرنے کے وقت

وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا
اور میں نہیں | بنانے والا | گمراہ کرنے والوں کو | (دست و) بازو | اور جس دن | وہ (اللہ) فرمائے گا | بلاؤ
اور میں ایسا (عاجز) نہ تھا کہ گمراہ کرنے والوں کو اپنا مددگار بناتا۔ اور جس دن (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا کہ میرے

شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا
میرے شریکوں کو | جنہیں تم نے (معبود) گمان کیا تھا | پس وہ انہیں پکاریں گے | تو وہ جواب نہ دیں گے | انہیں | اور ہم بنادیں گے
ان شریکوں کو بلاؤ جنہیں تم نے (معبود) خیال کیا تھا تو وہ اُن کو پکاریں گے مگر وہ انہیں جواب نہ دیں گے اور ہم اُن

بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا
اُن کے درمیان | ایک آڑ | اور دیکھیں گے | مجرم | آگ | تو وہ یقین کرلیں گے | کہ وہ | گرنے والے ہیں اس میں
کے درمیان ایک آڑ بنادیں گے اور گنہگار لوگ دوزخ کو دیکھیں گے تو یقین کرلیں گے کہ وہ اس میں پڑنے والے ہیں

وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ
اور وہ نہ پائیں گے | اس سے | کوئی راستہ (بچ نکلنے کا) | اور بے شک | طرح طرح سے بیان کیں ہم نے | اس قرآن میں
اور اُس سے بچنے کا کوئی راستہ نہ پائیں گے۔ اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں (کے سمجھانے) کے لئے

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۴۹) قیامت کے میدان میں اعمالنامے سامنے رکھ دیئے جائیں گے اور جو کچھ ان میں درج ہوگا مجرم لوگ اس سے ڈر رہے ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے کہ ہائے افسوس یہ کیسی سخت کتاب ہے کہ اس میں چھوٹا بڑا سب عمل درج ہے اور اس روز کسی پر ظلم نہ ہوگا۔

(۵۰) اور یاد کرو جبکہ ہم نے فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ آدم علیہ السلام کو تعظیم کا سجدہ کریں تو ابلیس کے سوا سب فرشتوں نے سجدہ کیا اور وہ جن تھا اور ملائکہ کے ساتھ رہتا تھا۔ اس نے خدا کے حکم سے انکار کیا اور درگاہ سے نکالا گیا۔ وہ بنی آدم کا پرانا دشمن ہے لہٰذا اللہ کو چھوڑ کر ایسے قدیمی دشمن اور اس کی اولاد کو دوست بنانا بڑا ظلم ہے اس سے پرہیز لازم ہے۔

(۵۱) اور جس وقت ہم نے آسمان اور زمین پیدا کیے اور خود ان شیاطین کو ان کے پیروکاروں کو پیدا کیا۔ تو ان شیطانوں کو تخلیق پر گواہ نہیں بنایا تھا اور ایسے گمراہ کرنے والوں کو اللہ دوست اور مددگار نہیں بناتا۔ تو وہ خدا کے شریک کیسے ہوسکتے ہیں؟

(۵۲) اور جب قیامت کے روز اللہ مشرکین سے فرمائے گا کہ جن جھوٹے معبودوں کو تم ہمارے شریک ٹھہرایا کرتے تھے۔ آج انہیں اپنی امداد کے لئے پکارو جب انہیں پکاریں گے تو وہ جواب تک نہ دیں گے امداد کرنا تو ایک طرف بلکہ ان کے درمیان ایک ہلاکت کا مقام یعنی آگ کی خندق تیار کی جائے گی۔ اس میں گر کر عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

(۵۳) اور مجرم لوگ دوزخ کی آگ کو دیکھ کر خیال کریں گے کہ وہ اس میں اب گرنے والے ہیں اور اس سے بچاؤ کی جگہ بھی نہ پائیں گے۔

افعال: وَجَدُوْا: انہوں نے پایا' ماضی معروف۔ اَشْھَدْتُّھُمْ: میں نے ان کو شاہد بنایا' کھلایا' اَشْھَدْتُ اِشْھَادٌ سے ماضی۔ نَادُوْا: نِدَاءٌ مصدر تم پکارو' امر۔

اسماء: مُشْفِقِیْنَ: ڈرنے والے' اسم فاعل۔ تَتَّخِذُوْنَهٗ: تم اس کو بناتے ہو' تم اس کو پکڑتے ہو' تم اس کو پسند کرتے ہو۔ مُتَّخِذَ: بنانے والا' اختیار کرنے والا' اِتِّخَاذٌ مادہ' اسم فاعل' اَخْذٌ مصدر۔ مَوْبِقًا: ظرف مکان' ہلاکت کی جگہ' مراد جہنم کا خاص درجہ ہے دُبُوْقٌ مصدر۔

لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿٥٤﴾

لوگوں کے لئے | ہر قسم کی | مثالیں | اور ہے | انسان | ہر شے سے زیادہ | جھگڑالو

طرح طرح کی مثالیں بیان فرمائی ہیں لیکن انسان سب چیزوں سے بڑھ کر جھگڑالو ہے۔

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَاۗءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا

اور نہیں روکا | لوگوں کو | کہ وہ ایمان لائیں | جب آگئی ان کے پاس | ہدایت | اور وہ بخشش مانگیں

اور لوگوں کے پاس جب ہدایت آگئی تو اُن کو کس چیز نے منع کیا کہ وہ ایمان لائیں اور اپنے ربّ سے بخشش

رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ

اپنے رب سے | سوائے اس کے کہ | ان کے پاس آئے | طریقہ | پہلے لوگوں کا | یا آئے اُن کے پاس عذاب

مانگیں۔ سوائے اس بات کے کہ اُن کو بھی اگلے لوگوں کا سا معاملہ پیش آئے یا اُن پر عذاب سامنے

قُبُلًا ﴿٥٥﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ

سامنے | اور ہم نہیں بھیجتے | رسولوں کو | مگر خوشخبری دینے والے | اور ڈر سنانے والے | اور جھگڑا کرتے ہیں

آجائے۔ اور ہم پیغمبروں کو صرف اس لئے بھیجتے ہیں کہ لوگوں کو خوشخبری سنائیں اور عذاب سے ڈرائیں اور وہ لوگ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ

وہ لوگ | جو کافر ہوئے | ناحق | تاکہ وہ زائل کردیں | اس سے | حق (بات) کو | اور انہوں نے بنایا | میری آیتوں کو

جو منکر ہیں ناحق جھگڑتے ہیں تاکہ اس سے حق کو زائل کردیں اور اُنہوں نے ہماری آیتوں کو اور

وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿٥٦﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ

اور جس سے | انہیں ڈرایا جاتا ہے | ایک مذاق | اور کون | بڑا ظالم ہے | اُس سے | جو سمجھایا گیا | اس کے رب کی آیتوں سے

جس چیز سے اُن کو ڈرایا جاتا ہے' مذاق بنالیا۔ اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جس کو اُس کے ربّ کی آیتوں سے

فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا

تو اس نے منہ پھیر لیا | اس سے | اور وہ بھول گیا | جو | آگے بھیجا | اُس کے دونوں ہاتھوں نے | بیشک ہم نے ڈال دیئے

سمجھایا جائے تو وہ اُن سے منہ موڑے اور جو (گناہ) وہ کرچکا ہے انہیں وہ بھول جائے' بیشک ہم نے اُن کے

عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ

اُن کے دلوں پر | پردے | کہ وہ اس کو سمجھ (نہ) سکیں | اور ان کے کانوں میں | بوجھ ہے

دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں کہ وہ اس کو سمجھ (نہ) سکیں اور اُن کے کانوں میں بھاری پن (پیدا کردیا) ہے

وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿٥٧﴾ وَرَبُّكَ

اور اگر تم انہیں بلاؤ | ہدایت کی طرف | تو وہ ہرگز ہدایت نہ پائیں گے | اس وقت | کبھی | اور تمہارا رب

اور اگر تم اُن کو ہدایت کی طرف بلاؤ تو جب بھی وہ ہرگز ہدایت نہ پائیں گے اور آپ کا ربّ

الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ

بخشنے والا | رحمت والا ہے | اگر وہ ان کا مواخذہ کرے | اس پر جو انہوں نے کیا | تو وہ جلد بھیج دے | ان کے لئے

بڑا بخشنے والا اور رحمت والا ہے اگر اللہ تعالیٰ اُن کے اعمال پر اُن سے مواخذہ کرے تو اُن پر جلد

آیت نمبر آسان تفسیر

(٥٤) اور بیشک ہم نے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال عنوان بدل بدل کر بیان کردی ہے کہ لوگوں کو ہدایت ہو لیکن انسان اللہ کی مخلوقات میں سب سے زیادہ جھگڑا کرنے والا ہے۔

(٥٥) اور ہدایت آچکنے کے بعد لوگوں کو خدا پر ایمان لانے اور مغفرت مانگنے سے صرف اس بات نے روکے رکھا کہ وہ یہ چاہتے تھے کہ ان کے ساتھ بھی ویسا ہی سلوک کیا جائے۔ جیسا پہلی سرکش قوموں کے ساتھ کیا گیا تھا یا عذاب ان کے سامنے آجائے۔

(٥٦) اور رسول تو محض اسی لئے بھیجے جاتے ہیں کہ ایمان والوں کو خوشخبری سنائیں اور منکرین کو عذاب الٰہی سے ڈرائیں اور مشرکین تو جھوٹے جھگڑے کھڑے کرکے حق کو مغلوب کرنا چاہتے ہیں اور اللہ کی آیتوں اور اس کے وعدۂ عذاب کا مذاق اڑاتے ہیں۔

(٥٧) اور اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوسکتا ہے جسے اللہ کی آیتوں سے نصیحت کی گئی مگر اس نے منہ موڑا اور انکار کیا اور اپنے برے اعمال بھلا بیٹھا۔ واقعی ہم نے شرک وکفر کی وجہ سے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں اور ان کے کانوں میں بوجھ پیدا کردیا ہے کہ نصیحت کو سن ہی نہ سکیں اور اگر آپ انہیں سیدھے راستے کی طرف بلائیں تو وہ کبھی راہ راست پر نہ آئیں گے۔

افعال: اُنْذِرُوْا: وہ ڈرائے گئے ان کو ڈر سنایا گیا اِنْذَارٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: یُدْحِضُوْا: باطل کرنے کے لئے زائل کرنے کے لئے اِدْحَاضٌ مصدر۔ اَکِنَّةٌ: پردے غلاف کِنَانٌ کی جمع۔

الْعَذَابَ ۚ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا ﴿۵۸﴾

عذاب | بلکہ | اُن کے لئے | ایک وقت مقرر ہے | وہ ہرگز نہ پائیں گے | اس کے سوا | پناہ کی جگہ

عذاب بھیج دے لیکن اُن کے لئے ایک وقت مقرر ہے وہ ہرگز اُس سے کوئی پناہ کی جگہ نہ پائیں گے۔

وَتِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿۵۹﴾

اور یہ | بستیاں کہ | ہم نے انہیں ہلاک کردیا | جب انہوں نے ظلم کیا | اور ہم نے مقرر کیا | ان کی تباہی کیلئے | ایک مقررہ وقت

اور ان بستیوں کو جب انہوں نے ظلم کیا' ہم نے ہلاک کردیا اور اُن کی تباہی کے لئے ہم نے ایک وقت مقرر کیا تھا

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ

اور جب کہا | موسیٰ نے | اپنے جوان (شاگرد) سے | میں نہ رکوں گا | یہاں تک کہ | میں پہنچ جاؤں | ملنے کی جگہ | دو دریاؤں کے

اور جب موسیٰ نے اپنے شاگرد سے کہا کہ میں چلتا رہوں گا جب تک میں دو دریاؤں کے آپس میں ملنے کی جگہ تک نہ پہنچ جاؤں

اَوْ اَمْضِىَ حُقُبًا ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ

یا چلتا رہوں گا | برسوں تک | پھر جب وہ دونوں پہنچے | ملنے کا مقام | دونوں کے درمیان | تو وہ بھول گئے | اپنی مچھلی | اور اُس نے بنالیا

خواہ سالہا سال تک چلتا رہوں۔ جب وہ دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچ گئے تو اپنی مچھلی بھول گئے اور اس نے

سَبِيْلَهٗ فِى الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿۶۱﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا

اپنا راستہ | دریا میں | سرنگ کی طرح | پھر جب | وہ آگے بڑھ گئے | اس نے کہا | اپنے شاگرد سے | ہمارے پاس لاؤ

دریا میں سرنگ کی طرح اپنا راستہ بنالیا۔ پھر جب وہ آگے نکل گئے تو موسیٰ نے اپنے شاگرد سے کہا ہمارے لئے

غَدَآءَنَا ۫ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿۶۲﴾ قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ

ہمارا صبح کا کھانا | البتہ ہم نے پائی ہے | اپنے اس سفر سے | تھکان (تکلیف) | اس نے کہا | کیا آپ نے دیکھا؟ | جب

صبح کا کھانا لاؤ۔ ہم اس سفر میں بہت تھک گئے ہیں۔ اُس نے کہا کیا آپ نے دیکھا؟

اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّىْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ۡ وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا

ہم ٹھہرے | پتھر کے پاس | تو بیشک میں | بھول گیا | مچھلی | اور نہیں بھلایا مجھے | مگر

جب ہم اس پتھر کے پاس ٹھہرے تھے تو میں مچھلی (وہیں) بھول گیا اور مجھے (آپ سے) اُس کا ذکر

الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِى الْبَحْرِ ۖ عَجَبًا ﴿۶۳﴾ قَالَ

شیطان نے | کہ میں اس کا ذکر کروں | اور اس نے بنالیا | اپنا راستہ | دریا میں | عجیب طرح سے | موسیٰ نے کہا

کرنا شیطان نے بھلا دیا اور مچھلی نے عجیب طرح سے دریا میں اپنا راستہ بنالیا۔ موسیٰ نے کہا

ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿۶۴﴾ فَوَجَدَا

یہی ہے (وہ مقام) | جو ہم چاہتے تھے | پھر وہ دونوں لوٹے | اپنے نشانات قدم کو | دیکھتے ہوئے | پھر انہوں نے پایا

یہی تو وہ جگہ تھی جس کی ہم تلاش میں تھے پھر وہ اپنے پاؤں کے نشان دیکھتے دیکھتے واپس لوٹ آئے تو (وہاں) انہوں

عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا

ایک بندہ | ہمارے بندوں میں سے | ہم نے دی اسے | رحمت | اپنے پاس سے | اور ہم نے علم دیا اُسے | اپنے پاس سے

نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ (خضرؑ) پایا' جس کو ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی تھی اور ہم نے اُسے اپنے پاس سے ایک خاص

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۸) اور آپؐ کا پروردگار بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ اگر بندوں کے جرائم پر وہ ان سے باز پرس کرتا تو فوراً ان پر عذاب نازل کر کے انہیں ہلاک کر دیتا۔ لیکن وہ بڑا بردبار اور رحم والا ہے کہ ان کے حساب کا ایک وقت مقرر کر دیا ہے کہ اس سے ادھر کوئی پناہ کی جگہ نہ پا سکیں گے۔

(۵۹) ان عاد وثمود اور قوم لوطؑ وغیرہ کی بستیوں کے رہنے والوں نے جب کفر وشرک کیا تو ہم نے انہیں ہلاک کر دیا اور ہم نے ان کی ہلاکت کے لئے ایک وقت مقرر کر دیا تھا۔

(۶۰) ایک دفعہ حضرت موسیٰؑ سے وعظ کے درمیان کسی نے دریافت کیا کہ اس وقت دنیا میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ تو آپ نے جواب دیا ''کہ میں'' گو یہ جواب صحیح تھا اس لئے کہ وہ اپنے وقت کے صاحب کتاب رسول تھے مگر اللہ کو پسند نہ آیا اور فرمایا کہ **مجمع البحرین** کے پاس ہمارا ایک بندہ یعنی خضر علیہ السلام خاص علوم میں تم سے بڑھ کر ہے اس سے جا کر ملو چنانچہ حضرت موسیٰ اللہ کے حکم کے مطابق اپنے خادم حضرت **یوشع** کو ہمراہ لے گئے۔ اور ان سے فرمایا کہ جب تک میں مجمع البحرین تک نہ جا پہنچوں برابر چلتا رہوں گا چاہے کتنے ہی سال گزر جائیں۔

(۶۱) پس جب دونوں وہاں پہنچے۔ جہاں بحیرۂ قلزم کی دونوں شاخیں ملتی ہیں تو چلتے وقت اللہ کے حکم سے اس مقام کی علامت کے طور پر جو بھنی ہوئی مچھلی اپنے ہمراہ لائے تھے وہ بھول گئے اور مچھلی تھیلی سے نکل کر سرنگ بنا کر سمندر میں چلی گئی۔

(۶۲) پھر دونوں حضرات جب وہاں سے آگے نکل گئے تو حضرت موسیٰؑ نے اپنے خادم یوشعؑ سے کہا کہ ہمارا دن کا کھانا تو لاؤ اس سفر میں تو ہمیں بڑی تھکاوٹ محسوس ہوئی ہے۔

(۶۳) حضرت یوشعؑ بولے کہ اوہو آپ نے نہیں دیکھا کہ جب ہم اس پتھر کے پاس آرام کرنے کے لئے ٹھہرے تھے تو مچھلی زندہ ہو کر عجیب طرح سے سرنگ بنا کر سمندر میں چلی گئی تھی اور میں چاہتا تھا کہ آپ سے اس کا ذکر کروں مگر شیطان نے مجھے بھلا دیا۔

(۶۴) آپ نے فرمایا کہ اسی مقام کی تو ہمیں تلاش تھی چنانچہ دونوں اپنے پاؤں کے نشانوں پر واپس لوٹ گئے۔

افعال: اَمۡضِیَ: میں چلا جاؤں گا ' مُضِیٌّ ' سے مضارع۔ جَاوَزَا: وہ دونوں آتے چلے' گزرے ' مُجَاوَزَۃٌ ' سے معنی کسی چیز سے گزر جانے اور آگے بڑھنے کے ہیں' ماضی کا صیغہ۔ اَنۡسٰنِیۡهُ: مجھے اس کو بھلا دیا ' اَنۡسٰی ' اِنۡسَاءٌ ' سے۔

اسماء: مَوۡئِلًا: وال مادہ ' لوٹنے کی جگہ ' مراد جاء پناہ ' اسم ظرف۔ حُقُبًا: دو تہائے دراز برسوں ' قرنوں ' حُقُبٌ زمانے کو کہتے ہیں۔ مَجۡمَعُ: ملنے کی جگہ ' سنگم ' جَمۡعٌ ' سے معنی اکٹھا کرنا۔ غَدَاءَ نَا: ہمارا صبح کے دن کا کھانا ' دن کے ابتدائی حصے کے کھانے کو غَدَاء کہتے ہیں ' معنی بھلا دینے کے ہیں ماضی۔ نَصَبًا: تکان ' مشقت اسم۔

عِلْمًا ﴿۶۵﴾ قَالَ لَهٗ مُوْسٰی هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰۤی اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا
علم | کہا | اس سے | موسیٰؑ نے | کیا میں تمہارے ساتھ چلوں؟ | اس (بات) پر کہ تم سکھادو مجھے | اس سے جو
علم دیا تھا۔ موسیٰؑ نے اس سے کہا: کیا میں تمہارے ساتھ چلوں؟ اس شرط پر کہ تم مجھے بھلائی کی وہ

عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿۶۶﴾ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ﴿۶۷﴾
تمہیں سکھائی گئی ہے | کچھ بھلائی | اس نے کہا | بیشک تو | ہرگز نہ کر سکے گا | میرے ساتھ | صبر
باتیں سکھاؤ جو تمہیں سکھائی گئی ہیں۔ (خضرؑ نے) کہا کہ تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کرسکو گے۔

وَ كَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿۶۸﴾ قَالَ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ
اور کیسے تو صبر کرے گا | اس پر | کہ تو نے احاطہ نہیں کیا اس کا | واقفیت سے | اس نے کہا | تم مجھے پاؤ گے | اگر چاہا
اور جس بات کی تمہیں خبر ہی نہیں اُس پر تم کیسے صبر کرسکتے ہو۔ (موسیٰ نے کہا) اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آپ

اللّٰهُ صَابِرًا وَّ لَاۤ اَعْصِیْ لَكَ اَمْرًا ﴿۶۹﴾ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ
اللہ نے | صبر کرنے والا | اور میں نافرمانی نہ کروں گا | تمہاری | کسی بات کی | اس نے کہا | پس اگر | تجھے میرے ساتھ چلنا ہے
مجھے صابر پائیں گے اور میں آپ کے حکم کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ (خضرؑ نے) کہا، اگر تم میرے ساتھ رہنا چاہتے

فَلَا تَسْـَٔلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰۤی اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿۷۰﴾ ع
تو مجھ سے نہ پوچھنا | کسی چیز سے متعلق | یہاں تک کہ | میں بیان کروں | تجھ سے | اس کا | ذکر
ہو تو مجھ سے کسی چیز کے متعلق سوال نہ کرنا جب تک میں خود اس کا ذکر تم سے نہ کروں۔

فَانْطَلَقَا ٙ حَتّٰۤی اِذَا رَكِبَا فِی السَّفِیْنَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ
پھر وہ دونوں چلے | یہاں تک کہ | جب وہ دونوں سوار ہوئے | کشتی میں | اس نے سوراخ کردیا اس میں | (موسیٰؑ نے) کہا
تو دونوں چل پڑے یہاں تک کہ جب وہ دونوں ایک کشتی میں سوار ہوئے تو خضرؑ نے اس میں سوراخ کردیا

اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا اِمْرًا ﴿۷۱﴾ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ
کیا تم نے اس میں سوراخ کردیا | کہ تم غرق کردو | اسکے لوگوں کو | بیشک تو لایا | ایک بات | بھاری | اس نے کہا | کیا میں نے نہیں کہا تھا
موسیٰ نے کہا تم نے اس میں سوراخ کردیا کہ اس کے سواروں کو غرق کردو، یہ تو آپ نے عجیب کام کیا ہے اُس نے کہا کیا میں نہ کہتا

اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ﴿۷۲﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ
بیشک تو | ہرگز نہ کر سکے گا | میرے ساتھ صبر | اس نے کہا | میرا مواخذہ نہ کر | اس پر جو | میں بھول گیا
تھا کہ تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کرسکو گے۔ (موسیٰؑ نے) کہا مجھ سے جو بھول ہوگئی ہے اس پر میرا مواخذہ نہ

وَ لَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا ﴿۷۳﴾ فَانْطَلَقَا ٙ حَتّٰۤی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ
اور مجھ پر نہ ڈال | میرے معاملے میں | مشکل | پھر وہ دونوں چلے | یہاں تک کہ | جب وہ ملے | ایک لڑکے سے | تو اسکو قتل کردیا
کریں اور میرے معاملے میں مجھے مشکل میں نہ ڈالیں۔ پھر دونوں روانہ ہوئے یہاں تک کہ انہیں ایک لڑکا ملا تو خضرؑ نے اس کو قتل کردیا

قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِیَّةًۢ بِغَیْرِ نَفْسٍ ؕ لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا نُّكْرًا ﴿۷۴﴾
اس نے کہا کہ تم نے قتل کردیا | ایک جان کو | پاک | بغیر کسی جان کے (بدلہ کے) | یقیناً تم نے کیا | ایک کام | ناپسندیدہ
موسیٰ نے کہا کیا آپ نے ایک بے گناہ کو بغیر کسی قصاص کے قتل کر ڈالا ہے۔ آپ نے بہت ناپسندیدہ کام کیا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۵) وہاں پہنچے۔ تو انہوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ (خضرؑ) کو پایا جسے ہم نے اپنی جناب سے خاص رحمت بخشی تھی اور اپنے پاس سے ایک خاص غیبی علم عطا کیا تھا۔

(۶۶) حضرت موسیٰؑ نے علیک سلیک کے بعد اپنے آنے کا سبب بیان کرکے ان سے پوچھا کہ اگر آپ اس علم اسرار تکوینیہ میں سے جو اللہ نے آپ کو بخشا ہے کچھ مجھے بھی سکھا دیں تو میں چند روز آپ کے ہمراہ رہوں۔

(۶۷) حضرت خضرؑ نے کہا کہ آپ میرے ہمراہ رہ کر جو واقعات دیکھیں گے ان پر صبر نہ کر سکیں گے۔

(۶۸) اور جن چیزوں کا آپ کو علم ہی نہیں ان پر صبر بھی کیسے کر سکتے ہیں۔

(۶۹) حضرت موسیٰؑ نے جواب دیا کہ انشاء اللہ آپ مجھے صابر پائیں گے اور میں آپ کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں کروں گا۔

(۷۰) حضرت خضرؑ نے کہا کہ اچھا اگر آپ میرے ہمراہ رہنا چاہتے ہیں تو جب تک میں خود ہی کسی چیز کے بارے میں آپؑ سے ذکر نہ کروں آپ اس کے متعلق مجھ سے کچھ نہ پوچھیں۔

(۷۱) چنانچہ دونوں حضرات وہاں سے روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ جب دریا پار کرنے کے لئے وہ کشتی پر سوار ہوئے تو حضرت خضرؑ نے اس میں سوراخ کر دیا۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ بھائی آپ نے تو اس کشتی میں شگاف کر دیا تاکہ کشتی والے غرق ہو جائیں یہ تو آپ نے بڑا خطرناک کام کیا۔

(۷۲) حضرت خضرؑ نے کہا کہ میں نے تو آپ سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ آپ ہرگز میرے ساتھ صبر نہ کر سکیں گے۔

(۷۳) حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ یہ جو کچھ بھول میں مجھ سے ہو گیا آپ اس پر جواب طلبی نہ کریں اور میرے معاملہ میں سختی نہ کریں۔

(۷۴) دونوں حضرات وہاں سے آگے چلے' یہاں تک کہ جب وہ ایک گاؤں سے گزرے تو ایک لڑکے کو کھیلتے دیکھا حضرت خضرؑ نے اسے قتل کر دیا اب تو حضرت موسیٰؑ سے صبر نہ ہو سکا اور بول اٹھے کہ آپ نے ایک بے گناہ کو بغیر قصاص کے قتل کر دیا؟ واقعی یہ تو آپ نے بہت ہی برا کام کیا۔

افعال: اٰتَیۡنٰهُ: ہم نے اس کو دیا' اٰتَیۡنَا ماضی کا صیغہ۔ اِرۡتَدَّا: وہ دونوں اس لئے پھرے' اِرۡتِدَادًا سے ماضی کا صیغہ۔ اَعۡصِیۡ: میں نافرمانی کروں گا' مَعۡصِیَةٌ سے معنی نافرمانی کرنے کے ہیں۔ اِتَّبَعۡتَنِیۡ: تو نے میری اتباع کی' اِتَّبَعۡتَ ماضی کا۔ اُحۡدِثُ: میں نکالوں' میں شروع کروں' اِحۡدَاثٌ سے معنی پیدا کرنے اور کسی چیز کو نئے سرے سے شروع کرنے کے ہیں' مضارع۔ تَسۡـَٔلۡنِیۡ: تو نے مجھ سے پوچھے' سوال کرے' تَسۡـَٔلُ' سُؤَالٌ سے مضارع۔ خَرَقۡتَهَا: تو نے اس کو پھاڑ ڈالا' قطع کر دیا' خَرَقۡتَ' خَرۡقٌ سے ماضی۔ قَتَلۡتَ: تو نے مار ڈالا' ماضی معروف۔

اسماء: عُلِّمۡتَ: تو سکھلایا دیا گیا' تجھے تعلیم دی گئی' تَعۡلِیۡمٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ خُبۡرًا: دانش' سمجھ' خبر' خبرداری' خَبَرَ یَخۡبُرُ کا مصدر ہے۔ اِمۡرًا: بھاری' عجیب' انوکھا' قابل انکار اسم ہے۔ تُؤَاخِذۡنِیۡ: تو مجھے پکڑے۔

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ﴿٧٥﴾ قَالَ

(خضرؑ) نے کہا | کیا میں نے نہیں کہا تھا | تجھ سے | بیشک تو | ہرگز نہیں کر سکے گا | میرے ساتھ | صبر | (موسیٰؑ نے) کہا

(خضرؑ) نے کہا کہ کیا میں نے تجھ سے نہیں کہا تھا کہ تو میرے ساتھ رہ کر ہرگز صبر نہ کر سکے گا۔ (موسیٰؑ) نے کہا

اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَیْءٍۢ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِیْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ

اگر میں پوچھوں تجھ سے | کسی چیز کے متعلق | اس کے بعد | تو ساتھ نہ رکھ مجھے | تو پہنچ چکا | میری طرف سے

اگر میں نے اس کے بعد آپ سے کسی چیز کے متعلق پوچھا تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا۔ آپ میری طرف سے عذر کی انتہا کو

عُذْرًا ﴿٧٦﴾ فَانْطَلَقَا ٚ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَتَیَاۤ اَهْلَ قَرْیَةِ ِۨاسْتَطْعَمَاۤ اَهْلَهَا

عذر کو | پھر وہ دونوں چلے | یہاں تک کہ | جب آئے | ایک بستی والوں کے پاس | (تو) کھانا مانگا | بستی والوں سے

پہنچ چکے ہیں۔ پھر وہ دونوں چل دیئے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں پر ان کا گزر ہوا۔ انہوں نے اس کے باشندوں سے کھانا مانگا

فَاَبَوْا اَنْ یُّضَیِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِیْهَا جِدَارًا یُّرِیْدُ اَنْ یَّنْقَضَّ

پس انہوں نے انکار کیا | ان کو مہمان رکھنے سے | پھر انہوں نے پائی | اس (بستی) میں | ایک دیوار | جو گرا ہی چاہتی تھی

تو انہوں نے ان کی مہمان نوازی سے انکار کر دیا پھر انہوں نے وہاں ایک دیوار دیکھی جو گرا ہی چاہتی تھی

فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَیْهِ اَجْرًا ﴿٧٧﴾ قَالَ

تو اس نے اسے سیدھا کر دیا | موسیٰؑ نے کہا | اگر تو چاہتا | تو لے لیتا | اس پر | اُجرت | (خضرؑ نے) کہا

تو خضرؑ نے اسے سیدھا کر دیا۔ موسیٰؑ نے کہا اگر آپ چاہتے تو اس کی اُجرت لے لیتے۔ خضرؑ نے کہا کہ

هٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَ بَیْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِیْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ

یہ ہے | جدائی | میرے درمیان | اور تیرے درمیان | اب میں بتا دوں گا تجھے | مطلب | ان (باتوں) کا | کہ نہیں کر سکا تو

یہ میرے اور تمہارے درمیان جدائی ہے۔ اب میں ان چیزوں کا راز تمہیں بتائے دیتا ہوں جن پر تم صبر نہ

عَّلَیْهِ صَبْرًا ﴿٧٨﴾ اَمَّا السَّفِیْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِیْنَ یَعْمَلُوْنَ فِی الْبَحْرِ

ان پر | صبر | وہ جو کشتی (تھی) | سو وہ چند مسکینوں کی تھی | جو کام کرتے تھے | سمندر میں

کر سکے۔ وہ کشتی چند مسکینوں کی تھی جو سمندر میں مزدوری کرتے تھے

فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِیْبَهَا وَ كَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ یَّاْخُذُ كُلَّ سَفِیْنَةٍ

سو میں نے چاہا | کہ اسے عیب دار کردوں | اور تھا | ان کے آگے | ایک بادشاہ | جو پکڑ لیتا تھا | ہر کشتی کو

پس میں نے ارادہ کیا کہ اس میں عیب پیدا کردوں اور ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر (اچھی) کشتی کو زبردستی پکڑ

غَصْبًا ﴿٧٩﴾ وَ اَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَیْنِ فَخَشِیْنَاۤ اَنْ یُّرْهِقَهُمَا

زبردستی | اور وہ لڑکا | سو تھے | اس کے والدین | مومن | پس ہمیں اندیشہ ہوا | کہ وہ گرفتار کردے گا ان کو

لیتا تھا اور رہا وہ لڑکا! تو اس کے ماں باپ دونوں مومن تھے اور ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں سرکشی اور کفر میں یہ ان پر

طُغْیَانًا وَّ كُفْرًا ﴿٨٠﴾ فَاَرَدْنَاۤ اَنْ یُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَیْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً

سرکشی | اور کفر میں | پس ہم نے چاہا | کہ بدلہ دے ان دونوں کو | ان کا رب | بہتر | اس سے | پاکیزگی میں

غالب نہ آجائے۔ پس ہم نے چاہا کہ ان کو ان کا رب بدلہ (میں ایسی اولاد) دے جو پاکیزگی میں اس سے بہتر اور

آیت نمبر آسان تفسیر

(٧۵) حضرت خضرؑ نے موسیٰؑ علیہ السلام سے کہا کہ میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ہمراہ ایسے واقعات دیکھیں گے کہ کبھی خاموش نہ رہ سکیں گے۔

(٧٦) حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ اگر میں آئندہ کسی کام کے بارے میں پوچھوں تو مجھے اپنے ہمراہ نہ رکھنا۔ یہ آپ کی مجبوری ہوگی۔

(٧٧) پھر دونوں حضرات وہاں سے چل کر ایک گاؤں میں پہنچے اور گاؤں والوں سے کھانا مانگا مگر انہوں نے ان کو اپنے یہاں مہمان رکھنے سے انکار کر دیا چلتے چلتے راہ میں ایک دیوار نظر آئی۔ جو گرنے والی تھی۔ حضرت خضرؑ نے کمر لگا کر اس کو سیدھا کر دیا تو حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ اگر آپ ایسے بے لحاظ لوگوں سے اجرت لے کر دیوار درست کرتے تو ہمارا کام بھی چل جاتا۔

(٧٨) حضرت خضرؑ نے کہا کہ بھائی اب وعدہ کے مطابق تم کو مجھ سے علیحدہ ہو جانا چاہئے۔ کیونکہ میرے ساتھ آپ کا گزارہ اب مشکل ہے ہاں جدا ہونے سے پہلے میں ان رازوں کی حقیقت آپ پر واضح کردوں گا۔ جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا۔

(٧٩) کشتی کے توڑنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے مالک غریب لوگ تھے جو سمندر میں محنت مزدوری سے گزارہ کرتے تھے اور جس طرف کشتی جارہی تھی اس پار ایک ظالم بادشاہ اچھی کشتیوں کو بیگار میں پکڑ کر قبضہ کر لیتا تھا۔ میں نے چاہا کہ اس کشتی کو عیب دار کردوں تاکہ وہ اس کے ہاتھوں سے محفوظ رہے۔

(٨٠) اور اس لڑکے کے قتل کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے والدین مومن تھے اور ہمیں الہام سے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ لڑکا بڑا ہو کر سخت گمراہ ہوتا اور اس کے والدین بھی اس کی محبت کی وجہ سے کافر ہو جاتے۔

افعال: تُصٰحِبۡنِیۡ: تو مجھے صحبت میں رکھ' ساتھ رکھ' مضارع۔ بَلَغۡتَ: تو پہنچا' ماضی کا صیغہ۔ یَّنۡقَضَّ: کہ وہ گر پڑے' گر پڑنا' مضارع۔ اسۡتَطۡعَمَاۤ: ان دونوں نے کھانا مانگا' ماضی کا صیغہ۔ اَبَوۡا: انہوں نے سختی سے انکار کر دیا' اباء سے ماضی کا صیغہ۔ اَقَامَهٗ: اس کو سیدھا کر دیا' کھڑا کر دیا' ماضی کا صیغہ۔ سَاَلۡتُكَ: میں نے تجھ سے پوچھا' سوال کیا' ماضی۔ اَعِیۡبَهَا: میں اس میں عیب ڈال دوں' مضارع۔

اسماء: عُذۡرًا: عذر' الزام کو دور کرنا۔ غَصۡبًا: چھیننا' جبر' ظلم' مصدر۔

وَاَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِى الْمَدِيْنَةِ

اور زیادہ قریب ہو | شفقت میں | اور وہ جو دیوار (تھی) | سو وہ تھی | دو لڑکوں کی | جو یتیم تھے | اس شہر میں

محبت میں اس سے بڑھ کر ہو۔ اور وہ جو دیوار تھی وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی (ملکیت) تھی اور اس کے نیچے

وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ

اور تھا | اس کے نیچے | خزانہ | ان کے لئے | اور تھا | ان کا باپ | نیک | پس چاہا | آپ کے رب نے

ان دونوں کا خزانہ دبا ہوا تھا اور ان کا والد ایک نیک آدمی تھا' سو تمہارے رب نے چاہا

اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ

کہ وہ دونوں پہنچ جائیں | اپنی جوانی کو | اور وہ دونوں نکالیں | اپنا خزانہ | مہربانی سے | آپ کے رب کی

کہ وہ دونوں بالغ ہوجائیں اور تیرے رب کی رحمت سے اپنا خزانہ نکالیں

وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِىْ ؕ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ

اور نہیں کیا میں نے یہ کام | اپنی رائے (مرضی) سے | یہ ہے | مطلب | ان باتوں کا | کہ نہ ہوسکا تجھ سے | ان پر

اور میں نے جو کچھ کیا ہے اپنی مرضی سے نہیں کیا' یہ ہے وہ حقیقت جس پر تم صبر نہ کرسکے۔

صَبْرًا ﴿٨٢﴾ وَيَسْــَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِى الْقَرْنَيْنِ ؕ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ

صبر | اور پوچھتے ہیں آپ سے | بابت | ذوالقرنین کی | کہہ دیجئے | میں سناؤں گا | تمہیں

اور (اے پیغمبر!) آپ سے لوگ ذوالقرنین کے متعلق سوال کرتے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ اس کا کسی قدر حال میں تمہیں سنائے دیتا ہوں

مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِى الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ

اس کا | کچھ حال | بیشک ہم نے | قوت دی تھی | اس کو | زمین میں | اور ہم نے دیا تھا اس کو | ہر طرح کا

بیشک ہم نے اس کو زمین میں قدرت دی تھی اور ہم نے اسے ہر طرح کا

سَبَبًا ﴿٨٤﴾ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٥﴾ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا

سازوسامان | سو وہ چل پڑا | ایک راہ پر | یہاں تک کہ | جب وہ پہنچا | جس جگہ ڈوبتا ہے | سورج | اس نے پایا اسے

ساز و سامان دے رکھا تھا سو ایک دفعہ وہ ایک راستے پر چل کھڑا ہوا یہاں تک کہ جب وہ مغرب (کی طرف ایک مقام تک) پہنچ گیا تو

تَغْرُبُ فِىْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ؕ قُلْنَا

کہ ڈوب رہا ہے | چشمے میں | سیاہ کیچڑ کے | اور پائی اس نے | اس کے نزدیک | ایک قوم | ہم نے حکم دیا کہ

سورج کو ایک دلدل کے چشمے میں ڈوبتا ہوا پایا اور اس کے نزدیک اس نے ایک قوم کو پایا ہم نے کہا کہ

يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ﴿٨٦﴾

اے ذوالقرنین! | یا تو تو سزا دے | اور یا | یہ کہ تو اختیار کرے | ان کے بارے میں | اچھا طریقہ

اے ذوالقرنین! خواہ تم ان پر سختی کرو خواہ ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔

قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ

اس نے کہا | وہ جو | ظالم ہوگا | تو جلد ہم اسے سزا دیں گے | پھر وہ لوٹایا جائیگا | اپنے رب کی طرف | پس وہ عذاب دے گا اُسے

اُس نے کہا کہ جو نافرمانی کرے گا سو اُس پر ہم سختی کریں گے پھر وہ اپنے ربّ کی طرف لوٹایا جائے گا تو وہ اسے سخت عذاب دے گا

آیت نمبر ۔۔۔ آسان تفسیر

(۸۱) اس لئے ہم نے چاہا کہ اس کو قتل کر دیں اور اس کے بدلے اللہ ان کو ایک نیک اور فرمانبردار اولاد عطا فرمائے۔ (ف) روایت ہے کہ اللہ نے انہیں ایک لڑکی عطا کی جس کے بطن سے ایک نبی پیدا ہوا۔

(۸۲) اور اس دیوار کو درست کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے مالک دو یتیم لڑکے تھے جن کا باپ بہت نیک آدمی تھا۔ اور اس کے نیچے ان کا خزانہ دفن تھا۔ سو اللہ کو منظور ہوا کہ اس دیوار کو نئے سرے سے بنا دیا جائے تا کہ ان کے جوان ہونے تک خزانہ اس کے نیچے محفوظ رہے اور جوان ہو کر وہ اپنا خزانہ سنبھال لیں اور جو کچھ میں نے کیا وہ اپنی رائے سے نہیں بلکہ الہام الٰہی سے کیا پس یہ ہے مطلب ان رازوں کا جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا۔

(۸۳) اور یہود کے اشارے سے قریش آپ ﷺ سے ذوالقرنین کی بابت دریافت کرتے ہیں سو ان سے کہہ دیجئے کہ میں ابھی اس کا کچھ حال تم کو پڑھ کر سناؤں گا۔ (ف) قرن بمعنی طرف۔ ذوالقرنین یعنی دو طرفوں والا چونکہ یہ بادشاہ دنیا کے دو کناروں مشرق اور مغرب تک پہنچا ہے اس لئے اس کو ذوالقرنین کا لقب دیا گیا ہے اور حضرت ابراہیمؑ کے زمانے کے پرانے عرب بادشاہوں میں سے کوئی ایک بادشاہ ہے۔ ایک روایت کے مطابق ایک نیک ایرانی بادشاہ قورش نامی مراد ہے۔

(۸۴) واقعی ہم نے ذوالقرنین کو دنیا میں بڑی طاقت دی تھی اور اس کو ہر قسم کے سامان اور رسائل دیئے تھے۔

(۸۵) پس وہ ایک مہم پر جانے کے اسباب فراہم کر کے مغرب کی طرف چل پڑا۔

(۸۶) یہاں تک کہ وہ سمندر کے کنارے پر جا پہنچا جہاں پہنچ کر اس کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سورج ایک سیاہ دلدل میں ڈوب رہا ہے اور وہاں ایک ایسی قوم آباد تھی جنہیں دین حق کی کچھ خبر نہیں۔ ذوالقرنین کو خدا کا حکم ہوا کہ چاہے تو ان کو سزا دے چاہے ان کو دین حق کی نصیحت کر۔

افعال: یُّبۡدِلَهُمَا: ان دونوں کو بدلہ میں دے دے، مضارع۔ یَبۡلُغَآ: یہ دونوں پہنچ جائیں، بالغ ہو جائیں، مضارع۔ یُرۡهِقَ: اثر ڈال دے، چڑھا دے، مبتلا کر دے، مضارع۔ اَتۡبَعَ: وہ پیچھے پڑ گیا، پیچھے لگ گیا۔ تُعَذِّبَ: تو لوگوں کو عذاب دے، تکلیف دے، مضارع۔

اسماء: حَمِئَةٍ: دلدل، کیچڑ والا۔

عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٧﴾ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ

عذاب | سخت | اور البتہ جو کوئی | ایمان لائے گا | اور عمل کرے گا | نیک | تو اس کے لئے | بدلہ ہے

اور جو ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے تو اس کے لئے نیک بدلہ ہے

ۨالْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ﴿٨٨﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٩﴾

نیک | اور عنقریب ہم کہیں گے | اس کیلئے | اپنے کام میں | آسانی (کی بات) | پھر | وہ چل پڑا | ایک راہ پر

اور اپنے معاملہ میں ہم اس سے نرم بات کہیں گے پھر وہ ایک راستے پر چل پڑا۔

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ

یہاں تک کہ | جب پہنچا | طلوع ہونے کے مقام پر | سورج کے | تو اسے پایا | طلوع ہوتا | ایک قوم پر

یہاں تک کہ جب وہ مشرق (کی طرف ایک مقام) تک پہنچ گیا تو اس نے سورج کو ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتے پایا

لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿٩٠﴾ كَذٰلِكَ ۭ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا

کہ نہیں بنایا ہم نے | ان کے لئے | اس کے آگے | کوئی پردہ | ایسا ہی ہے | اور ہم نے احاطہ کرلیا | اس کا جو

جن کے لئے ہم نے سورج کی طرف سے کوئی آڑ نہیں رکھی تھی۔ یہ واقعہ بالکل اسی طرح ہے اور اس کے مکمل حالات سے ہم

لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿٩١﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٢﴾ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ

اس کے پاس تھا | علم | پھر وہ چل پڑا | ایک راہ پر | یہاں تک کہ | جب وہ پہنچا | درمیان دو دیواروں (پہاڑوں) کے

باخبر ہیں۔ پھر وہ ایک راستہ پر چل پڑا۔ یہاں تک کہ وہ دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو ان کے دوسری طرف

وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿٩٣﴾ قَالُوْا

تو پائی اس نے | ان کے دوسری طرف | ایک قوم | جو نہیں | لگتے تھے | کہ سمجھیں | (کوئی) بات | وہ کہنے لگے

اس نے ایک ایسی قوم کو پایا جو تقریباً بات نہیں سمجھتے تھے۔ انہوں نے کہا

يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ

اے ذوالقرنین! | بلاشبہ | یاجوج | اور ماجوج | فساد کرتے ہیں | زمین میں | تو کیا

اے ذوالقرنین! بیشک یاجوج و ماجوج زمین میں فساد برپا کررہے ہیں تو کیا ہم تیرے لئے

نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾ قَالَ

ہم جمع کردیں | تیرے لئے کچھ مال؟ | اس شرط پر | کہ تو بنادے | ہمارے درمیان | اور ان کے درمیان | ایک دیوار | اس نے کہا

کچھ مال جمع کردیں تاکہ تو ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنادے اس نے کہا

مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ

جو طاقت دی ہے مجھے | اس بارے میں میرے رب نے | وہ بہتر ہے | پس تم میری مدد کرو | قوت سے | میں بنادوں گا | تمہارے درمیان

جس (مال) پر مجھے میرے رب نے قدرت دی وہ بہتر ہے۔ تم (صرف) قوت بازو سے میری مدد کرو میں تمہارے اور

وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿٩٥﴾ اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ

اور ان کے درمیان | ایک دیوار | تم لادو مجھے تختے | لوہے کے | یہاں تک کہ جب | اس نے برابر کردیا | درمیان

ان کے درمیان ایک دیوار بنادوں گا مجھے لوہے کے تختے لاکر دو۔ یہاں تک کہ جب اس نے اسے دونوں پہاڑوں کے سروں تک

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۷) ذوالقرنین نے کہا جو شخص ان میں سے سمجھانے کے باوجود کفر و شرک کرے گا اس کو تو ہم سزا دیں گے پھر قیامت کے دن خدا کے ہاں جا کر بہت بڑے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔

(۸۸) البتہ جو شخص ان میں ایمان لا کر نیک اعمال کرے گا اسے نیک بدلہ دیا جائے گا اور ہم بھی اپنے دنیاوی کاروبار میں اس سے آسانی اور سہولت برتیں گے۔

(۸۹) پھر اس نے مشرق کے سفر کی تیاری کر کے ادھر کا راستہ اختیار کیا۔

(۹۰) یہاں تک کہ جب وہ مشرق بعید میں منتہائے آبادی کے ایسے مقام پر پہنچا جہاں سے سورج نکلتا ہے تو وہاں ایسے لوگوں کو آباد پایا جو بالکل ننگے ہیں اور دھوپ کی گرمی سے بچنے کے لئے کپڑے ہیں نہ مکان۔

(۹۱) جیسا کہ اوپر بیان ہوا واقعی ایسے ہی حالات اس کو پیش آئے تھے وہاں تک پہنچنے کے جو وسائل اس کو حاصل تھے اور جو حالات اس کو پیش آئے تھے ان سب پر اللہ کا علم چھایا ہوا ہے۔

(۹۲) پھر اس نے شمال کے سفر کی تیاری کر کے ادھر کا رخ کیا۔

(۹۳) چنانچہ سفر کرتے کرتے جب دو عظیم پہاڑوں کے درمیانی درے (ارمینیا و آذر بائیجان کے درمیان یا بحر قزوین اور بحر اسود کے درمیان شمال میں تاتاریوں اور جنوب میں ایشیائی باشندوں کے درمیانی علاقے) کے پاس پہنچا تو وہاں ایک ایسی قوم دیکھی جو ان کی زبان نہ جانتے تھے۔ (التفسير الوجيز لوهبة الزحيلي)

(۹۴) انہوں نے ترجمان کے ذریعہ ذوالقرنین سے درخواست کی کہ یاجوج و ماجوج (تاتاری اور منگول) اس درہ میں سے ہمارے ملک میں داخل ہو کر ہمیشہ فساد مچاتے ہیں اگر آپ ہمارے اور یاجوج ماجوج کے درمیان ایک بند باندھ دیں تو ہم آپ کو محصول ادا کر دیا کریں گے۔

(۹۵) ذوالقرنین نے انہیں جواب دیا کہ مجھے تمہارے خراج کی ضرورت نہیں، اللہ نے جو مجھے طاقت دے رکھی ہے۔ وہی کافی ہے، ہاں بدنی امداد کرو تو ہم تمہارے اور ان کے درمیان ایک دیوار کھینچ دیں گے۔

افعال: نُعَذِّبُ: ہم اس کو سزا دیں گے، قتل کریں گے، مضارع۔ تَطْلُعُ: وہ نکلتی ہے، طلوع ہوتی ہے، مضارع کا صیغہ۔ اَحَطْنَا: ہم نے گھیر لیا ہے، معلوم کر لیا ہے، ماضی کا صیغہ۔ اَعِيْنُوْنِیْ: تم میری مدد کرو، امر کا صیغہ۔ اَجْعَلُ: میں بنادوں، مضارع کا صیغہ۔ سَاوٰی: اس نے برابر کر دیا، وہ برابر ہو گیا، ماضی۔ مَكَّنِّیْ: اس نے مجھے جگہ دی، با اقتدار بنایا، اختیار دیا۔

اسماء: مَطْلِعَ: طلوع ہونے کی جگہ۔ خَرْجًا: محصول، باج، مال۔ رَدْمًا: موٹی دیوار، مضبوط دیوار، سد محکم، اسم مفعول۔

الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ۗ حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِيْٓ

دو پہاڑوں کے | تو کہا | (آگ) پھونکو | یہاں تک کہ | جب اس نے کردیا اسے | آگ | (تو) کہا | لاؤ مجھے

برابر کردیا تو حکم دیا کہ اب اسے آگ پھونکو یہاں تک کہ جب اسے آگ کی طرح سرخ کردیا تو حکم دیا کہ اب لاؤ کہ میں اس پر

اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ۝٩٦ؕ فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا

میں ڈال دوں | اُس پر | پگھلا ہوا تانبا | پھر وہ نہ کرسکے | کہ اس پر چڑھ جائیں | اور نہ وہ کرسکے

پگھلا ہوا تانبا ڈال دوں۔ پھر ان (یاجوج و ماجوج) میں اس بات کی طاقت نہ رہی کہ اس پر چڑھ سکیں اور نہ وہ اس میں

لَهٗ نَقْبًا ۝٩٧ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ رَبِّيْ

اس میں | سوراخ | اس نے کہا | یہ | رحمت ہے | میرے ربّ کی | پس جب آجائے گا | وعدہ | میرے رب کا

سوراخ کرسکتے تھے۔ ذوالقرنین نے کہا کہ یہ میرے ربّ کی رحمت (کی بدولت) ہے سو جب میرے ربّ کا وعدہ آجائے گا

جَعَلَهٗ دَكَّاۗءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ۝٩٨ؕ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ

تو وہ کردے گا اسے | ہموار زمین | اور ہے وعدہ | میرے رب کا | سچا | اور چھوڑ دیں گے ہم | ان میں سے بعض کو

تو وہ خود اسے گرا کر ریزہ ریزہ کردے گا اور میرے ربّ کا وعدہ سچا ہے۔ اور اس دن ہم ان کو اس طرح چھوڑ دیں گے گویا

يَوْمَىِٕذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۝٩٩ۙ

اس دن | کہ وہ گھس جائیں | بعض میں | اور پھونکا جائے گا | صور | پھر ہم جمع کردیں گے ان سب کو

ایک دوسرے میں گھسے چلے جارہے ہوں گے اور صور پھونکا جائے گا پھر سب کو ہم ایک جگہ جمع کردیں گے

وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَىِٕذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَا ۝١٠٠ۙ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ

اور ہم لے آئیں گے | دوزخ کو | اس دن | کافروں کے | بالکل سامنے | جن کی | تھیں | آنکھیں

اور اس دن ہم کافروں کے سامنے جہنم پیش کردیں گے ان لوگوں کے سامنے جن کی آنکھیں

فِيْ غِطَاۗءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ۝١٠١ۧ اَفَحَسِبَ

پردے میں | میرے ذکر سے | وہ طاقت نہ رکھتے تھے | سننے کی | پس کیا سمجھ لیا ہے

میری یاد سے پردے میں تھیں اور وہ سننے کی طاقت ہی نہ رکھتے تھے۔ کیا وہ لوگ جنہوں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَاۗءَ ۭ

کافروں نے | کہ وہ ٹھہرائیں | میرے بندوں کو | میرے سوا | کارساز

نے کفر اختیار کیا ہے خیال کرتے ہیں کہ میرے علاوہ وہ میرے بندوں کو اپنا کارساز بنالیں گے

اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ۝١٠٢ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ

بیشک ہم نے تیار کر رکھا ہے | دوزخ کو | کافروں کی | مہمانی کے لئے | کہہ دیجئے | کیا میں بتاؤں تمہیں

یقیناً ہم نے کافروں کے لئے جہنم کو ٹھہرنے کی جگہ مقرر کر رکھا ہے۔ کہہ دیجئے کیا ہم تمہیں بتائیں کہ

بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ۝١٠٣ؕ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ

زیادہ نقصان اٹھانے والے | اعمال میں | وہ جن کی | برباد کی گئی | کوشش | زندگی میں

کون لوگ اعمال کے لحاظ سے بہت زیادہ نقصان میں رہیں گے۔ وہ لوگ جن کی تمام کوششیں دنیا کی زندگی میں برباد

آیت نمبر آسان تفسیر

(٩٦) تم مجھے لوہے کی چادریں لادو چنانچہ وہ لے آئے اور کام شروع ہوگیا یہاں تک کہ جب دونوں پہاڑوں کے درمیانی درہ کو دیوار سے پہاڑوں کی اونچائی کے برابر کردیا تو انہیں آگ دھونکنے کا حکم دیا۔ یہاں تک کہ جب دیوار سرخ انگارے کی طرح ہوگئی تو اس پر تانبا پگھلا کر انڈیل دیا جو درزوں میں جا کر جم گیا۔

(٩٧) اور وہ دیوار ایسی ایک جان ہوگئی کہ یاجوج ماجوج نہ تو اس کے اوپر چڑھ سکتے تھے اور نہ اس میں کوئی سوراخ کر سکتے تھے۔

(٩٨) ذوالقرنین نے کہا یہ اللہ کا فضل ہے کہ مجھ سے اتنا بڑا کام لے لیا لیکن قیامت کے قریب اللہ کے وعدہ کے مطابق یاجوج ماجوج اس دیوار کو توڑ دیں گے یہ وعدہ بالکل سچا ہے ہو کر رہے گا۔

(٩٩) اور وہ بڑی تعداد میں نکل کر روئے زمین پر پھیل جائیں گے اور لوگوں میں گڈمڈ ہو کر فساد، ہنگامہ مچا دیں گے آخر عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ان میں وبا پھیلے گی اور سب فوراً ہلاک ہو جائیں گے پھر اس کے بعد صور پھونکا جائے گا اور سب لوگ قیامت کے میدان میں اللہ کے سامنے جمع کر دیئے جائیں گے۔

(١٠٠) اور دوزخ کفار کے سامنے لا کر رکھ دی جائے گی۔

(١٠١) جن کی آنکھوں پر غفلت کا پردہ پڑا ہوا تھا اور وہ نہ آنکھوں سے عذاب الٰہی کو دیکھ سکتے تھے اور نہ اس کے متعلق کوئی حق بات سن سکتے تھے اس لئے ہمیشہ دنیا میں اللہ کی یاد سے بے پرواہ رہے۔

(١٠٢) پس کفار جو میرے بندوں کو اپنی جہالت سے اپنا مددگار اور کارساز سمجھ کر ان کی عبادت کرتے ہیں یہ ان کی بے وقوفی ہے کوئی انہیں خدا کے عذاب سے نہ بچا سکے گا۔ ہم نے ان کی مہمانی کے لئے دوزخ تیار کر رکھی ہے۔

(١٠٣) ان سے کہہ دیجئے کہ ہم تمہیں وہ لوگ بتائیں جو اعمال کے اعتبار سے بڑے نقصان میں رہے۔

افعال: اُفۡرِغۡ: میں ڈال دوں، بہادوں، مضارع کا صیغہ۔ یَمُوۡجُ: لہریں مارتے ہوں گے مضارع۔ عَرَضۡنَا: ہم نے پیش کیا، روبرو کیا، ماضی کا صیغہ۔

اسماء: قِطۡرًا: پگھلا ہوا تانبا۔ نَقۡبًا: شگاف، سوراخ۔ عَرۡضًا: روبرو لانا، پیش کرنا، مصدر۔ غِطَآءٍ: ڈھکنا، مراد غفلت، موٹا پردہ۔ اَخۡسَرِیۡنَ: زیادہ نقصان میں رہنے والے۔

الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾ أُولٰٓئِكَ

دنیا کی | اور وہ خیال کرتے رہے | کہ وہ | اچھا کر رہے ہیں | کام | یہی لوگ ہیں

ہوگئیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔ وہ لوگ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ

جنہوں نے انکار کیا تھا | آیتوں کا | اپنے رب کی | اور اس کی ملاقات | پس ضائع ہوگئے | ان کے عمل

جنہوں نے اپنے ربّ کے احکام سے اور اس کی ملاقات سے انکار کیا ہے ان کے تمام اعمال ضائع ہوگئے

فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ

پس ہم قائم نہ کریں گے | اُن کے لئے | قیامت کے دن | وزن (اعمال) | یہ | ان کی سزا ہوگی | دوزخ

پس قیامت کے دن ہم ان کے اعمال کو کوئی وزن (اہمیت) نہیں دیں گے یہی جہنم ان کی سزا ہے

بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ

بدلے اس کے جو | انہوں نے کفر کیا | اور بنایا | ہماری آیتوں | اور رسولوں کو | مذاق | بیشک | جو لوگ

کیونکہ انہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں اور رسولوں کا مذاق اڑایا۔ بیشک جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾

ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے نیک | ہوں گے | ان کے لئے | فردوس کے باغات | ان کی مہمانی کے لئے

ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کی رہائش کی جگہ جنت فردوس ہوگی۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ

ہمیشہ رہیں گے وہ | ان میں | وہ نہ چاہیں گے | وہاں سے | جگہ بدلنا | کہہ دیجئے | اگر ہو

وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہاں سے کہیں جانا نہ چاہیں گے۔ کہہ دیجئے کہ اگر میرے ربّ

الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ

سمندر | سیاہی | باتیں (لکھنے کے لئے) | میرے ربّ کی | تو ختم ہوجائے | سمندر | اس سے پہلے کہ | ختم ہوں

کی باتوں کے (لکھنے) کے لئے سمندر سیاہی بن جائے تو سمندر ختم ہوجائے گا اس سے پہلے کہ میرے رب کی

كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾ قُلْ إِنَّمَآ أَنَا بَشَرٌ

باتیں | میرے رب کی | اور اگرچہ | ہم لے آئیں | ایسا ہی | اور (سمندر) مدد کے لئے | کہہ دیجئے | بیشک میں تو ایک انسان ہوں

باتیں ختم ہوں اگرچہ ایسا ہی ایک اور سمندر اس کی مدد کو ہم لے آئیں۔ فرما دیں کہ میں بے شک تم ہی جیسا

مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى إِلَيَّ أَنَّمَآ إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ

تمہاری طرح | وحی کی جاتی ہے | میری طرف | بیشک | تمہارا معبود | معبود ہے ایک ہی | پس جو کوئی | امید رکھے | ملنے کی

ایک بشر ہوں، میری طرف وحی بھیجی جاتی ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک معبود ہے، تو جو کوئی اپنے ربّ کی ملاقات

رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ أَحَدًا ﴿۱۱۰﴾

اپنے رب سے | تو اس کو کرنا چاہئے | عمل | نیک | اور شریک نہ ٹھہرائے | عبادت میں | اپنے رب کی | کسی کو

چاہتا ہے اسے چاہئے کہ وہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۰۴) یہ وہ لوگ ہیں جن کی تمام کوششیں اور صلاحیتیں دنیا کے حصول کے لئے ہی برباد ہوگئیں اور وہ تمام عمر یہی سمجھتے رہے کہ ہم خوب کام کررہے ہیں۔

(۱۰۵) یہی وہ لوگ ہیں جو ہمیشہ اللہ کی آیات اور اس کے سامنے حاضری کا انکار کرتے رہے‘ سو ان کے سب اعمال سب ضائع ہوگئے اور قیامت میں ان کی کوئی وقعت نہ ہوگی اور نہ انہیں تولا جائے گا۔

(۱۰۶) اور انہوں نے جو دنیا میں ہمارا انکار اور ہماری آیتوں اور رسولوں کا مذاق اڑایا اس کے بدلے آج یہ ان کی سزا دوزخ ہے۔

(۱۰۷) اور جو لوگ اللہ و رسول پر ایمان لاکر دنیا میں نیک اعمال کرتے رہے ان کی مہمانی کے لئے سب سے اعلیٰ درجہ کے باغ تیار کئے گئے ہیں۔

(۱۰۸) وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور وہاں سے نکل کر کسی اور جگہ جانا نہ چاہیں گے۔

(۱۰۹) آپؐ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر روئے زمین کے سارے سمندر اللہ کے معلومات لکھنے کو سیاہی کا کام دیں اور اتنے ہی اور سمندر اس کی امداد کے لئے مزید سیاہی بنادیئے جائیں تو وہ سب کے سب ختم ہوجائیں مگر خدا کی معلومات ختم نہ ہوں یعنی اللہ کا علم بہت وسیع ہے جس کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔

(۱۱۰) ان سے کہہ دیجئے کہ میں تو تمہاری طرح آدمی ہی ہوں البتہ میری طرف اللہ کی وحی نازل ہوتی ہے کہ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور وہ ایک ہے‘ سو جن کو یقین ہے کہ قیامت کے روز وہ جواب دہی کے لئے خدا کے حضور میں حاضر کئے جائیں گے انہیں چاہئے کہ وہ نیک عمل کریں اور اللہ کی عبادت میں کسی اور کو شریک نہ کریں۔

افعال: یُحۡسِنُوۡنَ: اچھا کرتے ہیں‘ مضارع۔ نُقِیۡمُ: ہم قائم (نہیں) کریں گے‘ مضارع۔ تَنۡفَدَ: وہ تمام ہو‘ نبڑ جائے‘ تمام ہوتی ہے‘ مضارع کا صیغہ۔

اسماء: وَزۡنًا: قدر و منزلت۔ مِدَادًا: روشنائی‘ چراغ کا تیل۔ مَدَدًا: زیادتی‘ طاقت کا اضافہ۔

سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | ثَمَانٍ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورہ مریم مکہ میں نازل ہوئی اور اس | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | میں اٹھانوے آیتیں اور چھ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿١﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿٢﴾ اِذْ نَادٰى

کھیعص | (یہ) ذکر ہے | رحمت کا | آپ کے ربّ کی | اپنے بندے | زکریا پر | جب اس نے پکارا

کھیعص یہ تیرے ربّ کی اس رحمت کا ذکر ہے جو اس نے اپنے بندے زکریا پر فرمائی جب اس نے پکارا

رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿٣﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ

اپنے رب کو | پکارنا آہستہ سے | اس نے کہا | اے میرے ربّ! | بیشک کمزور ہوگئیں | ہڈیاں | میری

اپنے ربّ کو دبی آواز سے پکارا کہا کہ اے میرے ربّ! میرے بدن کی ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں

وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿٤﴾

اور سفید ہوگیا | (میرا) سر | بڑھاپے سے | اور میں کبھی نہیں رہا | تجھے پکار کر | اے میرے ربّ | محروم

اور سر بڑھاپے کی وجہ سے سفید ہوگیا اور میرے ربّ! میں کبھی تجھ سے مانگ کر محروم نہیں رہا ہوں۔

وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ

اور بیشک | مجھے تو خوف ہے | اپنے وارثوں کا | اپنے پیچھے | اور ہے | میری بیوی

اور میں اپنے بعد اپنے وارثوں سے ڈرتا ہوں اور میری بیوی بانجھ

عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ﴿٥﴾ يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ

بانجھ | پس عطا کر | مجھے | اپنے ہاں سے | ایک وارث | جو وارث ہو میرا | اور وارث ہو

ہے پس مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عطا فرما جو میرا اور خاندان یعقوب

مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ﴿٦﴾ يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ

آل یعقوب کا | اور بنا اس کو | اے میرے ربّ! | مقبول | اے زکریاؑ! | بیشک ہم خوشخبری دیتے ہیں تجھے

کا وارث ہو اور اے میرے ربّ! اس کو اپنا پسندیدہ بندہ بنا۔ (اللہ نے فرمایا) اے زکریا۔ ہم تمہیں ایک

بِغُلٰمِ ِۨاسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ﴿٧﴾ قَالَ

ایک لڑکے کی | جس کا نام ہوگا | یحییٰ | نہیں بنایا ہم نے | اس کا | اس سے پہلے | (کوئی) ہمنام | اس نے کہا

لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا ہم نے اس کا ہمنام اس سے پہلے نہیں بنایا۔ زکریا نے کہا

رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ

اے میرے ربّ! | کیسے ہوگا | میرا | لڑکا | حالانکہ ہے | میری بیوی | بانجھ | اور میں پہنچ چکا ہوں

کہ اے میرے رب! میرے ہاں لڑکا کیسے پیدا ہوگا جبکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے

مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ﴿٨﴾ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ

بڑھاپے کی | انتہائی حد کو | اس نے کہا اسی طرح | فرمایا | تیرے رب نے | یہ مجھ پر آسان ہے

کی آخری حد کو پہنچ گیا ہوں (فرشتے نے) کہا' اسی طرح ہوگا' تیرے ربّ نے فرمایا ہے کہ یہ بات میرے لئے

سورۂ مریم

اس سورۃ میں حضرت مریم کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) یہ حروف مقطعات ہیں ان کے اجتہادی معنے جو حضرت ابن عباس سے مروی ہیں یہ ہیں: کَافٍ ھَادٍ لِلْعِبَادِ یَدُہٗ فَوْقَھُمْ عَالِمٌ بِاُمُوْرِھِمْ صَادِقٌ بِوَعْدِہٖ یعنی اللہ اپنی مخلوقات کے لئے کافی اور ان کا ہادی ہے اس کا دست قدرت ان کے اوپر ہے ان تمام معاملات سے واقف ہے اور اپنے وعدوں میں سچا ہے۔

(۲) اس سورت میں حضرت زکریا علیہ السلام پر اللہ کی رحمت کا ذکر ہے۔

(۳) جب انہوں نے حضرت مریم کے معجزات کو دیکھ کر اپنے دل میں دبی آواز سے اپنے مولیٰ کو پکارا۔

(۴) کہ اے میرے مولیٰ! میری ہڈیاں بالکل کمزور ہوگئیں اور میرا سر بڑھاپے سے سفید چمکدار ہوگیا اور میں تجھ سے دعا کر کے کبھی محروم نہیں رہا۔

(۵) اور مجھے ڈر ہے کہ میرے وارث میرے بعد برے اعمال سے دین حق کو بگاڑ نہ دیں اور میری عورت اس وقت بانجھ ہے اس لئے تو اپنے فضل سے ایک حقیقی وارث مجھے عطا فرما۔

(۶) جو میرے بعد میرے علم نبوت کا اور آل یعقوبؑ کے دین کا وارث ہو اور تو اس کو اپنا مقبول بارگاہ (یعنی نبی) بنا۔

(۷) فرشتوں کے ذریعہ حکم ہوا کہ اے زکریا! ہم تمہیں ایک لڑکا پیدا ہونے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام **یحییٰؑ** ہوگا جو اپنے نام اور بعض خاص صفات میں بے مثال ہوگا۔

(۸) حضرت زکریاؑ نے عرض کی کہ میرے مولیٰ! میں خود حد سے زیادہ بوڑھا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے پھر میرے ہاں لڑکا کیسے پیدا ہوگا۔ یعنی عام اسباب تو میرے خلاف ہی جا رہے ہیں۔

انعال: اِشْتَعَلَ: شعلہ نکلا، شعلہ بھڑکنے کے ہیں مراد بڑھاپے سے سر سفید ہونا۔ خِفْتُ: میں ڈرا، مجھے خوف ہے، ماضی۔ وَھَنَ: کمزور ہوگئی، ماضی معروف۔ یَرِثُ: وارث ہوئی، حاصل ہو، مالک ہو، مضارع۔

اسماء: شَیْبًا: بڑھاپا، سر کے سفید ہونے کو کہتے ہیں، مصدر۔ رَضِیًّا: پسندیدہ، من مانتا۔ عِتِیًّا: حد سے باہر ہونا، اکڑنا، سرکشی کرنا۔ سَمِیًّا: ہم نام، نظیر۔

وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا ﴿٩﴾ قَالَ رَبِّ

اور میں نے پیدا کیا تجھ کو | اس سے پہلے | اور تو نہ تھا | کچھ (بھی) | عرض کیا | اے میرے رب!

آسان ہے اور میں نے اس سے پہلے تمہیں بھی تو پیدا کیا تھا اور تُو کچھ بھی نہ تھا کہا اے میرے رب!

اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ

(مقرر) کردے میرے لئے | (کوئی) نشانی | فرمایا | تیری نشانی (یہ ہے) | کہ تو بات نہ کرے گا | لوگوں سے | تین | رات (دن)

میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرمائیے۔ فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ تُو برابر تین رات دن تک لوگوں سے صحیح سالم ہوتے ہوئے

سَوِيًّا ﴿١٠﴾ فَخَرَجَ عَلٰي قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ

صحیح سالم یا مسلسل | پس وہ نکل کر آئے | اپنی قوم کے پاس | محراب سے | پھر اس نے اشارہ کیا | ان کی طرف | کہ

بات چیت نہ کر سکے گا۔ سو وہ محراب سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے اور ان کو اشارہ سے کہا کہ

سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿١١﴾ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ وَاٰتَيْنٰهُ

پاکی بیان کرو | صبح | اور شام | اے یحییٰ | پکڑ لے | کتاب کو | مضبوطی سے | اور دی ہم نے اس کو

صبح و شام ذکر و عبادت کرتے رہو۔ اے یحییٰ! اس کتاب کو مضبوطی سے تھامے رہو اور ہم نے ان کو

الْحُكْمَ صَبِيًّا ﴿١٢﴾ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۭ وَكَانَ تَقِيًّا ﴿١٣﴾

حکمت | بچپن میں | اور رحم دلی | ہماری طرف سے | اور پاکیزگی | اور وہ تھا پرہیزگار

بچپن ہی میں دین کی سمجھ دے دی تھی۔ اور اپنے ہاں سے رحمدلی اور پاکیزگی بخشی تھی اور وہ بہت پرہیزگار تھے۔

وَّبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿١٤﴾ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ

اور نیک اپنے والدین کے ساتھ | اور نہ تھا | جابر | نافرمان | اور سلام ہے | اُس پر

اور وہ اپنے والدین کے حق میں بہت نیک تھا اور سرکش اور نافرمان نہ تھا۔ اور اس پر سلام ہے

يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿١٥﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ

جس دن وہ پیدا ہوا | اور جس دن وہ فوت ہو | اور جس دن | اُٹھایا جائے گا | (دوبارہ) زندہ | اور ذکر کیجئے | کتاب میں

جس دن وہ پیدا ہوا اور موت کے دن اور جس دن وہ زندہ ہوکر اٹھے گا اور (اے نبیؐ) کتاب (یعنی قرآن)

مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿١٦﴾ فَاتَّخَذَتْ

مریم کا | جب وہ علیحدہ ہوئی | اپنے گھر والوں سے | ایک مکان میں | مشرق کی طرف | پھر ڈال لیا

میں مریمؑ کا بھی ذکر کیجئے جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہوکر مشرق کی طرف ایک جگہ پر چلی گئی پھر ان سے

مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۪ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا

ان کی طرف | پردہ | پھر بھیجا ہم نے | اس کی طرف | اپنا (ایک) فرشتہ | سو وہ بن گیا | اُس کے سامنے

پردہ کرلیا اس وقت ہم نے ان کی طرف جبرئیلؑ کو بھیجا اور وہ ان کے سامنے مکمل

بَشَرًا سَوِيًّا ﴿١٧﴾ قَالَتْ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ

ایک انسان | ہو بہو | وہ بولی | بیشک میں پناہ مانگتی ہوں | رحمان کی | تجھ سے | اگر تو ہے

آدمی کی شکل میں آ کھڑے ہوئے۔ مریمؑ کہنے لگیں اگر تم پاکباز ہو تو میں تم سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹) فرمایا کہ جو کچھ تم کہتے ہو صحیح ہے لیکن ہمارے لئے سب کچھ آسان ہے چنانچہ ہم نے خود تمہیں پیدا کیا حالانکہ تم بالکل موجود ہی نہ تھے۔

(۱۰) حضرت زکریاؑ نے عرض کی کہ مولیٰ! میرے لئے کوئی نشان مقرر فرما۔ فرمایا تمہارا نشان یہ ہے کہ تم اپنے لوگوں سے تین رات تک صحیح وسالم ہونے کے باوجود بات نہ کرسکو گے۔

(۱۱) پس حضرت زکریاؑ یہ خوشخبری سن کر اپنی عبادت گاہ سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے اور اشارہ سے انہیں صبح وشام اللہ کی تسبیح کرنے کا حکم دیا۔

(۱۲) حضرت یحییٰؑ پیدا ہوئے تو ہم نے انہیں لڑکپن ہی میں سمجھ بوجھ عطا فرما کر تورات کے احکام پر مضبوطی سے عمل کرنے اور کروانے کا حکم دیا۔

(۱۳) اور اللہ نے اپنی جناب سے ان کے دل میں رحمت اور شفقت اور حد درجہ اخلاقی پاکیزگی ڈال دی اور وہ بڑے پرہیزگار تھے۔

(۱۴) اور وہ ظالم اور نافرمان نہ تھے بلکہ اپنے والدین کی خدمت کیا کرتے تھے۔

(۱۵) اور ان پر اللہ کی طرف سے سلامتی ہے ان کی پیدائش وشہادت کے دن اور جب وہ دوبارہ قیامت میں اٹھائے جائیں گے۔

(۱۶) اور اے نبیؐ! کتاب (قرآن) میں حضرت مریمؑ کا ذکر کیجئے۔ جب وہ عبادت کے لئے لوگوں سے علیحدہ ایک مشرقی مکان میں چلی گئیں۔

(۱۷) پھر وہاں لوگوں سے پردہ کرلیا تو ہم نے اپنے ایک فرشتہ (جبرئیل) کو آدمی کی شکل میں ان کے پاس بھیجا۔

افعال: اِتَّخَذَتْ: اختیار کیا' اِتِّخَاذٌ سے ماضی۔ تَمَثَّلَ: وہ متمثل ہوا' اس نے صورت پکڑی' ماضی کا صیغہ۔

اسماء: حَنَانًا: رحمت وشفقت مہربانی۔ بُكْرَةً: دن' اول حصہ' صبح۔ بَرًّا: احسان کرنے والا' نیک سلوک کرنے والا۔ صَبِيًّا: بچہ' لڑکا۔ عَصِيًّا: بڑا نافرمان' بہت بے حکم۔

تَقِيًّا ﴿١٨﴾ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ ۖ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ﴿١٩﴾

پرہیزگار | اس نے کہا بلاشبہ میں تو | بھیجا ہوا ہوں | تیرے رب کا | تا کہ دوں | تجھے | ایک لڑکا | پاکیزہ

انہوں نے کہا میں تمہارے ربّ کا بھیجا ہوا فرشتہ ہوں تا کہ میں تمہیں ایک پاکیزہ لڑکا عطا کروں

قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ﴿٢٠﴾

وہ بولی | کیسے ہوگا | میرے لئے لڑکا حالانکہ | نہیں چھوا مجھے | کسی انسان نے | اور نہ ہوں میں | بدکار

وہ بولی کہ میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا حالانکہ مجھے کسی انسان نے چھوا تک نہیں اور نہ میں بدکار ہوں

قَالَ كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۖ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً

اس نے کہا | یونہی ہوگا | فرمایا | تیرے رب نے | کہ وہ مجھ پر | آسان ہے | اور تا کہ ہم بنائیں اُسے | ایک نشانی

فرمایا اسی طرح ہوگا آپ کے ربّ نے فرمایا ہے کہ یہ کام میرے لئے آسان ہے اور یہ اس لئے کہ ہم اسے

لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَّا ۚ وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا ﴿٢١﴾ فَحَمَلَتْهُ

لوگوں کے لئے | اور رحمت | اپنی طرف سے | اور ہے یہ | ایک بات | طے شدہ | پس اُسے حمل ٹھہر گیا

لوگوں کے لئے نشانی اور (ذریعہٗ) رحمت بنادیں اور یہ بات طے ہوچکی ہے۔ اس پر وہ حاملہ ہوگئیں

فَانْتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿٢٢﴾ فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَىٰ

سو وہ علیحدہ جا بیٹھی | اس کے ساتھ | ایک جگہ | دور | پس لایا اُسے | دردِ زہ | پاس

اور اس کے ساتھ وہ (لوگوں سے) دور ایک جگہ جا بیٹھیں۔ پھر دردِ زہ انہیں کھجور کے تنے کی

جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَٰذَا وَكُنْتُ

ایک کھجور کے تنے کے | بولی | اے کاش! میں | مرگئی ہوتی | اس سے پہلے | اور ہوگئی ہوتی

طرف لے آیا۔ کہنے لگیں کاش! میں اس سے پہلے ہی مرچکی ہوتی اور

نَسْيًا مَنْسِيًّا ﴿٢٣﴾ فَنَادَاهَا مِنْ تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ

بھولی بسری | پس آواز دی اُس کو | اس کے نیچے سے | کہ غم نہ کر | بنادیا ہے

بھولی بسری ہوجاتی۔ پھر نچلی زمین (کی جانب) سے فرشتے نے آواز دی کہ غم نہ کھاؤ تمہارے ربّ نے

رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾ وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ

تیرے رب نے | تیرے نیچے | ایک چشمہ | اور ہلا | اپنی طرف | تنے کو | کھجور کے | وہ گرائے گا

تمہارے (ٹھکانے کے) نیچے کی جانب ایک چشمہ جاری کردیا ہے اور کھجور کے تنے کو پکڑ کے اپنی طرف ہلا دؤ اس سے تم

عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾ فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا ۖ فَإِمَّا

تجھ پر | کھجوریں | تازہ تازہ | پھر کھا | اور پی | اور ٹھنڈی رکھ | آنکھ | پس اگر

پر تازہ کھجوریں گریں گی تو کھاؤ اور پیؤ اور آنکھیں ٹھنڈی کرو پھر اگر

تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ

دیکھے تو | کسی آدمی کو | تو کہہ دے | کہ میں نے تو نذر مانی ہے | رحمان کے لئے

تم کسی آدم کو دیکھو تو کہہ دو کہ میں نے رحمان کے لئے روزے کی

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۸) حضرت مریم ایک اجنبی کو دیکھ کر گھبرائیں اور کہنے لگیں کہ اگر تو پرہیزگار آدمی ہے تو یہاں سے چلا جا تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔

(۱۹) فرشتہ نے کہا کہ میں تو اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں تاکہ تمہیں ایک پاکیزہ لڑکا عطا کروں۔

(۲۰) حضرت مریم بولیں۔ میرا لڑکا کیسے ہوسکتا ہے مجھے تو کبھی کسی آدمی نے چھوا تک بھی نہیں اور نہ ہی میں بدکار رہوں۔

(۲۱) فرشتے نے کہا کہ تمہارے رب نے یونہی کہا ہے کہ ہم بے باپ کے بچہ پیدا کر کے لوگوں کے لئے اسے اپنی قدرت کا ایک نشان اور رحمت کا باعث بنائیں گے اور اس بات کا فیصلہ ہو چکا ہے جو ضرور ہو کر رہے گا۔

(۲۲) پس ان کی قمیص کے گریبان میں فرشتے کے پھونکنے سے وہ خود بخود اللہ کے حکم سے حاملہ ہوگئیں حمل کی علامات دیکھ کر شرم کی وجہ سے بیت المقدس سے آٹھ میل دور بیت اللحم نام ایک مقام میں جا بیٹھیں۔

(۲۳) پھر دردِ زہ سے لاچار ہو کر ایک کھجور کے تنہ کے پاس سہارا لینے کو پہنچیں اور درد و تکلیف کے علاوہ اپنی بدنامی کا خیال کر کے یوں دعا کرنے لگیں کہ کاش! میں اس سے پہلے مر کر فنا ہوگئی ہوتی تو آج یہ دن نہ دیکھتی۔

(۲۴) اس وقت اس درخت کے نیچے سے فرشتے نے آواز دی کہ تم غم نہ کرو۔ تمہارے نیچے کی جانب بطور نشان اللہ نے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔

(۲۵) اور کھجور کے سوکھے ٹنڈ درخت کو ہلاؤ تو تم پر پکی تر و تازہ کھجوریں گریں گی۔

افعال: أَهَبَ: میں بخشوں، میں دے جاؤں، مضارع کا صیغہ۔ أَكُ: میں ہوں، مضارع کا صیغہ۔ أَجَاءَ هَا: اس کو لے کر آیا، ماضی کا صیغہ۔ هُزِّيْ: تو ہلا، امر معروف۔ تُسٰقِطُ: وہ گرائے گی، وہ ڈالے گی، مضارع۔

اسماء: مَقْضِيًّا: فیصل شدہ، مقرر، اسم مفعول۔ تَحْتَكِ: تیرے نیچے۔ جَنِيًّا: تازہ چنا ہوا میوہ۔ رُطَبًا: تازہ خرمہ، تازہ کھجوریں۔ قَصِيًّا: دور، الگ۔ جِذْعِ: تنا، ٹہنا، شاخ۔

صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنْسِيًّا ﴿٢٦﴾ فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا

ایک روزہ کی | پس میں کلام نہیں کروں گی | آج | کسی انسان سے | پھر وہ لے کر آئی | اُسے | اپنی قوم کے پاس

منت مان رکھی ہے اس لئے آج کے دن ہر گز کسی سے بات نہ کروں گی۔ پھر وہ بچے کو گود میں اٹھائے قوم کے

تَحْمِلُهُ قَالُوا يَا مَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾

اُٹھائے ہوئے | وہ بولے | اے مریم! | بیشک | تو نے کیا ہے | کام | بہت برا

پاس آئیں' انہوں نے کہا کہ اے مریمؑ! تم نے بہت بُرا کیا ہے۔

يَا أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا ﴿٢٨﴾

اے ہارون کی بہن! | نہ تھا تیرا باپ | آدمی بُرا | اور نہ تھی | تیری ماں | بدکار

اے ہارون کی بہن! تمہارے باپ کوئی بُرے آدمی نہ تھے اور نہ تمہاری ماں ہی بدکار تھیں۔

فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿٢٩﴾

تو مریم نے اشارہ کیا | اُس کی طرف | وہ بولے | کیسے ہم بات کریں | اُس سے جو ہو گود میں | بچہ

اس پر مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا وہ بولے کہ ہم گود کے بچے سے کس طرح بات کریں۔

قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ﴿٣٠﴾ وَجَعَلَنِي

عیسیٰ نے کہا بلاشبہ میں | بندہ ہوں اللہ کا | دی ہے اس نے مجھے | کتاب | اور بنایا اس نے مجھے | نبی | اور بنایا اس نے مجھے

عیسیٰ نے کہا بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اُس نے مجھے کتاب عطا کی ہے اور نبی بنایا ہے۔ اور جہاں کہیں

مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا

برکت والا | جہاں کہیں | میں رہوں | اور وصیت کی اس نے مجھے | نماز | اور زکوٰۃ کی | جب تک

میں رہوں' مجھے مبارک قرار دیا ہے اور جب تک میں زندہ رہوں مجھے نماز اور زکوٰۃ

دُمْتُ حَيًّا ﴿٣١﴾ وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿٣٢﴾

میں رہوں | زندہ | اور اچھا سلوک کرنیوالا | اپنی والدہ کے ساتھ | اور نہیں بنایا اُس نے مجھے | جابر | بدبخت

کا حکم دیا ہے۔ اور مجھے اپنی ماں کا خدمت گزار بنایا ہے اور مجھے سرکش اور بدبخت نہیں بنایا۔

وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ﴿٣٣﴾

اور سلام ہے | مجھ پر جس دن | میں پیدا ہوا | اور جس دن | میں مروں گا | اور جس دن | اٹھایا جاؤں گا | زندہ کرکے

اور سلامتی ہو مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا' جس دن مروں گا اور جس دن زندہ کرکے اٹھایا جاؤں گا۔

ذَٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ﴿٣٤﴾

یہ ہے | عیسیٰ بن مریم | (یہ ہے) بات | سچی | جس میں وہ | شک کرتے ہیں

یہ ہے عیسیٰ بن مریم یہ وہ سچی بات ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔

مَا كَانَ لِلَّهِ أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ وَلَدٍ سُبْحَانَهُ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا

نہیں ہے مناسب | اللہ کے لئے | کہ وہ بنائے | کوئی بیٹا | وہ پاک ہے | جب وہ فیصلہ کرتا ہے | کسی کام کا

اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ اس کے ہاں کوئی اولاد ہو' وہ پاک ہے جب وہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۶) پھر کھجوریں کھاؤ اور چشمے کا پانی پیو اور لڑکے کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی رکھو اور اگر کوئی انسان سامنے آئے تو اس سے کہہ دو کہ میں نے آج اللہ کے لئے بولنے سے روزہ نذر مان رکھا ہے اس لئے میں کسی سے کلام نہ کروں گی۔

(۲۷) اس کے بعد جب بچہ کو گود میں لئے ہوئے وہ اپنی قوم کے لوگوں کے پاس آئیں تو وہ لوگ حیران ہو کر بولے۔ اے مریم! تو نے غضب کر دیا کہ کنواری ہو کر بچہ جنا۔

(۲۸) اے ہارون کے خاندان کی لڑکی (یا ہارون جیسی پاکیزہ لڑکی) نہ تو تیرا باپ ہی برا آدمی تھا اور نہ تیری ماں ہی بدکار تھی پھر تو نے ایسا برا کام کیوں کیا؟ (ہارون نامی شخص حضرت مریم کے زمانے میں عظمت و عبادت میں شہرت رکھتا تھا یا مراد حضرت موسیٰؑ کے بھائی ہارون کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے جو بنی اسرائیل کے ایک مشہور زم خونبی تھے)۔

(۲۹) حضرت مریمؑ نے بچہ کی طرف اشارہ کیا کہ خود اسی سے پوچھو وہ بولے جو بچہ ابھی ننھا سا گود یا جھولے میں ہے، ہم اس سے کیسے بات کر سکتے ہیں؟

(۳۰) نومولود حضرت عیسیٰؑ خود بخود بول اٹھے کہ بلاشبہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اللہ نے ازل ہی سے مجھے کتاب انجیل دینے اور مجھے تمہاری طرف نبی بنا کر بھیجنے کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(۳۱) اور اس نے مجھے بابرکت بنایا ہے جہاں کہیں میں رہوں اور مجھے تاکید فرما دی ہے کہ میں جب تک زندہ رہوں نماز اور زکوٰۃ ادا کرتا رہوں۔

(۳۲) اور ہمیشہ اپنی والدہ سے نیک سلوک کروں اور مجھے اس نے ظالم اور اپنی رحمت سے محروم نہیں بنایا۔

(۳۳) اور مجھ پر اللہ کی طرف سے سلامتی ہے۔ جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں (قیامت سے کچھ پہلے) مروں گا اور جس دن دوبارہ اٹھایا جاؤں گا۔

(۳۴) یہ ہے حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ کی حقیقت، جس میں یہ لوگ جھگڑا کر رہے ہیں کہ کوئی انہیں خدا کا بیٹا اور کوئی کچھ اور کہہ رہا ہے۔

افعال: اِشْرَبِیْ: تو پی، امر کا صیغہ۔ قَرِّیْ: تو ٹھنڈی کر، امر معروف۔ تَرَیِنَّ: تو دیکھے، مضارع۔ نَذَرْتُ: میں نے منت مانی، نذر مانی، ماضی۔ اُکَلِّمَ: میں بولوں گی، گفتگو کروں گی، مضارع۔ اَتَتْ: وہ آئی، اِتْیَانٌ سے ماضی۔ نُکَلِّمُ: ہم (کیسے) بات کریں، مضارع۔ اَوْصٰنِیْ: اس نے مجھے تاکید کی (نصیحت کے طور پر) ماضی کا صیغہ۔ اَمُوْتُ: میں مروں گا، مضارع کا صیغہ۔ اُبْعَثُ: مجھے اٹھایا جائے گا، بَعْثٌ سے مضارع مجہول۔ وُلِدْتُ: مجھے جنا گیا، میں پیدا ہوا، ماضی مجہول۔

اسماء: اِنْسِیًّا: آدمی۔ اَبُوْكِ: تیرا باپ۔ سَوْءٍ: برا ہونا، مصدر۔

فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿۳۵﴾ وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ

تو بے شک | وہ کہتا ہے | اُس سے | کہ ہوجا | تو وہ ہوجاتا ہے | اور بلاشبہ اللہ (ہی) | میرا ربّ | اور تمہارا ربّ ہے

تو اسے صرف اتنا کہہ دیتا ہے کہ ہوجا، تو وہ ہوجاتا ہے۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ میرا اور تمہارا ربّ ہے

فَاعْبُدُوهُ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿۳۶﴾ فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ

پس اس کی عبادت کرو | یہی ہے | راستہ | سیدھا | پھر اختلاف کیا | جماعتوں نے

پس اس کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔ پھر اہل کتاب کے گروہوں نے ایک دوسرے

مِنْ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِن مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۳۷﴾

آپس میں | پس خرابی ہے | اُن کے لئے | جو کافر ہیں | حاضری سے | ایک بڑے دن کی

سے اختلاف کیا تو ان لوگوں کے لئے افسوس ہے جو (قیامت کے) بڑے دن اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہونے سے انکار کریں

أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَأْتُونَنَا ۖ لَٰكِنِ الظَّالِمُونَ الْيَوْمَ

خوب سنیں گے | اور خوب دیکھیں گے | جس دن | وہ آئیں گے ہمارے پاس | لیکن | وہ ظالم | آج

جس دن وہ ہمارے پاس آئیں گے، کس قدر خوب سننے اور دیکھنے والے ہوں گے لیکن آج کے دن ظالم

فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿۳۸﴾ وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ

کھلی گمراہی میں (ہیں) | اور تو ڈرا انہیں | حسرت کے دن سے | جب فیصلہ کردیا جائے گا

کھلی گمراہی میں پڑے ہیں۔ اور (آپؐ) ان کو حسرت و ندامت کے دن سے ڈرایئے جب ہر ایک بات کا

الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۳۹﴾ إِنَّا نَحْنُ

کام کا | اور وہ ہیں | غفلت میں | اور وہ ایمان نہیں لاتے | بلاشبہ ہم ہی

فیصلہ ہوجائے گا (لیکن) وہ غفلت میں ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔ بیشک ہم ہی

نَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ﴿۴۰﴾ وَاذْكُرْ

وارث ہوں گے | زمین کے | اور ان کے جو | اس پر (موجود) ہیں | اور ہماری طرف | وہ لوٹائے جائیں گے | اور یاد کرو

زمین کے اور اس پر رہنے والوں کے وارث ہیں اور ہماری طرف ہی وہ لوٹائے جائیں گے اور آپؐ

فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ﴿۴۱﴾ إِذْ قَالَ

کتاب میں | ابراہیمؑ کو | بیشک وہ | تھے | سچے | نبی | جب اس نے کہا

کتاب میں ابراہیمؑ کا ذکر کیجئے بیشک وہ نہایت سچے نبی تھے۔ جب انہوں نے اپنے

لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنكَ

اپنے باپ سے | اے میرے ابا! | تم کیوں عبادت کرتے ہو | اس کی جو | نہ سنے | اور نہ دیکھے | اور نہ کام آئے تمہارے

باپ سے کہا کہ ابا! تم ایسی چیزوں کو کیوں پوجتے ہو جو نہ سنتی ہیں اور نہ دیکھتی ہیں اور نہ تمہارے کچھ کام

شَيْئًا ﴿۴۲﴾ يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ

کچھ (بھی) | اے میرے ابا! | بیشک | میرے پاس آیا ہے | وہ علم | جو نہیں آیا تمہارے پاس

آسکتی ہیں۔ اے میرے ابا! بیشک مجھے وہ علم حاصل ہے جو تمہیں حاصل نہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۵) اللہ کی شان کے مناسب نہیں کہ اس کے ہاں اولاد ہو وہ اولاد سے بالکل پاک ہے اس کی شان یہ ہے کہ جب کسی امر کا فیصلہ کر لیتا تو حکم دیتا ہے کہ ''ہو جا'' بس وہ کام فوراً ہو جاتا ہے۔

(۳۶) اور یقین جانو کہ اللہ ہی میرا اور تمہارا سب کا پروردگار ہے پس اسی ایک اللہ کی عبادت کیا کرو۔ یہی سیدھا اور سچا دین ہے۔

(۳۷) پھر اس کے بعد اہل کتاب میں سے یہود و نصاریٰ کی کئی جماعتوں نے توحید میں اختلاف کیا اور بتوں کی عبادت شروع کر دی' سو ایسے کفار کے لئے تباہی اور بربادی ہوگی جب وہ لوگ قیامت کا ہولناک منظر دیکھیں گے۔

(۳۸) جب قیامت کے روز وہ ہمارے سامنے حاضر ہوں گے تو قیامت کے شدید حالات کو کیسی اچھی طرح دیکھتے اور سنتے ہوں گے حالانکہ اس وقت ان کا دیکھنا اور سننا کچھ فائدہ نہ دے گا لیکن آج جبکہ سننا دیکھنا فائدہ دے سکتا ہے وہ ظالم کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۳۹) آپ انہیں قیامت کے حسرت انگیز دن سے ڈرائیں جب اس میں سب امور کا فیصلہ ہو چکے گا اور افسوس کرنے کا کچھ فائدہ نہ ہوگا اور وہ اس وقت غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔

(۴۰) اور یقین رکھو کہ دنیا کی فنا کے بعد ہم ہی زمین اور اس کے اوپر جو چیزیں موجود ہیں ان سب کے وارث ہوں گے اور قیامت کے روز جو ابد ہی کے لئے وہ سب ہماری ہی طرف لوٹ کر آئیں گے۔

(۴۱) اور آپ قرآن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کیجئے۔ بیشک وہ بغیر کسی حیلہ بہانہ کے حق کی تصدیق کرنے والے اللہ کے نبی تھے۔

(۴۲) جب انہوں نے اپنے باپ **آزر** سے کہا کہ تم ان بتوں کی عبادت کیوں کرتے ہو جو نہ تو کچھ سنتے اور دیکھتے ہیں اور نہ ہی تمہارے کچھ کام آ سکتے ہیں۔

افعال: نَرِثُ: ہم تنہا مالک ہیں' مضارع۔

اسماء: مَشْهَدِ: حاضر ہونا' موجود ہونا۔

فَاتَّبِعْنِیْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِیًّا ﴿٤٣﴾ یٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّیْطٰنَ

پس تم پیروی کرو میری | میں تمہیں دکھاؤں گا | راستہ | سیدھا | اے میرے باپ! | عبادت نہ کر | شیطان کی

پس تم میری پیروی کرؤ میں تمہیں سیدھے راستہ پر ڈال دوں گا۔ ابا جی! شیطان کی پوجا نہ کرو

اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِیًّا ﴿٤٤﴾ یٰٓاَبَتِ اِنِّیْٓ

بیشک شیطان | ہے رحمان کا | نافرمان | اے میرے باپ! | بیشک میں

بیشک شیطان رحمان کا نافرمان ہے۔ اے ابا جی! بیشک میں

اَخَافُ اَنْ یَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ

ڈرتا ہوں | کہ | پہنچے گا تجھے | عذاب | رحمٰن کی طرف سے | پھر تو ہوجائے گا

ڈرتا ہوں کہ کہیں رحمان کی طرف سے تم پر عذاب نازل نہ ہوجائے' پھر آپ

لِلشَّیْطٰنِ وَلِیًّا ﴿٤٥﴾ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ یٰٓاِبْرٰهِیْمُ

شیطان کا | دوست | وہ بولا | کیا تو پھرا ہوا ہے؟ | میرے معبودوں سے | اے ابراہیم!

شیطان کے ساتھی ہوجائیں گے۔ اس نے کہا کہ اے ابراہیمؑ! کیا تو ہمارے معبودوں سے بیزار ہے؟

لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِیْ مَلِیًّا ﴿٤٦﴾ قَالَ سَلٰمٌ عَلَیْكَ

اگر تو باز نہ آیا | تو میں سنگسار کردونگا تجھے | اور دور ہوجا میرے پاس سے | ہمیشہ کیلئے | ابراہیمؑ نے فرمایا | سلام ہو تجھ پر

اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے سنگسار کردوں گا اور تُو مجھ سے ہمیشہ کے لئے دور ہوجا۔ ابراہیمؑ نے کہا' تجھ پر سلام!

سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِیْ حَفِیًّا ﴿٤٧﴾ وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا

میں مغفرت مانگوں گا | تیرے لئے | اپنے رب سے | بیشک وہ | ہے مجھ پر | بڑا مہربان | اور میں علیحدہ ہوتا ہوں تم سے | اور ان سے جنہیں

میں تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت طلب کروں گا بیشک وہ مجھ پر بہت مہربان ہے۔ اور میں تم سے اور جن کو تم

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّیْ ۖ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ

تم پکارتے ہو | اللہ کے سوا | اور میں پکارتا ہوں | اپنے رب کو | امید ہے | کہ میں نہ رہوں گا

اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو' ان سے کنارہ کش ہوتا ہوں اور اپنے ربّ کو پکارتا ہوں اُمید ہے کہ اپنے رب کو پکار کر

بِدُعَآءِ رَبِّیْ شَقِیًّا ﴿٤٨﴾ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ

پکار کر اپنے رب کو | محروم | پس جب | چھوڑ دیا اس نے ان کو | اور جنہیں | وہ پوجتے تھے | سوائے

محروم نہیں رہوں گا۔ پس جب اس نے اُن سے' اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کی وہ پوجا کرتے تھے ان معبودوں سے کنارہ کشی

اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِیًّا ﴿٤٩﴾

اللہ کے | تو عطا کیا ہم نے | اس کو اسحٰقؑ | اور یعقوبؑ | اور ہر ایک کو | بنایا ہم نے | نبی

اختیار کرلی تو ہم نے اسے اسحٰقؑ اور یعقوبؑ عطا کئے اور دونوں میں سے ہر ایک کو نبی بنایا۔

وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ

اور ہم نے عطا کیا | انہیں | اپنی رحمت سے | اور کردیا ہم نے | ان کا | ذکر خیر

اور ہم نے ان پر اپنی رحمت فرمائی اور ان کے ذکر خیر کو بلند

(۴۳) ابا جان! میرے پاس اللہ کی طرف سے وہ علم (نبوت) آ چکا ہے جو تمہارے پاس نہیں آیا۔ سو تم میرے کہنے پر چلو میں تمہیں سیدھا راستہ بتاؤں گا۔

(۴۴) ابا جان! شیطان کے بہکانے سے تم بتوں کی عبادت نہ کرو کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کا نافرمان ہے۔

(۴۵) ابا جان! مجھے سخت اندیشہ ہے کہ تمہیں اس بت پرستی کے نتیجے میں اللہ کی طرف سے سخت عذاب ہوگا اور تم شیطان کے دوست بن جاؤ گے۔

(۴۶) ان کے باپ **آزر** نے جواب دیا کہ اے ابراہیمؑ! کیا تو نے میرے معبودوں کی عبادت چھوڑ دی ہے؟ اگر تو اس بات سے باز نہ آئے گا تو میں تجھے ضرور سنگسار کر دوں گا۔ پس تو میری آنکھوں سے ہمیشہ کے لئے دور ہو جا۔

(۴۷) حضرت ابراہیمؑ نے باپ سے کہا۔ پھر تو میرا اسلام جدائی ہے میں تمہارے لئے اللہ سے مغفرت کی دعا کروں گا کہ وہ تمہیں ہدایت کر دے اور ایمان کی توفیق بخش کر نجات نصیب کرے۔ کیونکہ اللہ مجھ پر بڑا مہربان ہے۔

(۴۸) اور میں تم کو اور تمہارے جھوٹے معبودوں کو چھوڑ کر جا رہا ہوں اور صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ میری دعا اللہ کی جناب میں ضرور مقبول ہوگی۔

(۴۹) پھر جب ابراہیمؑ نے اپنے رشتہ دار اور ان کے معبودوں کو چھوڑ کر شام کی طرف ہجرت فرمائی تو اللہ نے انہیں اسحاقؑ (بیٹا) اور یعقوبؑ (پوتا) عطا فرمائے اور ان میں سے ہر ایک کو نبی بنایا۔

افعال: اَرْجُمَنَّكَ: میں تجھے سنگسار کروں گا' مضارع۔ اَعْتَزِلُكُمْ: میں تم کو چھوڑتا ہوں' مضارع۔ اُهْجُرْنِیْ: تو میرے پاس سے دور ہو جاؤ' (واحد متکلم)۔

اسماء: مَلِيًّا: زمانہ دراز' اسم منصوب۔ رَاغِبٌ: رغبت کرنے والا' بے رغبتی کرنے والا۔

عَلِيًّا ﴿٥٠﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰىٓ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا
بہت بلند | اور ذکر کیجئے | کتاب میں | موسیٰ کا | بیشک وہ | تھا | خاص بندہ
کر دیا اور آپ کتاب میں موسیٰ کا ذکر (بھی) کیجئے بیشک وہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے

وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿٥١﴾ وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ
اور تھا | ایک رسول | نبی | اور ہم نے پکارا اسے | طور کی دائیں جانب سے
اور رسول و نبی تھے۔ اور ہم نے انہیں کوہِ طور کی دائیں جانب سے آواز دی

وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿٥٢﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ
اور اسے نزدیک کر لیا | راز بتانے کو | اور عطا کیا ہم نے | اسے | اپنی رحمت سے | اس کا بھائی
اور رازداری کی باتیں کرنے کے لئے نزدیک بلایا۔ اور ہم نے اپنی رحمت سے ان کو ان کا بھائی ہارون

هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿٥٣﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ
ہارون | نبی (بنا کر) | اور ذکر کیجئے | کتاب میں | اسمٰعیل کا | بیشک وہ | تھا | سچا
نبی (بنا کر) عطا کیا۔ اور آپ کتاب میں اسماعیلؑ کا ذکر کیجئے وہ بلاشبہ وعدے کے سچے

الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿٥٤﴾ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ
وعدے کا | اور تھا | ایک رسول | نبی | اور حکم کرتا تھا | اپنے گھر والوں کو | نماز
تھے اور رسول اور نبی بھی تھے۔ اور اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم

وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿٥٥﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ
اور زکوٰۃ کا | اور تھا | اپنے رب کے ہاں | پسندیدہ | اور یاد کرو | کتاب میں
کرتے رہتے تھے اور اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ تھے۔ اور آپ کتاب میں ادریس کا ذکر

اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٥٦﴾ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿٥٧﴾
ادریس کو | بیشک وہ | تھا | سچا | نبی | اور اٹھا لیا ہم نے اسے | اونچے مکان پر
کیجئے وہ بیشک سچے نبی تھے۔ اور ہم نے انہیں بلند مقام پر پہنچایا

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ
یہی لوگ ہیں کہ | انعام کیا اللہ نے | ان پر | نبیوں میں سے | اولاد
یہ وہ نبی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں میں سے انعام کیا (یعنی) اولادِ آدم

اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ
آدم میں سے | اور ان سے جنہیں | سوار کیا ہم نے | نوحؑ کے ساتھ | اور اولاد میں سے | ابراہیم
میں سے اور ان میں سے جنہیں ہم نے نوحؑ کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا اور ابراہیمؑ اور یعقوب

وَاِسْرَآءِيْلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ
اور یعقوب کی | اور ان سے جنہیں | ہم نے ہدایت دی | اور ہم نے چنا | جب پڑھی جاتی ہیں | ان پر | آیتیں
کی اولاد میں سے اور ان میں سے جنہیں ہم نے ہدایت دی اور چن لیا جب ان کے سامنے اللہ رحمان کی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۰) اوران سب کو اپنی رحمت سے نوازا اور دنیا میں ان کی نیک نامی اور ذکر خیر باقی رکھا۔

(۵۱) اور آپ قرآن میں حضرت موسیٰؑ کا ذکر کیجئے بلاشک وہ اللہ کے برگزیدہ اور ایسے نبی تھے جس کو کتاب (توراة) دی گئی تھی۔

(۵۲) اور جب وہ **مدین** میں حضرت شعیبؑ کے پاس دس سال رہ کر مصر کو واپس جاتے ہوئے آگ کی تلاش میں کوہِ طُور پر چڑھے تو ہم نے انہیں طور کی دائیں طرف سے پکارا اور ان سے باتیں کر کے انہیں اپنے قریب کرلیا۔

(۵۳) اوران کی درخواست پر تبلیغ دین میں امداد کے لئے ان کے بڑے بھائی حضرت ہارونؑ کو نبی بنایا۔

(۵۴) اور کتابِ الٰہی قرآن میں حضرت اسمٰعیلؑ کا ذکر کیجئے وہ بلاشبہ وعدے کے سچے اور اللہ کے نبی ورسول تھے۔

(۵۵) اور اپنے اہل وعیال کو نماز اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا کرتے تھے اور اپنے رب کی بارگاہ میں بڑے مقبول تھے۔

(۵۶) اور قرآن (حضرت نوح کے جدامجد) میں حضرت ادریسؑ کا ذکر کیجئے وہ بھی حق کی تصدیق کرنے والے نبی تھے۔

(۵۷) اور ہم نے قرب ونبوت میں انہیں بہت بڑا درجہ دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ آسمان پر اٹھالیا تھا۔ جیسا کہ حدیث میں حضرت انس بن مالک سے مروی ہے۔

الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ﴿٥٨﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ

رحمٰن کی | وہ گر پڑتے | سجدہ کرتے ہوئے | اور روتے ہوئے | پھر جانشین ہوئے | ان کے بعد | نااہل

احکام پڑھے جاتے تو وہ سجدہ میں گرجاتے اور روتے تھے۔ پھر ان کے بعد بعض نااہل جانشین ہوئے

اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿٥٩﴾

جنہوں نے ضائع کردی | نماز | اور پیچھے پڑ گئے | خواہشوں کے | پس عنقریب | انہیں ملے گی | گمراہی (کی سزا)

جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور خواہشات کے پیچھے پڑ گئے سو بہت جلد وہ گمراہی کی سزا پائیں گے

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ

مگر جس نے | توبہ کی | اور ایمان لے آیا | اور عمل کئے | نیک | پس یہی لوگ | داخل ہوں گے

سوائے اس شخص کے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے یہ لوگ جنت میں داخل

الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ﴿٦٠﴾ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨالَّتِيْ وَعَدَ

جنت میں | اور ظلم نہ ہوگا ان پر | کچھ (بھی) | باغوں میں | ہمیشہ رہنے کے | وہ جن کا | وعدہ کیا ہے

ہوں گے اور ان پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔ ہمیشہ کے لئے ایسے باغوں میں، جن کا وعدہ رحمان نے

الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿٦١﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ

رحمٰن نے | اپنے بندوں سے | غائبانہ | بلاشبہ | ہے اس کا وعدہ | آنے والا | وہ نہ سنیں گے

اپنے بندوں سے غائبانہ کررکھا ہے، بیشک اس کا وعدہ (ان کے سامنے) آ کر رہے گا۔ وہاں کوئی فضول

فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ۭ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿٦٢﴾

اس میں | فضول بات | سوائے | سلام کے | اور ان کے لئے | ان کا رزق ہے | اس میں | صبح | اور شام

بات نہ سنیں گے بلکہ سلام (ہی ہوں گے) اور ان کو وہاں ان کی روزی صبح و شام ملتی رہے گی۔

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾

یہ | وہ جنت ہے | جس کا | ہم وارث بنائیں گے | اپنے بندوں میں سے | جو | پرہیزگار ہو

یہ وہ جنت ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اس شخص کو بناتے ہیں، جو پرہیزگار ہو۔

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا

اور ہم نہیں نازل ہوتے | مگر حکم سے | آپ کے رب کے | اُسی کا ہے | جو کچھ ہمارے سامنے ہے | اور جو کچھ | ہمارے پیچھے ہے

اور (فرشتوں نے کہا) ہم اپنے رب کے حکم کے بغیر نہیں اُترتے، اُسی کا ہے جو ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے

وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٤﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

اور جو کچھ | اس کے درمیان ہے | اور نہیں ہے | آپ کا رب | بھولنے والا | رب ہے | آسمانوں

اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور آپ کا رب بھولنے والا نہیں۔ وہ رب ہے آسمانوں

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ۭ هَلْ تَعْلَمُ

اور زمین کا | اور جو کچھ ان کے درمیان ہے | پس عبادت کیجئے اس کی | اور ثابت قدم رہو | اس کی عبادت کیلئے | کیا آپ جانتے ہیں

اور زمین کا اور جو ان کے درمیان ہے پس اسی کی عبادت کر، اور اسی کی عبادت پر ثابت قدم رہ۔ کیا تو

آیت نمبر آسان تفسیر

(٥٨) اور جن انبیاء علیہم السلام کا اوپر بیان ہوا ہے یہی لوگ ہیں۔ جن پر اللہ نے انعام فرمایا یہ سب آدمؑ کی نسل سے ہیں اور بعض ان لوگوں کی اولاد ہیں جو حضرت نوحؑ کے ساتھ کشتی پر سوار تھے اور بعض حضرت ابراہیمؑ اور یعقوب کی اولاد ہیں جنہیں ہم نے راہ حق کی ہدایت کی اور اپنا برگزیدہ بنایا ان کی امتیازی شان یہ ہے کہ جب ان کے سامنے اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو وہ لوگ اللہ کے خوف سے روتے ہوئے سجدہ میں گر پڑتے تھے۔

(٥٩) پس ان کے بعد ان کی اولاد نالائق پیدا ہوئی۔ جنہوں نے نماز چھوڑ دی اور نفس کی خواہش کے پیچھے لگ گئے سو وہ قیامت کے روز دیکھ لیں گے کہ ان کی گمراہی کا نتیجہ کیسا خراب ہے۔

(٦٠) ہاں ان میں سے جس نے توبہ کی اور خلوص دل سے اللہ و رسول پر ایمان لا کر نیک عمل کئے بس یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان سے بے انصافی نہیں کی جائے گی اور ان کو ان کا پورا حق دیا جائے گا۔

(٦١) اور ہمیشہ کی جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے جن کے دینے کا اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں سے غائبانہ وعدہ فرمایا ہے بلاشک اس کا وعدہ سچا ہے ضرور پورا ہو کر رہے گا۔

(٦٢) وہ نیک لوگ بہشت میں کوئی فضول کلام نہ سنیں گے ہاں ان کے آپس میں بھی اور فرشتوں کی طرف سے بھی صرف سلام سلام آواز بلند ہوگی اور وہاں پر انہیں صبح و شام جنت کی روزی ملے گی۔

(٦٣) یہ جنت وہ رحمت کا مقام ہے کہ قیامت کے دن اللہ اپنے پرہیزگار بندوں کو اس کا وارث قرار دے گا۔

(٦۴) ایک دفعہ کئی روز تک حضرت جبرئیلؑ وحی لے کر حضورؐ کے پاس نہ آئے۔ کفار نے طعنہ دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے رب نے بھلا دیا آپ نے حضرت جبرئیل سے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ زیادہ آیا کرو۔ اللہ نے حضرت جبرئیل کو جواب سکھایا کہ یوں کہو ہم (فرشتے) اللہ کے حکم کے بغیر نازل نہیں ہو سکتے اور زمین و آسمان جو کچھ ہمارے آگے اور پیچھے ہے اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے۔ سب اللہ کا ہے۔ وہ سب کے احوال اچھی طرح جانتا ہے۔ اور آپؐ کا رب بھولنے والا نہیں کہ آپ پر وحی بھیجنا بھول جائے۔

افعال: اِجْتَبَيْنَا: ہم نے پسند کیا' ماضی کا صیغہ۔ اَضَاعُوْا: کھو بیٹھے' انہوں نے ضائع کر دیا' ماضی کا صیغہ۔

اسماء: بُكِيًّا: روتے ہوئے۔ غَيًّا: گمراہی' بدراہی' اسم فعل۔ مَاْتِيًّا: آنے والا ضرور آ کر رہے گا۔ نَسِيًّا: بھولنے والا' چھوڑنے والا۔

لَهٗ سَمِيًّا ﴿٦٥﴾ وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ

اس کا | کوئی ہم نام | اور کہتا ہے | انسان | کہ کیا جب میں مرجاؤں گا | تو پھر میں نکالا جاؤں گا

اس کا کوئی ہم نام جانتا ہے۔ اور (کافر) انسان کہتا ہے کہ کیا جب میں مرجاؤں گا تو پھر زندہ

حَيًّا ﴿٦٦﴾ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ

زندہ کرکے؟ | کیا یاد نہیں کرتا | انسان | کہ ہم نے اس کو پیدا کیا | اس سے پہلے | اور وہ نہیں تھا

کیا جاؤں گا؟ کیا انسان کو یاد نہیں کہ اس سے پہلے ہم نے اس کو پیدا کیا حالانکہ وہ

شَيْـًٔا ﴿٦٧﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ

کچھ (بھی) | پس قسم ہے آپ کے رب کی | ہم ضرور جمع کریں گے ان کو | اور شیطانوں کو | پھر ہم حاضر کریں گے ان کو

کچھ چیز نہ تھا۔ آپ کے ربّ کی قسم! ہم ان کو اور شیطانوں کو ضرور اکٹھا کریں گے پھر ہم ان کو (یوں)

حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ

اردگرد | دوزخ کے | گھٹنوں کے بل | پھر ہم ضرور کھینچ نکالیں گے | ہر جماعت میں سے | جو ان میں سے

حاضر کریں گے کہ جہنم کے اردگرد گھٹنوں کے بل گرے ہوں گے، پھر ہر گروہ میں سے اس گروہ کو جدا کریں گے

اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ

بہت زیادہ | رحمٰن سے | سرکشی کرنے والا تھا | پھر ہم ہی | خوب جانتے ہیں | ان کو جو لوگ

جو ان میں رحمان سے بہت زیادہ سرکشی کرنے والا تھا۔ پھر ہم ان کو بھی خوب جانتے ہیں جو اس میں

اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ

زیادہ مستحق ہیں اس میں | داخل ہونے کے | اور نہیں | تم میں سے کوئی | مگر وہ گزرے گا (دوزخ پر سے) | (یہ) ہے | تمہارے رب پر

داخل ہونے کے زیادہ مستحق ہیں۔ اور تم میں سے کوئی نہیں جس کا اس پر گزر نہ ہو، اس بات کا آپ کے رب

حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا

لازم | مقرر کیا ہوا | پھر ہم نجات دیں گے | ان کو جو | پرہیز گار ہیں | اور چھوڑ دیں گے ظالموں کو | اس میں

نے حتمی طور پر فیصلہ کردیا ہے پھر ہم ان لوگوں کو نجات دیں گے جو پرہیزگار ہیں اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل

جِثِيًّا ﴿٧٢﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

گھٹنوں کے بل گرے ہوئے | اور جب پڑھی جاتی ہیں | ان پر | ہماری آیتیں | واضح | تو کہتے ہیں | وہ لوگ | جو کافر ہیں

پڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔ اور جب ان لوگوں کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو جو کافر ہیں وہ

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَىُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾

ان سے | جو ایماندار ہیں | کہ کونسا فریق دونوں میں سے | بہتر ہے | مقام (کے لحاظ) سے | اور بہتر ہے | مجلس (کے اعتبار) سے

مؤمنوں سے کہتے ہیں کہ دونوں فریقوں میں سے مکان کس کے اچھے اور مجلسیں کس کی بہتر ہیں

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ﴿٧٤﴾

اور کتنی ہی | ہم نے ہلاک کردیں | ان سے پہلے | قومیں | جو ان سے اچھی تھیں | ساز و سامان | اور ظاہر ہیں کہیں اچھے تھے

اور ہم نے ان سے پہلے بہت سی امتیں ہلاک کردیں جو (ان سے) ساز و سامان اور ظاہری شکل و صورت میں

آیت نمبر

(۶۵) وہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان موجود ہے۔ سب کا رب ہے وہی عبادت کے لائق ہے اس کی عبادت کی راہ میں جو مصیبت بھی اٹھانی پڑے اس کو برداشت کیا جائے کیونکہ کائنات میں کوئی اس کا ہمسر نہیں۔

(۶۶) قدرت الٰہی کا منکر انسان مرنے کے بعد قبر سے دوبارہ زندہ کر کے نکالے جانے پر تعجب کرتا ہے۔

(۶۷) کیا اس کو اپنی پیدائش کا حال یاد نہیں رہا۔ کہ ہم نے اس کو اس وقت پیدا کر دیا جب وہ تھا ہی نہیں۔

(۶۸) پس ہمیں اپنی ذات کی قسم ہے کہ ہم ان منکرین اور ان کے بہکانے والے شیطانوں کو قیامت کے روز ضرور جمع کریں گے اور پھر ان سب کو گھٹنوں کے بل دوزخ کے گرد لا حاضر کریں گے۔

(۶۹) پھر ہر ایک امت میں جو لوگ زیادہ سرکش اور نافرمان تھے ہم ان کو پہلے باہر کھینچ نکالیں گے۔

(۷۰) پھر جو دوزخ میں داخل ہونے کے زیادہ لائق ہیں انہیں ہم ہی خوب جانتے ہیں۔

(۷۱) اور تم میں سے ہر ایک انسان کو ضرور دوزخ پر سے گزرنا ہوگا کیونکہ پل صراط دوزخ پر قائم کی جائے گی یہ امر اللہ کے ہاں قطعی طور پر فیصلہ شدہ ہے۔

(۷۲) پھر جو لوگ پرہیزگار رہوں گے انہیں نجات دی جائے گی۔ اور ظالم مجرموں کو دوزخ میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا چھوڑ دیا جائے گا۔

(۷۳) اور جب ان کفار کو قرآن پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ جیسے دنیا میں مسلمانوں کے نسبت ہمارے مکانات بہترین اور مجلسیں معزز و پر رونق ہیں ایسے ہی آخرت میں بھی ہم ہی کامیاب رہیں گے۔

(۷۴) حالانکہ ہم ان سے پہلے کتنی ہی قومیں ہلاک کر چکے ہیں جو دنیاوی ساز و سامان اور ظاہری شان و شوکت میں ان کفار سے کہیں بڑھ چڑھ کر تھیں' ان کی تو حقیقت ہی کیا ہے۔

افعال: اُخْرَجُ: میں نکالا جاؤں گا' مضارع مجہول۔ نَحْشُرَنَّهُمْ: ہم ان کو اٹھائیں گے' جمع کریں گے۔ نُحْضِرَنَّهُمْ: ہم ان کو حاضر کریں گے' سامنے بلائیں گے' مضارع۔

اسماء: حَوْلَ: گرد' حوالی' مصدر۔ جِثِيًّا: زانو پر گرے ہوئے' اوندھے گرے ہوئے' جَاثٍ کی جمع۔ شِيْعَةٍ: فرقہ' گروہ۔ وَارِدُ: سامنے پہنچ جانے والا یا اترنے والا' یہاں سے گزرنا ہوگا۔ حَتْمًا: ضرور' لازم' مقدر' طے شدہ فیصلہ الٰہی کا نام حَتْم ہے۔ نَدِيًّا: وہ محفل جہاں لوگ بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔ رِءْيًا: نمود' منظر۔

قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلَٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَٰنُ مَدًّا ۚ

کہہ دیجئے | جو شخص ہو | گمراہی میں | تو مہلت دے رہا ہے | اس کو اللہ | ایک مدت تک

کہہ دو کہ جو شخص گمراہی میں پڑا ہوا ہے اللہ تعالیٰ اس کو خوب مہلت دیئے جاتا ہے۔

حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ

یہاں تک کہ | جب وہ دیکھ لیں گے | وہ جس کا | ان سے وعدہ کیا جاتا ہے | یا تو | عذاب | یا قیامت

یہاں تک کہ جب اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے (یعنی) یا عذاب کو اور یا قیامت کو تو انہیں

فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضْعَفُ جُندًا ﴿٧٥﴾

تو انہیں معلوم ہو جائے گا | کہ کون ہے وہ | جو زیادہ خراب ہے | مکان کے لحاظ سے | اور زیادہ کمزور ہے | لشکر کے لحاظ سے

معلوم ہو جائے گا کہ کون بری حالت میں ہے اور کس کا لشکر کمزور ہے۔

وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى ۗ وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ

اور بڑھاتا ہے اللہ | جن لوگوں نے | ہدایت حاصل کی | ہدایت میں | اور باقی رہنے والی | نیکیاں

اور جن لوگوں نے ہدایت حاصل کی اللہ تعالیٰ انہیں اور زیادہ ہدایت دیتا ہے اور نیکیاں جو باقی رہنے والی

خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿٧٦﴾ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي

بہتر ہیں | تمہارے رب کے نزدیک | ثواب (کے اعتبار) سے | اور بہتر ہیں | انجام (کے اعتبار) سے | پس کیا آپ نے دیکھا | وہ جس نے

ہیں وہ آپ کے رب کے نزدیک ثواب اور انجام کے اعتبار سے بہتر ہیں کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے

كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ﴿٧٧﴾ أَطَّلَعَ الْغَيْبَ

انکار کیا | ہماری آیتوں کا | اور اس نے کہا | کہ مجھے ضرور دیا جائے گا | مال | اور اولاد | کیا وہ جھانک کر دیکھ آیا ہے غیب کو

جس نے ہمارے احکام کا انکار کیا اور کہنے لگا کہ مجھے (آخرت میں بھی) مال اور اولاد دی جائے گی۔ کیا اسے غیب کی خبر معلوم

أَمِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ﴿٧٨﴾ كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ

یا اس نے لے رکھا ہے | رحمٰن کے ہاں | کوئی عہد | ہرگز نہیں | اب ہم لکھ لیں گے | جو وہ کہتا ہے | اور ہم بڑھا دینگے

ہوگئی ہے یا اس نے رحمٰن سے کوئی عہد لے لیا ہے۔ ہرگز نہیں' جو کچھ وہ کہتا ہے ہم اُسے لکھ لیتے ہیں اور

لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٧٩﴾ وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ﴿٨٠﴾

اُس کیلئے | عذاب | لمبا | اور ہم وارث ہوں گے | جو وہ کہتا ہے | اور وہ ہمارے پاس آئے گا | اکیلا

اس کے لئے عذاب بڑھاتے چلے جائیں گے اور جو چیزیں یہ بتاتا ہے ان کے وارث ہم ہوں گے اور یہ اکیلا ہمارے سامنے آئے گا

وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ﴿٨١﴾ كَلَّا ۚ سَيَكْفُرُونَ

اور انہوں نے بنالئے ہیں | اللہ کے سوا | کئی معبود | تا کہ وہ ہوں | ان کیلئے | باعث عزت | ہرگز نہیں | عنقریب وہ انکار کریں گے

اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اور معبود بنالئے ہیں تا کہ وہ ان کے لئے عزت کا باعث ہوں۔ ہرگز نہیں وہ جلد ہی ان کی

بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا

اُن کی بندگی سے | اور ہو جائیں گے | ان کے | مخالف | کیا آپ نے نہیں دیکھا؟ | کہ بیشک ہم نے بھیجے ہیں

عبادت سے انکار کریں گے اور ان کے مخالف ہو جائیں گے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ ہم نے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۵) ان سے کہہ دیجئے کہ جو شخص گمراہی میں ہے اللہ تعالیٰ ایسے گمراہ کو ایک مقررہ وقت تک دنیا میں مہلت دیتا ہے اور قیامت میں تو یہ دیکھ ہی لیں گے کہ کس کا مکان نہایت خراب اور کس کا گروہ کمزور ہے۔

(۷۶) اور جو لوگ دنیا میں راہ راست پر چل رہے ہیں اللہ ان کو اور زیادہ ہدایت دیتا ہے۔ اور صدقات جاریہ اللہ کے ہاں ثواب اور انجام کار کے لحاظ سے بہتر ہیں۔

(۷۷) حضرت خباب بن ارتؓ صحابی نے عاص بن وائل کافر سے اپنا قرضہ مانگا تو اس نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرو تو قرضہ ملے گا انہوں نے کہا کہ اگر تو مر کر بھی زندہ رہے تب بھی میں کفر نہ کروں عاص نے کہا جب مر کر میں جیوں گا اور مجھے مال و دولت ملے گی اس وقت تمہارا قرضہ بھی دے دوں گا اس پر یہ آیت اتری کہ اس کافر کو آپ جانتے ہیں جو باوجود ہماری آیتوں کے انکار کرنے کے آخرت میں مال و دولت ملنے کا دعویٰ کرتا ہے حالانکہ یہ ناممکن ہے۔

(۷۸) کیا آخرت کا حال جو غیب ہے وہ جھانک کر دیکھ آیا ہے یا اس نے اللہ سے اس بات کا وعدہ لے رکھا ہے کہ اسے کفر کے باوجود آخرت کی نعمتیں مل جائیں گی۔

(۷۹) یہ ہرگز نہیں ہوسکتا جو فضول باتیں وہ کر رہا ہے ہم اسے لکھ لیں گے اور اس کی سزا بڑھاتے چلے جائیں گے۔

(۸۰) اور جس مال و اولاد پر وہ اب فخر کر رہا ہے اس کے مرنے کے بعد ہم اس کے وارث ہوں گے اور قیامت میں جواب دہی کے لئے ہمارے پاس اکیلا حاضر ہوگا اور اسے اپنے جرموں کی سزا ملے گی۔

(۸۱) ان مشرکین نے اللہ کے سوا اور معبود ٹھہرا رکھے ہیں تاکہ وہ ان کی مدد کریں۔

(۸۲) مگر ایسا نہیں ہوسکتا۔ بہت جلد قیامت کے دن وہ جھوٹے معبود ان کی عبادت سے انکار کردیں گے اور ان کے سخت مخالف ہوجائیں گے۔

افعال: اُوْتَیَنَّ: مجھے ضرور دیا جائے گا، ملے گا، مضارع مجہول۔ اَطَّلَعَ: اس نے جھانکا، مطلع، واحد ماضی کا صیغہ۔

اسماء: مَدًّا: کھینچنا، پھیلانا، بچھانا، وسیع کرنا۔ ضِدًّا: مخالف۔

الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ﴿۸۳﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ

شیطان | کافروں پر | وہ اکساتے ہیں انہیں | خوب اکسانا | سو تُو جلدی نہ کر | ان پر

کافروں پر شیطانوں کو چھوڑ رکھا ہے وہ انہیں خوب اُکساتے رہتے ہیں۔ سو آپ اُن کے معاملہ میں جلدی نہ کریں۔

اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿۸۴﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ

ہم گن رہے ہیں | ان کیلئے | گنتی | جس دن | ہم جمع کریں گے | پرہیزگاروں کو | سامنے رحمٰن کے

ہم تو ان کے لئے (دن) گن رہے ہیں۔ جس دن ہم پرہیزگاروں کو رحمٰن کے پاس مہمان بنا کر جمع

وَفْدًا ﴿۸۵﴾ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸٦﴾ لَا يَمْلِكُوْنَ

مہمان بنا کر | اور ہانکیں گے | گنہگاروں کو | دوزخ کی طرف | پیاسے | وہ اختیار نہیں رکھتے

کریں گے اور گنہگاروں کو جہنم کی طرف پیاسا ہانک کر لے جائیں گے۔ یہ لوگ سفارش

الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۸۷﴾ وَقَالُوا

شفاعت کا | سوائے اس کے | جس نے لیا ہو | رحمٰن سے | اقرار | اور وہ کہتے ہیں

نہ کر سکیں گے ہاں مگر جس نے رحمان سے اجازت لی ہوگی۔ اور وہ کہتے ہیں

اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿۸۸﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا ﴿۸۹﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ

بنالیا ہے | رحمٰن نے | بیٹا | تم تو لائے ہو | ایک بات (زبان پر) بُری | قریب ہے کہ آسمان

کہ رحمٰن نے بیٹا بنالیا ہے۔ اے لوگو! تم بڑی بھاری بات بنا لائے ہو۔ جس کی وجہ سے ممکن ہے

يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿۹۰﴾

پھٹ پڑیں | اس سے | اور شق ہوجائے | زمین | اور گر پڑیں | پہاڑ | ریزہ ریزہ ہوکر

کہ آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہوجائے اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیں۔ اس لئے

اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿۹۱﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿۹۲﴾

کہ انہوں نے دعویٰ کیا | رحمٰن کیلئے | اولاد کا | اور نہیں لائق | رحمٰن کیلئے | کہ بنائے | (کسی کو) بیٹا

کہ انہوں نے رحمان کے لئے بیٹا قرار دیا ہے حالانکہ رحمان کے لئے مناسب نہیں کہ کسی کو بیٹا بنائے۔

اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿۹۳﴾

سب (مخلوق) | جو ہے | آسمانوں | اور زمین میں | مگر وہ آئے گی | رحمٰن کے پاس | بندہ کی حیثیت سے

جو کوئی آسمانوں میں ہے اور جو زمین پر ہے سب اللہ تعالیٰ کے حضور بندے بن کر آئیں گے

لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿۹۴﴾ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اس نے ان کو گھیر لیا ہے | اور ان کا شمار کرلیا ہے | گن کر | اور ان میں سے ہر ایک | آئے گا اس کے سامنے | قیامت کے دن

اللہ تعالیٰ نے سب کا احاطہ کر رکھا ہے اور گن کر ان کا شمار کرلیا ہے اور ہر ایک قیامت کے دن اس کے سامنے اکیلا

فَرْدًا ﴿۹۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ

اکیلا | بیشک جو لوگ | ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کیے | نیک | عنقریب پیدا کردے گا

حاضر ہوگا۔ بیشک جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک کام کرتے رہے رحمان

آیت نمبر — آسان تفسیر

(٨٣) آپؐ کو تو معلوم ہے کہ ہم نے شیطانوں کو دنیا میں اسی لئے چھوڑ رکھا ہے کہ وہ کفار کو کفر اور شرک کی طرف راغب کرتے رہیں۔

(٨۴) پس آپؐ ان کے لئے عذاب کی جلدی نہ کیجئے گنتی کے چند روز ہم نے انہیں مہلت دے رکھی ہے ان کا ایک ایک سانس اور ایک ایک حرکت ہم گن رہے ہیں قیامت کے روز سب کو پوری پوری سزا دی جائے گی۔

(٨۵) جس دن ہم پرہیزگاروں کو اپنے یہاں جنت میں مہمانوں کے طور پر عزت سے جمع کریں گے۔

(٨٦) اور ان مجرموں کو دوزخ کی طرف پیاسے اونٹوں کی طرح بھگا بھگا کر لے جائیں گے۔

(٨٧) قیامت کے روز وہی انبیاء اور نیک لوگ کسی کی سفارش کر سکیں گے جن سے اللہ نے سفارش کا وعدہ فرمایا ہے۔

(٨٨) کفار کہتے ہیں خدائے رحمٰن کی اولاد ہے۔

(٨٩) اے مشرکو! تم یہ بہت ہی بری بات کہہ رہے ہو۔

(٩٠) (اتنی بری بات) جس سے اندیشہ ہے کہ ابھی آسمان پھٹ جائے اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔

(٩١) کہ تم خدائے رحمان کے لئے اولاد کا دعویٰ کر رہے ہو۔

(٩٢) حالانکہ خدائے رحمان کی شان کے خلاف ہے کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے۔

(٩٣) جو مخلوقات آسمانوں اور زمین میں موجود ہیں وہ سب قیامت کے روز خدائے رحمان کے حضور میں غلام ہو کر حاضر ہوں گی۔

(٩۴) سب اس کے قدرت کے احاطہ میں ہیں سب کو اس نے گن رکھا ہے وہ اس کی پوچھ گچھ سے بچ نہیں سکتے۔

(٩۵) اور ان میں سے ہر ایک قیامت کے روز دربارِ الٰہی میں جوابدہی کے لئے تنِ تنہا حاضر ہوگا اور مال و اولاد اور فرضی معبود کچھ کام نہ آئیں گے۔

افعال: تَؤُزُّهُمۡ: وہ (شیطانوں کی ٹولی) ان کو ابھارتی ہے' بدکاتی ہے' مضارع۔ تَعۡجَلۡ: تو جلدی کرے' مضارع کا صیغہ۔ تَنۡشَقُّ: وہ پھٹ جائے' شق ہو جائے' ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے' مصارع۔ تَكَادُ: قریب ہ' نزدیک ہے' مضارع۔ تَخِرُّ: (پہاڑ) گر پڑے' مضارع کا صیغہ۔ يَتَفَطَّرۡنَ: پھٹ جائیں' ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں' مضارع۔ عَدَّهُمۡ: اس نے ان کو گن رکھا ہے' ماضی کا صیغہ۔ اَحۡصٰىهُمۡ: ان کو گن رکھا ہے' گھیر لیا ہے۔

اسماء: اَزًّا: ابھارنا' مصدر۔ وَفۡدًا: مہمانی۔ وِرۡدًا: پیاسے۔ هَدًّا: منہدم' ڈھیا ہوا۔ اِدًّا: بھاری بوجھ' بری' ایسے نامناسب کام جس سے شور مچ جائے۔ اٰتِى: آنے والا' آتا ہے' اِتۡيَانٌ سے اسم فاعل۔ اٰتِيۡهِ: اس کے پاس آنے والا۔

لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ

ان کے لئے | رحمٰن | محبت | پس یقیناً | ہم نے اسے آسان کردیا ہے | آپ کی زبان پر

ان کے لئے محبت پیدا کردے گا۔ تو ہم نے قرآن کو آپؐ کی زبان میں اس لئے آسان کردیا ہے کہ

لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾

تاکہ آپ خوشخبری دیں | اس سے | پرہیزگاروں کو | اور ڈرائیں | اس سے | جھگڑالو لوگوں کو

آپ اس سے پرہیزگاروں کو خوشخبری دیں اور جھگڑالو لوگوں کو اس سے ڈرائیں

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ

اور کتنی ہی ہلاک کردیں ہم نے | ان سے پہلے | قومیں | کیا | آپ محسوس کرتے ہیں

اور ان سے پہلے ہم نے کتنی جماعتوں کو ہلاک کیا ہے‘ کیا تم ان میں سے

مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾ ع

ان میں سے | کسی ایک کو (بھی) | یا آپ سنتے ہیں | ان کی | آہٹ (چلنے کی آواز)

کسی کو دیکھتے ہو یا ان کی آہٹ سنتے ہو۔

سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | خَمْسٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَمَانُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ طٰہٰ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | ایک سو پینتیس آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طٰهٰ ﴿١﴾ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ﴿٢﴾ اِلَّا تَذْكِرَةً

طٰہٰ | ہم نے نہیں نازل کیا | آپ پر | یہ قرآن | تاکہ تم مشقت میں پڑ جاؤ | مگر | نصیحت

طٰہٰ ہم نے قرآن آپ پر اس لئے نازل نہیں کیا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں۔ بلکہ ایسے شخص کی نصیحت کے

لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿٣﴾ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ﴿٤﴾

اس کے لئے | جو ڈرتا ہے | نازل کیا ہوا | اس کی طرف سے | جس نے پیدا کیا | زمین | اور بلند آسمانوں کو

لئے اتارا ہے‘ جو خوف رکھتا ہے۔ اس کو اُس اللہ نے نازل کیا ہے جو زمین اور اونچے اونچے آسمانوں کا پیدا کرنے والا ہے

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴿٥﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

وہ بڑا مہربان | عرش پر | قائم ہے | اسی کا ہے | جو کچھ آسمانوں میں ہے | اور جو کچھ زمین میں ہے

(یعنی) رحمان (نے نازل کیا ہے) جو عرش پر قائم ہے۔ اسی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین پر ہے

وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ﴿٦﴾ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ

اور جو کچھ | ان کے درمیان ہے | اور جو کچھ ہے نیچے | زمین کی تہہ کے | اور اگر | آپ اونچی آواز سے کریں بات

اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ زمین کی تہہ کے نیچے ہے۔ اور اگر تم بات پکار کر کہو

فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ﴿٧﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ

تو بیشک وہ | جانتا ہے | راز | اور نہایت پوشیدہ | اللہ ہی ہے | نہیں کوئی معبود | اس کے سوا | اسی کے ہیں

تو وہ خفیہ رازوں اور خوب پوشیدہ باتوں کو بھی جانتا ہے۔ وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں‘ اسی کے

آیت نمبر آسان تفسیر

(٩٦) ہاں جو لوگ ایمان لا کر دنیا میں اعمال نیک کرتے رہے عنقریب اللہ لوگوں کے دلوں میں اُن کی محبت ڈال دے گا۔

(٩٧) سو قرآن کو ہم نے آپؐ کی زبان عربی میں آسان بنا کر نازل کیا ہے تاکہ آپؐ اس سے پرہیزگاروں کو خوشخبری سنائیں اور ناحق جھگڑنے والوں کو عذاب سے ڈرائیں۔

(٩٨) ان کفار سے پہلے کتنی ہی نافرمان قوموں کو ہم نے ہلاک کر دیا ہے جن کی دنیا میں کوئی عزت اور شہرت باقی نہیں نہ وہ خود موجود ہیں نہ ان کی کوئی آواز یا بھنک سنائی دیتی ہے لہٰذا یہ بھی کفر سے باز نہ آئے تو ان کی ہلاکت یقینی ہے۔

سورۂ طٰہٰ

یہ سورت حروف مقطعات طٰهٰ سے شروع ہوئی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(١) طٰـــہٰ حروف مقطعات ہیں جن کے اجتہادی معنے ابن عباسؓ کی روایت کے مطابق یہ ہیں کہ اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

(٢) اس سورہ کے نزول سے پہلے آپؐ ساری رات تہجد پڑھتے تھے جس سے آپ کے قدم مبارک میں سوجن پڑ جاتی تھی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ پر یہ قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ آپؐ اس طرح اپنے آپ کو تکالیف میں ڈالیں۔ یا یہ معنی ہیں کہ قرآن اس لئے تو نازل نہیں ہوا کہ کفار کے ایمان نہ لانے سے آپؐ کڑھتے رہیں۔

(٣) بلکہ یہ تو نصیحت ہے اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے۔

(٤) اس قرآن کو آپؐ پر اس اللہ نے نازل کیا ہے۔ جس نے زمین اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا۔

(٥) وہ بڑا مہربان اور عرش پر قائم ہے۔

(٦) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ زمین کے نیچے ہے سب کا مالک و مختار وہی اللہ ہے۔

(٧) اس اللہ کو زور زور سے پکارنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ وہ خفیہ اور اس سے بھی خفیہ تر بات کو جانتا ہے اصل چیز خلوص سے پکارنا ہے۔

افعال: تُبَشِّرَ: تو بشارت دے، تو خوشخبری سنائے، مضارع کا صیغہ۔ تُحِسُّ: تو دیکھتا ہے، تو آہٹ پاتا ہے، مضارع کا صیغہ۔ تَشۡقٰی: تو تکلیف میں پڑے گا، تو محنت میں جا پڑے گا، مضارع۔

اسماء: وُدًّا: محبت، چاہت، دوستی۔ رِکۡزًا: بھنک، کھٹکا، پوشیدہ آواز، اسم۔ اَخۡفٰی: زیادہ پوشیدہ۔

الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ﴿٨﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿٩﴾ اِذْ رَا

سب نام | اچھے | اور کیا | آپ کو پہنچی ہے | خبر | موسیٰ کی | جب دیکھی اس نے

اچھے اچھے نام ہیں۔ اور کیا آپ کو موسیٰ کا واقعہ معلوم ہے۔ جب انہوں نے آگ

نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ

آگ | تو فرمایا | اپنے گھر والوں سے | تم ٹھہرو | بیشک میں نے | دیکھی ہے | آگ | شاید میں

کو دیکھا تو اپنے گھر والوں سے کہا کہ تم یہاں ٹھہرو بیشک میں نے آگ دیکھی ہے ممکن ہے کہ

اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ﴿١٠﴾ فَلَمَّآ

تمہارے پاس لاؤں | اس سے | چنگاری | یا میں پاؤں | آگ کے پاس | راستہ کا پتہ | پس جب

میں اس میں سے تمہارے لئے چنگاری لے آؤں یا آگ کے پاس راستہ پالوں۔ پس جب وہ وہاں

اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ﴿١١﴾ اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اِنَّكَ

وہ وہاں آئے | (تو) آواز آئی | اے موسیٰ! | بیشک میں | تمہارا رب ہوں | پس اُتار | اپنی جوتیاں | بیشک تم

پہنچے تو ان کو آواز دی گئی کہ اے موسیٰ! بلاشبہ میں تمہارا ربّ ہوں، سو اپنی جوتیاں اتار دو، بیشک تم

بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٢﴾ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ﴿١٣﴾

میدان پاک میں ہو | طویٰ (وادی میں) | اور میں نے | تمہیں پسند کیا | پس سن | جو کچھ وحی کی جاتی ہے

یہاں طویٰ کی مقدس وادی میں ہو، اور میں نے تمہیں چُن لیا ہے، تو جو کچھ تجھے حکم دیا جارہا ہے اسے سنو!

اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ﴿١٤﴾

بیشک میں | تیرا رب ہوں | نہیں اور کوئی معبود | سوا میرے | پس عبادت کر میری | اور قائم کر نماز | میری یاد کے لئے

بلاشبہ میں ہی ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری ہی عبادت کرو اور مجھے یاد کرنے کے لئے نماز پڑھا کرو۔

اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ

بیشک | قیامت | آنے والی ہے | میں چاہتا ہوں کہ اسے چھپا کر رکھوں | تاکہ بدلہ دیا جائے | ہر شخص کو

یقین رکھو کہ قیامت آنے والی ہے میں چاہتا ہوں کہ اسے پوشیدہ رکھوں تاکہ ہر ایک شخص کو اس کی کوشش

بِمَا تَسْعٰى ﴿١٥﴾ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ

اس کا جو وہ کوشش کرے | پس روک نہ دے تجھے | اس سے | وہ شخص جو | ایمان نہیں رکھتا | اس پر | اور وہ پیچھے پڑا

کا بدلہ ملے تو وہ شخص جو ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے کہیں تمہیں اس (راہِ حق) سے روک

هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿١٦﴾ وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿١٧﴾ قَالَ

اپنی خواہش کے | پھر تو ہلاک ہوجائے | اور کیا ہے یہ؟ | تیرے دائیں ہاتھ میں | اے موسیٰ! | اُس نے کہا

نہ دے ورنہ تم ہلاک ہوجاؤ گے۔ اور اے موسیٰ! یہ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟ اس نے کہا

هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ

یہ میری لاٹھی ہے | میں سہارا لیتا ہوں | اس پر | اور میں پتے جھاڑتا ہوں | اس سے | اپنی بکریوں پر | اور میرے لئے

یہ میری لاٹھی ہے میں اس پر سہارا لیتا ہوں اور اپنی بکریوں کیلئے اس سے پتے جھاڑتا ہوں اور مجھے

آیت نمبر ۔۔۔ آسان تفسیر

(۸) اللہ ہی عبادت کے لائق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کے سب ہی نام اچھے ہیں۔

(۹) آپ کو تو حضرت موسیٰ کا حال معلوم ہو چکا ہے۔

(۱۰) جب وہ مدین کے علاقے سے مع اہل و عیال' مصر کی طرف واپس لوٹے تو راستے میں سردی اور اندھیرے کی وجہ سے گھر والوں کے لئے آگ کی ضرورت محسوس کی اور ان سے کہا کہ تم پہاڑ کے دامن میں ٹھہرو' پہاڑ پر آگ نظر آتی ہے شاید میں تمہارے لئے اس میں سے ایک شعلہ لے آؤں یا آگ کے الاؤ پر موجود کسی آدمی سے راستہ پوچھ آؤں۔

(۱۱) پس جب وہ روشنی کے قریب پہنچے تو غیب سے آواز آئی۔ اے موسیٰ!

(۱۲) یقین جانو کہ میں تمہارا پروردگار ہوں۔ پس تم اپنی جوتیاں اتار دو کیونکہ اس وقت تم **طوی** کی پاک وادی میں کھڑے ہو۔

(۱۳) اور میں نے تم کو رسالت کے لئے منتخب کر لیا ہے سو جو کچھ تم پر وحی کی جائے اسے خوب غور سے سنتے رہو۔

(۱۴) اور یقین جانو کہ میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی اور معبود نہیں پس میری ہی عبادت کیا کرو اور میرے ذکر کے لئے نماز قائم کرو۔

(۱۵) کیونکہ قیامت آنے والی ہے جس کو میں نے مخفی کر رکھا ہے تاکہ ہر ایک نفس کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے۔

(۱۶) پس خواہشات کے پیچھے چلنے والے اور قیامت کے منکر کی صحبت سے بچو کہیں وہ تمہیں بھی قیامت پر یقین رکھنے سے نہ روک دے کیونکہ یہ تمہاری بربادی کا باعث ہوگا۔

(۱۷) اور اے موسیٰ! یہ تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟

افعال: اُمۡكُثُوۡا: تم ٹھہرے رہو' امر کا صیغہ۔ اٰنَسۡتُ: میں نے دیکھا' محسوس کیا' ماضی کا صیغہ۔ اِخۡلَعۡ: تو اتار ڈال' امر کا صیغہ۔ اِخۡتَرۡتُكَ: میں نے تجھ کو پسند کیا' انتخاب کیا ماضی کا صیغہ۔ اَسۡتَمِعۡ: تو سن تارہ' کان لگا' امر کا صیغہ۔ تَسۡعٰى: وہ کوشش کرتی ہے' دوڑتی ہے' مضارع۔ تَرۡدٰى: تو ہلاک ہو' تو پٹکا جائے' مضارع کا صیغہ۔

اسماء: اٰتِيۡكُمۡ: میں تمہارے پاس لاتا ہوں' اسم فاعل۔ قَبَسٍ: آگ کا شعلہ' جلتی ہوئی لکڑی کا شعلہ' مراد علم و ہدایت کی طلب۔

فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ ﴿١٨﴾ قَالَ أَلْقِهَا يَٰمُوسَىٰ ﴿١٩﴾

اس میں | کچھ مقاصد ہیں | اور بھی | فرمایا | ڈال دے اسے | اے موسیٰ!

اس سے اور بھی کئی فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ فرمایا اے موسیٰ! اسے (زمین پر) پھینک دو۔

فَأَلْقَىٰهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ ﴿٢٠﴾ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ

پس اس نے اسے ڈال دیا | تو اچانک | وہ (ہو گیا) | سانپ | دوڑتا ہوا | فرمایا | اس کو پکڑ لے | اور نہ ڈر

توجب انہوں نے اسے پھینک دیا تو وہ ناگہاں سانپ بن کر دوڑنے لگا۔ فرمایا اسے پکڑ لو اور ڈرو نہیں!

سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا ٱلْأُولَىٰ ﴿٢١﴾ وَٱضْمُمْ يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجْ

ہم جلد اسے لوٹا دیں گے | اُسی حالت میں | جو پہلی تھی | اور ملا دے | اپنا ہاتھ | اپنی بغل سے | وہ نکلے گا

ہم جلد اسے اس کی پہلی حالت پر لوٹا دیں گے اور اپنا ہاتھ اپنی بغل سے لگا لو وہ بغیر کسی

بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوٓءٍ ءَايَةً أُخْرَىٰ ﴿٢٢﴾ لِنُرِيَكَ مِنْ ءَايَٰتِنَا ٱلْكُبْرَى ﴿٢٣﴾

روشن | کسی عیب کے بغیر | (یہ ہے) نشانی | دوسری | تا کہ ہم دکھائیں تجھے | اپنی نشانیاں | بڑی بڑی

عیب کے سفید (چمکتا ہوا) نکل آئے گا' یہ دوسری نشانی ہے تا کہ ہم تمہیں اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں۔

ٱذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُۥ طَغَىٰ ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبِّ ٱشْرَحْ لِى صَدْرِى ﴿٢٥﴾

جاؤ | فرعون کی طرف | بیشک وہ | سرکش ہو گیا ہے | اس نے کہا | اے میرے ربّ! | کھول دے | میرے لئے | میرا سینہ

(اب) فرعون کے پاس جاؤ بیشک اس نے سرکشی اختیار کر رکھی ہے موسیٰ نے دعا کی' اے میرے ربّ! میرا سینہ کھول دے

وَيَسِّرْ لِىٓ أَمْرِى ﴿٢٦﴾ وَٱحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِى ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوا۟

اور آسان کر دے | میرے لئے | میرا کام | اور کھول دے | گرہ | میری زبان سے | (تا کہ) وہ سمجھ لیں

اور میرا معاملہ آسان کر دے۔ اور میری زبان کی لکنت کو دور کر دے۔ تا کہ وہ میری بات کو

قَوْلِى ﴿٢٨﴾ وَٱجْعَل لِّى وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِى ﴿٢٩﴾ هَٰرُونَ أَخِى ﴿٣٠﴾

میری بات | اور بنا دے | میرے لئے | وزیر (مددگار) | میرے خاندان میں سے | ہارون | میرے بھائی کو

سمجھیں۔ اور میرے کنبہ میں سے میرا ایک معاون بنا دے' میرے بھائی ہارون کو'

ٱشْدُدْ بِهِۦٓ أَزْرِى ﴿٣١﴾ وَأَشْرِكْهُ فِىٓ أَمْرِى ﴿٣٢﴾ كَىْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا ﴿٣٣﴾

مضبوط کر | اس سے | میری کمر | اور شریک کر اس کو | میرے کام میں | تا کہ | ہم پاکی بیان کریں تیری | بہت

اس سے میری کمر مضبوط کر۔ اور میرے کام میں اسے شریک کر۔ تا کہ ہم تیری بہت بہت تسبیح کریں۔

وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ﴿٣٤﴾ إِنَّكَ كُنتَ بِنَا بَصِيرًا ﴿٣٥﴾ قَالَ قَدْ أُوتِيتَ

اور ہم یاد کریں تجھے | بہت | بیشک تُو | ہمیں دیکھنے والا ہے | فرمایا | تجھے دے دیا گیا ہے

اور تجھے بہت بہت یاد کریں۔ بیشک تو ہمارے (حالات) کو دیکھتا ہے۔ فرمایا اے موسیٰ! تم نے جو کچھ

سُؤْلَكَ يَٰمُوسَىٰ ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرَىٰٓ ﴿٣٧﴾

جو تو نے سوال کیا | اے موسیٰ! | اور ہم تو احسان کر چکے ہیں | تجھ پر | ایک دفعہ | اور بھی

مانگا وہ تمہیں دے دیا گیا اور ہم نے (اس سے پہلے) تم پر ایک مرتبہ اور بھی احسان کیا تھا۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۸) عرض کیا یہ میری لاٹھی ہے جس پر میں ٹیک لگاتا' اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا اور اس کے علاوہ اس سے اور بھی کئی کام لیتا ہوں۔

(۱۹) حکم ہوا کہ ذرا اسے زمین پر تو ڈالو۔

(۲۰) جوں ہی انہوں نے لاٹھی زمین پر ڈالی تو وہ سانپ بن کر دوڑنے لگی۔

(۲۱) حکم ہوا کہ بغیر کسی خوف کے اسے دوبارہ پکڑ لو ہم اسے پھر لاٹھی بنا دیں گے۔

(۲۲) اور اپنا دایاں ہاتھ بغل میں دے کر باہر نکالو وہ بالکل (بلا عیب برص وغیرہ) روشن ہو کر باہر نکلے گا۔ تمہاری نبوت کی یہ دوسری نشانی ہے۔

(۲۳) تاکہ ہم تمہیں اپنی قدرت کی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں۔

(۲۴) یہ معجزے لے کر فرعون کی طرف جاؤ وہ بڑا سرکش ہو رہا ہے۔

(۲۵) حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے اللہ! میرا سینہ کھول دے' کہ دین کی تبلیغ کے دوران مصیبتوں پر حوصلہ نہ ہاروں۔

(۲۶) اور دین کی تبلیغ میں جو مشکلات پیش آئیں انہیں آسان کر دے۔

(۲۷) اور میری زبان کی گرہ کھول دے۔ (زبان میں موجود لکنت دور کر دے)

(۲۸) تاکہ لوگ میری بات کو خوب سمجھ لیں۔

(۲۹) اور میرے خاندان میں سے میرا مددگار بنا دے۔

(۳۰) میرے بھائی ہارون کو۔

(۳۱) اور اس کے ذریعے میری تقویت فرما۔

(۳۲) اور ان کو تبلیغ دین کے کام میں میرا شریک کر دے۔

(۳۳) تاکہ ہم کثرت سے تیری پاکیزگی اور حمد و ثنا بیان کریں۔

(۳۴) اور کثرت سے تیری یاد کریں۔

(۳۵) اور تُو تو ہمیں ہر وقت دیکھ رہا ہے۔

(۳۶) حکم ہوا کہ موسیٰ! تمہاری درخواست منظور کر لی گئی۔

(۳۷) اور اس سے پہلے بھی ہم نے تم پر بڑا احسان کیا تھا۔

افعال: اَتَوَكَّؤُا: میں ٹیک لگاتا ہوں' مضارع کا صیغہ۔ نُعِيْدُ: ہم لوٹا کر لے جائیں گے' پھر کر دیں گے' مضارع۔ اِشْرَحْ: کشادہ کر' تو کھول دے' امر کا صیغہ۔ اُحْلُلْ: تو کھول دے' امر کا صیغہ۔ اُوْتِيْتَ: تجھ کو دیا گیا' تجھ کو ملا' ماضی مجہول۔

اسماء: عَصَايَ: میری لاٹھی' میرا عصا۔ سُؤْلَكَ: تیری تمنا' تیرا سوال۔

اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰىٓ ۝٣٨ اَنِ اقْذِفِيْهِ فِى التَّابُوْتِ

جبکہ ڈال دیا تھا ہم نے | تیری والدہ کے (دل میں) | جو | وحی کیا جاتا ہے | کہ ڈال دے اسے | ایک صندوق میں

جب ہم نے جو کچھ کہنا تھا تمہاری ماں سے بذریعہ الہام کہہ دیا تھا۔ کہ تُو اِسے ایک صندوق میں ڈال دے

فَاقْذِفِيْهِ فِى الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّىْ

پھر ڈال دے | اس کو | دریا میں | پھر اسے پھینک دے گا | دریا | کنارے پر | کہ پکڑ لے اُس کو | دشمن میرا

پھر اس صندوق کو دریا میں ڈال دے پھر دریا اسے ساحل پر ڈال دے گا جہاں سے اسے میرا اور اس کا

وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّىْ ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِىْ ۝٣٩

اور دشمن اس کا | اور میں نے ڈال دی | تجھ پر | محبت | اپنی طرف سے | اور تاکہ تو پرورش پائے | میری آنکھوں کے سامنے

دشمن اُٹھا لے گا اور میں نے تم پر اپنی محبت ڈال دی تاکہ تو میری نگرانی میں پرورش پائے۔

اِذْ تَمْشِىْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ

جب جا رہی تھی | تیری بہن | پس کہنے لگی | کیا | میں بتاؤں تمہیں | وہ شخص جو

جب تمہاری بہن گئی اور (فرعونیوں سے) کہنے لگی کیا میں تمہیں (ایسی عورت) بتاؤں جو اس کی

يَّكْفُلُهٗ ؕ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَىْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ؕ

ذمہ اٹھائے اس کا | پھر لوٹا دیا ہم نے تجھ کو | تیری ماں کی طرف | تاکہ | ٹھنڈی ہو | اس کی آنکھ | اور وہ غم نہ کرے

پرورش کرے۔ پھر ہم نے تمہیں تمہاری ماں کے پاس واپس لوٹا دیا تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کھائے

وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۚ فَلَبِثْتَ

اور قتل کر دیا تو نے | ایک شخص کو | پھر ہم نے نجات دی تجھے | غم سے | اور تجھے آزمایا | کئی آزمائشوں سے | پھر تو ٹھہرا رہا

اور تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا تو ہم نے تمہیں غم سے نجات دی اور تمہیں خوب آزمائش میں ڈالا پھر تم کئی

سِنِيْنَ فِىْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ۙ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ۝٤٠

کئی سال | مدین والوں میں | پھر تو آیا | وقت مقرر پر | اے موسیٰ!

سال تک اہل مدین میں رہے پھر اے موسیٰ! وقت مقرر پر تم (وہاں) سے آئے۔

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِىْ ۝٤١ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِىْ

اور چُن لیا میں نے تجھے | اپنی ذات کے لئے | چلے جاؤ | تم | اور تمہارا بھائی | میری نشانیوں کے ساتھ

اور میں نے تمہیں اپنے لئے پسند کر لیا۔ اب تم اور تمہارا بھائی میری نشانیاں لے کر جاؤ

وَلَا تَنِيَا فِىْ ذِكْرِىْ ۝٤٢ اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝٤٣

اور سستی نہ کرنا | میری یاد میں | تم دونوں جاؤ | فرعون کے پاس | بیشک وہ | بڑا سرکش ہے

اور میری یاد میں سستی نہ کرو۔ تم دونوں فرعون کی طرف جاؤ کہ اس نے سرکشی اختیار کر رکھی ہے

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ۝٤٤ قَالَا

تم کہو اس سے | بات | نرم | شاید وہ | نصیحت پکڑے | یا ڈر جائے | دونوں بولے

اور اس سے نرمی سے بات کرنا شاید کہ وہ نصیحت حاصل کر لے یا (اللہ سے) ڈرے۔ انہوں نے کہا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۸) جبکہ ہم نے تمہاری والدہ کے دل میں یہ بات ڈال دی تھی جو ابھی ہم وحی کررہے ہیں۔

(۳۹) اور وہ یہ ہے کہ تمہاری پیدائش کے وقت ان کو فرعون کی طرف سے تمہاری جان کا خطرہ محسوس ہوا تو ہم نے ان کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ وہ تمہیں ایک صندوق میں بند کر کے دریا میں بہادیں چنانچہ وہ صندوق دریا میں بہہ کر فرعون کے محل کے سامنے جالگا اور فرعون نے جو تمہارا اور ہمارا دشمن تھا اس کو پکڑ لیا اور ہم نے تمہارے چہرے پر اپنی طرف سے ایک خاص کشش پیدا کردی تھی کہ جس سے ہر شخص کو دیکھ کر پیار آتا تھا۔ چنانچہ فرعون نے ہماری حفاظت میں، تمہاری پرورش کی۔

(۴۰) اور جب تم نے کسی دایہ کا دودھ نہ پیا اور تمہاری بہن فرعون کے ہاں پہنچیں اور انجان بن کر کہا کہ میں تمہیں ایک ایسی دایہ بتاؤں جو اس بچہ کی پرورش کرے چنانچہ ان کے منظور کرلینے پر اس نے تمہاری اپنی والدہ کا پتہ دیا تو انہوں نے ہماری مرضی کے مطابق تمہیں تمہاری ہی والدہ کے حوالے کردیا تاکہ تمہیں دیکھ کر اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور اس کو فکر نہ رہے اور جوان ہو کر تم نے ایک قبطی (مصری فرعونی) کو قتل کردیا اور فرعون نے تمہاری گرفتاری کا حکم دے دیا اور ہم نے تم کو گرفتاری سے نجات دی اور تم کو خوب آزمائشوں میں ڈالا جن میں تم پورے اترے اور تقریباً دس برس **مدین** میں حضرت شعیبؑ کے پاس رہ کر واپسی میں تقدیر کے مطابق **کوہِ طُور** پر آ گئے اور نبوت مل گئی جس کا تم کو گمان بھی نہ تھا۔

(۴۱) اور ہم نے تمہیں نبی بنا کر محض اپنی توحید کی تبلیغ کے لئے مخصوص کرلیا۔

(۴۲) اب تم دونوں بھائی میرے معجزے لے کر مصر جاؤ اور میری یاد اور تبلیغ توحید میں سستی نہ کرنا۔

(۴۳) فرعون کو جا کر توحید الٰہی کی طرف دعوت دو وہ بڑا نافرمان ہے کہ خدائی کا دعویٰ کرتا ہے۔

(۴۴) اور اس کے سامنے نرمی سے کلام کرو شاید وہ اس طریقے سے نصیحت مان لے۔ اور اللہ سے ڈر کر اس کو مانے۔

افعال: اِقْذِفِيْهِ: تو اس کو ڈال دے، امر کا صیغہ۔ تَمْشِيْ: وہ چلتی ہے، چلے گی، مضارع۔ تَقَرَّ: وہ ٹھنڈی رہے، خوشی سے آنکھیں روشن ہو جائیں، ٹھنڈی رہنے کے ہیں، مضارع۔ اِصْطَنَعْتُكَ: میں نے تجھ کو بنایا، ماضی کا صیغہ۔ اِذْهَبَا: تم دونوں جاؤ، امر کا صیغہ۔

اسماء: سَاحِل: کنارہ دریا، ساحل سمندر۔ مَحَبَّةً: کسی چیز کو اچھا سمجھتے ہوئے چاہنا۔ فُتُوْنًا: آزمائش، آزمانا، اسم فعل۔

رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿٤٥﴾ قَالَ

اے ہمارے ربّ! | بیشک ہم ڈرتے ہیں | کہ وہ زیادتی کرے گا | ہم پر | یا وہ حد سے بڑھے | اُس نے فرمایا

اے ہمارے رب! ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں وہ ہم پر زیادتی نہ کرے یا زیادہ سرکش نہ ہوجائے۔ فرمایا

لَا تَخَافَآ اِنَّنِىْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿٤٦﴾ فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ

تم ڈرو نہیں | بیشک میں تمہارے ساتھ ہوں | میں سنتا ہوں اور میں دیکھتا ہوں | پس جاؤ اُس کے پاس | اور کہو

تم ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں' سنتا اور دیکھتا ہوں۔ سو تم دونوں اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ

اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ

بیشک ہم دونوں بھیجے ہوئے ہیں | تیرے ربّ کے | پس بھیج دے | ہمارے ساتھ | بنی اسرائیل کو

ہم دونوں تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں' ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو روانہ کردو

وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۭ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ۭ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ

اور انہیں سزا نہ دے | ہم تیرے پاس آئے ہیں | نشانی کے ساتھ | تیرے ربّ کی طرف سے | اور سلامتی ہو | اس پر

اور انہیں تکلیف نہ پہنچاؤ! ہم تمہارے ربّ کی طرف سے تمہارے پاس نشانی لے کر آئے ہیں اور جو کوئی ہدایت قبول کرلے

اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿٤٧﴾ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ

جو پیروی کرے | ہدایت کی | بیشک | وحی کی گئی ہے | ہماری طرف | کہ عذاب | اس پر ہے | جس نے جھٹلایا

اس کے لئے سلامتی ہو۔ بیشک ہمارے پاس اس کا حکم پہنچا ہے کہ عذاب اس کے لئے ہے جو جھٹلائے

وَتَوَلّٰى ﴿٤٨﴾ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ﴿٤٩﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ

اور منہ موڑا | فرعون بولا | پس وہ کون ہے | تمہارا ربّ؟ | اے موسیٰ! | موسیٰ نے فرمایا | ہمارا رب وہ ہے | جس نے

اور منہ پھیر لے۔ فرعون نے کہا' اے موسیٰ! تمہارا ربّ کون ہے؟ موسیٰ نے فرمایا کہ ہمارا ربّ وہ ہے جس نے

اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿٥٠﴾ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿٥١﴾

عطا کیا | ہر چیز کو | اس کا وجود | پھر راہ بتادی | وہ بولا | پس کیا | حال (ہے) | پہلی امتوں کا

ہر ایک چیز کو پیدا کیا' پھر رہنمائی فرمائی۔ اُس نے کہا یہ بتاؤ کہ گزشتہ قوموں کا کیا حال ہوا؟

قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ﴿٥٢﴾ الَّذِيْ

موسیٰ نے کہا | اُس کا علم | میرے رب کے پاس | کتاب میں ہے | غلطی نہیں کرتا | میرا رب | اور نہ بھولتا ہے | جس نے

موسیٰ نے کہا کہ اس کا علم میرے رب کے پاس (لوحِ محفوظ میں درج) ہے میرا رب نہ غلطی کرتا ہے' نہ بھولتا ہے۔ وہ (اللہ) جس نے

جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ

بنایا | تمہارے لئے | زمین کو | بچھونا | اور بنادیئے | تمہارے لئے | اس میں | راستے | اور نازل کیا

تمہارے لئے زمین کو فرش کی طرح بچھایا اور اس میں تمہارے لئے راستے نکالے اور آسمان سے پانی

مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۭ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿٥٣﴾

آسمان سے | پانی | پھر نکالیں ہم نے | اس کے ذریعے سے | کئی قسم کی | سبزیاں | مختلف

برسایا اور پھر ہم نے اس پانی کی (تاثیر) سے مختلف قسم کی نباتات پیدا کیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۵) حضرت موسیٰ اور حضرت ہارونؑ دونوں نے عرض کیا کہ اے ہمارے رب! ہمیں اندیشہ ہے کہ کہیں فرعون ہم پر سختی نہ کرے اور سرکشی سے ہمیں قتل نہ کریں۔

(۴۶) فرمایا تم ڈرو نہیں ہم ہر وقت تمہارے ساتھ ہیں ہر جگہ موجود اور دیکھنے والے ہیں۔ وہ تمہارا کچھ نقصان نہ کر سکے گا۔

(۴۷) پس تم اس کے پاس جا کر یہ کہو کہ ہم اللہ کے رسول ہیں اور اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ تُو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ ان کے آبائی وطن ملک شام میں بھیج دے انہیں اذیتیں دینا چھوڑ دے اور ہم اپنے دعویٰ نبوت کے ثبوت میں اللہ کی طرف سے کئی معجزے بھی لائے ہیں اور جو کوئی راہ راست پر چلے اس پر سلامتی ہو۔

(۴۸) اور ہم پر اللہ کی طرف سے یہ حکم نازل ہوا ہے کہ عذاب الٰہی اسی پر نازل ہوگا جو حق کو جھٹلائے اور اس کے ماننے سے انکار کرے اور اس سے روگردانی کرے۔

(۴۹) اس پر فرعون نے کہا۔ اے موسیٰ! تمہارا وہ رب کون ہے؟

(۵۰) حضرت موسیٰ نے جواب دیا کہ ہمارا رب تو وہ ہے جس نے ہر چیز کو پیدا کر کے اسے (اپنے فرائض ادا کرنے کی) راہ بتادی۔

(۵۱) فرعون نے کہا کہ پھر گذشتہ قومیں جو خدا کی نافرمان تھیں ان کا کیا حال ہے؟

(۵۲) حضرت موسیٰ نے جواب دیا کہ ان سب کا علم اللہ کے ہاں لوح محفوظ میں درج ہے وہ نہ کسی چیز سے بے خبر ہے اور نہ کسی چیز کو بھول سکتا ہے۔

(۵۳) اور وہ رب وہ ہے جس نے اپنی قدرت سے زمین کو تمہارے لئے بچھونا بنا دیا کہ تم اس پر آرام کر سکو اور اس میں راستے بنادیئے کہ تم زندگی کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے ادھر ادھر نقل و حرکت کر سکو اور بادلوں سے پانی برسا کر اس کے ذریعہ سے کئی قسم کی نباتات پیدا کر دیں۔

افعال: نَخَافُ: ہم ڈرتے ہیں' مضارع۔ سَلَكَ: اس نے چلایا' ماضی کا صیغہ۔ فَأْتِيٰهُ: پس تم دونوں اس کے پاس پہنچو۔

كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿٥٤﴾ مِنْهَا

کھاؤ | اور چراؤ | اپنے چوپایوں کو | بیشک | اس میں | نشانیاں ہیں | عقل والوں کے لئے | اسی میں سے

(کہ خود بھی) کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو بھی چراؤ بیشک اس میں عقلمندوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں ہم نے تمہیں اس زمین سے

خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿٥٥﴾

ہم نے پیدا کیا تمہیں | اور اسی میں | لوٹا دیں گے تمہیں | اور اسی میں سے | نکالیں گے تمہیں | دوسری بار

پیدا کیا ہے اور اسی میں تمہیں لوٹائیں گے اور ہم ایک بار پھر اسی میں سے تمہیں نکالیں گے۔

وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿٥٦﴾ قَالَ اَجِئْتَنَا

اور ہم نے اسے دکھائیں | اپنی نشانیاں | تمام | تو اس نے جھٹلایا | اور انکار کیا | بولا | کیا تو آیا ہے ہمارے پاس

اور اس کو (یعنی فرعون کو) ہم نے اپنی تمام نشانیاں دکھائیں' مگر وہ جھٹلاتا اور انکار ہی کرتا رہا اور کہا اے موسیٰ!

لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٥٧﴾ فَلَنَاْتِيَنَّكَ

اس لئے کہ تو نکال دے ہمیں | ہماری زمین سے | اپنے جادو کے ذریعہ | اے موسیٰ! | پس ہم بھی ضرور لائیں گے تیرے پاس

کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہمیں اپنے جادو کے زور سے ہمارے ملک سے نکال دو۔ تو ہم بھی تمہارے مقابلے میں

بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ

ایک جادو | اس جیسا | پس مقرر کر لے | ہمارے درمیان | اور اپنے درمیان | ایک وعدہ (وقت) | کہ نہ ہم اس کے خلاف کریں

ایسا ہی جادو پیش کریں گے' سو ہمارے اور اپنے درمیان ایک وقت مقرر کرلو' جس کے خلاف نہ ہم کریں

وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿٥٨﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ

اور نہ تو | ایک میدان ہو | ہموار | موسیٰ نے کہا | تمہارا وعدہ | دن | زینت (میلے) کا

اور نہ تم' ایک ہموار میدان میں (یہ مقابلہ ہو) موسیٰ نے کہا کہ (اچھا) تم سے میلہ کے دن کا وقت طے ہے

وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٥٩﴾ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ

اور یہ کہ جمع کئے جائیں گے | لوگ | دن چڑھے | پھر واپس لوٹا | فرعون | پھر اس نے جمع کیا | اپنا مکروفریب

اور یہ کہ لوگ دن چڑھے جمع ہوجائیں۔ سو فرعون واپس لوٹا اور اپنے مکر و فریب کو

ثُمَّ اَتٰى ﴿٦٠﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا

پھر آیا | کہا ان سے | موسیٰ نے | تمہارا برا ہو | نہ گھڑو | اللہ پر | جھوٹ

جمع کرکے آیا موسیٰ نے ان جادوگروں سے کہا بدبختو! تم اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہ گھڑو۔

فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿٦١﴾ فَتَنَازَعُوْٓا

کہ وہ ہلاک کردے تمہیں | عذاب سے | اور وہ نامراد ہو | جس نے | جھوٹ تراشا | تو وہ جھگڑنے لگے

ورنہ وہ تمہیں عذاب سے ہلاک کردے گا اور جس نے بھی جھوٹ تراشا' وہ نامراد ہی رہا ہے۔ تو وہ آپس میں

اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿٦٢﴾ قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ

اپنے کام میں | آپس میں | اور انہوں نے چھپ کر کیا | مشورہ | وہ کہنے لگے | یقیناً | یہ دونوں | جادوگر ہیں

اپنے معاملہ میں اختلاف اور چپکے چپکے سرگوشیاں کرنے لگے۔ انہوں نے کہا یہ دونوں محض جادوگر ہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۴) کہ تم خود کھاؤ اور اپنے مویشی بھی چراؤ۔ واقعی ان کاموں میں عقل مندوں کے لئے خدا کی قدرت کی بہت سی نشانیاں موجود ہیں۔

(۵۵) اسی زمین کی مٹی سے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا (اور اب بھی' کیونکہ نطفہ غذا سے بنتا ہے اور غذا مٹی سے) اور مرنے کے بعد اسی زمین میں تم کو لوٹا دیں گے اور قیامت کے دن اسی زمین میں سے دوبارہ زندہ کر کے اٹھائیں گے۔

(۵۶) اور ہمارے حکم سے حضرت موسیٰ نے اسے بہت سے معجزے (ید بیضا' عصا' خون' قحط' مینڈک' طوفان وغیرہ) دکھائے مگر اس نے حق کی تکذیب کی اور نہ مانا۔

(۵۷) اور یوں کہنے لگا کہ اے موسیٰ! کیا تو ہمیں اپنے جادو کے زور سے ہمارے اس ملک مصر سے نکالنے آیا ہے؟

(۵۸) سو ہم بھی تیرے مقابلہ میں ایسا ہی جادو لا کر پیش کریں گے پس تو ہمارے اور اپنے درمیان ایک مقررہ دن کا وعدہ کر کہ نہ تو اس کے خلاف کرے اور نہ ہم اور ایسی جگہ پر ہو کہ سب کو وہاں پہنچنے میں یکساں آسانی ہو۔

(۵۹) حضرت موسیٰ نے کہا کہ تم سے تمہارے جشن یا عید کا روز طے ہے اور لوگوں کو صبح کے وقت جمع کر لیا جائے۔

(۶۰) پس حضرت موسیٰ سے بات طے کر کے فرعون نے واپس آ کر جادوگروں کے جمع کرنے کا حکم دیا اور جمع کر لینے کے بعد تاریخ مقررہ پر مقابلہ کے میدان میں حاضر ہوا۔

(۶۱) حضرت موسیٰ نے جادوگروں کو ملامت کی کہ کم بختو! میرے معجزہ کو جادو کہہ کر اللہ پر بہتان نہ باندھو ورنہ تم خدا کے عذاب سے تباہ و برباد ہو جاؤ گے اور اللہ پر جھوٹا الزام لگانے والے مراد کو نہیں پہنچتے۔

(۶۲) یہ سن کر فرعونی لوگ حضرت موسیٰ کے متعلق آپس میں جھگڑنے لگے کوئی کہتا کہ واقعی یہ جادوگر ہے اس کا مقابلہ کرنا چاہئے اور کوئی کہتا کہ یہ جادوگر معلوم نہیں ہوتا اس لئے اس کا مقابلہ نہ کرنا چاہئے اور آخر کار علیحدگی میں مشورہ کر کے فرعون کے دباؤ سے سب نے مقابلہ کا فیصلہ کیا۔

افعال: اِرۡعَوۡا: تم چراؤ۔ نَاۡتِيَنَّكَ: ہم تیرے پاس سے آئیں گے' مضارع۔ اَرَيۡنٰهُ: ہم نے اس کو دکھلایا۔ نُخۡلِفُهٗ: ہم اس کے خلاف نہ کریں' مضارع۔ يُسۡحِتَ: وہ ہلاک کر دے گا' تباہ کر دے گا' مضارع۔

اسماء: سُوًى: صاف' درمیانی' مصدر ہے۔ مَوۡعِدُكُمۡ: تمہارے وعدے کا وقت۔

يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا

چاہتے ہیں | کہ نکال دیں تمہیں | تمہاری زمین سے | اپنے جادو کے ذریعے | اور وہ لے جائیں (برباد کریں)

جو یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہارے ملک سے اپنے جادو کے ذریعے نکال دیں اور وہ تمہارے عمدہ

بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿٦٣﴾ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ

تمہارا طریقہ | بہترین | پس اتفاق کرو | اپنی تدبیر پر | پھر آجاؤ | صف باندھ کر | اور کامیاب رہے گا

مذہب کو مٹا دیں۔ سو تم اپنی تمام تدبیروں کو جمع کرلو پھر صف آرا ہوجاؤ اور جو آج

الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿٦٤﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ

آج | وہی جو | غالب رہا | وہ بولے | اے موسیٰ! | یا تو | تو ڈال | اور یا

غالب ہوگا، وہی کامیاب ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اے موسیٰ! یا تو تم (پہلے اپنا عصا) ڈالو یا ہم

اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا

ہم ہی ہوں | پہلے | ڈالنے والے | فرمایا | بلکہ | تم ہی ڈالو | تو اچانک

ہی پہلے ڈالتے ہیں۔ موسیٰؑ نے فرمایا کہ نہیں تم ہی پہلے ڈالو سو ناگہاں

حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٦﴾

ان کی رسیاں | اور ان کی لاٹھیاں | خیال میں آئیں اس کے | ان کے جادو کی وجہ سے | کہ وہ | دوڑ رہی ہیں

ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے ذریعے سے موسیٰؑ کو ایسی نظر آنے لگیں کہ وہ دوڑتی ہیں۔

فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ

پس محسوس کیا | اپنے دل میں | خوف | موسیٰؑ نے | ہم نے کہا | مت ڈرو | بیشک

تو موسیٰؑ نے اپنے دل میں خوف محسوس کیا۔ (اس پر) ہم نے کہا کہ (اے موسیٰؑ) ڈرو نہیں

اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿٦٨﴾ وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ

تم ہی ہو | غالب | اور ڈالو | جو | تمہارے دائیں ہاتھ میں ہے | وہ نگل جائے گا | جو کچھ | انہوں نے بنا رکھا ہے

بلاشبہ تم ہی غالب رہو گے۔ اور جو تمہارے دائیں ہاتھ میں ہے، ڈال دو، وہ نگل جائے گا جو کچھ انہوں نے بنایا ہے

اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿٦٩﴾ فَاُلْقِيَ

یقیناً جو کچھ | انہوں نے بنا رکھا ہے | وہ چال جادوگر کی ہے | اور کامیاب نہیں ہوگا | جادوگر | جہاں (کہیں) وہ آئے | پس گر پڑے

انہوں نے جو کچھ بنایا ہے وہ صرف جادو کا فریب ہے اور جادوگر کچھ بھی کرے، کامیاب نہیں ہوتا۔ پھر تمام

السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴿٧٠﴾ قَالَ

جادوگر | سجدہ میں | کہنے لگے | ہم ایمان لے آئے ہیں رب پر | ہارونؑ | اور موسیٰؑ کے | فرعون نے کہا

جادوگر سجدے میں گر پڑے (اور) کہنے لگے ہم ہارونؑ اور موسیٰؑ کے ربّ پر ایمان لے آئے۔ فرعون نے کہا

اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۭ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ

تم ایمان لے آئے | اس پر | اس سے پہلے کہ | میں اجازت دوں تمہیں | بیشک وہ | تمہارا بڑا ہے | جس نے | سکھایا تمہیں

اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دوں تم اس پر ایمان لے آئے ہو۔ بیشک وہ تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو

آیت نمبر

(۶۳) چنانچہ کہنے لگے کہ واقعی یہ دونوں بھائی جادوگر ہیں اپنے جادو کے زور سے تم کو تمہارے ملک مصر سے نکالنا اور تمہاری مثالی ثقافت اور جادوگرانہ مذہب کو برباد کرنا چاہتے ہیں۔

(۶۴) پس تم کو متفقہ طور پر ان کے مقابلہ میں صف باندھ کر آ جانا چاہئے اور جو آج کے دن میدان مقابلہ میں غالب رہے گا وہی کامیاب ہوگا۔

(۶۵) یہ طے کر کے جادوگروں نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ یا تو تم اپنا عصا ڈالو یا ہمیں اجازت دو کہ ہم پہلے ڈالیں۔

(۶۶) حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ پہلے تم ہی ڈالو چنانچہ انہوں نے اپنی لاٹھیاں اور رسیاں ڈال دیں اور جادو کی وجہ سے حضرت موسیٰ کو ایسا معلوم ہونے لگا کہ وہ دوڑ رہی ہیں۔

(۶۷) یہ دیکھ کر حضرت موسیٰ کے دل میں ایک طبعی خوف پیدا ہوا۔

(۶۸) ہم نے کہا خوفزدہ ہونے کی بات نہیں تسلی رکھو تم ہی غالب رہو گے۔

(۶۹) اور ڈالو اپنا عصا جو تمہارے دائیں ہاتھ میں ہے وہ ان سب کو نگل جائے گا جو ساحروں نے جادو کا کھیل بنا رکھا ہے اور یہ محض جادوگر کی نظر بندی ہے اور جادوگر حق کے مقابلہ میں جس میدان میں بھی آئے کامیاب نہیں ہوا کرتا۔

(۷۰) چنانچہ حضرت موسیٰ نے اپنا عصا ڈالا۔ تو وہ ان کے سب سانپوں کو نگل گیا۔ اور جادوگر قدرت الٰہی کو دیکھ کر سجدہ میں گر پڑے اور اقرار کر لیا کہ ہم حضرت موسیٰ وہارونؑ کے پروردگار پر ایمان لے آئے ہیں۔

افعال: یُخۡرِجَاکُمۡ: تم کو وہ دونوں نکال دیں، مضارع۔ اسۡتَعۡلٰی: اس نے غلبہ چاہا، بلندی چاہی، ماضی کا صیغہ۔ یَذۡهَبَا: وہ دونوں جائیں، زائل کر دیں، مضارع۔ تَسۡعٰی: وہ کوشش کرتی ہے، وہ دوڑتی ہے، مضارع۔ یُخَیَّلُ: اس کو محسوس ہوتا تھا، اس کے خیال میں ڈالا جاتا تھا، مضارع مجہول۔

السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ

جادو | پس میں ضرور کاٹ ڈالوں گا | تمہارے ہاتھ | اور تمہارے پاؤں | مخالف اطراف سے | اور میں تمہیں ضرور سولی دوں گا

سکھایا ہے۔ سو میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں آمنے سامنے سے کٹوا دوں گا اور تمہیں کھجوروں کے

فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۫ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ﴿٧١﴾

تنوں پر | کھجور کے | اور تمہیں معلوم ہو جائے گا | کہ کون ہم میں سے | سخت اور دیرپا عذاب دینے والا ہے

تنوں پر سُولی چڑھا دوں گا۔ اور تمہیں معلوم ہوجائے گا کہ ہم میں سے کس کا عذاب زیادہ سخت اور باقی رہنے والا ہے

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا

وہ بولے | ہم کبھی ترجیح نہ دینگے تجھے | اس پر جو | آئیں ہمارے پاس | واضح دلیلیں | اور جس نے | ہمیں پیدا کیا

انہوں نے کہا ہم تجھے ہرگز ترجیح نہ دیں گے ان واضح دلائل پر، جو ہمارے پاس آئے ہیں، اور اس (خالق) پر جس نے ہمیں پیدا کیا ہے

فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ۭ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۭ﴿٧٢﴾

پس تو کرلے | جو | تو کرنے والا ہے | بیشک | تُو تو حکم کرسکتا ہے | اس زندگی پر | دنیا کی

سو تم جو کچھ کرنا چاہتے ہو کر ڈالو۔ تمہارا حکم اس دنیا تک ہی (محدود) ہے

اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ

بیشک ہم ایمان لائے ہیں | اپنے ربّ پر | تاکہ وہ بخش دے | ہمیں | ہماری خطائیں | اور وہ (جرم) | جو مجبور کیا تو نے ہمیں | اس (کے کرنے) پر

بیشک ہم اپنے ربّ پر ایمان لے آئے ہیں تاکہ وہ ہماری خطائیں معاف کردے اور یہ بھی، جو تُو نے ہم سے زبردستی

مِنَ السِّحْرِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿٧٣﴾ اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ

جادو سے | اور اللہ ہی | سب سے بہتر | اور باقی رہنے والا ہے | بیشک وہ | جو آیا | اپنے رب کے سامنے

جادو کرایا ہے۔ اور اللہ سب سے بہتر اور (ہمیشہ) باقی رہنے والا ہے۔ یاد رکھو جو کوئی اپنے ربّ کے پاس مجرم

مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ۭ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿٧٤﴾ وَمَنْ يَّاْتِهٖ

مجرم بن کر | تو بیشک اس کیلئے | دوزخ ہے | نہ وہ مرے گا | اس میں | اور نہ جیئے گا | اور جو اس کے پاس آیا

ہوکر آئے گا تو بیشک اس کے لئے جہنم ہے، نہ اسے وہاں موت آئے گی اور نہ وہ زندہ ہوگا۔ اور جو کوئی اس کے پاس

مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ۙ﴿٧٥﴾

مؤمن بن کر | اس نے کئے عمل | اچھے | پس یہی لوگ ہیں جن کے لئے | درجے ہیں | بہت اونچے

مؤمن ہوکر آئے گا اور اس نے نیک عمل کئے ہوں گے تو ایسے لوگوں کے لئے بلند درجے ہیں

جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ

باغات | ہمیشہ رہنے والے | جاری ہیں | جن کے نیچے | نہریں | ہمیشہ رہیں گے | ان میں

ہمیشہ رہنے کے باغ جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے

وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿٧٦﴾ وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ڏ

اور یہ | بدلہ ہے | اس کا جو | پاک رہا (گناہوں سے) | اور بیشک ہم نے وحی کی | موسیٰ کی طرف

اور یہ اس شخص کا بدلہ ہے، جس نے پاکیزہ زندگی اختیار کی۔ اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی

(۷۱) فرعون نے ان کو برا بھلا کہا کہ تم جو میری اجازت بغیر ایمان لے آئے ہو تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بے شک موسیٰؑ تمہارا اُستاد ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے سو میں تمہارے ہاتھ پاؤں الٹی جانب سے کٹوا دوں گا اور کھجور کے تنوں پر تمہیں سولی پر لٹکا دوں گا۔ پھر تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ ہم (فرعون اور اللہ) دونوں میں سے کس کا عذاب زیادہ سخت اور پائیدار ہے۔

(۷۲) ساحروں نے کہا کہ ہم تجھے اللہ پر جس نے ہمیں پیدا کیا اور اس کی قدرت کی صاف دلیلوں پر جو اس وقت حضرت موسیٰؑ کے ہاتھ سے ہم پر ظاہر ہوئی ہیں کبھی ترجیح نہ دیں گے سو تو کر لے جو کچھ تجھے کرنا ہے تُو تو یہی کر سکتا ہے کہ قتل کر کے ہماری اس دنیاوی زندگی کو ختم کر دے سو اس کی ہمیں پروا نہیں۔

(۷۳) اور ہم تو ایمان اس لئے لائے ہیں کہ اللہ ہماری خطائیں اور خاص کر وہ جرم جو تو نے ہمیں جادو کرنے پر مجبور کر کے ہم سے کرایا بخش دے اور اللہ ہی بہتر اور سدا باقی رہنے والا ہے بس اسی کی رحمت ہمیں درکار ہے۔

(۷۴) اور حق بات یہ ہے کہ قیامت کے روز جو شخص اپنے رب کے حضور میں ایک مجرم کی حیثیت سے حاضر کیا جائے گا اس کی سزا دوزخ مقرر ہے جہاں موت و زندگی کی کشمکش میں مبتلا رہے گا۔

(۷۵) اور جو شخص اس کے حضور میں مومن اور نیک ہو کر آئے گا۔ سو ایسے لوگوں کے لئے اللہ کے پاس بڑے اونچے درجے ہیں۔

(۷۶) وہ ہمیشہ کے باغات ہیں جن کے نیچے ندیاں جاری ہوں گی وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہ بدلہ ہو گا اس شخص کا جو دنیا میں گناہ سے پاک رہا۔

افعال: نُّؤۡثِرَ: ہم (ہرگز) مقدم قرار دیں گے' تجھے ترجیح نہ دیں گے' مضارع۔ فَطَرَنَا: اس نے ہم کو پیدا کیا' ماضی معروف۔ تَقۡضِیۡ: تو حکم کرے گا' مضارع۔ اَكۡرَهۡتَنَا: تو نے ہم پر زبردستی کی' ماضی کا صیغہ۔

اسماء: قَاضٍ: قطعی حکم' عمل' اسم فاعل۔

أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا

کہ راتوں رات لے جاؤ | میرے بندوں کو | پھر بنا دے | ان کے لئے | راستہ | سمندر میں | خشک

کہ میرے بندوں کو راتوں رات نکال لے جاؤ اور دریا میں (لاٹھی مار کر) ان کے لئے خشک راستہ بناؤ

لَا تَخَافُ دَرَكًا وَلَا تَخْشَىٰ ﴿٧٧﴾ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِ

خوف نہ کھا | پکڑے جانے کا | اور نہ ڈر (ڈوبنے سے) | پھر ان کا پیچھا کیا | فرعون نے | اپنے لشکر کے ساتھ

نہ تمہیں (فرعون کے) پکڑ لینے کا خوف ہوگا اور نہ (ڈوبنے کا) ڈر۔ پھر فرعون نے اپنے لشکر کے ساتھ ان کا پیچھا کیا

فَغَشِيَهُمْ مِنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿٧٨﴾ وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ

تو ڈھانپ لیا انہیں | سمندر سے | جس چیز نے | ڈھانپ لیا | اور گمراہ کیا | فرعون نے

تو دریا (کی موجوں) نے ان پر چڑھ کر انہیں ڈھانپ لیا (یعنی ڈبو دیا) اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ

قَوْمَهُ وَمَا هَدَىٰ ﴿٧٩﴾ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ قَدْ أَنْجَيْنَاكُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ

اپنی قوم کو | اور سیدھی راہ نہ بتائی | اے بنی اسرائیل! | تحقیق ہم نے نجات دی تمہیں | تمہارے دشمن سے

کردیا اور سیدھے راستہ پر نہ ڈالا۔ اے بنی اسرائیل! ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دلائی

وَوَاعَدْنَاكُمْ جَانِبَ الطُّورِ الْأَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ

اور وعدہ کیا تم سے | طور کے دائیں طرف | اور اتارا ہم نے | تم پر | من

اور کوہِ طور کی دائیں جانب' تم سے (تورات دینے کا) وعدہ کیا اور ہم نے تم پر من و سلویٰ

وَالسَّلْوَىٰ ﴿٨٠﴾ كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَلَا تَطْغَوْا

اور سلویٰ | کھاؤ | ان پاکیزہ چیزوں سے | جو | ہم نے تمہیں دیں | اور حد سے نہ بڑھو

نازل کیا۔ (اور حکم دیا کہ) جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں دی ہیں' انہیں کھاؤ اور اس میں حد سے

فِيهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِي ۖ وَمَنْ يَحْلِلْ عَلَيْهِ

اس میں | کہ پھر اترے | تم پر | میرا غضب | اور جس پر اترتا ہے

نہ نکلنا ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہوگا اور جس پر میرا غضب

غَضَبِي فَقَدْ هَوَىٰ ﴿٨١﴾ وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَ

میرا غضب | تو وہ ہلاک ہوا | اور بلاشبہ میں | بڑا بخشنے والا ہوں | اس کو جو | توبہ کرے اور

نازل ہوا تو وہ ہلاک ہوا۔ اور میں ضرور بخش دوں گا اُس کو جو توبہ کرے اور

آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ ﴿٨٢﴾ وَمَا أَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ

ایمان لے آئے | اور عمل کرے | نیک | پھر ہدایت پر رہے | کیا چیز جلدی لے آئی تجھے | اپنی قوم سے

ایمان لائے اور نیک عمل کرے اور سیدھی راہ پر چلے اور اے موسیٰ! تم نے اپنی قوم سے (آگے چلے آنے

يَا مُوسَىٰ ﴿٨٣﴾ قَالَ هُمْ أُولَاءِ عَلَىٰ أَثَرِي وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ

اے موسیٰ! | اس نے کہا وہ (بھی) | یہ آرہے ہیں | میرے پیچھے | اور میں نے جلدی کی | تیری طرف

میں) کیوں جلدی کی؟ موسیٰ نے کہا کہ اے میرے ربّ! وہ سب میرے پیچھے (آرہے) ہیں' میں نے تیری طرف (آنے کی)

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۷۷) غرض جب فرعون نہ مانا تو ہم نے موسیٰ کو حکم دیا کہ اپنی قوم کو ملک شام کی طرف لے چلو اور اگر فرعون تعاقب کرے تو بحیرۂ قلزم (بحر سویز) میں عصا مار کر ان کے لئے خشک راستہ بنا دو اور نہ فرعون کے تعاقب کا کچھ خوف کرو اور نہ سمندر میں ڈوبنے کا۔

(۷۸) چنانچہ حضرت موسیٰ نے ایسا ہی کیا اور فرعون نے اپنے لشکر سمیت ان کا پیچھا کیا اور جب بنی اسرائیل دریا کی دوسری طرف پہنچے تو پانی چل پڑا اور فرعون لشکر سمیت سمندر میں غرق ہو گیا۔

(۷۹) اور واقعی فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کر دیا اور انہیں سیدھا راستہ نہ بتایا۔

(۸۰) اے بنی اسرائیل! ہم نے تمہیں تمہارے دشمن فرعون سے نجات دی اور تم سے وعدہ کیا کہ **کوہ طور** کے دائیں طرف آؤ جو برکت والا مقام ہے تمہیں **تورات** دی جائے گی پھر اس کے کچھ عرصہ بعد **تیہ** کے سنسان میدان میں تم پر من وسلویٰ اتارا۔

(۸۱) کہ تم ان پاک اور حلال چیزوں میں سے کھاؤ۔ جو ہم نے تمہیں بخشی ہیں اور ان کے ذخیرہ کرنے سے ہماری نافرمانی نہ کرو ورنہ تم پر ہمارا عذاب نازل ہوگا اور جس پر خدا کا غضب نازل ہو سمجھو وہ تباہ ہو گیا۔

(۸۲) اور جو شخص اپنے جرموں سے توبہ کرے اور خلوص دل سے ایمان لا کر نیک عمل کرے اور سیدھے راستے پر چلے تو ہم بخشنے والے بھی بہت بڑے ہیں۔

(۸۳) اور جب اللہ کے حکم سے حضرت موسیٰ اپنے نقیبوں (قبائلی سرداروں) کو تورات حاصل کرنے کے لئے اپنے ہمراہ **طُور** پر لے جانے لگے تو غلبۂ شوق سے انہیں پیچھے چھوڑ کر جلدی سے **طُور** پر جا پہنچے تو حکم ہوا کہ اے موسیٰ تم نے اپنی قوم سے پہلے یہاں آنے میں اتنی جلدی کیوں کی؟

افعال: تَخَافُ: تو ڈرے گا' مضارع۔ غَشِيَهُمْ: ڈھال لیا' چھا گیا' اوپر آ پڑا' ماضی معروف۔

اسماء: اَيْمَن: دایاں' داہنی جانب۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۴) حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ مولیٰ! وہ بھی میرے پیچھے آ رہے ہیں اور میں نے جلدی اس لئے کی کہ تو راضی ہو۔

(۸۵) تب تورات عطا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارے بعد ہم نے تمہاری قوم کو ایک امتحان میں ڈال دیا ہے کہ **سامری** نامی شخص نے انہیں گمراہ کر دیا۔

(۸۶) یہ سن کر حضرت موسیٰ رنج و غصہ میں بھرے ہوئے قوم کی طرف واپس لوٹے اور جا کر ان سے کہا کہ کیا اللہ نے تم سے اچھا وعدہ نہیں کیا تھا کہ تمہاری ہدایت کے لئے کتاب دوں گا کیا اس وعدہ کے پورا ہونے میں کوئی زیادہ عرصہ لگا ہے؟ یا تم خود ہی غضب الٰہی میں آنا چاہتے ہو کہ تم نے ہمارے وعدہ کے خلاف کیا اور بغیر ہمارا انتظار کئے بچھڑے کے مجسمے کی عبادت شروع کر دی۔

(۸۷) وہ بولے ہم نے آپ کے وعدہ کے خلاف کچھ اپنے اختیار سے نہیں کیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ قوم فرعون کے جو سونے کے زیورات ہمارے پاس تھے جو مصر سے رات کو نکلتے وقت ہم اپنے ساتھ ہی لے آئے تھے ہم نے انہیں آگ میں پگھلا دیا۔ اور سامری نے بھی اپنا زیور اس میں ڈال دیا۔

(۸۸) سو اس نے پگھلے ہوئے زیورات سے ایک بولتا ہوا بچھڑے کا بت بنایا۔ پس سامری اور اس کے ہم خیال کہنے لگے کہ تمہارا اور حضرت موسیٰ کا معبود یہی ہے اور موسیٰ بھول کر خدا کی تلاش میں **طور** پر چلا گیا ہے۔

(۸۹) کیا وہ عقل کے اندھے یہ نہیں دیکھتے کہ وہ بچھڑا ان کی کسی بات کا جواب اور انہیں نفع یا نقصان نہیں دے سکتا پھر وہ خدا کیسے ہو سکتا ہے؟

افعال: اَخْلَفْتُمْ: تم نے خلاف کیا' ماضی کا صیغہ۔

اسماء: اَثَرِیْ: میرے نشان' قدم' میرے پیچھے۔ اَوْزَارًا: بوجھ' مجازاً گناہ۔

رَبُّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ﴿٩٠﴾ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ

تمہارا ربّ | تو رحمٰن ہے | پس تم میری پیروی کرو | اور اطاعت کرو | میرے حکم کی | وہ بولے | ہم ہرگز نہ چھوڑیں گے

تمہارا رب بلاشبہ رحمان ہے پس تم میری پیروی کرو اور میرا حکم مانو انہوں نے کہا جب تک موسیٰ

عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ﴿٩١﴾ قَالَ يٰهٰرُوْنُ

اس پر | جمے ہوئے | یہاں تک کہ | واپس آجائے | ہماری طرف | موسیٰؑ | فرمایا موسیٰؑ نے | اے ہارونؑ!

ہمارے پاس نہ لوٹیں ہم برابر اس کی پوجا کرتے رہیں گے۔ موسیٰؑ نے فرمایا اے ہارونؑ!

مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ﴿٩٢﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴿٩٣﴾

کس بات نے روکا تمہیں | جب تونے دیکھا انہیں | کہ وہ گمراہ ہوگئے | کہ تم میری پیروی نہ کرو | تو کیا تونے نافرمانی کی | میرے حکم کی

جب تونے انہیں دیکھا کہ وہ گمراہ ہوگئے ہیں تو تجھے اس بات سے کس نے منع کیا تھا کہ تو میرے پیچھے چلا آتا کیا تُو نے میری نافرمانی کی؟

قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ خَشِيْتُ

اس نے کہا | اے بیٹے میری ماں کے | نہ پکڑیئے | میری داڑھی | اور نہ میرا سر | بیشک مجھے اندیشہ تھا

(ہارونؑ) نے کہا کہ بھائی! میری داڑھی اور سر (کے بالوں) کو نہ پکڑیئے میں اس بات سے ڈرتا

اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ﴿٩٤﴾

کہ تو کہے گا کہ | تونے تفرقہ ڈال دیا | بنی اسرائیل کے درمیان | اور خیال نہ رکھا | میری بات کا

رہا کہ آپ یہ نہ کہیں کہ تم نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا ہے اور میری بات کا خیال نہیں رکھا۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ﴿٩٥﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا

فرمایا | پس کیا حال ہے تیرا | اے سامری! | وہ بولا | میں نے دیکھی تھی | وہ بات | کہ نہ دیکھا تھا ان لوگوں نے

(پھر سامری سے) کہنے لگا کہ سامری! تیرا کیا حال ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے جو کچھ دیکھا تھا وہ اوروں نے نہیں دیکھا

بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ

اسے | پس میں نے مٹھی بھرلی | ایک مٹھی | پاؤں تلے سے | فرشتے کے | تو میں نے وہ ڈال دی (بچھڑے میں) | اور اسی طرح

میں نے فرشتے کے نقش قدم سے ایک مٹھی بھر مٹی اٹھائی تھی پھر وہ میں نے اس (بت) میں ڈال دی تھی اور یہی

سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ﴿٩٦﴾ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ

صلاح دی | مجھے | میرے نفس نے | فرمایا | دور ہوجا | پس بیشک | تیرے لئے ہے | زندگی میں (یہ سزا)

بات میرے نفس کو اچھی لگی تھی۔ موسیٰؑ نے فرمایا کہ جا! عمر بھر تو یہی کہتا رہے گا کہ

اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۠ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ

کہ تو کہا کرے | (مجھے) ہاتھ نہ لگانا | اور بیشک تیرے لئے | ایک وعدہ ہے (عذاب کا) | جس کی مخالفت نہ ہوگی | اور دیکھ

مجھے مت چھوؤ اور تجھ سے ایک اور وعدہ (عذاب بھی) ہے جو تجھ سے قطعاً نہیں ٹلے گا اور اپنے

اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۭ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ

اپنے معبود کی طرف | وہ جس پر تو ہمیشہ رہتا تھا | معتکف | ہم ضرور جلا ڈالیں گے اسے | پھر اسے بکھیر دیں گے

اس معبود کو دیکھ جس کی تو عبادت کرتا رہا ہے۔ ہم اسے جلا دیں گے پھر اس (کی راکھ) کو

آیت نمبر

(۹۰) اور اس وقت حضرت موسیٰ کے بھائی حضرت ہارونؑ نے بھی ان سے کہا تھا کہ اے میری قوم! اس بچھڑے کی وجہ سے تمہارا امتحان لیا گیا ہے اور تمہارا حقیقی رب تو خدائے رحمان ہے پس تم میری پیروی کرو اور میرا کہنا مانو۔

(۹۱) وہ بولے جب تک موسیٰ علیہ السلام ہمارے پاس واپس نہ آئیں گے ہم اسی بچھڑے کی عبادت میں لگے رہیں گے۔

(۹۲) پھر حضرت موسیٰ نے حضرت ہارونؑ سے کہا کہ تم نے انہیں اس گمراہی سے کیوں نہ روکا؟

(۹۳) اور تم نے میری پیروی کیوں نہ کی کیا تم نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی؟ یہ کہہ کر غصے سے ان کی داڑھی اور سر پکڑ لیا۔

(۹۴) حضرت ہارونؑ نے کہا میرے سگے بھائی میری داڑھی اور سر نہ پکڑو۔ اگر میں انہیں روکتا تو کچھ میرا ساتھ دیتے اور کچھ نہ دیتے اور بنی اسرائیل میں نااتفاقی پیدا ہوتی اور تم آ کر مجھ پر الزام لگاتے کہ یہ بے اتفاقی تو نے ہی ڈالی ہے اور میری بات کا لحاظ نہ رکھا اس لئے میں نے تیرے انتظار میں ان پر سختی نہ کی تھی۔

(۹۵) اب حضرت موسیٰ نے سامری کو برا بھلا کہہ کر پوچھا کہ بتا تیرا کیا ماجرا ہے؟

(۹۶) وہ بولا جب ہم مصر سے نکل کر آ رہے تھے اور پیچھے فرعونی لشکر تھا تو میں نے سمندر میں داخل ہوتے وقت حضرت جبرئیل کے گھوڑے کو دیکھا کہ جہاں اس کا کھر پڑتا ہے وہاں سرسبزی پیدا ہو جاتی ہے یہ کیفیت اور کسی نے نہیں دیکھی۔ پس میں نے فرشتہ کے گھوڑے کے پاؤں تلے سے ایک مٹھی خاک کی اٹھالی پھر وہ میں نے بچھڑے کے بت میں ڈال دی میرے نفس نے مجھے یونہی صلاح دی تھی۔

افعال: لَنْ نَّبْرَحَ: ہم ہرگز نہیں ہٹیں گے' برابر رہیں گے' مضارع منفی۔ خَشِیْتُ: میں ڈرا' ماضی۔ فَرَّقْتَ: تو نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے' پھوٹ ڈال دی' ماضی معروف۔ بَصُرْتُ: میں نے دیکھا' مجھے نظر آیا' ماضی کا صیغہ۔ نَبَذْتُهَا: میں نے اس کو ڈال دیا' ماضی معروف۔

اسماء: خَطْبُكَ: تیرا حال' تیری حقیقت' معاملہ۔ قَبْضَةً: تھوڑا سا لے لینا' مٹھی بھر۔ أَثَرِ: نشان و علامت مراد نشان قدم۔

فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿٩٧﴾ إِنَّمَآ إِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِي لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ
دریا میں | اُڑا کر | بیشک تمہارا معبود | اللہ ہے | کہ نہیں کوئی اور معبود | اس کے سوا
اڑا کر دریا میں بکھیر دیں گے۔ بیشک تمہارا معبود صرف وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾ كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ
گھیر رکھا ہے اس نے | ہر چیز کو | علم سے | اسی طرح | ہم بیان کرتے ہیں | آپ سے
اس کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔ اس طرح ہم آپ سے وہ حالات

مِنْ أَنۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ آتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿٩٩﴾ ۚۖ
احوال ان کے | جو پہلے گزر چکے | اور تحقیق ہم نے دیا تمہیں | اپنے پاس سے | ذکر (قرآن)
بیان کرتے ہیں جو پہلے گزر چکے ہیں۔ اور ہم نے آپ کو اپنے پاس سے نصیحت (کی کتاب) عطا فرمائی ہے

مَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ﴿١٠٠﴾ ۙ
جس نے منہ موڑا اس سے | تو بیشک وہ | اُٹھائے گا | قیامت کے دن | ایک بوجھ
جو شخص اس سے منہ پھیرے گا وہ قیامت کے دن (اپنے گناہوں کا) بوجھ اُٹھائے گا۔

خٰلِدِينَ فِيهِ ۖ وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ﴿١٠١﴾ ۙ يَّوْمَ يُنْفَخُ
ہمیشہ رہیں گے وہ اس میں | اور برا ہے | ان کے لئے | قیامت کے دن | وہ بوجھ اٹھانا | جس دن پھونک ماردی جائے گی
(یہ لوگ) اس میں ہمیشہ رہیں گے اور قیامت کے دن ان کا بوجھ اٹھانا ان کے لئے بہت برُا (ثابت) ہو گا۔ جس دن صور

فِي الصُّورِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ﴿١٠٢﴾ ۚۖ يَّتَخَافَتُونَ
صور میں | اور ہم جمع کریں گے | مجرموں کو | اس دن | نیلی پڑی ہوں گی ان کی آنکھیں | چپکے چپکے کہہ رہے ہوں گے
پھونکا جائے گا اور مجرموں کو ہم اس دن ایسی حالت میں جمع کریں گے کہ ان کی آنکھیں (خوف سے) نیلی ہوں گی وہ آپس میں

بَيْنَهُمْ إِنْ لَّبِثْتُمْ إِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٣﴾ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ
آپس میں | کہ تم نہیں ٹھہرے | مگر دس روز | ہم ہی خوب جانتے ہیں | جو کچھ | وہ کہہ رہے ہوں گے
چپکے چپکے باتیں کرتے ہوں گے کہ تم (دنیا میں) صرف دس دن (کے برابر) رہے ہو گے۔ جو کچھ وہ کہتے ہیں ہم اسے خوب جانتے ہیں

إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِنْ لَّبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾ ع وَيَسْــَٔلُونَكَ ع ٥ ١٤
جب کہے گا | ان میں سے اچھا | رائے میں | کہ تم تو نہیں ٹھہرے | مگر صرف ایک دن | اور وہ پوچھتے ہیں آپ سے
اس وقت ان میں سے زیادہ درست رائے والا کہے گا کہ تم تو صرف ایک دن (وہاں) رہے ہو۔ اور (اے پیغمبر!) لوگ

عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ﴿١٠٥﴾ ۙ فَيَذَرُهَا قَاعًا
پہاڑوں کے متعلق | تو کہہ دیں | انہیں بکھیر دے گا | میرا رب | اڑا کر | اسے چھوڑ دے گا | میدان
آپ سے پہاڑوں کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ کہہ دو کہ میرا ربّ ان کو اڑا کر بکھیر دے گا۔ اور زمین کو ہموار میدان

صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾ ۙ لَّا تَرٰى فِيهَا عِوَجًا وَّلَآ أَمْتًا ﴿١٠٧﴾ ؕ يَوْمَئِذٍ
ہموار | تُو نہ دیکھے گا | اس میں | کوئی ٹیڑھا پن | اور نہ کوئی بلندی | اس دن
کر دے گا۔ تم اس میں نہ کوئی ناہمواری دیکھو گے اور نہ کوئی ٹیلہ (اور بلندی)' اس روز سب

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹۷) حضرت موسیٰ نے فرمایا چل دور ہو اور تیری سزا یہ ہے کہ تو زندگی بھر اکیلا رہنے پر مجبور ہوگا اور ہر کسی سے یہ کہتا پھرے گا کہ ''مجھے ہاتھ نہ لگانا'' (چنانچہ بعد میں جو بھی اسے ہاتھ لگاتا تھا دونوں کو بخار چڑھ جاتا تھا) اور تیرے لئے عذاب کا آخری وعدہ قیامت کا دن مقرر ہے جو ضرور پورا ہوگا اور تیرے اس جھوٹے معبود (سونے کے بچھڑے) کو ہم تیرے سامنے جلا کر اس کے ذرے دریا میں بکھیر دیں گے۔

(۹۸) بیشک تمہارا حقیقی معبود تو وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی اور معبود نہیں اور اس کا علم ہر چیز پر چھایا ہوا ہے۔

(۹۹) جس طرح ہم نے ابھی ابھی حضرت موسیٰ کی قوم کا حال بیان کیا ہے اسی طرح ہم پہلے لوگوں کے احوال آپ سے کھول کر بیان کرتے ہیں اور اسی لئے ہم نے آپ پر قرآن نازل کیا ہے۔

(۱۰۰) سو جو شخص اس قرآن سے منہ موڑے گا وہ قیامت کے روز گناہوں کا بھاری بوجھ اپنے سر پر اٹھائے ہوئے ہوگا۔

(۱۰۱) اس حالت میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور قیامت کے دن یہ بوجھ اٹھانا کیسا برا ہوگا۔

(۱۰۲) جس روز صور پھونکا جائے گا اور مجرموں کو جوابدہی کے لئے ہم اپنے حضور میں جمع کریں گے ایسی بری حالت میں کہ ان کی آنکھیں خوف سے نیلی ہو رہی ہوں گی۔

(۱۰۳) اور وہ قیامت کی مصیبتیں دیکھ کر آپس میں چپکے چپکے کہہ رہے ہوں گے کہ تم دنیا میں شاید دس روز سے زیادہ نہیں ٹھہرے۔ یعنی دنیا کی گذشتہ ساری عیش و عشرت ہیچ نظر آئے گی۔

(۱۰۴) جو کچھ وہ اس وقت کہہ رہے ہوں گے ہم ہی اسے خوب جانتے ہیں ہم سے کوئی بات چھپی ہوئی نہیں۔ جبکہ ان میں اچھا ہوشیار آدمی کہہ رہا ہوگا کہ دس دن نہیں بلکہ تم تو گویا دنیا میں صرف ایک دن ٹھہرے ہو۔

(۱۰۵) مشرکین قیامت کا ذکر سن کر مذاقاً کہتے تھے کہ قیامت میں ان عظیم الشان پہاڑوں کا کیا ہوگا ان کو جواب دیا گیا ہے کہ وہ مشرکین آپ سے پہاڑوں کے بارے میں پوچھتے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ میرا رب ایسا قدرت والا ہے کہ ان پہاڑوں کو ذرہ ذرہ کر کے فضا میں اڑا دے گا۔

(۱۰۶) پھر اس زمین کو بالکل صاف ہموار میدان بنا دے گا۔

(۱۰۷) کہ اس میں کوئی اونچ نیچ نہ رہے گی۔

افعال: نُحَرِّقَنَّهٗ: ہم اس کو خوب جلائیں گے' مضارع۔ لَنَنْسِفَنَّهٗ: ہم ضرور ہی بکھیر کر بہا دیں گے' مضارع۔ تُخْلِفَهٗ: تو اس کو خلاف پائے گا' (مراد وعدہ کے خلاف)۔ ظَلْتَ: تو سارے دن لگا' تو ہو گیا' تو برابر لگا رہا۔

اسماء: مِسَاسَ: نہ تو کسی کو چھوئے نہ کوئی تجھے چھوئے۔ زُرْقًا: نیلی' چشم' کبود چشم۔ اَمْثَلُهُمْ: ان میں بہتر' اور نیک۔ طَرِيْقَةً: روش' راہ' دین۔ اَمْتًا: ٹیلا' اونچان' نشیب و فراز۔ صَفْصَفًا: چٹیل میدان' ہموار زمین۔ قَاعًا: نرم' ہموار' نشیبی میدان جو پہاڑوں سے دور ہو۔

يَتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ

سب پیچھے چلیں گے | ایک پکارنے والے کے | کہ انحراف نہ ہوگا | اس سے | اور دب جائیں گی | سب آوازیں

ایک پکارنے والے (فرشتے) کے پیچھے چلیں گے جس کے سامنے انحراف کی جرات نہ ہوگی اور رحمان کے سامنے تمام

لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿۱۰۸﴾ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ

رحمان کے سامنے | پس تو نہ سنے گا | مگر آہستہ آواز | اس دن | نفع نہ دے گی | کوئی سفارش

آوازیں پست ہوجائیں گی سو تم بہت پست آواز کے سوا کچھ نہ سنو گے۔ اس دن شفاعت فائدہ نہ دے گی

اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿۱۰۹﴾ يَعْلَمُ مَا

مگر اسی کی | جس کو اجازت دے گا | رحمان | اور پسند کرے گا | اس کی | بات | وہ جانتا ہے | جو کچھ

سوائے اس شخص کے کہ جسے رحمان اجازت دے دے اور اس کی بات کو پسند فرمائے۔ جو کچھ ان کے آگے ہے

بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَعَنَتِ

ان کے سامنے ہے | اور جو کچھ | ان کے پیچھے ہے | اور لوگ نہیں احاطہ کرسکتے | اس کو | علم سے | اور جھکے ہوئے ہوں گے

اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے وہ اس کو جانتا ہے اور لوگ اپنے علم سے اس کا کچھ احاطہ نہیں کرسکتے اور اس

الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؕ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿۱۱۱﴾

سب چہرے | ہمیشہ زندہ اور قائم کے سامنے | اور نامراد ہوا وہ | جس نے | بوجھ اٹھایا | ظلم کا

زندہ و قائم ربّ کے سامنے سب سر جھک جائیں گے اور جس نے نافرمانی کا بوجھ اٹھایا وہ نامراد ہوگا۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا

اور جو کرتا ہے عمل | نیک | اور وہ مومن (بھی) ہو | تو نہ اسے خوف ہوگا | کسی ظلم کا

اور جو کوئی نیک کام کرے اور وہ مؤمن بھی ہو تو اسے نہ ظلم کا خوف ہوگا

وَّلَا هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ

اور نہ کسی نقصان کا | اور اسی طرح | ہم نے نازل کیا | اس قرآن کو | عربی میں | اور ہم نے طرح طرح سے بیان کئے | اس میں

اور نہ نقصان کا اور اسی طرح ہم نے قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ہے اور اس میں طرح طرح کے

مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾

ڈراوے | تاکہ وہ | پرہیزگاری کریں | یا وہ پیدا کردے | ان کے لئے | کوئی نصیحت

ڈراوے بیان کردیئے ہیں تاکہ لوگ پرہیزگاری اختیار کریں یا وہ ان کے لئے (سامانِ) نصیحت مہیا کردے

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ

پس بلند و برتر ہے | اللہ | بادشاہ | سچا | اور جلدی نہ کیجئے | قرآن (کے پڑھنے) میں | اس سے پہلے

سو بڑے رتبے والا ہے وہ اللہ جو بادشاہِ حقیقی ہے۔ اور (اے نبیؐ) قرآن کے معاملے میں جلدی نہ کیا کرو جب تک

اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۫ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾

کہ پوری کی جائے | آپ کی طرف | اس کی وحی | اور دعا کیجئے | اے میرے رب! | بڑھادے مجھے | علم میں

کہ آپؐ پر پوری وحی نازل نہ ہوچکے۔ اور کہہ کہ اے میرے ربّ! میرے علم میں اضافہ کر۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۰۸) قیامت کے روز جب فرشتہ حشر کے میدان میں حاضر ہونے کے لئے اعلان عام کرے گا تو سب لوگ اس کی آواز پر دوڑے چلے جائیں گے کوئی ادھر ادھر نہ ہو سکے گا اور خوف کے مارے اللہ کے حضور میں سب آوازیں دب جائیں گی اور صرف کھسر پھسر سنائی دے گی۔

(۱۰۹) اور اس روز کسی کی سفارش کسی کے کچھ کام نہ آئے گی مگر جس کو سفارش کرنے اور بولنے کی اللہ اجازت بخشے گا وہی سفارش کر سکے گا چنانچہ سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اور پھر تمام انبیاء و صالحین کو شفاعت کی اجازت ملے گی۔

(۱۱۰) اور جو کچھ مخلوق کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے، سب اللہ جانتا ہے اور وہ اپنے علم سے اللہ کی ذات و صفات کا احاطہ نہیں کر سکتے۔

(۱۱۱) اور وہ ہمیشہ زندہ و قائم رہنے والے مالک کے حضور میں سر جھکائے ہوئے ہوں گے اور جس شخص کی گردن پر گناہوں کا بوجھ ہوگا بس وہی نامراد رہے گا۔

(۱۱۲) اور جو مومن خلوص کے ساتھ اعمال نیک کرتے ہیں قیامت میں نہ انہیں بے انصافی کا کوئی خوف ہوگا، اور نہ ان کا حق مارا جائے گا۔

(۱۱۳) جس طرح ہم نے اوپر محشر کے احوال کھول کر بیان کر دیئے ہیں اسی طرح ہم نے یہ قرآن عربی میں آپؐ پر نازل کیا ہے اور اس میں بدل بدل کر مختلف عنوانوں سے ڈراوے اور آئندہ کے خوفناک حالات بیان کر دیئے ہیں تاکہ لوگ پرہیزگاری اختیار کریں اور تاکہ ان میں غور و فکر کرنے کا مادہ پیدا ہو جائے۔

(۱۱۴) پس بہت اونچی شان والا ہے اللہ بادشاہ حقیقی، اور نزول آیات کے وقت جب تک آپؐ پر قرآن کی وحی پوری نازل نہ ہو چکے اس کے پڑھنے میں جلدی نہ کیا کیجئے (اس بات کا کوئی خطرہ نہیں کہ آپؐ سے قرآن کا کوئی لفظ چھوٹ جائے گا، بلکہ اس کی حفاظت تو اللہ تعالیٰ نے خود کرنی ہے) اور اللہ کی جناب میں یوں دعا کیا کیجئے کہ اے میرے رب! میرا علم زیادہ کر۔

افعال: خَشَعَتْ: دب گئی، نیچی ہوگئی، پست، عاجز ہوگئی، ماضی۔ عَنَتِ: جھک گئے، ذلیل ہو گئے، ماضی کا صیغہ۔ يُحْدِثُ: وہ پیدا کر دے، مضارع۔ تَعْجَلْ: تو جلدی کرے، مضارع کا صیغہ۔

اسماء: هَمْسًا: قدم کی چاپ، آہٹ۔ هَضْمًا: کم کرنا، توڑنا، شکست حق، نیکیوں کی کمی۔

وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ

اور ہم نے عہد لیا | آدمؑ سے | اس سے پہلے | سو وہ بھول گیا | اور نہ | پایا ہم نے

اور ہم نے اس سے پہلے آدمؑ سے عہد لیا تھا مگر وہ بھول گئے اور ہم نے ان میں

لَهٗ عَزْمًا ﴿١١٥﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا

اس میں | پختہ ارادہ | اور جب ہم نے کہا | فرشتوں سے | کہ تم سجدہ کرو آدمؑ کو | تو سجدہ کیا سب نے

پختہ عزم نہیں پایا۔ اور (یاد کیجئے) جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ تم آدمؑ کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا

اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ﴿١١٦﴾ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ

ابلیس کے سوا | اس نے انکار کیا | ہم نے کہا | اے آدمؑ! | بلاشبہ یہ | دشمن ہے | تیرا | اور تیری بیوی کا

ابلیس کے سوا، اُس نے انکار کیا۔ پس ہم نے کہا کہ اے آدمؑ! یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے

فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿١١٧﴾ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا

سو وہ نکال نہ دے تم دونوں کو | جنت سے | پھر تمہیں تکلیف ہو | بیشک تیرے لئے | کہ نہ تو بھوکا رہے | اس میں

(دیکھنا) وہ تمہیں جنت سے نکلوا نہ دے، ورنہ مشقت میں پڑ جاؤ گے۔ یہاں تم نہ بھوکے رہو گے

وَلَا تَعْرٰى ﴿١١٨﴾ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿١١٩﴾

اور نہ ننگا | اور یہ کہ نہ تم پیاسے رہو گے | اس میں | اور نہ | دھوپ میں (رہو گے)

اور نہ برہنہ، اور نہ یہاں پیاسے رہو گے اور نہ دھوپ برداشت کرنی ہوگی

فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ

پھر وسوسہ ڈالا | اس کو | شیطان نے | اس نے کہا | اے آدمؑ! | کیا میں بتاؤں تجھے | ایک درخت

تو شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈال دیا، اُس نے کہا کہ اے آدمؑ! بھلا میں تمہیں ہمیشگی کا درخت

الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿١٢٠﴾ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا

ہمیشگی کا | اور بادشاہی | جو پرانی نہ ہو | پھر دونوں نے کھالیا | اس (درخت) سے | تو ظاہر ہوگئے | اُن پر | ان کے ستر

بتادوں اور ایسی بادشاہی بتا دوں جو کبھی پرانی نہ ہو۔ پھر انہوں نے اس میں سے کھا لیا تو ان پر ان کے ستر ظاہر ہوگئے

وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۫ وَعَصٰٓى

اور دونوں لگے | چپکانے | اپنے اوپر | پتے | جنت کے | اور قصور ہوا

اور وہ اپنے (جسم کے) اوپر جنت کے پتے چپکانے لگے۔ اور آدمؑ سے اپنے ربّ کے

اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿١٢١﴾ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ

آدمؑ سے | اپنے ربّ کا | تو وہ بہک گیا | پھر اس کو چن لیا | اس کے ربّ نے | پس توبہ قبول کی | اس کی

حکم میں کوتاہی ہوئی اور وہ غلطی میں پڑ گئے۔ پھر ان کے ربّ نے انہیں مقبول بنالیا ان پر توجہ فرمائی

وَهَدٰى ﴿١٢٢﴾ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا ۢ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ

اور راہ دکھادی | فرمایا | تم دونوں اُتر جاؤ | یہاں سے | سب | تم میں سے بعض | بعض کے | دشمن ہوں گے

اور ان کو ہدایت دی۔ فرمایا تم دونوں (آدمؑ و ابلیس) یہاں سے نیچے اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۱۵) اور ہم نے آدمؑ سے عہد لیا تھا (کہ ایک خاص درخت کے قریب نہ جانا) مگر ہم نے ان میں عہد کی پختگی نہ پائی۔

(۱۱۶) اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو تعظیم کا سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔

(۱۱۷) اس کے بعد ہم نے آدم سے کہا کہ یقین جانو کہ یہ شیطان تمہارا اور تمہاری بیوی کا سخت دشمن ہے کہیں وہ تم کو جنت سے نکلوا نہ دے پھر تمہیں سخت تکلیف اٹھانی پڑے۔

(۱۱۸) کیونکہ تمہیں جنت میں نہ تو بھوک لگتی ہے نہ عریانی کا کوئی اندیشہ ہے۔

(۱۱۹) اور نہ ہی تمہیں پیاس ستاتی ہے اور نہ دھوپ۔

(۱۲۰) پس شیطان نے حضرت آدمؑ کے دل میں یہ وسوسہ ڈال دیا کہ یہ شجرۂ ممنوعہ شجرۂ خلد (ابدی زندگی کا درخت) ہے اور اس کے پھل کی تاثیر میں تمہیں نہ ختم ہونے والی حکمرانی ملے گی۔

(۱۲۱) پھر حضرت آدمؑ اور حواؑ دونوں نے اس کا پھل کھالیا تو ان پر ان کی شرمگاہیں کھل گئیں اور وہ اپنے ستروں پر جنت کے پتے چپکا کر خود کو چھپانے لگے واقعی آدم علیہ السلام نے شیطان کے بہکاوے میں آ کر اور وہ پھل کھا کر اپنے رب کی نافرمانی کی اور راہ حق (اطاعت الٰہی پر ثابت قدم رہنے) سے بہک گئے۔

(۱۲۲) پھر بہت مدت تک ان کی آہ وزاری کی وجہ سے اللہ نے ان کی شان بڑھادی، اور ان کی توبہ قبول فرمائی۔ اور اپنی رضامندی کا راستہ دکھایا۔

انعال: نَجِدْ: ہم نے نہیں پایا، مضارع۔ تَعْرٰی: تو ننگا ہوگا، برہنہ ہوگا، مضارع۔ تَجُوْعَ: تو بھوکا رہے، تجھے بھوک لگے، مضارع کا صیغہ۔ وَ تَظْمَؤُا: تو پیاسا رہے، تشنہ رہے، مضارع کا صیغہ۔ تَضْحٰی: تو دھوپ کھائے، تجھے دھوپ کی تپش ستائے، مضارع۔ اَدُلُّكَ: میں تجھ کو بتاؤں، مضارع کا صیغہ۔ اَكَلَا: ان دونوں نے کھایا، ماضی کا صیغہ۔ غَوٰی: بہک جانا، بے راہ ہونا، ناکام ہونا، ماضی معروف۔ يَبْلٰی: فنا نہیں ہوگا، مضارع۔ يَخْصِفَانِ: وہ دونوں چپکانے لگے، مضارع۔

فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ

پس اگر آئے تمہارے پاس | میری طرف سے ہدایت | تو جس نے پیروی کی | میری ہدایت کی | تو نہ وہ گمراہ ہوگا

پھر اگر تمہیں میری طرف سے پیغام ہدایت پہنچے تو جو کوئی میری ہدایت کی پیروی کرے گا تو وہ نہ تو گمراہ ہوگا

وَلَا يَشْقَىٰ ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا

اور نہ تکلیف پائے گا | اور جس نے منہ موڑا | میرے ذکر سے | تو بیشک اس کی | زندگی | تنگ ہوگی

اور نہ تکلیف پائے گا۔ اور جو کوئی میری یاد سے منہ پھیر لے گا تو بیشک اس کی معیشت (زندگی) تنگ ہوگی

وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ﴿١٢٤﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَىٰ

اور ہم اسے اٹھائیں گے | قیامت کے دن | اندھا | وہ کہے گا | اے میرے ربّ! | کیوں اٹھایا تونے مجھے | اندھا

اور قیامت کے دن ہم اُس کو اندھا کر کے اٹھائیں گے وہ کہے گا اے میرے ربّ! تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا ہے

وَقَدْ كُنتُ بَصِيرًا ﴿١٢٥﴾ قَالَ كَذَٰلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا ۖ

اور میں تو تھا | آنکھوں والا | وہ فرمائے گا | اسی طرح | تیرے پاس آئیں | ہماری آیتیں | تو تُو نے انہیں بھلا دیا

میں تو دنیا میں آنکھوں والا تھا۔ حکم ہوگا اسی طرح تیرے پاس ہمارے نشانات آیا کرتے تھے مگر تُو نے ان کو بھلا

وَكَذَٰلِكَ الْيَوْمَ تُنسَىٰ ﴿١٢٦﴾ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي مَنْ أَسْرَفَ

اور اسی طرح | آج | تو (بھی) بھلا دیا جائے گا | اور اسی طرح | ہم سزا دیتے ہیں | جو حد سے نکل جائے

دیا تھا اور اسی طرح آج تجھے بھی بھلایا جارہا ہے اور اسی طرح ہم اُس کو بدلہ دیں گے جس نے زیادتی کی

وَلَمْ يُؤْمِن بِآيَاتِ رَبِّهِ ۚ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَىٰ ﴿١٢٧﴾

اور نہ ایمان لائے | آیتوں پر | اپنے ربّ کی | اور عذاب | آخرت کا | زیادہ سخت | اور زیادہ باقی رہنے والا ہے

اور اپنے ربّ کی آیتوں پر ایمان نہیں لایا۔ اور آخرت کا عذاب یقیناً بہت سخت اور دیرپا ہے۔

أَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ

پس کیا ہدایت نہ دی | انہیں | کتنی | ہلاک کردیں ہم نے | ان سے پہلے | قومیں | کہ وہ چلتے پھرتے ہیں

کیا اس بات نے ان کی رہنمائی نہیں کی کہ ان سے پہلے ہم نے کتنی قوموں کو ہلاک کردیا جن کے رہنے کے گھروں

فِي مَسَاكِنِهِمْ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّأُولِي النُّهَىٰ ﴿١٢٨﴾ وَلَوْلَا

ان کے مکانوں میں | بلاشبہ اس میں | نشانیاں ہیں | عقل والوں کے لئے | اور اگر نہ ہوتا

میں اب یہ چل پھر رہے ہیں۔ بیشک اس میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور اگر آپ کے ربّ

كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَأَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿١٢٩﴾ فَاصْبِرْ

حکم | پہلے سے | آپ کے ربّ کا | تو (عذاب) لازم تھا | اور ایک میعاد | مقرر | پس صبر کیجئے

کی طرف سے پہلے ہی حکم صادر نہ ہوچکا ہوتا اور وقت مقرر نہ ہوتا تو ان پر عذاب آنا لازم ہوجاتا۔ پس جو کچھ

عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

ان باتوں پر | جو وہ کہتے ہیں | اور تسبیح کریں | تعریف کے ساتھ | اپنے ربّ کی | پہلے | طلوع ہونے سے | سورج کے

وہ کہتے ہیں اس پر صبر کیجئے اور اپنے ربّ کی تعریف کے ساتھ تسبیح بیان کیجئے سورج کے طلوع ہونے سے پہلے

(١٢٣) شجرۂ ممنوعہ کا پھل کھانے کے بعد اللہ نے یہ حکم دیا کہ تم دونوں میاں بیوی جنت سے نیچے اتر جاؤ۔ اب تمہاری اولاد سے ایک دوسرے کا دشمن اور مدمقابل ہوا کرے گا۔ پس زمین میں اگر ہماری طرف سے کوئی شخصیت ہدایت لے کر تمہارے پاس آئے تو جو کوئی اس کی پیروی کرے گا وہ نہ تو گمراہ ہوگا اور نہ اسے کوئی تکلیف پہنچے گی۔

(١٢٤) اور جو کوئی میری یاد سے منہ موڑے گا دنیا میں اس کی زندگی تنگی اور تفکرات میں گزرے گی اور ہم قیامت کے روز اسے آنکھوں سے اندھا اور پریشان حال اٹھائیں گے۔

(١٢٥) وہ کہے گا اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا میں تو دنیا میں آنکھوں والا تھا۔

(١٢٦) حکم ہوگا کہ جس طرح تیرے پاس ہماری آیتیں آئیں تو تُو نے ان کو بھلا دیا نہ ان پر عمل کیا نہ ان سے عبرت حاصل کی اسی طرح آج ہم نے بھی تجھے بھلا دیا اور بینائی سے محروم کر دیا۔

(١٢٧) اور جو شخص اللہ کے حدود سے بڑھ گیا اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لایا۔ ہم اسے اسی طرح سزا دیں گے اور البتہ عذاب آخرت سخت اور دیرپا ہے۔

(١٢٨) اگر کفار قریش ہدایت حاصل کرنا چاہیں تو پہلی ہلاک شدہ قوموں کے کھنڈرات عبرت کے لئے کافی ہیں جن پر سے یہ اپنے اسفار کے دوران ہو کر گزرتے ہیں کیونکہ ان میں عقلمندوں کے لئے عبرت کا کافی سامان ہے۔

(١٢٩) اگر ازل میں عذاب کے لئے ایک وقت مقرر نہ ہو چکا ہوتا تو ان لوگوں پر فوراً عذاب کا آجانا لازم تھا۔

افعال: اِهْبِطَا: تم دونوں اترو، امر کا صیغہ۔ نَسِيْتَهَا: تو ان کو بھول گیا، ترک کر دیا یعنی ایمان لانا۔ تُنْسٰى: تو بھلا دیا جائے گا، فراموش کر دیا جائے گا، مضارع۔ اَسْرَفَ: وہ حد سے تجاوز کر گیا، ماضی۔

اسماء: ضَنْكًا: تنگ، تنگ ہونا، مصدر۔

وَقَبْلَ غُرُوبِهَا ۚ وَمِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ

اور پہلے | غروب ہونے سے اس کے | اور کچھ اوقات میں | رات کے | پس تسبیح کریں | اور اطراف میں | دن کے

اور اس کے ڈوبنے سے پہلے اور رات کی بعض گھڑیوں میں بھی تسبیح کیا کیجئے اور دن کے اطراف میں بھی

لَعَلَّكَ تَرْضَىٰ ﴿١٣٠﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ

تاکہ تم خوش ہو جاؤ | اور آپ نہ دوڑائیں | اپنی نظر | ان چیزوں کی طرف | کہ فائدہ دیا ہم نے | ان سے

تاکہ آپ اس سے خوش ہوں اور آپؐ ان چیزوں کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھئے جو ہم نے کافروں کے مختلف

أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَرِزْقُ

مختلف لوگوں کو | آرائش | دنیا کی زندگی کی | تاکہ ہم انہیں آزمائیں | اس میں | اور رزق

گروہوں کو دے رکھی ہیں یہ محض دنیا کی رونق ہے تاکہ ہم اس میں انہیں آزمائیں اور آپ کے رب

رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ﴿١٣١﴾ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ

آپ کے رب کا | بہتر | اور دیرپا ہے | اور حکم دو | اپنے گھر والوں کو | نماز کا | اور قائم رہو

کا عطا کردہ رزق بہتر اور دیر تک قائم رہنے والا ہے۔ اور آپؐ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجئے اور (خود بھی) اس پر

عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ ﴿١٣٢﴾

اس پر | ہم نہیں مانگتے تجھ سے | کوئی رزق | ہم ہی | روزی دیتے ہیں تجھے | اور انجام (نیک) | پرہیزگاری ہی کا ہے

قائم رہئے ہم آپ سے روزی کے طالب نہیں۔ بلکہ ہم آپ کو رزق دیتے ہیں اور اچھا انجام پرہیزگاری ہی کا ہے

وَقَالُوا لَوْلَا يَأْتِينَا بِآيَةٍ مِّن رَّبِّهِ ۚ أَوَلَمْ تَأْتِهِم بَيِّنَةُ

اور وہ کہتے ہیں | کیوں نہیں | آتی ہمارے پاس | کوئی نشانی | اس کے رب کی طرف سے | کیا نہیں آئی ان کے پاس | واضح نشانی

اور وہ کہتے ہیں کہ یہ اپنے ربّ کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتا؟ کیا ان کے پاس پہلی کتابوں (میں مذکور)

مَا فِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ﴿١٣٣﴾ وَلَوْ أَنَّا أَهْلَكْنَاهُم بِعَذَابٍ

جو ہے | پہلے صحیفوں میں | اور اگر ہم | ہلاک کردیتے ان کو | کسی عذاب سے

واضح دلیل آ نہیں پہنچی۔ اور اگر ہم انہیں (رسولوں کے) آنے سے پہلے کسی عذاب سے

مِّن قَبْلِهِ لَقَالُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ

اس سے پہلے | تو وہ کہتے | اے ہمارے رب! | کیوں نہیں | بھیجا تو نے | ہماری طرف | کوئی رسول | کہ ہم پیروی کرتے

ہلاک کردیتے' تو یہ کہتے کہ اے ہمارے ربّ! تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہیں بھیجا کہ اس سے پہلے

آيَاتِكَ مِن قَبْلِ أَن نَّذِلَّ وَنَخْزَىٰ ﴿١٣٤﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوا ۖ

تیری آیتوں کی | اس سے پہلے | کہ ہم ذلیل ہوں | اور رسوا ہوں | آپ کہہ دیں | ہر ایک | منتظر ہے | پس تم (بھی) انتظار کرو

کہ ہم ذلیل و خوار ہوتے' تیرے احکام پر عمل کرتے۔ آپؐ کہہ دیں ہر ایک منتظر ہے سو تم بھی انتظار کرو

فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ أَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدَىٰ ﴿١٣٥﴾ ع

سو عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا | کہ کون ہیں | سیدھے راستہ والے | اور کون ہے | جس نے ہدایت پائی

پس جلد ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون سیدھے راستے پر چلنے والا ہے اور کون ہدایت پانے والا ہے

آیت نمبر

آسان تفسیر

(١٣٠) پس آپؐ کفار کی بدزبانیوں پر صبر کریں اور اللہ کی حمد و تسبیح کیا کریں۔ سورج کے نکلنے اور اس کے ڈوبنے سے قبل (صبح اور عصر کے وقت) اور رات کے اوقات (مغرب وعشا) میں اور دن کے اطراف (ظہر) میں کہ اس وقت پہلے پہر کا آخر اور دوسرے پہر کا اول ملتے ہیں تاکہ آپؐ پر انعام الٰہی ہو اور آپؐ اس سے راضی ہوں۔

(١٣١) آپؐ دنیا کے اس ظاہری بناؤ سنگھار کی طرف خواہش کی نظر سے نہ دیکھیں جس سے ہم نے مختلف قسم کے لوگوں کو اس لئے فائدہ پہنچایا ہے کہ ہم انہیں ان نعمتوں میں آزمائیں کہ کون شکر الٰہی کرتا اور کون ناشکری کرتا ہے کیونکہ آپ کو جو روزی اللہ کی طرف سے عطا ہوئی ہے۔ (یعنی آخرت کی نعمتیں وغیرہ) وہی بہتر اور زیادہ پائیدار ہے۔

(١٣٢) اور اپنے گھر والوں کو نماز قائم کرنے کا حکم دیں اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہیں ہم آپ سے کوئی رزق تو مانگتے نہیں ہم تو صرف بندگی چاہتے ہیں اور رزق تو ہم خود تمہیں دیتے ہیں اور اگر پرہیزگاری کرو گے تو انجام اچھا ہوگا۔
(ف) اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے پوری امت کو خطاب ہے۔

(١٣٣) مشرکین کہتے ہیں کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے رسول ہیں تو ان کے پاس خدا کی طرف سے تصدیق نبوت کے لئے کوئی معجزہ کیوں نہیں آتا؟ کیا پہلے صحیفوں میں جو آپ کے متعلق صحیح بشارات درج ہیں وہ ان کے لئے کافی نہیں؟

(١٣٤) اور اگر ہم کفار مکہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے تو وہ کہتے کہ اے رب! ہمیں اس طرح ذلت کی موت مارنے سے پہلے تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیج دیا؟ کہ ہم تیرے حکموں پر چلتے مگر اب آپ کی بعثت کے بعد تو ان کا کوئی عذر قبول نہ ہوگا۔

(١٣۵) ان سے کہہ دیجئے کہ آخری نتیجہ کا ہر شخص منتظر ہے تم بھی انتظار کرو پھر تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ کون سیدھے راستے پر ہے تم یا اہل ایمان؟

افعال: اَرْسَلْتَ: تو نے بھیجا، ماضی۔ نَذِلَّ: ہم ذلیل ہوں، مضارع۔
اسماء: زَهْرَةَ: رونق، خوبی، تازگی، سرسبزی، زینت۔ السَّوِيِّ: سیدھا، درست، صحیح۔

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَاۗءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَّاثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ انبیاء مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | ایک سو بارہ آیتیں اور سات رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ① مَا يَاْتِيْهِمْ

قریب آ گیا | لوگوں کے لئے | ان کا حساب | اور وہ | غفلت میں | منہ موڑ رہے ہیں | نہیں آتا ان کے پاس

لوگوں کے لئے حساب کا وقت قریب آ پہنچا ہے اور وہ غفلت میں (پڑے) منہ موڑے ہوئے ہیں ان کے پاس ان کے ربّ کی طرف سے

مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ②

کوئی ذکر | ان کے ربّ کی طرف سے | نیا | مگر | وہ اس کو سنتے ہیں | اور وہ | کھیلتے ہیں

جو نئی نصیحت آتی ہے تو وہ اسے سنتے ہیں مگر اس طرح کہ وہ کھیل کود میں لگے رہتے ہیں۔

لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا هَلْ

غافل (ہیں) | ان کے دل | اور | چھپ کر کرتے ہیں | سازشیں | وہ لوگ | جو ظالم ہیں | (کہ) نہیں

ان کے دل غافل ہیں۔ اور ظالم لوگ چپکے چپکے سرگوشیاں کرتے ہیں کہ یہ (نبی) تم جیسا

هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ③

یہ شخص | مگر آدمی ہے | تم ہی جیسا | پس کیا تم آتے ہو | جادو کے پاس | اور | تم | دیکھتے ہو

ایک بشر ہی تو ہے (اور کہتے ہیں) کیا تم دیدہ و دانستہ جادو کی پیروی کرو گے۔

قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ

رسول نے کہا | میرا رب (ہی) | جانتا ہے | ہر بات | آسمان | اور زمین میں | اور وہی

پیغمبر نے کہا کہ میرا رب زمین اور آسمان کی ہر بات کو جانتا ہے اور وہ خوب

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ④ بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ بَلِ افْتَرٰىهُ

سننے والا جاننے والا ہے | بلکہ | وہ کہتے ہیں | خیالات ہیں | خواب کے | بلکہ | خود اس نے بنا لیا ہے اس کو

سننے والا اور جاننے والا ہے بلکہ انہوں نے کہا کہ یہ (قرآن) پریشان خیالات ہیں بلکہ (پیغمبر نے) از خود بنا لیا ہے

بَلْ هُوَ شَاعِرٌ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ⑤

بلکہ | وہ (تو) شاعر ہے | پس وہ لے آئے ہمارے پاس | کوئی (ایسا) معجزہ | جیسے (دے کر) بھیجے گئے تھے | پہلے (رسول)

بلکہ وہ ایک شاعر ہے۔ اسے چاہئے کہ جس طرح پہلے نبیوں کو بھیجا گیا تھا وہ بھی ہمارے پاس کوئی نشانی لے کر آئے۔

مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ⑥

نہیں ایمان لائی | ان سے پہلے | کوئی بستی | جس کو ہم نے ہلاک کر دیا | پس کیا وہ | ایمان لے آئیں گے

ان سے پہلے ہم نے جس بستی کو بھی ہلاک کیا وہ (معجزے دیکھ کر بھی) ایمان نہیں لائے تھے تو کیا یہ لوگ ایمان لے آئیں گے؟

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ

اور نہیں بھیجے ہم نے (رسول) | آپ سے پہلے | مگر آدمی (ہی) | وحی کرتے تھے ہم | ان کی طرف | پس پوچھ لو | اہل علم سے

اور آپ سے پہلے ہم نے آدمیوں ہی کو پیغمبر بنا کر بھیجا جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے اگر تم اس بات کو نہیں جانتے

سورۂ انبیاء

اس سورت میں نبیوں کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(١) قیامت کا وقت جس میں اعمال کا حساب و کتاب اور جزاء وسزا ہوگی وہ سر پر کھڑی ہے مگر منکرین اس کی طرف سے بالکل بے پرواہیں اور اس کی کوئی تیاری نہیں کرتے بلکہ اس کا ذکر سنتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور غفلت میں پڑے رہتے ہیں۔

(٢) ان کی فطرت ہی ایسی ہے کہ جب کبھی کوئی نبی اللہ کی طرف سے ان کے پاس نصیحت لاتا ہے تو وہ لا پرواہی سے اسے سنتے ہیں کچھ غور نہیں کرتے اور اپنے کھیل تماشوں میں ہی مصروف رہتے ہیں۔

(٣) وہ ظالم دلوں کی غفلت کے سبب کلام الٰہی کا مذاق اڑاتے ہیں اور خفیہ طور پر مشورے کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو ہماری طرح کا ایک آدمی ہے وہ تو فقط ایک جادوگر ہے۔ پس تم آنکھوں دیکھتے اس کے جادو میں کیوں پھنستے ہو؟

(٤) پیغمبرؑ نے کہا کہ تم کتنے ہی چھپ کر مشورے کرو۔ اللہ کو سب کچھ معلوم ہے وہ تو زمین و آسمان کی ہر بات کو جانتا ہے اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

(۵) وہ کفار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ایک ہی الزام نہیں لگاتے۔ بلکہ کبھی کہتے ہیں کہ خواب کے پریشان خیالات ہیں۔ یہ کوئی خدائی کلام نہیں بلکہ خود اس نے اپنے دل سے بنالیا ہے کبھی کہتے ہیں وہ تو ایک شاعر ہے پس اگر وہ خدا کا سچا رسول ہے تو وہ ہمارے پاس کوئی ایسا معجزہ کیوں نہیں لے آتا۔ جیسے پہلے رسولوں نے معجزے دکھائے تھے۔ جیسے موسیٰؑ کی عصا یا صالحؑ کی اونٹنی وغیرہ۔

(٦) جن بستیوں (سدوم وغیرہ) کو ان کے رہنے والوں کی سرکشی کی سزا میں ہم نے ہلاک کردیا جب وہی بڑے بڑے ظاہری معجزے دیکھ کر بھی ایمان نہ لائے تو یہ اہل مکہ معجزے دیکھ کر کب ایمان لانے والے ہیں؟

افعال: يَأْتِنَا: وہ لے آئے ہمارے پاس، مضارع۔
اسماء: لَاهِيَةً: لَاهِیٌ واحد، غافل لہو میں پڑے ہوئے۔

اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۞٧ وَمَا جَعَلۡنٰهُمۡ جَسَدًا لَّا يَاۡكُلُوۡنَ الطَّعَامَ

اگر تم | نہیں جانتے | اور نہیں بنائے تھے ہم نے ان کے | ایسے جسم | کہ نہ کھائیں | کھانا

تو اہل علم سے پوچھ لو۔ اور ہم نے ان (انبیاء) کے ایسے جسم نہیں بنائے تھے جو کھانا نہ کھائیں

وَمَا كَانُوۡا خٰلِدِيۡنَ ۞٨ ثُمَّ صَدَقۡنٰهُمُ الۡوَعۡدَ فَاَنۡجَيۡنٰهُمۡ

اور نہ ہی | وہ ہمیشہ رہنے والے تھے | پھر | سچا کر دیا ہم نے ان سے | وعدہ | پس نجات دی ہم نے ان کو

اور نہ وہ ہمیشہ رہنے والے تھے۔ پھر ہم نے ان سے اپنے وعدہ کو سچا کر دکھایا تو ان کو اور (دیگر) جس

وَمَنۡ نَّشَآءُ وَاَهۡلَكۡنَا الۡمُسۡرِفِيۡنَ ۞٩ لَقَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ

اور جن کو | ہم چاہتے تھے | اور ہلاک کر دیا ہم نے | حد سے بڑھنے والوں کو | بیشک | نازل کی ہے ہم نے

کو چاہا' ہم نے نجات دی اور زیادتی کرنے والوں کو ہلاک کر دیا۔ (لوگو!) ہم نے تم پر

اِلَيۡكُمۡ كِتٰبًا فِيۡهِ ذِكۡرُكُمۡ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۞١٠

تمہاری طرف | ایک کتاب (قرآن) | جس میں | تمہارا ذکر ہے | پس کیا تم سمجھتے نہیں؟

ایک کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارے لئے نصیحت ہے تو کیا تم سمجھتے نہیں؟

وَكَمۡ قَصَمۡنَا مِنۡ قَرۡيَةٍ كَانَتۡ ظَالِمَةً

اور کتنی ہی | برباد کر دیں ہم نے | بستیاں | جو تھیں ظالم

اور کتنی ہی بستیوں کو ہم نے ہلاک کر دیا جہاں کے رہنے والے ظالم تھے

وَّاَنۡشَاۡنَا بَعۡدَهَا قَوۡمًا اٰخَرِيۡنَ ۞١١ فَلَمَّاۤ اَحَسُّوۡا بَاۡسَنَاۤ

اور پیدا کر دیں ہم نے | ان کے بعد | قومیں | دوسری | پس جب | انہوں نے محسوس کیا | ہمارا عذاب

اور اس کے بعد ہم نے دوسری قوم پیدا کر دی سو جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھا

اِذَا هُمۡ مِّنۡهَا يَرۡكُضُوۡنَ ؕ ۞١٢ لَا تَرۡكُضُوۡا وَارۡجِعُوۡۤا اِلٰى

تب | وہ | ان بستیوں سے | لگے بھاگنے | بھاگو نہیں | اور لوٹ جاؤ | طرف

تو اس بستی سے بھاگنے لگے۔ بھاگو مت' اور جو نعمتیں تمہیں دی گئیں

مَاۤ اُتۡرِفۡتُمۡ فِيۡهِ وَمَسٰكِنِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تُسۡـَٔلُوۡنَ ۞١٣ قَالُوۡا

اس (سامان) کے | جس میں تم عیش کیا کرتے تھے | اور اپنے مکانوں کی طرف | شاید کہ تم | پوچھے جاؤ | وہ بولے

تھیں' ان کی طرف اور اپنے گھروں کی طرف واپس لوٹ جاؤ شاید تم سے کچھ پوچھا جائے؟ انہوں نے کہا

يٰوَيۡلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيۡنَ ۞١٤ فَمَا زَالَتۡ تِّلۡكَ دَعۡوٰٮهُمۡ حَتّٰى

ہائے افسوس! | ہم ہی تھے | ظالم | پھر مسلسل رہی | یہی | پکار ان کی | یہاں تک کہ

کہ افسوس! ہم ہی بلاشبہ ظالم تھے۔ سو وہ اسی طرح پکارتے رہے یہاں تک کہ

جَعَلۡنٰهُمۡ حَصِيۡدًا خٰمِدِيۡنَ ۞١٥ وَمَا خَلَقۡنَا السَّمَآءَ

کر دیا ہم نے ان کو | جس طرح کٹی ہو کھیتی | بجھے ہوئے (مردے) | اور نہیں پیدا کیا ہم نے | آسمان

ہم نے ان کو کٹی ہوئی فصل اور بجھی ہوئی آگ کی طرح کر دیا۔ اور ہم نے آسمان اور زمین کو

آیت نمبر

(۷) اور دنیا کی پیدائش سے آج تک جو رسول بھی ہم نے مبعوث کئے وہ آدمی ہی تھے جن کی طرف ہم وحی کیا کرتے تھے۔ مشرکو! اگر تم خود نہیں جانتے تو اہل علم (یہود وغیرہ) سے پوچھ لو۔

(۸) اور ہم نے ان کے ایسے جسم بھی نہ بنائے تھے کہ کھانا نہ کھائیں اور نہ ہی وہ ہمیشہ زندہ رہنے والے تھے بلکہ عام انسانوں جیسے ہی تھے۔

(۹) پھر ہم نے ان رسولوں سے نجات کا جو وعدہ کیا تھا وہ بالکل سچ کر دکھایا کہ ان کو اور ان کے ساتھیوں کو تو ہم نے نجات دی اور جو لوگ حق کی مخالفت میں حد سے بڑھنے والے تھے ان کو ہلاک کر دیا۔

(۱۰) لوگو! بلاشبہ ہم نے تمہاری ہدایت کے لئے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل کیا ہے۔ جس میں تمہارے لئے نصیحتوں کا ذکر ہے یا یہ کہ جس میں تمہارا تذکرہ اور دائمی عزت و شہرت پوشیدہ ہے۔ پس کیا تمہیں اتنی بھی عقل نہیں۔

(۱۱) اور خوب سمجھ لو۔ کہ کتنی ہی بستیاں تھیں، جن کے رہنے والے ظالم تھے ہم نے توڑ پھوڑ کر تباہ و برباد کر دیں اور ان کی جگہ اور قومیں پیدا کر دیں۔

(۱۲) پس جب ان نافرمان لوگوں نے ہمارا عذاب نازل ہوتے دیکھا، تو ان بستیوں سے بھاگنے لگے۔

(۱۳) ہم نے ان سے کہا کہ اب بھاگو نہیں۔ جن ناز و نعمت کے ساز و سامان میں تم آرام و خوشحالی کی زندگی گزارتے تھے اور جن مکانوں میں تم بڑی شان سے رہتے تھے ان کی طرف لوٹ جاؤ شاید وہاں تم سے پوچھ گچھ کہ اپنے پسندیدہ مقامات سے اب بھاگ کیوں رہے ہو؟ یہ بات انہیں مزید شرمندہ کرنے کے لئے کہی گئی ہے۔

(۱۴) وہ بولے ہائے افسوس! ہم ہی ظالم تھے۔

(۱۵) غرض وہ تو یونہی چلاتے رہے۔ اور ہم نے انہیں عذاب سے ہلاک کر کے کٹی ہوئی کھیتی کی طرح تباہ و برباد کر دیا۔

افعال: صَدَقْنٰهُمُ: ہم نے ان کو سچ کر دکھایا، ماضی۔ قَصَمْنَا: ہم نے توڑ دیا، مراد ہلاک کرنا، ماضی۔ اَحَسُّوْا: انہوں نے پایا، دریافت کیا، محسوس کیا، ماضی۔ اُتْرِفْتُمْ: تم ناز و نعمت میں پالے گئے، ماضی مجہول۔ یَرْکُضُوْنَ: تیزی کے ساتھ بھاگنے لگے، مضارع۔ زَالَتْ: وہ زائل ہوئی، ماضی۔

اسماء: مَسٰکِنِکُمْ: تمہارے مکان۔ خٰمِدِیْنَ: بجھنے والے، اسم فاعل۔

وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ (۱۶) لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ

اور زمین کو | اور جو کچھ | ان کے درمیان ہے | محض کھیل کی چیزیں | اگر ہم چاہتے | کہ بنالیں

اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، کھیل تماشے کے طور پر نہیں بنایا۔ اگر ہم کھیل تماشا ہی بنانا

لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ (۱۷) بَلْ

(کوئی) کھیل | تو ہم بنالیتے اس کو | اپنے پاس | اگر | ہمیں کرنا ہی ہوتا | بلکہ

چاہتے تو اپنے ہی پاس سے بناتے اگر ہم کو ایسا کرنا ہوتا۔ بلکہ

نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۚ

ہم مارتے ہیں | حق کو | باطل پر | پس وہ اس کا سر توڑ دیتا ہے | تو یکا یک | وہ مٹ جاتا ہے

ہم تو حق کو باطل پر کھینچ مارتے ہیں سو وہ اس کا سر توڑ دیتا ہے اور وہ یکدم مٹ جاتا ہے

وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ (۱۸) وَلَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ

اور تمہارے لئے | ہلاکت ہے | ان باتوں سے | جو تم بیان کرتے ہو | اور اسی کے ہیں | جو کوئی | آسمانوں میں

اور جو کچھ تم (جھوٹ) بیان کرتے ہو، وہ تمہارے لئے بربادی ہے اور آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے، سب

وَالْاَرْضِ ۗ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ (۱۹) ۚ

اور زمین میں ہیں | اور جو | اس کے حضور میں ہیں | وہ نہیں اکڑتے | اس کی بندگی سے | اور نہ وہ تھکتے ہیں

اسی کا ہے اور جو (فرشتے) اس کے پاس ہیں، نہ اس کی عبادت سے سرکشی کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ (۲۰) اَمِ اتَّخَذُوْٓا

وہ اس کی تسبیح کرتے ہیں | رات | اور دن | سستی نہیں کرتے | کیا | انہوں نے ٹھہرالئے

دن اور رات وہ اس کی تسبیح کرتے ہیں اور سستی بالکل نہیں کرتے۔ کیا ان لوگوں نے زمین

اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ (۲۱) لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ

(اور) معبود | زمین میں سے | (کہ) وہ | زندہ کریں | اگر ہوتے | ان میں

میں سے ایسی چیزوں کو معبود ٹھہرا لیا ہے جو کسی کو پیدا کرتے ہیں۔ اگر زمین اور آسمان میں اللہ تعالیٰ

اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ

(کئی) معبود | سوائے اللہ کے | تو وہ دونوں (زمین و آسمان) بگڑ جاتے | پس پاک ہے | اللہ | مالک | عرش کا

کے سوا اور معبود ہوتے، تو یہ دونوں درہم برہم ہوجاتے۔ سو جو باتیں لوگ اس کے متعلق بیان کرتے ہیں، عرش کا مالک

عَمَّا يَصِفُوْنَ (۲۲) لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ (۲۳)

اس سے جو | وہ بیان کرتے ہیں | باز پرس نہیں ہوسکتی | اس سے | جو وہ کرے | اور انہی سے | باز پرس ہوگی

اللہ تعالیٰ ان سے پاک ہے۔ جو کچھ وہ کرتا ہے اس کی کوئی باز پرس نہیں اور ان لوگوں سے باز پرس ہوگی۔

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ قُلْ هَاتُوْا

کیا | انہوں نے ٹھہرا لئے ہیں | اللہ کے سوا | (اور) معبود | آپ کہہ دیجئے | لے آؤ تم

کیا انہوں نے اسے چھوڑ کر اور معبود ٹھہرا لئے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ تم اپنی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۶) اور ہم نے زمین و آسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان سب کو بیکار نہیں بنایا بلکہ اس میں ہزاروں حکمتیں چھپی ہوئی ہیں۔

(۱۷) اور اگر ہمیں کھیل و تفریح ہی بنانا منظور ہوتا، تو ہم اپنے پاس سے کوئی کھیل بنا سکتے تھے۔

(۱۸) بلکہ ہم نے اس دنیا کے کارخانے کو میدان جنگ بنایا ہے کہ اس میں اسلام اور کفر کی جنگ ہو رہی ہے، ہم حق کو باطل سے ٹکراتے ہیں اور حق اس کا سر کچل ڈالتا ہے تو باطل فوراً ختم ہو کر بھاگ جاتا ہے اور تمہاری ہلاکت انہی شرک و کفر کی باتوں میں پوشیدہ ہے جو تم بیان کرتے ہو۔

(۱۹) اور جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں موجود ہے سب اللہ کے بندے اور اس کے پیدا کئے ہوئے ہیں اور فرشتے جو اس کے حضور میں حاضر رہتے ہیں سو وہ اس کی بندگی سے سرکشی نہیں کرتے اور نہ اطاعت و عبادت سے تھکتے ہیں۔

(۲۰) وہ رات دن اس کی پاکی بیان کرتے رہتے ہیں اور اس میں کبھی سستی نہیں کرتے۔

(۲۱) کیا ان مشرکین نے اللہ کے سوا جو اور معبود ٹھہرا رکھے ہیں کیا وہ انہیں اللہ کے عذاب سے بچا لیں گے یا تباہی کے بعد انہیں دوبارہ زندہ کر اٹھائیں گے؟ ہرگز نہیں!۔

(۲۲) اگر زمین اور آسمان میں اللہ کے سوا کئی معبود ہوتے تو ان کے جھگڑوں کی وجہ سے زمین و آسمان، برباد ہو جاتے۔ پس اللہ عرش عظیم کا مالک پاک اور برتر ہے اس شرک سے جو وہ مشرک بیان کرتے ہیں۔

(۲۳) وہ اللہ ایسا قادر مطلق ہے کہ جو چاہے کرے اس سے کوئی پوچھنے والا نہیں اور مخلوق سے ہر بات کی پوچھ گچھ ہوگی۔

افعال: اِتَّخَذْنٰهُ: ہم اس کو ٹھہراتے، ماضی۔ یَدْمَغُهٗ: اس کے دماغ پر مارتا ہے، دماغ کی چوٹ بے ہوش کرتی ہے، مضارع۔ لَا یَفْتُرُوْنَ: وہ موقوف نہیں کرتے، وہ سستی کرتے، مصارع منفی۔ فَسَدَتَا: فساد، ماضی معروف۔ یَصِفُوْنَ: وہ بیان کرتے ہیں، مضارع۔

اسماء: لٰعِبِیْنَ: بیکار کام کرنے والے، کھیل۔ زَاهِقٌ: مٹ جانے والا، زائل ہونے والا، اسم فاعل۔

بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ۭ

اپنی دلیل | یہی | ذکر ہے | ان کا جو | میرے ساتھ ہیں | اور ذکر ہے | ان کا جو | مجھ سے پہلے ہوئے

دلیل پیش کرو۔ یہ ان لوگوں کا ذکر ہے جو میرے ساتھ ہیں اور ان کا جو مجھ سے پہلے ہوئے

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝۲۴

بلکہ | اکثر ان میں سے | نہیں جانتے | حق کو | پس وہ | منہ پھیر لیتے ہیں

بلکہ اکثر تو ان میں سے حق کو جانتے ہی نہیں سو وہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ

اور نہیں بھیجا ہم نے | آپ سے پہلے | کوئی | رسول | مگر ہم وحی کرتے تھے

اور آپؐ سے پہلے ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر یہ کہ ہم نے اس کی طرف یہی وحی

اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝۲۵ وَقَالُوا اتَّخَذَ

اس کی طرف | یہ کہ نہیں کوئی اور معبود | سوائے میرے | پس عبادت کرو میری ہی | اور وہ کہتے ہیں | اختیار کی

بھیجی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں سو میری ہی عبادت کرو اور انہوں نے کہا رحمٰن

الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۝۲۶

رحمٰن نے | اولاد | وہ پاک ہے | بلکہ | (وہ تو اس کے) بندے ہیں | عزت والے

اولاد رکھتا ہے حالانکہ وہ اس سے پاک ہے، بلکہ (فرشتے تو) اس کے بڑے معزز بندے ہیں

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۝۲۷ يَعْلَمُ

وہ نہیں سبقت کرتے اس سے | بات کرنے میں | اور وہ | اسی کے حکم پر | عمل کرتے ہیں | وہ جانتا ہے

جو اس سے آگے بڑھ کر کلام نہیں کرتے اور اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔ وہ جانتا ہے

مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا

جو کچھ | ان کے سامنے ہے | اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے | اور | سفارش نہیں کریں گے | مگر

جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پہلے ہو چکا اور وہ کسی کی شفاعت نہیں کر سکتے سوائے

لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۝۲۸

اسی کے لئے | جسے وہ پسند کرے | اور وہ | اس کے خوف سے | ڈرتے رہتے ہیں

اُس شخص کے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو اور وہ اس کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں۔

وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ

اور جو (بھی) | کہے | ان میں سے | کہ بیشک میں | معبود ہوں | سوائے اس کے | پس ایسے کو

اور ان میں سے جو یہ کہے کہ اس کے سوا میں معبود ہوں تو ہم اُسے

نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝۲۹ اَوَلَمْ يَرَ

ہم سزا دیں گے | دوزخ کی | ایسی (ہی) | ہم سزا دیتے ہیں | ظالموں کو | کیا نہیں دیکھا

جہنم کی سزا دیں گے ہم ظالموں کو اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔ کیا وہ لوگ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۴) کیا ان مشرکین نے اللہ کے سوا اور معبود مقرر کر رکھے ہیں۔ آپؐ ان سے کہئے کہ تم ان کی سچائی کی کوئی دلیل لاؤ۔ یہی توحید الٰہی کا عقیدہ ہے جس کی نصیحت کی گئی ہے میری امت کو اور یہی نصیحت کی گئی تھی پہلی امتوں کو لیکن اکثر مشرکین اس بات کو نہیں جانتے سو اس سے منہ موڑتے ہیں۔

(۲۵) اور آج تک ہم نے جو بھی رسول بھیجا اس کو یہی حکم دیا کہ میرے سوا کوئی اور معبود نہیں سو صرف میری ہی عبادت کرو۔

(۲۶) اور وہ مشرکین ملائکہ کو خدا کی اولاد بتاتے ہیں۔ حالانکہ اللہ اس بات سے پاک ہے' فرشتے تو اس کے معزز اور مقبول بندے ہیں۔

(۲۷) اور جب تک حکم الٰہی نہ ہو فرشتے بات تک نہیں کرتے' اور اسی کے حکم پر چلتے ہیں۔

(۲۸) اللہ اپنے ان مقبول بندوں کے ظاہری اور باطنی حالات اچھی طرح جانتا ہے۔ وہ اس کے حکم کے خلاف کوئی حرکت نہیں کرتے اور وہ صرف انہی لوگوں کے لئے اللہ کے ہاں سفارش کر سکیں گے جن کے لئے انہیں اللہ اجازت دے گا اور وہ ہمیشہ اس کی نافرمانی سے ڈرتے رہتے ہیں۔

(۲۹) ان کی یہ شان نہیں کہ اللہ کے سوا اپنے معبود ہونے کا دعویٰ کریں اور جو کوئی بھی ایسا دعویٰ کرے اس کو دوزخ کی سزا دی جائے گی اور مجرموں کی ہمارے یہاں یہی سزا ہے۔

افعال: لَا يَسْبِقُوْنَ: اس سے وہ سبقت نہیں کرتے' مضارع منفی۔ اِرْتَضٰى: وہ راضی ہوا' اس نے پسند کیا' ماضی۔ نَجْزِيْهِ: ہم اس کو بدلہ دیں گے' مضارع۔

اسماء: مُشْفِقُوْنَ: ڈرنے والے۔

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا

ان لوگوں نے | جو کافر ہیں | کہ | آسمان | اور زمین | تھے

جنہوں نے کفر کیا، غور نہیں کرتے کہ آسمان اور زمین باہم ملے ہوئے تھے پھر ہم نے اُن

رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ

ملے ہوئے | پھر الگ الگ کر دیا ہم نے ان کو | اور بنائی ہم نے | پانی سے | ہر چیز | جاندار

کو جدا جدا کر دیا اور ہم نے پانی سے ہر جاندار چیز بنائی۔

اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۳۰ وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ

پس کیا وہ یقین نہیں لاتے؟ | اور بنا دیے ہم نے | زمین میں | مضبوط پہاڑ | کہ | کہیں جھک (نہ) پڑے

تو کیا وہ ایمان نہیں لاتے؟ اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنا دیے تاکہ وہ ان پر ہلنے نہ

بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝۳۱

ان کو لے کر | اور بنا دیے ہم نے | اس میں | کشادہ | راستے | تاکہ وہ | راہ پائیں

پائے اور ہم نے اس میں کشادہ راستے بنا دیے تاکہ وہ راہ پائیں۔

وَجَعَلْنَا السَّمَاۗءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ښ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ۝۳۲

اور بنایا ہم نے | آسمان کو | ایک چھت | محفوظ | اور وہ | اس کی نشانیوں سے | منہ موڑتے ہیں

اور ہم نے آسمان کو ایک محفوظ چھت بنا دیا اس پر بھی وہ (آسمانی) نشانیوں سے منہ موڑ رہے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ

اور وہی ہے جس نے | پیدا کیا | رات | اور دن | اور سورج | اور چاند کو | ہر ایک

اور وہ اللہ وہی تو ہے جس نے رات، دن، سورج اور چاند کو پیدا کیا ہر ایک

فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝۳۳ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ

ایک فلک میں | تیر رہا ہے | اور نہیں | بنائی ہم نے | کسی بشر کے لئے | آپ سے پہلے | ہمیشگی

اپنے اپنے مدار میں تیر رہا ہے اور آپ سے پہلے بھی ہم نے کسی بشر کو ہمیشہ کی زندگی نہیں بخشی

اَفَا۟ىِٕنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۝۳۴ كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۭ

پس کیا اگر | آپ فوت ہو جائیں | تو وہ | ہمیشہ رہیں گے؟ | ہر نفس | چکھنے والا ہے | (مزہ) موت کا

پھر کیا آپ اگر وفات پا جائیں تو یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے؟ ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔

وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۭ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝۳۵ وَاِذَا

اور ہم آزماتے ہیں تم کو | برائی | اور بھلائی سے | بطور آزمائش | اور ہماری طرف | تم لوٹائے جاؤ گے | اور جب

اور ہم بطور امتحان کے تمہیں بھلائی اور برائی سے آزماتے ہیں اور (بالآخر) تم ہماری طرف ہی لوٹ کر آؤ گے۔ اور جب

رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَهٰذَا

دیکھتے ہیں آپ کو | وہ (لوگ) | جو کافر ہیں | تو نہیں کرتے آپ سے | مگر مذاق | کیا یہی ہے

کافر آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ سے ہنسی مذاق شروع کر دیتے ہیں (اور کہنے لگتے ہیں)

آیت نمبر ۔۔۔ آسان تفسیر

(۳۰) کیا ان کفار کو معلوم نہیں کہ زمین و آسمان شروع میں آپس میں ملے اور جڑے ہوئے تھے پھر اللہ نے انہیں الگ الگ کر دیا اور پانی سے ہر جاندار کو پیدا کیا۔ کیا انہیں اس بات کا یقین نہیں۔

(۳۱) اور زمین پر مضبوط اور بھاری پہاڑ گاڑ دیئے کہ کہیں اپنے اوپر بسنے والی مخلوقات کو لے کر ایک طرف کو نہ جھک نہ پڑے پھر اس میں بڑے کشادہ راستے بنا دیئے کہ وہ لوگ اپنی ضروریات زندگی میں ادھر ادھر بآسانی نقل و حرکت کر سکیں۔

(۳۲) اور ہم نے آسمان کو اہل زمین کے لئے ایک محفوظ چھت کی طرح بنا دیا اور جو آیات قدرت الٰہی آسمان میں موجود ہیں مثلاً سورج چاند وغیرہ یہ کفار ان میں کچھ بھی غور نہیں کرتے بلکہ لاپرواہی کرتے ہیں۔

(۳۳) اور اللہ وہی قادر ذات ہے۔ جس نے رات، دن، سورج اور چاند پیدا کئے کہ ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے دائرہ میں تیر رہے ہیں۔

(۳۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سن کر کفار کہتے تھے کہ یہ سارا زور شور اس ایک شخص (محمدؐ) کی وجہ سے ہے جب یہ دنیا سے چلا جائے گا تو پھر اسلام نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہے گی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ آپؐ سے پہلے بھی کوئی انسان ہمیشہ زندہ نہیں رہا پھر اگر آپ مر جائیں تو کیا یہ لوگ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ ہرگز نہیں پھر رسول کی موت پر خوشی کرنا سخت بے وقوفی ہے۔

(۳۵) موت ہر نفس پر آنے والی ہے، ہم تو تمہیں دنیا کی سختی اور نرمی میں آزماتے ہیں اور آخر قیامت کے روز تم سب کو ہماری ہی طرف آنا ہے وہاں جوابدہی کرنی ہوگی۔

افعال: فَفَتَقْنَا: پھاڑ دینا، جڑی ہوئی چیز کو الگ الگ کرنا، ماضی معروف۔ تَمِيْدَ: وہ ہلے، جھکے، ہلتی ہے، جھکتی ہے، مضارع۔

اسماء: رَتْقًا: منہ بند، ملا ہوا، اکٹھا ہونا، اسم فاعل۔ فَلَكٍ: واحد فُلُكٌ دائرہ، اس کی واضح اس پانی کے لئے ہے، جس پر ہوا لگنے سے گول دائرے پیدا ہوتے ہیں۔

الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٦﴾

وہ جو | ذکر کرتا ہے | تمہارے معبودوں کا؟ | اور وہ (تو) | ذکر | رحمٰن سے | منکر ہیں

کہ کیا یہ ہے وہ شخص، جو تمہارے معبودوں کا ذکر (برائی سے) کرتا ہے اور حال یہ ہے کہ وہ خود رحمان کی یاد سے انکار کرتے ہیں

خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ۭ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿٣٧﴾

پیدا کیا گیا ہے | انسان | جلد باز | عنقریب میں دکھاؤں گا تم کو | اپنی نشانیاں | پس تم ہم سے جلدی کا مطالبہ نہ کرو

انسان کی خلقت میں جلد بازی رکھی گئی ہے۔ میں عنقریب تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا سو تم جلدی نہ کرو۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٣٨﴾

اور وہ کہتے ہیں | کب ہوگا | یہ | وعدہ | اگر | تم سچے ہو

اور کہتے ہیں کہ اگر تم صداقت پر ہو تو (بتاؤ) کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا۔

لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ

کاش | جان لیں | جو (لوگ) | کافر ہیں | جب | وہ نہیں ہٹا سکیں گے | اپنے چہروں سے

کاش منکروں کو وہ وقت معلوم ہوتا جب وہ نہ اپنے چہروں پر سے آگ کو روک

النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٣٩﴾ بَلْ

آگ کو | اور نہ | اپنی پیٹھوں سے | اور نہ انہیں | مدد دی جائے گی | بلکہ

سکیں گے، اور نہ اپنی پیٹھوں پر سے اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔ بلکہ وہ

تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا

آ پہنچے ان پر | ناگہاں | پھر وہ ہوش کھو دے گی ان کے | پس وہ طاقت نہیں رکھیں گے | اس کے ٹالنے کی | اور نہ

گھڑی اچانک ان پر آ جائے گی اور انہیں حیران کر دے گی سو وہ اسے نہ روک سکیں گے اور نہ

هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٤٠﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ

انہیں | مہلت دی جائے گی | اور یقیناً مذاق اڑایا گیا | رسولوں کا | آپ سے پہلے بھی

ان کو مہلت دی جائے گی۔ اور آپ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا

فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ

پس آ پڑا | ان پر | جو تمسخر کرتے تھے | ان میں سے | وہ (عذاب) | جس کا وہ

سو جن لوگوں نے ان میں سے ہنسی اڑائی، اُن کو اسی عذاب نے آ گھیرا، جس کی وہ

يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٤١﴾ قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ

مذاق اُڑاتے تھے | کہہ دیجئے | کون | حفاظت کرتا ہے تمہاری | رات | اور دن میں

ہنسی اُڑاتے تھے۔ کہہ دیجئے کہ رحمان (کے عذاب) سے کون تمہاری دن رات

مِنَ الرَّحْمٰنِ ۭ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٤٢﴾

(اللہ) رحمٰن سے | بلکہ | وہ | اپنے رب کے ذکر سے | منہ موڑے ہوئے ہیں

حفاظت کرتا ہے (اگر وہ چاہے)، بات یہ ہے کہ یہ اپنے رب کی یاد سے منہ موڑ رہے ہیں۔

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۳۶) اور کفار آپ ؐ کو دیکھ کر مذاق اڑاتے ہیں کہ کیا یہی وہ شخص ہے جو تمہارے معبودوں (بتوں) کو برائی سے یاد کرتا ہے اور خود ان کی حالت یہ ہے کہ وہ **رحمان** کا نام سننا برداشت نہیں کرتے۔

(۳۷) بات یہ ہے کہ انسان کی فطرت میں جلد بازی رکھی گئی ہے اس لئے کفار عذاب کے وعدے سن کر مذاق کے طور پر اس کے جلد آنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ سو مشرکو! ہم بہت جلد تمہیں اپنے قہر و انتقام کی نشانیاں دکھا دیں گے۔ تم جلدی کا مطالبہ نہ کرو۔ اس میں خود تمہارا نقصان ہے۔

(۳۸) وہ کہتے ہیں کہ یہ جو تم منکرین خدا اور رسول پر عذاب آنے کا وعدہ کرتے ہو یہ کب پورا ہوگا؟ اگر سچے ہو تو بتاؤ۔

(۳۹) اگر کفار کو اپنی وہ حالت معلوم ہو جب وہ دوزخ میں پڑے جل رہے ہوں گے اور اپنے منہ اور پیٹھوں سے آگ کو ہٹا نہ سکیں گے اور نہ انہیں کوئی مدد دے سکے گا تو کبھی عذاب کے جلد نازل ہونے کا مطالبہ اور کفر نہ کریں۔

(۴۰) بلکہ قیامت ان پر اچانک آ جائے گی جس سے وہ گھبرا جائیں گے لیکن اسے ٹال نہ سکیں گے اور نہ ہی انہیں کچھ مہلت دی جائے گی۔

(۴۱) آپ ؐ سے پہلے بھی کئی رسولوں کے ساتھ مذاق کیا گیا ہے تو ان کفار کو جو رسولوں اور عذاب الٰہی کا مذاق اڑاتے تھے عذاب الٰہی نے گھیر لیا۔

(۴۲) کہہ دیجئے کہ رات اور دن میں اللہ کے غضب سے تمہیں کون بچا سکتا ہے، یہ تو اس کی رحمت ہے کہ وہ فوراً جواب طلبی نہیں کرتا اور مہلت دیتا ہے۔ نصیحت ماننا تو ایک طرف وہ منکرین تو اپنے رب کے ذکر تک سے نفرت کرتے ہیں۔

افعال: يَتَّخِذُوْنَكَ: وہ تجھے نہیں بناتے ہیں، مضارع منفی۔ يَذْكُرُ: ذکر کرتا تھا، نصیحت حاصل کرتا، مضارع۔ لَا يَكُفُّوْنَ: وہ نہیں روک سکیں گے، دفع کر سکیں گے۔ مضارع منفی۔ يَكْلَؤُكُمْ: تمہاری حفاظت کرے گا، مضارع۔

اسماء: عَجَلٍ: جلدی کرنا، شتابی کرنا، مصدر ہے۔ حَاقَ: اس نے گھیر لیا، وہ الٹ پڑا، نازل ہوا۔

اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ۭ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

یا ان کے | (اور) معبود ہیں | جو ان کی حفاظت کرتے ہیں | سوا ہمارے؟ | وہ نہیں کر سکتے

کیا ہمارے سوا ان کے اور بھی معبود ہیں جو ان کو ہمارے عذاب سے بچا لیں گے؟ وہ تو خود اپنی مدد

نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ۝۴۳

مدد | اپنی ہی | اور نہ انہیں | ہماری طرف سے | رفاقت (ہی نصیب) ہے

نہیں کر سکتے اور نہ ہمارے مقابلے میں ان کی حمایت کی جائے گی۔

بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَاۗءِ وَاٰبَاۗءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ

بلکہ | ہم نے سامانِ (حیات) دیا | اُن کو | اور ان کے باپ دادوں کو | یہاں تک کہ | طویل ہو گیا | ان پر

ہم نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو دنیا کی نعمتیں دیں اور مہلت عطا کی یہاں تک کہ اُن پر ایک طویل عرصہ

الْعُمُرُ ۭ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا

زمانہ | پس کیا وہ نہیں دیکھتے | کہ ہم آ رہے ہیں | زمین کو | گھٹاتے ہوئے

گزر گیا۔ کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم (ان کے زیر قبضہ) زمین کو (مسلمانوں کی فتوحات سے) اس کے اطراف سے گھٹاتے چلے

مِنْ اَطْرَافِهَا ۭ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝۴۴ قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ

اس کے اطراف سے | پس کیا وہ | غالب رہیں گے؟ | کہہ دیجئے | میں تو | ڈراتا ہوں تم کو

آ رہے ہیں پھر کیا یہی غالب ہیں؟ کہہ دیجئے میں تو تمہیں وحی کے ذریعے (اللہ کی نافرمانی

بِالْوَحْيِ ڮ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَاۗءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ۝۴۵

وحی کے ذریعے سے | اور نہیں سنتے | بہرے | پکارنے کو | جبکہ | ان کو ڈرایا جائے

سے) ڈراتا ہوں اور بہروں کو جب ڈرایا جاتا ہے تو وہ پکار کو سنتے ہی نہیں۔

وَلَىِٕنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ

اور اگر | چھو جائے انہیں | (ایک) جھونکا | عذاب کا | آپ کے رب کا | تو وہ ضرور کہہ اٹھیں گے

اور اگر آپ کے رب کی طرف سے ان کو عذاب کا ایک جھونکا پہنچ جائے تو وہ کہہ اٹھے

يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝۴۶ وَ نَضَعُ الْمَوَازِيْنَ

ہائے افسوس! | بیشک | ہم ہی ظالم تھے | اور | ہم رکھیں گے | ترازو

ہیں۔ ہائے ہماری بدبختی! ہم ہی ظالم تھے۔ اور قیامت کے دن ہم انصاف

الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـــــًٔا ۭ

انصاف کے | دن | قیامت کے | ظلم نہ کیا جائے گا | کسی پر | کچھ (بھی)

کی ترازو قائم کریں گے سو کسی شخص پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا

وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ۭ

اور اگر | ہوگا (عمل) | مقدار | دانہ | رائی کے (بھی) | تو ہم لے آئیں گے | اسے

اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی (کوئی عمل) ہوگا تو ہم اسے لا حاضر کریں گے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴٣) یا ہمارے سوا ان کے اور معبود ہیں جو ان کی حفاظت کرتے ہیں؟ وہ جھوٹے معبود تو اپنی بھی مدد نہیں کر سکتے اور نہ انہیں ہماری دوستی حاصل ہے۔

(۴۴) اور کوئی مدد نہیں کر سکتا بلکہ ہم نے ہی انہیں (عہد نبوی کے کفار مکہ) اور ان کے باپ دادوں کو زندگی کا سامان دے کر فائدہ دیا۔ یہاں تک کہ زندگی کی نعمتوں میں ان پر عرصۂ دراز گزر چکا جس سے یہ غفلت میں پڑ گئے اور بے خوف ہو گئے ہیں۔ پس کیا وہ ملک عرب کو نہیں دیکھتے کہ ہم اس کے چاروں طرف سے کفر کا اثر کم کرتے آ رہے ہیں۔ پس کیا وہ اسلام کے مقابلہ میں غالب رہیں گے؟ ہرگز نہیں بلکہ مغلوب ہی ہوں گے۔

(۴۵) کہہ دیجئے کہ میں اللہ کی وحی کے مطابق اس کی نافرمانی سے تمہیں ڈراتا ہوں اور جو لوگ دلوں کے بہرے ہیں۔ وہ اس خدائی سزا کے وعدے کو نہیں سنتے وہ اس کی سزا برداشت کریں گے۔

(۴٦) اگر خدا کے عذاب کا ایک شعلہ بھی انہیں چھو جائے تو پکار اٹھیں گے کہ ہائے ہماری کم بختی' کہ ہم کفر اور ظلم کرتے رہے۔

وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ

اور کافی ہیں | ہم | حساب کرنے والے | اور بیشک | دی تھی ہم نے | موسیٰ | اور ہارونؑ کو

اور حساب کرنے کو ہم (تنہا) کافی ہیں۔ اور ہم نے موسیٰ اور ہارونؑ کو (تورات) دی

الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ الَّذِيْنَ

حق و باطل میں فرق کرنے والی (کتاب) | اور نور | اور | ذکر | پرہیزگاروں کے لئے | جو لوگ

جو حق و باطل میں تمیز کرنے والی اور روشنی تھی اور پرہیزگاروں کے لئے نصیحت تھی۔ ان لوگوں کے لئے

يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ

ڈرتے ہیں | اپنے ربّ سے | بغیر دیکھے | اور | وہ ساعت (قیامت) سے (بھی)

جو اپنے ربّ سے غائبانہ ڈرتے ہیں اور وہ قیامت سے بھی

مُشْفِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ اَفَاَنْتُمْ

خوف کھاتے ہیں | اور یہ (قرآن) ہے | ذکر | برکت والا | جس کو ہم نے اتارا ہے | پس کیا تم

خوف کھاتے ہیں۔ اور یہ (قرآن) بابرکت نصیحت ہے، جس کو ہم نے نازل کیا ہے تو کیا تم

لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ

اس سے | انکار کرنے والے ہو؟ | اور بیشک | ہم نے دی تھی | ابراہیمؑ کو (بھی) | اُس کی ہدایت

اس سے انکار کرتے ہو؟ اور ہم نے ابراہیمؑ کو اس سے پہلے ہدایت دی

مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ

اس سے پہلے | اور ہم تھے | اس سے | خوب واقف | جب | اس نے کہا | اپنے باپ

تھی اور ہم اس سے خوب واقف تھے جب اس نے اپنے باپ اور

وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ

اور | اپنی قوم سے | کیا ہیں یہ | بت | وہ جن کی

اپنی قوم سے کہا کہ یہ کیا مورتیاں ہیں جن کی پرستش

اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا

عبادت کے لئے تم بیٹھے رہتے ہو؟ | وہ بولے | ہم نے پایا | اپنے باپ دادا کو | ان کی

تم جمے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی عبادت کرتے

عٰبِدِيْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ

عبادت کرتے ہوئے | کہا | بیشک | تم خود | اور | تمہارے باپ دادا

پایا ہے۔ ابراہیمؑ نے کہا کہ تم اور تمہارے باپ دادا کھلی گمراہی میں

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۴﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ

گمراہی میں ہیں | واضح | وہ بولے | کیا تو لایا ہے ہمارے پاس | سچی بات | یا تو

پڑے رہے ہیں۔ وہ بولے کیا تم ہمارے پاس حق بات لائے ہو یا مذاق

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۷) اور ہم قیامت کے روز حشر کے میدان میں عدل وانصاف کے ترازو قائم کردیں گے اور کسی کا ذرا بھی حق نہیں مارا جائے گا اور پورا پورا انصاف کیا جائے گا۔ اور اگر کسی کا عمل ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوگا تو اسے ضرور میزان پر لے آئیں گے اور حساب کرنے کے لئے ہم ہی کافی ہیں۔

(۴۸) اور ہم نے حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو حق و باطل میں فرق کرنے والی کتاب تورات دی تھی جو پرہیزگاروں کے لئے نور اور نصیحت تھی۔

(۴۹) ان پرہیزگاروں کے لئے جو اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے رہتے اور قیامت کے ہولناک واقعات سے خوفزدہ رہتے ہیں۔

(۵۰) اور یہ قرآن تو بڑا برکت والا ذکر ہے جس کو ہم نے اپنے رسولؐ پر لوگوں کی ہدایت کے لئے نازل کیا ہے کیا تم لوگ اس سے انکار کرتے ہو؟ یہ تمہاری بے وقوفی ہے۔

(۵۱) اور آپؐ سے پہلے حضرت ابراہیمؑ کو بھی ہم نے راہ حق کی ہدایت کی تھی اور ہم ان کے دلی خلوص سے خوب واقف تھے۔

(۵۲) جب انہوں نے اپنے باپ **آزر** اور اپنی قوم سے کہا تھا کہ یہ بت جن کی تم پوجا کرتے ہو، یہ ہیں کیا چیز؟

(۵۳) وہ بولے۔ ہم نے اپنے اگلے باپ دادوں کو ان کی عبادت کرتے پایا۔ اس لئے ہم بھی ان کی عبادت کرتے ہیں۔

(۵۴) حضرت ابراہیمؑ نے کہا کہ واقعی تم اور تمہارے باپ دادا کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔

افعال: نَضَعُ: ہم قائم کریں گے، مضارع۔ تُظْلَمُ: اس پر ظلم کیا جاتا ہے، مضارع۔ اَتَيْنَا: ہم آئے، ہم لے آئے، ماضی۔

اسماء: عٰبِدِيْنَ: عبادت کرنے والے، بندگی کرنے والے، اسم فاعل۔

مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ۝٥٥ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

کھیلنے والوں میں سے ہے | کہا | بلکہ تمہارا رب | ربّ ہے | آسمانوں

کررہے ہو؟ اس نے کہا (کہ نہیں) بلکہ تمہارا ربّ وہی ہے جو آسمانوں اور

وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَ اَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ

اور زمین کا | جس نے | پیدا کیا اُن کو | اور | میں | اس پر

زمین کا ربّ ہے جس نے اُن کو پیدا کیا اور میں اس بات

مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝٥٦ وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ

گواہوں میں سے ہوں | اور قسم اللہ کی | اور ضرور تدبیر کروں گا | تمہارے بتوں کی | بعد اس کے کہ

گواہ ہوں۔ اور اللہ کی قسم جب تم (ان کے پاس سے) چلے جاؤ گے تو میں تمہارے

تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝٥٧ فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا

تم چلے جاؤ گے | پیٹھ پھیر کر | پس اس نے کر دیا ان کو | ٹکڑے ٹکڑے | سوائے | بڑے کے

بتوں کے ساتھ ایک چال چلوں گا۔ سو اس نے ان کے بڑے بت کے سوا سب کے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے

لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ۝٥٨ قَالُوْا مَنْ

ان کے | شاید وہ | اس کی طرف | رجوع کریں | وہ کہنے لگے | کس نے

تاکہ وہ اس کی طرف رجوع کریں۔ انہوں نے کہا کس نے

فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٥٩ قَالُوْا

کیا ہے یہ کام | ہمارے معبودوں کے ساتھ | بیشک وہ | ظالموں میں سے ہے | وہ بولے

ہمارے معبودوں کے ساتھ ایسا کیا ہے؟ بلاشبہ وہ بڑا ظالم ہے۔ انہوں نے کہا کہ

سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ۝٦٠ قَالُوْا

ہم نے سنا ہے | ایک نوجوان کو | کہ ذکر کرتا ہے ان کا | کہتے ہیں | اس کو | ابراہیمؑ | وہ کہنے لگے

ہم نے ایک نوجوان کو ان کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے جسے ابراہیمؑ (کے نام سے) پکارا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا

فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ۝٦١

پس لے آؤ | اس کو | سامنے آنکھوں کے | لوگوں کے | تاکہ وہ گواہی دیں

کہ اسے لوگوں کے سامنے لاؤ تاکہ لوگ اس کے گواہ بنیں۔

قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝٦٢ قَالَ بَلْ

وہ بولے | کیا تو نے ہی | کیا ہے | یہ کام | ہمارے معبودوں سے؟ | اے ابراہیم! | اس نے کہا | (نہیں) بلکہ

انہوں نے پوچھا کہ اے ابراہیمؑ! کیا یہ کام تو نے ہمارے معبودوں کے ساتھ کیا ہے؟ اس نے کہا بلکہ

فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ۝٦٣

یہ کیا ہوگا | ان کے اس بڑے (بت) نے | پس پوچھ لو ان سے | اگر | وہ بولتے ہوں

ان کے اس بڑے (بت) نے کیا ہے اگر یہ بولتے ہوں تو ان سے پوچھ لو۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۵) وہ بولے۔ کیا تم ہم سے سچی باتیں کہہ رہے ہو یا ہم سے دل لگی کرتے ہو؟
(۵۶) حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ تمہارا حقیقی پروردگار تو وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا پالنے والا ہے۔ جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے اور میں اس بات پر گواہ ہوں۔
(۵۷) اور حضرت ابراہیمؑ نے آہستہ سے کہا کہ قسم اللہ کی جب تم یہاں سے میلے پر جاؤ گے تو میں تمہارے ان بتوں کی خوب خبر لوں گا۔
(۵۸) چنانچہ جب وہ لوگ میلے پر چلے گئے تو حضرت ابراہیمؑ نے چپکے سے بڑے بت کو چھوڑ کر سب کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے اور کلہاڑی اس بڑے بت کے کندھے پر رکھ دی کہ شاید وہ اس تدبیر سے اس کی طرف رجوع کریں اور آپ ان کو الزام دے سکیں۔
(۵۹) جب لوگوں نے میلے سے واپس آ کر بتوں کی یہ حالت دیکھی تو آپس میں کہنے لگے کہ ہمارے معبودوں سے یہ ناروا حرکت کس نے کی؟ وہ بڑا ظالم ہے۔
(۶۰) کچھ لوگ بولے کہ ہم نے ایک جوان کو جسے ابراہیمؑ کہتے ہیں۔ ان بتوں کی مذمت کرتے سنا ہے۔
(۶۱) دوسروں نے کہا تو اسے ان لوگوں کے سامنے لاؤ کہ وہ اس کے خلاف اس کام کی شہادت دیں۔
(۶۲) تب انہوں نے حضرت ابراہیمؑ کو بلا کر ان سے پوچھا کہ کیا ہمارے ان معبودوں کے ساتھ یہ حرکت تم نے کی ہے؟
(۶۳) حضرت ابراہیمؑ نے جواب دیا کہ اس بڑے بت نے یہ حرکت کی ہوگی پس اگر وہ بت بولتے ہیں تو تم ان سے ہی کیوں نہیں پوچھ لیتے۔

افعال: لَاَكِيْدَنَّ: میں ضرور داؤ کروں گا، تدبیر کروں گا، مضارع۔
اسماء: جُذٰذًا: ریزہ ریزہ، ٹکڑے ٹکڑے۔ فَتًى: لڑکا، جوان، بوڑھا مراد نوجوان۔

فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾ ثُمَّ

پس وہ لوٹے | اپنی جانب | پھر کہنے لگے | بیشک تم ہی | ظالم ہو | پھر

جب انہوں نے سوچا آپس میں، تو کہنے لگے کہ بیشک تم ہی بے انصاف ہو۔ پھر انہوں نے

نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٥﴾

جھکا لیا انہوں نے | اپنے سروں کو (شرم سے) | بیشک | تو جانتا ہے | یہ بت | بولتے نہیں

(ندامت سے) اپنے سر نیچے کرلئے (اور کہا) کہ تم تو جانتے ہی ہو کہ یہ باتیں نہیں کرتے۔

قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا

فرمایا | پس کیا تم پوجتے ہو | اللہ کے سوا | اس کو | جو نہ | نفع دے سکے تم کو | کچھ

ابراہیمؑ نے کہا کہ کیا پھر تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہو جو تم کو نہ نفع دے سکتے ہیں

وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اور نہ ضرر دے سکے تم کو | افسوس ہے | تم پر | اور ان پر | جنہیں تم پوجتے ہو | سوائے | اللہ کے

اور نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ افسوس ہے تم پر اور ان پر جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے ہو۔

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

پس کیا تم عقل نہیں رکھتے؟ | وہ بولے | جلادو اس کو | اور امداد کرو | اپنے معبودوں کی | اگر | تمہیں

کیا تم سمجھتے نہیں؟ انہوں نے کہا کہ اس کو (آگ میں) جلا دو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو اگر تمہیں کچھ

فٰعِلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾

کچھ کرنا ہے | ہم نے حکم دیا | اے آگ! | ہوجا | ٹھنڈی | اور سلامتی والی | ابراہیمؑ پر

کرنا ہے۔ ہم نے حکم دیا کہ اے آگ! تو ابراہیمؑ کے لئے ٹھنڈی ہوجا اور راحت بن جا۔

وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿٧٠﴾ وَنَجَّيْنٰهُ

اور انہوں نے ارادہ کیا اس کو | ضرر پہنچانے کا | سو کردیا ہم نے اس کو | ناکام | اور نجات دی ہم نے اس کو

اور انہوں نے اسے نقصان دینا چاہا مگر ہم نے انہیں کو خسارہ میں ڈال دیا اور ہم اس کو اور لوطؑ

وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا

اور لوطؑ کو | اس زمین کی طرف | کہ برکت رکھی ہے ہم نے | اس میں | اہل عالم کے لئے | اور عطا کئے ہم نے

کو بچا کر اس سرزمین (شام) میں لے آئے جس میں ہم نے تمام مخلوق کے لئے برکت رکھی تھی۔ اور ہم نے ابراہیمؑ

لَهٗٓ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾

ابراہیمؑ کو | اسحاقؑ | اور یعقوبؑ | انعام کے طور پر | اور سب کو | بنایا ہم نے | صالح

کو اسحاقؑ (بیٹا) عطا کیا اور اس کے علاوہ یعقوبؑ (پوتا) بھی انعام کے طور پر اور سب کو ہم نے صالح بنایا۔

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ

اور بنایا ہم نے ان کو | پیشوا | کہ وہ ہدایت کرتے تھے | ہمارے حکم سے | اور وحی کی ہم نے | ان کی طرف | کرنے کی

اور ہم نے ان کو رہنما بنایا کہ ہمارے احکام کے مطابق ہدایت کرتے تھے اور ہم نے اُن کو نیک کام کرنے اور

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۴) اس پر وہ مشرک اپنے جی میں سوچ کر کہنے لگے کہ واقعی ہم ہی بے انصاف ہیں کہ بے حس وحرکت پتھروں کی عبادت کرتے ہیں۔

(۶۵) پھر شرم کے مارے انہوں نے سر نیچے ڈال لئے اور حضرت ابراہیمؑ سے کہنے لگے کہ تمہیں معلوم ہی ہے کہ یہ بت بولتے نہیں۔ پھر یہ کیوں کہتے ہو کہ ان سے پوچھ لو۔

(۶۶) آپؑ نے فرمایا کہ پھر تم اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کو کیوں پوجتے ہو جو نہ تمہیں کچھ نفع دے اور نہ کچھ نقصان۔

(۶۷) افسوس تم پر اور ان بتوں پر جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ کیا تمہیں اتنی بھی عقل نہیں؟

(۶۸) وہ آپس میں کہنے لگے کہ ابراہیمؑ کو آگ میں جلا دو اور اپنے معبودوں کی امداد کرو اگر تم کچھ کر سکتے ہو۔

(۶۹) چنانچہ اس مشورہ کے مطابق ان کفار نے حضرت ابراہیمؑ کو نمرود کے حکم سے سخت دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے آگ کے جلانے کے اثر کو ختم کر دیا اور اسے حضرت ابراہیمؑ پر ٹھنڈی سلامتی والی کر دیا۔

(۷۰) اور کفار نے حضرت ابراہیمؑ کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے ناکام بنا دیا۔

(۷۱) اور ہم نے حضرت ابراہیمؑ اور لوطؑ کو وہاں سے نجات دے کر ملک شام کی طرف ہجرت کا حکم دیا۔ جہاں ہم نے سرسبزی اور شادابی اور انبیاء کی جائے پیدائش اور مدفن ہونے کی جگہ کی وجہ سے دنیا والوں کے لئے ظاہری اور باطنی برکت رکھی تھی۔

(۷۲) اور وہاں حضرت ابراہیمؑ کو اسحاقؑ اور ان کے بیٹے یعقوبؑ بطور انعام عطا کئے اور ہر ایک کو نبی صالح بنایا۔

انفعال: نُكِسُوا: اپنے سروں کو جھکا لیا، ان کو سرنگوں کر دیا، ماضی۔ اُنْصُرُوْا: تم مدد کرو، امر کا صیغہ۔

الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَ كَانُوْا لَنَا

نیکیوں کے | اور قائم کرنے | نماز کی | اور ادا کرنے | زکوٰۃ کی | اور | وہ تھے | ہمارے

نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا اور وہ ہماری ہی عبادت

عٰبِدِيْنَ ﴿۷۳﴾ ۙ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ

فرمانبردار | اور لوطؑ کو | دی ہم نے | حکمت | اور علم | اور نجات دی ہم نے اس کو

کرتے تھے۔ اور لوطؑ کو ہم نے حکمت اور علم عطا کیا اور اُس کو اُس

مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِىْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا

اس بستی سے جس کے | رہنے والے کیا کرتے تھے | ناپاک کام | بلاشبہ وہ | تھے (ہی)

بستی سے نجات دی جس کے رہنے والے گندے کاموں کے عادی تھے بیشک وہ بُری

قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿۷۴﴾ ۙ وَاَدْخَلْنٰهُ فِىْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾ ۧ

لوگ بڑے برے | نافرمان | اور داخل کیا ہم نے لوطؑ کو | اپنی رحمت میں | بیشک وہ | صالح لوگوں میں سے تھا

اور بدکار قوم تھی۔ اور اس کو ہم نے اپنی رحمت میں داخل کیا۔ یقیناً وہ نیکوکاروں میں سے تھا

وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَ

اور نوحؑ کو بھی (ہدایت کی) | جب اس نے پکارا | اس سے پہلے | پس قبول کرلی ہم نے | اس کی (دعا) | پس نجات دی ہم نے اس کو اور

اور اس سے پہلے جب نوحؑ نے پکارا تو ہم نے اُس کی دعا قبول فرمائی سو ہم نے اس کو اور اس

اَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾ ۚ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ

اس کے گھر والوں کو | رنج سے | بڑے | اور ہم نے مدد کی اس کی | اس قوم سے

کے خاندان کو بڑے غم سے بچا لیا۔ اور ان لوگوں پر اسے نصرت عطا کی جنہوں

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ

جنہوں نے | جھٹلایا تھا | ہماری آیتوں کو | بیشک وہ تھے (ہی) | لوگ | بُرے | پس غرق کردیا ہم نے ان

نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا بے شک وہ برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب

اَجْمَعِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِى الْحَرْثِ اِذْ

سب کو | اور داؤدؑ | اور سلیمانؑ کو | جب وہ فیصلہ کررہے تھے | کھیتی کے بارے میں | جب

کو غرق کردیا اور داؤدؑ اور سلیمانؑ کو بھی یاد کرو جب وہ کھیتی کے معاملے میں فیصلے صادر کررہے تھے جب

نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ

چرگئی تھیں | اس میں | بکریاں | لوگوں کی | اور ہم تھے | ان کے فیصلہ کے

کہ ایک گروہ کی بکریوں نے اسے روند ڈالا تھا اور ہم ان کے فیصلے کو

شٰهِدِيْنَ ﴿۷۸﴾ ۙ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا

دیکھنے والے | پس سمجھا دیا ہم نے وہ فیصلہ | سلیمانؑ کو | اور ہر ایک کو | دی ہم نے

دیکھ رہے تھے۔ سو ہم نے وہ فیصلہ سلیمانؑ کو سمجھا دیا اور دونوں کو ہم نے

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۷۳) اور اُن سب لوگوں کو پیشوا بنادیا کہ وہ انہیں ہمارے حکم سے راہ حق کی ہدایت کرتے تھے اور ہم نے انہیں بذریعہ وحی اعمال صالحہ کرنے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا اور وہ سب ہمارے فرمانبردار تھے۔

(۷۴) اور حضرت لوطؑ کو ہم نے حکمت اور علم وفہم عطا کیا اور انہیں سدوم کی بستی سے نجات دی۔ جس کے رہنے والے غیر فطری کام (لواطت) کیا کرتے تھے اور وہ بڑے ہی نافرمان لوگ تھے۔

(۷۵) اور ان کی نافرمان قوم کو ہلاک کر کے لوطؑ کو اپنی رحمت میں داخل کرلیا۔ واقعی وہ بڑے نیک بخت تھے۔

(۷۶) اور ایسے ہی ہم نے حضرت نوحؑ کو بھی راہ حق کی ہدایت کی تھی جبکہ انہوں نے حضرت ابراہیمؑ کے زمانے سے پہلے ہمیں پکارا تو ہم نے ان کی دعا قبول فرما کر ان کو اور ان کے گھر والوں کو بڑی بھاری مصیبت سے نجات بخشی۔

(۷۷) اور سرکش قوم کے مقابلہ میں حضرت نوحؑ کی مدد کی اور آیتوں کو جھٹلانے والے برے لوگوں کو طوفان میں غرق کردیا۔

(۷۸) اور حضرت سلیمانؑ کی بھی ہم نے حق کی طرف رہنمائی کی تھی جبکہ وہ دونوں باپ بیٹے اس کھیتی کے متعلق فیصلہ کررہے تھے جس کو دوسرے لوگوں کی بکریاں چر گئی تھیں اور ہم ان دونوں کے فیصلے کو دیکھ رہے تھے۔

افعال: اَدْخَلْنٰهُ: ہم نے اس کو داخل کیا' ماضی۔ اِسْتَجَبْنَا: ہم نے اس کی فریاد سن لی' اس کی دعا قبول کرلی' ماضی۔ نَفَشَتْ: بکریوں نے بغیر چرواہے رات چر لیا' ماضی۔

اسماء: اِقَامَ: قائم رکھنا۔

حُكْمًا وَّعِلْمًا ۡ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ

حکمت | اور علم | اور تابع کئے تھے ہم نے | ساتھ | داؤدؑ کے | پہاڑ | کہ وہ تسبیح کرتے تھے

حکمت و علم عطا کیا تھا اور ہم نے داؤدؑ کے لئے پہاڑوں کو مسخر کردیا تھا جو (ان کے ساتھ مل کر) تسبیح کیا

وَالطَّيْرَ ۭ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ

اور پرندے بھی | اور ہم ہی کرنے والے تھے | اور سکھا دیا تھا ہم نے اس کو | بنانا | زرہ کا | تمہارے لئے

کرتے تھے اور پرندوں کو بھی اور یہ (سب کچھ) کرنے والے (درحقیقت) ہم تھے۔ اور اسے ہم نے تمہارے لئے زرہ بنانے کی صنعت

لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾

تاکہ وہ بچائے تم کو | تمہاری لڑائی سے | پس کیا | تم | شکر کرنے والے ہو؟

سکھائی تاکہ وہ تم کو لڑائی (کے نقصانات) سے بچائے سو کیا تم شکر کرو گے؟

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖٓ اِلَى الْاَرْضِ

اور (تابع کردی) سلیمانؑ کے | ہوا | تیز | کہ وہ چلتی تھی | اس کے حکم سے | اس زمین کی طرف

اور ہم نے سلیمانؑ کے لئے زوردار ہوا کو مسخر کیا جو اس کے حکم سے اس زمین کی طرف

الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾ وَ

وہ کہ | برکت رکھی ہم نے | اس میں | اور ہم | ہر ایک چیز کو | خوب جانتے ہیں | اور

چلتی تھی جس میں ہم نے برکت رکھی تھی۔ اور ہمیں ہر چیز کا علم ہے۔ اور بعض

مِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا

شیاطین میں سے | وہ جو | غوطہ لگاتے | اس کے لئے | اور کرتے تھے وہ | (اور) کام (بھی)

دیوؤں میں سے ایسے تھے جو سلیمانؑ کے لئے (سمندروں میں) غوطہ لگاتے تھے اور اس کے علاوہ اور (بہت سے)

دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى

اس کے سوا | اور ہم ہی تھے | ان کے | محافظ | اور ایوبؑ کو | جب انہوں نے پکارا

کام بھی کرتے تھے اور ہم ہی اُن کے نگہبان تھے۔ اور ایوبؑ کو یاد کرو جب اس نے اپنے

رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾

اپنے رب کو | کہ بیشک | پہنچی ہے مجھے | تکلیف | اور تو ہی | زیادہ رحم کرنے والا ہے | سب رحم کرنے والوں سے

رب کو پکارا کہ مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ

پس قبول کرلی ہم نے | اس کی دعا | پھر دور کردی ہم نے | جو اس پر تھی | تکلیف | اور دیے ہم نے اس کو

تو ہم نے اس کی دعا قبول کرلی اور اس کی تکلیف دور کردی اور اسے اس کا کنبہ

اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى

اس کے گھر والے | اور ویسے ہی اور | ان کے ساتھ | (بطور) رحمت کے | اپنی طرف سے | اور نصیحت

بھی عطا کیا اور ان کے مانند اور لوگ بھی، اپنی رحمت سے، اور تاکہ عبادت کرنے والوں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۹) پس ہم نے اس کے متعلق صحیح فیصلہ حضرت سلیمانؑ کو سمجھا دیا تفصیل یہ ہے کہ حضرت داؤدؑ کی حکومت میں ایک شخص کی بکریاں دوسرے کا کھیت چر گئی تھیں۔ حضرت داؤدؑ نے بکریوں کی قیمت کھیت کے نقصان کے برابر سمجھ کر بکریاں کھیت والے کو دلوا دیں اس پر ان کے بیٹے حضرت سلیمانؑ نے کہا میرے نزدیک کھیت والا شخص بکریاں اپنے پاس رکھے اور دودھ پیئے اور بکریوں والے کھیت کی آب پاشی اور حفاظت کریں جب کھیتی جیسی تھی ویسی ہی ہو جائے تو کھیت والا اپنا کھیت اور بکریوں والے اپنی بکریاں واپس لے لیں۔ یہ فیصلہ حضرت داؤدؑ نے پسند فرمایا اور دونوں کو ہم نے علم اور سمجھ بوجھ اور قوت فیصلہ عطا کی تھی اور حضرت داؤدؑ کو ایسی اثر ناک اور اچھی آواز بخشی تھی کہ جب وہ زبور پڑھتے تو پہاڑ اور پرندے بھی ان کے ساتھ تسبیح پڑھا کرتے تھے اور یہ سب کچھ ہماری قدرت کا کرشمہ تھا۔

(۸۰) اور اس کے علاوہ ہم نے حضرت داؤدؑ کو یہ معجزہ بھی دیا تھا کہ ان کے ہاتھ میں لوہا نرم ہو کر موم ہو جاتا تھا کہ وہ تمہارے لئے جنگ میں دشمن کی زد سے بچاؤ کے لئے زرہ بناتے تھے پس کیا تم اللہ کی نعمت کا کچھ شکر بھی کرو گے کہ اس نے جنگ کے دوران حفاظتی اسلحہ کی تعلیم اپنے بندوں کو دی۔

(۸۱) اور حضرت داؤدؑ کے بیٹے حضرت سلیمانؑ کو یہ معجزہ دیا تھا کہ ہوا ان کے تابع تھی اور ان کے تخت کو شام سے یمن اور یمن سے سرزمین شام اڑا کر لے جاتی تھی۔ جس میں ہم نے ظاہری اور باطنی برکات رکھی تھیں اور ہمیں سب کچھ معلوم ہے کہ کون کس نعمت کے لائق ہے۔

(۸۲) اور اس کے علاوہ سرکش جنات کو بھی حضرت سلیمانؑ کے تابع کر دیا تھا کہ وہ ان کے حکم سے سمندر میں غوطہ لگا کر موتی اور جواہرات نکالتے اور تعمیر وغیرہ کا کام کرتے تھے ہم نے ہی ان جنات کو اس طرح قابو میں کر رکھا تھا کہ وہ حضرت سلیمانؑ کو کوئی ضرر نہ پہنچا سکتے تھے۔

(۸۳) اور ایسے ہی ہم نے حضرت ایوبؑ کو بھی راہ حق کی ہدایت کی تھی کہ جب وہ شدید بیماری میں مبتلا ہو گئے اور تمام مال و مویشی تباہ ہو گئے، بچے مکان کے نیچے آ کر ہلاک ہو گئے اور بیوی کے سوا سب دوست آشنا الگ ہو گئے اور کافر ہنسنے لگے تو آپؑ نے خدا کی درگاہ میں دعا کی کہ اے میرے مولیٰ! میں اس وقت سخت مصیبت میں ہوں مجھ پر رحم فرما تو ہی سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

افعال: فَفَهَّمْنٰهَا: ہم نے سمجھا دیا، مصدر ماضی۔ تُحْصِنَكُمْ: وہ تم کو بچائے، بچاؤ کرے، مضارع۔ صَنْعَةَ: بنانا، مصدر۔ يَغُوْصُوْنَ: وہ غوطے مارتے تھے، کام کرتے تھے، مضارع۔

اسماء: بَأْسِكُمْ: تمہاری لڑائی۔ لَبُوْسٍ: لوہے کی کڑیوں سے بنی ہوئی زرہ۔ عَاصِفَةً: بادتند، آندھی، اسم فاعل۔

لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ كُلٌّ

عبادت کرنے والوں کے لئے | اور اسماعیل | اور ادریس | اور ذوالکفل کو | (یہ) سب

کے لئے نصیحت ہو۔ اور اسماعیل اور ادریس اور ذی الکفل (کو یاد کرو) یہ سب

مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ ۖ وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ۖ اِنَّهُمْ مِّنَ

صبر کرنے والوں میں سے تھے | اور داخل کیا ہم نے ان کو | اپنی رحمت میں | بیشک وہ

صبر کرنے والوں میں سے تھے۔ اور ان کو ہم نے اپنی رحمت میں داخل کیا بلاشبہ وہ

الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ

بڑے صالح بندے تھے | اور مچھلی والے (یونسؑ) کو | جب | وہ چلا گیا | غصہ میں آ کر | پس اس نے خیال کیا

نیکوکار تھے۔ اور مچھلی والے یونسؑ (کو یاد کرو) جب وہ ناراض ہوکر چلا گیا اس نے سمجھا کہ ہم (اس

اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

کہ باز پرس نہ کریں گے ہم | اس سے | پس اس نے پکارا | اندھیروں میں | کہ نہیں کوئی معبود | سوائے تیرے

جلدی کرنے پر) اس سے داروگیر نہیں کریں گے آخر اس نے اندھیروں میں پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو

سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾ ۖ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ

پاک ہے تو | بیشک میں ہوا | ظلم کرنے والوں میں سے | پس قبول کرلی ہم نے | اس کی دعا | اور نجات دی ہم نے اس کو

پاک ہے بلاشبہ میں ہی زیادتی کرنے والا ہوں۔ سو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے غم

مِنَ الْغَمِّ ۚ وَكَذٰلِكَ نُـْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّآ اِذْ

غم سے | اور اسی طرح | ہم نجات دیا کرتے ہیں | ایمان والوں کو | اور | زکریاؑ کو | جب

سے نجات دی اور اسی طرح ہم مؤمنوں کو نجات دیتے ہیں۔ اور زکریاؑ (کو یاد کرو) جب

نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ

اس نے پکارا | اپنے رب کو | (کہ) اے رب! | نہ چھوڑ مجھے | تنہا | اور تو ہی ہے | سب سے بہتر

اس نے اپنے ربّ سے دعا کی کہ اے میرے ربّ! مجھے اکیلا (لاوارث) نہ چھوڑ اور تو ہی سب سے

الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾ ۖ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا

وارث | پس قبول کی ہم نے | اس کی دعا | اور ہم نے عطا کیا | اس کو یحییٰؑ | اور اصلاح کردی ہم نے

بہترین وارث ہے۔ پس ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے یحییٰؑ عطا کیا اور اس کی بیوی کو اس

لَهٗ زَوْجَهٗ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا

ان کے لئے | ان کی بیوی کی | بیشک وہ (لوگ) | آگے بڑھتے تھے | نیک کاموں کی طرف | اور پکارتے تھے ہمیں

کے لئے اولاد کے قابل بنایا بیشک یہ لوگ نیکی کے کاموں میں سرعت سے کام لیتے تھے اور ہمیں اُمید و خوف

رَغَبًا وَّرَهَبًا ۭ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾ وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ

شوق | اور خوف سے | اور وہ تھے | ہمارے سامنے | عاجزی کرنے والے | اور اس عورت (مریمؑ) کو | جس نے حفاظت کی

سے پکارتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی سے رہتے تھے۔ اور اُس عورت (مریمؑ) کا ذکر کرو جس نے اپنی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۴) ہم نے ان کی دعا قبول فرما کر زمین سے ایک چشمہ جاری کر دیا اس میں نہا کر وہ تندرست ہو گئے اور مری ہوئی اولاد سے دگنی اولاد اور مال عطا فرمایا کہ ان کے حق میں رحمت اور عبادت کرنے والوں کے لئے باعث نصیحت ہو۔ اور وہ بھی صبر اختیار کر کے رحمت الٰہی کے مستحق بنیں۔

(۸۵) اور ایسے ہی ہم نے حضرت اسمٰعیلؑ اور ادریسؑ اور ذوالکفلؑ کو بھی راہ حق کی ہدایت کی تھی کہ وہ اللہ کے صابر بندے تھے۔ (ف) ذوالکفل یعنی نصیبہ والا۔ الیاسؑ یا یوشعؑ یا حزقیلؑ نبی مراد ہیں۔

(۸۶) اور ان پر ہم نے اپنی رحمت نازل کی وہ سب اللہ کے بڑے صالح بندے تھے۔

(۸۷) اور حضرت یونسؑ کو بھی راہ حق کی ہدایت کی جبکہ وہ قوم سے ناراض ہو کر چل دیئے اور سمجھے کہ اس بات پر کوئی پکڑ نہ ہوگی لیکن پکڑ ہوئی اور نہایت گہرے اندھیروں میں پکار اٹھے کہ خدایا! تیرے سوا کوئی معبود نہیں بیشک مجھ سے غلطی ہوئی میری خطا معاف فرما۔ (ف) حضرت یونسؑ اہل نینویٰ کی طرف بھیجے گئے تھے۔ کفار کی عادت کے مطابق قوم نے آپؑ کی اطاعت سے انکار کیا آپؑ نے بددعا کی کہ ان نافرمانوں پر عذاب نازل ہو۔ آپؑ کو اپنی دعا کی قبولیت کا یقین تھا اس لئے وحی کا مزید انتظار کئے بغیر شہر سے چل کھڑے ہوئے اور ایک کشتی میں سوار ہوئے کشتی ڈوبنے لگی کشتی والوں نے اپنے رواج کے مطابق کہا ''شاید اپنے آقا سے بھاگا ہوا کوئی غلام کشتی میں سوار ہے'' قرعہ ڈالا تو حضرت یونسؑ کا نام نکلا چنانچہ حضرت یونس خود ہی دریا میں کود پڑے خدا کے حکم سے ایک بڑی مچھلی نے آپؑ کو سالم نگل لیا اندھیروں سے مراد مچھلی کا پیٹ، دریا کی گہرائی اور رات یا بادلوں کا اندھیرا ہے۔

(۸۸) پس اللہ نے ان کی دعا قبول فرمائی کہ اس غم سے نجات بخشی، مچھلی نے کنارہ پر لے جا کر اگل دیا اور صحت مند ہو کر دوبارہ نینویٰ کی طرف واپس لوٹے۔ اللہ فرماتا ہے کہ مومنین جب غلطی کرنے کے بعد توبہ کر لیتے ہیں تو ہم ان کو اسی طرح سختی سے نجات دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت یونسؑ کے شہر سے چلے جانے کے بعد یوں ہوا کہ ان کی قوم عذاب کے علامات دیکھ کر ایمان لے آئی اور آپؑ کو تلاش کیا جب آپ نہ ملے تو سب نے شہر سے باہر جا کر نہایت عاجزی سے اپنے جرموں سے توبہ کر لی اور اس طرح عذاب الٰہی ٹل گیا۔ جب حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ سے صحیح و سالم نکل کر اپنے شہر میں آئے تو ان کی قوم توبہ اور ایمان کی بدولت زندہ سلامت تھی۔

(۸۹) اور حضرت زکریاؑ کو بھی ہم نے راہ حق کی ہدایت کی تھی جبکہ انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ! مجھے بے اولاد نہ رکھ اور تو ہی سب سے بہتر وارث ہے۔ مجھے علم نبوت کا سلسلہ جاری رکھنے کے لئے وارث عطا فرما۔

(۹۰) پس ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کی بانجھ بیوی کی خرابی، مرض دور کر کے ان کو ولادت کے قابل کر دیا اور ان کے ہاں حضرت یحییٰؑ پیدا ہوئے بیشک حضرت زکریاؑ اور ان کی بیوی اور ان کے بیٹے حضرت یحییٰؑ سب نیک کاموں میں دوڑتے اور ہمیشہ ہمیں شوق اور خوف و ادب کے ساتھ پکارا کرتے تھے۔

انفعال: نُنْجِیْ: ہم نجات دیتے ہیں، رہائی دیتے ہیں، مضارع۔ اَصْلَحْنَا: ہم نے اچھا کر دیا ہے، درست کر دیا، ماضی۔

اسماء: ذَالْکِفْلِ: نبی تھے۔ ذَالنُّوْنِ: مچھلی والے حضرت یونسؑ کا لقب۔ تَذَرْنِیْ: تو مجھے چھوڑتا ہے، چھوڑ دے گا۔ رَغَبًا: رغبت، توقع، مصدر۔ رَهَبًا: خوف، ڈر، مصدر۔

فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهَا مِن رُّوحِنَا وَجَعَلْنَٰهَا وَٱبْنَهَآ

اپنی عفت کی | پس پھونک دی ہم نے | اس میں | روح اپنی (جانب سے) | اور بنادیا ہم نے اس کو | اور اس کے بیٹے (عیسیٰ) کو

عفت و پاکیزگی کو محفوظ رکھا تو ہم نے اس میں اپنی (جانب سے) روح پھونک دی اور اس کو اور اس کے بیٹے کو تمام دنیا

ءَايَةً لِّلْعَٰلَمِينَ ﴿٩١﴾ إِنَّ هَٰذِهِۦٓ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَٰحِدَةً ۖ وَأَنَا

ایک نشان | اہل عالم کے لئے | بلاشبہ یہ | تمہاری امت ہے | امت | ایک (ہی) | اور میں

کے لئے ایک نشان بنایا۔ بلاشبہ یہ تمہاری امت ایک ہی امت ہے اور میں

رَبُّكُمْ فَٱعْبُدُونِ ﴿٩٢﴾ وَتَقَطَّعُوٓا۟ أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ ۖ كُلٌّ إِلَيْنَا

تمہارا رب ہوں | پس میری ہی عبادت کرو | اور انہوں نے ٹکڑے ٹکڑے کرلیا | اپنا کام | آپس میں | (وہ) سب | ہماری طرف

تمہارا رب ہوں' پس تم میری ہی عبادت کرو۔ اور ان لوگوں نے اپنے دین میں اختلافات پیدا کرلیے (مگر) ہر ایک کو ہماری

رَٰجِعُونَ ﴿٩٣﴾ فَمَن يَعْمَلْ مِنَ ٱلصَّٰلِحَٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ ع ۱۸

لوٹنے والے ہیں | پس جو | کرے گا عمل | نیکیوں میں سے | اور وہ ہوگا | ایماندار | تو ناقدری نہ ہوگی

طرف لوٹ کر آنا ہے۔ پس جو کوئی نیک کام کرے گا اور وہ مومن بھی ہوگا تو اس کا عمل ضائع

لِسَعْيِهِۦ وَإِنَّا لَهُۥ كَٰتِبُونَ ﴿٩٤﴾ وَحَرَٰمٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَٰهَآ

اس کی کوشش کی | اور بیشک ہم | اس کو | لکھنے والے ہیں | اور ناممکن ہے | کسی بستی والوں پر | جسے ہم نے ہلاک کردیا

نہیں جائے گا اور ہم یقیناً اس کے اعمال لکھتے جاتے ہیں۔ اور جس بستی کو ہم نے ہلاک کردیا اس کے رہنے والوں کے لئے ناممکن

أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿٩٥﴾ حَتَّىٰٓ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُم

کہ وہ | نہ لوٹیں گے (ہمارے حضور میں) | یہاں تک کہ | جب کھول دیئے جائیں گے | یاجوج | اور ماجوج | اور وہ

ہے کہ وہ پھر دنیا میں لوٹ کر آسکیں۔ یہاں تک کہ جب یاجوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ

مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ ﴿٩٦﴾ وَٱقْتَرَبَ ٱلْوَعْدُ ٱلْحَقُّ فَإِذَا هِىَ

ہر بلندی سے | (نیچے) اترتے چلے آئیں گے | اور نزدیک آپہنچا | وعدہ | سچا | پس یکایک

ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے اتر رہے ہوں گے۔ اور سچا وعدہ نزدیک آجائے گا تو ان کافر

شَٰخِصَةٌ أَبْصَٰرُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ يَٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا

اوپر اٹھی (رہ جائیں گی) | آنکھیں | ان کی | جو کافر ہیں | ہائے افسوس! | ہم تو تھے

لوگوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ (پھر وہ کہیں گے کہ) افسوس! ہم اس

فِى غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا بَلْ كُنَّا ظَٰلِمِينَ ﴿٩٧﴾ إِنَّكُمْ وَمَا

غفلت میں | اس سے | بلکہ | ہم تھے | ظالم | بیشک تم | اور جو (کچھ)

حقیقت سے غفلت ہی میں رہے بلکہ ہم ہی ظلم کرتے رہے۔ تم اور تمہارے

تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنتُمْ لَهَا

تم پوجتے ہو | سوائے اللہ کے | ایندھن ہے | دوزخ کا | تم (سب) | اس میں

معبود' جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجتے ہو' جہنم کا ایندھن ہوں گے اور اس میں تم سب

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹۱) اور اے نبیؐ! قرآن میں مریم بنت عمران کا ذکر بھی کرو۔ جس نے اپنی پاک دامنی کی مکمل حفاظت کی اور ہم نے اپنے فرشتے کے ذریعے اس کے جسم میں روح پھونک دی جس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام معجزانہ طور پر پیدا ہوئے اور ہم نے مریمؑ اور ان کے بیٹے عیسیٰؑ کو تمام عالم کے لئے اپنی قدرت کے نشان بنا دیا۔

(۹۲) مسلمانو! بلاشبہ یہی انبیاء کی جماعت تمہاری جماعت ہے جو اصول دین کے لحاظ سے ایک ہی ملت اسلام ہے اور میں ہی تمہارا سب کا ایک ہی پروردگار ہوں پس میری ہی عبادت کرو۔

(۹۳) اور ان یہود و نصاریٰ نے آپس میں ضد اور دشمنی کی وجہ سے اللہ کے دین میں اختلاف ڈال کر اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور ان سب کو قیامت کے روز جواب دینے کے لئے ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے۔ ہم ان سے اس اختلاف کی نسبت پوچھیں گے۔

(۹۴) پس جو کوئی ایمان لا کر نیک عمل کرے گا اس کی کوشش ضائع نہیں کی جائے گی کیونکہ ہم اس کو اعمال ناموں میں لکھتے رہتے ہیں۔

(۹۵) اور جس بستی کو اس کے رہنے والوں کی نافرمانی کی وجہ سے ہم نے ہلاک کر دیا۔ ناممکن ہے کہ اس کے رہنے والے قیامت کے دن اعمال کی جوابدہی اور جزا و سزا کے لئے ہمارے حضور میں لوٹ کر نہ آئیں، ضرور آئیں گے۔ یا یہ معنی ہے کہ ہلاک ہو جانے والوں کے لئے دوبارہ زندہ ہو کر دنیا میں واپس آنا ناممکن اور حرام ہے۔

(۹۶) یہاں تک کہ جب قرب قیامت میں نزول عیسیٰؑ کے بعد یاجوج ماجوج خدا کے حکم سے ذی القرنین کی بنائی ہوئی دیوار کو توڑ کر باہر نکل آئیں گے اور ہر ٹیلہ اور پہاڑ سے نیچے اترتے چلے آئیں گے۔

(۹۷) اور جزا و سزا کا سچا وعدۂ الٰہی (قیامت) نزدیک آ پہنچے گا تو شدت عذاب کو دیکھ کر کی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ جائیں گی اور افسوس کر کے کہہ رہے ہوں گے کہ ہائے افسوس ہم اس دن کے آنے سے غافل ہی رہے اور اپنے اوپر بڑا ہی ظلم کیا۔

افعال: اَحْصَنَتْ: اس عورت نے محافظت کی، ماضی۔ تَقَطَّعُوْا: انہوں نے کاٹ دیا، توڑ دیا، ماضی۔ فُتِحَتْ: کھول دیا گیا، پھاڑ دیا جائے گا، ماضی مجہول۔

اسماء: اِبْنَهَا: اس عورت کا بیٹا۔ فَرْجَهَا: معنی پھاڑنا، چیرنا، شق کرنا، مصدر مراد عورت، مرد کی شرم گاہ۔ لِسَعْيِهٖ: اس کی کمائی، کوشش۔ حَدَبٍ: اونچان، بلندی، مصدر ہے۔ شَاخِصَةٌ: کھلی کی کھلی رہ جانے والی، مراد آنکھیں۔

وٰرِدُوْنَ ﴿٩٨﴾ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ؕ وَكُلٌّ

داخل ہو گے | اگر ہوتے | یہ (بت) | معبود | (تو) نہ | جاتے دوزخ میں | اور (وہ) سارے

داخل ہو کر رہو گے۔ اور وہ (سچ مچ) معبود ہوتے تو اس (جہنم) میں داخل نہ ہوتے اور وہ سب

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٩٩﴾ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿١٠٠﴾

اس میں | ہمیشہ رہیں گے | ان کے لئے اس میں | چلانا ہوگا | اور وہ | اس میں | کچھ نہ سنیں گے

اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ وہاں وہ چیخیں ماریں گے اور ایک دوسرے کی بات بالکل نہ سن سکیں گے

اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا

بلاشبہ | وہ لوگ | جن کے لئے پہلے سے مقدر ہو چکی ہے | ہماری طرف سے | بھلائی | وہی لوگ | اس سے

وہ لوگ جن کے لئے ہماری طرف سے نیکی پہلے سے مقدر ہو چکی ہے اور وہ اس (عذاب سے)

مُبْعَدُوْنَ ﴿١٠١﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ

دور رکھے جائیں گے | وہ نہیں سنیں گے | اس کی آہٹ تک | اور وہ | ان (نعمتوں) میں | جنہیں چاہتے ہیں

دور رکھے جائیں گے۔ وہ دوزخ کی آہٹ تک نہ سنیں گے اور وہ اپنی پسندیدہ زندگی میں ہمیشہ

اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٢﴾ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ

ان کے نفس | ہمیشہ رہیں گے | نہ | غمزدہ کرے گی ان کو | بے قراری | بڑی (قیامت کی)

کے لئے رہیں گے۔ ان کو (قیامت کی) بڑی گھبراہٹ کا کوئی رنج نہ ہوگا

وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٣﴾

اور ملاقات کریں گے ان سے | فرشتے | یہ ہے تمہارا وہ دن | جس کا | تم سے وعدہ کیا جاتا تھا

اور فرشتے ان کا خیر مقدم کریں گے (اور کہیں گے کہ) یہی وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَآ

جس دن | ہم لپیٹ لیں گے | آسمان کو | جیسا کہ لپیٹ لیا جاتا ہے | کاغذ | خطوط کا | جس طرح ہم نے پیدا کیا

جس دن آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جس طرح لکھے ہوئے کاغذ کو لپیٹ لیا جاتا ہے۔ جس طرح ہم نے پہلی

اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿١٠٤﴾ وَلَقَدْ

پہلی مرتبہ | (اسی طرح) ہم دوبارہ پیدا کریں گے | وعدہ ہے | ہمارے ذمے | ہم ضرور | کرنے والے ہیں | اور بیشک

بار پیدا کیا تھا' اسی طرح ہم دوبارہ پیدا کریں گے۔ یہ ہمارے ذمے وعدہ ہے جسے ہم پورا کر کے رہیں گے۔ اور

كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا

ہم نے لکھ دیا | زبور میں | بعد | نصیحت کے | کہ یہ زمین | اس کے وارث ہوں گے

ہم نے (جملہ) نصیحتوں کے بعد زبور میں لکھ دیا تھا کہ زمین کے وارث میرے

عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿١٠٥﴾ اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ﴿١٠٦﴾

ہمارے بندے | نیک | بیشک | اس میں | پیغام | بندگی کرنے والوں کے لئے

نیک بندے ہی ہوں گے۔ بلاشبہ اس میں عبادت کرنے والوں کے لئے پیغام (بشارت)

آیت نمبر — آسان تفسیر

(٩٨) اے کفار مکہ! تم اور تمہارے جھوٹے معبود جن کی تم عبادت کرتے ہو سب دوزخ کا ایندھن ہو تم اس میں جھونکے جاؤ گے۔

(٩٩) اگر یہ بت واقعی معبود ہوتے تو دوزخ میں کیوں جھونکے جاتے حالانکہ وہ سب ہمیشہ اسی جہنم میں رہیں گے۔

(١٠٠) کفار و مشرکین اس میں زور زور سے چلائیں گے اور اس چیخ و پکار میں انہیں کچھ سنائی نہ دے گا۔

(١٠١) اور بلاشبہ جن نیک بختوں کے لئے ازل میں نیکی مقدر ہو چکی ہے وہ اس دوزخ سے دور رہیں گے۔ خواہ دنیا میں ان کی مرضی کے خلاف ان کی عبادت کی گئی ہو جیسے حضرت عیسیٰؑ و عزیرؑ اور ملائکہ اس لئے کہ یہ سب نیک اور ایک اللہ کے ماننے والے تھے۔

(١٠٢) وہ دوزخ کے بھڑکنے کی آواز تک نہ سنیں گے اور ہمیشہ جنت کی ان نعمتوں میں رہیں گے جنہیں وہ دل سے چاہتے ہوں گے۔

(١٠٣) انہیں قیامت کی اس بڑی بھاری مصیبت و بے قراری کا کچھ غم نہ ہوگا۔ رحمت کے فرشتے ان کے خیر مقدم کے لئے حاضر ہوں گے اور آ کر انہیں یہ خوشخبری سنائیں گے کہ آج تمہارا وہ بڑی خوش نصیبی کا دن ہے جس کا تم سے پیغمبروں کے ذریعے وعدہ کیا جاتا تھا۔

(١٠٤) جس دن ہم آسمان کو اسی طرح لپیٹ لیں گے جس طرح لمبے کاغذ (طومار) کے اندر تحریرات لکھ کر اسے لپیٹ لیا جاتا ہے اور جس طرح ہم نے مخلوقات کو پہلی بار پیدا کیا تھا اسی طرح ہم اسے دوبارہ مرنے کے بعد زندہ کر کے اٹھائیں گے یہ وعدہ ہم نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے ہم اسے ضرور پورا کریں گے۔

(١٠٥) اور ہم نے کتاب زبور میں دین حق پر چلنے کی نصیحت کے بعد یہ حکم لکھ دیا ہے کہ اس زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔

(١٠٦) ان مذکورہ خبروں اور نصیحتوں میں اللہ کی عبادت کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے۔

افعال: اِشْتَهَتْ: اس نے خواہش کی، رغبت کی، ماضی۔ لَایَحْزُنُهُمْ: ان کو غمگین نہ کرے گا، مضارع منفی۔ تَتَلَقّٰهُمْ: وہ ان سے ملاقات کرے گی، وہ (فرشتوں کی جماعت) ان کو لینے آئے گی، مضارع۔ نَطْوِیْ: ہم لپیٹ دیں گے، مضارع۔ بَدَاْنَا: ہم نے پہلے شروع کیا، ہم نے ابتدا میں بنایا، ماضی۔

اسماء: مُبْعَدُوْنَ: دور رکھے گئے، دور کئے گئے، اسم مفعول۔ حَسِيْسَهَا: اس کی آواز، اس کا کھٹکا، حرکت وہ آہٹ کو حَسِیْس کہتے ہیں۔ اَلْفَزَعُ: گھبراہٹ، خوف، اسم فاعل۔ سِجِلِّ: کاغذ کا طومار، صحیفہ، وثیقہ، لکھنے والا۔

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۰۷﴾ قُلۡ

اور نہیں بھیجا ہم نے آپؐ کو | مگر | رحمت بنا کر | تمام عالموں کے لئے | کہہ دیجئے

اور ہم نے آپؐ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ کہہ دیجئے

اِنَّمَا يُوۡحٰٓى اِلَىَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلۡ

کہ بیشک وحی کی جاتی ہے | میری طرف | یہی کہ | تمہارا معبود | معبود ہے | ایک ہی | پس کیا

کہ میری طرف تو صرف یہ وحی آتی ہے کہ تمہارا معبودِ حقیقی صرف ایک معبود ہے تو کیا

اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۰۸﴾ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ اٰذَنۡتُكُمۡ

تم | فرمانبرداری کرنے والے ہو؟ | پس اگر | وہ منہ موڑ لیں | تو کہہ دیجئے | کہ میں نے آگاہ کر دیا تم کو

تم تسلیم کرتے ہو؟ پھر اگر وہ منہ موڑ لیں تو کہہ دیجئے کہ میں نے تمہیں پورا

عَلٰى سَوَآءٍ ؕ وَاِنۡ اَدۡرِىۡۤ اَقَرِيۡبٌ اَمۡ بَعِيۡدٌ مَّا

یکساں طور پر | اور میں نہیں جانتا | کہ قریب ہے | یا | بعید | جس کا

پورا آگاہ کر دیا ہے۔ اور مجھے یہ معلوم نہیں کہ جو وعدہ تم سے کیا گیا ہے، وہ قریب

تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۱۰۹﴾ اِنَّهٗ يَعۡلَمُ الۡجَـهۡرَ مِنَ الۡقَوۡلِ وَ

تم سے وعدہ کیا جاتا ہے | بیشک وہ | جانتا ہے | ظاہر | بات کو | اور

ہے یا دُور ہے۔ جو بات اونچی آواز میں کی جائے، اللہ تعالیٰ اُس کو بھی جانتا ہے اور

يَعۡلَمُ مَا تَكۡتُمُوۡنَ ﴿۱۱۰﴾ وَاِنۡ اَدۡرِىۡ لَعَلَّهٗ فِتۡنَةٌ

وہ جانتا ہے | جو | تم چھپاتے ہو | اور میں نہیں جانتا | شاید یہ | آزمائش ہو

اسے بھی جانتا ہے، جسے تم چھپاتے ہو۔ اور میں نہیں جانتا شاید یہ تمہارے لئے آزمائش

لَّـكُمۡ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيۡنٍ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ رَبِّ احۡكُمۡ

تمہارے لئے | اور فائدہ اٹھانا | ایک وقت (معین) تک | پیغمبر نے فرمایا | اے میرے ربّ! | فیصلہ کر

ہو، اور وقت مقرر تک فائدہ اُٹھانے کی (مہلت) ہو۔ پیغمبر نے فرمایا اے میرے ربّ! انصاف سے

بِالۡحَـقِّ ؕ وَرَبُّنَا الرَّحۡمٰنُ الۡمُسۡتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوۡنَ ﴿۱۱۲﴾

انصاف سے | اور ہمارا رب | بڑا مہربان ہے | جس سے مدد طلب کی جاتی ہے | ان باتوں پر | جو تم بیان کرتے ہو

فیصلہ کر دے۔ اور ہمارا رب مہربان ہے، اسی سے ان باتوں میں مدد طلب کی جاتی ہے، جو تم گھڑتے ہو

سُوۡرَةُ الۡحَجِّ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مَكِّيَّةٌ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ وَسَبۡعُوۡنَ اٰيَةً وَّفِيۡهَا عَشۡرُ رُكُوۡعَاتٍ

سورہ حج مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اٹھہتر آیتیں اور دس رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّكُمۡ ۚ اِنَّ زَلۡزَلَةَ السَّاعَةِ شَىۡءٌ

اے لوگو! | ڈرو | اپنے رب سے | بلاشبہ | زلزلہ | قیامت کا | چیز ہے

اے لوگو! اپنے ربّ (کی نافرمانی) سے ڈرو۔ (یاد رکھو!) کہ قیامت کا زلزلہ بلاشبہ بڑی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۰۷) اور آپؐ کو تو ہم نے تمام اہل عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے کیونکہ جو دین آپ لے کر آئے ہیں وہ ان کے لئے دونوں جہانوں کی بہتری کا سبب ہے۔

(۱۰۸) آپؐ کہہ دیجئے کہ بیشک میری طرف تو یہی وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے پس کیا تم اس کا حکم مانو گے؟

(۱۰۹) پھر اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دیجئے کہ میں نے تو تم سب کو یکساں طور پر باخبر کردیا ہے اور کسی ایک کو بھی دین حق کے پہنچانے میں کمی نہیں چھوڑی اور تم (انکار کرنے والوں) کو جو وعدۂ عذاب دیا جاتا ہے میں نہیں جانتا کہ وہ قریب ہے یا دور مگر پورا ہوگا ضرور۔

(۱۱۰) بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری چھپی اور کھلی ہر بات کو جانتا ہے اس کے مطابق جزا و سزا دے گا۔

(۱۱۱) اور میں یہ بھی نہیں جانتا کہ شاید عذاب کی تاخیر تمہارے لئے ایک آزمائش ہو کہ کون حق کو سمجھ کر اپنی شرارتوں سے باز آجاتا ہے یا ایک وقت معین تک تم کو مہلت دی گئی ہو کہ زندگی کے سامان سے فائدہ اٹھا لو اور پھر اپنے برے اعمال کی سزا پاؤ۔

(۱۱۲) رسولؐ نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار! تو میرے اور ان نافرمان کفار کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کردے اور واقعی ہمارا پروردگار بڑا ہی مہربان ہے۔ جس سے ہم ان کفر و شرک کی باتوں کے خلاف جو تم کافر لوگ بیان کرتے ہو مدد مانگتے ہیں۔

افعال: اٰذَنْتُکُمْ: میں نے تم کو خبر دی، اطلاع دی، ماضی۔ اَدْرِیْ: میں جانتا ہوں، مضارع۔

عَظِيمٌ ① يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا

بہت بڑی | جس دن | تم دیکھو گے اس کو | بھول جائے گی | ہر دودھ پلانے والی | اس کو

بھاری چیز ہے۔ جس دن تم دیکھو گے۔ کہ ہر دودھ پلانے والی اپنے بچے کو بھول جائے گی

أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى

جسے وہ دودھ پلاتی تھی | اور ڈال دے گی | ہر | حاملہ | اپنا حمل | اور تو دیکھے گا

جس کو اس نے دودھ پلایا ہے اور ہر حمل والی (وقت سے پہلے) اپنا حمل ڈال دے گی اور تو

النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُمْ بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ

لوگوں کو | مدہوش | اور نہیں ہوں گے وہ | مدہوش | لیکن | عذاب

لوگوں کو مدہوش دیکھے گا اور (حقیقت میں) وہ مدہوش نہ ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ کا

اللَّهِ شَدِيدٌ ② وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ

اللہ کا | سخت ہوگا | اور بعض | لوگ | وہ ہیں | جو جھگڑا کرتے ہیں | اللہ کے بارے میں

عذاب بڑا سخت ہے۔ اور بعض لوگ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی علم کے بغیر

بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ ③ كُتِبَ

بغیر علم کے | اور پیروی کرتے ہیں | ہر | شیطان | سرکش کی | لکھا گیا ہے

جھگڑتے ہیں اور سرکش شیطان کی اطاعت کرتے ہیں۔ جس کے بارے میں

عَلَيْهِ أَنَّهُ مَنْ تَوَلَّاهُ فَأَنَّهُ يُضِلُّهُ وَيَهْدِيهِ

اس پر | کہ جو (کوئی) | دوستی کرے گا اس سے | تو بیشک وہ | اس کو گمراہ کردے گا اور | راہ دکھائے گا اسے

لکھ دیا گیا ہے کہ جو اسے دوست رکھے گا، وہ اسے ضرور گمراہ کرے گا اور دوزخ کے

إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ④ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ

عذاب | دوزخ کی طرف | اے لوگو! | اگر تم ہو | شک میں

عذاب کی طرف اس کی رہنمائی کرے گا۔ اے لوگو! اگر تمہیں دوبارہ زندہ ہوکر

مِنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ

دوبارہ اٹھائے جانے سے | تو ہم نے | پیدا کیا تمہیں | مٹی سے | پھر | نطفہ سے

اُٹھ کھڑا ہونے میں کوئی شک ہو تو یاد رکھو کہ ہم نے تم کو (ابتدا میں بھی تو) مٹی سے پیدا کیا تھا پھر نطفہ سے

ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُضْغَةٍ مُخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ

پھر | جمے ہوئے خون سے | پھر | گوشت کے لوتھڑے سے | جو مکمل ہوتا ہے | اور ادھورا

پھر خون کے لوتھڑے سے پھر گوشت کی بوٹی سے کہ کوئی پوری ہوتی ہے اور کوئی نا تمام

لِنُبَيِّنَ لَكُمْ وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ أَجَلٍ

تاکہ ہم واضح کردیں | تم پر | اور ہم ٹھہراتے ہیں | رحم میں | جو چاہیں | ایک وقت

تاکہ تم پر (اپنی قدرتوں کو) واضح کریں۔ اور رحم میں جسے ہم چاہتے ہیں ایک مدت تک ٹھہرائے

آیت نمبر — آسان تفسیر

سورۃ الحج

اس سورت میں زیادہ تر حج کا بیان ہے اس لئے حج کے نام سے موسوم کی گئی۔

(۱) لوگو! اپنے رب (کی نافرمانی) سے ڈرو اس لئے کہ قیامت کا زلزلہ سخت خوفناک ہے۔

(۲) قیامت کا خوفناک دن ایسا ہولناک ہوگا کہ تم دیکھو گے کہ ماں اپنے شیر خوار بچہ کو بھول جائے گی اور حمل والی عورت کا حمل گر جائے گا اور لوگ بے ہوش ہوں گے اور در اصل وہ مدہوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہوگا۔ جس سے وہ خوفزدہ ہوں گے۔

(۳) اور بعض لوگ اپنی جہالت اور نادانی سے اللہ کے وجود اور اس کے احکام مثلاً قیامت اور موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور جزا و سزا کے متعلق جھگڑا کرتے ہیں کہ آدمی گل سڑ جانے اور ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو جانے کے بعد دوبارہ زندہ کیسے ہوگا اور اس طرح یہ کفار دین حق کے خلاف ہر شیطان سرکش کی پیروی کرتے ہیں۔

(۴) اور اس بات کا پہلے ہی سے فیصلہ ہو چکا ہے کہ جو بھی شیطان کا ساتھ دے گا وہ اسے ضرور گمراہ کر کے دوزخ کی طرف لے جائے گا۔

افعال: تَذْهَلُ: وہ بھول جائے گی، مضارع۔ تَضَعُ: وہ رکھ دے، ڈال دے، وہ جنتی ہے، مضارع۔ تَوَلَّاهُ: وہ اس کا رفیق ہوا، اس سے دوستی کی، ماضی۔

اسماء: سُكٰرٰى: نشہ میں مست ہے۔ مَرِيْدٍ: سرکش، ہر خیر سے خالی۔

مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ

مقرر تک | پھر | ہم نکالتے ہیں تم کو | بچہ بنا کر | پھر | تاکہ تم پہنچو | اپنی جوانی کو

رکھتے ہیں پھر تمہیں بچہ بنا کر نکالتے ہیں' تاکہ تم اپنی قوت بھری جوانی کو پہنچو

وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ

اور بعض تم سے | وہ ہے جو | قبض کرلیا جاتا ہے | اور بعض تم میں سے | وہ ہے | جو لوٹایا جاتا ہے | ناقص ترین

اور بعض تم میں سے (اس سے پہلے) مرجاتے ہیں اور کچھ تم میں انتہائی بڑھاپے کی عمر تک لوٹائے جاتے

الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ۭ وَتَرَى

عمر تک | تاکہ وہ نہ جانے | بعد | جاننے کے | کچھ (بھی) | اور تو دیکھتا ہے

ہیں جس کے نتیجہ میں وہ جاننے بوجھنے کے بعد' پھر بے خبر بن جاتے ہیں۔ اور تو زمین کو

الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ

زمین کو | مردہ پڑی ہوئی | پس جب | ہم نے اتارا | اس پر | پانی

دیکھتا ہے کہ خشک پڑی ہے پھر جب ہم اس پر مینہ برساتے ہیں تو

اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝٥

تو وہ ہلی | اور ابھری | اور اُگائیں اس نے | ہر قسم کی چیزیں | خوش نما

وہ ہلتی ہے اور پھولتی ہے اور ہر طرح کی خوشنما چیزیں اگاتی ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ

یہ (سب) | اس لئے کہ | اللہ ہی ہے | برحق | اور کہ وہ | زندہ کرتا ہے | مردوں کو | اور بیشک وہ

یہ سب اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی برحق ہے اور یہ کہ وہ مردوں کو زندہ کرتا ہے اور یہ کہ وہ

عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٦ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا

ہر چیز پر | قادر ہے | اور کہ | قیامت | آنے والی ہے | نہیں کوئی شک اس میں

ہر بات پر قادر ہے۔ اور یہ کہ قیامت (یقیناً) آنے والی ہے جس میں کچھ شک نہیں

وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝٧ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ

اور یقیناً | اللہ | دوبارہ اٹھائے گا | ان کو جو | قبروں میں ہیں | اور بعض لوگوں میں سے | وہ ہے

اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو قبروں میں ہیں' زندہ کرکے دوبارہ اُٹھائے گا۔ اور بعض لوگ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ

يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝٨

جو جھگڑا کرتا ہے | اللہ کے بارے میں | بغیر کسی علم کے | اور بغیر کسی ہدایت کے | اور بغیر کسی کتاب | روشن کے

کے معاملے میں بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر کسی کتاب روشن کے جھگڑتے ہیں۔

ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَهٗ فِي الدُّنْيَا

موڑتے ہوئے | اپنا پہلو | تاکہ وہ گمراہ کرے (لوگوں کو) | راہ سے | اللہ کی | اس کے لئے | دنیا میں

تکبر سے گردن موڑتے ہوئے تاکہ (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ کردیں' ان کے لئے دنیا میں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵) لوگو! اگر تمہیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ اٹھائے جانے کی نسبت شک وشبہ ہے تو تم اپنی پیدائش کے متعلق غور کرو کہ ہم نے تمہارے جدِ اعلیٰ آدمؑ کو تو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا پھر تمہیں والد کے نطفہ سے پھر جمے ہوئے خون پھر گوشت کی بوٹی سے جو کبھی تو مکمل صورت میں اور کبھی نامکمل صورت میں ہوتی ہے بنایا تا کہ ہم تم پر اپنی قدرت کاملہ کو خوب واضح کر دیں اور پھر جس نطفہ کو ہم چاہتے ہیں ماں کے پیٹ میں ایک وقت مقررہ تک ٹھہراتے ہیں۔ پھر ہم تمہیں وہاں سے بچہ بنا کر باہر نکالتے ہیں پھر وہ جوان ہوتا ہے اور بعض کی روح کو اس سے پہلے ہی قبض کر لیتے ہیں اور بعض کو بہت لمبی عمر دی جاتی ہے جو ضعیف ترین عمر ہے تا کہ وہ ایسا ہو جائے کہ پہلی عمر میں سب کچھ جانتے ہوئے اب اسے کچھ بھی معلوم اور یاد نہ رہے اور ہماری قدرت کا یہ حال ہے کہ خشک زمین پر جب ہم آسمان سے پانی برساتے ہیں تو وہ نباتات کے اُگنے سے حرکت میں آتی اور ابھرتی ہے اور طرح طرح کی خوبصورت چیزیں اس میں سے اُگ پڑتی ہیں۔

(۶) یہ سب امور اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ اللہ برحق ہے جو مُردوں کو زندہ کرنے پر قدرت رکھتا ہے۔

(۷) اور یہ کہ قیامت کی گھڑی ضرور آنے والی ہے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں اور یہ کہ اللہ ان لوگوں کو جو قبروں میں ہیں قیامت کے روز ضرور دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے گا۔

(۸) اور بعض شخص اللہ کی قدرت کے متعلق اپنی جہالت سے جھگڑے کرتا ہے حالانکہ نہ اس کے پاس کوئی عقلی وعلمی دلیل موجود ہے اور نہ کسی واضح الہامی کتاب میں اُس کی بات کا ثبوت ہے۔ یعنی بغیر کسی دلیل کے دین اور اللہ کی ذات پر اعتراضات کرتا ہے۔

افعال: نُقِرُّ: ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں، مضارع۔ نُخْرِجُكُمْ: ہم پیدا کرتے ہیں۔ تَبْلُغُوْا: تم پہنچو، تم پہنچتے ہو، مضارع۔ اِهْتَزَّتْ: اس نے تر وتازہ ہو کر حرکت کی، ماضی۔

اسماء: بَعْث: جی اٹھنا، زندہ کرنا، اٹھا کھڑا کرنا۔ عَلَقَة: جمے ہوئے خون کی ایک پھٹکی۔ مُضْغَة: گوشت کا ٹکڑا۔ مُخَلَّقَة: وہ بوٹی جو زندہ ہو جاتی ہے، بنائی ہوئی۔ اَشُدَّكُمْ: تمہارا زور، جوانی۔ هَامِدَةً: خشک جس میں سبزہ نہ ہو، اسم فاعل۔ بَهِيْج: بارونق، تر وتازہ، نفیس۔ مُنِيْر: روشن کرنا، روشنی والا، اسم فاعل۔

خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝٩

رسوائی ہے | اور ہم چکھائیں گے اسے | روز | قیامت میں | عذاب | جلانے والا

رسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم انہیں جلتی آگ کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ

یہ ہے | اس کے بدلے | جو بھیجا آگے | تیرے دونوں ہاتھوں نے | اور یقیناً اللہ | نہیں | ظالم

یہ ان اعمال کی سزا ہے جو تو نے آگے بھیجے تھے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ہر گز

لِّلْعَبِيْدِ ۝١٠ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ

اپنے بندوں پر | اور بعض | لوگوں میں سے | وہ ہے جو | عبادت کرتا ہے | اللہ کی | ایک کنارے پر

ظلم نہیں کرتا۔ اور لوگوں میں سے وہ بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت (شک و شبہ کے) کنارے پر (کھڑے ہو کر) کرتا ہے

فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ِۨاطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ِۨ

پس اگر | پہنچتی ہے اس کو | بھلائی | تو مطمئن ہو جاتا ہے | اس سے | اور اگر | پہنچتی ہے اس کو | آزمائش

(ایسے آدمی کو) اگر فائدہ پہنچے تو وہ اس سے مطمئن ہو جاتا ہے اور اگر کسی آزمائش میں پڑ جائے

انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ

تو الٹا پھر جاتا ہے | اپنے رخ پر | نقصان اٹھایا | دنیا | اور آخرت کا | یہی ہے وہ

تو منہ اٹھا کر (کفر کی طرف) لوٹ جاتا ہے اس نے دنیا میں بھی نقصان اٹھایا اور آخرت میں بھی یہی تو

الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝١١ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ

نقصان | کھلا | وہ پکارتا ہے | سوائے | اللہ کے | اس کو جو | نہ ضرر دے اس کو

صریح نقصان ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اس کو پکارتا ہے جو اسے نہ نقصان پہنچا سکتا

وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝١٢ يَدْعُوْا

اور جو | نہ نفع دے اس کو | یہی ہے وہ | گمراہی | دور کی | وہ پکارتا ہے

ہے اور نہ نفع دے سکتا ہے یہی تو انتہا درجہ کی گمراہی ہے۔ وہ ایسے (جھوٹے معبود) کو

لَمَنْ ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ

اس کو | جس کا ضرر | جلدی پہنچتا ہے | اس کے نفع سے | بہت برا ہے | آقا | اور بہت ہی برا ہے

پکارتا ہے جس کا نقصان اس کے نفع سے زیادہ نزدیک ہے۔ کیا برا آقا ہے اور کیا برا

الْعَشِيْرُ ۝١٣ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

رفیق | بیشک اللہ | داخل کرے گا | ان کو جو | ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کیے

ساتھی۔ بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل

الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

نیک | باغوں میں | بہتی ہوں گی | جن کے نیچے | نہریں | بیشک اللہ

کرتے رہے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹) وہ حق سے منہ موڑتا ہے تاکہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکے سوایسے شخص کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت میں اسے دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

(۱۰) اوراس سے کہا جائے گا کہ یہ عذاب تیرے ہی جرموں کے بدلے میں ہے اور اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

(۱۱) اور بعض شخص اللہ کی عبادت یقین کے ساتھ نہیں بلکہ منافقانہ طور پر شکوک وشبہات کے ساتھ کرتا ہے۔ اگر اسے کوئی دنیاوی خوشی ملے، جیسے تجارت یا مال مویشی میں فائدہ ہو تو دین سے مطمئن ہوتا ہے۔ اور اگر کہیں ابتلاء آ جائے اور نقصان پہنچے تو دین کو ہی چھوڑ دیتا ہے اور مرتد ہو جاتا ہے۔ گویا وہ دین کے دریا کے کنارے کنارے چلتا ہے کہ کہیں ڈوب نہ جاؤں۔ ایسا شخص اپنے تذبذب کی وجہ سے دنیا اور آخرت دونوں میں نقصان میں رہتا ہے۔

(۱۲) اللہ کی طرف سے امتحان کی صورت میں وہ اللہ کو چھوڑ کر ان جھوٹے معبودوں کو پکارتا ہے جو اسے نہ کچھ نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان۔ یہی سخت گمراہی ہے۔

(۱۳) وہ ایسے جھوٹے معبودوں کی عبادت کرتا ہے جن سے نفع تو نہیں البتہ بلکہ ان کی عبادت کی وجہ سے بہت جلد نقصان پہنچتا ہے۔ وہ بہت ہی برے دوست اور ساتھی ہیں۔ ان سے پرہیز لازم ہے۔

افعال: يُضِلُّهُ: وہ اس کو گمراہ کرتا ہے، مضارع۔ اِطْمَاَنَّ: وہ قائم ہو گیا، مطمئن ہو گیا، ماضی۔ اِنْقَلَبَ: وہ الٹ گیا، ماضی۔

اسماء: ثَانِيَ: موڑنے والے، اسم فاعل۔ عِطْفِهِ: اس کا شانہ، اس کا پہلو۔ اَصَابَتْهُ: اس کو پہنچے گی۔

يَفۡعَلُ مَا يُرِيۡدُ ﴿١٤﴾ مَنۡ كَانَ يَظُنُّ اَنۡ لَّنۡ يَّنۡصُرَهُ

کرتا ہے | جو چاہتا ہے | وہ شخص جو تھا | خیال کرتا | کہ کبھی مدد نہ کرے گا اس کی

جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے۔ جو کوئی یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا اور

اللّٰهُ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ فَلۡيَمۡدُدۡ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ

اللہ | دنیا میں | اور آخرت میں | پس اسے چاہیئے کہ وہ لٹکائے | ایک رسی | آسمان تک

آخرت میں اپنے پیغمبر کی مدد نہیں کرے گا اسے چاہیئے کہ آسمان تک ایک رسی کھینچ لے پھر (آسمان پر

ثُمَّ لۡيَقۡطَعۡ فَلۡيَنۡظُرۡ هَلۡ يُذۡهِبَنَّ كَيۡدُهٗ مَا يَغِيۡظُ ﴿١٥﴾

پھر | کاٹ ڈالے | پھر دیکھے | کیا | دور کردے گی | اس کی تدبیر | اس (شکایت) کو | جس سے وہ ناخوش ہے

پہنچ کر اس سلسلہ وحی کو) قطع کردے۔ پھر دیکھے کہ آیا اس کی یہ تدبیر اس کے غصہ (کے سبب یعنی نزول وحی) کو روک سکتی ہے

وَكَذٰلِكَ اَنۡزَلۡنٰهُ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهۡدِىۡ مَنۡ

اور اسی طرح | نازل کیا ہم نے اس (قرآن) کو | آیتیں | واضح | اور بیشک | اللہ | ہدایت کرتا ہے | جسے

اور اسی طرح ہم نے قرآن کو کھلی اور واضح آیات کی شکل میں نازل کیا ہے۔ اور جس کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے ہدایت

يُّرِيۡدُ ﴿١٦﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَالَّذِيۡنَ هَادُوۡا وَالصّٰبِـِٕـيۡنَ

چاہے | بیشک | جو لوگ | مومن ہیں | اور جو لوگ | یہودی | اور صابی

دیتا ہے۔ بلاشبہ جو لوگ مومن ہیں اور جو یہودی ہیں اور ستارہ پرست

وَالنَّصٰرٰى وَالۡمَجُوۡسَ وَالَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ

نصرانی | اور آتش پرست | اور جو لوگ | مشرک ہیں | بیشک | اللہ

اور عیسائی اور آتش پرست اور مشرک، اللہ تعالیٰ ان کے

يَفۡصِلُ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ

فیصلہ کرے گا | ان کے درمیان | روز | قیامت میں | بیشک اللہ | ہر چیز پر

درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز سے

شَهِيۡدٌ ﴿١٧﴾ اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسۡجُدُ لَهٗ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ

شاہد ہے | کیا تو نے نہیں دیکھا | کہ اللہ کو | سجدہ کررہا ہے | جو کوئی | آسمانوں میں ہے

آگاہ ہے۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ تعالیٰ کے آگے سجدہ (و اطاعت) کرتے ہیں جو مخلوقات آسمان

وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ وَالشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ وَالنُّجُوۡمُ وَالۡجِبَالُ

اور جو کوئی | زمین میں ہے | اور سورج | اور چاند | اور ستارے | اور پہاڑ

اور زمین میں ہیں اور سورج، چاند، ستارے، پہاڑ

وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيۡرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَكَثِيۡرٌ حَقَّ

اور درخت | اور چوپائے | اور بہت سے | لوگوں میں سے | اور بہت (سے ایسے ہیں) | کہ ثابت ہو چکا

درخت اور چوپائے سجدہ ریز ہیں اور بہت سے انسان بھی سجدہ بجا لاتے ہیں اور بہتوں پر عذاب کا

آیت نمبر　　　آسان تفسیر

(۱۴) اور جو لوگ ایمان لا کر نیک عمل کرتے رہتے ہیں اللہ انہیں باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے ندیاں جاری ہوں گی۔ بیشک اللہ جو چاہتا ہے سو کرتا ہے۔

(۱۵) جس شخص کو اپنے کفر اور نفاق کی وجہ سے یہ خیال ہو کہ اللہ اپنے رسولؐ کی دنیا اور آخرت میں مدد نہ کرے گا۔ اسے چاہئے کہ اپنے مکان کی چھت یا آسمان کی جانب اونچی جگہ سے ایک رسی لٹکائے اور گلے میں ڈال کر نیچے سے اس کو کاٹ ڈالے یعنی خود کو پھانسی لگا کر مر جائے اور دیکھے کہ کیا اس تدبیر سے اس کا وہ غصہ وغضب دور ہو سکتا ہے جو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا وآخرت میں کامیابی پر ہے؟ ہرگز نہیں خواہ کتنی ہی ناپاک کوشش کرے، حتیٰ کہ خود کو ہلاک کر ڈالے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی کو وہ روک نہیں سکتا۔

(۱۶) اور اسی طرح ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ قرآن ایسا نازل کیا ہے جس کی آیات بالکل واضح ہیں اور اللہ سیدھے راستے پر اسی کو لاتا ہے جسے وہ چاہے۔

(۱۷) اور کچھ شک نہیں کہ اللہ قیامت کے روز اہل اسلام و یہود و نصاریٰ و صابی و مجوس و مشرکین میں ضرور فیصلہ کرے گا کہ کون لوگ حق پر تھے اور اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے کوئی بات اس سے چھپی ہوئی نہیں۔

انفعال: یُذۡهِبَنَّ: کیا دور کر دے گا، کیا زائل کر دے گا، مضارع۔

عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۗ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۗ

ان پر | عذاب | اور جسے | ذلیل کردے | اللہ | پس نہیں | اس کا | (کوئی) عزت دینے والا

آنا لازم ہو چکا ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ ذلیل کردے تو اس کو کوئی عزت دینے والا نہیں

اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۩ ﴿١٨﴾ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا

السجدة ٢

بیشک اللہ | کرتا ہے | وہ جو | چاہے | یہ دو | جھگڑنے والے (گروہ) ہیں | جنھوں نے جھگڑا کیا

بلاشبہ اللہ تعالیٰ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے۔ یہ دو مخالف فریق ہیں جو اپنے ربّ کے

فِيْ رَبِّهِمْ ۖ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ۗ

اپنے رب کے بارے میں | پس جو | کافر ہیں | کاٹے جائیں گے | ان کے لئے | کپڑے | آگ کے

معاملہ میں جھگڑتے ہیں پس ان کے لئے جنھوں نے کفر اختیار کیا ہے آگ کے کپڑے قطع کرکے بنائے جائیں گے

يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿١٩﴾ يُصْهَرُ بِهٖ مَا

ڈالا جائے گا | اوپر سے | ان کے سروں کے | ابلتا ہوا پانی | کہ پگھل جائے | اس کے سبب سے | جو کچھ ہے

(اور) ان کے سروں کے اوپر سے کھولتا ہوا پانی گرایا جائے گا۔ اس سے ان کے پیٹ کے اندر انتڑیاں اور

فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ﴿٢٠﴾ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿٢١﴾ كُلَّمَآ

ان کے پیٹوں میں | اور کھالیں | اور ان کے لئے | ہتھوڑے ہوں گے | لوہے کے | جب بھی

ان کی کھالیں گل جائیں گی اور اُن کے لئے لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے۔ جب غم اور دکھ کے

اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۖ وَذُوْقُوْا

وہ ارادہ کریں گے | کہ نکل جائیں | اس میں سے | مارے غم کے | لوٹا دیئے جائیں گے | اسی میں | اور (حکم ہوگا) چکھو

باعث وہ اس (عذاب) سے نکلنا چاہیں گے تو پھر اس میں لوٹا دیئے جائیں گے اور (کہا جائے گا کہ)

ع

عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿٢٢﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

عذاب | جلانے والا | بیشک اللہ | داخل کرے گا | ان کو جو | ایمان لائے

جلنے کا عذاب چکھتے رہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ

اور انہوں نے عمل کئے | نیک | باغوں میں | جاری ہوں گی | جن کے نیچے | نہریں | پہنائے جائیں گے ان کو

نیک عمل کرگئے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں وہاں اُن کو

فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۗ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا

وہاں | کنگن | سونے کے | اور موتی | اور ان کا لباس ہوگا | وہاں

سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے۔ اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا

حَرِيْرٌ ﴿٢٣﴾ وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ

ریشم کا | اور ان کو ہدایت کی گئی تھی | پاک | کلمہ (توحید) کی | اور ہدایت کی گئی تھی | اس کے راستہ کی طرف

(اور یہ اس لئے کہ دنیا میں) ان کو پاکیزہ کلام کی ہدایت دی گئی تھی اور خدائے حمید کی راہ بتائی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۸) آپؐ نے یقیناً اپنی دانائی کی آنکھ سے دیکھ لیا ہے کہ جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں موجود ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان سب اللہ کے آگے اطاعت کا سجدہ کر رہے ہیں اور اس کا حکم مانتے ہیں اور بہت سے انسان ایسے نافرمان بھی ہیں کہ ان پر ان کے جرموں کی وجہ سے عذاب الٰہی لازم ہو چکا ہے اور واقعی جسے اللہ ذلیل کرے اسے کون عزت دے اور بلاشبہ اللہ قادر و مختار ہے جو چاہے کرے۔

(۱۹) یہ مومن اور کافر دو باہم جھگڑنے والے فریق ہیں جو اپنے رب کے متعلق جھگڑ رہے ہیں (مومن کہتے ہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور کافر دوسروں کو اس کے شریک ٹھہراتے ہیں) پس جو کافر ہیں قیامت کے روز ان کا لباس دوزخ کی آگ سے بنا ہوگا اور ان کے سروں پر اُبلتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔

(۲۰) جس کی وجہ سے پیٹ کی آنتیں وغیرہ سب کچھ پگھل کر باہر آ جائیں گی۔ اور ان کی کھالیں بھی پگھل جائیں گی۔

(۲۱) اور لوہے کے ہتھوڑوں سے انہیں مارا جائے گا۔

(۲۲) اور غم اور دُکھ کی وجہ سے جب وہ دوزخ سے نکلنا چاہیں گے تو پھر اسی میں دھکیل دیئے جائیں گے اور انہیں جھڑکی دی جائے گی کہ یہ جلانے والا عذاب چکھتے رہو۔

(۲۳) لیکن دوسرا فریق اہل اسلام کا ہے جو ایمان لا کر نیک اعمال کرتے رہے بلاشبہ اللہ انہیں ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور انہیں وہاں سونے کے کنگن اور موتیوں کا زیور پہنایا جائے گا اور ان کا لباس ریشمی ہوگا۔ یعنی عیش و عشرت کی زندگی حاصل ہوگی۔

افعال: یُّھِن: اہانت کرے، ذلیل کرے، مضارع معروف۔ اِختَصَمُوْا: انہوں نے جھگڑا کیا، ماضی۔ یُصَبُّ: بہایا جائے گا، مضارع۔
یُصْھَرُ: پگھلا دیا جائے گا، گلا دیا جائے گا، مضارع مجہول۔ اُعِیْدُوْا: وہ لوٹا دیئے گئے، ماضی۔

اسماء: مُکْرِمٍ: عزت دینے والا، اسم فاعل۔ مَقَامِعُ: میں نے اس کو روکا۔

الْحَمِيدِ ﴿٢٤﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ

جو لائق حمد وثنا ہے | بلاشبہ | جو لوگ | کافر ہیں | اور روکتے ہیں (لوگوں کو) | راہ سے

گئی تھی۔ بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا اور جو اللہ تعالیٰ کی راہ

اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً

اللہ کی | اور مسجد حرام سے | وہ جسے | بنایا ہم نے | سب لوگوں کے لئے | برابر ہے

اور مسجد حرام سے روکتے ہیں جس کو ہم نے سب لوگوں کے لئے یکساں (عبادت گاہ) بنایا ہے

الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ ۚ وَمَن يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ

رہنے والا | اس میں | اور باہر سے آنے والا | اور جو کوئی | چاہے | اس میں | گمراہی | ظلم سے

خواہ اس (بستی) میں رہنے والے ہوں یا باہر سے آنے والے ہوں، اور جو اس میں ظلم سے گمراہی اختیار کرنا چاہے

نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٥﴾ وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ

ہم چکھائیں گے اس کو | عذاب | دردناک | اور جب مقرر کردی ہم نے | ابراہیمؑ کے لئے | جگہ

ہم اسے دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے اور جب ہم نے ابراہیمؑ کو بیت اللہ کی (تعمیر کی)

الْبَيْتِ أَن لَّا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ

گھر کی | (تو حکم دیا) کہ شریک نہ ٹھہرانا | میرا | کسی چیز کو | اور پاک رکھنا | میرے گھر کو | طواف کرنے والوں

جگہ بتلا دی (اور حکم دیا) کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں

وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ﴿٢٦﴾ وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ

اور قیام کرنے والوں | اور رکوع | سجود کرنے والوں کے لئے | اور اعلان کر | لوگوں میں | حج کا

اور قیام کرنے والوں اور رکوع اور سجود کرنے والوں کے لئے پاک رکھنا۔ اور لوگوں میں حج کا اعلان کردو۔

يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ﴿٢٧﴾

وہ آئیں تیرے پاس | پیدل | اور دبلے اونٹوں پر | جو آئیں گے | تمام راستوں سے | دور دراز کے

وہ تمہارے پاس پیدل اور (طویل سفر کی وجہ سے) دبلے پتلے (ہو جانے والے) اونٹوں پر سوار ہو کر دور دراز راستوں سے چلے آئیں گے

لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ

تاکہ وہ حاضر ہوں | اپنے منافع کیلئے | اور یاد کریں | نام اللہ کا | ان دنوں میں

تاکہ وہ اپنے (دینی اور دنیوی) فوائد (کے حصول) کے لئے حاضر ہوں اور مقررہ ایام میں (ذبح کے وقت) چوپایوں پر

مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۖ فَكُلُوا

جو معلوم ہیں | ان پر جو | عطا کئے ان کو اللہ نے | چوپائے | مویشیوں میں سے | پس کھاؤ

اللہ تعالیٰ کا نام لیں، جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کئے ہیں پھر (قربانی کے)

مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ﴿٢٨﴾ ثُمَّ لْيَقْضُوا

ان میں سے | اور | کھلاؤ | بدحال | فقیر کو | پھر | دور کریں

ان جانوروں میں سے خود بھی کھاؤ اور مصیبت زدہ فقیر کو بھی کھلاؤ۔ پھر چاہیے کہ (احرام اُتار کر) لوگ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۴) اور انہیں دنیا میں **کلمۂ طیبہ** توحید الٰہی یعنی **لا الٰہ الا اللّٰہ** کی ہدایت کی گئی تھی اور اس اللہ کے سیدھے راستہ (اسلام) کی طرف رہنمائی کی گئی تھی جو لائق حمد وثنا ہے۔

(۲۵) یقیناً جو لوگ کافر ہیں اور لوگوں کو اللہ کے سیدھے راستے اسلام اور مسجد حرام (کعبۃ اللہ) سے روکتے ہیں جسے ہم نے سب لوگوں کے لئے یکساں طور پر عبادت گاہ بنایا ہے۔ خواہ اس میں کوئی ہمیشہ گوشہ نشین رہتا ہو خواہ باہر سے آ کر عبادت کرے تو جو کوئی اس مقدس حرم میں ظلم وسرکشی اور شرارت کی بات کرے ہم اس کو سخت عذاب دیں گے۔

(۲۶) اور جب ہم نے حضرت ابراہیمؑ کے لئے بیت اللہ کو عبادت گاہ مقرر کر دیا۔ تو ہم نے ان کو حکم دیا کہ کسی شخص یا چیز کو ہمارے ساتھ شریک نہ ٹھہرانا اور کعبۃ اللہ کو طواف اور قیام اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھنا۔

(۲۷) اور عام طور پر لوگوں میں اعلان کر دیجئے کہ وہ اس بیت اللہ کا حج کرنے کو پیدل اور طویل سفر کی وجہ سے دُبلے ہو جانے والے اونٹوں پر سوار ہو کر دور دراز کا فاصلہ طے کر کے آئیں۔

(۲۸) تاکہ وہاں آ کر دینی اور دنیاوی فائدے حاصل کریں اور حلال جانور جو اللہ نے ان کو دیئے ہیں کو اللہ کا نام لے کر ان حج کے دنوں میں ذبح کریں اور خود بھی کھائیں اور ضرورت مندوں کو بھی کھلائیں۔

افعال: طَهِّرۡ: پاک رکھ، امر کا صیغہ۔ اَذِّنۡ: پکار دے، امر کا صیغہ۔

اسماء: عَاكِفُ: رہنے والے، باشندہ، متوطن۔ بَادِ: بادیہ نشین، باہر لے آنے والے۔ اَلۡقَآئِمِيۡنَ: قیام کرنے والے۔ ضَامِرٍ: دبلا، جس کی کمر پتلی ہو، اسم فاعل۔ فَجٍّ: دو پہاڑ یا پہاڑوں کے دو حصوں کے درمیان چوڑا راستہ۔

تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿٢٩﴾
اپنا میل | اور پوری کریں | اپنی نذریں | اور طواف کریں | اس قدیم گھر کا
اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور اس قدیم گھر (کعبہ) کا طواف کریں

ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ
یہ(احکام ہیں) | اور جوکوئی | تعظیم کرتا ہے | اللہ کی قابل احترام چیزوں کی | سووہ | بہتر ہے | اس کے لئے | نزدیک
یہ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے قابل احترام احکام کا احترام کرے گا تو یہ اس کے حق میں اس کے رب کے نزدیک بہت

رَبِّهٖ ۗ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ
اس کے ربّ کے | اور حلال کیے گئے | تمہارے لئے | چوپائے | ماسوائے ان کا جو | پڑھ کر سنائے جاتے ہیں | تم کو
بہتر ہے اور تمہارے لئے مویشی حلال کردیئے گئے ہیں، سوائے ان کے جن (کی حرمت کے احکام) تمہیں سنائے گئے ہیں

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ
پس بچتے رہو | ناپاکی سے | بتوں کی | اور بچتے رہو | بات
پس تم بتوں کی ناپاکی سے بچو اور جھوٹی باتوں سے بچتے

الزُّوْرِ ﴿٣٠﴾ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ۗ وَمَنْ يُّشْرِكْ
جھوٹی سے | ایک سُو ہوکر | اللہ کے لئے | اس کے ساتھ شرک نہ کرتے ہوئے | اور جو | شریک ٹھہرائے
رہو۔ خالص اللہ تعالیٰ کے ہو رہو (اور) اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ

بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ
اللہ کے ساتھ | پس گویا | کہ وہ گرا | آسمان سے | پھر اُچک کرلے جائیں اُس کو | پرندے
شریک ٹھہراتا ہے، وہ ایسا ہے جیسے کوئی آسمان سے گر پڑے پھر پرندے اسے اُچک کر لے جائیں

اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿٣١﴾ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ
یا | گرادے | اس کو | ہوا | کسی دور مکان میں | یہ | اور جوکوئی
یا ہوا اسے اُٹھا کر دور دراز جگہ میں پھینک دے۔ یہ اور جو کوئی

يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿٣٢﴾ لَكُمْ
تعظیم کرتا ہے | اللہ کی نشانیوں کی | توبلاشبہ یہ ہے | پرہیزگاری میں سے | دلوں کی | تمہارے لئے ہیں
اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی عزت کرتا ہے تو یہ کام اس کے دل کی تقویٰ کی (بدولت) ہے تمہارے لئے

فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ
اُس میں | منافع | کچھ مدت مقرر تک | پھر ان کا ذبح کرنا ہے | گھر
جانوروں میں ایک معین وقت تک منافع ہیں، پھر ان کو قدیم گھر (کعبہ) تک (ذبح کے لئے) پہنچانا

الْعَتِيْقِ ﴿٣٣﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ
قدیم (تک) | اور ہرایک | اُمت کے لئے | ہم نے مقرر کردی | قربانی | تاکہ وہ یاد کریں | نام
ہے۔ اور ہم نے ہر اُمت کے لئے اس لئے قربانی کا طریقہ مقرر کردیا تھا تاکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو

آیت نمبر　　　　آسان تفسیر

(۲۹)　پھر ایام حج میں احرام کی وجہ سے حجامت نہ بنوانے اور ناخن نہ اتروانے اور گرد وغبار کی وجہ سے بدن پر جو میل چڑھ جاتا ہے احرام کھولنے پر غسل کر کے اسے دور کریں اور اپنی مانی ہوئی نذریں ادا کریں۔ اور بیت اللہ کا طواف کریں۔ جو کہ اللہ تعالیٰ کی قدیم ترین عبادت گاہ ہے اور جسے اللہ تعالیٰ نے ظالم بادشاہوں کے قبضے سے ہمیشہ بچا کر رکھا ہے ''عتیق'' سے ان دونوں معانی کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے۔

(۳۰)　حج کے احکام یہی ہیں اور واقعی جو شخص اللہ کی مقرر کردہ حرمت والی چیزوں کا احترام کرتا ہے۔ یہ اس کے لئے اللہ کے یہاں بہت بہتر ہے اور جانوروں کو تمہارے لئے حلال کردیا گیا ہے سوائے ان جانوروں کے جن کا ذکر وقتاً فوقتاً تمہیں سنایا جاتا ہے (جیسے خون' مردار' خنزیر وغیرہ یا بتوں کے نام پر ذبح شدہ) سو ایسے شرکیہ معاملات اور بتوں کی عبادت اور جھوٹ اور جھوٹی شہادت سے بچتے رہنا چاہئے۔

(۳۱)　اور ساتھ ہی خالص اللہ کی عبادت کرنا اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہرانا لازم ہے اور جو شخص کسی چیز کو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے وہ ایسا ذلیل اور خوار ہو کر مرتا ہے گویا کہ آسمان سے گرا اور پرندوں نے اُسے اچک لیا یا ہوا نے اڑا کر اسے کسی کھڈ میں گرادیا ہو۔

(۳۲)　ان امور مذکورہ کی پابندی لازم ہے اور واقعی جو شخص اللہ کی رحمت کی نشانیوں مثلاً بیت اللہ' صفا و مروہ' قربانی کے جانور وغیرہ کی تعظیم کرتا ہے تو اس کا یہ عمل پرہیزگاری کے کاموں میں سے ہے۔

(۳۳)　اور ان اونٹ' گائے' بکری وغیرہ قربانی کے لئے مخصوص کردہ جانوروں سے کچھ مدت مقررہ تک تمہارے لئے فوائد لینا جائز ہے مثلاً دودھ پینا' سواری کرنا' ان کو اپنے کام میں لانا وغیرہ پھر حج کے دنوں میں ان جانوروں کو ھدی بنا کر کعبۃ اللہ کے نزدیک سرزمین حرم میں ذبح کردینا چاہئے۔

افعال:　یُوْفُوْا: چاہئے کہ وہ پوری کریں' امر۔

اسماء:　تَفَثَهُمْ: ان کا میل کچیل۔ سَحِيْقٍ: دور' بعید۔ عَتِيْقٍ: قدیم' آزاد۔

اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ

اللہ کا | ان پر جو | عطا کئے ان کو (اللہ نے) | چوپائے | مویشیوں میں سے | پس تمہارا معبود

چوپایوں کی قسم سے جو جانور عطا فرمائے ہیں، ذبح کے وقت ان پر اللہ تعالیٰ کا نام لیں تم سب کا معبود

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ؕ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ﴿٣٤﴾ الَّذِيْنَ

معبود ایک ہے | سو اسی کے آگے | سر جھکا دو | اور خوشخبری دیجئے | عاجزی کرنے والوں کو | وہ لوگ

ایک ہی ہے تو اُسی کی اطاعت کرو اور (اے پیغمبرؐ!) عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔ یہ وہ لوگ

اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَاۤ

کہ جب | ذکر کیا جاتا ہے | (نام) اللہ کا | تو ڈر جاتے ہیں | ان کے دل | اور وہ صبر کرنے والے ہیں | اُس (مصیبت) پر جو

ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور وہ لوگ جو ان مصیبتوں پر جو ان پر

اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٣٥﴾

پہنچتی ہے ان کو | اور وہ قائم کرنے والے ہیں | نماز | اور اس (رزق) میں سے | جو عطا کیا ہم نے ان کو | خرچ کرتے ہیں

پڑتی ہیں، صبر کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا

اور قربانی (کے اونٹ) | کہ بنایا ہم نے ان کو | تمہارے لئے | نشانیوں میں سے | اللہ کی | تمہارے لئے | ان میں

اور قربانی کے اونٹوں کو ہم نے تمہارے لئے، اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے مقرر کیا ہے ان میں تمہارے لئے

خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ

بھلائی ہے | پس یاد کرو | نام اللہ کا | اُن پر | قطار باندھ کر | پس جب | گر پڑیں

بھلائی ہے۔ سو تم ان اونٹوں کو کھڑا کر کے (ذبح کے وقت) اُن پر اللہ تعالیٰ کا نام لو پھر جب وہ پہلو کے بل

جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؕ

ان کے پہلو | تو کھاؤ | اس میں سے | اور | کھلاؤ | قناعت کرنے والے | اور سوال کرنے والوں کو

گر پڑیں تو ان میں سے خود بھی کھاؤ اور صبر کرنے والے اور مانگنے والے فقراء (دونوں) کو کھلاؤ

كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٣٦﴾ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ

ایسے ہی | تابع بنا دیا ہم نے اُن کو | تمہارے لئے | تا کہ تم | شکر کرو | ہرگز نہیں پہنچیں گے | اللہ کو

یوں ہم نے ان (جانوروں) کو تمہارے قابو میں کر دیا ہے تا کہ تم شکر بجا لاؤ۔ اللہ تعالیٰ کے پاس نہ ان (جانوروں)

لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ

ان کے گوشت | اور نہ ان کے خون | لیکن پہنچے گا اس کو | تقویٰ | تمہارا | اسی طرح

کا گوشت پہنچتا ہے نہ خون، بلکہ اس تک تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے۔ اس نے ان

سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ

اس نے تابع کر دیا ان کو | تمہارے | تا کہ تم بڑائی بیان کرو | اللہ کی | اس طریقہ پر جو | اس نے تم کو بتایا | اور خوشخبری دیجئے (اے نبی!) نیکی کرنے

(٣٤) اور اس سے پہلے جتنی امتیں گزریں ان میں سے ہر ایک کے لئے اللہ کی رضا کے لئے جانوروں کی قربانی مقرر فرما دی تھی تا کہ وہ ان حلال و پاک جانوروں کو اللہ کا نام لے کر ذبح کریں۔ پس تمہارا معبود ایک اللہ ہی ہے سو اس کا حکم مانو اور درگاہ خداوندی میں عاجزی کرنے والوں کو جنت کی خوشخبری دے دیجئے۔

(٣٥) ان لوگوں کے دل اللہ کا نام سن کے لرز اٹھتے ہیں اور وہ ہر مصیبت پر صبر کرتے ہمیشہ نماز قائم رکھتے اور خدا کے عطا کردہ حلال مال میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

(٣٦) اور قربانی کے اونٹوں کو ہم نے تمہارے لئے اپنی رحمت کی نشانیوں میں سے بنایا ہے۔ ان میں تمہارے لئے بہت سے فائدے ہیں۔ مثلاً دودھ، سواری، بوجھ لادنا، ان کی اون وغیرہ۔ سو ان کو قطار باندھ کر (یا اگلی ٹانگ باندھ کر کھڑے کھڑے) قربانی کرو۔ پھر جب وہ خون بہنے کی وجہ سے پہلو کے بل زمین پر جا پڑیں تو ان کے گوشت میں سے خود بھی کھاؤ۔ اور صبر کرنے والے محتاجوں اور فقیر مسکینوں کو بھی کھلاؤ۔ پس اسی طرح ہم نے ان کو تمہارے تابع کر دیا تا کہ تم ہمارا شکر ادا کرو۔ (اونٹ کو ذبح کرتے وقت اس کی اگلی ایک ٹانگ کو رسی سے باندھ کر تین پاؤں پر کھڑا رکھتے، اور ذبح کرتے ہیں۔ خون بہہ جانے سے جانور زمین پر گر جاتا ہے۔ پھر اس کی کھال وغیرہ اتاری جاتی ہے اسے **نحر** کہتے ہیں)۔

افعال: اَسْلِمُوْا: حکم بردار رہو امر کا صیغہ۔ وَجَبَتْ: گر پڑیں یعنی نحر کے بعد زمین پر گر پڑیں، ماضی۔

اسماء: اَلْمُخْبِتِیْنَ: عاجزی کرنے والے۔ اَلْمُقِیْمِیْ: پابندی اور تعدیل ارکان کے ساتھ ادا کرنے والے۔ بُدْنَ: قربانی کے اونٹ۔ صَوَآفَّ: صف بستہ، صف باندھی ہوئی۔ اَلْمُعْتَرَّ: سائل، مانگنے کے درپے، اسم فاعل۔

الْمُحْسِنِينَ ﴿٣٧﴾ إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ

نیکی کرنے والوں کو | بیشک اللہ | مدافعت کرتا ہے | ان لوگوں سے جو | ایمان لائے | بیشک اللہ

والوں کو خوشخبری سنا دیجئے، بیشک اللہ تعالیٰ مؤمنوں سے ان کے دشمنوں کو ہٹاتا رہتا ہے۔ (اور) بلاشبہ وہ کسی

لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ ﴿٣٨﴾ أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ

پسند نہیں کرتا | ہر | خیانت کرنے والے | ناشکرے کو | اجازت دی گئی ان کو | جن سے | لڑائی کی جاتی ہے

دغا باز ناشکروں کو پسند نہیں کرتا۔ وہ (مسلمان) جن سے جنگ کی جاتی ہے، اب ان کو بھی

بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ﴿٣٩﴾ الَّذِينَ

اس لئے کہ ان پر | ظلم کیا گیا | اور بیشک اللہ | ان کی مدد کرنے پر | قادر ہے | جو لوگ

لڑنے کی اجازت ہے اس لئے کہ اُن پر ظلم ہورہا ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ اُن کی مدد کرنے پر قادر ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں

أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ ۗ

نکالے گئے | اپنے گھروں سے | ناحق | صرف اس لئے | کہ وہ کہتے ہیں | ہمارا رب | اللہ ہے

جن کو ان کے گھروں سے ناحق نکال دیا گیا محض اس بات پر کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے۔

وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ

اور اگر نہ ہٹاتا رہتا اللہ | لوگوں کو | ایک کو دوسرے کے ذریعے | توڑھا دیئے جاتے | خلوت خانے

اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے نہ ہٹاتا رہتا تو (راہبوں کی) خانقاہیں اور

وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ۗ

اور گرجے | اور عبادت خانے | اور مسجدیں | ذکر کیا جاتا ہے | ان میں | نام | اللہ کا | بہت

اور (عیسائیوں کے) گرجے اور (یہودیوں کے) عبادت خانے اور مسجدیں، جن میں کثرت سے اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے، گرادی جاتیں

وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٤٠﴾

اور یقیناً مدد کرے گا | اللہ اس کی | جو مدد کرے گا اس (کے دین) کی | بیشک | اللہ | بڑا طاقتور | غالب ہے

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ (کے دین) کی مدد کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد کرے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑا طاقتور اور غالب ہے۔

الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا

وہ لوگ | کہ اگر ہم قوت دیں ان کو | زمین میں | تو وہ قائم کریں | نماز | اور ادا کریں

اگر ہم ان (مؤمنوں) کو زمین میں قوت (و حکومت) دے دیں تو یہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ

الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ

زکوٰۃ | اور حکم دیں | نیک کام کا اور روکیں | برے کام سے | اور اللہ کیلئے ہے | انجام

ادا کریں اور نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں اور سب چیزوں کا انجام اللہ تعالیٰ

الْأُمُورِ ﴿٤١﴾ وَإِنْ يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ

سب امور کا | اور اگر | وہ جھٹلائیں آپ کو | تو جھٹلایا ہے | ان سے پہلے | قوم | نوح

ہی کے اختیار میں ہے۔ اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے قوم نوح اور عاد

آیت نمبر ۔۔۔ آسان تفسیر

(۳۷) اور اللہ کو ان قربانی کے جانوروں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا۔ بلکہ تمہارا تقویٰ اور پرہیزگاری وہاں منظور ہے اسی طرح ہم نے ان طاقتور چوپایوں کو تمہارے تابع کر دیا ہے تاکہ تم ہماری بڑائی اور عظمت بیان کرو۔ جس طریق سے ہم نے تمہیں سکھا دیا ہے یعنی بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر ذبح کرو۔ اور نیکی کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے۔

(۳۸) بلاشبہ اللہ دشمنوں سے ان لوگوں کی حفاظت کرتا ہے جو سچے دل سے ایمان لائیں' اور اللہ خیانت کرنے والے ناشکرے کو دوست نہیں رکھتا۔

(۳۹) اور جن مسلمانوں سے کفار لڑیں انہیں بھی ان کفار سے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ کیونکہ ان پر ناحق ظلم کیا گیا اور بے شک اللہ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے۔

(۴۰) جو لوگ اپنے گھروں سے بلاوجہ صرف اس بنا پر نکال دیئے گئے کہ وہ کہتے ہیں کہ ''ہمارا پروردگار اللہ ہے'' اور اگر اللہ بعض کو بعض سے لڑا کر ہٹاتا نہ رہتا۔ تو ظالموں کا راج رہتا اور عیسائی راہبوں کے تکیئے اور نصاریٰ کے گرجے اور یہودیوں کے عبادت خانے اور اہل اسلام کی مسجدیں جن میں اللہ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے گرا دیئے جاتے اور اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کے دین کی مدد کرتا ہے بیشک وہ بڑا طاقتور غالب ہے۔

(۴۱) اور وہ اللہ کے دین کی مدد کرنے والے وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں طاقت و اقتدار عطا کریں تو وہ نمازیں قائم کریں زکوٰۃ دیں اور نیک کاموں کے کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے روکیں اور دنیا و آخرت کے سب کاموں کا انجام اللہ ہی کے ہاتھ ہے۔

افعال: اُذِنَ: حکم دیا گیا' اجازت دی گئی' ماضی مجہول۔ هُدِّمَتْ: منہدم کر دیئے جاتے' ماضی۔ اَمَرُوْا: انہوں نے حکم دیا' ماضی۔
اسماء: لُحُوْمُهَا: ان کے گوشت۔

وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ﴿٤٢﴾ وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ﴿٤٣﴾

اور قوم عاد | وثمود | اور قوم | ابراہیمؑ | اور قوم | لوطؑ نے

اور ثمود بھی تو جھٹلا چکے ہیں۔ اور قوم ابراہیمؑ اور قوم لوطؑ بھی

وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ

اور اہل | مدین نے (بھی) | اور جھٹلایا گیا | موسیٰؑ کو (بھی) | پس میں نے مہلت دی | کافروں کو | پھر

اور مدین کے رہنے والے بھی اور موسیٰؑ کو بھی جھٹلایا گیا تھا سو میں نے کافروں کو کچھ مہلت دی پھر

اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٤٤﴾ فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ

پکڑ لیا میں نے ان کو | پس کیسا | تھا | میرا عذاب | پس کتنی ہی | بستیاں

ان کو پکڑا تو (تم نے دیکھا کہ) میرا عذاب کیسا تھا۔ پس کتنی بستیاں ہیں کہ

اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ

ہم نے ہلاک کر ڈالیں | کہ وہ ظالم تھیں | سو وہ | گری پڑی ہیں | اپنی چھتوں پر | اور کنوئیں

ہم نے ان کو ہلاک کر ڈالا اس لئے کہ وہ نافرمان تھیں سو اب وہ اپنی چھتوں پر اوندھی پڑی ہیں اور کتنے کنوئیں

مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿٤٥﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ

جو بیکار پڑے ہیں | اور محل | بلند | پس کیا انہوں نے سیر نہیں کی | زمین میں

بے کار اور کتنے اونچے اونچے محل (ویران) پڑے ہیں۔ کیا یہ لوگ زمین میں پھرتے نہیں (کہ عبرت حاصل کرکے)

فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ

کہ ہوتے | ان کے | دل | جن سے وہ سمجھتے | یا (ہوتے) کان | کہ جن سے وہ سنتے

ان کے ایسے دل ہوجاتے کہ ان سے یہ سمجھ سکتے اور ان کے ایسے کان ہوتے کہ ان سے (غور سے) سنتے

فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِىْ

کیونکہ بلاشبہ | اندھی نہیں ہوتیں | آنکھیں | لیکن اندھے ہوتے ہیں | وہ دل | جو

حقیقت یہ ہے کہ (نہ سمجھنے والوں کی) آنکھیں اندھی نہیں ہوا کرتیں بلکہ وہ دل جو سینوں میں ہیں اندھے ہوجایا

فِى الصُّدُوْرِ ﴿٤٦﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ

سینوں میں ہوتے ہیں | اور وہ جلدی مانگتے ہیں آپ سے | عذاب | اور ہرگز مخالفت نہیں کرے گا | اللہ

کرتے ہیں۔ اور یہ لوگ آپ سے جلدی عذاب طلب کررہے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کی کبھی

وَعْدَهٗ ۚ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿٤٧﴾

اپنے وعدہ کے | اور بیشک ایک دن | آپ کے رب کے ہاں | ہزار سال جتنا ہے | جیسا کہ تم گنتے ہو

خلاف ورزی نہیں کرے گا اور آپ کے رب کے نزدیک ایک روز (کی مقدار) تمہاری گنتی کے مطابق ایک ہزار سال کے برابر ہے۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ

اور کتنی ہی | بستیاں ہیں | کہ ہم نے مہلت دی انہیں | اور وہ ظالم تھیں | پھر ہم نے پکڑ لیا ان کو

اور کتنی ہی بستیاں ہیں کہ میں نے ان کو مہلت دی اور وہ ظالم تھیں پھر میں نے اُن کو پکڑ لیا۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۲) اور اگر وہ مشرکین آپؐ کو جھٹلائیں تو گھبرائیں نہیں آپؐ سے پہلے قوم نوحؑ وقوم عاد وثمود نے بھی اپنے رسولوں کو جھٹلایا۔

(۴۳) اور حضرت ابراہیمؑ اور لوطؑ کی قوم نے بھی ان کی تکذیب کی۔

(۴۴) اور اہل مدین نے حضرت شعیبؑ کی اور بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰؑ کی تکذیب کی پس ہم نے ان نافرمان کفار کو کچھ عرصہ مہلت دی پھر عذاب میں پکڑ لیا پس ہماری ناراضگی کیسی سخت تھی۔

(۴۵) پس کتنی ہی بستیاں، جن کے رہنے والے ظالم تھے۔ ہم نے ہلاک کردیں کہ آج ان کی دیواریں بالکل ویران چھتوں پر گری پڑی ہیں اور کتنے کنویں بیکار اور کتنے پختہ محل ویران پڑے ہیں۔

(۴۶) پس کیا ان لوگوں نے زمین میں سیر کر کے سرکش قوموں کے حالات میں غور نہیں کیا کہ ان کے دل حق کو سمجھتے اور عبرت کے کانوں سے کچھ سنتے۔ کیونکہ دین کے متعلق ظاہری آنکھیں اندھی نہیں ہوا کرتیں۔ بلکہ وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہوتے ہیں۔ یعنی ظاہری آنکھوں کے باوجود غور وفکر کی طاقت نہیں رہتی۔

(۴۷) اور مکہ کے کفار مذاق کے طور پر آپؐ سے عذاب الٰہی کے جلدی آنے کا مطالبہ کرتے ہیں کہ اگر تو سچا ہے تو ہم پر وہ عذاب جلدی لے آ اور اللہ نے کفار سے عذاب کا وعدہ کر رکھا ہے وہ کبھی اس کے خلاف نہ کرے گا۔ وہ عذاب ضرور آ کر رہے گا۔ اور اللہ کے نزدیک عذاب آخرت کا ایک دن تمہارے حساب کے مطابق ایک ہزار سال کے برابر ہے۔ لہٰذا اس سے ڈر کر توبہ کرنی چاہئے اور عذاب طلب نہیں کرنا چاہئے۔

انعال: اَمۡلَيۡتُ: میں نے ڈھیل دی، ماضی۔ تَعۡمٰی: وہ اندھی ہوتی ہے، اوندھی ہوگی، مضارع۔ تَعُدُّوۡنَ: تم شمار کرتے ہو، گنتے ہو، مضارع۔

اسماء: بِئۡرٍ: کنواں، مونث۔ مُعَطَّلَةٍ: خالی چھوٹے ہوئے (کنویں) اسم مفعول۔ مَشِيۡدٍ: مضبوط یا بلند اسم مفعول۔

وَإِلَيَّ الْمَصِيرُ ﴿٤٨﴾ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ

اور ہماری (ہی) طرف لوٹ کر آنا ہے | کہہ دیجئے | اے لوگو! | بلاشبہ میں | تمہارے لئے

اور میری ہی طرف (سب کو) لوٹ کر آنا ہے۔ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! بلاشبہ میں تمہیں (نافرمانی ت)

نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٤٩﴾ فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ

ڈرانے والا ہوں | کھلم کھلا | پس جو لوگ | ایمان لے آئے | اور عمل کئے | نیک | ان کے لئے ہے

کھلا ڈرانے والا ہوں تو وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور انہوں نے نیک عمل کئے ان کے لئے

مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٥٠﴾ وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا

بخشش | اور روزی | عزت کی | اور وہ لوگ | جنہوں نے کوشش کی | ہماری آیتوں میں

بخشش اور عزت کی روزی ہے اور وہ لوگ جو ہماری آیتوں کو کمزور ثابت کرنے کی

مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿٥١﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا

عاجز کرنے کو | وہی ہیں | اہل | دوزخ | اور نہیں | بھیجا ہم نے

کوشش کرتے رہتے ہیں، وہ دوزخی ہیں۔ اور ہم نے آپ سے پہلے

مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى

آپ سے پہلے | کوئی | رسول | اور نہ کوئی نبی | مگر جب | وہ قرأت کرتا ہے | تو ڈال دیتا

جو رسول یا نبی بھیجا، جب اس نے احکام الٰہی پڑھ کر سنائے تو

الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ

شیطان (وسوسہ) | اس کی قرأت میں | پس مٹا دیتا | اللہ | اس (وسوسہ) کو | جو ڈالتا ہے | شیطان (دلوں میں)

شیطان نے اس کے پڑھنے میں (کفار کے دلوں میں) وسوسہ ڈالا۔ پھر اللہ تعالیٰ شیطان کے وسوسوں کو مٹا دیتا ہے

ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَاتِهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٥٢﴾ لِّيَجْعَلَ

پھر مضبوط کر دیتا | اللہ کی اپنی آیات کو | اور اللہ | جاننے والا | حکمت والا ہے | تاکہ بنا دے

اور اپنی آیتوں کو اللہ تعالیٰ مضبوط و مستحکم کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر بات کو جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ تاکہ شیطان

مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ فِتْنَةً لِّلَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ

اس (وسوسہ) کو جو | ڈالتا ہے | شیطان | ایک آزمائش | ان کے لئے جن کے | دلوں میں | مرض ہے

کے القاء (اور وسوسوں) کو ان لوگوں کے لئے آزمائش کا ذریعہ بنائے جن کے دلوں میں مرض ہے

وَالْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ﴿٥٣﴾

اور سخت ہیں | ان کے دل | اور بلاشبہ | ظالم | پڑے ہوئے ہیں مخالفت میں | دور کی

اور جن کے دل سخت ہیں اور بلاشبہ نافرمان لوگ پرلے درجے کی مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں۔

وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ

اور تاکہ جان لیں | جن کو | دیا گیا | علم | کہ وہ (حکم) | حق ہے | آپ کے رب کی طرف سے

اور تاکہ جن لوگوں کو علم عطا ہوا ہے وہ اچھی طرح جان لیں کہ یہ آپ کے رب کی طرف سے حق ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۸) اور کتنی ہی بستیوں کو جن کے رہنے والے ظالم تھے ہم نے مہلت دی۔ پھر انہیں عذاب میں پکڑ لیا اور سب کو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

(۴۹) کہہ دیجئے کہ اے کافرو! میرا کام تو تم کو عذاب الٰہی سے ڈرانا ہے۔

(۵۰) پس جو لوگ خلوص دل سے ایمان لا کر نیک اعمال کرتے ہیں ان کے لئے اللہ کے یہاں بخشش اور عزت والا رزق ہے۔

(۵۱) اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلا کر خیال کرتے ہیں کہ اللہ ان سے جواب طلب نہیں کرے گا۔ وہ دوزخی ہیں۔

(۵۲) اور جو بھی رسول اور نبی ہم نے آپ ﷺ سے پہلے بھیجا۔ جب وہ اللہ کا کلام لوگوں کو پڑھ کر سناتا تھا تو شیطان اس کی تلاوت کے متعلق لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈال دیتا تھا۔ پھر اللہ اس وسوسہ کو ختم کرنے کے لئے اپنی محکم آیات نازل کر کے اس کو لوگوں کے دلوں سے مٹا دیتا تھا اور اللہ بڑا جاننے والا حکمت والا ہے۔

(۵۳) تاکہ جن کے دلوں میں کفر و نفاق کا مرض ہے اور ان کے سخت دل اس قابل نہیں کہ وہ حق کو قبول کریں، اس کو شیطانی وسوسہ کو اُن کے لئے سخت آزمائش کا باعث بنا دے اور واقعی یہ کفار بڑی دُور کی مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں۔

افعال: اَخَذْتُهَا: میں نے اس کو پکڑا، ماضی۔ تَمَنّٰى: اس نے خیال باندھا، آرزو کی، تمنا کی، ماضی۔ يُلْقِيْ: ڈالتا ہے، الہام کرتا ہے، مضارع معروف۔ سَعَوْا: وہ لپکے، انہوں نے کوشش کی، ماضی۔

اسماء: اُمْنِيَّتِهٖ: اس کا خیال، تمنا۔

فَيُؤْمِنُوا بِهِ فَتُخْبِتَ لَهُ قُلُوبُهُمْ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَهَادِ

پھر وہ ایمان لے آئیں | اس پر | پھر جھک جائیں | اس کیلئے | ان کے دل | اور بلاشبہ | اللہ | ہدایت کرنے والا ہے

سو وہ اس پر ایمان لے آئیں اور اُن کے دل اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جائیں اور بیشک اللہ تعالیٰ اہل ایمان

الَّذِينَ آمَنُوا إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٥٤﴾ وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ

ان کو جو | ایمان لائے | سیدھے راستے کی طرف | اور ہمیشہ رہیں گے | جو لوگ

کو سیدھے رستے کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ اور جو لوگ کافر ہیں' وہ قرآن

كَفَرُوا فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً

کافر ہیں | شک میں | اس کی نسبت | یہاں تک کہ | آ جائے اُن پر | گھڑی (قیامت کی) | اچانک

کے معاملے میں ہمیشہ شک ہی میں پڑے رہیں گے یہاں تک کہ اچانک اُن پر قیامت آ پہنچے۔

أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيمٍ ﴿٥٥﴾ الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ

یا آ جائے ان پر | عذاب | بانجھ (بے برکت) دن کا | حکومت | اس دن | اللہ ہی کی ہوگی

یا کسی نامبارک دن کا عذاب ان پر آ نازل ہو۔ حکومت اس دن اللہ تعالیٰ ہی کی ہوگی

يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۚ فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

وہ فیصلہ کرے گا | ان کے درمیان | پس جو لوگ | ایمان لائے | اور | عمل کئے | نیک

وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کردے گا۔ پس وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے

فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٥٦﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأُولَٰئِكَ

(وہ ہوں گے) باغوں میں نعمت کے | اور جو لوگ | کافر ہیں | اور انہوں نے تکذیب کی | ہماری آیتوں کی | پس وہی ہیں

وہ نعمت کے باغوں میں ہوں گے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہے ان لوگوں کے

لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۷ ع ۹ ۱۴

جن کے لئے | عذاب ہے | رسوا کرنے والا | اور جن لوگوں نے | ہجرت کی | راہ میں | اللہ کی

لئے رُسوا کن عذاب ہے اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کی

ثُمَّ قُتِلُوا أَوْ مَاتُوا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللَّهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ

پھر شہید ہوئے | یا مر گئے | ان کو ضرور رزق دے گا | اللہ | رزق | اچھا | اور بیشک اللہ

پھر قتل ہوگئے یا مرگئے تو اللہ تعالیٰ ان کو (آخرت میں) ضرور عمدہ روزی دے گا اور (یاد رکھو کہ) بیشک

لَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿٥٨﴾ لَيُدْخِلَنَّهُم مُّدْخَلًا يَرْضَوْنَهُ ۗ

ہی | سب سے بہتر | رزق دینے والا ہے | وہ ضرور داخل کرے گا انہیں | ایسے مقام میں | جسے وہ پسند کریں گے

اللہ تعالیٰ بہترین رازق ہے۔ وہ ان کو یقیناً ایسے مقام میں داخل کرے گا' جس کو وہ پسند کریں گے

وَإِنَّ اللَّهَ لَعَلِيمٌ حَلِيمٌ ﴿٥٩﴾ ذَٰلِكَ ۖ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ

اور بلاشبہ اللہ | جاننے والا | بردبار (ہے) | یہ | اور جو شخص | سختی کرے | جیسی کہ

اور اللہ تعالیٰ بیشک (سب کے حال سے) واقف اور بُردبار ہے۔ یہ اور جو کوئی زیادتی کا صرف اتنا ہی بدلہ لے جتنا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۴) اور تا کہ جو لوگ صاحب علم (و ایمان) ہیں ان کو معلوم ہو جائے کہ اللہ کی طرف سے وہی حکم سچا ہے پھر وہ اس پر صدق دل سے ایمان لا کر اس کے حضور میں عاجزی کریں۔ اور یقیناً اللہ ایمان والوں کو سیدھے راستہ کی طرف ہدایت کرتا ہے۔

(۵۵) اور جو لوگ کافر ہیں وہ تو ہمیشہ اس قرآن کی نسبت شک و شبہ ہی میں پڑے رہیں گے یہاں تک کہ قیامت کا وقت اچانک ان پر آ جائے یا ان پر کسی سخت مصیبت والے دن کا عذاب آ جائے جس میں خلاصی ناممکن ہو۔

(۵۶) قیامت کے روز اللہ ہی کی حکومت ہوگی اور وہ ان سب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے گا کہ کون حق دین پر تھا۔ پس جو لوگ ایمان لا کر نیک اعمال کرتے رہے وہ اس روز نعمت کے باغوں میں ہوں گے۔

(۵۷) اور جو لوگ کافر ہیں اور انہوں نے دنیا میں ہماری آیتوں کو جھٹلایا سو ان کو بڑا رسوا کرنے والا عذاب دیا جائے گا۔

(۵۸) اور جن ایمان والوں نے اللہ کی راہ میں اپنا گھر بار چھوڑا پھر یا تو جنگ میں کفار کے ہاتھ سے شہید ہوئے یا خود وفات پا گئے۔ اللہ انہیں بہت اچھی روزی عطا فرمائے گا اور یقیناً وہی سب سے بہتر روزی عطا کرنے والا ہے۔

(۵۹) وہ ضرور انہیں ایسے اعلیٰ مقام (جنت) میں داخل کرے گا کہ وہ خوش ہو جائیں گے اور واقعی اللہ بڑا جاننے والا بردبار ہے۔

افعال: تُخْبِتَ: وہ عاجزی کرے، وہ دبے، وہ جھکے، مضارع۔ یَرْضَوْنَهٗ: وہ اس کو پسند کرتے ہیں، کریں گے، مضارع۔

اسماء: عَقِیْمٍ: بانجھ، بے خیر، منحوس۔

مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

سختی کی گئی | اس پر | پھر | ظلم کیا گیا اس پر | تو ضرور اس کی مدد کرے گا | اللہ | بیشک اللہ

کہ اس سے زیادتی ہوئی ہو اور پھر (دوبارہ) اس پر زیادتی ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کی ضرور مدد کرے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ

لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿٦٠﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ

بڑا معاف کرنے والا | بخشنے والا ہے | یہ | اس لئے کہ | اللہ | داخل کرتا ہے رات کو | دن میں

بڑا معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔ یہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ رات کو دن میں اور

وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٦١﴾

اور داخل کرتا ہے | دن کو | رات میں | اور بیشک | اللہ | سننے والا | دیکھنے والا ہے

دن کو رات میں داخل کرتا رہتا ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ سننے اور دیکھنے والا ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ

یہ | اس لئے کہ اللہ | سچا ہے | اور بیشک | جس کو | وہ پکارتے ہیں

یہ اس بناء پر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی حق ہے اور یہ (کافر) اللہ تعالیٰ کے سوا، جن معبودوں کو پکارتے ہیں

دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿٦٢﴾

سوائے اللہ کے | وہ جھوٹ ہے | اور بیشک | اللہ ہی ہے | عالیشان | بہت بڑا

وہ باطل ہیں۔ اور اس لئے کہ اللہ تعالیٰ بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۡ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ

کیا نہیں دیکھا تو نے | کہ اللہ (ہی) نے | نازل کیا | آسمان سے | پانی | کہ ہو جاتی ہے | اس سے زمین

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے مینہ برساتا ہے، جس سے زمین سرسبز

مُخْضَرَّةً ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿٦٣﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

سرسبز | بیشک اللہ | بڑا باریک بین | باخبر (ہے) | اسی کا ہے جو (کچھ) | آسمانوں میں ہے

ہو جاتی ہے (یاد رکھو کہ) بیشک اللہ تعالیٰ بہت باریک بین اور خبر رکھنے والا ہے۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

٨ ع ٧ ١٥ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٦٤﴾ اَلَمْ تَرَ

اور جو (کچھ) | زمین میں ہے | اور بیشک اللہ | بے نیاز ہے | حمد کے لائق | کیا نہیں دیکھا تو نے

زمین میں ہے، اُسی کے قبضہ و اختیار میں ہے۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز اور حمد کے لائق ہے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا

اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ

کہ اللہ (ہی) نے | تابع کر دیا تمہارے | جو (کچھ) زمین میں ہے | اور کشتی کو | جو چلتی ہے | سمندر میں

کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کی (سب) چیزوں کو تمہارے لئے فرماں بردار کر دیا ہے، اور کشتی کو بھی جو اس کے حکم سے دریا میں

بِاَمْرِهٖ ۭ وَيُمْسِكُ السَّمَاۗءَ اَنْ تَقَعَ عَلَي الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

اس کے حکم سے | اور وہ تھامے ہوئے ہے | آسمان کو | اس سے کہ وہ گر پڑے | زمین پر | مگر اس کے حکم سے

چلتی ہے اور وہی آسمان کو تھامے ہوئے ہے کہ وہ زمین پر گر نہ پڑے، مگر اس کے حکم سے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۰) اور جس کسی نے ظالم سے لازمی بدلہ لیا پھر دوبارہ اس پر ظلم ہوا۔ تو اللہ اس مظلوم کو ضرور مدد اور نصرت دے گا۔ اور اللہ بڑا معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔

(۶۱) یہ اس لئے کہ اللہ ایسا قادر مطلق ہے کہ رات کو کم کر کے دن میں شامل کر دیتا اور دن کو کم کر کے رات کو بڑھا دیتا ہے اور یہ کہ وہ سب کچھ دیکھتا سنتا ہے اور کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔ لہٰذا وہ ظالموں کو بالآخر سزا دیتا اور انصاف قائم رکھتا ہے۔

(۶۲) یہ اس لئے کہ اللہ ہی مالک برحق ہے اور اس کے سوا جن کی یہ مشرکین عبادت کرتے ہیں سب جھوٹے ہیں اور اللہ ہی بڑی اونچی شان اور کبریائی والا ہے۔

(۶۳) اے مخاطب! تو دیکھتا ہے کہ اللہ ہی بادلوں سے پانی برساتا ہے۔ جس سے زمین سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے۔ بیشک اللہ نہایت باریک بین ہر چیز سے خوب واقف ہے۔

(۶۴) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اس کی مخلوق اور ملکیت ہے اور بے شک وہی بے نیاز اور حمد کے لائق ہے۔

افعال: عَاقَبَ: اس نے بدلہ دیا' اس نے سزا دی' ماضی۔ عُوْقِبَ: اسے ایذا دی گئی' تکلیف دی گئی' ماضی مجہول۔ یُوْلِجُ: وہ داخل کرتا ہے' مصدر' مضارع۔

اسماء: عَفُوٌّ: بڑا چھوڑنے والا' بڑا درگزر کرنے والا' بڑا معاف کرنے والا۔ مُخْضَرَّۃً: سرسبز' کاہی رنگ والا' سبز سیاہی مائل' اسم فاعل۔

إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿٦٥﴾ وَهُوَ الَّذِي أَحْيَاكُمْ

بیشک اللہ | لوگوں پر | بڑا ہی مہربان | نہایت رحم والا (ہے) | اور وہی ہے | جس نے | زندہ کیا تم کو

بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بہت زیادہ شفقت کرنے والا مہربان ہے۔ اور وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا

ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ ﴿٦٦﴾

پھر وہ تمہیں مارے گا | پھر | زندہ کرے گا | بیشک | انسان | بڑا ناشکرا ہے

پھر تمہیں مارے گا' پھر دوبارہ زندہ کرے گا۔ بیشک انسان بڑا ناشکرا ہے۔

لِّكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ

ہر ایک اُمت کے لئے | ہم نے مقرر کر دیا | ایک طریقہ عبادت کا | جس پر وہ چلتے ہیں | پس وہ نہ جھگڑا کریں آپ سے | اس معاملہ میں

ہر امت کے لئے ہم نے (عبادت کے) طریقے مقرر کئے' جن پر وہ عمل پیرا تھے' سو ان کو چاہئے کہ اس معاملہ میں آپ سے نہ جھگڑیں

وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ ۖ إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى مُّسْتَقِيمٍ ﴿٦٧﴾ وَإِن

اور بلایئے | اپنے رب کی طرف | بیشک آپ | سیدھے راستے پر ہیں | اور اگر

اور آپ اپنے رب کی طرف بلاتے رہئے بلاشبہ آپ راہِ راست پر ہیں۔ اور اگر وہ آپ

جَادَلُوكَ فَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٦٨﴾ اللَّهُ يَحْكُمُ

وہ جھگڑا کریں آپ سے | تو کہہ دیجئے کہ | اللہ | خوب جانتا ہے | جو | تم کرتے ہو | اللہ (ہی) | فیصلہ کرے گا

سے جھگڑا کریں تو ان کو کہہ دیجئے کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے خوب واقف ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے

بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٦٩﴾ أَلَمْ تَعْلَمْ

تمہارے درمیان | روز | قیامت میں | ان باتوں میں جن میں تم | اختلاف کرتے تھے | کیا آپ کو معلوم نہیں

درمیان' ان باتوں میں' جن میں تم اختلاف کرتے ہو' قیامت کے دن فیصلہ کردے گا۔ کیا تم نہیں جانتے

أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۗ إِنَّ ذَٰلِكَ

کہ اللہ (ہی) | جانتا ہے | جو (کچھ) آسمان | اور زمین میں ہے | بیشک یہ (سب کچھ)

کہ آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ یہ سب باتیں کتاب (لوح محفوظ)

فِي كِتَابٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٧٠﴾ وَيَعْبُدُونَ

کتاب میں (درج) ہے | بیشک یہ | اللہ کیلئے | آسان ہے | اور | وہ پوجتے ہیں

میں (درج) ہیں۔ بیشک یہ بات اللہ تعالیٰ کے لئے بہت آسان ہے۔ اور (یہ لوگ) اللہ تعالیٰ کے

مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَمَا

سوائے اللہ کے | اُس (چیز) کو | نہیں نازل کی | جس کی | (اللہ نے کوئی) دلیل | اور وہ (چیز)

سوا اُن کی عبادت کرتے ہیں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی اور نہ اُن

لَيْسَ لَهُم بِهِ عِلْمٌ ۗ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ﴿٧١﴾ وَإِذَا

جس کا نہیں ان کو | علم | اور نہیں ہے ظالموں کا | (کوئی) مددگار | اور جب

کو اس کا کوئی علم ہے اور ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں۔ اور جب

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۶۵) اے مخاطب! کیا تو دیکھتا نہیں کہ جو کچھ زمین میں موجود ہے اور کشتی جو سمندر میں چلتی ہے سب کو اللہ ہی نے تمہارے تابع کر دیا ہے اور وہی اللہ آسمان کو بے ستون تھامے ہوئے ہے کہ اس کے حکم کے بغیر زمین پر نہ گر پڑے۔ بیشک اللہ لوگوں پر بڑا ہی مہربان ہے نہایت رحم والا۔

(۶۶) اور وہی ہے جس نے پہلے تم کو زندگی بخشی۔ پھر وہ تم کو مارے گا پھر دوبارہ زندہ کرے گا۔ بیشک انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔

(۶۷) اللہ نے ہر ایک امت کے لئے عبادت کا ایک طریقہ مقرر کیا ہے جس کے مطابق وہ لوگ اس کی عبادت کرتے ہیں۔ پس انہیں اس طریق عبادت میں آپ سے جھگڑا نہ کرنا چاہئے اور آپ انہیں اپنے رب کی طرف بلائیے بلاشبہ آپ سیدھے راستے پر چلے جا رہے ہیں۔

(۶۸) اور اگر وہ آپ سے جھگڑیں تو ان سے کہہ دیجئے کہ اللہ تمہارے کرتوتوں سے خوب واقف ہے اس کے مطابق تمہیں پوری سزا دے گا۔

(۶۹) اللہ ہی قیامت کے روز تمہارے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جس میں تم اختلاف کر رہے ہو۔

(۷۰) آپ کو تو اچھی طرح معلوم ہے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں موجود ہے اللہ ہی ان کو خوب جانتا ہے بلاشبہ یہ سب کچھ لوح محفوظ میں درج ہے اور سب کچھ اللہ کیلئے آسان ہے۔

(۷۱) اور وہ اللہ کو چھوڑ کر اس چیز کی عبادت کرتے ہیں جس کی اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی اور نہ ہی ان کو اس کا کچھ علم ہے اور ظالم مشرکوں کا قیامت میں کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔

افعال: تَقَعَ: وہ گر پڑے، مضارع۔

اسماء: يُنَازِعُنَّكَ: وہ تجھ سے جھگڑا نہ کریں، نہی۔ جَادَلُوْكَ: انہوں نے تجھ سے جھگڑا کیا۔

تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ

پڑھی جاتی ہیں ان پر | ہماری آیتیں | واضح | تو آپ دیکھتے ہیں | چہروں میں | اُن کے جو

اُن کو ہماری واضح آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو تم ان کافروں کے چہروں پر ناراضگی (کے آثار)

كَفَرُوا الْمُنْكَرَ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ

کافر ہیں | ناخوشی (کے آثار) | قریب ہوتے ہیں | (کہ) حملہ کردیں | اُن پر جو | پڑھتے ہیں

دیکھتے ہو (یہاں تک کہ) قریب ہوتے ہیں کہ اُن لوگوں پر حملہ کر بیٹھیں جو ان کو ہماری

عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ اَلنَّارُ

ان پر | ہماری آیتیں | کہہ دیجئے | پس کیا میں بتاؤں تم کو | زیادہ ناگوار | اس سے بھی | وہ آگ ہے

آیتیں سناتے ہیں (اے پیغمبر!) اُن سے کہہ دیجئے کہ کیا اس سے بھی زیادہ ناگوار بات تمہیں بتاؤں (لو سنو وہ) دوزخ

وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٧٢﴾ يٰاَيُّهَا

وعدہ کیا ہے اس کا | اللہ نے | اُن سے جو | کافر ہیں | اور بہت بُرا | ٹھکانا ہے | اے

کی آگ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے کافروں سے وعدہ کررکھا ہے اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔ اے

النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ اِنَّ الَّذِيْنَ

لوگو! | بیان کی گئی ہے | ایک مثال | پس کان لگاؤ | اُس کی طرف | بیشک وہ جنہیں

لوگو! تمہارے لئے ایک مثال بیان کی جاتی ہے اسے کان لگا کر سنو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا

تم پکارتے ہو | سوائے | اللہ کے | کبھی پیدا نہ کرسکیں گے | ایک مکھی (بھی) | اگرچہ وہ سب جمع ہوجائیں

کے سوا تم جن کو پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی تو نہیں بنا سکتے اگرچہ اس کے لئے وہ سب

لَهٗ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ

اس کے لئے | اور اگر | چھین لے جائے ان سے | (وہ) مکھی | کچھ | تو وہ نہیں چھڑا سکتے اس کو | اس سے

جمع ہوجائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو وہ اس سے چھڑا نہیں سکتے۔

ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ﴿٧٣﴾ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ

ناتوان ہیں | طالب | اور مطلوب | نہیں قدر کی انہوں نے | اللہ کی

مانگنے والا (عابد) اور جس (جھوٹے معبود) سے مانگتا ہے دونوں کمزور ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا مرتبہ جیسا کہ پہچاننا

حَقَّ قَدْرِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٧٤﴾ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ

جیسا حق تھا اس کی قدر کا | بیشک اللہ | بڑا طاقتور | غالب ہے | اللہ | چن لیتا ہے

چاہئے تھا نہیں پہچانا۔ بیشک اللہ تعالیٰ زبردست اور غالب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے بھی

مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ

فرشتوں میں سے | (کچھ) رسول | اور لوگوں میں سے (بھی) | بیشک اللہ | سننے والا

پیغام پہنچانے والے چن لیتا ہے اور انسانوں میں سے (بھی)، بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۲) اور جب کفار کے سامنے ہماری واضح آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو آپ ان کے چہروں پر نفرت کی علامات دیکھیں گے اور گویا بس چلے تو وہ ابھی ان لوگوں پر حملہ کر دیں گے۔ جو انہیں ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں۔ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ کیا میں تمہیں ایسی بات بتلاؤں جو تمہارے حق میں اس غصہ سے زیادہ خراب ہے جو تمہیں قرآن کی آیات سن کر پیدا ہوتا ہے اور وہ آگ ہے دوزخ کی جس کا اللہ نے کافروں سے وعدہ کر رکھا ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔

(۷۳) لوگو! تمہارے سامنے ایک مثال بیان کی جاتی ہے تم خوب کان لگا کر سنو۔ وہ یہ ہے کہ تم جن جھوٹے معبودوں کو اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے اگرچہ اس کے پیدا کرنے کے لئے وہ سب اکٹھے ہی کیوں نہ ہو جائیں اور اگر وہ مکھی ان سے کوئی چیز زبردستی اڑا کر لے جائے تو وہ ایسے بے کار ہیں کہ اس معمولی چیز کو اس معمولی مکھی سے چھڑا بھی نہیں سکتے۔ معلوم ہوا کہ ایسے عابد اور معبود دونوں ناکارہ، بزدل اور کمزور ہیں۔

(۷۴) ان کفار نے اللہ کی بڑی شان کو جیسا کہ سمجھنا چاہئے تھا نہیں سمجھا کہ اس کی مخلوقات میں سے ایسی معمولی اور عاجز مخلوق کو اس قادر مطلق کے برابر اور شریک ٹھہرا دیا۔ بیشک اللہ طاقتور اور زبردست ہے۔

افعال: يَسْطُوْنَ: وہ حملہ کر دیں، مضارع۔ ضُرِبَ: بیان کیا گیا، بتایا گیا، ظاہر کیا گیا، ماضی مجہول۔ يَخْلُقُوْا: وہ ہرگز پیدا نہیں کریں گے، نہیں بنا سکیں گے، مضارع منصوب منفی۔ اِجْتَمَعُوْا: وہ سب جمع ہوئے، ماضی۔ يَسْتَنْقِذُوْهُ: وہ نہیں چھوڑا سکتے، واپس لے سکتے، مضارع۔

اسماء: طَالِبُ: طالب، مانگنے والا، چاہنے والا، اسم فاعل۔

بَصِيرٌ ﴿٧٥﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

دیکھنے والا | وہ جانتا ہے | جو کچھ | ان کے سامنے ہے | اور جو کچھ | ان کے پیچھے ہے

اور دیکھنے والا ہے۔ جو کچھ لوگوں کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اسے سب معلوم ہے

وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٧٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اور اللہ (ہی) کی طرف | لوٹائے جاتے ہیں | (سب) امور | اے | لوگو! | جو ایمان لائے ہو

اور تمام امور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ اے ایمان والو!

ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ

رکوع کرو | اور سجدہ کرو | اور عبادت کرو | اپنے ربّ کی | اور کرو | نیکی

اس کے آگے جھکو اور سجدہ کرو اور اپنے ربّ کی عبادت کرو اور نیکی کے کام کرتے رہو

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٧٧﴾ وَجَاهِدُوا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ

تاکہ تم | فلاح پاؤ | اور جہاد کرو | اللہ کی راہ میں | (جیسا کہ) اس کے جہاد کا حق ہے

تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں پوری تن دہی سے جہاد کرو

هُوَ اجْتَبٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ

اس نے منتخب کرلیا تم کو | اور نہیں رکھی | تم پر | دین (کے بارے) میں | (کوئی) تنگی

اس نے تمہیں عزت بخشی ہے اور دین کے معاملہ میں تمہارے لئے کسی قسم کی مشکل روا نہیں رکھی۔

مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرٰهِيمَ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِينَ

وہ دین ہے | تمہارے باپ | ابراہیمؑ کا | اس نے نام رکھا تمہارا | مسلمان

یہ تمہارے باپ ابراہیمؑ کا دین ہے۔ اُسی نے (نزول قرآن) سے پہلے تمہارا نام ''مسلمان''

مِنْ قَبْلُ وَفِي هٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ

اس سے پہلے | اور اس (قرآن) میں | تاکہ ہوں | رسول | گواہ | تم پر

رکھا تھا۔ اور اس (کتاب) میں بھی (وہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ رہیں

وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ فَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ

اور ہو تم | گواہ | لوگوں پر | پس قائم کرو | نماز

اور تم لوگوں پر گواہ رہو پس نماز پڑھو

وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللّٰهِ هُوَ

اور دو | زکوٰۃ | اور مضبوطی سے پکڑو | اللہ کو | وہی ہے

اور زکوٰۃ دو اور اللہ تعالیٰ ہی پر مضبوط اعتماد رکھو وہ تمہارا مالک ہے

مَوْلٰىكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيرُ ﴿٧٨﴾

تمہارا کارساز | پس وہ کیسا ہی اچھا | آقا | اور کیسا ہی اچھا | مددگار (ہے)

کیا ہی اچھا مالک اور کیا ہی اچھا مددگار ہے

السجدة عند الشافعي

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۵) اور اللہ فرشتوں میں سے بھی اور انسانوں میں سے بھی کچھ رسول چن لیتا ہے بیشک وہ سب کچھ سنتا دیکھتا ہے۔

(۷۶) اور وہ ان کے اگلے پچھلے تمام حالات سے اچھی طرح واقف ہے اور تمام معاملات کا اختیار اللہ ہی کے قبضہ میں ہے۔

(۷۷) مسلمانو! ہمیشہ اپنے رب کی عبادت میں رکوع و سجود کرو اور نیک عمل کرتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

(۷۸) اور اپنے مال و جان سے اس کے دین کی حفاظت کے لئے جہاد کرو اور جہاد کا حق ادا کر دو۔ اس نے تمہیں اپنے دین کے لئے پسند فرما لیا ہے اور دین کے بارے میں تمہارے لئے اس نے کوئی مشکل نہیں رکھی۔ بلکہ جملہ احکام تمہاری فطرت اور سہولت کے مطابق نازل کئے ہیں۔ تم اپنے جد اعلیٰ حضرت ابراہیمؑ کے دین کی پیروی کرو۔ اللہ نے اس قرآن میں بھی اور اس کے نزول سے پہلے حضرت ابراہیم کی زبان سے بھی تمہارا نام **مسلمان** رکھا ہے۔ تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم پر گواہ ہوں اور تم دوسرے لوگوں پر گواہ بنو۔ پس نمازیں پڑھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کے دین کو مضبوطی سے پکڑ و وہی تمہارا کارساز ہے پس کیسا اچھا کارساز ہے اور کیسا اچھا مددگار۔

انعال: سَمّٰکُمْ: اس نے تمہارا نام رکھا، ماضی۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَّثَمَانَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورہ مومنون مکہ میں نازل ہوئی اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | ایک سو اٹھارہ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝۲

کامیاب ہو گئے | مؤمن | وہ جو | اپنی نماز میں | عاجزی کرتے ہیں

یقیناً وہ مؤمن کامیاب ہوئے جو اپنی نماز میں عاجزی کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝۳ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝۴

اور جو | بے ہودہ باتوں سے | منہ موڑتے ہیں | اور جو | زکوٰۃ | ادا کرنے والے ہیں

اور جو بے ہودہ باتوں سے بچتے رہتے ہیں اور جو زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝۵ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا

اور جو | اپنی شرمگاہوں کی | حفاظت کرنے والے ہیں | مگر | اپنی بیویوں | یا (کنیزیں) جو

اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ سوائے اپنی بیویوں یا اپنی مملوکہ لونڈیوں کے

مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝۶ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ

ان کی ملکیت میں ہیں | تو بیشک ان پر | کوئی ملامت نہیں | پس جو چاہے | سوائے اس کے

کیونکہ اُن پر (اس بات میں) کوئی الزام نہیں۔ پس جو کوئی اس کے علاوہ (عورتوں وغیرہ کے) خواہاں ہوں

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝۷ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝۸

سو یہی لوگ | حد سے بڑھنے والے ہیں | اور وہ جو | اپنی امانتوں | اور اپنے وعدہ کا | پاس رکھنے والے ہیں

تو ایسے لوگ حد سے نکل جانے والے ہیں اور وہ جو اپنی امانتوں اور وعدہ کا پاس رکھتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝۹ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝۱۰

اور جو | اپنی نمازوں کی | حفاظت کرنے والے ہیں | یہی لوگ ہیں | (اصلی) وارث

اور وہ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ حقیقی وارث (اور مستحق) ہیں

الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۱۱ وَلَقَدْ خَلَقْنَا

جو | وارث ہوں گے | (جنت) فردوس کے | وہ اس میں | ہمیشہ رہیں گے | اور ہم نے پیدا کیا ہے

جو جنت الفردوس کے وارث ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور ہم نے انسان کو مٹی کے

الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝۱۲ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝۱۳

انسان کو | خلاصہ سے | مٹی کے | پھر بنایا ہم نے اس کو | نطفہ | قرار گاہ | محفوظ میں

جوہر سے پیدا کیا۔ پھر ہم نے اس کو نطفہ بنا کر ایک محفوظ مقام (رحم مادر) میں رکھا۔

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا

پھر بنایا ہم نے | نطفہ کو | جما ہوا خون | پھر بنایا ہم نے | جمے ہوئے خون کو | لوتھڑا (گوشت کا) | پھر بنا دیں ہم نے

پھر ہم نے نطفہ کو خون کے لوتھڑے کی شکل میں پیدا کیا پھر لوتھڑے کو گوشت کی بوٹی بنایا پھر ہم نے

سورۃ المومنون

(۱) اس سورت میں اہل ایمان کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۲) دنیا اور آخرت کی کامیابی اُن ایمانداروں کے لئے ہے۔

(۳) جو نہایت عاجزی سے نماز پڑھتے ہیں۔

(۴) اور جو فضول باتوں کی طرف توجہ نہیں کرتے۔

(۵) اور جو اپنے حلال مالوں میں سے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔

(۶) اور جو زنا سے اپنے دامن کو بچاتے ہیں۔

صرف اپنی بیویوں اور اپنی مملوکہ کنیزوں سے اپنی نفسانی خواہش پوری کرتے ہیں کیونکہ اس میں انہیں کوئی ملامت نہیں۔ اللہ نے اسے حلال قرار دیا ہے۔

(۷) پس جو لوگ اپنی منکوحہ عورت یا کنیز کے سوا شہوت پورا کرنے کا کوئی اور طریقہ اختیار کرے وہ شریعت کی حدود سے باہر نکل جانے والے ہیں۔

(۸) اور نیز وہ لوگ کامیاب ہیں جو اللہ اور بندوں کی امانتوں میں خیانت نہیں کرتے اور جو عہد انہوں نے اللہ اور بندوں سے باندھ رکھے ہیں ان کا پاس رکھتے ہیں۔

(۹) اور نیز وہ لوگ جو اپنی نمازوں کو اوقات مقررہ پر آداب و شروط کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔

(۱۰) بہشت کے اصلی وارث یہی لوگ ہیں۔

(۱۱) جو قیامت کے روز اللہ کے فضل سے جنت الفردوس کے مالک ہوں گے اور ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

(۱۲) اور بلاشبہ ہم نے آدمؑ ابوالبشر کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا۔

(۱۳) پھر ان کی نسل سے ہر ایک انسان کو ماں کے رحم میں محفوظ قرار گاہ میں نطفہ بنا کر رکھا۔

افعال: يُحَافِظُوْنَ: نگرانی کرتے ہیں، پابندی کرتے ہیں، مضارع۔ يَرِثُوْنَ: وارث ہوں گے، مالک ہوں گے، مضارع۔

اسماء: خٰشِعُوْنَ: زاری کرنے والے، عاجزی کرنے والے، اسم فاعل۔ فُرُوْجِهِمْ: ان مردوں کی شرم گاہیں۔ مَلُوْمِيْنَ: ملامت کئے گئے، ملامت زدہ، اسم مفعول۔ سُلٰلَةٍ: چنی ہوئی، نچوڑ، خلاصہ، مشتق۔ اَلْفِرْدَوْسَ: اعلیٰ درجہ کی جنت۔

الۡمُضۡغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوۡنَا الۡعِظٰمَ لَحۡمًا ۗ ثُمَّ اَنۡشَاۡنٰهُ خَلۡقًا اٰخَرَ ؕ

لوتھڑے کی | ہڈیاں | پھر پہنادیا ہم نے | ہڈیوں کو | گوشت | پھر ہم نے پیدا کردیا اس کو | ایک نئی مخلوق

بوٹی سے ہڈیاں بنائیں پھر ہڈیوں کو گوشت پہنایا پھر ہم نے اسے ایک نئی صورت دے دی۔

فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحۡسَنُ الۡخٰلِقِيۡنَ ؕ ﴿۱۴﴾ ثُمَّ اِنَّكُمۡ بَعۡدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوۡنَ ؕ ﴿۱۵﴾

پس بڑا بابرکت ہے | اللہ | سب سے بہتر | تخلیق کرنے والا | پھر بلاشبہ تم | بعد | اس کے | مرنے والے ہو

تو مبارک ہے وہ اللہ جو بہترین تخلیق کرنے والا ہے۔ پھر اس کے بعد تم نے ضرور مرنا ہے۔

ثُمَّ اِنَّكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ تُبۡعَثُوۡنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا فَوۡقَكُمۡ سَبۡعَ

پھر | یقیناً تم | روز | قیامت میں | (دوبارہ) اٹھائے جاؤ گے | اور ہم نے پیدا کئے ہیں | تمہارے اوپر | سات

پھر تمہیں قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔ اور ہم نے تمہارے اوپر سات

طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الۡخَلۡقِ غٰفِلِيۡنَ ﴿۱۷﴾ وَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ

طبقے | اور نہیں تھے ہم | اپنی مخلوق سے | غافل | اور نازل کیا ہم نے | آسمان سے

آسمان بنائے اور ہم (اپنی) مخلوق سے بے خبر نہیں۔ اور ہم نے آسمان سے

مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسۡكَنّٰهُ فِى الۡاَرۡضِ ۖ وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ

پانی | اندازے سے | پھر ٹھہرادیا ہم نے اس کو | زمین میں | اور بلاشبہ | اس کے لے جانے پر (بھی)

ایک اندازہ کے مطابق پانی اُتارا پھر اس کو ہم نے زمین میں ٹھہرایا اور بیشک ہم اسے ختم کردینے پر بھی

لَقٰدِرُوۡنَ ۚ ﴿۱۸﴾ فَاَنۡشَاۡنَا لَكُمۡ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنۡ نَّخِيۡلٍ

قادر ہیں | پھر ہم نے پیدا کردیئے | تمہارے لئے | اس کے ذریعے سے | باغات | کھجوروں

قادر ہیں۔ پھر ہم نے اس سے تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کے

وَّاَعۡنَابٍ ۘ لَكُمۡ فِيۡهَا فَوَاكِهُ كَثِيۡرَةٌ وَّمِنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَشَجَرَةً

اور انگوروں کے | تمہارے لئے | ان میں | میوے ہیں | بہت | اور ان میں سے تم کھاتے ہو | اور ایک درخت

باغات پیدا کئے تمہارے لئے ان میں بہت سے میوے ہیں اور ان میں سے تم کھاتے ہو اور ایک (اور) درخت (پیدا کیا)

وقف لازم

تَخۡرُجُ مِنۡ طُوۡرِ سَيۡنَآءَ تَنۡۢبُتُ بِالدُّهۡنِ وَصِبۡغٍ لِّلۡاٰكِلِيۡنَ ﴿۲۰﴾

جو اُگتا ہے | طور سینا سے | وہ اُگتا ہے | روغن (لئے ہوئے) | اور سالن | کھانے والوں کے لئے

جو طور سینا میں (بکثرت) ہوتا ہے کھانے والوں کے لئے تیل اور سالن لئے ہوئے اُگتا ہے۔

وَاِنَّ لَكُمۡ فِى الۡاَنۡعَامِ لَعِبۡرَةً ؕ نُسۡقِيۡكُمۡ مِّمَّا فِىۡ بُطُوۡنِهَا

اور بلاشبہ | تمہارے لئے | چوپایوں میں | عبرت ہے | ہم پلاتے ہیں تمہیں | اس میں سے | جو ان کے پیٹوں میں ہے

اور تمہارے لئے چوپایوں میں بھی غور کا سامان ہے۔ ان کے پیٹ میں جو کچھ ہے اس سے ہم تمہیں (دودھ) پلاتے ہیں

وَلَكُمۡ فِيۡهَا مَنَافِعُ كَثِيۡرَةٌ وَّمِنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ۙ ﴿۲۱﴾ وَعَلَيۡهَا

اور تمہارے لئے | ان میں | فوائد ہیں | بہت | اور بعض کو ان میں سے | تم کھاتے ہو | اور ان پر

اور تمہارے لئے ان میں اور بھی بہت سے فائدے ہیں اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے ہو۔ اور ان جانوروں پر

آیت نمبر

(۱۴) پھر اس نطفہ کو جما ہوا خون اور اس کو گوشت کا لوتھڑا بنا دیا اور اس کے اندر ہڈیاں بنا کر ان پر گوشت چڑھا دیا اور آخر کار اسے ایک نئی مخلوق (پورا انسان) بنا کر پیدا کر دیا پس اللہ سب سے بہتر بنانے والا بڑا ہی بابرکت ہے۔

(۱۵) پھر اے انسانو! زندگی کے ایام پورے کر کے تم مرجاتے ہو۔

(۱۶) پھر تم سب انسان قیامت کے دن اعمال کا جواب دینے کے لئے دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جاؤ گے۔

(۱۷) اور کچھ شک نہیں کہ ہم نے تمہارے اوپر۔ اوپر تلے سات آسمان پیدا کئے ہیں اور زمین و آسمان کی یہ تمام مخلوقات ہمارے علم، قدرت اور اختیار سے باہر نہیں۔

(۱۸) اور ہم نے آسمان کی طرف سے بادلوں میں سے ایک اندازے سے پانی برسایا اور پھر اس کو زمین میں ٹھہرا دیا اور ہم اس کو واپس لیجا بھی سکتے ہیں یعنی تم کو اس سے فائدہ نہ اٹھانے دیں۔

(۱۹) پھر اس پانی کے ذریعے زمین میں سے تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کے باغات پیدا کر دیئے۔ جن میں سے تمہیں بے شمار میوے حاصل ہوتے ہیں کہ بعض تمہارے کھانے کے کام آتے ہیں۔

(۲۰) اور زیتون کا وہ درخت بھی پیدا کیا جو **طور سینا** میں اُگتا ہے اس میں تیل بھی ہوتا ہے اور کھانے کے لئے سالن بھی۔

(۲۱) اور بلاشبہ چوپائے جانوروں میں بھی تمہارے لئے غور و فکر کرنے کا مقام ہے کہ ان کے پیٹ میں خون اور گوبر کے درمیان میں سے ہم تمہارے پینے کے لئے دودھ پیدا کر دیتے ہیں اور اس کے علاوہ ان میں تمہارے اور بہت سے فائدے ہوتے ہیں مثلاً اون، مکھن، گھی وغیرہ اور بعض کا گوشت کھانے میں آتا ہے۔

افعال: کَسَوۡنَا: ہم نے پہنایا، ماضی معروف۔ تُبۡعَثُوۡنَ: تم اٹھائے جاؤ گے، مضارع۔ اَسۡکَنّٰهُ: ہم نے اس کو ٹھہرا دیا، اَسۡکَنَّا، اِسۡکَانٌ سے، ماضی کا صیغہ۔ تَنۡبُتُ: وہ اگتی ہے، وہ اگاتی ہے، مضارع۔

اسماء: الۡخٰلِقِیۡنَ: پیدا کرنے والے، بنانے والے، خَلۡقٌ سے، اسم فاعل۔ ذَهَابٌ: جانا، چلنا۔ فَوَاکِهُ: پھل، میوہ، فَاکِهَةٌ واحد۔ اٰکِلِیۡنَ: کھانے والے، اٰکِلٌ کی جمع، اسم فاعل۔ دُهۡنٌ: تیل، چکنائی۔ سَیۡنَآءَ: مشہور پہاڑ جس پر حضرت موسیٰ کو خطاب کیا گیا۔ صِبۡغٌ: روٹی ڈبونا، سالن۔

وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ

اور کشتیوں پر | تمہیں سوار کیا جاتا ہے | اور ہم نے بھیجا تھا | نوحؑ کو | اس کی قوم کی طرف | تو اس نے کہا

اور کشتی پر تم کو سوار کیا جاتا ہے۔ اور ہم نے نوحؑ کو اُس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٢٣﴾

اے میری قوم! | عبادت کرو | اللہ (کی) | نہیں تمہارا | کوئی اور معبود | سوائے اس کے | پس کیا تم ڈرتے نہیں

اے میری قوم! تم اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی اور معبود نہیں پھر کیا تم ڈرتے نہیں؟

فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ

پس کہا | سرداروں نے | جو | کافر تھے | اس کی قوم میں سے | کہ نہیں یہ | مگر ایک انسان | تم جیسا

تو اُس کی قوم کے سرداروں نے کہا جو کافر تھے کہ یہ تو تمہارے جیسا ایک انسان ہے

يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۖۚ

جو چاہتا ہے | کہ | فضیلت حاصل کرے | تم پر | اور اگر چاہتا | اللہ (تو) | نازل کر دیتا | فرشتوں کو

جو چاہتا ہے کہ تم پر برتری حاصل کرے اور اگر اللہ چاہتا تو فرشتوں کو اتار دیتا

مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْۤ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٤﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ

نہیں سنی ہم نے | یہ بات | اپنے پہلے باپ دادوں میں | نہیں وہ | مگر ایک آدمی | جس کو | جنون ہے

ہم نے ایسی باتیں اپنے اگلے بزرگوں سے تو (کبھی) نہیں سنیں۔ اس آدمی کو تو جنون ہو گیا ہے

فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٢٥﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا

پس انتظار کرو | اس کا | (کچھ) وقت تک | اس نے کہا | اے میرے رب! | میری مدد فرما | اس پر

سو تم اس کے بارے میں کچھ وقت انتظار کرو۔ نوحؑ نے کہا اے میرے ربّ! میری مدد فرما کہ

كَذَّبُوْنِ ﴿٢٦﴾ فَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا

جو انہوں نے مجھے جھٹلایا | پس ہم نے وحی کی | اُس کی طرف | کہ تیار کر | کشتی | ہماری آنکھوں کے سامنے

انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے۔ تو ہم نے اس کی طرف وحی بھیجی کہ تُو ہمارے سامنے اور ہمارے حکم کے مطابق ایک کشتی

وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ

اور ہمارے حکم کے مطابق | پس جب آ جائے | ہمارا حکم | اور اُبلنے لگے تنور | تو بٹھا لینا | اس میں | ہر قسم سے

تیار کر‘ پھر جب ہمارا حکم آ جائے اور تنور (میں پانی) جوش مارنے لگے تو ہر جاندار میں سے جوڑا جوڑا (نر و مادہ)

زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ

دو جنس (نر و مادہ) | اور اپنے گھر والوں کو | سوائے | اس کے | کہ پہلے ہو چکا | اس پر | حکم | ان میں سے

دونوں کشتی میں داخل کر لینا اور اپنے گھر والوں کو بھی‘ سوائے اس کے جس کی نسبت بات پہلے سے طے ہو چکی ہے

وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَاِذَا

اور بات نہ کر مجھ سے | ان کے بارے میں | جنہوں نے ظلم کیا | کیونکہ بلاشبہ وہ | ڈوبنے والے ہیں | پس جب

اور ان لوگوں کے بارے میں مجھ سے بات نہ کرنا جو ظالم ہیں وہ ضرور غرق کیے جائیں گے پھر جب تو

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۲) اوراُن چوپاؤں اور کشتیوں سے تم سواری اور بوجھ لادنے کا کام لیتے ہو۔

(۲۳) اور ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف نبی بنا کر بھیجا انہوں نے اپنی قوم کو یہ ہدایت کی کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو جس کے سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں پس کیا تم اس کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہرانے سے ڈرتے نہیں۔

(۲۴) اس پر ان کی قوم کے سرداروں نے جو کافر تھے کہا کہ نوحؑ تو تمہاری ہی طرح کا انسان ہے جو ہم پر برتری حاصل کرنا چاہتا ہے اور اگر اللہ کو ہماری طرف رسول ہی بھیجنا ہوتا تو فرشتوں کو بھی بھیج سکتا تھا۔ کسی انسان کا رسول ہونا تو ہم نے اپنے باپ دادوں سے سنا نہیں۔

(۲۵) اور یہ تو ایک مجنون سا آدمی ہے۔ نبی کیسے ہوسکتا ہے پس چند روز انتظار کرو ممکن ہے اس کی دیوانگی ختم ہو جائے۔ یا خود مر جائے اور قصہ ختم ہو جائے۔

(۲۶) حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کو ساڑھے نو سو سال وعظ و نصیحت کرنے کے بعد ان کے حق کو جھٹلانے اور اس سے انکار کرنے سے مجبور ہو کر بارگاہ الٰہی میں دعا کی کہ اے میرے پروردگار! میری مدد فرما کیونکہ یہ برابر مجھے جھوٹا سمجھ رہے ہیں۔

(۲۷) پس ان کی دعا قبول فرما کر ہم نے انہیں بذریعہ وحی حکم دیا کہ ہماری نگرانی میں ہمارے حکم کے مطابق ایک کشتی تیار کرو۔ جب عذاب الٰہی کا مقررہ وقت آ جائے گا اور ایک خاص تنور سے پانی ابلنے لگے گا تو اس کشتی میں ہر قسم کے جانوروں کا جوڑا (نر و مادہ) اور اپنے گھر والوں کو سوائے اپنی بیوی اور بیٹے کنعان کے جن کی تباہی ازل میں پہلے سے لکھی گئی ہے سوار کر لینا اور ظالموں کے متعلق ہمارے دربار میں کوئی سفارش نہ کرنا وہ اب غرق ہو کر رہیں گے۔

اسماء: مُغْرَقُوْنَ: ڈبو دیئے گئے، ڈوبنے والے، اسم مفعول۔

اسْتَوَیْتَ أَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ

اچھی طرح سے بیٹھ جائے | تو | اور جو | تیرے ساتھ ہے | کشتی پر | تو کہہ (کہ) | سب تعریف

اور تیرے ساتھی کشتی میں اچھی طرح سے بیٹھ جائیں تو کہو کہ تمام تعریف

لِلّٰهِ الَّذِیْ نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝٢٨ وَقُلْ رَّبِّ

اللہ کے لئے ہے | جس نے | نجات دی ہمیں | قوم | ظالم سے | اور کہہ | اے میرے رب!

اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں ظالم قوم سے نجات دی۔ اور کہو اے میرے رب!

أَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّأَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ۝٢٩ إِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

اُتار مجھے | اُتارنا | برکت کا | اور تو | سب سے بہتر | اُتارنے والا ہے | بیشک | اس میں

مجھے (کشتی سے) برکت کی جگہ پر اُتارنا اور تُو بہترین اُتارنے والا ہے۔ بیشک اس میں

لَاٰیٰتٍ وَّإِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِیْنَ ۝٣٠ ثُمَّ أَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ۝٣١

نشانیاں ہیں | اور ہم تو تھے | آزمانے والے | پھر | ہم نے پیدا کر دیا | ان کے بعد | ایک اور گروہ کو

کئی ایک نشانیاں ہیں اور ہم تو آزمائش کرنے والے تھے۔ پھر ان کے بعد ہم نے ایک دوسری قوم کو پیدا کیا۔

فَأَرْسَلْنَا فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ إِلٰهٍ

پھر بھیجا ہم نے | ان میں | ایک رسول | ان ہی میں سے | کہ عبادت کرو | اللہ کی | کہ نہیں ہے تمہارا | کوئی اور معبود

اور انہی میں سے ہم نے ان میں ایک رسول بھیجا (اس رسول نے کہا) کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو' اس کے سوا تمہارا کوئی

غَیْرُهٗ ۚ أَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝٣٢ وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

سوائے اس کے | پس کیا تم ڈرتے نہیں | اور کہا | سرداروں نے | اس کی قوم میں سے | جو | کافر تھے

معبود نہیں تو کیا تم ڈرتے نہیں؟ اور اس کی قوم کے سردار' جو کافر تھے

وَكَذَّبُوْا بِلِقَاءِ الْاٰخِرَةِ وَأَتْرَفْنٰهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا

اور جھٹلایا | ملنے کو | آخرت کے | اور ہم نے عیش و آرام دیا تھا انہیں | زندگی میں | دنیا کی

اور آخرت کے آنے کو جھٹلاتے تھے اور ہم نے ان کو دُنیا کی زندگی میں عیش و آرام دیا تھا' کہنے لگے

مَا هٰذَآ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ مِنْهُ

کہ نہیں ہے یہ (تو) | مگر | ایک انسان | تم جیسا | جو کھاتا ہے | اس میں سے | جو تم کھاتے ہو

یہ تو تمہارے جیسا ہی ایک انسان ہے وہ اسی میں سے کھاتا ہے جو تم کھاتے ہو

وَیَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝٣٣ وَلَئِنْ أَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ

اور پیتا ہے | اس میں سے جو | تم پیتے ہو | اور اگر | تم نے کہا مانا | ایک اپنے جیسے آدمی کا

اور اسی میں سے پیتا ہے جو تم پیتے ہو اور اگر تم نے اپنے جیسے انسان کی اطاعت

إِنَّكُمْ إِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝٣٤ أَیَعِدُكُمْ أَنَّكُمْ إِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ

تو بلاشبہ تم | اس وقت | نقصان اٹھانے والے ہو گے | کیا وہ تمہیں وعدہ دیتا ہے | کہ جب تم | مرجاؤ گے | اور ہو جاؤ گے

کی تو یقیناً نقصان میں رہو گے۔ کیا وہ تم سے یہ وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مرجاؤ گے اور مٹی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۸) پس جب تم اور تمہارے بال بچے اور ساتھی مسلمان اس کشتی میں اچھی طرح اطمینان سے سوار ہو جائیں تو اللہ کا یوں شکر ادا کرو کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ جس نے ہمیں ظالم مشرکین سے نجات بخشی۔

(۲۹) اور دعا کرو کہ اے میرے پروردگار! مجھے طوفان کے ختم ہونے پر کشتی پر سے خیر و برکت کے ساتھ اتار۔ تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے۔

(۳۰) طوفان نوحؑ میں اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں اور اس سے ایک مقصد یہ بھی تھا کہ لوگوں کا امتحان لیا جائے کہ ایسے ہولناک عذاب کو دیکھ سن کر کوئی عبرت حاصل کرتا ہے یا نہیں۔

(۳۱) پھر قوم نوحؑ کی بربادی اور تباہی کے بعد ہم نے ایک اور قوم (عاد) کو پیدا کر دیا۔

(۳۲) پھر ان کی طرف انہی میں سے ایک رسول یعنی ہودؑ کو بھیج کر یہ ہدایت کی کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو جس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں پس تم جو دوسروں کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو تو کیا اس کی پکڑ سے نہیں ڈرتے۔

(۳۳) اور ان کی قوم کے کافر سرداروں نے جو قیامت کے قائم ہونے اور جزا و سزا کے منکر تھے اور دنیا کی زندگی میں ہم نے انہیں ہر طرح کا عیش و آرام دے رکھا تھا اپنے لوگوں سے یوں کہا کہ یہ ہودؑ تو تم جیسا ایک آدمی ہے اور تمہاری ہی طرح کھاتا پیتا ہے یہ نبی کیسے ہو سکتا ہے؟

(۳۴) اور اگر تم اپنے ہی جیسے ایک آدمی کا کہا مان لو گے تو سخت نقصان اٹھاؤ گے۔

افعال: اِسْتَوَيْتَ: تو چڑھ چکا' اِسْتِوَاءٌ سے ماضی کا صیغہ۔ اَتْرَفْنٰهُمْ: ہم نے ان کو آرام دیا' ماضی کا صیغہ۔ اَطَعْتُمْ: تم نے حکم مانا' تم نے اطاعت کی' ماضی کا صیغہ۔

اسماء: اٰخَرِيْنَ: دوسرے' اٰخَرُ کی جمع۔ مُبْتَلِيْنَ: جانچنے والے' کھرے کو کھوٹے سے الگ کر دینے والے' اسم فاعل۔ مُنْزَلًا: اتارا جانا یا اترنے کی جگہ' مصدر مجہول۔

تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۝٣٥ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا

مٹی | اور ہڈیاں | تو تم | (دوبارہ) نکالے جاؤ گے | بعید ہے | بعید ہے | جو تم سے

اور ہڈیاں ہوجاؤ گے تو تمہیں دوبارہ نکالا جائے گا۔ بہت ہی بعید ہے بہت ہی بعید ہے یہ وعدہ

تُوْعَدُوْنَ ۝٣٦ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا

وعدہ کیا جاتا ہے | (اور کچھ) نہیں | مگر صرف | (یہی) ہماری زندگی ہے | دنیا کی | ہم مرتے ہیں | اور ہم جیتے ہیں

جو تم سے کیا جا رہا ہے۔ ہماری یہ زندگی تو محض دنیا ہی کی زندگی ہے کہ ہم مرتے اور جیتے ہیں

وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝٣٧ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ِۨافْتَرٰى

اور نہیں | ہم | دوبارہ اٹھائے جانے والے | نہیں | وہ | مگر ایک آدمی | جو گھڑتا ہے

اور ہمیں دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا۔ یہ تو ایک ایسا آدمی ہے جس نے

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝٣٨ قَالَ رَبِّ

اللہ پر | جھوٹ | اور نہیں ہم | اس کو | ماننے والے | اس نے کہا | اے میرے رب!

اللہ پر جھوٹ گھڑا ہے اور ہم تو اس پر ایمان نہیں لائیں گے۔ اس نے کہا اے میرے رب!

انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝٣٩ قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ۝٤٠

مدد فرما میری | اس پر جو | وہ مجھے جھٹلاتے ہیں | فرمایا | تھوڑے عرصہ میں | وہ ضرور ہوجائیں گے | پچھتانے والے

تُو میری مدد کر کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے۔ حکم ہوا کہ تھوڑی ہی دیر کے بعد یہ پچھتائیں گے۔

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً فَبُعْدًا

پس آ پکڑا انہیں | ہیبت ناک آواز نے | انصاف سے | پس کردیا ہم نے انہیں | ریزہ ریزہ | پس دوری ہو (رحمت سے)

پھر ایک زوردار آواز نے ان کو آ پکڑا سو ہم نے ان کو ریزہ ریزہ کردیا پس

لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝٤١ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ۝٤٢

ظالم لوگوں کو | پھر | پیدا کردیں ہم نے | ان کے بعد | امتیں | دیگر

ظالموں پر لعنت ہے۔ پھر ہم نے ان کے بعد اور قوموں کو پیدا کیا۔

مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝٤٣ ثُمَّ اَرْسَلْنَا

نہیں بڑھ سکتی | کوئی امت | اپنے وقت مقررہ سے | اور نہ | وہ پیچھے رہ سکتے ہیں | پھر | بھیجے ہم نے

کوئی اُمت اپنے مقررہ وقت سے نہ آگے نکل سکتی ہے اور نہ پیچھے رہ سکتی ہے۔ پھر ہم اپنے رسولوں

رُسُلَنَا تَتْرَا ۭ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا

اپنے کئی رسول | مسلسل | جب کبھی | آتا | کسی امت (کے پاس) | اس کا رسول | تو وہ اس کو جھٹلا دیتے | پس پیچھے چلایا ہم نے

کو مسلسل بھیجتے رہے۔ جب کبھی کسی قوم کے پاس اس کا رسول آیا تو انہوں نے اُس کو جھٹلایا۔ سو ہم بھی کے بعد

بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ

ایک کو | دوسرے کے | اور بنا دیا ہم نے ان کو | کہانیاں | پس دوری ہو (رحمت سے) | ان لوگوں کو

دیگرے ان کو ہلاک کرتے گئے اور انہیں قصے کہانیاں بنا دیا۔ پس لعنت ہے ان لوگوں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۵) کیا وہ تم سے یہ وعدہ کرتا ہے کہ جب مر کر محض تمہاری مٹی اور ہڈیاں رہ جائیں گی تو تمہیں دوبارہ اٹھایا جائے گا۔

(۳۶) اور جو وعدہ وہ تم سے کر رہا ہے وہ عقل سے بہت دور ہے۔

(۳۷) حالانکہ زندگی تو صرف یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے کوئی اور زندگی نہ ہوگی سب اسی دنیا میں ہمیشہ مرتے اور پیدا ہوتے رہتے ہیں قیامت اور اس میں دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جانا کچھ نہیں۔

(۳۸) وہ تو صرف ایک معمولی آدمی ہے جو خدا کے ذمے جھوٹ لگاتا ہے کہ اس نے اسے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ ہم ایسے جھوٹے پر ایمان نہیں لا سکتے۔

(۳۹) حضرت ہودؑ نے قوم کی سرکشی سے مجبور ہو کر دعا کی کہ اے میرے پروردگار! ان کفار کی حق کے جھٹلانے کے مقابلہ میں میری مدد فرما۔

(۴۰) حکم ہوا کہ وہ چند ہی روز میں اپنے کیے پر افسوس کریں گے۔

(۴۱) پس ان کے جرموں کے نتیجے میں ان کو بجا طور پر فرشتہ جبرئیلؑ کی خوفناک چیخ نے آ پکڑا اور وہ خس و خاشاک کی طرح اڑ گئے یعنی سب مر گئے۔ پس ظالم لوگ اللہ کی رحمت سے دور ہی رہتے ہیں۔

(۴۲) پھر ان کی تباہی کے بعد ہم نے کئی اور امتیں (قوم ابراہیمؑ وقوم لوطؑ وقوم ایوبؑ وقوم شعیبؑ وغیرہ) پیدا کیں۔

(۴۳) اور ہر ایک قوم کی تباہی و بربادی کا ایک وقت مقرر ہے جس سے وہ قوم نہ آگے ہو سکتی ہے نہ پیچھے۔

افعال: نَحْيَا: ہم جیتے ہیں، مضارع جمع متکلم۔ نَمُوْتُ: ہم مرتے ہیں، مضارع۔ يُصْبِحُنَّ: وہ ضرور ہی ہو جائیں گے، مضارع بانون تاکید۔

اسماء: هَيْهَاتَ: کلمہ بُعد ہے یعنی بہت دور ہے۔ قَلِيْلٍ: تھوڑی مدت کے بعد (صفت)۔

لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٤٤﴾ ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ وَأَخَاهُ هَارُونَ ۙ بِآيَاتِنَا
جو ایمان نہیں لاتے | پھر | بھیجا ہم نے | موسیٰ | اور ان کے بھائی | ہارون کو | اپنے معجزوں
جو ایمان نہیں لاتے۔ پھر ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارونؑ کو اپنے احکام اور روشن

وَسُلْطَانٍ مُبِينٍ ﴿٤٥﴾ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا
اور دلیل | روشن (کے ساتھ) | فرعون کی جانب | اور اس کے سرداروں (کی جانب) | تو انہوں نے تکبر کیا | اور وہ تھے
دلیل کے ساتھ بھیجا۔ فرعون اور اس کی جماعت کی طرف، مگر انہوں نے تکبر کیا اور وہ

قَوْمًا عَالِينَ ﴿٤٦﴾ فَقَالُوا أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا
لوگ | سرکش | پس وہ کہنے لگے | کیا ہم ایمان لائیں | اپنے جیسے دو آدمیوں پر | حالانکہ ان کی قوم (کے لوگ)
(بڑے) سرکش لوگ تھے پس وہ کہنے لگے کیا ہم اپنے جیسے دو آدمیوں پر ایمان لائیں حالانکہ ان کی قوم

لَنَا عَابِدُونَ ﴿٤٧﴾ فَكَذَّبُوهُمَا فَكَانُوا مِنَ الْمُهْلَكِينَ ﴿٤٨﴾ وَلَقَدْ
ہمارے | غلام ہیں | سو انہوں نے جھٹلایا اُن دونوں کو | تو وہ ہو گئے | ہلاک ہونے والوں میں سے | اور بیشک
کے لوگ ہمارے غلام ہیں۔ تو انہوں نے دونوں (پیغمبروں) کو جھٹلایا پس وہ لوگ ہلاک کردیے گئے۔ اور بیشک

آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ﴿٤٩﴾ وَجَعَلْنَا
دی ہم نے | موسیٰ کو | کتاب | تاکہ وہ لوگ | ہدایت پالیں | اور بنایا ہم نے
ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تاکہ وہ لوگ ہدایت پائیں۔ اور ہم نے

ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ
مریم کے بیٹے | اور اُن کی والدہ کو | ایک نشانی | اور ہم نے پناہ دی ان دونوں کو | ایک اونچی جگہ | ٹھہرنے کے لائق
ابن مریم اور اس کی ماں کو (لوگوں کے لئے) بڑی نشانی بنا دیا۔ اور ان کو ایک بلند مقام پر جگہ دی جو رہائش کے لائق

وَمَعِينٍ ﴿٥٠﴾ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا
اور پانی والی (زمین میں) | اے رسولو! | کھاؤ | پاکیزہ چیزوں میں سے | اور عمل کرو
جاری پانی والی تھی۔ اے رسولو! تم پاک اشیاء کھاؤ اور نیک

صَالِحًا ۖ إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٥١﴾ وَإِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ
نیک | بلاشبہ میں | اس کو جو | تم کر رہے ہو | خوب جانتا ہوں | اور بلاشبہ | یہ | تمہاری امت ہے
عمل کرو۔ تم جو کچھ کرتے ہو میں اسے جانتا ہوں۔ اور بیشک تمہاری یہ اُمت

أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ ﴿٥٢﴾ فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ
امت | ایک ہی | اور میں | تمہارا رب ہوں | پس مجھ سے ڈرو | پھر انہوں نے کاٹ لیا | اپنا کام
ایک ہی اُمت ہے اور میں تمہارا رب ہوں سو (میری نافرمانی سے) ڈرو۔ پھر لوگوں نے دین کے معاملے میں

بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿٥٣﴾
آپس میں | ٹکڑے ٹکڑے | ہر ایک | گروہ | انہی باتوں پر | جو ان کے پاس ہیں | خوش ہیں
اپنے آپ کو جدا جدا کرلیا، ہر ایک گروہ اپنی ہی بات پر خوش ہے۔

آیت نمبر　　آسان تفسیر

(۴۴) پھر ان قوموں کی طرف ہم نے لگا تار ایک کے بعد دوسرے کئی رسول بھیجے اور جب کبھی کسی قوم کی طرف ان کا رسول آیا تو انہوں نے اس کو جھٹلایا پس لگا تار ایک رسول کے بعد دوسرا اور ایک امت کی تباہی کے بعد دوسری امت کھڑی کی اور بالآخر ان کی نافرمانی کی وجہ سے سب کو ہلاک کر دیا کہ اب سوائے قصے کہانیوں کے ان کا کوئی نشان موجود نہیں۔ سو ایسے بے ایمان اللہ کی رحمت سے دور ہی رہے۔

(۴۵) پھر ہم نے حضرت موسیٰؑ اور ان کے بھائی حضرت ہارونؑ کو معجزے اور روشن دلیلیں دے کر بھیجا۔

(۴۶) کہ وہ دونوں فرعون اور اس کے درباری امیروں کو حق دین کی ہدایت کریں پس ان لوگوں نے دین حق سے انکار کیا اور وہ تھے ہی بڑے نافرمان۔

(۴۷) وہ یوں کہنے لگے کہ کیا ہم اپنے جیسے دو معمولی انسانوں پر ایمان لے آئیں جن کی قوم کے لوگ ہمارے (فرعونیوں کے) غلام ہیں؟ یہ ہو نہیں سکتا۔

(۴۸) سو انہوں نے ان دونوں پیغمبروں (موسیٰ اور ہارون علیہما السلام) کو جھٹلایا اور بحیرہ قلزم میں غرق ہو کر ہلاک ہو گئے۔

(۴۹) اور ہم نے حضرت موسیٰؑ کو کتاب تورات عطا کی تا کہ وہ لوگ سیدھے راستے (دین اسلام) پر آ جائیں۔

(۵۰) اور اسی طرح ہم نے حضرت عیسیٰؑ بن مریم اور ان کی والدہ کو اپنی قدرت کا ایک نشان بنایا اور دونوں کو ایک (دریا سے) اونچے اور سرسبز و شاداب علاقے یعنی مصر میں پناہ دی۔ (ف) ہیروڈس رومی نے نجومیوں کے کہنے سے حضرت عیسیٰؑ کو قتل کرنا چاہا تو آپؑ بمع حضرت مریمؑ مصر چلے آئے تھے پھر ہیروڈس کے مرنے کے بعد دوبارہ شام واپس آئے۔

(۵۱) سب رسولوں کو اپنے اپنے وقت میں یہی حکم ہوا کہ حلال چیزیں کھاؤ اور نیکیاں کرو۔ کیونکہ جو کچھ تم کرتے ہو ہم اسے اچھی طرح جانتے ہیں۔

(۵۲) اور اصول کے لحاظ سے ان سب اہل توحید کا ایک ہی دین (اسلام) ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں مجھی سے ڈرتے رہو۔

(۵۳) بعد میں لوگوں نے نفسانی مقاصد کی وجہ سے کئی مختلف دین بنا لئے۔ اب ہر ایک گروہ اللہ کے دین کو بھول کر اپنی بنائی ہوئی رسموں پر ہی خوش ہے۔

افعال: اَتۡبَعۡنَا: ہم نے پیچھے لگا دیا' ماضی کا صیغہ۔ اٰوَیۡنٰهُمَاۤ: ہم نے ان دونوں کو ٹھکانا دیا' اوَیعا اِیوَاءٌ سے ماضی۔ اتَّقُوۡنِ: مجھ سے ڈرو' اِتَّقُوۡا' صیغہ امر۔

اسماء: تَتۡرَا: پے در پے' مسلسل' تابڑ توڑ' تَترٌ سے۔ عَالِیۡنَ: سرکشی کرنے والے' تکبر کرنے والے' اسم فاعل۔ زُبُرًا: ٹکڑے ٹکڑے' پارہ پارہ۔

فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٥٤﴾ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ

پس چھوڑ دیجئے انہیں | ان کی غفلت میں | ایک مدت (مقررہ) تک | کیا وہ خیال کرتے ہیں | کہ جو کچھ | ہم ان کی مدد کررہے ہیں

سو آپ ان کو ایک مدت تک ان کی اسی غفلت میں پڑا رہنے دیجئے۔ کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ یہ جو ہم ان کو مال

مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿٥٥﴾ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ بَلْ

مال اور اولاد سے | وہ ہم جلدی کررہے ہیں | ان کے لئے | بھلائی میں | (نہیں) بلکہ

اور اولاد دیئے جاتے ہیں۔ تو گویا ہم ان کی بہتری کیلئے جلدی کررہے ہیں۔ (ایسا نہیں)

لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ

وہ سمجھتے ہی نہیں | بیشک جو لوگ | کہ خوف سے | اپنے ربّ کے

بلکہ وہ سمجھتے ہی نہیں۔ یقیناً وہ لوگ جو اپنے ربّ کی ہیبت سے

مُّشْفِقُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٨﴾ وَالَّذِيْنَ

ڈرتے رہتے ہیں | اور جو لوگ | کہ آیتوں پر | اپنے ربّ کی | ایمان رکھتے ہیں | اور جو لوگ کہ

ڈرتے رہتے ہیں۔ اور جو لوگ اپنے ربّ کے احکام پر ایمان لاتے ہیں اور جو لوگ

هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ

اپنے ربّ کے ساتھ | (کسی کو) شریک نہیں ٹھہراتے | اور جو لوگ کہ | دیتے ہیں | جو کچھ (بھی) وہ دیتے ہیں | اور ان کے دل

اپنے ربّ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے ہیں اور وہ لوگ جو کچھ دے سکتے ہیں، دیتے رہتے ہیں اور ان کے دل

وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿٦٠﴾ اُولٰۗىِٕكَ يُسٰرِعُوْنَ

ڈرتے ہیں | کہ وہ | اپنے ربّ کے پاس | لوٹ کر جانے والے ہیں | یہی لوگ ہیں | جو جلدی کرتے ہیں

اس بات سے ڈرتے ہیں کہ انہیں ایک دن اپنے ربّ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ یہی لوگ نیکی کی طرف

فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿٦١﴾ وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

نیک کاموں میں | اور وہ | اس میں | سبقت کرنیوالے ہیں | اور نہیں تکلیف دیتے ہم | کسی نفس کو | مگر اس کی طاقت کے مطابق

دوڑتے ہیں اور یہی اس میں سبقت لے جانے والے ہیں۔ اور ہم کسی شخص کو اس کی استطاعت سے زیادہ تکلیف نہیں

وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٦٢﴾ بَلْ

اور ہمارے پاس | ایک کتاب ہے | جو بیان کردے گی | حق بات | اور ان پر | ظلم نہ کیا جائے گا | بلکہ

دیتے اور ہمارے پاس وہ کتاب ہے جو ٹھیک ٹھیک (اعمال نامے) بتانے والی ہے اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ لیکن

قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ

ان کے دل | غفلت میں ہیں | اس سے | اور ان کے لئے | (اور) اعمال ہیں | علاوہ

ان کے دل اس کی طرف سے غفلت میں پڑے ہیں اور اس کے علاوہ کچھ اور (برے) کام بھی ہیں جو

ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ﴿٦٣﴾ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ

اس (غفلت) کے | جن کو وہ | کرتے رہتے ہیں | یہاں تک کہ | جب | پکڑلیں گے ہم | ان کے خوشحال لوگوں کو

یہ لوگ کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب ہم ان کے مالداروں کو عذاب میں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۴) پس آپ ان گمراہوں کو اسی گمراہی میں پڑا رہنے دیجئے وقت آنے پر انہیں خود ہی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

(۵۵) کیا وہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم نے جو دنیا میں انہیں اولاد و مال دے رکھا ہے۔

(۵۶) تو گویا ان سے خوش ہو کر ان پر احسان کرنے میں ہم جلدی کر رہے ہیں؟ یہ بات نہیں! بلکہ وہ حقیقت سے ناواقف ہیں کہ یہ محض مہلت ہے اور آخر کار سخت عذاب ملے گا۔

(۵۷) بیشک جو لوگ خدا سے ڈرتے رہتے ہیں۔

(۵۸) اور جو اپنے رب کی آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔

(۵۹) اور جو اپنے رب کے ساتھ کسی اور کو شریک نہیں ٹھہراتے۔

(۶۰) اور جو خدا کی راہ میں خرچ کرتے وقت دل میں ڈرتے رہتے ہیں کہ وہ اپنے رب کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں اور اس کی مرضی ہے کہ وہ ان کے اس عمل کو قبول کرے یا نہ کرے۔

(۶۱) پس یہی لوگ نیکیوں کے کرنے میں جلدی اور ان کے حاصل کرنے میں آگے بڑھتے ہیں۔

(۶۲) اور ہمارے احکام انسان کی طاقت کے مطابق ہوتے ہیں اس لئے ان پر عمل لازم ہے اور انسان کے تمام کام اس کے اعمال نامہ میں لکھ لئے جاتے ہیں۔ اسی کے مطابق قیامت میں بدلہ دیا جائے گا۔ اور کسی سے ناانصافی نہ ہو گی ہر ایک کو اس کا پورا پورا حق ملے گا۔ یا کتاب سے یہاں مراد قرآن ہے جو ہر بات کی سچائی اور حقیقت کو ظاہر کرتی ہے۔

(۶۳) اگرچہ اللہ کے احکام کچھ مشکل نہیں مگر یہ کفار اعمال نامہ اور کاموں کی جزا و سزا سے غافل ہیں اور غفلت کے علاوہ اور بھی بہت سے ان کے جرائم ہیں۔

افعال: نُسَارِعُ: ہم جلدی کر رہے ہیں، جمع متکلم مضارع۔ نُمِدُّ: ہم دیتے ہیں، ہم مدد دیتے ہیں، مضارع۔ اٰتَوا: انہوں نے دیا، اِیتَاءٌ سے ماضی کا صیغہ۔ یَنْطِقُ: وہ بولے گی، بیان کرے گی، مضارع (مثبت)۔

اسماء: وَجِلَةٌ: خوفزدہ، ڈرنے والے، ڈرتے رہتے ہیں، صفت مشبہ۔ غَمْرَة: وہ کثیر پانی جس کی تہ نظر نہ آئے بطور تشبیہ مراد جہالت، غفلت۔

بِالْعَذَابِ إِذَا هُمْ يَجْأَرُونَ ﴿٦٤﴾ لَا تَجْأَرُوا الْيَوْمَ إِنَّكُمْ مِّنَّا

عذاب میں | تو فوراً وہ | چیخنے لگیں گے | چلاؤ نہیں | آج | بلاشبہ تم کو | ہماری طرف سے

گرفتار کریں گے تو اس وقت چلا اٹھیں گے (کہا جائے گا) کہ آج مت چلاؤ کیونکہ ہماری طرف سے

لَا تُنْصَرُونَ ﴿٦٥﴾ قَدْ كَانَتْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ

مدد نہ دی جائے گی | بیشک | ہماری آیتیں | پڑھی جاتی تھیں | تم پر | تو تم | اپنی ایڑیوں پر

تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔ میرے احکام تمہیں پڑھ پڑھ کر سنائے جاتے تھے اور تم اُلٹے پاؤں واپس لوٹ

تَنْكِصُونَ ﴿٦٦﴾ مُسْتَكْبِرِينَ بِهِ سَامِرًا تَهْجُرُونَ ﴿٦٧﴾ أَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا

اُلٹے پھر جاتے تھے | تکبر کرتے ہوئے | اس کو | افسانہ سمجھتے ہوئے | بے ہودہ بولتے ہوئے | پس کیا انہوں نے غور نہیں کیا

جاتے تھے۔ تکبر کرتے ہوئے، تم اپنی مجلسوں میں قرآن کی شان میں بے ہودہ باتیں کرتے تھے۔ کیا انہوں نے اس کلام پر

الْقَوْلَ أَمْ جَاءَهُمْ مَا لَمْ يَأْتِ آبَاءَهُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿٦٨﴾ أَمْ لَمْ يَعْرِفُوا

اس کلام میں | یا آیا ہے ان کے پاس | (علم) جو نہ آیا تھا | ان کے پہلے باپ دادا کے پاس | یا نہیں پہچانا انہوں نے

غور نہیں کیا یا اُن کے پاس کوئی ایسا علم آ گیا ہے جو ان کے اگلے بزرگوں کے پاس نہیں آیا تھا۔ یا انہوں نے اپنے رسول

رَسُولَهُمْ فَهُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ ﴿٦٩﴾ أَمْ يَقُولُونَ بِهِ جِنَّةٌ

اپنے رسول کو | کہ وہ | اس کا | انکار کر رہے ہیں؟ | یا | وہ کہتے ہیں کہ | اس کو | جنون ہے

کو نہیں پہچانا جس کی وجہ سے وہ ان کے منکر ہیں۔ یا وہ یہ کہتے ہیں کہ اُسے جنون ہے۔

بَلْ جَاءَهُمْ بِالْحَقِّ وَأَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ ﴿٧٠﴾ وَلَوِ اتَّبَعَ

(نہیں) بلکہ | وہ تو لایا ہے ان کے پاس | حق | اور اکثر ان میں سے | حق کو | پسند نہیں کرتے | اور اگر پیروی کرتا

(نہیں!) بلکہ وہ ان کے پاس حق وصداقت کے ساتھ آیا ہے، اور ان کی اکثریت سچی بات کو پسند نہیں کرتی۔ اور اگر دین حق

الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ بَلْ

حق | ان کی خواہشوں کی | تو بگڑ جاتے | آسمان | اور زمین | اور جو (لوگ) | ان میں ہیں | بلکہ

ان کی خواہشات کی پیروی کرنے لگے، تو آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہیں درہم برہم ہو جائیں۔ بلکہ ہم نے

أَتَيْنَاهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُعْرِضُونَ ﴿٧١﴾ أَمْ تَسْأَلُهُمْ

دی ہم نے ان کو | ان کی نصیحت | پس وہ | اپنی نصیحت سے | منہ موڑ رہے ہیں | یا آپ ان سے مانگتے ہیں

ان کے پاس ان کی نصیحت بھیج دی ہے، مگر وہ اپنی نصیحت سے منہ پھیر رہے ہیں۔ کیا آپ ان سے کوئی

خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿٧٢﴾

کچھ اجرت؟ | پس اجرت | آپ کے رب کی | بہتر ہے | وہی ہے | سب سے بہتر | رزق دینے والا

معاوضہ طلب کرتے ہیں، معاوضہ تو آپ کے ربّ کا سب سے بہتر ہے۔ اور وہ بہترین رازق ہے۔

وَإِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٧٣﴾ وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

اور بیشک آپ | بلاتے ہیں ان کو | راہ راست کی طرف | اور بلاشبہ | جو لوگ | ایمان نہیں رکھتے

اور بیشک آپ ان کو سیدھی راہ کی طرف بلاتے ہیں۔ اور بیشک وہ لوگ جو آخرت

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۴) یہاں تک کہ جب ہم ان میں سے ان کے سرداروں کو قیامت کے روز عذاب میں گرفتار کریں گے تو وہ روئیں پیٹیں گے۔

(۶۵) تب انہیں حکم ہوگا کہ چلاتے کیوں ہو۔ آج ہماری طرف سے تمہاری کچھ مدد نہیں کی جائے گی۔

(۶۶) جب تمہیں ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جایا کرتی تھیں تو تم لوگ انکار کرتے تھے۔

(۶۷) اس حال میں کہ تم غرور کرتے اور یہ کہتے تھے کہ یہ قرآن ایک افسانہ ہے اور اس کی شان میں گستاخانہ بکواس کرتے جاتے تھے۔

(۶۸) پس کیا ان اہل مکہ نے خدا کے اس کلام میں خوب سوچ بچار نہیں کیا؟ یا ان کے خیال میں یہ قرآن اور دین ایسی چیز ہے۔ جو ان کے اگلے بڑے بوڑھوں کے پاس نہیں آئی تھی۔ اس لئے یہ دین کے نام ہی سے ناواقف ہیں۔ حالانکہ یہ خود کو حضرت ابراہیمؑ کا پیروکار کہتے ہیں۔

(۶۹) یا انہوں نے اپنے رسولؐ کو نہیں پہچانا جس کی وجہ سے وہ اس کا انکار کر رہے ہیں۔

(۷۰) یا ان کے خیال میں وہ دیوانہ ہے یہ بات نہیں بلکہ وہ تو ان کے پاس سچی کتاب لایا ہے مگر ان میں سے بہت سے لوگ حق کو پسند ہی نہیں کرتے۔

(۷۱) اور اگر حق تعالیٰ ان کی خواہشوں پر چلتا تو زمین و آسمان اور جو کچھ ان کے درمیان میں موجود ہے سب ان کی الٹی پلٹی خواہشات کے تحت الٹ پلٹ ہو جاتے بلکہ ہم نے تو ان کی بھلائی کے لئے قرآن نازل کیا ہے۔ سو وہ اپنی خیر خواہی اور عزت و شرف سے بے پروائی کر رہے ہیں۔

(۷۲) یا کیا آپؐ ان سے حق کی تبلیغ پر کچھ اجرت مانگتے ہیں؟ کہ وہ اس قرآن کو سننے سے گھبراتے ہیں سو یہ بات نہیں کیونکہ جو انعام و اکرام آپؐ کو اللہ کی طرف سے ملا ہوا ہے وہ ان کے معاوضہ سے کہیں بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

(۷۳) اور یقیناً آپؐ تو انہیں سیدھے راستہ (اسلام) کی طرف بلا رہے ہیں۔

افعال: تَجْـَٔرُوْا: تم زاری کرو، تم فریاد کرو، مضارع۔ تَنْكِصُوْنَ: تم بھاگتے ہو، تم پھرے جاتے ہو، مضارع۔ تَهْجُرُوْنَ: تم چھوڑتے ہو، تم بے ہودہ بکتے ہو، مضارع۔ يَعْرِفُوْا: (کیا) وہ واقف نہ تھے (کیا) انہوں نے پہچانا نہ تھا، مضارع مجزوم۔ اَتَيْنٰهُمْ: ہم نے ان کو پہنچادیا، صیغہ ماضی۔

اسماء: مُتْرَفِيْهِمْ: ان میں سے خوشحال دولت مند لوگوں کو۔ خَرَاجُ: حاصل، مال، مزدوری، یہاں مراد رزق ہے۔

بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ
آخرت پر | اس راستہ سے | منحرف ہیں | اور اگر ہم رحم کریں ان پر | اور دور کردیں | جو کچھ ان پر ہے
ایمان نہیں رکھتے' راہِ راست سے ہٹ گئے ہیں۔ اور اگر ہم ان پر مہربانی کریں اور ان کی تکلیف

مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ
تکلیف | تو ابھی وہ اصرار کریں گے | اپنی سرکشی پر | بھٹکتے ہوئے | اور ہم پکڑ چکے ہیں ان کو
کو دور کردیں تو (پھر بھی) یہ اپنی سرکشی پر اڑے ہوئے بھٹکتے رہیں گے۔ اور بیشک ہم نے ان کو عذاب

بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۷۶﴾ حَتّٰى
عذاب میں | پس نہ تو انہوں نے عاجزی کی | اپنے ربّ کے سامنے | اور نہ ہی وہ گڑگڑائے | یہاں تک کہ
میں گرفتار کیا پھر بھی یہ اپنے ربّ کے آگے نہ جھکے اور نہ عاجزی کی۔ یہاں تک کہ

اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۷﴾ ع
جب ہم نے کھول دیا | ان پر دروازہ | سخت عذاب کا | تو اس وقت وہ | اس میں | مایوس ہونے لگے
جب ہم نے ان پر شدید عذاب کا دروازہ کھول دیا تو پھر وہ اس میں ناامید ہوکر رہ گئے۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا
اور اللہ وہی ہے جس نے | پیدا کئے تمہارے لئے | کان | اور آنکھیں | اور دل | تھوڑا ہی
اور وہ وہی تو ہے جس نے تمہارے کان' آنکھیں اور دل بنائے۔ (لیکن) تم بہت کم

تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۹﴾
تم شکر کرتے ہو | اور وہی ہے جس نے | پھیلایا تم کو | زمین میں | اور اسی کی طرف | تم جمع کئے جاؤ گے
شکر کرتے ہو۔ اور وہی تو ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلا رکھا ہے اور اسی کی طرف تم جمع کئے جاؤ گے۔

وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ
اور وہی ہے جو | زندہ کرتا ہے | اور مارتا ہے | اور اسی کا (اختیار) ہے | بدلنا | رات
اور وہی تو ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور رات دن کا گھٹنا اور بڑھنا بھی اسی

وَالنَّهَارِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۸۰﴾ بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ
اور دن کا | پس کیا تم عقل نہیں رکھتے | بلکہ | وہ کہتے ہیں | ویسا ہی | جیسا کہ | کہا کرتے تھے
کے اختیار میں ہے پھر کیا تم سمجھتے نہیں؟ بلکہ یہ لوگ ویسی ہی باتیں کرتے ہیں جیسی اگلے کرتے

الْاَوَّلُوْنَ ﴿۸۱﴾ قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا
پہلے (مشرک) | وہ کہتے ہیں | کیا جب ہم مرجائیں گے | اور ہوجائیں گے | مٹی | اور ہڈیاں | تو کیا ہم
تھے۔ کہتے ہیں کہ کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے تو کیا ہم دوبارہ

لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۸۲﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَاۗؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ
(دوبارہ) اٹھائے جائیں گے | بیشک | وعدہ دیا گیا | ہمیں | اور ہمارے باپ دادوں کو | یہی | اس سے پہلے
زندہ کئے جائیں گے۔ بیشک یہ وعدہ تو ہم سے اور ہمارے بڑوں سے اس سے پہلے ہوتا چلا آیا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۴) اور جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے وہ بلاشبہ اس سیدھے راستہ سے کسی اور جانب پھر رہے ہیں۔

(۷۵) اور اگر ہم ان پر رحم کر کے ان کی تکلیف کو دور بھی کر دیں گے تو بھی وہ راہ حق سے بھٹکتے ہوئے اپنی سرکشی پر ضد کریں گے۔

(۷۶) اور ہم ان اہل مکہ کو قحط وغیرہ عذاب میں بھی پکڑ چکے ہیں سو انہوں نے نہ تو اپنے رب کے سامنے عاجزی کی اور نہ ہی گڑگڑائے۔

(۷۷) یہاں تک کہ جب ہم ان پر سخت عذاب کا دروازہ کھول دیں گے تو وہ ناامید ہو کر رہ جائیں گے۔

(۷۸) اللہ ہی نے تمہارے لئے کان، آنکھیں، دل پیدا کر دیئے جو غور و فکر کا ذریعہ ہیں مگر تم تھوڑا ہی شکر کرتے ہو اور ان نعمتوں سے نصیحت نہیں لیتے۔

(۷۹) اور اسی اللہ نے تمہیں زمین میں آباد کر رکھا ہے اور قیامت کے روز اسی کے دربار میں اکٹھے ہو گے۔

(۸۰) اور وہی سب کو پیدا کرتا اور مارتا ہے اور اسی کے قبضۂ قدرت میں رات و دن کا بدل کر لانا ہے پس کیا تم اتنی بھی عقل نہیں رکھتے۔

(۸۱) حشر و نشر کے متعلق اہل مکہ نے بھی وہی پرانا فرسودہ اعتراض کیا ہے جو پہلے منکروں نے کیا۔

(۸۲) چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں رہ جائیں گے تو کیا ہم دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے؟ ہرگز نہیں۔

اسماء: نَاکِبُوْنَ: پھر جانے والے، مڑ جانے والے، اسم فاعل۔

اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨٣﴾ قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ

نہیں یہ | مگر صرف | کہانیاں | پہلے لوگوں کی | پوچھیے | کس کی ہے | زمین

یہ تو محض گزشتہ لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ (ان سے) پوچھیے کہ زمین اور جو کوئی اس

وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٤﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ

اور جو لوگ | اس میں ہیں | اگر تم کو علم ہے | وہ جلدی کہیں گے | اللہ کی | کہہ دیجئے

میں ہیں کس کی ملکیت ہیں اگر تمہیں علم ہو (تو بتاؤ) (اس کے جواب میں) وہ فوراً کہہ دیں گے کہ اللہ کی' آپ کہہ دیجئے

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ

پس کیا نہیں | تم غور کرتے | پوچھیے | کون ہے | ربّ | ساتوں آسمانوں کا | اور ربّ

کہ پھر کیوں تم لوگ نصیحت قبول نہیں کرتے۔ آپؐ (ان سے) پوچھیے کہ سات آسمانوں اور عرشِ عظیم

الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٨٦﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٨٧﴾

عرش | عظیم کا | وہ جلدی کہیں گے | اللہ | کہہ دیجئے | پس کیا تم ڈرتے نہیں؟

کا ربّ کون ہے؟ وہ فوراً کہیں گے کہ اللہ! (پھر ان سے) پوچھیے' تو کیا تم (اللہ سے) ڈرتے نہیں

قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ

پوچھیے | کون ہے | جس کے ہاتھ میں ہے | حکومت | ہر چیز کی | اور وہی پناہ دیتا ہے | اور نہیں پناہ دی جا سکتی

پوچھیے کہ وہ کون ہے کہ جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہی ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلہ میں کوئی کسی کو پناہ

عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٨﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ فَاَنّٰى

اس کے خلاف | اگر تم جانتے ہو | وہ جلدی کہیں گے | اللہ | کہہ دیجئے | پھر کہاں سے

نہیں دے سکتا اگر تمہیں علم ہو (تو بتاؤ) وہ فوراً کہیں گے کہ اللہ! کہیے پھر کیوں مسحور (دیوانے)

تُسْحَرُوْنَ ﴿٨٩﴾ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٩٠﴾

تمہیں جادو کیا جاتا ہے | بلکہ | ہم تو لائے ہیں ان کے پاس | سچ | اور یقیناً وہی | جھوٹے ہیں

بن رہے ہو؟ بلکہ ہم نے ان کو حق بات پہنچا دی ہے اور وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا

نہیں اختیار کی | اللہ نے | کوئی اولاد | اور نہ (ہی) | ہے اس کے ساتھ | کوئی اور معبود | تب تو

اللہ تعالیٰ نے کسی کو اولاد نہیں بنایا اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور معبود (شریک) ہے' یوں ہوتا

لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ

لے جاتا | ہر | معبود | جو کچھ اس نے پیدا کیا تھا | اور غالب آ جاتا | ایک ان میں سے

تو ہر خدا اپنی مخلوق کو لے کر چل پڑتا اور وہ ایک دوسرے پر

عَلٰى بَعْضٍ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٩١﴾ عٰلِمِ

دوسرے پر | پاک ہے | اللہ | اُن (باتوں) سے | جو وہ بیان کرتے ہیں | وہ جاننے والا ہے

چڑھائی کر دیتے اللہ تعالیٰ ان نقائص سے پاک ہے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں۔ وہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۳) ہم سے اور ہم سے پہلے بڑے بوڑھوں سے بھی یہی کہا گیا کہ ہم مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جائیں گے یہ سب افسانہ ہے حشر ونشر کچھ بھی نہیں۔

(۸۴) ان سے پوچھئے کہ اگر تمہیں کچھ علم ہے تو بتاؤ کہ زمین اور جو کچھ اس میں موجود ہے وہ کس کا ہے؟

(۸۵) وہ ضرور کہیں گے کہ یہ سب کچھ اللہ ہی کا ہے آپؐ کہہ دیجئے پس کیا تم غور نہیں کرتے کہ عبادت کے لائق وہی ہے جو سب کا مالک ومختار ہے۔

(۸۶) پھر پوچھئے کہ ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کا پروردگار کون ہے؟

(۸۷) وہ جواب دیں گے کہ سب کا مالک اللہ ہی ہے آپؐ کہہ دیجئے پس کیا تم اس سے ڈرتے نہیں کہ دوسروں کو اس کا شریک ٹھہراتے ہو۔

(۸۸) پھر پوچھئے ہر چیز کی اصل حکومت کس کے ہاتھ میں ہے؟ مظلوم کو اپنے ہاں کون پناہ دیتا ہے؟ اور وہ کون ہے جس کے مقابلہ میں کوئی کسی ظالم کو پناہ نہیں دے سکتا۔ اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ۔

(۸۹) وہ کہیں گے یہ سب باتیں اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہیں آپؐ کہہ دیجئے تو پھر سحر زدہ شخص کی طرف ایسی بہکی بہکی باتیں کیوں کرتے ہو۔

(۹۰) صرف یہی نہیں بلکہ ہم تو ان کے پاس دین حق لائے ہیں لیکن یہ لوگ خود ہی جھوٹے ہیں۔

(۹۱) اللہ کی کوئی اولاد نہیں اور نہ اس کا کوئی شریک ہے اور اگر ایسا ہوتا تو ہر ایک معبود اپنی مخلوق کو الگ لے جاتا اور ایک دوسرے پر غلبہ پانے کی کوشش کرتا اور دنیا فنا ہو جاتی۔ اللہ ان کی شرک کی باتوں سے بالکل پاک ہے۔

افعال: یُجَارُ: (اس کے خلاف) پناہ نہیں دی جا سکتی' مضارع مجہول منفی۔ تُسْحَرُوْنَ: تم مسحور ہو جاتے ہو' تم فریب کھا جاتے ہو' مضارع مجہول۔ عَلَا: وہ چڑھ گیا' وہ غالب آیا' عُلُوّ سے ماضی۔

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾ قُلْ

(سب) چھپی | اور کھلی (بات کا) | سو وہ بہت برتر ہے | اس سے جو | وہ شرک کرتے ہیں | آپ کہہ دیجئے

ڈھکی چھپی اور آشکارا باتوں کو جانتا ہے اور مشرک جو کچھ اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں وہ اس سے بالاتر ہے۔ آپ کہہ دیجئے

رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾ رَبِّ

کہ اے میرے ربّ! | اگر | تو دکھا دے مجھے | وہ (عذاب) | جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے | (تو) اے میرے ربّ!

کہ اے میرے ربّ! اگر آپ نے وہ عذاب مجھے دکھانا ہو جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ تو اے میرے ربّ! مجھے ان ظالموں

فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ

تو مجھے (شامل) نہ کرنا | ان ظالم لوگوں میں | اور بلاشبہ ہم | اس بات پر کہ | آپ کو دکھا دیں

کے ساتھ شامل نہ فرما۔ اور بیشک ہم اس بات پر قادر ہیں کہ جس عذاب کا ہم نے

مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ

وہ (عذاب) جس کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں | قادر ہیں | مدافعت کیجئے | ایسے طریقہ سے | جو بہت ہی اچھا ہو

ان سے وعدہ کیا ہے وہ آپ کو دکھا دیں پس برائی کا مقابلہ اچھے سلوک سے کیجئے

السَّيِّئَةَ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ

برائی سے | ہم | خوب جانتے ہیں | جو کچھ | وہ بیان کرتے ہیں | اور کہئے | اے میرے ربّ! | میں پناہ مانگتا ہوں تیری

اور جو کچھ یہ بیان کرتے ہیں وہ ہمیں خوب معلوم ہے اور دعا کیجئے کہ اے میرے ربّ! میں شیطانوں کے وسوسوں سے

مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾

وسوسوں سے | شیطانوں کے | اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری | اے میرے ربّ | کہ وہ آئیں میرے پاس

تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور اے میرے ربّ! میں اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾

یہاں تک کہ | جب آ جائے گی | ان میں سے کسی کو | موت | تو وہ کہے گا | اے میرے ربّ! | مجھے واپس لوٹا دے

یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت آ جاتی ہے تو کہتا ہے پروردگار! مجھے دوبارہ دنیا میں بھیج دے

لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ۭ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ

تاکہ میں | عمل کروں | نیک | اس (دنیا) میں | جس کو میں چھوڑ آیا ہوں | ہرگز نہیں | یہ تو ایک بات ہے | کہ وہ

تاکہ میں جس دنیا کو چھوڑ آیا ہوں اس میں (جا کر) نیک کام کروں! ہرگز نہیں۔ یہ محض ایک بات ہے جسے وہ

قَآئِلُهَا ۭ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

کہہ رہا ہے | اور ان کے آگے (تو) | ایک پردہ ہے | اس دن تک | کہ وہ (دوبارہ) اٹھائے جائیں گے

کہہ رہا ہے۔ اور ان کے آگے ایک پردہ ہے اس وقت تک جب انہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

پس جب | پھونکا جائے گا | صور | تو نہ رشتے رہیں گے | ان کے درمیان | اس دن | اور نہ کوئی ایک دوسرے کو پوچھے گا

سو جب صور پھونکا جائے گا تو اس روز نہ باہمی رشتہ داری کام آئے گی اور نہ کوئی کسی کو پوچھے گا۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹۲) وہ ہر چھپی اور کھلی بات کو جانتا اور ان کے شرک سے بہت بلند ہے۔
(۹۳) آنحضرتؐ کو خطاب ہے کہ اللہ سے یہ دعا مانگا کریں کہ بار خدایا! جس عذاب کا کفار سے وعدہ کیا جاتا ہے اگر تو وہ میری زندگی میں لے آئے۔
(۹۴) تو میرے مولیٰ! مجھے اس عذاب میں ظالم مشرکین کے ساتھ شامل نہ فرمائیو۔
(۹۵) اور بلاشبہ ہمیں یہ قدرت حاصل ہے کہ جس عذاب کا کفار سے وعدہ کیا جارہا ہے ہم اسے آپؐ کے سامنے ہی ان پر نازل کردیں۔
(۹۶) لیکن آپؐ کی شان کے لائق یہ ہے کہ ان کی برائی کا بہترین طریقے سے جواب کردیں اور آپؐ کے خلاف ان کی فضول باتوں غیر مہذب گفتگو کو ہم خوب جانتے ہیں (اس کی سزا ہم خود) ان کو دیں گے۔
(۹۷) اور آپؐ ہمیشہ یوں دعا کیا کیجئے کہ اے میرے پروردگار! میں شیطان کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔
(۹۸) اور اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ شیطان میرے پاس آئیں۔
(۹۹) اب تو ان میں ہر ایک شرک پر بضد ہے لیکن موت کے وقت تمنا کرے گا کہ دنیا میں جانے کا ایک دفعہ اور موقع دیا جائے۔
(۱۰۰) تاکہ میں وہاں جا کر نیک عمل کروں۔ ہرگز ایسا نہیں ہوگا یہ تو صرف اس کے کہنے کی بات ہے نہ وہ دنیا میں واپس بھیجا جاسکتا ہے نہ وہ نیکی کرنے والا ہے۔ اور ابھی تو قیامت میں دوبارہ اٹھائے جانے تک عالم برزخ کی مصیبتیں برداشت کرنی باقی ہیں۔
(۱۰۱) پس جب قیامت کا صور پھونکا جائے گا تو ان کے باہمی رشتے ناطے سب ختم ہوجائیں گے اور کوئی کسی کو نہ پوچھے گا۔

افعال: تُرِيَنِّيْ: تو مجھے دکھلائے' تُرِيَنَّ اِرَاءَةٌ سے مضارع بانون تاکید۔ اَرْجِعُوْنَ: مجھ کو پھر بھیج دیجئے' اُرْجِعُوْا اِرْجَاعٌ سے امر کا صیغہ۔ تَرَكْتُ: میں نے چھوڑ دیا' تَرْكٌ سے مضارع۔ يَحْضُرُوْنَ: وہ میرے پاس آئیں' حاضر ہوں' آکر میرے کاموں میں دخل دیں' مضارع۔

اسماء: قَآئِلُهَا: زبان سے کہنے والا۔ هَمَزَاتِ: شیطانی وسوسے۔ اَنْسَاب: قرابتیں' رشتے ناتے' نسبٌ کی جمع۔

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَنْ

پس جس کے | بھاری ہوں گے | پلے (نیکیوں کے) | وہی ہوں گے | کامیاب | اور جس کے

تو جن کا (ترازو کا) پلہ بھاری ہوگا وہ کامیاب ہوں گے۔ اور جن کا

خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

ہلکے ہوں گے | پلے (نیکیوں کے) | سو وہی لوگ ہیں | جنہوں نے | نقصان میں رکھا | اپنے آپ کو

پلہ ہلکا ہوگا تو وہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں رکھا (وہ)

فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا

رہیں گے دوزخ میں ہمیشہ | جھلس دے گی | ان کے چہروں کو | آگ | اور وہ | اس میں

جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ (دوزخ کی) آگ اُن کے چہروں کو جھلس دے گی اور وہاں ان کے چہرے بگڑ جائیں گے۔

كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

بدصورت ہوں گے | کیا میری آیتیں نہیں پڑھی جاتی تھیں؟ | تم پر | تو تم ان کو | جھٹلاتے تھے

(اور کہا جائے گا) کیا ہمارے احکام تمہیں پڑھ پڑھ کر سنائے نہیں جاتے تھے اور تم ان کو جھٹلاتے رہتے تھے۔

قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿۱۰۶﴾

وہ کہیں گے | اے ہمارے رب! | غالب ہوئی | ہم پر | بدبختی ہماری | اور ہم تھے | گمراہ لوگ

وہ جواب دیں گے کہ ہمارے رب! ہماری بدقسمتی نے ہم پر غلبہ پالیا تھا اور ہم گمراہ ہوگئے تھے۔

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قَالَ

اے ہمارے رب! | نکال ہم کو اس سے | پھر اگر | ہم دوبارہ کریں | تو بیشک ہم | ٹھہریں گے بڑے ظالم | فرمائے گا

اے ہمارے رب! ہمیں اس میں نکال دے اگر ہم دوبارہ ایسا کریں تو بیشک ہم ظالم ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ

اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ

دور ہوجاؤ تم | اسی میں رہو گے | اور مجھ سے کلام نہ کرو | بیشک وہ | تھا ایک گروہ | میرے بندوں کا

دُور ہوجاؤ اور مجھ سے بات نہ کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ میرے بندوں کا ایک گروہ تھا جو یہ دعا کرتا تھا

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ

وہ کہتے تھے | اے ہمارے رب! | ہم ایمان لائے | پس بخش دے | ہمیں | اور رحم کر ہم پر | اور تو | سب سے بہتر

کہ اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو بہترین

الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ

رحم کرنے والا ہے | سو کرتے تم ان سے | مذاق | یہاں تک کہ | انہوں نے بھلادی تمہیں | میری یاد

رحم کرنے والا ہے تو تم نے ان کا مذاق اڑایا یہاں تک کہ انہوں نے تمہیں میری یاد بھلا دی

وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا

اور تم ان سے | ہنسا کرتے تھے | بلاشبہ میں نے | بدلہ دیا اُن کو | آج | بدلے میں ان کے صبر کے

اور تم ان پر ہنسا کرتے تھے۔ میں نے آج اُن کو اُن کے صبر کا بدلہ (یہ) دیا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۰۲) سو میدان محشر میں جن لوگوں کے نیک اعمال کے پلے بھاری ہوں گے وہی لوگ کامیاب ہوں گے۔

(۱۰۳) اور جن کے نیک اعمال کے پلے ہلکے ہوں گے وہی ہوں گے جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں رکھا اور اب ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

(۱۰۴) دوزخ کی آگ ان کے چہروں کو جھلس دے گی۔ جس سے وہ بدشکل ہو جائیں گے۔

(۱۰۵) ان سے کہا جائے گا کہ جب ہماری آیتیں تمہیں پڑھ کر سنائی جاتی تھیں تو تم انہیں جھٹلایا کرتے تھے۔

(۱۰۶) وہ جواب دیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! واقعی ہماری بدبختی ہم پر غالب آ گئی تھی اور ہم سخت گمراہ تھے۔

(۱۰۷) اے ہمارے پروردگار! اب تو ہمیں اس دوزخ سے نجات دے دے اگر ہم پھر ایسا جرم کریں تو واقعی ہم بڑے ظالم ٹھہریں گے۔

(۱۰۸) حکم ہوگا۔ دور ہو جاؤ تم اسی میں ہمیشہ رہو گے۔ مجھ سے بات تک نہ کرو۔

(۱۰۹) اور بات یہ ہے کہ دنیا میں ہمارے بندوں میں سے ایک ایسا گروہ تھا جو کہتا تھا۔ اے ہمارے پروردگار! ہم صدق دل سے ایمان لے آئے ہیں۔ سو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو ہی سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔

(۱۱۰) سو تم ان ایمانداروں سے مذاق کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ تم نے اس مشغلہ میں ہماری یاد بھی بھلا دی۔

افعال: تَلْفَحُ: وہ جھلس دیتی ہے، دے گی، مضارع۔ خَفَّتْ: وہ ہلکی ہوئی، ماضی۔ اِخْسَئُوْا: پڑے رہو پھٹکارے ہوئے، امر کا صیغہ۔ غَلَبَتْ: غالب ہوگئی، ماضی معروف۔ اتَّخَذْتُمُوْهُمْ: تم نے ان کو ٹھہرایا۔ اَنْسَوْكُمْ: انہوں نے تم کو بھلا دیا، ماضی۔ تَضْحَكُوْنَ: تم ہنستے ہو یعنی تمسخر کی ہنسی، مضارع۔

اسماء: كٰلِحُوْنَ: منہ بگاڑنے والے، منہ بنا کر دانت نکال دینے والے، اسم فاعل۔ شِقْوَتُنَا: ہماری کم بختی، شَقِيَ يَشْقٰى کا مصدر ہے۔ سِخْرِيًّا: ٹھٹھا، ہنسی، سُخْرٌ سے۔

أَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ

کہ وہی ہیں | کامیاب | کہے گا (اللہ) | کتنی مدت | ٹھہرے تم | زمین میں | گنتی

اب وہی کامیاب ہیں۔ اللہ فرمائے گا کہ زمین پر تم کتنے سال رہے ہو؟ وہ کہیں گے

سِنِينَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْـَٔلِ الْعَادِّينَ ﴿۱۱۳﴾

سالوں کی؟ | وہ کہیں گے | ہم ٹھہرے | ایک دن | یا کچھ حصہ | دن کا | پس پوچھ لے | شمار کرنے والوں سے

کہ ہم ایک دن یا ایک دن سے بھی کم رہے ہیں، شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجئے۔

قٰلَ إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۱۱۴﴾ أَفَحَسِبْتُمْ

فرمائے گا | نہیں ٹھہرے تم | مگر | تھوڑی مدت | کاش! تم | جانتے | پس کیا تم نے خیال کر لیا تھا

فرمائے گا کہ تم نے بہت تھوڑی مدت قیام کیا۔ کاش! تم (یہ بات دنیا میں) جان لیتے۔ کیا تم خیال کرتے ہو

أَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَى

کہ بے شک | ہم نے پیدا کر لیا تھا تمہیں | بیکار | اور کہ تم | ہماری طرف | نہیں لوٹائے جاؤ گے | پس بہت بلند ہے

کہ ہم نے تمہیں بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے۔ وہ

اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ﴿۱۱۶﴾

اللہ | بادشاہ | حقیقی | نہیں اور کوئی معبود | سوائے اس کے | مالک ہے | عرش | عظیم کا

اللہ جو بادشاہِ حقیقی ہے اس کی شان بلند ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عزت والے عرش کا مالک ہے۔

وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ

اور جو کوئی | پکارے | ساتھ اللہ کے | کسی اور معبود کو | کہ نہیں کوئی دلیل | اس کے پاس | اس کی | سو اس کا حساب

اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کوئی دلیل (بھی) نہیں، تو اس کا حساب

عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُونَ ﴿۱۱۷﴾ وَقُلْ رَبِّ

اس کے رب کے پاس ہے | بلاشبہ فلاح نہیں پاتے | کافر لوگ | اور آپ کہیں | اے میرے رب!

اس کے رب کے ہاں ہوگا، یقیناً کافر نجات نہیں پائیں گے۔ اور آپ کہہ دیجئے اے میرے رب!

اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِينَ ﴿۱۱۸﴾

بخش دے | اور رحم فرما | اور تو ہی | سب سے بہتر | رحم کرنے والا ہے

مجھے بخش دے اور رحم کر اور تو ہی بہترین رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ النُّورِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعٌ وَسِتُّونَ آيَةً وَتِسْعُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

سورہ نور مدینہ میں نازل ہوئی اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | چونسٹھ آیتیں اور نو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سُورَةٌ أَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَأَنْزَلْنَا فِيهَا آيٰتٍ بَيِّنٰتٍ

یہ ایک سورت ہے | جس کو نازل کیا ہم نے | اور فرض کر دیا اس کو | اور نازل کیں ہم نے | اس میں | آیتیں | واضح

یہ ایک سورت ہے جسے ہم نے نازل کیا اور اس کے (احکام کو تم پر) فرض قرار دیا اور اس میں صاف صاف احکام نازل کیے۔

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۱۱۱) بلاشبہ ہم نے آج انہیں ان کے صبر کا بدلہ دیا ہے کہ وہی بامراد ہیں۔

(۱۱۲) پھر ان کفار سے پوچھے گا کہ تم دنیا میں کتنی مدت رہے؟

(۱۱۳) وہ جواب دیں گے کہ ہم دنیا میں ایک دن یا کچھ حصہ دن کا رہے آپ گننے والوں (فرشتوں) سے پوچھ لیجئے۔

(۱۱۴) فرمائے گا کہ تم واقعی تھوڑی ہی مدت دنیا میں رہے مگر کاش! تم اس بات کو دنیا میں جانتے تو بداعمالیوں سے بچے رہتے اور آج یہ برا حال نہ ہوتا۔

(۱۱۵) پس کیا تم نے دنیا میں یہ سمجھ لیا تھا کہ ہم نے تمہیں دنیا میں بے کار پیدا کیا ہے؟ اور تمہارے ذمے کوئی فرائض عائد نہیں کئے؟ اور کہ تم ہماری طرف اعمال کے جواب دینے کے لئے واپس نہیں آؤ گے۔

(۱۱۶) پس اللہ بادشاہ حقیقی ان مشرکانہ عقیدوں سے بہت بلند ہے اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

(۱۱۷) اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی اور چیز کو شریک مقرر کرے جس کی اس کے پاس کوئی عقلی و نقلی دلیل موجود نہیں سو اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اور یقیناً کفار کامیاب نہ ہوں گے۔

(۱۱۸) اور ہمیشہ یوں دعا کیا کیجئے کہ اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ کیونکہ تو ہی سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔

افعال: اِرْحَمْ: تو رحم کر، صیغہ امر۔

اسماء: عَادِّیْنَ: گننے والے، شمار کرنے والے، اسم فاعل۔ عَبَثًا: کھیلنا، بے فائدہ۔

لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱﴾ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ

تاکہ تم | نصیحت حاصل کرو | زنا کار عورت | اور زنا کار مرد | پس مارو | ہر | ایک کو

تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد دونوں میں سے ہر ایک کو

مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ

ان دونوں میں سے | سو | کوڑے | اور نہ | آئے تم کو | ان دونوں پر | رحم

سو سو کوڑے مارو۔ اور اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملہ میں تم میں ہرگز نرمی نہیں

فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

دین میں | اللہ کے | اگر تم | ایمان رکھتے ہو | اللہ پر | اور روز | آخرت پر

ہونی چاہئے اگر تم اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔

وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ

اور مشاہدہ کرے | ان کے عذاب کو | ایک گروہ | مسلمانوں کا | زانی مرد | نکاح نہیں کرتا

اور دونوں کی سزا کے وقت مؤمنوں کی ایک جماعت کو موجود رہنا چاہئے زانی مرد زانیہ یا مشرکہ

اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۘ وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ

مگر زانیہ عورت | یا مشرک عورت سے | اور زانیہ عورت سے | نکاح نہیں کرتا | مگر | زانی

عورت کے سوا کسی سے شادی پسند نہیں کرتا اور زانیہ عورت سے بھی سوائے زانی مرد یا مشرک مرد کے اور کوئی نکاح

اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ

یا مشرک مرد | اور حرام ہے | یہ کام | ایمان والوں پر | اور جو لوگ | تہمت لگائیں

نہیں کرتا اور یہ عمل مؤمنوں کے لئے حرام قرار دیا گیا ہے اور وہ لوگ جو پاک دامن

الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ

پاک دامن عورتوں پر | پھر | نہیں لاتے وہ | چار | گواہ | پس لگاؤ ان کو

عورتوں پر تہمت لگائیں پھر چار گواہ پیش نہ کرسکیں تو ان کو اسی

ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ

اسی | کوڑے | اور قبول نہ کرو | ان کی | گواہی | کبھی (بھی) | اور یہی لوگ ہیں

کوڑے لگاؤ اور (اس کے بعد) کبھی ان کی شہادت قبول نہ کرو اور یہی لوگ

هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

نافرمان | مگر | جو لوگ | توبہ کریں | بعد | اس کے

بدکردار ہیں۔ ہاں وہ لوگ جو اس کے بعد توبہ کریں اور

وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵﴾ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ

اور اصلاح کرلیں | تو بیشک | اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا ہے | اور جو (لوگ) | تہمت لگائیں

اپنے اعمال کی اصلاح کرلیں تو بیشک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جو لوگ اپنی بیویوں

سورۂ نور

اس سورت میں آسمانوں اور زمینوں کا نور کہا گیا ہے اس لئے یہ سورت اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) یہ ایک سورت ہے جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی اور جو احکام اس میں درج ہیں ان کو لوگوں پر فرض کر دیا اور اس میں بالکل واضح آیتیں اتاریں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

(۲) زنا کرنے والی عورت اور مرد۔ (عاقل اور بالغ جن کا نکاح نہ ہوا ہو)۔ ان میں سے ہر ایک کی سزا سو کوڑے لگانا ہے اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو تم کو ان پر اللہ کی طرف سے مقرر شدہ سزا دینے میں ترس نہ آنا چاہئے اور ان کی سزا مسلمانوں کی ایک جماعت کے سامنے علی الاعلان ہونی چاہئے۔ (شادی شدہ زانی کی سزا **رجم** ہے یعنی پتھروں سے مار مار کر ہلاک کر دیا جائے)۔

(۳) اور زنا کرنے والے مرد کو زنا کرنے والی یا مشرکہ عورت سے اور زانیہ عورت سے صرف زانی یا مشرک مرد ہی کو نکاح کرنا پسند آتا ہے اور پرہیزگار ایمانداروں کو زانیہ و مشرکہ سے نکاح کرنا حرام کر دیا گیا ہے۔ ہاں اگر عورت زنا اور شرک سے توبہ کر لے تو نکاح کرنے کی ممانعت نہیں۔

(۴) اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگا کر اس پر چار گواہ نہ لا سکیں ان کی سزا یہ ہے کہ ان کو اسی (۸۰) کوڑے لگائے جائیں اسے **حد قدف** کہتے ہیں اور آئندہ کے لئے ہمیشہ اس کی گواہی قبول نہ ہوگی۔ کیونکہ یہ لوگ اللہ کے نافرمان ہیں۔

(۵) ہاں جو لوگ اس کے بعد آئندہ کسی پاک دامن پر تہمت لگانے سے توبہ کر کے اپنے اعمال درست کریں تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

افعال: فَرَضۡنَا: ہم نے واجب کیا، ہم نے عمل کرنا ضروری قرار دیا، ماضی معروف۔ اِجۡلِدُوۡا: تم کوڑے مارو، درے لگاؤ، صیغہ امر۔ تَاۡخُذۡکُمۡ: تم کو وہ آ پکڑے، تم کو وہ آ لے، مضارع۔ یَرۡمُوۡنَ: تہمت لگاتے ہیں، مضارع۔

اسماء: رَاۡفَۃٌ: ترس، مہربانی، مصدر۔ ثَمٰنِیۡنَ: اسی (۸۰)، اسم عدد۔ جَلۡدَۃً: درہ مارنا، کوڑے مارنا۔ زَانٍ: زنا کرنے والا مرد، زِنًا سے اسم فاعل۔ الۡمُحۡصَنٰتِ: پاک دامن عورتیں۔

اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ

اپنی بیویوں پر | اور نہ ہوں | ان کے پاس | گواہ | سوائے | اپنی ذات کے | تو گواہی ہونی چاہئے

زنا کا عیب لگائیں اور اس کا خود ان کے سوا کوئی گواہ نہ ہو تو ان کی شہادت

اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ⑥

کسی ایک کی ان میں سے | چار بار | شہادت | قسم (کھا کر) اللہ کی | کہ بیشک وہ | سچا ہے

یہ ہے کہ پہلے وہ چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے کہ بلاشک و شبہ وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہے

وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ⑦

اور پانچویں بار | یہ کہ لعنت ہو | اللہ کی | اس پر | اگر | وہ جھوٹا ہو

اور پانچویں دفعہ یوں (کہے) کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ

اور ہٹا سکتی ہے | اس (عورت) سے | عذاب کو (یہ بات) | کہ وہ عورت شہادت دے | چار بار شہادت | قسم (کھا کر) اللہ کی

اور عورت سے سزا کو یہ بات ٹالے گی کہ وہ پہلے چار بار خدا کی قسم کھا کر بیان کرے

اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ⑧ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ

کہ بلاشبہ وہ شخص | جھوٹا ہے | اور پانچویں بار | یہ کہ | غضب ہو | اللہ کا

کہ یہ شخص سراسر جھوٹا ہے۔ اور پانچویں بار یوں (کہے) کہ اگر وہ سچا ہو تو مجھ

عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ⑨ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

اس (عورت) پر | اگر وہ (شخص) | سچا ہو | اور اگر نہ ہوتا | فضل | اللہ کا | تم پر

پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو۔ اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی (تو تم

وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ⑩ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ

اور اس کی رحمت | اور یہ کہ اللہ | بڑا توبہ قبول کرنے والا | حکمت والا ہے | بلاشبہ جو لوگ | آئے | بہتان کے ساتھ

بڑی مصیبت میں پڑ جاتے) اور اللہ تعالیٰ بڑا توبہ قبول کرنے والا' حکمت والا ہے۔ بیشک وہ لوگ جنہوں نے (حضرت عائشہ صدیقہؓ پر)

عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ

وہ ایک گروہ ہے | تم میں سے | نہ سمجھو تم اس کو | برا اپنے لئے | بلکہ وہ | بہتر ہے تمہارے لئے

تہمت لگائی' وہ بھی تم ہی میں سے ایک گروہ ہے اسے تم اپنے لئے برا نہ سمجھو' بلکہ یہ تمہارے لئے اچھا ہی ہے

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِيْ

ہر ایک شخص کے لئے ہے | ان میں سے | وہ ہے | جو اس نے کیا | گناہ میں سے | اور جو شخص

ان میں سے ہر شخص کو جس قدر اس نے حصہ لیا اتنا گناہ ہوا۔ اور ان میں سے

تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ⑪ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ

ذمہ دار ہے | بڑی تہمت کا | ان میں سے | اس کے لئے عذاب ہے | بہت برا | کیوں نہیں | جب سنا تم نے اس تہمت کو

جس نے سب سے بڑھ کر حصہ لیا اس کو بڑا عذاب ہوگا۔ جب تم نے اس بات کو

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶) اور جو لوگ اپنی ہی بیویوں پر زنا کی تہمت لگائیں اور ان کے پاس سوائے اپنی ذات کے کوئی اور گواہ نہ ہو تو ایسے شخص کو چاہئے کہ وہ قاضی کے سامنے چار مرتبہ قسمیہ گواہی دے کہ وہ یہ الزام لگانے میں بالکل سچا ہے۔

(۷) اور پانچویں بار یوں کہے کہ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔

(۸) اور وہ عورت اس عذاب سے اس صورت میں بچ سکتی ہے کہ چار مرتبہ قسمیہ گواہی دے کہ اس کا خاوند اس پر یہ الزام لگانے میں جھوٹا ہے۔

(۹) اور پانچویں بار یوں کہے کہ اگر وہ مرد اس بات میں سچا ہو تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو۔

(۱۰) اور اگر تم مسلمانوں پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور وہ توبہ قبول نہ کرتا اور اس کے ہر کام کا انحصار حکمت پر نہ ہوتا تو تمہارے لئے بڑی مصیبت ہوتی مگر اس نے اپنے فضل سے تمہارے لئے یہ قسم اور لعنت ملامت کرنے کا قاعدہ مقرر کر دیا۔(ف) اگر شوہر اور بیوی دونوں یہ قسم کھائیں تو قاضی دونوں میاں بیوی کو علیحدہ کر دے گا۔

(۱۱) ۶ھ میں غزوۂ بنی المصطلق سے واپسی پر مسلمانوں کا لشکر ایک مقام پر ٹھہر گیا روانہ ہونے سے کچھ ہی پہلے حضرت عائشہ قضائے حاجت کے لئے باہر تشریف لے گئیں۔ وہاں انہیں معلوم ہوا کہ گلے کا ہار کہیں گر چکا ہے اس کو تلاش کرنے میں دیر لگ گئی۔ واپس آئیں تو قافلہ روانہ ہو چکا تھا' اور ان کا اونٹ چلانے والا یہ سمجھا کہ آپؓ اپنے اونٹ کی ڈولی (ہودج) میں ہوں گی لہٰذا وہ خالی ڈولی والا اونٹ قافلے کے ساتھ لے جاتا رہا۔ آپؓ وہیں بیٹھ گئیں پیچھے سے حضرت صفوانؓ بن معطل قافلے میں سے جو گرے پڑے اس کا حال معلوم کرنے کے لئے قافلے سے پیچھے رہا کرتے تھے آئے اور حضرت عائشہ کو اپنے اونٹ پر نہایت ادب واحترام سے سوار کرا کے قافلے میں پہنچا دیا بس اتنی بات تھی جس سے عبداللہ بن اُبی (منافقین کے سردار) نے لمبی کہانی بنادی اور حضرت عائشہ صدیقہ کے بارے میں بہتان تراشی کرنے لگا بعض سادہ مسلمان بھی اس کے بہکاوے میں آ گئے جیسے مسطحؓ اور حسانؓ بن ثابت وغیرہ' آنحضرتؐ اور مومنین اور خود حضرت عائشہؓ کو بے حد صدمہ تھا آخر حضرت عائشہؓ کی بے قصوری (صفائی میں) یہ آیتیں نازل ہوئیں کہ بے شک جنہوں نے حضرت ام المومنین پر تہمت لگائی ہے وہ مسلمان ہی کہلاتے ہیں تم اس بات کو اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے کہ اللہ نے قرآن میں حضرت ام المومنینؓ کے حق میں صفائی نازل کر کے آپؓ کی عزت میں اور اضافہ کر دیا۔ اور دین کے کئی احکام کا نزول اسی سبب سے ہوا۔ ان تہمت لگانے والوں میں سے ہر ایک کے لئے اس کے جرم کی سزا ہے اور عبداللہ بن ابی جس نے سب سے پہلے یہ تہمت لگائی ہے اسے آخرت میں بہت بڑا عذاب ہوگا۔

افعال: يَدْرَؤُا: دور کرتا ہے' کر دے گا' مضارع۔ اِكْتَسَبَ: اس نے کمایا' اِكْتِسَابٌ سے ماضی کا صیغہ۔

اسماء: شَهٰدٰتٍ: گواہیاں' شَهَادَةٌ کی جمع۔ خَامِسَةَ: پانچویں' اسم عدد۔ عُصْبَةٌ: جماعت گروہ۔ كِبْرَهٗ: اس کی بڑی ذمہ داری' اس کا بڑا بوجھ' مصدر۔

ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا
گمان کیا | مؤمن مردوں | اور مؤمن عورتوں نے | اپنے لوگوں پر | نیک گمان | اور (کیوں نہیں) کہہ دیا
سنا تو مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں نے اپنے دلوں میں نیک گمان کیوں نہ کیا اور کیوں نہ کہہ دیا

هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٢﴾ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ
کہ یہ تو بہتان ہے | واضح | کیوں نہ لائے وہ | اس پر | چار | گواہ
کہ یہ تو واضح بہتان ہے۔ وہ کیوں چار گواہ اپنی بات کی تصدیق کے لئے نہ لائے

فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٣﴾
پس جب نہیں | لائے وہ | گواہ | تو وہی لوگ | اللہ کے نزدیک | جھوٹے ہیں
تو جب یہ گواہ نہ لاسکے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہی جھوٹے ہیں

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
اور اگر نہ ہوتا | فضل | اللہ کا | تم پر | اور اس کی رحمت | دنیا میں | اور آخرت (میں)
اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور دنیا اور آخرت میں اس کی رحمت نہ ہوتی

لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٤﴾ ۚ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ
تو پہنچتا تمہیں | اس بارے میں | جو چرچا کیا تم نے | اس بات میں | عذاب | بہت بڑا | جب تم لاتے تھے اس (بات) کو
تو جو کچھ تم کر گزرے ہو اس پر تمہیں سخت عذاب ہوتا۔ جس وقت تم اس بات کا اپنی

بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ
اپنی زبانوں پر | اور تم کہہ رہے تھے | اپنے منہ سے | وہ بات کہ نہیں | تمہیں | جس کا | (کوئی) علم
زبانوں سے چرچا کرنے لگے اور اپنے منہ سے ایسی باتیں کہنے لگے جن کا تمہیں کوئی علم ہی نہ تھا

وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ﴿١٥﴾ وَلَوْلَآ
اور تم سمجھ رہے تھے اس کو | معمولی بات | حالانکہ وہ | اللہ کے نزدیک | بہت بڑی ہے | اور کیوں نہیں
اور تم اسے معمولی بات سمجھتے تھے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی بھاری بات تھی۔ جب تم نے

اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ
جب | سنا تھا تم نے اس کو | کہہ دیا | کہ نہیں مناسب | ہم کو | کہ | ہم کلام کریں | اس میں
یہ بات سنی تو کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمارے لئے مناسب نہیں کہ ہم ایسی بات زبان سے نکالیں

سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿١٦﴾ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ
تُو پاک ہے | یہ تو | بہتان ہے | بہت بڑا | نصیحت کرتا ہے تمہیں | اللہ | اس بات کی کہ
سبحان اللہ! یہ تو بہت بڑا بہتان (جھوٹ) ہے۔ (سنو!) اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ

تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧﴾ ۚ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ
تم دوبارہ (نہ) کرو | ایسا کام | کبھی (بھی) | اگر تم ہو | ایمان والے | اور کھول کر بیان کرتا ہے | اللہ
اگر تم مؤمن ہو تو دوبارہ ایسی حرکت نہ کرنا۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے لئے احکام

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۲) مسلمانوں کو چاہیئے تھا کہ جب انہوں نے حضرت ام المومنین عائشہ کے خلاف اس تہمت کو سنا تھا تو فوراً کہہ دیتے کہ یہ تو علانیہ، کھلم کھلا بہتان ہے جیسے کہ حضرت ابوایوب انصاری نے اپنی بیوی سے یہ واقعہ سن کر کہا تھا کہ صدیق اکبر کی بیٹی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ پر جو تم سب سے زیادہ پاک ہے یہ صریح بہتان ہے۔

(۱۳) جب ان منافقین نے یہ بہتان باندھا تھا تو اس کے ثبوت میں چار گواہ کیوں نہ حاضر کر سکے اس لئے کہ اتنے سنگین الزام کے ثبوت کے لئے چار معتبر گواہوں کی گواہی ضروری ہے۔ پس جب وہ اس کے ثبوت میں گواہ نہیں لا سکے تو حقیقت میں وہی جھوٹے ہیں۔

(۱۴) مسلمانو! اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور وہ تمہیں اس جرم سے توبہ کی توفیق نہ بخشتا تو جو تم نے ام المومنینؓ پر بہتان لگا کر اس کو لوگوں میں مشہور کر دیا ہے اس پر تمہیں سخت عذاب دیا جاتا۔

(۱۵) جب تم اس جھوٹی خبر کو منافقین سے سن کر ایسی واقعہ کے خلاف بات کہہ رہے تھے جس کا تمہیں کچھ بھی علم نہ تھا اور تم اسے ایک معمولی بات سمجھ رہے تھے حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا جرم تھا۔

(۱۶) اور تم نے اس واقعۂ افک (جھوٹے الزام) کو سنتے ہی یہ کیوں نہ کہا کہ ہمیں ایسی جھوٹی بات منہ سے نکالنے کا کوئی حق نہیں۔ اے اللہ تیری ذات ہر نقص اور عیب سے پاک ہے یہ تو بہت بڑا الزام ہے۔

(۱۷) اگر تم سچے مومن ہو تو آئندہ کے لئے تمہیں اللہ نصیحت فرماتا ہے کہ کبھی ایسا کام نہ کرنا اور منہ سے بے سوچے سمجھے ایسی ویسی بات نہ نکالنا۔

افعال: اَفَضْتُمْ: تم منتشر ہوئے، تم نے پھیلایا، اَفَاضَةٌ سے معنی منتشر ہونا، ماضی۔ تَلَقَّوْنَهٗ: تم اس کو لینے لگے، تَلَقَّوْنَ تَلَقِّیٌ سے مضارع۔ نَتَكَلَّمَ: ہم منہ سے نکالیں، مضارع۔

اسماء: هَيِّنًا: آسان، صفت مشبہ۔

لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۱۸ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ
تمہارے لئے | آیتیں | اور اللہ | جاننے والا | حکمت والا ہے | بیشک جو لوگ | چاہتے ہیں
(صاف صاف) بیان کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر بات کا جاننے والا اور دانا ہے۔ بے شک جو لوگ چاہتے ہیں

اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ
کہ پھیلے | بے حیائی | اُن میں جو | مؤمن ہیں | ان کے لئے | عذاب ہے | دردناک
کہ مومنوں میں بے حیائی پھیلے اُن کے لئے دنیا اور آخرت

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۱۹
دنیا میں | اور آخرت (میں) | اور اللہ | جانتا ہے | اور تم | نہیں جانتے
میں دردناک عذاب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو ہر بات کا علم ہے اور تم نہیں جانتے۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ
اور اگر نہ ہوتا | فضل | اللہ کا | تم پر | اور اس کی رحمت | اور یہ کہ | اللہ | بڑا مہربان
اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی (تو تمہیں سخت ترین سزا دی جاتی) اور یہ کہ اللہ تعالیٰ

رَّحِيْمٌ ۝۲۰ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ
نہایت رحم والا ہے | اے ایمان والو! | پیروی نہ کرو | شیطان کے قدموں کی
نہایت مہربان اور بخشنے والا ہے۔ اے مؤمنو! شیطان کے نقش قدم پر نہ چلنا۔

وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ
اور جو کوئی | پیروی کرے | شیطان کے قدموں کی | تو بیشک وہ | حکم دیتا ہے | بے حیائی
اور جو کوئی شیطان کے نقش قدم پر چلے گا تو وہ تو بے حیائی اور بُرے کام ہی کرنے

وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى
اور بُرے کام کا | اور اگر نہ ہوتا | فضل | اللہ کا | تم پر | اور اس کی رحمت | تو پاک صاف نہ رہ سکتا
کو کہے گا اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے

مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ
تم میں سے | کوئی بھی | کبھی | لیکن | اللہ ہی | پاک کرتا ہے جسے چاہتا ہے
کوئی آدمی بھی پاک نہ ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے (اس کی توبہ قبول کر کے) پاک کر دیتا ہے

وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۱ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ
اور اللہ | سب کچھ سننے والا | جاننے والا ہے | اور قسم نہ کھالیں | فضیلت والے | تم میں سے
اور اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اور تم میں سے جو لوگ (دینی) بزرگی اور مالی وسعت

وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ
اور وسعت والے | کہ (نہ) دیں | قرابت داروں کو | مسکینوں کو | اور ہجرت کرنے والوں کو
والے ہیں وہ کہیں رشتہ داروں، مسکینوں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۸) اور اللہ تمہارے لئے اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم آسانی سے اس کے احکام کو سمجھ کر ان پر عمل کر سکو اور اللہ سب کچھ جانتا حکمت والا ہے۔

(۱۹) بلاشبہ جو منافق اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مسلمانوں میں بھی ایسی بے حیائی پھیلے جیسی خود ان میں پھیل چکی ہے ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے (دنیا میں حد قذف (اسی کوڑے کی سزا) اور رسوائی اور آخرت میں عذاب دوزخ) اور اللہ سب کچھ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(۲۰) اور اگر اللہ اپنے فضل اور رحمت اور مہربانی سے تم میں سے بعض کو توبہ کی توفیق نہ بخشتا اور بعض کو حد قذف لگا کر پاک نہ کر دیتا تو تم میں بڑا فساد برپا ہو جاتا۔

(۲۱) مسلمانو! تم شیطان کے قدم بقدم نہ چلا کرو اور جو کوئی شیطان کی پیروی کرے شیطان اسے ضرور بے حیائی اور برے کام کا حکم دے گا اور اگر اللہ اپنے فضل اور رحمت سے تمہاری مدد نہ کرتا اور تمہیں توبہ کی توفیق نہ بخشتا تو تم میں سے کوئی پاک اور صاف نہ رہ سکتا بلکہ شیطان تم سب کو گمراہ کر دیتا۔ لیکن اللہ ہی کے اختیار میں ہے کہ جسے چاہے پاک کر دے وہ سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

افعال: زَکٰی: وہ سنورا، وہ پاک ہوا، ماضی۔

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۪ۖ وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ
راستہ میں | اللہ کے | اور چاہئے کہ وہ معاف کر دیں | اور درگزر کریں | کیا تم پسند نہیں کرتے | کہ معاف کر دے
دینے کی قسم نہ کھالیں' چاہئے کہ وہ ان کو معاف کر دیں اور درگزر سے کام لیں کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ

اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ
اللہ | تمہیں | اور اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا ہے | بیشک جو لوگ | تہمت لگاتے ہیں
تمہیں بخش دے۔ اور (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ وہ لوگ جو پاکباز' بھولی بھالی

الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۪
پاک دامن | بے خبر | مؤمن عورتوں پر | اُن پر لعنت ہے | دُنیا میں | اور آخرت (میں)
بے خبر اور ایماندار عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں اُن پر دُنیا و آخرت دونوں میں لعنت ہوگی

وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۲۳﴾ یَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَیْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ
اور ان کے لئے | عذاب ہے | بہت بڑا | جس دن | شہادت دیں گی | ان پر | ان کی زبانیں
اور انہیں سخت عذاب ہوگا۔ جس دن ان کی زبانیں ان کے ہاتھ اور اُن کے

وَاَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ یَوْمَىِٕذٍ یُّوَفِّیْهِمُ
اور ان کے ہاتھ | اور ان کے پاؤں | اس کی | جو وہ کرتے تھے | اس دن | پورا دے گا انہیں
پاؤں ان کے خلاف ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔ اس دن اللہ تعالیٰ ان کو ان کی

اللّٰهُ دِیْنَهُمُ الْحَقَّ وَیَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ﴿۲۵﴾
اللہ | بدلہ ان کا | درست | اور وہ جان لیں گے | کہ اللہ | وہی برحق ہے | (حق کو) واضح کرنے والا
پوری پوری سزا دے گا اور انہیں معلوم ہوجائے گا کہ اللہ تعالیٰ واقعی سچا اور ہر بات کو ظاہر کردینے والا ہے

اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ ۚ وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ
ناپاک عورتیں | ناپاک مردوں کیلئے ہیں | اور ناپاک مرد | ناپاک عورتوں کیلئے ہیں | اور پاک عورتیں | پاک مردوں کیلئے ہیں
ناپاک عورتیں' ناپاک مردوں کے لائق ہیں اور ناپاک مرد' ناپاک عورتوں کے لائق ہیں اور پاک عورتیں' پاک مردوں کے

وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ ۚ اُولٰٓىِٕكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ
اور پاک مرد | پاک عورتوں کیلئے | یہ لوگ | بری ہیں | ان (تہمتوں) سے جو | وہ کہتے ہیں | ان کیلئے
اور پاک مرد' پاک عورتوں کے لائق ہیں یہ لوگ ان (شریروں) کی باتوں سے بالکل پاک ہیں۔ ان کے لئے

مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ ﴿۲۶﴾ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا
بخشش ہے | اور رزق | عزت والا | اے ایمان والو! | داخل نہ ہوا کرو | گھروں میں
بخشش اور عزت کی روزی ہے اے ایمان والو! اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں

غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤی اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ
سوائے | اپنے گھروں کے | یہاں تک کہ | تم اجازت لے لو | اور تم سلام کرلو | ان کے رہنے والوں کو | یہ (بات)
کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو' جب تک اجازت نہ لے لو اور گھر والوں کو سلام (نہ) کرلو یہ بات تمہارے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۲) حضرت مسطح تنگ دست مہاجر ہونے کے علاوہ حضرت ابوبکرؓ کے قریبی عزیز بھی تھے واقعۂ افک سے پہلے حضرت ابوبکرؓ ان کی مالی امداد کیا کرتے تھے مگر حضرت عائشہ کی بے قصوری ثابت ہونے کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے قسم کھالی کہ وہ مسطح کی امداد نہ کریں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ تم میں سے جو لوگ دین میں بزرگ اور دنیا میں صاحب حیثیت ہیں جیسے ابوبکرؓ انہیں قرابت والوں، مسکینوں اور مہاجرین فی سبیل اللہ کی امداد روکنے سے قسم نہ کھانی چاہئے اور انہیں ایسے مسکینوں کو معاف اور ان سے درگذر کرنا چاہئے کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں معاف کردے اور اللہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

(۲۳) بلاشک جو لوگ پاکدامن اور ایسی باتوں سے بالکل بے خبر مسلمان عورتوں پر جھوٹا الزام لگاتے ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہے اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔

(۲۴) قیامت کے روز جبکہ ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور پاؤں ان کے خلاف ان کے برے اعمال کی گواہی دیں گے۔

(۲۵) اس دن اللہ انہیں ان کے اعمال کا ضروری بدلہ دے گا اور ان کو معلوم ہو جائے گا کہ اللہ ہی سچا اور حق کو واضح کرنے والا ہے۔

(۲۶) ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لئے پسندیدہ ہیں اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لئے۔ اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لائق ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے۔ ایسے لوگ ان جھوٹی تہمتوں سے بری ہیں جو جھوٹ گھڑتے رہتے ہیں اور ان کے لئے اللہ کے یہاں بخشش ہے اور جنت میں عزت والا رزق۔

افعال: يَأْتَلِ: نہ قسم کھائیں۔ لُعِنُوا: ان پر لعنت کی گئی، ان کو رحمت سے دور کر دیا گیا، ماضی مجہول۔

اسماء: غٰفِلٰتِ: ناتجربہ کار بھولی عورتیں، اسم فاعل۔ طَيِّبُوْنَ: ستھرے مرد، پاکیزہ لوگ۔ مُبَرَّءُوْنَ: بری کئے ہوئے، پاک بنائے ہوئے، اسم مفعول۔

خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا

بہتر ہے | تمہارے لئے | تاکہ تم | یاد رکھو | پس اگر نہ پاؤ | اُن میں | کسی کو

لئے بہت اچھی ہے (یہ حکم تمہیں اس لئے دیا گیا) تاکہ تم اسے یاد رکھو۔ اگر تم گھر میں کسی کو نہ پاؤ تو (پھر بھی)

فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا

تو مت داخل ہو ان میں | یہاں تک کہ | اجازت دی جائے | تمہیں | اور اگر کہا جائے تم سے | لوٹ جاؤ

جب تک اجازت نہ ملے اس کے اندر نہ جاؤ اور اگر تم سے کہا جائے کہ واپس چلے جائیے

فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸﴾

تو لوٹ جاؤ | یہ (بات) | زیادہ پاکیزہ ہے | تمہارے لئے | اور اللہ | جو (کچھ) | تم کرتے ہو (اسے) | جاننے والا ہے

تو واپس چلے جاؤ تمہارے لئے یہی بات بہتر ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ

نہیں ہے | تم پر | (کوئی) گناہ | کہ تم داخل ہو | گھروں میں | جن میں رہائش نہ ہو

اس بات میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ جن گھروں میں کوئی بستا نہ ہو (اور) تمہارا مال و اسباب اس کے اندر ہو

فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾

(بلکہ ان میں) سامان ہو | تمہارا | اور اللہ (ہی) | (خوب) جانتا ہے | جو تم ظاہر کرتے ہو | اور جو | تم چھپاتے ہو

تم ان کے اندر چلے جاؤ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ

کہہ دیجئے | مومن مردوں سے | کہ نیچی کرلیں | اپنی نگاہیں | اور حفاظت کریں | اپنی شرمگاہوں کی

مومن مردوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نظروں کو نیچا رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں

ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقُلْ

یہی (بات) | زیادہ پاکیزہ ہے | ان کے لئے | بیشک اللہ | خوب واقف ہے | اس سے جو | وہ کرتے ہیں | اور کہہ دیجئے

یہ بات ان کے لئے بہت بہتر ہے۔ (یاد رکھو کہ) جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے خوب واقف ہے اور مومن

لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ

مومن عورتوں سے | کہ وہ نیچی کرلیں | اپنی نظریں | اور حفاظت کریں | اپنی شرمگاہوں کی

عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نظروں کو نیچا رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ

اور ظاہر نہ کریں | اپنی زینت | مگر | جو ظاہر ہو | اس میں سے | اور وہ ڈال لیں

اور اپنی زینت و آرائش ظاہر نہ ہونے دیں مگر جو کسی طرح چھپ نہ سکے اور اپنے سینوں پر

بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۠ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ

اپنی اوڑھنیاں | اپنے گریبانوں میں | اور ظاہر نہ کریں | اپنی زینت | مگر صرف اپنے شوہروں کیلئے

اوڑھنی اوڑھے رکھا کریں اور اپنی زینت و آرائش کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں سوائے اپنے شوہروں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۷) مسلمانو! اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھروں میں ان سے اجازت لئے اور ان کو سلام کئے بغیر داخل نہ ہوا کرو۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہے اور یہ حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ تم اس کو یاد رکھو اور ہمیشہ اس پر عمل کرو۔

(۲۸) پس اگر ان گھروں میں کوئی مرد موجود نہ ہو تو جب تک اجازت نہ ہو ان میں داخل نہ ہوا کرو اور اگر تم سے اس وقت واپس جانے کو کہا جائے تو فوراً واپس چلے جاؤ۔ تمہارے لئے یہی بہتر اور پاکیزہ بات ہے اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔

(۲۹) جن گھروں میں کوئی نہیں رہتا اور ان میں تمہارا سامان (گودام) ہے ان میں داخل ہونا تمہارے لئے کوئی گناہ نہیں اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔

(۳۰) مسلمان مردوں کو حکم دے دیجئے کہ غیر محرم عورتوں کے سامنے اپنی نظریں نیچی کرلیا کریں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے بہتر ہے اور اللہ ان کے تمام اعمال سے واقف ہے۔

انفعال: تَسْتَاْنِسُوْا: تم بول چال کرو، تم اذن لے لو، مضارع۔ تُسَلِّمُوْا: تم سلام کرلو، تَسْلِیْمٌ سے، مضارع۔ یَغُضُّوْا: وہ مرد نیچی رکھیں، امر۔

اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ

یا اپنے باپوں | یا | اپنے شوہروں کے باپوں | یا اپنے بیٹوں | یا اپنے شوہروں کے بیٹوں | یا

یا اپنے باپوں یا اپنے شوہروں کے باپوں یا اپنے بیٹوں یا اپنے شوہروں کے بیٹوں یا

اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا

اپنے بھائیوں | یا اپنے بھتیجوں | یا اپنے بھانجوں | یا اپنی عورتوں | یا ان (کنیزوں) پر

اپنے بھائیوں یا اپنے بھتیجوں یا اپنے بھانجوں یا اپنی (مسلمان) عورتوں یا ان لونڈیوں

مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ

جن کے مالک ہیں | ان کے دائیں ہاتھ | یا ان خادموں پر | جو نہیں | حاجت رکھتے (عورتوں کی) | مردوں میں سے

کے جو ان کی مملوکہ ہوں یا مردوں میں سے ان خادموں کے' جو نفسانی خواہشات سے عاری ہوں'

اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ

یا ان لڑکوں پر | جو | (ابھی) واقف نہیں | ستروں سے | عورتوں کے | اور وہ نہ ماریں (زمین پر)

یا ان بچوں کے جو ابھی عورتوں کے پردوں کی باتوں سے واقف نہیں۔ اور نہ (چلتے وقت) پاؤں

بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۚ وَتُوْبُوْٓا

اپنے پاؤں | کہ معلوم ہو جائے | جو (کچھ) | وہ چھپا رہی ہیں | اپنی زینت میں سے | اور تم توبہ کرو

زور سے زمین پر رکھیں جس سے ان کے پوشیدہ زیوروں کی آواز سنائی دینے لگے اور اے ایمان والو!

اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٣١﴾

اللہ کے آگے | سب کے سب | اے | ایمان والو! | تاکہ تم | فلاح پاؤ

تم سب اللہ تعالیٰ کے آگے توبہ کرو تاکہ تم کامیابی پاؤ۔

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ۚ

اور نکاح کرو | بیواؤں کا | اپنے میں سے | اور نیک | غلاموں | اور کنیزوں کا

اور تم میں سے جو عورتیں بیوہ ہیں ان کے نکاح کر دیا کرو اور اپنے نیک غلاموں کے بھی' اور لونڈیوں کے بھی (نکاح کر دیا کرو)

اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۗ وَاللّٰهُ

اگر وہ ہوں گے | محتاج | تو غنی کر دے گا ان کو | اللہ | اپنے فضل سے | اور اللہ

اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے گا اور اللہ تعالیٰ

وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٢﴾ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا

بڑا وسعت والا | جاننے والا ہے | اور بچتے رہیں | وہ جو | نہیں پاتے (سامان) | نکاح کا

وسعت والا' علم رکھنے والا ہے اور جو لوگ نکاح کی طاقت نہیں رکھتے' چاہیئے کہ وہ پاک دامن رہیں

حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۗ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ

یہاں تک کہ | غنی کر دے ان کو | اللہ | اپنے فضل سے | اور جو لوگ | چاہیں | معاہدہ کرنا

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے۔ اور جو غلام تم سے مکاتبت (معاہدہ کر کے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۱) اور مسلمان عورتوں کو بھی حکم دے دیجئے کہ وہ غیر محرم مردوں کے سامنے اپنی نظریں نیچی کرلیا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زیب و زینت اور خوبصورتی کی چیزوں کو ظاہر نہ کیا کریں مگر جس چیز کا کھلا رہنا مجبوری ہے (جیسے ہتھیلیاں اور چہرہ) اس کا ظاہر کرنا معاف ہے اور اپنے سینوں اور گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈال لیا کریں اور اپنی آرائش کی چیزیں جیسے سر کے بال وغیرہ ظاہر نہ کیا کریں سوائے اپنے شوہر یا باپ یا سسر یا اپنے بیٹوں یا اپنے شوہر کے بیٹوں (جو دوسری بیوی سے ہوں) یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھتیجوں یا بھانجوں یا مسلمان عورتوں یا اپنی مملوکہ کنیزوں یا اپنے ان معذور خادموں پر جو عورتوں کی خواہش نہ رکھتے ہوں یا ان لڑکوں پر جو عورتوں کی پردے کی باتوں سے ابھی واقف نہ ہوں اور پائل وغیرہ پہنی ہو تو زمین پر زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ جو کچھ وہ اپنی آرائش چھپا رہی ہیں وہ ظاہر ہو جائے اور مسلمانو! تم سب اللہ کی جناب میں ایسے جرموں سے توبہ کرو تا کہ فلاح پاؤ۔ (ف) **او نِسَاۗىِٕهِنَّ** سے معلوم ہوا کہ کافر عورت کا حکم مثل اجنبی مرد کے ہے' اس سے بھی پردہ ضروری ہے۔

(۳۲) اور اپنے میں سے رانڈ مردوں اور عورتوں اور غلاموں اور لونڈیوں کے نکاح کر دیا کرو۔ اگر وہ محتاج ہوں گے تو اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا وہ بڑا وسعت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

انفعال: **یَضْرِبْنَ**: چاہئے کہ وہ عورتیں ڈال لیں' امر۔ **یُبْدِیْنَ**: نہ نمودار کریں' نہ ظاہر کریں' نہی۔ **یَحْفَظْنَ**: (وہ حرام سے) بچائے رکھیں' نگہداشت رکھیں' مضارع بمعنی امر۔ **اَنْکِحُوْا**: تم نکاح کر دو' تم عقد کرا دو' امر۔ **یُعْلَمَ**: کہ معلوم ہو جائے' مضارع مجہول۔

اسماء: **جُیُوْبِهِنَّ**: ان کے گریبان **جَیْبٌ** کی جمع۔ **اٰبَاۗىِٕ**: باپ دادا' **اَبٌ** کی جمع۔ **خُمُرِهِنَّ**: ان کی اوڑھنیاں۔ **زِیْنَتَهُنَّ**: ان کا سنگار' زینت۔ **طِفْلِ**: لڑکا' بچہ' واحد ہے جمع کے لئے بھی ہوتا ہے۔ **الْاِرْبَةِ**: غرض' حاجت مراد نکاح کی حاجت۔ **تَابِعِیْنَ**: ساتھ رہنے والے' طفیلیوں کے طور پر رہنے والے۔ **اِمَاۗىِٕكُمْ**: تمہاری لونڈیاں' **اِمَاۗءٌ** **اَمَةٌ** کی جمع۔ **اَیَامٰی**: بغیر بیوی والے مرد' بغیر شوہر والی عورتیں' **اَیِّمٌ** کی جمع۔ **عِبَادِكُمْ**: تمہارے غلام۔ **فُقَرَاۗءَ**: محتاج۔

مِّمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا

ان میں سے | جو تمہارے مملوک ہیں | سو انہیں مکاتب بنا دو | اگر تم معلوم کرو | ان میں | بھلائی

آزادی حاصل کرنا) چاہیں اگر تمہیں ان میں نیکی اور صلاحیت معلوم ہو تو ان سے مکاتبت کرلو

وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ

اور دو انہیں | اللہ کے مال میں سے | جو اس نے دیا تمہیں | اور مجبور نہ کرو | اپنی لونڈیوں کو

اور جو مال اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے، اس میں سے ان کو بھی کچھ دو۔ اور اپنی لونڈیوں کو دنیاوی زندگی

عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

بدکاری پر | اگر | وہ چاہیں | پاکدامن رہنا | طلب کرتے ہوئے | سامان | دنیا کی زندگی کا

کے مفادات کے حصول کے لئے زناکاری پر مجبور نہ کرو جب کہ وہ پاکباز رہنا چاہتی ہیں

وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ

اور جو | مجبور کرے گا ان کو | سو بیشک | اللہ | بعد ان کے مجبور کئے جانے کے | بڑا بخشنے والا

اور جو کوئی ان کو مجبور کرے گا تو ان کی مجبوری کے بعد، اللہ تعالیٰ یقیناً انہیں بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا

رحم والا ہے | اور بیشک | نازل کیں ہم نے | تمہاری طرف | آیتیں | واضح | اور (کچھ) حال

مہربان ہے۔ اور ہم نے تمہاری طرف واضح احکام نازل کئے ہیں اور ان لوگوں کی

مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٤﴾ اَللّٰهُ ع ٨ ١٠

اُن کا جو | گزر چکے ہیں | تم سے پہلے | اور نصیحت | پرہیزگاروں کے لئے | اللہ (ہی) ہے

مثالیں (بیان کی ہیں) جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور یہ ڈرنے والوں کے لئے نصیحت (کا ذریعہ) ہیں۔ اللہ تعالیٰ

نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ

نور | آسمانوں | اور زمین کا | مثال | اس کے نور کی | ایک طاق کی سی ہے | جس میں ہو | ایک چراغ

آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک طاق ہے جس میں ایک چراغ ہے۔

اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ

وہ چراغ ہو | ایک شیشہ (کی قندیل) میں | وہ شیشہ (کی قندیل) | گویا کہ وہ | ایک ستارہ ہے | چمکتا ہوا | روشن کیا جاتا ہے وہ

اور وہ چراغ ایک شیشہ میں ہے (اور) شیشہ ایسا ہے کہ گویا ایک روشن ستارہ ہے اس میں ایک

مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ

ایک درخت سے | جو برکت والا ہے | زیتون کا | نہ مشرق کی طرف ہو | اور نہ مغرب کی طرف | قریب ہے

مبارک درخت زیتون کا تیل جلایا جاتا ہے جو نہ مشرقی جانب (سے کسی آڑ میں) ہو اور نہ مغربی جانب۔ اس کا

زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِى

کہ اس کا تیل | روشن ہو جائے | اگرچہ نہ چھوا ہو اس کو | آگ نے | نور پر نور ہے | ہدایت دیتا ہے

تیل خود بخود جل اٹھنے کو ہے خواہ اسے آگ نہ بھی چھوئے، روشنی پر روشنی ہو رہی ہے، اللہ تعالیٰ جسے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۳) اور جنہیں نکاح کا سامان میسر نہ ہو وہ گناہ سے بچتے رہیں۔ یہاں تک کہ اللہ انہیں اپنے فضل سے مالدار اور شادی کے قابل کر دے اور جو غلام تمہاری ملکیت میں ہیں ان میں سے جو مکاتب بننا چاہیں یعنی کچھ روپیہ دے کر تم سے آزادی کی تحریر لینا چاہیں تو اگر تم ان میں کوئی بھلائی معلوم کرو کہ آزاد ہو کر فساد مثلاً چوری و بدکاری وغیرہ نہیں کریں گے تو انہیں مکاتب بنا دو اور جو مال تمہیں اللہ نے دے رکھا ہے اس میں سے انہیں آزادی حاصل کرنے کے لئے دے دو کہ وہ قید غلامی سے رہائی پا کر اپنی فلاح و بہبود کی کوشش کر سکیں اور اپنی کنیزوں کو جبکہ وہ پاکدامن رہنا چاہیں دنیاوی مال حاصل کرنے کے لئے بدکاری پر مجبور نہ کرو (یہ شرط عہد جاہلیت کے خاص رواج کے مطابق ذکر کی گئی ہے ورنہ خواتین کو گناہ کی اجازت دینا' ہر صورت میں حرام ہے' خواہ وہ خود چاہیں یا نہ چاہیں) اور جو کوئی ان کو مجبور کرے گا اللہ ان کے مجبور کئے جانے کے بعد بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔ انہیں بخش دے گا اور تم مجرم ٹھہرو گے اور حرام کمائی کا مال مصیبت کا باعث ہوگا۔

(۳۴) اور ہم نے آپؐ پر واضح احکام اور پہلی امتوں کے بعض احوال بذریعہ وحی نازل کئے ہیں تاکہ پرہیزگاروں کے لئے نصیحت اور عبرت ہو۔

افعال: تُكْرِهُوْا: تم زبردستی کرو' تم مجبور کرو' اِکْرَاہٌ سے مضارع۔ یُکْرِهْهُنَّ: جو ان کو مجبور کرے گا' مضارع مجزوم۔

اسماء: نِکَاحًا: مقدور نکاح' مصدر۔ بِغَآءِ: بدکاری' زناکاری۔ تَحَصُّنًا: پرہیزگاری' بچے رہنا' قید میں رہنا' مصدر۔ مُبَیِّنٰتٍ: کھلی ہوئی' واضح آیات' اسم فاعل۔

اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۭ
اللہ | اپنے نور کی طرف | جس کو چاہے | اور بیان کرتا ہے | اللہ | مثالیں | لوگوں کے لئے
چاہتا ہے اپنے نور کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے

وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝٣٥ فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ
اور اللہ | ہر چیز کو | خوب جانتا ہے | ان گھروں میں | کہ حکم دیا ہے | اللہ نے | کہ بلند کیا جائے | اور ذکر کیا جائے
اور اللہ تعالیٰ کو ہر بات کا علم ہے۔ ان گھروں (یعنی مسجدوں) میں کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ان کا ادب کیا جائے اور ان میں

فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝٣٦
اُن میں | نام اللہ کا | تسبیح کرتے ہیں | اس کی | ان میں | صبح | وشام
اس کا ذکر کیا جائے جن میں صبح و شام لوگ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ
(ایسے) لوگ | کہ نہیں غافل کرتی اُن کو | تجارت | اور نہ خرید وفروخت | اللہ کے ذکر سے | اور قائم کرنے سے
یسے لوگ، جن کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے نہ تجارت غافل کرتی ہے اور نہ خرید و فروخت اور نہ نماز قائم

الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاۗءِ الزَّكٰوةِ ۽ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ
نماز کے | اور ادا کرنے سے | زکوٰۃ کے | وہ ڈرتے رہتے ہیں | اس دن سے | کہ الٹ جائیں گے
کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے (کوئی چیز ان کو روکتی ہے) وہ اس دن سے ڈرتے ہیں

فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۝٣٧ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ
اس میں | دل | اور آنکھیں | تاکہ جزا دے ان کو | اللہ | بہتر
جس میں دل اور آنکھیں اُلٹ جائیں گے۔ تاکہ انہوں نے جو کچھ کیا ہے اس کا بہترین بدلہ

مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ
ان عملوں کی | جو وہ کرتے رہے | اور زیادہ دے ان کو | اپنے فضل سے | اور اللہ | رزق دیتا ہے
اللہ تعالیٰ ان کو دے اور اپنے فضل سے مزید بھی عنایت کرے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا

مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝٣٨ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۢ
جسے چاہے | بغیر حساب کے | اور جو کافر ہیں | ان کے اعمال | سراب کی طرح (ہیں)
ہے بے شمار روزی دیتا ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا اُن کے اعمال اس سراب کی مانند

بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَاۗءً ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ
ایک چٹیل میدان میں | کہ خیال کرتا ہے اس کو | پیاسا | پانی | یہاں تک کہ | جب آتا ہے اس کے پاس | تو نہیں پاتا (وہاں)
ہیں جو کسی چٹیل میدان میں ہو پیاسا آدمی اسے پانی خیال کرتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچتا ہے، تو وہاں کچھ بھی

شَيْـــًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ
کچھ (بھی) | اور پاتا ہے اللہ کو | وہاں | سو وہ پورا چکا دیتا ہے اس کو | اُس کا حساب | اور اللہ | بڑا جلد
نہیں پاتا اور وہاں اللہ (کے فیصلہ) کو پاتا ہے جو اس کا حساب (عمر) پورا کردیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بہت جلد

(٣۵) آسمانوں اور زمین کی روشنی اور رونق سب اللہ ہی کے نور سے ہے۔ کیونکہ سب کارخانۂ عالم ذات حق کے پرتو سے زندہ اور قائم ہے اور وہ ذات حق کا نور جس سے سارا عالم جگمگا رہا ہے اس کی ایک ادنیٰ سی مثال ایسی ہے کہ ایک دیوار کے طاق میں چراغ شیشہ کی قندیل میں رکھا ہے اور وہ شیشہ کی قندیل ایسی شفاف ہے گویا ایک چمکتا ہوا ستارہ ہے اور اس چراغ کو زیتون کے مبارک درخت کے تیل سے روشن کیا جائے جو نہ مشرق میں نہ مغرب میں۔ (یعنی زیتوں کا وہ درخت بھی ایسی نمایاں جگہ پر اُگا ہو کہ سارا دن اس پر سورج کی روشنی پڑتی رہے اور مشرق یا مغرب کی جانب سے اس پر دن کے کسی حصہ میں دیوار یا کوئی اور آڑ نہ ہو' جو اس کو کھلی دھوپ سے محروم رکھے ایسے درخت کا تیل ایسا شفاف ہوگا) ۔ کہ معلوم ہوتا ہے بے آگ لگائے ابھی خود بخود روشن ہو جائے گا۔ بس نور پر نور ہے۔ اللہ اپنے نور کی طرف ہدایت کرتا ہے جسے چاہے اور اللہ لوگوں کو حقائق و معاف سمجھانے کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے اور وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

(٣٦) وہ طاق اور روشنی ان مساجد میں یہ مثال اللہ کے نور کی ہے جو قرآن اور اسلام کی شکل میں بندوں کے دلوں اور سینوں کو پُر نور بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جن کی نسبت اللہ نے حکم دیا ہے کہ ان کا احترام کیا جائے اور ان میں اللہ کا نام لیا جائے ان میں اللہ کے بندے صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔

(٣٧) وہ ایسے برگزیدہ لوگ ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر اور نماز و زکوٰۃ ادا کرنے سے نہیں روکتی اور وہ قیامت کے دن سے ہمیشہ لرزاں و ترساں رہتے ہیں جس دن مخلوق کے دل دہشت اور خوف سے بے چین اور متغیر ہوں گے اور مختلف ہولناک مناظر دیکھنے میں آئیں گے۔

(٣٨) (اور اللہ کے عذاب سے خوف اور اللہ کی یاد اس لئے ضروری ہے) کہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا بہتر بدلہ دے اور اپنے فضل سے زیادہ انعام و عزت عطا فرمائے اور اللہ جسے چاہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

افعال: يَضِيۡٓءُ: وہ روشن ہو جائے' جل اٹھے' مضارع۔ يُوۡقَدُ: وہ روشن کیا جا رہا ہوگا' مضارع مجہول۔ تُرۡفَعَ: وہ بلند کی جائے' رَفۡعٌ سے مضارع مجہول۔ تَتَقَلَّبُ: وہ پھر جاتی ہے' جائے گی' وہ پلٹتی ہے' مضارع۔

اسماء: دُرِّيٌّ: درخشندہ' چمکتا ہوا۔ زُجَاجَةٌ: شیشہ۔ زَيۡتُوۡنَةٍ: درخت زیتون۔ زَيۡتُهَا: اس کا تیل' زیت یعنی زیتون کا تیل۔ شَرۡقِيَّةٍ: شرقی۔ كَوۡكَبٌ: ہر ستارہ' آنکھوں کی سفیدی' كَوَاكِبُ جمع۔ اَلۡمِصۡبَاحُ: چراغ' قندیل' اسم آر۔ مِشۡكٰوةٍ: چراغ رکھنے والا طاق۔ يَزِيۡدَ: وہ بڑھا دے' مضارع منصوب۔

الْحِسَابِ ﴿٣٩﴾ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ

حساب کرنے والا ہے | یا جیسے کہ اندھیرے ہیں | ایک گہرے دریا میں | کہ ڈھانپ رہی ہے اس کو | ایک موج | اس کے اوپر سے

حساب کرنے والا ہے۔ یا جیسا کہ گہرے سمندر میں اندھیرے ہوں جس پر لہر چھا رہی ہو اور اُس کے اُوپر ایک

مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ

ایک (اور) موج | اس کے اوپر ہے | ایک بادل | اندھیرے ہیں | ایک کے اُوپر ایک

اور لہر چلی آرہی ہو اور اس کے اوپر بادل ہو۔ گویا اوپر تلے اندھیرے ہی اندھیرے ہیں۔

اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ۗ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا

جب وہ نکالے | اپنا ہاتھ | تو نہ دیکھ سکے اس کو | اور جس کے لئے | نہیں بنایا | اللہ نے | (کوئی) نور

اگر انسان اپنا ہاتھ نکالے تو اسے (بھی) دیکھ نہ سکے اور جس کو اللہ تعالیٰ روشنی عطا نہ کرے

فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿٤٠﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

سو نہیں اُس کے لئے | (کوئی) نور | کیا نہیں دیکھا تو نے | کہ اللہ (ہی) کی | تسبیح کرتے ہیں | جو آسمانوں میں

تو اس کے لئے کوئی روشنی نہیں۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو کوئی آسمانوں میں اور زمین میں ہیں اور پر کھولے

وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ۭ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ

اور زمین میں ہیں | اور پرندے | پر پھیلائے ہوئے | ہر ایک نے | جان لی ہے | اپنی نماز

پرندے بھی سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے رہتے ہیں ہر ایک اپنی اپنی دُعا اور تسبیح کو

وَتَسْبِيْحَهٗ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٤١﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ

اور تسبیح اپنی | اور اللہ | خوب جانتا ہے | جو | وہ کرتے ہیں | اور اللہ (ہی) کے لئے ہے | بادشاہی

جانتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو ان کے سب اعمال معلوم ہیں۔ اور آسمانوں اور زمین کی

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿٤٢﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ

آسمانوں | اور زمین کی | اور اللہ کی طرف | لوٹ کر جانا ہے | کیا نہیں دیکھا تو نے | کہ اللہ (ہی) | چلاتا ہے

بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ہی بادلوں

سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ

بادل کو | پھر | اکٹھا کر دیتا ہے | اسے آپس میں | پھر کر دیتا ہے اس کو | تہہ بہ تہہ | پھر تو دیکھتا ہے (کہ) | بارش

کو چلاتا ہے پھر ان کو آپس میں ملا دیتا ہے پھر اس کو تہہ بہ تہہ کرتا ہے پھر تم دیکھتے ہو کہ اس سے

يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاۗءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا

نکلتی ہے | اس کے درمیان سے | اور وہ اتارتا ہے | آسمان سے | پہاڑوں جیسے (بادلوں) میں سے | جن میں ہوتے ہیں

پانی نکل کر برستا ہے اور بادلوں کے بڑے بڑے حصوں سے اولے برساتا

مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَاۗءُ

اولے | پس وہ برسا دیتا ہے | اسے | جس پر چاہے | اور اسے ہٹا دیتا ہے | جس سے | چاہے

ہے۔ تو جس پر چاہتا ہے اس کو گرا دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ہٹا دیتا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۹) اور جولوگ کافر ہیں ان کے اعمال ایسے بے کار ثابت ہوں گے جیسے ایک چٹیل میدان میں چمکتا ہوا ریت کا سراب جسے پیاسا آدمی پانی سمجھ کر اس کے پاس پہنچتا ہے لیکن وہاں اللہ (کے حکم) کے سوا اور کچھ بھی نہیں پاتا اپنے اعمال بد کے نتیجے میں اور ہلاک ہو جاتا ہے اور اللہ اس کے اعمال کا حساب چکا دیتا ہے اور وہ بڑی جلدی حساب کرنے والا ہے۔

(۴۰) یا ان کفار کے اعمال کی مثال ایسی ہے کہ ایک گہرے سمندر کی تہہ میں کوئی ڈوبا ہوا ہو اور اوپر سے ایک تو دریا کا اندھیرا پھر اس کے اوپر سے مسلسل طوفانی موجوں کے اندھیرے اور سطح سمندر اور اوپر نہایت سیاہ بادل کے اندھیرے ہوں کہ خود اپنا ہاتھ نکالے تو بھی دیکھ نہ سکے اور جسے اللہ نے بینائی عطا نہیں فرمائی بھلا اس کے لئے روشنی کہاں؟ غرض قیامت کے روز کفار اپنے جہل وکفر وشرک وظلم وسرکشی کے اندھیروں میں غرق ہوں گے۔ (یہ اندھیرے کفار کے دلوں پر پڑے ہوئے کفر وظلم کے پردوں کی مثال ہیں، جبکہ مومن کا دل ایسے روشن ہوتا ہے جیسے اوپر آیت ۳۵ میں روشن چراغ کا ذکر ہوا)

(۴۱) اے مخاطب! تُو نے دیکھ لیا ہے کہ جو مخلوقات آسمانوں اور زمین میں ہے اور خاص کر پرندے جو خلا میں پر پھیلائے اڑ رہے ہیں۔ وہ اپنے اپنے انداز میں سب اللہ ہی کی پاکی بیان کرتے ہیں اور ہر ایک مخلوق کو اپنی نماز اور تسبیح کا مخصوص طریقہ معلوم ہے اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

(۴۲) اور آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ ہی کی ہے اور اسی کی طرف سب کو قیامت کے روز لوٹ کر جانا ہے۔

افعال: وَفّٰىهُ: اس کو پورا دے دیا، ماضی معروف۔ يَغْشٰهُ: اس پر چھا رہی ہو، اس کو ڈھانک رہی ہو، مضارع۔ يَرٰىهَا: نہ دیکھ سکے اس کو، مضارع منفی۔ يَكَدْ: (دیکھنے کے) قریب بھی نہیں ہوتا، مضارع منفی۔

اسماء: ظَمْاٰنُ: پیاسا، تشنہ، صفت۔ قِيْعَةٍ: ہموار زمین، وسیع میدان۔ لُجِّيٍّ: بہت پانی والا دریا۔ مَوْجٌ: پانی کی پٹار، لہر، اَمْوَاجٌ جمع۔ صٰٓفّٰتٍ: پر باندھے، صف بستہ، اسم فاعل۔

يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿۴۳﴾ يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ

قریب ہے کہ | چمک | اس کی بجلی کی | لے جائے | آنکھوں (کے نور) کو | بدلتا ہے | اللہ | رات

اور اس بادل کی بجلی کی چمک تو گویا آنکھوں کو اُچکے لئے جاتی ہے اللہ تعالیٰ ہی رات اور دن کو

وَالنَّهَارَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ

اور دن کو | بیشک | اس میں | عبرت ہے | آنکھوں والوں کے لئے | اور اللہ (ہی) نے

بدلتا رہتا ہے بیشک اس بات میں سوجھ بوجھ رکھنے والوں کے لئے بڑی عبرت ہے اور اللہ تعالیٰ نے

خَلَقَ كُلَّ دَاۗبَّةٍ مِّنْ مَّاۗءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰي بَطْنِهٖ

پیدا کیا | ہر چلنے والا جاندار | پانی سے | سو بعض ان میں سے ہیں | جو چلتے ہیں | اپنے پیٹ کے بل

ہر (چلنے پھرنے والے) جانور کو پانی سے پیدا کیا ہے سو ان میں سے بعض ایسے ہیں جو پیٹ کے بل رینگتے ہیں۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰي رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ

اور ان میں سے بعض | جو چلتے ہیں | دو پاؤں پر | اور بعض ان میں سے | چلتے ہیں

اور بعض ایسے ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں اور کچھ ان میں سے

عَلٰٓي اَرْبَعٍ ۭ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾

چار (پاؤں) پر | پیدا کرتا ہے اللہ | جو چاہے | بیشک اللہ | ہر چیز پر | قادر ہے

چار پیروں پر چلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے۔

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ

بیشک | ہم نے اتاری ہیں | آیتیں | واضح | اور اللہ | ہدایت کرتا ہے | جسے | چاہے

یقیناً ہم نے واضح احکام نازل کئے۔ اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سیدھا

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۶﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ

سیدھے راستے کی طرف | اور وہ کہتے ہیں | ہم ایمان لائے | اللہ پر | اور رسول پر

راستہ دکھا دیتا ہے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے ہیں

وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ

اور ہم نے حکم مان لیا | پھر منہ پھیر لیتا ہے | ایک گروہ | ان میں سے | بعد | اس کے | اور نہیں

اور ہم نے حکم مانا پھر اس کے بعد ان میں سے ایک گروہ منہ پھیر لیتا ہے۔ اور یہ لوگ

اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ

وہ لوگ | ایماندار | اور جب | وہ بلائے جاتے ہیں | اللہ اور اس کے رسول کی طرف | کہ وہ فیصلہ کرے

(سرے سے) ایمان لانے والے ہی نہیں۔ اور جب ان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ ان

بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ

ان کے درمیان | تو کچھ لوگ | ان میں سے | منہ موڑ لیتے ہیں | اور اگر ہو | اُن کا | حق

کے درمیان فیصلہ کرے تو ان میں سے ایک فریق فوراً منہ موڑ لیتا ہے۔ اور اگر ان کا کسی پر کوئی حق بنتا ہو

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴۳) اور یہ بھی تجھے معلوم ہے کہ اللہ ہی بادلوں کو چلاتا پھران چھوٹے چھوٹے بادل کے ٹکڑوں کو اکٹھا کر کے تہ بہ تہ بھاری بادل بنا دیتا ہے پھر خدا کے حکم سے ان بادلوں میں سے بارش برستی ہے اور آسمان کے خلا میں جو پہاڑوں کی جسامت کے بادل معلق ہوتے ہیں ان میں سے وہ اولے برساتا ہے پھر جس پر خدا چاہے پڑتے ہیں اور جسے چاہے ان سے بچالیتا ہے اور ان بادلوں میں سے بجلی اس طرح چمکتی ہے کہ گویا ابھی آنکھوں کی بینائی کو اچک لے جائے۔

(۴۴) اور اللہ ہی رات اور دن کو بدلتا ہے۔ بلا شبہ اہل بصارت کے لئے اس میں عبرت ہے کہ اللہ قادر مطلق ہے جو چاہے سو کرے اس سے ہمیشہ ڈرتے رہنا چاہئے۔

(۴۵) اور زمین پر چلنے والے ہر ایک جاندار کو اللہ ہی نے پانی یا نطفہ سے پیدا کیا ہے سو بعض تو ان میں سے پیٹ کے بل رینگنے والے ہیں اور بعض دو پاؤں پر چلنے والے اور بعض چار پاؤں پر۔ اللہ جو چاہے پیدا کرتا ہے اور بیشک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۴٦) ہم نے بندوں کی ہدایت کے لئے واضح آیتیں نازل کی ہیں کہ وہ خدا کے احکام کو اچھی طرح سمجھ لیں اور اللہ جسے چاہے سیدھے راستہ (اسلام) کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔

(۴۷) اور منافقین زبان سے تو اقرار کرتے ہیں کہ ہم اللہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ہیں اور ہم نے اس کا ہر حکم مان لیا ہے لیکن اس کے بعد ان میں سے بعض لوگ حق سے منہ موڑ لیتے ہیں دراصل وہ مومن ہی نہیں ہوتے۔

(۴۸) اور جب ان منافقین کو ان کے باہمی جھگڑوں کے فیصلہ کے لئے اللہ ورسول کی طرف بلایا جاتا ہے تو بعض ان میں سے اس کے حکم سے منہ موڑتے ہیں۔

افعال: یُؤَلِّفُ: وہ ملا دیتا ہے، اکٹھا کر دیتا ہے، مضارع معروف۔ دُعُوۡٓا: انہیں بلایا گیا، پکارا گیا، دُعَآءٌ سے ماضی مجہول۔

اسماء: بَرَدٍ: اولے۔ رُکَامًا: تو بر تو، تہ بتہ۔ وَدۡقَ: بارش، سخت بارش۔ بَرۡقِهٖ: اس کی بجلی۔ بَطۡنِهٖ: اس کا پیٹ۔ رِجۡلَیۡنِ: دو پیر، دو پاؤں، رِجۡلٌ کا تثنیہ۔ سَنَا: چمکدار روشنی۔

اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ۭ بَلْ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (٥٠) اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (٥١) وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ۝ (٥٢) وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَىِٕنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۭ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ (٥٣) قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ۭ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ

يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ۝ (٤٩) اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا

تو آتے ہیں | آپ کی طرف | فرمانبردار ہوکر | کیا ان کے دلوں میں | مرض ہے | یا وہ شک میں پڑے ہیں

تو آپ کی طرف سر جھکائے چلے آتے ہیں۔ کیا اُن کے دلوں میں مرض ہے یا شک میں پڑے ہیں

اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ۭ بَلْ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ

یا وہ ڈرتے ہیں | کہ ظلم کرے گا | اللہ | ان پر | اور اس کا رسول | بلکہ وہی ہیں

یا اس بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ان پر ظلم نہ کرے۔ ایسا نہیں بلکہ وہ خود

الظّٰلِمُوْنَ ۝ (٥٠) اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

ظالم | بلاشبہ | ہے | کہنا | مؤمنوں کا | جب انہیں بلایا جاتا ہے | اللہ اور اس کے رسول کی طرف

ظالم ہیں۔ جب مؤمنوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جائے کہ ان کے

لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ

کہ وہ فیصلہ کرے | ان کے درمیان | تو وہ کہتے ہیں | ہم نے سُن لیا | اور ہم نے مان لیا | اور وہی ہیں

درمیان فیصلہ کریں تو ان کی بات فقط یہ ہوتی ہے کہ ہم نے سن لیا اور مان لیا' اور یہی لوگ

الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (٥١) وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ

فلاح پانے والے | اور جو | حکم مانے اللہ | اور اس کے رسول کا | اور ڈرے | اللہ سے | اور تقویٰ اختیار کرے

فلاح پانے والے ہیں۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا اور تقویٰ اختیار

فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ۝ (٥٢) وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ

سو وہی ہیں | کامیاب ہونے والے | اور وہ قسمیں کھاتے ہیں | اللہ کی | پختہ | قسمیں

کرے گا تو ایسے ہی لوگ کامیاب ہوں گے۔ اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی سخت قسمیں کھائیں کہ اگر

لَىِٕنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۭ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ

کہ اگر آپ حکم دیں ان کو | تو نکلیں گے (جہاد کو) | کہہ دیجئے | قسمیں نہ کھاؤ | (تمہاری) فرمانبرداری | ظاہر ہے

آپ انہیں حکم دیں تو وہ ضرور (جہاد کے لئے گھروں سے) نکل کھڑے ہوں گے۔ ان سے کہہ دیجئے قسمیں مت کھاؤ۔ فرمانبرداری تو خود

اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ (٥٣) قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا

بیشک اللہ | خوب واقف ہے | اس سے جو تم کرتے ہو | کہہ دیجئے | حکم مانو اللہ کا | اور حکم مانو

ہی ظاہر ہو جاتی ہے بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔ کہہ دیجئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی

الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ

رسول کا | اگر تم پھر گئے | تو اس (رسول) کے ذمے ہے | جو اس پر | بوجھ رکھا گیا | اور تمہارے ذمہ ہے

فرمانبرداری کرو' پھر اگر تم منہ پھیر لو گے تو ان کے ذمہ تو (تبلیغ کا) بوجھ ہے اور تم اپنے بوجھ

مَّا حُمِّلْتُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ۭ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ

جو | تم پر (بوجھ) رکھا گیا | اور اگر تم اس کا حکم مانو گے | تو ہدایت پاؤ گے | اور نہیں ہے | رسول کے ذمے

کے خود ذمہ دار ہو اور اگر ان کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور رسول کے ذمہ تو صرف واضح طور

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۹) اور اگر ان کو یہ اندازہ ہو کہ آپ کا فیصلہ انہی کے حق میں ہوگا تو فوراً آپؐ کی خدمت میں فرمانبردار بن کر حاضر ہو جاتے ہیں۔

(۵۰) دراصل بات یہ ہے کہ ان کے دلوں میں کفر و نفاق کا مرض ہے یا وہ دین حق کے متعلق غیر مستقل مزاج ہیں یا انہیں خیال ہے کہ اللہ و رسول فیصلہ میں ان پر ظلم کریں گے اس لئے اللہ و رسول کی طرف آنے سے انکار کرتے ہیں لیکن اصل بات یہ نہیں بلکہ وہ خود ہی ظالم ہیں اور عدل و انصاف سے بھاگتے ہیں۔

(۵۱) اور جب مسلمانوں کو کسی جھگڑے کے فیصلہ کے لئے اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلایا جاتا ہے تو وہ یہی کہتے ہیں کہ ہم نے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا حکم توجہ سے سن لیا اور دل سے حق مان لیا اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔

(۵۲) اور جو شخص اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم دل سے مان کر خدا کے غضب سے ڈرتا اور اس کی نافرمانی سے بچتا رہے وہی لوگ کامیاب ہیں۔

(۵۳) اور وہ منافقین پختہ قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ اگر آپؐ حکم دیں گے تو فوراً گھر بار چھوڑ کر اللہ کی راہ میں مال و جان قربان کر دیں گے۔ آپؐ ان سے کہہ دیجئے کہ ایسی لمبی چوڑی قسمیں کھانے کی ضرورت نہیں۔ صرف سچی فرمانبرداری کی ضرورت ہے اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ کو خوب معلوم ہے۔

افعال: اِرۡتَابُوۡا: وہ شک میں پڑے' ماضی کا صیغہ۔ یَتَّقۡہِ: اللہ سے ڈرنا' ڈرے گا' مضارع مجزوم۔ یَحِیۡفَ: ظلم کرے گا' مضارع۔ یَخۡرُجُنَّ: وہ ضرور ہی نکلیں گے' مضارع بانون تاکید۔

اسماء: مُذۡعِنِیۡنَ: اطاعت کرنے والے' فرمانبردار' اسم فاعل۔ مَعۡرُوۡفَۃٌ: پسندیدہ' اسم مفعول۔

اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٥٤﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ

مگر صرف | پہنچا دینا | صاف صاف | وعدہ کیا ہے | اللہ نے | اُن لوگوں سے | جو ایمان لائے | تم میں سے

پر پیغام حق کو پہنچا دینا ہے تم میں سے ان لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائے اور نیک عمل

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ

اور عمل کئے | نیک | کہ ضرور انہیں خلافت دے گا | زمین میں | جیسا کہ | اس نے خلافت دی

کرتے رہے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ انہیں اسی طرح دُنیا کی خلافت عطا کرے گا جس طرح اس نے اُن

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ

اُن کو جو | پہلے ہو گزرے اُن سے | اور مضبوط کردے گا | ان کے لئے | ان کا دین | جو | اس نے پسند کیا | ان کے لئے

لوگوں کو خلافت عطا کی تھی' جو اُن سے پہلے تھے۔ اور جس دین کو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا ہے اسے اُن کے لئے قائم

وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ

اور بدلہ دے گا ان کو | ان کے خوف کے بعد | امن | وہ عبادت کریں گے میری | نہیں شریک ٹھہرائیں گے

کردے گا اور ان کے خوف کو امن و راحت سے تبدیل کردے گا وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی

بِيْ شَيْئًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٥٥﴾

میرے ساتھ | (کسی) چیز کو | اور جو ناشکری کرے گا | اس کے بعد | پس وہی ہیں | نافرمان

کو شریک نہ ٹھہرائیں گے اور جو کوئی اس کے بعد بھی کفر اختیار کرے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٥٦﴾

اور قائم رکھو | نماز | اور ادا کرو زکوٰۃ | اور حکم مانو | رسول کا | تاکہ تم پر | رحم کیا جائے

اور (اے مسلمانو!) نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ

خیال نہ کیجئے | ان کو جو کافر ہیں | عاجز کرنے والے | زمین میں | اور ان کا ٹھکانہ | دوزخ ہے

یہ نہ سمجھو کہ کافر (ہمیں) زمین میں مغلوب کردیں گے۔ اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے

وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٥٧﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ

اور وہ بہت بری (جگہ) ہے | لوٹ کر جانے کی | اے ایمان والو! | اجازت لیا کریں تم سے | وہ (غلام) جو

اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔ اے ایمان والو! چاہئے کہ تمہارے لونڈی غلام (اور نوکر چاکر)

مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ

تمہارے مملوک ہیں | اور وہ (لڑکے) جو | نہیں پہنچے | حد بلوغ کو | تم میں سے | تین اوقات میں

جو تمہارے قبضہ میں ہیں اور وہ بھی جو تم میں ابھی بالغ نہیں ہوئے' تمہارے پاس آنے سے پہلے تین اوقات میں اجازت طلب

مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ

پہلے | نماز فجر سے | اور جس وقت | تم اتار کر رکھتے ہو | اپنے کپڑے | ظہر کے وقت

کر لیا کریں' نماز فجر سے پہلے اور دوپہر کے وقت جبکہ تم اپنے کپڑے اُتار کر آرام کیا کرتے ہو

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۴) آپ کہہ دیجئے تم پر لازم ہے کہ تم اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانو اور اگر تم نہ مانو گے تو ہمارے رسولؐ کے ذمے تو حق کی تبلیغ ہی ہے اور تم لوگوں کے ذمے اس کی اطاعت' اور اگر تم ان کا حکم مانو گے تو راہ حق کی ہدایت پاؤ گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمے تو حق کو واضح کر کے پہنچا دینا ہے اور بس۔

(۵۵) تم میں سے جو لوگ سچے مومن ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں اللہ نے انہیں دنیا میں خلافت اور حکومت عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو اس نے حکومت اور خلافت دی تھی اور ان کے لئے ان کا دین (اسلام) جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے مضبوط اور قائم کر دے گا اور ان کے خوف کو امن سے تبدیل کر دے گا وہ مومنین اسی اللہ کی عبادت کریں گے اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں گے اور جو شخص نعمت حاصل ہونے کے بعد اس کی ناشکری کرے گا سو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں۔ اور یہ وعدہ صحابہ کرام کی زندگی ہی میں پورا ہوا کہ جن کو ہجرت وطن پر مجبور کیا گیا تھا وہ کرۂ ارض کے بہترین حاکم اور خلفاء ٹھہرے۔

(۵۶) مسلمانو! نماز باقاعدہ پڑھتے رہو اور زکوٰۃ ادا کیا کرو اور اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمیشہ حکم مانو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

(۵۷) آپ یہ خیال نہ فرمائیں کہ کفار دنیا میں عذاب الٰہی سے بچ رہیں گے اور اللہ انہیں پکڑ نہ سکے گا۔ نہیں! وہ انہیں ضرور پکڑے گا اور عذاب دے گا اور ان کا آخری ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔

انعال: حُمِّلَ: پسندیدہ' اسم مفعول۔ اِسْتَخْلَفَ: اس نے حاکم کیا' اس نے خلیفہ بنایا' ماضی کا صیغہ۔ يُبَدِّلَنَّهُمْ: (وہ) ان کو ضرور ہی بدلہ میں دے گا' (مضارع)۔ يُمَكِّنَنَّ: وہ ضرور ہی جمائے گا' مضارع با نون تاکید ثقیلہ۔

وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ

اور بعد | نمازِ عشاء کے | تین | پردہ (کے وقت) ہیں | تمہارے لئے | نہ تم پر ہے

اور عشاء کی نماز کے بعد۔ تمہارے لئے یہ تین وقت پردے کے ہیں۔ ان اوقات کے سوا

وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ

اور نہ ان پر | (کچھ) گناہ | ان (اوقات) کے بعد | (کثرت سے) گھومتے رہتے ہیں | تم پر | بعض تم میں سے

(ان کے بغیر اجازت آنے جانے میں) نہ تمہیں کچھ گناہ ہے نہ انہیں کہ (کام کاج کے لئے تم) ایک دوسرے کے پاس آیا جایا کرتے ہو

عَلٰى بَعْضٍ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

بعض پر | اسی طرح | بیان کرتا ہے | اللہ | تمہارے لئے | آیتیں | اور اللہ | جاننے والا

اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنے احکام کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ علم

حَكِيْمٌ ﴿۵۸﴾ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا

حکمت والا ہے | اور جب پہنچ جائیں | لڑکے | تم میں سے | سن بلوغ کو | تو چاہئے کہ وہ اجازت لیں

اور حکمت والا ہے۔ اور جب تمہارے لڑکے بالغ ہوجائیں تو چاہئے کہ وہ بھی اجازت

كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ

جیسا کہ | اجازت لیتے تھے | وہ جو | ان سے پہلے ہوئے | اسی طرح | کھول کر بیان کرتا ہے | اللہ

طلب کیا کریں، جس طرح ان سے بڑے لوگ اجازت لیتے آئے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنے احکام

لَكُمْ اٰيٰتِهٖ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۹﴾ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ

تمہارے لئے | اپنی آیتیں | اور اللہ | جاننے والا | حکمت والا ہے | اور (گھر میں) بیٹھنے والی | عورتیں

وضاحت کے ساتھ بیان کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ علم اور حکمت والا ہے۔ اور بڑی بوڑھی عورتیں

الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ

جو | نہیں توقع رکھتیں | نکاح کی | سو نہیں | ان پر | (کوئی) گناہ | کہ وہ اُتار دیں

جن کو نکاح کی آرزو نہیں رہی، اگر اپنے اضافی کپڑے نہ پہنے رہیں تو ان

ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۢ بِزِيْنَةٍ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ

اپنے (اضافی) کپڑے | کہ ظاہر نہ کرتی ہوں | اپنی زیب وزینت کو | اگر احتیاط کریں | تو بہتر ہے

پر کوئی گناہ نہیں، بشرطیکہ وہ اپنی زینت کے مقامات کو ظاہر نہ کریں اور اگر وہ (معمر عورتیں بھی) احتیاط کریں تو

لَّهُنَّ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۶۰﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ

ان کے لئے | اور اللہ | سننے والا | جاننے والا ہے | نہ تو | اندھے پر | (کوئی) گناہ ہے

ان کے لئے بہت بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ نہ اندھے کے لئے کچھ مضائقہ ہے

وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا

اور نہ | لنگڑے پر | کوئی گناہ | اور نہ | بیمار پر | (کوئی) گناہ ہے | اور نہ

اور نہ لنگڑے لولے اور بیمار کے لئے کوئی مضائقہ کی بات ہے اور نہ خود

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۵۸) مسلمانو! جو غلام تمہاری ملکیت میں ہیں اور لڑکے جو ابھی بالغ نہیں ہوئے۔ وہ تم سے دن رات کے تین اوقات میں اجازت لے کر گھر کے اندر آیا کریں۔ (۱) صبح کی نماز سے پہلے اور (۲) ظہر کے وقت جب تم کپڑے اتار کر رکھ دیتے ہو (۳) اور نماز عشا کے بعد کیونکہ یہ تینوں اوقات تمہارے پردے کے ہیں ان اوقات کے بعد ان کے تمہارے پاس آنے میں نہ ان پر کوئی گناہ ہے اور نہ تم پر۔ کیونکہ وہ اکثر تمہارے پاس آتے جاتے رہتے ہیں۔ بس اسی طرح اللہ اپنے احکام تم سے کھول کر بیان کرتا ہے۔ اور وہ سب کچھ جانتا حکمت والا ہے۔

(۵۹) اور جب تمہارے لڑکے بالغ ہونے کی عمر کو پہنچ جائیں تو ان کو چاہئے کہ وہ تم سے اجازت لے کر ان اوقات میں تمہارے پاس آیا کریں جیسا کہ اجازت لیتے ہیں وہ لوگ جو ان سے پہلے بالغ ہو چکے پس اسی طرح اللہ اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے کہ تم اچھی طرح سے خدا کے احکام سمجھ سکو۔ اور وہ سب کچھ جانتا حکمت والا ہے۔

(۶۰) اور جو بوڑھی عورتیں گھروں میں بیٹھی رہتی ہیں اور جو بڑھاپے کی بناء پر نکاح کی امید نہیں رکھتیں ان پر اپنی اوڑھنیاں (کپڑوں کے اوپر کی چادریں) اتارنے میں کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ اپنی سجاوٹ کو ظاہر کرنا نہ چاہتی ہوں اور اوڑھنیاں اتارنے سے وہ بھی پرہیز کریں تو ان کے لئے اور بھی بہتر ہے اور اللہ سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

افعال: یَبْلُغُوْا: نہیں پہنچے، بالغ نہیں ہوئے، مضارع منفی بمعنی ماضی بُلُوْغٌ سے۔ یَسْتَاْذِنُکُمْ: تم سے اجازت لے لیا کریں، امر۔ یَسْتَعْفِفْنَ: ان کا بچا رہنا، مضارع۔ یَّضَعْنَ: وہ اتار دیں، مضارع منصوب۔

اسماء: ثِیَابَکُمْ: تمہارے کپڑے، تمہاری پوشاک۔ ظَهِیْرَةِ: دوپہر، وقت ظہر۔ عَوْرٰتٍ: چھپی باتیں، پردہ کی باتیں۔ مَرّٰتٍ: چند بار، بہت بار، مَرَّةٌ واحد۔ اَطْفَالُ: لڑکے، طِفْلٌ کی جمع۔ حُلُمَ: بلوغ، عقل۔ طَوّٰفُوْنَ: بہت پھرتے رہنے والے، بہت زیادہ چکر کاٹنے والے۔ اَلْقَوَاعِدُ: عمر رسیدہ عورتیں جو قابل نکاح نہ ہوں۔ مُتَبَرِّجٰتٍ: مردوں کو اپنا بناؤ سنگار دکھانے والی عورتیں، اسم فاعل۔

عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ

خود تم پر | کہ تم کھاؤ | اپنے گھروں سے | یا گھروں (سے) | اپنے باپوں کے

تمہیں (کوئی رکاوٹ ہے) کہ تم اپنے گھروں سے یا اپنے باپ یا اپنی

اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ

یا گھروں (سے) | اپنی ماؤں کے | یا گھروں (سے) | اپنے بھائیوں کے | یا گھروں (سے) | اپنی بہنوں کے

ماں کے گھروں سے کھانا کھاؤ یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے

اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ

یا گھروں (سے) | اپنے چچوں کے | یا گھروں (سے) | اپنی پھوپھیوں کے | یا گھروں (سے) | اپنے ماموؤں کے

یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے

اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ

یا گھروں (سے) | اپنی خالاؤں کے | یا اس کے یہاں سے | کہ تمہارے قبضہ میں ہیں | اس کی کنجیاں | یا اپنے دوست کے یہاں سے

یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا ان گھروں سے جن کی چابیاں تمہارے قبضے میں ہوں یا اپنے دوستوں کے گھروں سے (کھانا کھالو)

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ

نہیں ہے تم پر | (کوئی) گناہ | کہ تم کھاؤ | سب مل کر | یا علیحدہ علیحدہ | پس جب | تم داخل ہوا کرو

اس میں (بھی) تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم سب مل کر کھاؤ یا جدا جدا پھر جب گھروں میں داخل ہونے لگو

بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ

گھروں میں | تو سلام کیا کرو | اپنے لوگوں کو | دعائے خیر | اللہ کے ہاں سے | بابرکت | پاکیزہ ہے

تو اپنے لوگوں کو سلام کرلیا کرو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارک اور پاکیزہ تحفہ ہے

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ

اسی طرح | کھول کر بیان کرتا ہے اللہ | تمہارے لئے | آیتیں | تاکہ تم | سمجھ لو | بلاشبہ | مؤمن لوگ تو وہ ہیں

اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنے احکام کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھو (سچ) مؤمن تو بس وہی

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ

جو | ایمان لائے | اللہ | اور اس کے رسول پر | اور جب وہ ہوتے ہیں | اس کے ساتھ | کسی ایسے کام پر

لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور جب ان کے پاس کسی ایسے موقع پر جمع ہوتے ہیں

جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ

جو اجتماعی ہو | تو وہ نہیں جاتے | جب تک کہ | اجازت نہ لے لیں آپؐ سے | بیشک جو لوگ | اجازت مانگتے ہیں آپ سے

جو اجتماعی ہو تو آپؐ سے پوچھے بغیر واپس نہیں چلے جاتے (اے پیغمبر!) جو لوگ آپؐ سے اجازت طلب کرکے جاتے ہیں

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ

وہی لوگ ہیں | جو | ایمان لاتے ہیں | اللہ پر | اور اس کے رسول پر | پس جب | وہ اجازت طلب کریں آپ سے

یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں۔ پس جب وہ اپنے کسی کام

(۶۱) حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں: کہ جب صحابہ کرامؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کے نکلتے تو اپنے گھروں کی کنجیاں معذور افراد جیسے اندھے' لنگڑے اور مریض صحابہ کے حوالے کر جاتے' جو جہاد میں شریک نہیں ہو سکتے تھے' یا اپنے گھر اپنے رشتہ داروں کے حوالے کر جاتے اور کہہ دیتے کہ ضرورت کے وقت گھروں میں موجود خوراک وغیرہ استعمال کر سکتے ہو۔ پھر بھی یہ لوگ سوچتے کہ شاید یہ کھانا جائز نہ ہو۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی کہ معذور افراد پر ایسی کوئی پابندی نہیں۔ اس کے ساتھ ہی اپنے قریبی اہل خانہ' دوستوں وغیرہ کے گھر ان کی خوشی سے کھانا کھانے کی اجازت دی گئی۔ نیز اسلام نے مل بیٹھ کر کھانے کی فضیلت بتائی تو بعض لوگوں کو علیحدہ علیحدہ کھانا' گناہ معلوم ہوا۔ ان تمام صورتوں کی اس آیت کریمہ میں اجازت دی گئی۔ چنانچہ ارشاد فرمایا: اور اندھے' لنگڑے' بیمار اور تم سب مسلمانوں پر اپنے گھروں سے یا اپنے ماں باپ یا بھائی یا بہنوں یا چچوں یا پھوپھیوں یا ماموں یا خالاؤں یا ان کے گھروں سے حسب ضرورت کھانا کھا سکتے ہو جن کے تم ذمہ دار ہو اور ان کی کنجیاں تمہارے ہاتھ میں دی گئی ہیں (جیسے خادم' چوکیدار' کارکن وغیرہ کی حیثیت سے) یا اپنے دوستوں کے گھروں سے کھانے میں کوئی گناہ نہیں ایسے ہی تم سب کے مل کر یا علیحدہ علیحدہ کھانے میں کوئی گناہ نہیں پس جب تم ایک دوسرے کے گھر میں داخل ہوا کرو تو گھر والوں کو سلام کیا کرو۔ اللہ کی جناب سے برکت والی' پاکیزہ' زندگی کی سلامتی کی دعا کرتے ہوئے۔ اللہ اسی طرح تمہارے لئے اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم احکام کو خوب سمجھ لو۔

اسماء: اِخْوٰنِكُمْ: تمہاری بہنیں اُخْتٌ کی جمع۔ اَخْوٰلِكُمْ: تمہارے ماموں' خَالٌ کی جمع۔ اَعْمٰمِكُمْ: تمہارے چچا' تمہارے تایا' اعمام عَمٌّ کی جمع۔ عَمّٰتِكُمْ: تمہاری پھوپھیاں۔ مُبٰرَكَةً: خیر و برکت والا' اسم مفعول۔ مَفَاتِحَهٗ: اس کی کنجیاں یا خزانے۔

لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ

اپنے کسی کام کے لئے | تو اجازت دے دیں | جسے | آپ چاہیں | ان میں سے | اور مغفرت طلب کریں

کے لئے آپ سے اجازت طلب کریں تو ان میں سے جسے آپ چاہیں اجازت دے دیں اور اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے

لَهُمُ اللّٰهَ ۖ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۶۲﴾ لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ

اُن کے لئے | اللہ (سے) | بیشک اللہ | بخشنے والا | رحم والا ہے | تم نہ بناؤ | بلانا

مغفرت کی دعا کیجئے بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے۔ (مومنو!) تم رسول کا بلانا یوں (معمولی) نہ

الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ۚ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِينَ

رسول کا | اپنے درمیان | جیسا کہ بلانا ہے | تمہارا ایک دوسرے کو | یقیناً جانتا ہے اللہ | ان کو جو

سمجھو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جانتا

يَتَسَلَّلُونَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ

کھسک جاتے ہیں | تم میں سے | نظر بچا کر | پس ڈرنا چاہئے | ان کو جو | مخالفت کرتے ہیں | اس کے حکم کی

ہے جو تم میں سے آنکھ بچا کر چل دیتے ہیں۔ تو وہ لوگ جو (رسول) کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اس بات سے

أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۶۳﴾ أَلَا

کہ پہنچے ان کو | مصیبت | یا پہنچے ان کو | عذاب | دردناک | سن لو

ڈرنا چاہئے کہ ان پر کوئی آفت آجائے یا ان کو دردناک عذاب پہنچے۔

إِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ قَدْ يَعْلَمُ

بلاشبہ اللہ ہی کا ہے | جو کچھ | آسمانوں میں | اور زمین (میں ہے) | وہ ضرور جانتا ہے

بیشک اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے۔ وہ جانتا ہے

مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ ۖ وَيَوْمَ يُرْجَعُونَ إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ

جس (حال) میں تم ہو | اور جس دن | وہ لوٹائے جائیں گے | اس کی طرف | پھر وہ انہیں بتائے گا

جس (حال) میں تم ہو اور اس دن کو جب اس کی طرف وہ لوٹائے جائیں گے پھر وہ انہیں بتائے گا

بِمَا عَمِلُوا ۗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۶۴﴾ ع

جو کچھ | انہوں نے کیا | اور اللہ | ہر چیز کو | جاننے والا ہے

جو کچھ انہوں نے کیا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

سُورَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعٌ وَسَبْعُونَ آيَةً وَسِتُّ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

سورہ فرقان مکہ میں نازل ہوئی اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | ستتر آیتیں اور چھ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تَبٰرَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعٰلَمِينَ

بڑا ہی بابرکت ہے | وہ جسے | نازل کیا | حق و باطل میں فرق کرنیوالا (قرآن) | اپنے بندے پر | تاکہ وہ ہو | عالموں کے لئے

وہ اللہ بہت ہی بابرکت ہے جس نے اپنے بندے (محمدؐ) پر قرآن نازل فرمایا تاکہ وہ سارے جہانوں کے لئے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۲) بلاشبہ سچے مومن وہ لوگ ہیں جو سچے دل سے اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے۔ اور جب وہ آپؐ کے ساتھ کسی ایسے ملی و اجتماعی کام میں مصروف ہوں جس میں سب کا جمع ہونا ضروری ہے تو جب تک وہ آپؐ سے اجازت نہ لے لیں وہاں سے ہلتے نہیں بیشک جو لوگ آپؐ سے بوقت ضرورت اجازت طلب کرتے ہیں صحیح معنوں میں اللہ و رسول پر ایمان رکھنے والے وہی ہیں۔ پس جب وہ آپ سے کسی ضروری کام کے لئے اجازت طلب کریں تو ان میں سے جس کو آپؐ چاہیں اجازت دے دیں اور اللہ سے ان کے حق میں بخشش طلب کریں بیشک اللہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

(۶۳) مسلمانو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح نہ بلایا کرو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کو عام طور سے بلاتے ہو بلکہ نہایت ادب و احترام سے بات کیا کرو اور حضور کی خدمت میں حاضر ہونے سے بچنے کے لئے بہانے نہ بنایا کرو اور جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے آنکھ بچا کر چپکے سے چلے جاتے ہیں اللہ انہیں خوب جانتا ہے پس جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ ان پر دنیا ہی میں کوئی مصیبت آ پڑے یا آخرت میں سخت عذاب ہو۔

(۶۴) خوب سن لو کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں موجود ہے۔ سب کا مالک و مختار اللہ ہی ہے اور جس حال میں تم ہو اللہ اسے بھی خوب جانتا ہے اور جس روز (قیامت میں) سب لوگ اعمال کی پوچھ گچھ کے لئے اس کے حضور میں لائے جائیں گے تو وہ انہیں ان کے سب اعمال سے خبردار کر دے گا اور وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

افعال: يُخَالِفُوْنَ: جو مخالفت کرتے ہیں، مضارع۔ يَتَسَلَّلُوْنَ: وہ کھسک جاتے ہیں، مضارع۔ يَحْذَرِ: ڈریں، ان کو ڈرنا چاہئے، امر۔

اسماء: شَاْنِهِمْ: ان کا کام، ان کا معاملہ۔ لِوَاذًا: آڑ لے کر چپکے سے سرک جانا، چھپ جانا۔

نَذِيْرَا ۙ ﴿١﴾ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ

ڈرانے والا | وہ ذات | جس کے لئے | حکومت ہے | آسمانوں | اور زمین کی | اور نہیں ہے اس کی

(عذاب سے) ڈرانے والا ہو۔ وہی اللہ کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اُسی کی ہے اور اس نے (کسی کو) بیٹا

وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ

کوئی اولاد | اور نہیں ہے | اس کا | کوئی شریک | حکومت میں | اور اس نے پیدا کی | ہر ایک چیز

نہیں بنایا اور جس کا بادشاہت میں کوئی شریک نہیں اور جس نے ہر چیز کو پیدا کیا

فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ﴿٢﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ

پھر اندازہ کیا اُس کا | ایک اندازہ | اور انہوں نے بنالئے | اس کے سوا | کئی معبود | جو نہیں پیدا کرتے

پھر اس کا ایک (مناسب) اندازہ مقرر کیا۔ اور لوگوں نے اس کے سوا ایسے معبود بنالئے جو کوئی چیز بھی

شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا

کچھ (بھی) | اور وہ | (خود) پیدا کئے جاتے ہیں | اور وہ اختیار نہیں رکھتے | اپنے لئے | کسی نقصان کا | اور نہ کسی نفع کا

پیدا نہیں کرسکتے بلکہ وہ خود پیدا کئے گئے ہیں اور وہ اپنے لئے نقصان اور نفع کا کچھ اختیار نہیں رکھتے

وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ﴿٣﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ

اور نہ وہ اختیار رکھتے ہیں | کسی موت کا | اور نہ زندگی کا | اور نہ پھر اٹھنے کا | اور کہتے ہیں | وہ لوگ جو

اور نہ وہ موت کا' اور نہ زندگی کا اور نہ پھر (جی) اٹھنے کا اختیار رکھتے ہیں۔ اور کافر کہتے ہیں کہ

كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ

کافر ہیں | کہ نہیں یہ (قرآن) | مگر جھوٹ | جو اس نے گھڑ لیا ہے | اور مدد کی ہے اس کی | اُس پر

یہ (قرآن) من گھڑت باتیں ہیں جو اُس (رسول) نے بنالی ہیں اور اس میں دوسرے لوگوں نے

قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۛ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ﴿٤﴾ وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ

دوسرے لوگوں نے | پس وہ اُتر آئے | ظلم | اور جھوٹ (پر) | اور وہ کہتے ہیں | کہ یہ کہانیاں ہیں

اس کی مدد کی ہے' یہ لوگ (ایسا کہنے سے) ظلم اور جھوٹ پر (اتر) آئے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ پہلے لوگوں

الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٥﴾ قُلْ اَنْزَلَهُ

پہلے لوگوں کی | جو اس نے لکھ لی ہیں | سو وہی | لکھوائی جاتی ہیں اس کے پاس | صبح | اور شام | کہہ دیجئے | نازل کیا اُس کو

کی کہانیاں ہیں جس کو اُس نے لکھ رکھا ہے اور وہ صبح و شام پڑھ پڑھ کر اسے سنائی جاتی ہیں۔ آپؐ فرما دیں اس

الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

جو | جانتا ہے | راز | آسمانوں | اور زمین کے | بلاشبہ وہ | ہے

(قرآن) کو نازل کیا ہے اس نے جو آسمانوں اور زمین کے راز جانتا ہے۔ بیشک وہ

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٦﴾ وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ

بڑا بخشنے والا | رحم والا | اور وہ کہتے ہیں | کیا ہوا اس رسول کو کہ | کھاتا ہے | کھانا

بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔ اور کہتے ہیں یہ کیسا رسول ہے (جو) کھانا کھاتا ہے

سورۂ الفرقان

اس سورۃ کے شروع میں قرآن کے نزول کا ذکر ہے جو سچ اور جھوٹ میں فرق ظاہر کرنے والا ہے۔اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) وہ خدا بڑا ہی بابرکت ہے جس نے اپنے کامل بندے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حق و باطل میں فرق کرنے والی کتاب (قرآن) نازل کی تاکہ دنیا والوں کو اللہ کے احکام کی خلاف ورزی سے ڈرائے۔

(۲) وہ اللہ جو آسمانوں اور زمین کا حاکم مطلق ہے نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ عالم کی حکومت میں کوئی اس کا شریک ہے۔ اسی نے ہر ایک چیز کو پیدا کیا پھر اس کا پورا پورا اندازہ مقرر کر دیا کہ وہ اپنے خواص وافعال کے اظہار میں اپنی فطری حدود سے باہر نہیں جاسکتی۔

(۳) اور ان مشرکین نے اللہ کے سوا معبود بنا رکھے ہیں جو کچھ پیدا نہیں کر سکتے بلکہ خود اللہ کی مخلوق ہیں نہ وہ اپنے نفع و نقصان کے مالک ہیں اور نہ انہیں اپنی موت و زندگی اور دوبارہ جی اٹھنے کا اختیار۔

(۴) کافر لوگ کہتے ہیں کہ یہ قرآن بالکل جھوٹا ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خود سے بنالیا ہے اور اس کے بنانے میں اس کی اور لوگوں (یہود و نصاریٰ) نے مدد کی ہے سو وہ بڑے ظالم ہیں اور کھلم کھلا جھوٹ بول رہے ہیں۔

(۵) اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ قرآن میں پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جو آنحضرتؐ نے اہل کتاب سے سن سنا کر لکھ لی ہیں اور اب وہی اپنے شاگردوں کو صبح و شام لکھوا دی جاتی ہیں۔

(۶) اُن سے کہہ دیجئے کہ یہ قرآن تو مجھ پر اس اللہ نے نازل کیا ہے جو آسمانوں اور زمین کے سب رازوں سے پوری طرح واقف ہے بلاشبہ وہ توبہ کرنے والوں کو بڑا بخشنے والا اور ان پر رحم کرنے والا ہے۔

افعال: اَعَانَهٗ: اس کی مدد کی، اس کا ساتھ دیا، ماضی کا صیغہ۔ اِكْتَتَبَهَا: اس نے اس کو گھڑ کر لکھ رکھا ہے، اِكْتَتَبَ اِكْتِتَابٌ سے ماضی۔
تُمْلٰى: وہ لکھوائی جاتی ہے وہ پڑھی جاتی ہے، مضارع مجہول۔
اسماء: تَقْدِيْرًا: تقدیر، اندازہ کرنا، مصدر۔

وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ

اور چلتا ہے | بازاروں میں | کیوں نہ اُتارا گیا | اس کی طرف | کوئی فرشتہ | کہ وہ ہوتا | اس کے ساتھ

اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہ اُتارا گیا کہ وہ اس کے ساتھ

نَذِيْرًا ۝۷ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ۭ

ڈرانے والا | یا ڈالا جاتا ہے | اس کی طرف (کوئی) خزانہ | یا ہوتا | اس کا (کوئی) باغ | کہ وہ کھاتا ہے | اس میں سے

ڈرانے والا ہوتا۔ یا اُس کی طرف کوئی خزانہ اُتارا جاتا یا اُس کا کوئی باغ ہوتا کہ اس میں سے کھایا کرتا

وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝۸ اُنْظُرْ

اور کہتے ہیں | وہ ظالم | کہ نہیں تم پیروی کرتے | مگر ایسے آدمی کی | جس پر جادو کیا گیا ہے | دیکھئے

اور ظالم کہتے ہیں کہ تم ایسے آدمی کی پیروی کرتے ہو جس پر کسی نے جادو کردیا ہے۔ اے نبی!

كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝۹

کیسی | بیان کر رہے ہیں وہ | تمہارے لئے | مثالیں | سو وہ گمراہ ہوگئے | پس وہ نہیں پاسکیں گے | (کوئی) راستہ

دیکھو تو سہی آپ کی نسبت کیسی کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں۔ سو وہ گمراہ ہوگئے لہٰذا وہ کوئی راستہ نہیں پاسکتے۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَاۗءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ

بڑا بابرکت ہے | وہ | کہ اگر وہ چاہے | تو بنادے | تمہارے لئے | بہتر | اس سے | (ایسے) باغات

بابرکت ہے وہ ذات، جو اگر چاہے تو تمہارے لئے اس سے بہتر (چیزیں) بنادے (یعنی) باغات

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝۱۰ بَلْ كَذَّبُوْا

کہ جاری ہوں | ان کے نیچے | نہریں | اور بنادے | تمہارے لئے | محل | بلکہ انہوں نے تو جھٹلایا

جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں اور تمہارے لئے محل بنادے۔ بات یہ ہے کہ یہ لوگ

بِالسَّاعَةِ ۣ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۝۱۱ اِذَا رَاَتْهُمْ

قیامت کو | اور ہم نے تیار کیا ہے | اس کے لئے جس نے جھٹلایا | قیامت کو | دوزخ بھڑکتی ہوئی | جب وہ دیکھے گی انہیں

قیامت کے منکر ہیں اور جو کوئی قیامت کا انکار کرے ہم نے اس کے لئے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔ (وہ دوزخ) جب

مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ۝۱۲ وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا

دور کی جگہ سے | تو وہ سنیں گے | اس کا غیظ وغضب | اور چنگھاڑنا | اور جب | وہ ڈال دیئے جائیں گے | اس کے

ان کو دور سے دیکھے گی تو یہ لوگ اس کی غیظ و غضب اور چیخ و پکار کو سنیں گے۔ اور جب انہیں دوزخ کی کسی

مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ۝۱۳ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ

کسی تنگ مکان میں | زنجیروں میں جکڑے ہوئے | تو پکاریں گے | وہاں | موت کو | نہ پکارو | آج

تنگ جگہ میں زنجیروں میں جکڑ کر ڈال دیا جائے گا تو وہاں موت کو پکاریں گے۔ (کہا جائے گا) آج

ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ۝۱۴ قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ

موت | ایک کو | بلکہ پکارو | ہلاکتوں کو | بہت سی | پوچھیے کیا یہ (دوزخ) | بہتر ہے یا جنت | ابدی

ایک ہی موت کو نہ پکارو بلکہ بہت سی ہلاکتوں کو پکارو۔ آپ پوچھیے کہ یہ (دوزخ) بہتر ہے یا ہمیشگی کے باغ؟

آیت نمبر　　　آسان تفسیر

(٧) وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ کیسا رسول ہے جو ہماری طرح کھاتا پیتا اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے اگر وہ سچا رسول ہے تو کیوں اس کے ساتھ کوئی فرشتہ ظاہر نہیں ہوتا کہ وہ اس کے ہمراہ لوگوں کو اس کی مخالفت سے ڈراتا۔

(٨) یا کیوں اس کے ساتھ خزانہ نہیں اتارا کہ اس میں سے جہاں چاہتا خرچ کرتا یا کیوں اس کا کوئی باغ نہیں کہ اس میں سے خوب مزے سے پھل کھاتا اور کفار مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ تم تو ایسے شخص کی پیروی کر رہے ہو جس پر جادو کیا گیا ہے۔

(٩) دیکھئے وہ کمبخت آپ کے لئے کیسی بری مثالیں بیان کر رہے ہیں پس وہ گمراہ ہو چکے اب سیدھے راستے پر نہ آئیں گے۔

(١٠) اللہ بڑا ہی بابرکت ہے کہ اگر چاہے تو آپؐ کے لئے اس سے بھی بہتر ایسے باغ بنادے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں اور آپ کے لئے محل تیار کر دے۔

(١١) یہی نہیں بلکہ وہ کم بخت لوگ قیامت کو بھی جھٹلاتے ہیں اور ہم نے منکرین قیامت کے لئے بھڑکتی ہوئی دوزخ تیار کر رکھی ہے۔

(١٢) جب وہ دوزخ ان کو دور سے دیکھے گی تو وہ لوگ اس کے غیظ وغضب اور شور وغل کی آوازیں سنیں گے۔

(١٣) اور انہیں اس دوزخ کے کسی تنگ وتاریک مکان میں زنجیروں میں جکڑ کر ڈالا جائے گا تو وہ وہاں موت کو پکاریں گے کہ مر جائیں تو تکلیف سے نجات مل جائے۔

(١٤) اس پر ان کو جھڑکی دے کر، برا بھلا کہہ کر کہا جائے گا کہ آج تم ایک نہیں ہزار موتوں کو پکارو مگر بے فائدہ۔ اب تمہیں نجات دینے والی موت نہیں آئے گی۔

افعال: اُلْقُوْا: وہ ڈالے گئے، اِلْقَاءٌ سے ماضی مجہول۔ رَاَتْهُمْ: اس نے ان کو دیکھا۔

اسماء: اَسْوَاقٌ: بازاریں، سُوْقٌ کی جمع۔ تَغَيُّظًا: غصہ کھانا، جھنجھلانا، مصدر ہے۔

الَّتِیۡ وُعِدَ الۡمُتَّقُوۡنَ ؕ کَانَتۡ لَہُمۡ جَزَآءً وَّ مَصِیۡرًا ﴿۱۵﴾ لَہُمۡ فِیۡہَا

جس کا | وعدہ کیا گیا ہے پرہیزگاروں سے | وہ ہوگا ان کے لئے | بدلہ اور جگہ لوٹ کر جانے کی | انہیں (ملے گا) | وہاں

جس کا نیک لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے وہ ان کے لئے بدلہ اور لوٹ کر جانے کی جگہ ہے۔ اس میں ان کے لئے

مَا یَشَآءُوۡنَ خٰلِدِیۡنَ ؕ کَانَ عَلٰی رَبِّکَ وَعۡدًا مَّسۡئُوۡلًا ﴿۱۶﴾ وَ یَوۡمَ

جو (کچھ) وہ چاہیں گے | وہ ہمیشہ رہیں گے | (یہ) ہے | آپ کے ربّ کے ذمہ | وعدہ | جو طلب کیا جا سکتا ہے | اور جس دن

جو کچھ وہ چاہیں گے (موجود ہوگا) ہمیشہ رہیں گے یہ ایک وعدہ ہے تیرے ربّ کے ذمے مانگنے کے لائق اور جس دن

یَحۡشُرُہُمۡ وَ مَا یَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ فَیَقُوۡلُ ءَاَنۡتُمۡ

وہ انہیں جمع کرے گا | اور جن کو وہ پوجتے ہیں | سوائے | اللہ کے | تو پوچھے گا | کیا تم نے

وہ ان کو اور جن معبودوں کی اللہ تعالیٰ کے سوا یہ عبادت کرتے ہیں، جمع کرے گا تو ان سے پوچھے گا کیا تم نے

اَضۡلَلۡتُمۡ عِبَادِیۡ ہٰۤؤُلَآءِ اَمۡ ہُمۡ ضَلُّوا السَّبِیۡلَ ﴿ؕ۱۷﴾ قَالُوۡا سُبۡحٰنَکَ

گمراہ کر دیا تھا | میرے ان بندوں کو | یا وہ | خود ہی بھٹک گئے تھے | راستہ سے | وہ کہیں گے | پاک ہے تو

میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا وہ خود گمراہ ہوگئے تھے۔ وہ کہیں گے تو پاک ہے

مَا کَانَ یَنۡۢبَغِیۡ لَنَاۤ اَنۡ نَّتَّخِذَ مِنۡ دُوۡنِکَ مِنۡ اَوۡلِیَآءَ وَ لٰکِنۡ مَّتَّعۡتَہُمۡ

نہیں تھا | مناسب ہمارے لئے | کہ ہم بنائیں | تیرے سوا | (کسی کو) کارساز | اور لیکن | تو نے ہی سامان حیات دیا ان کو

ہمارے لئے یہ بات مناسب نہ تھی کہ تیرے سوا اوروں کو دوست بناتے۔ لیکن (حقیقت یہ ہے کہ) تو نے ہی اُن کو اور ان کے

وَ اٰبَآءَہُمۡ حَتّٰی نَسُوا الذِّکۡرَ ۚ وَ کَانُوۡا قَوۡمًۢا بُوۡرًا ﴿۱۸﴾ فَقَدۡ

اور ان کے باپ دادوں کو | یہاں تک کہ وہ بھول گئے | (تیری) یاد کو | اور یہ لوگ تھے (ہی) | ہلاک ہونے والے

باپ دادا کو خوشحالی عطا کی یہاں تک کہ وہ تیری یاد کو بھول گئے اور ہلاک ہونے والے ہی تھے (مشرکوں کو حکم ہوگا)

کَذَّبُوۡکُمۡ بِمَا تَقُوۡلُوۡنَ ۙ فَمَا تَسۡتَطِیۡعُوۡنَ صَرۡفًا وَّ لَا نَصۡرًا ۚ وَ مَنۡ

پس وہ تو جھٹلا چکے تم کو | اس (بات) میں | جو تم کہتے ہو | پس نہ تم طاقت رکھتے ہو | ہٹانے کی | اور نہ مدد کرنے کی | اور جو

تمہارے معبودوں نے اس بات کی تردید کر دی ہے جو تم بیان کرتے ہو سو اب نہ تم عذاب کو ٹال سکتے ہو نہ کسی سے مدد حاصل کر سکتے ہو

یَّظۡلِمۡ مِّنۡکُمۡ نُذِقۡہُ عَذَابًا کَبِیۡرًا ﴿۱۹﴾ وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنَا قَبۡلَکَ

ظلم کرتا ہے | تم میں سے | ہم چکھائیں گے اس کو | عذاب بہت بڑا | اور نہیں | بھیجے ہم نے | آپ سے پہلے

اور تم میں سے جس نے یہ ظلم کیا ہے ہم اسے بڑے عذاب کا مزہ چکھائیں گے اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول

مِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ اِلَّاۤ اِنَّہُمۡ لَیَاۡکُلُوۡنَ الطَّعَامَ وَ یَمۡشُوۡنَ فِی الۡاَسۡوَاقِ

رسول | مگر یقیناً وہ | کھاتے تھے | کھانا | اور چلتے تھے | بازاروں میں

بھیجے ہیں، وہ سب کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔

وَ جَعَلۡنَا بَعۡضَکُمۡ لِبَعۡضٍ فِتۡنَۃً ؕ اَتَصۡبِرُوۡنَ ۚ وَ کَانَ رَبُّکَ بَصِیۡرًا ﴿۲۰﴾

اور بنا دیا ہم نے | بعض کو تم میں سے | بعض کے لئے | آزمائش | کیا تم صبر کرو گے؟ | اور ہے تمہارا ربّ | دیکھنے والا

اور ہم نے تمہیں ایک دوسرے کے لئے آزمائش بنایا ہے کیا تم صبر کرو گے؟ اور تمہارا ربّ تو دیکھنے والا ہے

آیت نمبر　　　　آسان تفسیر

(۱۵) ان سے پوچھئے کہ یہ دوزخ جس کا اوپر ذکر ہوا ہے اچھا مقام ہے یا وہ ہمیشہ کی جنت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے؟ وہ ان کے نیک اعمال کا بدلہ اور دنیا سے لوٹ کر جانے کی جگہ ہے۔

(۱۶) وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے اور جو کچھ چاہیں گے انہیں ملے گا۔ آپؐ کے پروردگار کے ذمے یہ پختہ وعدہ ہے جو طلب کیا جاسکتا ہے۔

(۱۷) اور قیامت کے دن خدا تعالیٰ ان مشرکین اور ان کے معبودوں کو جنہیں وہ دنیا میں پوجا کرتے تھے اپنے حضور میں جواب دینے کے لئے جمع کرے گا اور ان معبودوں سے پوچھے گا کہ کیا تم نے ان میرے بندوں کو گمراہ کیا تھا؟ یا وہ خود ہی گمراہ ہو گئے تھے؟

(۱۸) وہ جواب دیں گے۔ اے مولیٰ! تیری ذات پاک ہے۔ ہمارے لئے یہ مناسب نہ تھا کہ ہم تیرے سوا کسی کو اپنا کارساز بنالیں لیکن تو نے ہی ان مشرکین اور ان کے باپ دادا کو زندگی کے ساز وسامان سے نوازا تھا۔ یہاں تک کہ وہ تیری یاد بھی بھول گئے اور آخر کار ان کو ہلاک ہی ہونا تھا۔

(۱۹) پس مشرکو! یہ لوگ جن پر تمہیں دنیا میں بھروسہ تھا کہ وہ تمہاری امداد کریں گے۔ (آج روز قیامت) خود ہی تمہاری اس بات کو جھٹلا چکے ہیں پس نہ تو تم عذاب کو ہٹا سکتے ہو اور نہ ہی ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہو اور تم میں سے جو کفر کرتا ہے ہم اسے بہت بڑے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

(۲۰) اور ہم نے آپؐ سے پہلے لوگوں کی ہدایت کے لئے دنیا میں جتنے بھی رسول بھیجے وہ سب کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے اور ہم نے تم میں سے بعض کو بعض کے لئے آزمائش بنادیا ہے (انبیاء اور مومنین کو کفار کے لئے آزمائش بنادیا کہ وہ ایمان لاتے ہیں یا نہیں اور کفار کو انبیاء اور مومنین کے لئے آزمائش بنادیا کہ وہ ان کے طعن اور ملامت پر صبر کرتے ہیں یا نہیں) تو مسلمانو! کیا تم ان کفار کے طعن وتشنیع پر صبر کرو گے؟ اور اللہ تم سب کو دیکھ رہا ہے۔

افعال: اَضْلَلْتُمْ: تم نے بہکایا' تم نے گمراہ کیا' ماضی کا صیغہ۔

اسماء: بُوْرًا: ہلاک ہونے والے۔ صَرْفًا: پھیرنا' ٹالنا' مصدر۔ مَتَّعْتَ: تو نے دنیوی سامان سے بہرہ یاب بنایا۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ

اور بولے | وہ لوگ | جو نہیں امید رکھتے | ہم سے ملنے کی | کہ کیوں نہیں | نازل کئے گئے | ہم پر | فرشتے

اور جو لوگ ہم سے ملاقات کی امید نہیں رکھتے انہوں نے کہا کہ ہم پر فرشتے کیوں نازل نہیں کئے گئے

اَوْ نَرٰی رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿٢١﴾

یا ہم دیکھیں | اپنے رب کو | انہوں نے تکبر کیا | اپنے دل میں | اور سرکشی کر رہے ہیں | سرکشی بڑی

یا ہم اپنے رب کو دیکھ لیتے، انہوں نے اپنے آپ کو بڑا سمجھ لیا ہے اور بہت سرکش ہو گئے ہیں۔

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰی يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ

جس دن | وہ دیکھیں گے | فرشتوں کو | (تو) کوئی خوشی نہ ہوگی | اُس دن | مجرموں کو | اور وہ کہیں گے کہ

جس دن وہ فرشتوں کو دیکھ لیں گے اُس دن گناہگاروں کے لئے کوئی خوشی کی بات نہ ہوگی اور کہیں گے

حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿٢٢﴾ وَقَدِمْنَآ اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ

(کاش) کوئی آڑ ہو | یا پناہ ہو | اور ہم آئے (ہم توجہ کریں گے) | اُس کی طرف | جو انہوں نے کیا تھا کوئی عمل

پناہ چاہئے پناہ۔ اور ہم ان کے اعمال کی طرف توجہ کریں گے تو ان کو

فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿٢٣﴾ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ

تو ہم کر دیں گے اس کو | ذرات | بکھرے ہوئے (ہوا میں) | اہل جنت | اس دن ہوں گے | بہتر

اڑتی ہوئی خاک (کی طرح بے کار) کر دیں گے۔ اہل جنت اُس دن بہترین جگہ قیام کریں گے

مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿٢٤﴾ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ

ٹھکانے میں | اور بہترین | آرام گاہ میں | اور جس دن | پھٹ جائے گا | آسمان | بادل سے | اور اتارے جائیں گے

اور بہترین خواب گاہ پائیں گے۔ اور جس دن آسمان ایک بدلی پر سے پھٹ جائے گا اور فرشتوں کو لگاتار اُتارا جائے گا

الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿٢٥﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ِۨ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَكَانَ يَوْمًا

فرشتے | (متواتر) اتار کر | بادشاہت | اس دن | حقیقی طور پر | (اللہ) رحمٰن کی ہوگی | اور ہو گا وہ | دن

اس دن حقیقی بادشاہی اللہ رحمان ہی کی ہوگی اور وہ دن

عَلَی الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿٢٦﴾ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی يَدَيْهِ يَقُوْلُ

کافروں پر | بڑا سخت | اور جس دن کاٹ کھائے گا | ظالم | اپنے دونوں ہاتھ | وہ کہے گا

کافروں کے لئے بے حد سخت ہوگا۔ اور اس دن نافرمان شخص اپنے ہاتھ (ندامت سے) دانتوں سے کاٹے گا اور کہے گا

يٰلَيْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿٢٧﴾ يٰوَيْلَتٰی لَيْتَنِیْ

اے کاش | میں نے اختیار کیا ہوتا | ساتھ | رسول کے | راستہ | ہائے میری کم بختی | کاش میں

اے کاش! میں نے رسول کے ساتھ راستہ اختیار کیا ہوتا۔ ہائے میری کم بختی کاش! میں نے

لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿٢٨﴾ لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ

نہ بناتا | فلاں (شخص) کو | دوست | اس نے تو مجھے بہکا دیا ہے | نصیحت سے | بعد اس کے

فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ اس نے مجھے ذکر و نصیحت مل جانے کے بعد بہکا دیا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۱) اور جو لوگ قیامت کے دن دوبارہ اٹھائے جانے اور اعمال کی پوچھ گچھ کے لئے اللہ کے حضور میں حاضر ہونے کی امید نہیں رکھتے (جیسے ابوجہل وغیرہ)۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر محمد سچا رسول ہے تو ہمارے پاس آسمان سے فرشتے یا خود اللہ تعالیٰ نازل ہو کر اس کی تصدیق کیوں نہیں کرتے۔ دراصل یہ کفار اپنے دل میں بہت کچھ بڑا بنتے ہیں اور سرکشی میں حد سے گزر گئے ہیں کہ فرشتوں کے نزول اور خدا کے دیکھنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

(۲۲) جس دن وہ عذاب کے فرشتوں کو دیکھیں گے تو ان کے لئے کوئی خوشی نہ ہوگی۔ بلکہ ان پر سخت آفت آرہی ہوگی اور وہ کہہ رہے ہوں گے کہ ہمارے اور عذاب کے ان فرشتوں کے درمیان آڑ کر دی جائے کہ ہم انہیں دیکھ نہ سکیں۔

(۲۳) اور کفر کی حالت میں جو انہوں نے کوئی اچھے عمل مثلاً خیر خیرات وغیرہ کئے ہوں گے وہ قیامت کے دن ایسے برباد اور بے کار کر دیئے جائیں گے جیسے گرد و غبار کے ذرات۔

(۲۴) اور اہل جنت کو بہترین آرام گاہ اور عمدہ ترین قیام گاہ ملے گی۔

(۲۵) اور قیامت کے روز جب آسمان پھٹ کر ایک بادل ظاہر ہوگا۔ جس میں سے فرشتے اعمال نامے لے کر لگاتار نازل ہوں گے۔

(۲۶) اس دن سب دنیاوی حکومتیں تباہ ہو جائیں گی اور حقیقی حکومت صرف خدائے رحمان ہی کی ہوگی اور وہ دن کفار کے لئے بڑا سخت ہوگا۔

(۲۷) اور جس دن کافر ظالم ارمان اور افسوس سے اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھائے گا اور تمنا کرے گا کہ کاش! وہ رسول اللہ پر ایمان لا کر اس کے ساتھ اللہ کے سیدھے راستہ (اسلام) پر چلتا تو یہ دن دیکھنا نہ پڑتا۔

(۲۸) کہے گا: ہائے میری کم بختی! میں نے کیوں فلاں گمراہ کرنے والے کو اپنا دوست بنایا۔

افعال: تَشَقَّقُ: وہ پھٹ جائے گی، مضارع (واحد مونث غائب)۔ قَدِمۡنَا: ہم آگے بڑھیں گے، متوجہ ہوں گے، ماضی بمعنی (مستقبل (جمع متکلم)۔ اِتَّخَذۡتُ: میں نے اختیار کیا، ماضی (واحد متکلم)۔ یَعَضُّ: دانت سے کاٹے گا، مضارع۔

اسماء: عُتُوًّا: شرارت، سرکشی، نافرمانی۔ مَحۡجُوۡرًا: محفوظ، مضبوط، ممنوع، اسم مفعول۔ مُسۡتَقَرًّا: قرارگاہ، ٹھہرنے کی جگہ مراد جنت۔ مَقِیۡلًا: خواب گاہ، اسم ظرف۔ مَنۡثُوۡرًا: بکھیرا ہوا، غیر منظوم، اسم مفعول۔

جَآءَنِیْ ؕ وَكَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿۲۹﴾ وَقَالَ الرَّسُوْلُ

کہ وہ آئی میرے پاس | اور ہے | شیطان | انسان کو | رسوا کرنے والا | اور کہے گا | رسول

اور شیطان (ہمیشہ سے) انسان کو رسوا کرنے والا ہے۔ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کہیں گے کہ

یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا

اے میرے رب! | بیشک میری قوم | نے کردیا تھا | اس | قرآن کو | ترک | اور اسی طرح | بنائے ہم نے

اے میرے رب! میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا۔ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے

لِكُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِیْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِیًا وَّنَصِیْرًا ﴿۳۱﴾

ہر نبی کے لئے | دشمن | مجرموں میں سے | اور کافی ہے | تمہارا رب | ہدایت اور مدد دینے والا

گنہگاروں میں سے دشمن بنادیئے ہیں۔ اور آپ کا رب ہدایت دینے اور مدد کرنے کو کافی ہے

وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَیْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ

اور کہتے ہیں | وہ لوگ | جو کافر ہیں | کیوں نہیں | نازل کیا گیا | اس پر | یہ قرآن | ایک ہی بار

اور کافروں نے کہا کہ قرآن آپؐ پر (سارا) ایک ہی بار کیوں نازل نہیں کیا گیا۔

كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِیْلًا ﴿۳۲﴾

اسی طرح (اتارا) | تاکہ مضبوط کردیں ہم | اس (کے ذریعہ) سے | تمہارا دل | اور پڑھ کر سنایا ہم نے اس کو | ٹھہر ٹھہر کر

یہ اس طرح (آہستہ آہستہ) اس لئے (نازل کیا گیا) کہ آپؐ کے دل کو اس سے مضبوط وقائم رکھیں اور ہم نے اسے تھوڑا تھوڑا کر کے

وَلَا یَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِیْرًا ﴿۳۳﴾ؕ

اور نہیں لاتے وہ آپ کے پاس | کوئی مثال | مگر لاتے ہیں ہم آپ کے پاس | صحیح جواب | اور بہترین | وضاحت

نازل کیا ہے اور آپؐ کے سامنے وہ جو اعتراض پیش کرتے ہیں ہم اس کا صحیح اور خوب مفصل جواب بھیج دیتے ہیں۔

اَلَّذِیْنَ یُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ

جو لوگ | جمع کئے جائیں گے | اپنے چہروں کے بل | دوزخ کی طرف | یہی لوگ ہیں | بہت برے

وہ لوگ جن کو چہروں کے بل چلا کر دوزخ کی طرف ہانکا جائے گا ان کا ٹھکانا بھی برا ہے

مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِیْلًا ﴿۳۴﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا

مقام میں | اور بہت بہکے ہوئے راستے سے | اور بیشک | ہم نے دی تھی | موسیٰ کو | کتاب | اور ہم نے بنایا تھا

اور وہ راستے سے بھی بھٹکے ہوئے ہیں۔ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس کے ساتھ

مَعَهٗۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِیْرًا ﴿۳۵﴾ صلے فَقُلْنَا اذْهَبَاۤ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِیْنَ

اس کے ساتھ | اس کے بھائی | ہارون کو | مددگار | پس ہم نے کہا | تم دونوں جاؤ | (اس) قوم کی طرف | جنہوں نے

اس کے بھائی ہارونؑ کو ان کا معاون مقرر کیا۔ سو ہم نے ان کو حکم دیا کہ ان لوگوں کی طرف جاؤ جنہوں نے

كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِیْرًا ﴿۳۶﴾ؕ وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا

جھٹلایا | ہماری آیتوں کو | تو ہم نے ہلاک کردیا انہیں | بری طرح سے | اور قوم نوح کو (بھی) | جب انہوں نے جھٹلایا

ہماری نشانیوں کو جھٹلایا ہے۔ پھر ہم نے اُن (کفار) کو بری طرح برباد کردیا۔ اور نوحؑ کی قوم نے بھی جب رسولوں کو جھٹلایا

آیت نمبر ۔ آسان تفسیر

(۲۹) اس نے تو مجھے راہ حق سے بہکا دیا کہ کتاب الٰہی میرے پاس آنے کے بعد اس کے ماننے اور اس پر عمل کرنے سے مجھے روک دیا۔ واقعی شیطان بڑا دھوکہ باز ہے کہ عذاب اور مصیبت کے وقت انسان کو چھوڑ کر الگ ہو جاتا ہے۔

(۳۰) اور قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے دربار میں اس طرح شکایت کریں گے کہ اے اللہ! میری قوم نے اس قرآن کو فضول اور بے کار سمجھا تھا **(نعوذ بالله من ذٰلك)**۔

(۳۱) اور جس طرح یہ کفار مکہ آپؐ کے دشمن ہیں۔ اسی طرح مجرم کفار ہر ایک نبی کے دشمن رہے ہیں اور آپؐ کا پروردگار ہی جسے چاہے ہدایت اور مدد عطا فرماتا ہے۔

(۳۲) اور کافر اعتراض کرتے ہیں کہ تورات کی طرح قرآن آپؐ پر سارا ایک دم کیوں نہیں نازل ہوا سو اس طرح تھوڑا تھوڑا نازل کرنے اور حضرت جبرئیلؑ کے آہستہ آہستہ پڑھنے سے آپؐ کے دل کو اس کے زبانی یاد اور ضبط پر قوی کرنا مقصود ہے۔

(۳۳) اور وہ کفار جو بھی عجیب سوال آپؐ سے کرتے ہیں ہم آپؐ کو اس کا منہ توڑ صحیح جواب اور بہترین دلیل بتلا دیتے ہیں۔

(۳۴) جو لوگ قیامت کے روز منہ کے بل گھسیٹ کر دوزخ کی طرف لے جائے جائیں گے۔ انہی کا ٹھکانا بہت برا ہوگا اور وہی دنیا میں سب سے زیادہ گمراہ ہیں۔

(۳۵) اور کچھ شک نہیں کہ ہم نے حضرت موسیٰؑ کو کتاب تورات عطا فرما کر ان کے بھائی حضرت ہارونؑ کو ان کا مددگار بنایا تھا۔

(۳۶) پھر ان سے کہا کہ اہل فرعون کی طرف جاؤ۔ جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا آخر ہم نے قوم فرعون کو ان کی نافرمانی کی وجہ سے بری طرح ہلاک کر دیا۔

انعال: اَضَلَّنِیْ: اس نے مجھ کو بہکایا، ماضی (واحد متکلم)۔ رَتَّلْنٰهُ: ہم نے اس کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا، ماضی۔ دَمَّرْنٰهُمْ: ہم نے ان کو اکھیڑ مارا، ہلاک کر دیا، ماضی۔

اسماء: جُمْلَةً: اکٹھا، سارا، مشتق ہے۔ خَذُوْلًا: مصیبت میں تنہا چھوڑ دینے والا۔ مَهْجُوْرًا: ترک کیا ہوا، اسم مفعول۔ تَفْسِيْرًا: کھول کر بیان کرنا، مصدر۔ تَدْمِيْرًا: ہلاک کرنا، اکھاڑ مارنا، مصدر ہے۔

الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ۚ وَاَعْتَدْنَا

رسولوں کو | (تو) ہم نے غرق کردیا ان کو | اور ہم نے بنایا انہیں | لوگوں کے لئے | ایک نشانی (عبرت) | اور تیار کیا ہم نے

تو ہم نے اُن کو غرق کردیا اور ہم نے اُن کو لوگوں کے لئے نشان (عبرت) بنایا اور ظالموں کے لئے ہم نے

لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۳۷ وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًا

ظالموں کے لئے | عذاب | دردناک | اور (قوم) عاد | وثمود | اور کنویں والے | اور قوموں کو (بھی)

دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور عاد ثمود اور کنویں والوں اور کئی (دیگر) قوموں کو (بھی ہلاک کردیا)

بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ۳۸ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۡ وَكُلًّا تَبَّرْنَا

اس (عرصہ) کے درمیان | بہت سی | اور ہر ایک کیلئے | ہم نے بیان کیں | مثالیں | اور ہر ایک کو | ہم نے مٹادیا

جو ان کے درمیان گزریں اور ہم نے سب کے سمجھانے کے لئے مثالیں بیان کیں اور (انکار پر) سب کو ہلاک کردیا۔

تَتْبِيْرًا ۳۹ وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْۤ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ

تباہ کر کے | اور وہ ہو آئے | اُس بستی پر (بھی) | جس پر | برسائی گئی تھی | بارش | بہت بُری

اور ان (قریش کا) اس بستی پر گزر ہوچکا ہے جس پر بُری طرح (پتھروں کا) مینہ برسایا گیا

اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ۴۰

کیا انہوں نے دیکھا نہیں اس (بستی) کو؟ | (نہیں) بلکہ | وہ امید نہیں رکھتے | دوبارہ اُٹھائے جانے کی

کیا انہوں نے اسے نہیں دیکھا (نہیں!) بلکہ یہ لوگ دوبارہ زندہ ہونے کی اُمید ہی نہیں رکھتے

وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ

اور جب وہ دیکھتے ہیں آپؐ کو تو نہیں کرتے آپؐ سے کچھ اور | سوائے مذاق کے | کہ کیا یہی ہے | جس کو | بنا کر بھیجا ہے اللہ نے

اور جب یہ لوگ آپؐ کو دیکھتے ہیں تو آپؐ کی ہنسی اڑانے لگتے ہیں۔ کہ کیا یہی وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔

رَسُوْلًا ۴۱ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا

رسول؟ | قریب تھا کہ وہ ہمیں گمراہ کردیتا | ہمارے معبودوں سے | اگر ہم جمے نہ رہتے | اُن پر

اور اگر ہم اپنے دیوتاؤں کے بارے میں ثابت قدمی سے کام نہ لیتے تو یہ ضرور ہمیں گمراہ کرچکا ہوتا

وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۴۲ اَرَءَيْتَ

اور جلد وہ جان لیں گے | جس وقت | وہ دیکھیں گے | عذاب کو | کہ کون | بھٹکا ہوا تھا | راستے سے | کیا دیکھا آپ نے

اور جب وہ عذاب کو دیکھ لیں گے تو انہیں معلوم ہوجائے گا کہ کون راستے سے بھٹکا ہوا ہے۔ کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے

مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ۭ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۴۳ اَمْ تَحْسَبُ

جس نے | بنالیا ہے | اپنا معبود | اپنی خواہش کو | پس کیا تم | ہو سکتے ہو | اس کے ذمہ دار؟ | یا | تم خیال کرتے ہو

جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنایا ہے۔ تو کیا آپ اس پر نگران ہوسکتے ہیں۔ یا آپ خیال کرتے ہیں

اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ۭ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ

کہ اکثر ان میں سے | سنتے ہیں | یا عقل سے کام لیتے ہیں | نہیں ہیں وہ | مگر چوپایوں کی طرح ہیں | بلکہ

کہ ان میں سے اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں؟ وہ تو گویا جانور ہیں بلکہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(٣٧) اور اسی طرح قوم نوح علیہ السلام کو بھی ہلاک کیا تھا کہ جب انہوں نے حضرت نوحؑ کی تکذیب کر کے گویا سارے رسولوں (سلسلۂ انبیاء) کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں طوفان میں غرق کر کے سرکشوں کے لئے ایک نشان عبرت بنا دیا اور ظالم مشرکوں کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(٣٨) اور ہودؑ کی قوم عاد اور حضرت صالحؑ کی قوم ثمود اور (اصحاب الرس) خندق والوں کو جو بت پرستی سے انکار کرنے والوں کو آگ کے گڑھے میں ڈال دیتے تھے اور اس عرصہ میں اور بہت سی سرکش قوموں کو بھی ہم نے ہلاک کیا۔
(ف) ''اصحاب الرس'' سے مراد بعض مفسرین نے ایسی قوم لی ہے جنہوں نے اپنے زمانے کے نبی کو کنویں میں ڈال دیا تھا' پھر اللہ نے اسے بچالیا اور قوم ہلاک ہوئی۔

(٣٩) کہ ان میں سے ہر ایک قوم کو ہم نے پہلے لوگوں کے احوال بیان کئے اور ان کے کفر پر ضد کرنے کی وجہ سے سب کو بری طرح سے تباہ کر دیا۔

(٤٠) اور مکہ کے وہ کفار جو اپنے تجارتی سفروں میں حضرت لوطؑ کی بستی **سدوم** کے پاس سے بھی ہو آئے ہیں جس پر اس کے رہنے والوں کی سرکشی اور خلاف فطرت بدکاری (لواطت) کی وجہ سے آسمانی پتھراؤ کیا گیا تھا۔ پس کیا ان اہل مکہ نے اس بستی کو نہ دیکھا تھا یہ تو ہو نہیں سکتا البتہ وہ مرنے کے بعد قیامت میں دوبارہ زندہ اٹھائے جانے کی امید نہیں رکھتے۔

(٤١) وہ اہل مکہ جب بھی آپؐ کو دیکھتے ہیں تو مذاق کے طور پر کہتے ہیں کہ کیا یہی حضرت ہیں جن کو اللہ نے ہماری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے؟

(٤٢) اگر ہم (کفار) اپنے معبودوں کی عبادت کرنے پر جمے نہ رہتے تو اس نے ہمیں ضرور گمراہ کر لیا ہوتا۔ مگر جب وہ لوگ قیامت کے دن دوزخ کے عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون گمراہ تھا وہ خود یا مومن؟

(٤٣) کیا وہ (ناشکرا) شخص جو اپنی خواہش نفس کی پیروی کر کے دلیل حق کو سنتا دیکھتا نہیں آپؐ اس کے ذمہ دار ہو سکتے ہیں؟

انعال: اُمْطِرَتْ: اس پر برسایا گیا ہے' ماضی مجہول۔ تَبَّرْنَا: ہم نے ہلاک کیا' ماضی (جمع متکلم)۔ رَاَوْكَ: انہوں نے تجھ کو دیکھا' ماضی۔ صَبَرْنَا: ہم نے صبر کیا' ہم جمے رہے' ماضی (جمع متکلم)۔

هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٤٤﴾ اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ

وہ (ان سے بھی) | زیادہ گمراہ ہیں | کیا تو نے نہیں دیکھا | اپنے ربّ کی طرف | کہ کس طرح | پھیلا دیا اس نے

ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔ کیا آپ نے اپنے ربّ (کی قدرت) کو نہیں دیکھا کہ وہ کس طرح سایہ

الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ﴿٤٥﴾

سایہ کو | اور اگر وہ چاہتا | تو بنا دیتا اسے | ساکن | پھر ہم نے بنا دیا | سورج کو | اس پر | دلالت کرنے والا

کو پھیلاتا ہے اور اگر وہ چاہتا تو اسے ساکن کردیتا ہم نے سورج کو اس سایہ (کے گھٹنے بڑھنے) کی نشانی بنادیا ہے۔

ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿٤٦﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا

پھر ہم نے سمیٹ لیا اسے | تھوڑا تھوڑا کرکے | اور وہی ہے | جس نے | بنایا | تمہارے لئے | رات کو | لباس

پھر اس سایہ کو ہم آہستہ آہستہ اپنی طرف سمیٹ لیتے ہیں۔ اور وہی تو ہے جس نے رات کو تمہارے لئے لباس

وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ﴿٤٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ

اور نیند کو | آرام | اور بنایا اس نے | دن کو | اُٹھ کر چلنے کا وقت | اور وہی ہے | جس نے | بھیجا

اور نیند کو باعث راحت اور دن کو چلنے پھرنے کے لئے بنایا۔ اور وہی تو ہے جو ہواؤں کو

الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ

ہواؤں کو | خوشخبری (دینے) کے لئے | پہلے | اپنی رحمت (بارش) سے | اور ہم نے اُتارا | آسمان سے

اپنی رحمت (یعنی بارش) سے پہلے بشارت کے طور پر بھیجتا ہے۔ اور ہم آسمان سے

مَآءً طَهُوْرًا ﴿٤٨﴾ لِّنُحْيِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ

پانی | پاکیزہ | تاکہ ہم زندہ کردیں | اس سے | مردہ بستی کو | اور ہم پلائیں اسے | انہیں جو ہم نے پیدا کئے

پاکیزہ پانی برساتے ہیں۔ تاکہ اس کے ساتھ ہم مردہ شہر کو زندہ کردیں اور ان بہت سے چوپایوں اور آدمیوں کو

اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ﴿٤٩﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ

چوپائے | اور انسان | بہت سے | اور بیشک ہم طرح طرح سے بانٹتے ہیں اسے | ان کے درمیان | تاکہ وہ غور کریں

یہ پانی پلائیں جنہیں ہم نے پیدا کیا ہے اور ہم اس (پانی کو) ان میں مختلف طریقوں سے تقسیم کرتے ہیں تاکہ وہ غور کریں

فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿٥٠﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ

پس نہ مانا | اکثر لوگوں نے | سوائے | ناشکری کرنے کے | اور اگر ہم چاہتے | تو ہم بھیج دیتے | ہر بستی میں

مگر اکثر لوگ ناشکری کئے بغیر نہ رہے اور اگر ہم چاہتے تو ہر گاؤں میں

نَّذِيْرًا ﴿٥١﴾ ۖ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿٥٢﴾

ایک ڈرانے والا | پس آپ کہنا نہ مانیں | کافروں کا | اور جہاد کریں ان سے | اس کے ساتھ | جہاد | بڑا

ایک ڈرانے والا (نبی) بھیجتے۔ سو آپ کافروں کی پیروی نہ کریں اور (اس قرآن سے) ان کا مقابلہ پوری قوت سے کرتے رہیں۔

وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ

اور وہی ہے | جس نے | ملادیا | دو سمندروں کو | یہ (ایک) | میٹھا ہے | خوشگوار | اور یہ | نمکین | کڑوا

اور وہی تو ہے جس نے دو دریاؤں کو ملا دیا ہے (کہ یہ ایک) میٹھا خوشگوار ہے اور یہ (دوسرا) کھاری کڑوا ہے

(۴۴) یا آپؐ خیال کرتے ہیں کہ اکثر ان میں سے سنتے یا سمجھتے ہیں؟ نہیں وہ سنتے سمجھتے کچھ نہیں وہ تو چوپاؤں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر ہیں۔

(۴۵) اے مخاطب! تُو نے قدرت الٰہی میں غور نہیں کیا کہ کس طرح اس نے صبح کے وقت جب سورج ظاہر نہیں ہوتا سایہ کو (طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان) ساری زمین پر پھیلا دیا اور اگر وہ چاہتا تو اسے ایسا کر دیتا کہ کبھی زوال نہ آتا اور ہمیشہ یہی سایہ قائم رہتا اور دنیا کے بہت سے امور' جو سورج کی روشنی اور رات کے اندھیرے سے متعلق ہیں رک جاتے۔ پھر اس نے سورج کو سایہ کی شناخت کا ذریعہ بنا دیا کیونکہ ہر ایک چیز اپنی ضد سے ہی پہچانی جاتی ہے۔

(۴۶) پھر اللہ سورج کے نکلنے سے اس سایہ کو تھوڑا تھوڑا اپنی طرف سمیٹ لیتا ہے یعنی ایسی حالت میں کر دیتا ہے جس کو دیکھا نہ جا سکے۔ یعنی جب سورج عین سر پر آ جاتا ہے تو سایہ تقریباً ختم ہو جاتا ہے۔ جبکہ سورج کی حرکت سے سایہ لمبا چھوٹا ہوتا رہتا ہے۔ یہی مثال دنیا کی ہے جس میں عروج و زوال کے سلسلے جاری رہتے ہیں۔

(۴۷) اور وہی قادر مطلق ہے جس نے رات کو تمہارے لئے لباس کی طرح پردہ دار بنا دیا اور نیند کو باعث آرام اور دن کو چلنے پھرنے کا وقت بنا دیا۔ یہ سب سورج کی حرکت کے ساتھ ہوتا رہتا ہے۔ اگر اللہ سورج اور زمین کی گردش کے نظام کو روک دے تو کون اسے متحرک کر سکتا ہے؟

(۴۸) اور وہی رحمت کی بارش برسانے سے پہلے ہواؤں کو بارش کی خوشخبری دینے والی بنا کر بھیجتا ہے کہ وہ بادلوں کو اڑا کر لاتی ہیں اور وہی اللہ آسمان کی طرف سے بادلوں سے پاک صاف پانی برساتا ہے۔

(۴۹) تاکہ اس کے ذریعہ سے خشک و ناکارہ زمین کو سرسبز اور ہرا بھرا کر دے اور اپنی مخلوقات میں سے چوپاؤں اور انسانوں کو اس میں سے پانی پلا دے۔

(۵۰) اور قرآن اور دوسری الہامی کتابوں میں یہی بات ہم نے مختلف پیرایوں میں پھیر پھیر کر بیان کر دی ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں مگر اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں۔

(۵۱) اور اگر اللہ چاہتا تو ہر ایک بستی میں ایک نبی بھیجتا۔ (مگر وہ یہی چاہتا ہے کہ آپ ہی سارے عالم کے لئے باعث رحمت اور خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے ہوں)۔

(۵۲) سو آپ کفار کی کوئی بات نہ مانیں اور اس قرآن کے دلائل و علوم کے ساتھ ان سے پورا پورا جہاد کیجئے۔ (اس لئے کہ دلیل و برھان کا جہاد' تلوار کے جہاد سے بھی بڑا ہے)۔

افعال: صَرَّفْنٰهُ: ہم نے اس کو تقسیم کیا' طرح طرح بانٹا' پھیر پھیر کر بیان کیا' ماضی۔ جَاهِدْهُمْ: تو ان سے جہاد کر' مقابلہ کر' امر۔

اسماء: سَاكِنًا: ٹھہرا ہوا' ساکن' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ قَبْضًا: کسی چیز کو پانچویں انگلیوں سے مٹھی بھر کر پکڑنا' کھینچ لینا' مصدر۔ بُشْرًا: خوشخبری دینے والیاں' بَشِيْرَةٌ کی جمع۔

وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُورًا ﴿٥٣﴾ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ

اور بنادی اس نے | ان کے درمیان | ایک پردہ | اور آڑ | مضبوط | اور وہی ہے | جس نے | پیدا کیا

اور دونوں کے درمیان ایک پردہ اور رکاوٹ پیدا کردی ہے۔ اور وہی تو ہے جس نے

مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ﴿٥٤﴾

پانی سے | انسان کو | پھر بنادیا اس کو | خاندان | اور سسرال والا | اور ہے | آپ کا رب | بڑی قدرت والا

پانی سے انسان کو پیدا کیا اور اسے خاندان اور سسرال والا بنایا اور آپ کا ربّ (ہر بات پر) قادر ہے

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۗ وَكَانَ

اور وہ پوجتے ہیں | سوائے | اللہ کے | اس کو جو | نہ نفع دے سکتا ہے ان کو | اور نہ نقصان | اور ہے

اور لوگ اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو ان کو نہ نفع دے سکتی ہیں اور نہ نقصان پہنچا سکتی ہیں اور

الْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِ ظَهِيرًا ﴿٥٥﴾ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا ﴿٥٦﴾

کافر | اپنے رب کے خلاف | کمربستہ (تیار) | اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو | مگر صرف | خوشخبری دینے والا | اور ڈرانے والا

کافر تو اپنے ربّ کی مخالفت پر تلا ہوا ہے۔ اور ہم نے آپ کو خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَنْ شَاءَ أَنْ يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِ

کہہ دیجئے | نہیں مانگتا میں تم سے | اس (تبلیغ) پر | کوئی اجر | مگر جو کوئی | چاہے | کہ اختیار کرے | اپنے رب کی طرف

کہہ دیجئے میں تم سے اس ہدایت کا کوئی صلہ نہیں مانگتا مگر صرف یہ کہ جو کوئی چاہے وہ اپنے ربّ کی طرف سیدھا راستہ

سَبِيلًا ﴿٥٧﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ ۚ

راستہ | اور بھروسہ کر | اس ہمیشہ زندہ رہنے والے پر | جس کو موت نہیں | اور پاکیزگی بیان کر | اس کی تعریف کے ساتھ

اختیار کرلے۔ اور اُس (ہمیشہ) زندہ رہنے والے (ربّ) پر بھروسہ رکھئے جو کبھی مرے گا نہیں اور اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح کیجئے۔

وَكَفَىٰ بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا ﴿٥٨﴾ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ

اور کافی ہے وہ | گناہوں سے | اپنے بندوں کے | خبردار | جس نے | پیدا کیا | آسمانوں

وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے پوری طرح باخبر ہے۔ جس نے آسمانوں اور

وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۚ

اور زمین کو | اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے | چھ | دن میں | پھر قائم ہوا | عرش پر

زمین کو اور دونوں کے درمیان کی کائنات کو چھ دن میں پیدا کیا پھر وہ عرش پر

الرَّحْمَٰنُ فَاسْأَلْ بِهِ خَبِيرًا ﴿٥٩﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اسْجُدُوا

(وہی) رحمٰن ہے | پس پوچھ لیجئے | اس کے متعلق | کسی باخبر سے | اور جب | کہا جاتا ہے | اُن سے | کہ سجدہ کرو

قائم ہوا وہی رحمٰن ہے' پس اس کے متعلق کسی باخبر سے پوچھ لو۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم رحمٰن کو سجدہ کرو

لِلرَّحْمَٰنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمَٰنُ أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا

رحمٰن کو | تو وہ کہتے ہیں | کہ رحمٰن کیا ہے؟ | کیا ہم سجدہ کریں | جس کے لئے | تو ہمیں حکم دے؟

تو وہ کہتے ہیں کہ رحمٰن کون ہے؟ کیا جس کا تم کہو گے ہم اس کو سجدہ کریں؟

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۳) خدا ہی نے دو ایسے سمندروں کو باہم ملا دیا کہ ایک تو ان میں سے میٹھا اور خوشگوار ہے اور دوسرا کھاری کڑوا اور دونوں کے درمیان ایک سخت آڑ کر دی کہ دونوں آپس میں ملنے نہ پائیں۔

(۵۴) اور وہی قادر مطلق ہے جس نے پانی کے قطرے (نطفہ) سے انسان کو پیدا کر کے دو جنسیں مذکر و مونث بنا دیں کہ مذکر سے سلسلۂ خاندان اور مونث سے رشتۂ دامادی قائم رہے اور اسی کو سب طرح کی قدرت حاصل ہے۔

(۵۵) وہ مشرک اللہ کے سوا جن جھوٹے معبودوں کی عبادت کرتے ہیں، وہ نہ انہیں نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان، اور کافر تو اپنے رب کی نافرمانی کر کے شیطان کی امداد کرتا ہے۔

(۵۶) اور آپ کو تو ہم نے مومنین کو خوشخبری دینے اور کفار کو عذاب الٰہی سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

(۵۷) آپ کفار سے کہہ دیجئے کہ میں دین حق کی تبلیغ پر تم سے کوئی اور معاوضہ نہیں مانگتا سوائے اس کے کہ جو اللہ کا قرب حاصل کرنا چاہے وہ دین حق کو قبول کر لے۔

(۵۸) اور آپ تبلیغ دین حق میں صرف اللہ پر بھروسہ کیجئے جو ہمیشہ زندہ ہے اور اسے کبھی فنا نہیں اور ہمیشہ اس کی تسبیح اور حمد و ثنا کیا کیجئے اور وہی اپنے بندوں کے گناہوں سے خوب واقف ہے ان کے مطابق انہیں سزا دے گا۔

(۵۹) وہی قادر مطلق ہے جس نے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی موجودات کو چھ دن میں پیدا کیا اور پھر پوری شان سے اپنے عرش قدرت پر قائم ہو کر دنیا کا انتظام کرنے لگا وہی نہایت رحم والا ہے جس کا کفار انکار کرتے ہیں پس آپ اس کی رحمانیت کی شان کو آسمانی کتابوں کے باخبر عالم سے پوچھ لیجئے وہ صاف بتا دے گا۔

افعال: مَرَجَ: ایک دوسرے سے ملا ہوا، ماضی معروف۔

اسماء: اُجَاجٌ: کڑوا پانی، کھاری پانی۔ عَذْبٌ: شیریں، میٹھا، صفت مشبہ۔ فُرَاتٌ: بہت شیریں پانی۔ صِهْرًا: سسرال، سسرالی اور دامادی رشتہ کے قرابت دار۔ ذُنُوبٌ: گناہ، ذَنْبٌ کی جمع۔

وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿۶۰﴾ تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ ع ۵ ۱۶

اوراس سے بڑھ جاتی ہے ان کی نفرت | بابرکت ہے | وہ ذات | جس نے بنائے | آسمان میں | بُرج | اور بنایا

اور وہ نفرت میں اور زیادہ بڑھتے جاتے ہیں۔ مبارک ہے وہ ذات جس نے آسمانوں میں ستارے بنائے اور ان میں

فِیْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا ﴿۶۱﴾ وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ

اس میں | چراغ (سورج) | اور چاند | روشن | اور وہی ہے | جس نے | بنایا | رات | اور دن کو

نہایت روشن چراغ (سورج) اور چمکتا ہوا چاند پیدا کیا اور وہ وہی ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے

خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿۶۲﴾ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ

ایک دوسرے کے پیچھے | اس کے لئے | جو چاہے | کہ وہ غور کرے | یا چاہے | شکر گزار بنا | اور بندے | رحمٰن کے

پیچھے آنے والا بنایا (یہ نشانیاں) اس شخص کے لئے ہیں جو نصیحت حاصل کرنا چاہے یا شکر گزاری کا ارادہ کرے۔ اور اللہ تعالیٰ

الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ

تو وہ ہیں جو | چلتے ہیں | زمین پر | آہستہ آہستہ | اور جب ان سے بات کرتے ہیں | جاہل

کے (سچے) بندے تو وہ ہیں جو عاجزی کے ساتھ زمین پر چلتے ہیں۔ اور جب ان سے جاہل لوگ مخاطب ہوتے ہیں

قَالُوْا سَلٰمًا ﴿۶۳﴾ وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا ﴿۶۴﴾

تو وہ کہتے ہیں | سلام ہے | اور جو لوگ | رات گزارتے ہیں | اپنے ربّ کے لئے | سجدہ | اور قیام میں

تو وہ سلام کہتے ہیں اور وہ لوگ جو اپنے ربّ کے آگے سجدوں اور قیام میں رات گزار دیتے ہیں۔

وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا

اور جو لوگ | کہتے ہیں | اے ہمارے ربّ! | پھیر دے | ہم سے | عذاب | دوزخ کا | بیشک | اس کا عذاب

اور وہ لوگ جو کہتے ہیں اے ہمارے ربّ! دوزخ کا عذاب ہم سے دور رکھ۔ بلاشبہ اس کا عذاب

كَانَ غَرَامًا ﴿۶۵﴾ ۖ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۶۶﴾ وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا

ہے بھاری مصیبت | بیشک وہ بہت برا ہے | ٹھکانا | اور مقام | اور وہ لوگ | جب | خرچ کرتے ہیں

بڑا بھاری ہے۔ وہ یقیناً برا ٹھکانا اور بری جگہ ہے اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو

لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَكَانَ بَیْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾ وَالَّذِیْنَ

تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں | اور نہ | تنگی کرتے ہیں | اور ہوتا ہے | اس کے درمیان | اعتدال | اور جو لوگ

فضول خرچی نہیں کرتے اور نہ بخل کرتے ہیں ان کا خرچ اعتدال سے ہوتا ہے اور یہ وہ لوگ ہیں

لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ

نہیں پکارتے | اللہ کے ساتھ | کسی دوسرے معبود کو | اور نہیں قتل کرتے | اس شخص کو | جسے (قتل کرنا) | حرام کردیا

جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور جس نفس کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام ٹھہرایا ہے

اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ

اللہ نے | مگر | حق کے بدلے | اور نہ وہ زنا کرتے ہیں | اور جو کوئی | کرے گا | ایسا کام | وہ پائے گا

اس کو قتل نہیں کرتے، مگر حق پر اور وہ زنا نہیں کرتے اور جو کوئی ایسے کام کرے گا وہ گناہ کی سزا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۰) اور جب اہل مکہ سے کہا جاتا ہے کہ خدائے رحمان کو سجدہ کرو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے کہ رحمان کیا ہے؟ جسے
سجدہ کرنے کے لئے تو ہمیں کہتا ہے ہم تو اسے سجدہ کرنے والے نہیں اور رحمٰن کے نام سے تو انہیں اپنی جہالت کی
وجہ سے اور بھی نفرت بڑھ جاتی ہے۔

(۶۱) وہ اللہ بڑا ہی بابرکت ہے جس نے آسمان میں بڑے بڑے ستاروں کے برج بنادیئے اور اس میں ساری دنیا کو
روشن کرنے والا چراغ (آفتاب) اور چاند بنایا۔

(۶۲) اور وہی قادر مطلق ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا بنادیا تاکہ عقل والے اللہ کی نعمتوں
میں غور و فکر کر کے اس کا شکر ادا کریں۔

(۶۳) اور خدائے رحمان کے خالص بندے تو وہ ہیں جو زمین پر نہایت عاجزی سے چلتے ہیں اور جب کوئی جاہل ان سے
بات کرتا ہے تو وہ سلام کہہ کر اس سے الگ ہو جاتے ہیں۔

(۶۴) وہ لوگ جو ساری رات اپنے رب کے حضور میں سجدہ اور قیام میں رہتے ہیں (یعنی نماز تہجد پڑھتے رہتے ہیں)

(۶۵) اور ہمیشہ التجا کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! دوزخ کے عذاب کو ہم سے دور رکھیو کیونکہ اس کا عذاب
بلاشبہ بڑی بھاری مصیبت ہے۔

(۶۶) اور واقعی وہ دوزخ ہے بھی بہت برا مقام۔

(۶۷) اور وہ لوگ کہ جب وہ کچھ خرچ کرنے لگتے ہیں تو نہ اس میں ضرورت کی حد سے آگے بڑھتے ہیں اور نہ ضرورت
سے تنگی کرتے بلکہ اعتدال اختیار کرتے ہیں۔

افعال: تَاْمُرُنَا: تو ہم کو حکم دیتا ہے' مضارع۔ اِصْرِفْ: ہٹادے' پھیر دے' امر حاضر (واحد مذکر)۔ خَاطَبَهُمُ: ان سے خطاب کیا' بات چیت کی' ماضی۔

اسماء: خِلْفَةً: آگے پیچھے آنے والے' مصدر (ہیئت فعل کو بتاتا ہے)۔ هَوْنًا: نرم چال' اسم اور مصدر۔ عَذَابَهَا: اس کا عذاب' اس کی کلفت۔ غَرَامًا: پیہم تکلیف' ہلاکت' اسم فعل۔ قَوَامًا: اسراف اور بخل کے درمیان حد اوسط' معتدل۔

أَثَامًا ﴿٦٨﴾ يُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ

گناہ (کی سزا) | دُگنا کر دیا جائے گا | اس کے لئے | عذاب | روز | قیامت میں | اور وہ ہمیشہ رہے گا | اس میں

پائے گا۔ قیامت کے دن اسے دگنا عذاب ہوگا اور وہ وہاں ہمیشہ رسوائی کے

مُهَانًا ﴿٦٩﴾ إِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولٰٓئِكَ

رسوا ہوکر | مگر | جس نے | توبہ کرلی | اور ایمان لے آیا | اور اس نے عمل کیا | نیک | پس یہی لوگ ہیں

ساتھ رہے گا۔ مگر جس شخص نے توبہ کرلی اور ایمان لے آیا اور نیک اعمال کئے تو ان لوگوں

يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٠﴾

کہ بدل دے گا | اللہ | ان کی برائیاں | نیکیوں سے | اور ہے | اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا

کی برائیوں کو بھی اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهٗ يَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾

اور جو | توبہ کرتا ہے | اور عمل کرتا ہے | نیک | تو بیشک وہ | رجوع کرتا ہے | اللہ کی طرف | (پوری طرح) رجوع

اور جو کوئی توبہ کرتا ہے اور اچھے عمل کرتا ہے حقیقتاً وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَإِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا

اور وہ لوگ جو | گواہی نہیں دیتے | جھوٹی | اور جب وہ گزرتے ہیں | بے ہودہ (کاموں کے پاس سے) | تو گزر جاتے ہیں

اور وہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ اور جب کسی بے ہودہ مجلس کے پاس سے گزرتے ہیں تو شریفانہ انداز سے گزر جاتے ہیں

كِرَامًا ﴿٧٢﴾ وَالَّذِيْنَ إِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا

وقار سے | اور وہ لوگ کہ | جب انہیں نصیحت کی جاتی ہے | اپنے رب کی آیتوں سے | تو نہیں گر پڑتے | اُن پر

اور وہ لوگ جن کو ان کے رب کی آیات سے سمجھایا جاتا ہے تو وہ ان پر بہرے اور اندھے ہوکر نہیں گر پڑتے (بلکہ

صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴿٧٣﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا

بہرے | اور اندھے ہوکر | اور وہ لوگ جو | کہتے ہیں | اے ہمارے رب! | عطا فرما | ہمیں

غور و فکر کرتے ہیں)۔ اور وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہماری بیویوں اور بچوں کی طرف سے ہمیں

مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا ﴿٧٤﴾

ہماری بیویوں سے | اور ہماری اولاد سے | ٹھنڈک | آنکھوں کی | اور بنادے ہمیں | پرہیزگاروں کا | پیشوا

آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر۔ اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔

أُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا

انہی لوگوں کو | جزا دی جائے گی | بالا خانے (جنت میں) | بدلے اس کے | جو انہوں نے صبر کیا | اور استقبال ہوگا ان کا | اس میں

انہی لوگوں کو جنت میں بالا خانے ملیں گے اس لئے کہ انہوں نے صبر (و استقامت سے) زندگی بسر کی اور فرشتے ان

تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ﴿٧٥﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۗ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٧٦﴾

دعائے خیر | اور سلام کے ساتھ | ہمیشہ رہیں گے | اس میں | وہ کیسا اچھا | ٹھکانا | اور قیام گاہ (ہے)

کو دعا و سلام کہتے ہوئے ملیں گے۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ جو ٹھہرنے اور رہنے کی بہترین جگہ ہے۔

آیت نمبر ۔۔۔ آسان تفسیر

(٦٨) اور جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہیں ٹھہراتے اور نہ کسی جان کو ناحق قتل کرتے اور نہ زنا کے نزدیک جاتے ہیں اور جو بھی ایسا کرے گا آخرت میں اس کو اس کی سزا ملے گی۔

(٦٩) قیامت کے روز اس کو دُگنا عذاب دیا جائے گا اور وہ ہمیشہ اسی حالت عذاب میں ذلیل وخوار رہے گا۔

(٧٠) مگر جس نے کفر وشرک سے توبہ کر لی اور اللہ پر ایمان لا کر نیک اعمال کئے ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ نیکیوں میں تبدیل کردے گا اور وہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(٧١) اور جو کوئی بھی توبہ کر کے عمل نیک کرتا ہے وہ اللہ ہی کی طرف رجوع کرتا ہے۔

(٧٢) اور وہ لوگ جو جھوٹی گواہی کبھی نہیں دیتے اور فضول کاموں کے پاس سے نہایت شرافت سے گزر جاتے ہیں گویا کہ انہوں نے ان فضول کاموں کو دیکھا ہی نہیں۔

(٧٣) اور وہ لوگ کہ جب انہیں اللہ کی آیتیں سنا کر کوئی نصیحت کی جاتی ہے تو وہ ان آیات پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گر پڑتے بلکہ ان میں غور وفکر کر کے حق کی پیروی کرتے ہیں۔

(٧٤) اور وہ لوگ جو رب العزت کے دربار میں ہمیشہ ہاتھ اٹھائے دعا مانگتے ہیں کہ بار خدایا! ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی رکھ اور ہمیں پرہیزگار لوگوں کا پیشوا بنا دے۔

(٧٥) ایسے ہی لوگوں کو اللہ کے دین میں مصیبتیں برداشت کرنے پر آخرت میں جنت کے اندر بالاخانے دیئے جائیں گے اور رحمت کے فرشتے دعاء وسلام سے ان کو خوش آمدید کہیں گے۔

(٧٦) وہ ہمیشہ ان باغوں میں رہیں گے اور جنت کیا ہی اچھی آرام گاہ ہے۔

انعال: ذُكِّرُوْا: ان کو سمجھایا گیا، نصیحت کی گئی، ماضی مجہول (جمع مذکر غائب)۔ یَخِرُّوْا: وہ نہیں گر پڑے، مضارع منفی مجزوم بمعنی ماضی۔ حَسُنَتْ: وہ اچھی ہوئی، خوب ہوئی، ماضی (واحد مونث غائب)۔ یُلَقَّوْنَ: ان کا استقبال کیا جائے گا، ان کو پیش کیا جائے گا، مضارع۔

اسماء: اَثَامًا: مجازاً عذاب کو بھی کہتے ہیں۔ ذُرِّيّٰتِنَا: ہماری اولاد، ذُرِّيَّةٌ کی جمع۔ زُوْرَ: جھوٹ۔ عُمْيَانًا: اندھے، کوردل اَعْمٰی کی جمع۔ مَتَابًا: پکی توبہ، حقیقی توبہ۔ قُرَّةَ: آنکھ خنکی مراد سرور قلب۔ اَلْغُرْفَةَ: مکان کی بالائی منزل یا اونچا مکان مراد جنت میں خاص منزل۔

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ

کہہ دیجئے | نہیں پرواہ کرتا | تمہاری | میرا رب | اگر نہ پکارو تم (اس کو)

کہہ دیجئے میرے رب کو تمہاری کچھ پرواہ نہیں اگر تمہاری التجا نہ ہوتی۔

فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿۷۷﴾

پس تم تو جھٹلا چکے (حق کو) | پس عنقریب ہوگی | (سزا) لازمی

تم نے اس کے حکموں کو جھٹلایا ہے اب جلد ہی اس کی سزا ملے گی

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَانِ وَّسَبْعٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاِحْدٰى عَشْرَةَ رُكُوْعًا

سورہ شعراء مکہ میں نازل ہوئی اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | دوسو ستائیس آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ

طٰسٓمّٓ | یہ | آیتیں ہیں | کتاب | واضح کی | شاید آپ | ہلاک کرلیں گے | اپنے آپ کو

طٰسٓمّٓ یہ کتاب روشن کی چند آیات ہیں۔ شاید آپ اپنے آپ کو (اس غم سے) ہلاک کرنے والے

اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً

کہ وہ ایمان نہیں لاتے | اگر ہم چاہیں | تو نازل کریں | ان پر | آسمان سے | (کوئی) نشانی

ہیں کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ان پر کوئی ایسی نشانی اُتار دیں، جس کے سامنے

فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ﴿۴﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ

پھر ہوجائیں | ان کی گردنیں | اس کے (آگے) | جھکی ہوئی | اور نہیں | آتی ان کے پاس | (کوئی) نصیحت

ان کی گردنیں جھک جائیں۔ اور ان کے پاس جونہی رحمٰن کی طرف سے

مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ﴿۵﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْا

(اللہ) رحمٰن کی طرف سے | نئی | مگر | وہ (لوگ) اس سے | منہ موڑ لیتے ہیں | پس بیشک انہوں نے جھٹلایا

نصیحت کی کوئی نئی بات آتی ہے، تو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ یہ (پیغام حق کو) جھٹلا چکے ہیں

فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا

تو جلد آئیں گی ان کے پاس | خبریں | اس بات کی | جس کا وہ | مذاق اڑاتے تھے | کیا نہیں دیکھا انہوں نے

اب ان کے سامنے وہ حقیقتیں آموجود ہوں گی جن کا یہ مذاق اُڑایا کرتے تھے۔ کیا انہوں نے زمین کو غور سے نہیں دیکھا۔

اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿۷﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

زمین کی طرف | کتنی اُگائیں ہم نے | اس میں | ہر قسم کی چیزیں | عمدہ | بیشک | اس میں

ہم نے کتنی قسم کی عمدہ چیزیں اس میں اگائی ہیں۔ اس میں (لوگوں کے لئے) بلاشبہ

لَاٰيَةً وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۸﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۹﴾

ایک نشانی ہے | اور نہیں ہیں | ان میں اکثر | ایمان لانے والے | اور بیشک | تمہارا رب | وہ بڑا غالب | رحم والا ہے

نشانی ہے۔ مگر ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے۔ اور بیشک آپ کا رب غالب و مہربان ہے۔

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۷۷) ان مشرکین سے کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ کو نہ پکارو تو اسے تمہاری کچھ بھی پروا نہیں پس تم نے جو حق کو جھٹلایا اس کی مصیبت آخرت میں تم پر پڑنا لازم ہے۔

سورۃ الشعراء

اس سورۃ میں شاعروں کا تذکرہ آیا ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہے۔

(۱) یہ حروف مقطعات ہیں حضرت ابن عباسؓ سے ان کے معنی یہ اجتہادی منقول ہیں کہ ط سے طَـوْلٌ (قدرت) س سے سنا (بلندی) اور م سے ملک (حکومت) مراد ہے مطلب یہ کہ اللہ کی اور اس کے شان کی بلندی اور حکومت کی قسم ہے۔

(۲) یہ سورت قرآن مجید کی آیتیں ہیں جو احکام الٰہی کے بیان کرنے والی واضح کتاب ہے۔

(۳) کافر جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اس غم سے شاید آپ اپنی جان ہی ہلاک کر دیں گے آپ کو اس قدر فکر کی ضرورت نہیں۔

(۴) اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے کوئی معجزہ اتار دیں جس کے آگے ان کی گردنیں جھک جائیں اور وہ ایمان لانے پر مجبور ہو جائیں۔

(۵) اور اللہ رحمان کی طرف سے جو بھی نصیحت ان کے پاس آتی ہے۔ وہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔

(۶) پس وہ تو حق کو جھٹلا ہی چکے ہیں سو عنقریب قیامت کے روز جب وہ عذاب الٰہی دیکھیں گے تو قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب اور ان سے مذاق کی حقیقت انہیں معلوم ہو جائے گی۔

(۷) کیا انہوں نے زمین میں غور نہیں کیا کہ ہم نے اس میں ہر قسم کی کتنی عمدہ چیزیں اُگائیں۔

(۸) بلاشبہ اس میں قدرت الٰہی کا نشان ہے کہ وہ قادر مطلق جو ایک مضبوط تخلیقی نظام کے ماتحت مردہ زمین کو زندگی بخش کر اس میں سے عجیب وغریب انواع واقسام کے پھل پھول، غلے میوے پیدا کر سکتا ہے وہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ اور قدرت کے ان تمام دلائل کے باوجود اکثر ان میں سے ایمان لانے والے نہیں۔

(۹) اور آپ کا رب ہی بڑا زبردست نہایت رحم والا ہے۔

افعال: ما یَعْبَؤُا: پروا نہ کرے گا، مضارع منفی۔ ظَلَّتْ: وہ ہوگئی، رہ گئی، ماضی (واحد مونث غائب)۔

اسماء: دُعَآؤُکُمْ: تمہاری التجا، پکار۔ اَعْنَاقُهُمْ: ان کی گردنیں، اَعْنَاق مضاف، واحد: عُنُقٌ: گردن۔ بَاخِعٌ: غم میں گھٹنے والے، غمزدہ، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ خٰضِعِیْنَ: عاجزی کرنے والے، جھکنے والے، اسم فاعل۔ واحد: خاضع۔

وَاِذْ نَادٰی رَبُّكَ مُوْسٰۤی اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۙ﴿۱۰﴾

اور جب پکارا (فرمایا) | تمہارے ربّ نے | موسیٰ کو | کہ جاؤ تم | ظالم لوگوں (کے پاس)

اور (اس واقعہ کو یاد کیجئے) جب آپ کے ربّ نے موسیٰ کو حکم دیا کہ تم ان ظالم لوگوں کے پاس جاؤ۔

قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا یَتَّقُوْنَ ﴿۱۱﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیْۤ اَخَافُ

(یعنی) قوم فرعون (کے پاس) | کیا وہ ڈرتے نہیں | اس نے کہا | اے میرے ربّ! | میں ڈرتا ہوں

یعنی قوم فرعون کے پاس۔ کیا یہ ڈرتے نہیں۔ موسیٰ نے کہا اے میرے ربّ! میں اس بات سے ڈرتا ہوں

اَنْ یُّكَذِّبُوْنِ ؕ﴿۱۲﴾ وَیَضِیْقُ صَدْرِیْ وَلَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ فَاَرْسِلْ

کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے | اور تنگ ہوتا ہے | میرا سینہ (دل) | اور نہیں چلتی | میری زبان | پس (وحی) بھیج

کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے۔ اور میرا دل تنگ ہوتا ہے اور میری زبان نہیں چلتی، سو ہارون کو بھی وحی بھیج دیجئے۔

اِلٰی هٰرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَهُمْ عَلَیَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ یَّقْتُلُوْنِ ۚ﴿۱۴﴾ قَالَ كَلَّا ۚ

ہارون کی طرف (بھی) | اور ان کا | میرے ذمے | جرم ہے | پس میں ڈرتا ہوں | کہ وہ مجھے قتل کر دیں | فرمایا | ہرگز نہیں

اور میرے ذمہ ان کا ایک الزام ہے سو مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے قتل کر ڈالیں گے۔ فرمایا۔ ہر گز نہیں

فَاذْهَبَا بِاٰیٰتِنَاۤ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿۱۵﴾ فَاْتِیَا فِرْعَوْنَ

پس جاؤ تم دونوں | ہماری نشانیاں لے کر | بیشک ہم تمہارے ساتھ ہیں | سننے والے | پس تم جاؤ | فرعون کے پاس

تم دونوں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ۔ بیشک ہم تمہارے ساتھ سننے والے ہیں۔ سو تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ

فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ﴿۱۶﴾ اَنْ اَرْسِلْ

پھر کہو | کہ ہم | رسول ہیں | تمام جہانوں کے ربّ کے | کہ | تو بھیج دے

اور اس سے کہو کہ ہم پروردگارِ عالم کے بھیجے ہوئے ہیں۔ کہ تُو بنی اسرائیل کو

مَعَنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ؕ﴿۱۷﴾ قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِیْنَا وَلِیْدًا

ہمارے ساتھ | بنی اسرائیل کو | (فرعون نے) کہا | کیا ہم نے تجھے نہیں پالا | اپنے درمیان | بچپن میں

ہمارے ساتھ بھیج دے۔ (فرعون نے) کہا کہ کیا ہم نے تجھے بچپن میں اپنے ہاں نہیں پالا تھا۔

وَّلَبِثْتَ فِیْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِیْنَ ۙ﴿۱۸﴾ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ

اور رہا تو | ہمارے درمیان | اپنی عمر میں سے | کئی برس | اور تو نے کیا | اپنا (وہ) کام

اور تو نے اپنی عمر کے کئی سال ہمارے پاس گزارے ہیں۔ اور وہ حرکت بھی تم نے کی تھی (جس

الَّتِیْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۹﴾ قَالَ فَعَلْتُهَاۤ اِذًا

جو | تو نے کیا | اور تو | ناشکروں میں سے ہے | (موسیٰ نے) کہا | میں نے وہ کام کیا تھا | اس وقت

میں ہمارا آدمی قتل ہوگیا تھا) اور تم بڑے ناشکرے ہو۔ (موسیٰ نے) کہا کہ بیشک میں نے اس وقت یہ

وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّیْنَ ؕ﴿۲۰﴾ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ

اور میں تھا | بے خبروں میں سے | تو میں بھاگ گیا | تمہارے پاس سے | جب میں ڈرا تم سے

حرکت کی تھی اور مجھ سے غلطی ہوگئی تھی۔ سو میں تم سے ڈر کر بھاگ نکلا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۰) اور یاد کرو جبکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو کوہِ طور پر آواز دی اور رسالت کا منصب دے کر حکم دیا کہ ظالم لوگوں کو جا کر ہدایت کرو۔

(۱۱) یعنی قوم فرعون کے پاس جا کر انہیں خدا کے عذاب سے ڈراؤ۔

(۱۲) حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے۔

(۱۳) اور حق کو جھٹلانے والوں سے بات کرتے ہوئے میرا سینہ تنگ ہوتا ہے اور میری زبان لکنت کی وجہ سے اچھی طرح نہیں چلتی اس لئے حضرت ہارونؑ کو بھی نبی بنا کر میرے ہمراہ کردے کیونکہ ان کی زبان صاف اور فصیح ہے۔

(۱۴) اس کے علاوہ میرے ذمے ایک فرعونی (مصری، قبطی) کے قتل کا جرم ہے اس لئے مجھے خطرہ ہے کہ وہ مجھے قتل کر ڈالیں گے۔

(۱۵) اللہ کی طرف سے حکم ہوا ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا۔ پس تم دونوں بھائی ہمارے معجزے لاٹھی اور چمکتا ہوا ہاتھ لے کر جاؤ ہم خود تمہارے ساتھ سب کچھ سن رہے ہیں۔

(۱۶) پس تم دونوں فرعون کے پاس جا کر کہو کہ ہم اللہ کے رسول ہیں۔

(۱۷) تیرے پاس اس لئے آئے ہیں کہ تو بنی اسرائیل کو اپنی غلامی سے آزاد کر کے ہمارے ساتھ شام بھیج دے۔

(۱۸) چنانچہ جب دونوں حضرات موسیٰؑ و ہارونؑ نے فرعون کے پاس جا کر پیغام حق پہنچایا تو اس نے کہا کہ کیا تو نے بچپن سے لے کر جوان ہونے تک کئی سال ہمارے ہاں پرورش نہیں پائی؟

(۱۹) اور باوجود ہمارے اس احسان کے تو نے ایک بھاری جرم (قتل قبطی) کا جرم کیا اور تو واقعی بڑا ناشکرا ہے۔

(۲۰) حضرت موسیٰؑ نے کہا واقعی وہ کام مجھ سے غلطی میں ہو گیا تھا۔

افعال: یَنْطَلِقُ: نہیں چلتی ہے، مضارع منفی۔ اِیْتِیَا: تم دونوں آؤ، تم دونوں پہنچو، امر (تثنیہ مذکر حاضر)۔

اسماء: وَلِیْدًا: نوزائیدہ بچہ یا بچہ، صیغہ صفت۔

فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۱﴾

پھر عطا کیا مجھے | میرے رب نے | حکم (نبوت) | اور مجھے بنایا | رسولوں میں سے

پھر میرے پروردگار نے مجھے دانائی عطا کی اور مجھے پیغمبروں میں شامل کرلیا۔

وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۲۲﴾

اور یہ | نعمت | جس کا تو احسان رکھتا ہے | مجھ پر | اس لئے کہ تو نے غلام بنایا | بنی اسرائیل کو

اور یہ (میری پرورش کا) احسان جو تو جتلا رہا ہے (اس کی وجہ یہ ہے) کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے

قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

کہا | فرعون نے | اور کیا ہے | (وہ) سارے جہاں کا رب؟ | اس نے کہا | رب ہے | آسمانوں کا

فرعون نے کہا کہ پروردگارِ عالم کون ہے؟ موسیٰ نے جواب دیا وہ آسمانوں

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿۲۴﴾ قَالَ لِمَنْ

اور زمین (کا) | اور جو (کچھ) | ان کے درمیان ہے | اگر تم ہو | یقین کرنے والے | (فرعون نے) کہا | اُن سے جو

اور زمین کا رب ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے، اگر تمہیں یقین ہو۔ جو لوگ (اس وقت) اس کے اردگرد تھے

حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۶﴾

اس کے اردگرد تھے | کیا تم سنتے نہیں؟ | فرمایا | رب ہے تمہارا | اور رب ہے تمہارے پہلے باپ دادا کا

فرعون نے ان سے کہا کہ کیا تم سنتے نہیں؟ موسیٰ نے کہا وہ تمہارا اور تمہارے گزشتہ آباؤ اجداد کا پروردگار ہے

قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۲۷﴾

(فرعون نے) کہا | بیشک | تمہارا رسول | جو | بھیجا گیا ہے | تمہاری طرف | وہ تو دیوانہ ہے

فرعون نے کہا کہ تمہارا رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے، وہ تو دیوانہ ہے۔

قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ

(موسیٰ نے) کہا | وہ رب ہے | مشرق | اور مغرب کا | اور جو (کچھ) | ان کے درمیان میں ہے | اگر تم

موسیٰ نے کہا کہ وہ (اللہ) مشرق اور مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، سب کا ربّ ہے۔ اگر تم

تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالَ لَىِٕنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ

عقل رکھتے ہو | (فرعون) بولا | اگر تو نے بنایا | کوئی (اور) معبود | میرے سوا | تو میں ضرور کردوں گا تجھے

سمجھ سکو۔ فرعون نے کہا کہ اگر تو نے میرے سوا کوئی اور معبود بنایا تو میں تجھے

مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾

قیدیوں میں سے | فرمایا | کیا اگر میں لاؤں تیرے پاس | کوئی چیز | واضح (تو بھی)

قید کردوں گا۔ موسیٰ نے کہا کہ (تو مجھے قید کردے گا!) اگرچہ میں تیرے پاس روشن دلیل لاؤں

قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَلْقٰى

وہ بولا | تو تُو لے آ | وہ چیز | اگر | تو | سچا ہے | پس (موسیٰ نے) ڈال دیا

فرعون نے کہا کہ اگر تم سچے ہو تو اسے پیش کرو۔ پس موسیٰ نے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۱) اور پھر تمہارے ڈر کے مارے وہاں سے **مَدْیَن** بھاگ گیا تھا پھر اللہ نے مجھے علم و حکمت عطا فرما کر تمہاری طرف نبی مبعوث کیا۔

(۲۲) اور میری پرورش کرنا' جس کی اصلی وجہ تیرا بنی اسرائیل کو غلام بنالینا ہے یہ بھی کوئی احسان ہے؟ جو تو مجھ پر رکھنا چاہتا ہے بلکہ یہ تو کھلم کھلا ظلم ہے نہ تو ان کے بیٹوں کو قتل کرتا نہ میں دریا میں بہایا جاتا اور نہ تجھے میری پرورش کرنی پڑتی۔

(۲۳) فرعون نے کہا اچھا یہ بتا کہ پروردگارِ عالم کون ہے؟

(۲۴) حضرت موسیٰ نے جواب دیا کہ اگر تم یقین کرو تو وہ اللہ پروردگار ہے آسمانوں اور زمین اور اس ساری مخلوقات کا جو اِن کے درمیان میں موجود ہے۔

(۲۵) فرعون نے اپنے اہل دربار سے کہا کہ کیا تم موسیٰ کی باتیں سن رہے ہو؟

(۲۶) حضرت موسیٰ نے کہا کہ وہی تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا پروردگار ہے۔

(۲۷) فرعون نے درباریوں سے کہا کہ موسیٰ جو تمہاری طرف رسول ہو کر آنے کا دعویٰ کرتا ہے ضرور دیوانہ ہے۔

(۲۸) تب حضرت موسیٰ نے کہا کہ اگر تمہیں عقل ہے تو غور کرو وہی مشرق و مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے سب کا رب ہے۔

(۲۹) فرعون بولا اگر تو نے میرے سوا کوئی اور معبود تسلیم کیا تو میں تجھے قید خانہ میں بند کردوں گا۔

(۳۰) حضرت موسیٰ نے کہا کہ اگر میں تیرے پاس کوئی واضح دلیل اپنی نبوت کی لے آؤں تو بھی مجھے قید کردے گا؟

(۳۱) فرعون بولا اگر تو سچا ہے تو وہ دلیل لے آ۔

افعال: تَمُنُّهَا: تو اس کا احسان رکھتا ہے' مضارع۔ عَبَّدْتَّ: تو نے غلام بنایا' ماضی (واحد مذکر حاضر)۔ اَجْعَلَنَّكَ: یقیناً تجھ کو کروں گا' مضارع بانون تاکید (واحد متکلم)۔ جِئْتُكَ: میں تیرے پاس لایا' آیا' ماضی۔

اسماء: مَجْنُوْنٌ: دیوانہ' جن رسیدہ' اسم مفعول (واحد مذکر مرفوع)۔ اَلْمَسْجُوْنِيْنَ: قیدی' اسم مفعول۔

عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۳۲﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا

اپنا عصا | تو فوراً وہ ہو گیا | ایک اژدھا | واضح | اور اس نے کھینچا (نکالا) | اپنا ہاتھ | تو اچانک

اپنا عصا پھینک دیا تو وہ اچانک واضح اژدھا بن گیا۔ اور بغل میں سے موسیٰ نے اپنا ہاتھ نکالا تو

هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۳۳﴾ قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا

وہ تھا | چمکتا ہوا | دیکھنے والوں کے لئے | (فرعون نے) کہا | اپنے سرداروں سے | جو اس کے اردگرد تھے | کہ بیشک یہ

وہ دیکھنے والوں کو چمکتا ہوا نظر آنے لگا۔ فرعون نے اُن سرداروں سے جو اس کے اردگرد بیٹھے تھے کہا یہ تو

لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ

ایک جادوگر ہے | بہت جاننے والا | وہ چاہتا ہے | کہ نکال دے تمہیں | تمہاری سرزمین سے | اپنے جادو (کے زور) سے

بڑا عالم جادوگر ہے۔ یہ چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہارے ملک سے باہر نکال دے

فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ

تو کیا تم حکم (مشورہ) دیتے ہو | وہ بولے | مہلت دے اسے | اور اس کے بھائی کو | اور بھیج دے | شہروں میں

سو اب تمہاری کیا رائے ہے۔ انہوں نے کہا اسے اور اس کے بھائی کو تو مہلت دیجئے اور تمام شہروں میں سپاہیوں

حٰشِرِيْنَ ﴿۳۶﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿۳۷﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ

اکٹھا کرنے والے | وہ لے آئیں تیرے پاس | ہر بڑے ماہر جادوگر کو | پس جمع کیے گئے | جادوگر

کو بھیج دیجئے جو آپ کے پاس تمام بڑے بڑے علم والے جادوگروں کو لے آئیں۔ سو تمام جادوگر

لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۳۸﴾ وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿۳۹﴾

مقررہ وقت پر | ایک معین دن کے | اور کہا گیا | لوگوں سے | کیا | تم (بھی) | جمع ہو گے

ایک خاص دن کے مقررہ وقت پر جمع کئے گئے اور لوگوں سے کہا گیا کہ کیا تم بھی اکٹھے ہوتے ہو (یعنی جمع ہو جاؤ)

لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۰﴾ فَلَمَّا

تاکہ ہم | پیروی کریں | جادوگروں کی | اگر ہوں | وہی | غالب | پس جب

شاید ہم جادوگروں کی راہ اختیار کرلیں اگر وہ غالب رہیں۔ چنانچہ جب

جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ

آ گئے | جادوگر | تو کہنے لگے | فرعون سے | کیا یقیناً ہمارے لئے (ہوگا) | کچھ بدلہ | اگر ہوئے ہم (ہی)

جادوگر آئے تو انہوں نے فرعون سے کہا کہ اگر ہم غالب رہے، تو کیا ہمیں کچھ انعام

الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۱﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۲﴾

غالب | بولا | ہاں | اور بیشک تم | اس وقت (ہو گے) | (میرے) قریبی لوگوں میں سے

بھی ملے گا؟ فرعون نے کہا ہاں! اور اس صورت میں تم میرے قریبی ساتھیوں میں شامل ہو جاؤ گے۔

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ

کہا ان سے | موسیٰ نے کہ ڈالو | جو (کچھ) تم | ڈالنے والے ہو | پس انہوں نے ڈال دیں | اپنی رسیاں

موسیٰ نے اُن سے کہا کہ جو چیز تمہیں ڈالنی ہے (میدان میں) ڈال دو۔ تو انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۲) اس پر حضرت موسیٰ نے اپنے عصا (لاٹھی) کو زمین پر ڈال دیا اور وہ فوراً ہو بہو ایک بہت بڑا سانپ بن گیا۔

(۳۳) اور گریبان میں اپنا ہاتھ ڈال کر باہر نکالا تو فوراً وہ دیکھنے والوں کو سورج کی طرح روشن دکھائی دینے لگا۔

(۳۴) پھر فرعون نے اپنے درباری معززین سے جو آس پاس تھے کہا کہ یہ موسیٰ تو بڑا ماہر جادوگر معلوم ہوتا ہے۔

(۳۵) وہ تمہیں تمہارے اس ملک مصر سے باہر نکالنا چاہتا ہے سو اب اس کے متعلق تمہارا کیا مشورہ ہے؟

(۳۶) انہوں نے کہا کہ حضرت موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون کا معاملہ چند روز روکے رکھو اور شہروں میں لوگوں کو جمع کرنے والے کارندے بھیج دو۔

(۳۷) کہ وہ تیرے پاس تمام جادوگروں کو اکٹھا کرلائیں۔

(۳۸) پس اسی فیصلہ کے مطابق ایک مقررہ دن کے خاص وقت پر جادوگر جمع کئے گئے۔

(۳۹) اور عام لوگوں کو بھی جمع ہونے کے لئے کہا گیا۔

(۴۰) تاکہ اگر جادوگر غالب ہوجائیں تو شاید ہم سب اہل مصر انہیں کی پیروی کرلیں۔

(۴۱) پس جادوگروں نے حاضر دربار ہوکر فرعون سے کہا اگر ہم غالب ہوئے تو کیا ہمیں کوئی بڑا صلہ ملے گا؟

(۴۲) وہ بولا۔ ہاں میں تمہیں اپنے معزز درباریوں میں داخل کرلوں گا۔

(۴۳) حضرت موسیٰ نے ان جادوگروں سے کہا کہ جو کچھ جادو تمہیں بنا کر میدان میں ڈالنا ہے ڈالو۔

افعال: جُمِعَ: وہ اکٹھا کیا گیا، وہ جمع کیا گیا، ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ اَلْقُوْا: تم سب ڈالو۔ امر۔

اسماء: سَحَّارٍ: بڑا جادوگر، مبالغہ کا صیغہ۔

وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾

اور اپنی لاٹھیاں | اور بولے | قسم ہے عزت | فرعون کی | بیشک ہم ہی | غالب رہیں گے

زمین پر پھینک دیں اور کہنے لگے فرعون کی عزت و جلال کی قسم ہم ہی غالب رہیں گے

فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۴۵﴾ فَاُلْقِيَ

پھر ڈال دیا موسیٰ نے | اپنا عصا | تو اچانک وہ | نگلنے لگا | جو (کچھ) | وہ بنالائے تھے | پس گر گئے

پھر موسیٰ نے (بھی) اپنی لاٹھی پھینکی تو فوراً اس نے ان سب کو نگلنا شروع کیا جو فریب انہوں نے بنایا تھا پس

السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوْا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ رَبِّ

جادوگر | سجدے میں | بولے | ہم ایمان لائے | سارے جہانوں کے رب پر | (جو) ربّ ہے

جادوگر سجدے میں گر پڑے۔ (اور) کہنے لگے کہ ہم پروردگارِ عالم پر ایمان لاتے ہیں۔ جو موسیٰ اور

مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ

موسیٰ | اور ہارون کا | (فرعون نے) کہا تم ایمان لے آئے | اس پر | اس سے پہلے کہ | میں اجازت دوں

ہارون کا ربّ ہے فرعون نے کہا تم میری اجازت کے بغیر ایمان لے

لَكُمْ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَسَوْفَ

تمہیں | بیشک وہ | تمہارا بڑا ہے | جس نے | سکھایا تمہیں | جادو | پس جلدی

آئے ہو بلاشبہ یہ (موسیٰ) تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادوگری سکھائی ہے سو عنقریب تمہیں

تَعْلَمُوْنَ ۬ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ

تمہیں معلوم ہوجائے گا | میں ضرور کاٹ ڈالوں گا | تمہارے ہاتھ | اور تمہارے پاؤں | مخالف اطراف سے

(اس کا انجام) معلوم ہوجائے گا میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں ایک دائیں دوسرا بائیں سے کٹوا دوں گا۔

وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۹﴾ قَالُوْا لَا ضَيْرَ اِنَّا اِلٰى رَبِّنَا

اور ضرور تمہیں سولی پر چڑھادوں گا | سب کو | وہ بولے | کچھ حرج (نقصان) نہیں | بیشک ہم اپنے رب کی طرف

اور تم سب کو سولی پر چڑھا دوں گا انہوں نے کہا کوئی بات نہیں ہم یقیناً اپنے ربّ

مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَا

لوٹ کر جانے والے ہیں | بیشک ہمیں امید ہے | کہ بخش دے گا | ہمیں | ہمارا رب | ہماری خطائیں

کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارا ربّ ہماری لغزشیں معاف کردے

اَنْ كُنَّا اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۱﴾ وَاَوْحَيْنَا اِلٰى مُوْسٰى اَنْ اَسْرِ

(اس لئے) کہ ہم ہیں | پہلے | ایمان لانے والے | اور ہم نے وحی کی | موسیٰ کی طرف | کہ راتوں رات لے چلے

اس لئے کہ ہم پہلے ایمان لانے والے ہیں اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں

بِعِبَادِيْ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۵۲﴾ فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ

میرے بندوں کو | بیشک تمہارا | پیچھا کیا جائے گا | پس بھیج دیئے | فرعون نے | شہروں میں

کو راتوں رات لے نکلو کیونکہ تمہارا تعاقب کیا جانے والا ہے تو فرعون نے تمام شہروں میں سپاہی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۴) پس انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں میدان میں ڈال دیں اور کہنے لگے فرعون کی عزت کی قسم! ہم ہی غالب ہوں گے۔

(۴۵) پھر حضرت موسیٰ نے بھی اپنا عصا ڈال دیا۔ تو جو کچھ جادوگروں نے جادو کا جھوٹا کھیل بنا رکھا تھا وہ اژدھا بن کر اسے نگل گیا۔

(۴۶) پھر تو وہ جادوگر سجدہ میں گر پڑے۔

(۴۷) اور زبان سے اقرار کر لیا کہ ہم پروردگار عالم پر ایمان لے آئے۔

(۴۸) جو حضرت موسیٰ اور حضرت ہارونؑ کا پروردگار ہے۔

(۴۹) فرعون نے جادوگروں کو برا بھلا کہہ کر کہا کہ بغیر میری اجازت کے تم حضرت موسیٰ پر ایمان لے آئے ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ تمہارا استاد ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے سو ابھی تمہیں حقیقت معلوم ہو جائے گی میں تمہارے ہاتھ پاؤں مخالف اطراف سے (داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں) کاٹ کر تمہیں سولی پر چڑھا دوں گا۔

(۵۰) جادوگر بولے کہ کچھ پروا نہیں آخر ایک نہ ایک دن تو ہمیں اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہی ہے۔

(۵۱) اور چونکہ اس سارے مجمع میں ہم ہی پہلے ایمان لائے ہیں اس لئے ہمیں امید ہے کہ ہمارا پروردگار ہماری گذشتہ خطائیں معاف کر دے گا۔

(۵۲) اور ایک عرصہ تک تبلیغ کرنے کے باوجود جب فرعون نے بنی اسرائیل کو آزاد کرنے سے انکار کر دیا تو اللہ نے حضرت موسیٰ کو وحی کے ذریعے حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو راتوں رات مصر سے شام کی طرف لے چلو اور فرعون ضرور تمہارا پیچھا کرے گا۔

اسماء: فَاَلْقَوْا: انہوں نے ڈالا ماضی۔ ضَیْرَ: ڈر ضرر مضرت زیان۔ کَبِیْرُکُمْ: تم سب سے علم میں بڑا صفت مشبہ مرفوع۔

حٰشِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ إِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿٥٤﴾ وَإِنَّهُمْ لَنَا

جمع کرنے والے | بیشک یہ لوگ | تو ایک جماعت ہیں | تھوڑی سی | اور بلاشبہ وہ | ہمیں

بھیج دیئے (اور کہا کہ) یہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے اور انہوں نے ہمیں

لَغَآئِظُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَإِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَأَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ

غصہ دلا رہے ہیں | اور بیشک ہم | سب | مسلح ہیں | پس ہم نے نکال دیا انہیں | باغات

سخت غصہ دلایا ہے جب کہ ہم سب ایک مسلح جماعت ہیں۔ پھر ہم نے ان (اہل فرعون) کو باغات اور

وَّعُيُوْنٍ ﴿٥٧﴾ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٥٨﴾ كَذٰلِكَ وَأَوْرَثْنٰهَا

اور چشموں سے | اور خزانوں | اور عمدہ مکانوں سے | اسی طرح | اور ہم نے وارث بنا دیا اُن کا

چشموں سے اور خزانوں اور عمدہ عمدہ جگہوں سے نکال باہر کیا۔ یہ بات اسی طرح طے ہوئی' اور ہم نے

بَنِيٓ إِسْرَآءِيْلَ ﴿٥٩﴾ فَأَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا تَرَآءَ

بنی اسرائیل کو | پس انہوں نے پیچھا کیا اُن کا | سورج نکلتے وقت | پس جب | دیکھا ایک دوسرے کو

بنی اسرائیل کو ان کا وارث بنادیا' انہوں نے طلوع آفتاب کے وقت بنی اسرائیل کا تعاقب کیا۔ جب

الْجَمْعٰنِ قَالَ أَصْحٰبُ مُوْسٰىٓ إِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالَ كَلَّآ إِنَّ

دونوں جماعتوں نے | (تو) بولے | موسیٰ کے ساتھی | بیشک ہم پکڑ لئے گئے | فرمایا | ہرگز نہیں | بیشک

دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا کہ ہم تو پکڑے گئے۔ موسیٰ نے فرمایا' ہرگز نہیں۔ بلاشبہ

مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿٦٢﴾ فَأَوْحَيْنَآ إِلٰى مُوْسٰىٓ أَنِ اضْرِبْ

میرے ساتھ ہے | میرا رب | وہ جلد مجھے راہ دکھائے گا | پس ہم نے وحی کی | موسیٰ کی طرف | کہ مارو تم

میرا رب میرے ساتھ ہے' وہ میری رہنمائی کرے گا۔ اس وقت ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ دریا

بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ

لاٹھی اپنی | دریا پر | پس وہ پھٹ گیا | اور ہوگیا | ہر ایک ٹکڑا | پہاڑ کی طرح

پر اپنی لاٹھی مارو۔ پس دریا پھٹ گیا اور (پانی کا) ہر ایک ٹکڑا بڑے پہاڑ کی طرح

الْعَظِيْمِ ﴿٦٣﴾ وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ الْآخَرِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَأَنْجَيْنَا مُوْسٰى

بڑا | اور قریب کر دیا ہم نے | وہاں | دوسروں کو | اور ہم نے نجات دی | موسیٰ کو

ہوگیا۔ اور ہم نے دوسرے فریق (کفار) کو بھی قریب پہنچا دیا۔ اور موسیٰ اور اس کے

وَمَنْ مَّعَهٗٓ أَجْمَعِيْنَ ﴿٦٥﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِيْنَ ﴿٦٦﴾ إِنَّ

اور جو | اس کے ساتھ تھے | سب کو | پھر | ہم نے غرق کر دیا | دوسروں کو | بیشک

سب ساتھیوں کو تو بچا لیا۔ (اور) پھر دوسروں کو غرق کر دیا۔ بلاشبہ

فِيْ ذٰلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٦٧﴾

اس میں | ایک نشانی ہے (قدرت کی) | اور نہیں تھے | اکثر ان میں سے | ایمان لانے والے

اس واقعہ میں نشانی ہے' مگر ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۳) فرعون کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے تمام شہروں میں لشکر جمع کرنے کے لئے کارندے دوڑا دیئے۔

(۵۴) اور کہنے لگا کہ قوم بنی اسرائیل اہل مصر کے مقابلے میں ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔

(۵۵) اور کچھ شک نہیں کہ وہ ہمیں سخت ناراض کر رہے ہیں کہ ہماری اجازت کے بغیر ملک سے نکل گئے۔

(۵۶) حالانکہ ہم بڑی بھاری مسلح جماعت ہیں ہمیں ان کا پیچھا کرنا چاہئے۔

(۵۷) سو اللہ تعالیٰ نے فرعونیوں کو اس تدبیر سے ان کے باغات اور چشموں سے نکال باہر کیا۔

(۵۸) اور خزانوں اور عمدہ مکانوں سے بھی۔

(۵۹) اسی طرح ہوا اور ان کے غرق ہونے کے بعد حضرت سلیمانؑ کے پیچھے ایک زمانہ میں بنی اسرائیل کو ان چیزوں کا وارث بنا دیا۔ (جب ملک مصر حضرت سلیمانؑ کی حکومت میں شامل ہوا)

(۶۰) پس فرعونی لشکر نے سورج چڑھتے ہی حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کا پیچھا کیا۔

(۶۱) پھر جب دونوں جماعتیں بحر قلزم کے کنارے ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں تو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے عرض کی' دشمن تو گویا ہم تک پہنچ گیا۔

(۶۲) حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ ایسا ہرگز نہیں ہوگا اللہ میرے ساتھ ہے وہ ضرور مجھے دشمن سے بچنے کی راہ بتادے گا۔

(۶۳) پس اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی کہ اپنا عصا سمندر پر مارو' انہوں نے مارا تو پانی بیچ میں سے پھٹ گیا اور ہر ایک جانب کا پانی بڑے پہاڑ کی طرح کھڑا ہو گیا۔

(۶۴) اور اللہ نے فرعونیوں کو بھی ان کے قریب ہی لا کھڑا کیا۔ اور وہ بنی اسرائیل کا پیچھا کرتے ہوئے دریا میں داخل ہو گئے۔

(۶۵) اور اللہ نے حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھ بنی اسرائیل کو سمندر سے پار کر کے نجات دے دی۔

(۶۶) ان کے عبور کر جانے کے بعد دونوں طرف کے پانی کو ملا دیا اور اس میں اُتر آنے والے فرعونیوں کو غرق کر دیا۔

(۶۷) بلاشبہ اس واقعہ میں قدرت الٰہی کے نشان ہیں کہ وہ مومنوں کو بچا کر نافرمانوں کو ہلاک کر سکتا ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے تھے بھی نہیں۔

انفعال: تَرَآءَ: وہ دونوں مقابل ہوئے' ایک دوسرے کو دیکھنے لگے' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اَزْلَفْنَا: ہم نے قریب کر دیا' پاس پہنچا دیا' ماضی (جمع متکلم)۔ اَنْجَيْنَا: ہم نے بچالیا' ہم نے نجات دی' ماضی (جمع متکلم)۔ اِنْفَلَقَ: وہ پھٹ گیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: حٰذِرُوْنَ: ڈرنے والے' مسلح' ہتھیار لگانے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ شِرْذِمَةٌ: تھوڑے سے آدمی' قلیل جماعت۔ لَغَآئِظُوْنَ: غصہ دلانے والے' غضب پیدا کرانے والے' اسم فاعل۔ كُنُوْز: خزانے' بکثرت جمع کیا ہوا مال' سونا' چاندی' جمع ہے۔ مُدْرَكُوْنَ: ہم تعاقب کر کے پکڑ لئے جائیں گے' اسم مفعول۔ طَوْدِ: بلند پہاڑ' بلند پہاڑ کی طرح۔ فِرْقٍ: مجموعہ میں سے کاٹ کر الگ کیا ہوا ایک ٹکڑا' اسم فعل۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٦٨﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ

اور بیشک تمہارا ربّ | ہی | بڑا زبردست | نہایت رحم والا ہے | اور پڑھ کر سنائیے | انہیں | حال

اور آپ کا ربّ بلاشبہ غالب اور مہربان ہے۔ اور (اے نبیؐ) ان کو ابراہیمؑ کا

اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالُوْا

ابراہیمؑ کا | جب اس نے کہا | اپنے باپ | اور اپنی قوم سے | کہ کس چیز کی تم پوجا کرتے ہو؟ | وہ بولے

قصہ (بھی) سناؤ۔ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کس کی عبادت کرتے ہو؟ انہوں نے

نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿٧١﴾ قَالَ هَلْ

ہم پوجتے ہیں | بتوں کو | پس ہم بیٹھے رہتے ہیں ان کے پاس | جمے ہوئے | اس نے کہا | کیا

کہا کہ ہم بتوں کی پرستش کرتے ہیں اور اُنہی کی عبادت پر قائم ہیں۔ (ابراہیمؑ) نے کہا جب تم ان

يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ﴿٧٢﴾ اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿٧٣﴾

وہ تمہاری (بات) سنتے ہیں | جب | تم پکارتے ہو | یا وہ تمہیں نفع پہنچاتے ہیں؟ | یا نقصان پہنچا سکتے ہیں؟

کو پکارتے ہو تو کیا وہ تمہاری آواز سنتے ہیں؟ یا تمہیں وہ نفع پہنچاتے ہیں یا تمہارا کوئی نقصان کرتے

قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَا اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٤﴾ قَالَ

وہ بولے | (نہیں) بلکہ | پایا ہم نے | اپنے باپ دادا کو | اسی طرح کرتے ہوئے | (ابراہیمؑ نے) کہا

ہیں۔ انہوں نے کہا (نہیں) بلکہ ہم نے اپنے بزرگوں کو اسی طرح کرتے دیکھا۔ (ابراہیمؑ نے) کہا

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٥﴾ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿٧٦﴾

پس کیا تم نے دیکھا | جن کو تم پوجتے ہو | تم | اور تمہارے باپ دادا | گزرے ہوئے

کیا تمہیں معلوم ہے کہ جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ تم بھی اور تمہارے پہلے باپ دادا بھی۔

فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٧﴾ الَّذِيْ خَلَقَنِيْ

تو بیشک وہ | دشمن ہیں میرے | سوائے پروردگارِ | عالم کے | جس نے | پیدا کیا مجھے

وہ سب میرے دشمن ہیں سوائے اس ربّ العالمین کے۔ جس نے مجھے پیدا کیا (اور)

فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿٧٨﴾ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ﴿٧٩﴾ وَاِذَا مَرِضْتُ

پس وہی | مجھے راہ دکھاتا ہے | اور جو کہ | مجھے کھلاتا ہے | اور پلاتا ہے | اور جب | میں بیمار ہوتا ہوں

وہی مجھے سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ اور وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ اور جب میں بیمار ہو جاتا

فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿٨٠﴾ وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ﴿٨١﴾ وَالَّذِيْٓ

تو وہی مجھے شفا دیتا ہے | اور جو موت دے گا مجھے | پھر مجھے زندہ کرے گا | اور وہ جس سے

ہوں تو وہی مجھے شفا بخشتا ہے۔ اور وہ جو مجھے موت دے گا اور پھر اس کے بعد زندہ کرے گا۔ اور وہ

اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓـَٔتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٨٢﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ

میں اُمید رکھتا ہوں | کہ مجھے بخش دے گا | میری خطائیں | قیامت کے دن | اے میرے ربّ! عطا کر مجھے

(اللہ کہ) جس سے میں اُمید رکھتا ہوں کہ میرے گناہوں کو قیامت کے دن بخش دے گا اے میرے ربّ! مجھے علم

آیت نمبر ۔۔۔ آسان تفسیر

(٦٨) اور کوئی شک نہیں کہ آپ کا پروردگار بڑا غالب نہایت رحم والا ہے۔
(٦٩) اور آپ ان کفار مکہ کو حضرت ابراہیم کا حال بھی پڑھ سنائیے۔
(٧٠) جب کہ اسُ نے اپنے باپ آزر اور اپنی قوم کے لوگوں سے پوچھا کہ تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو؟
(٧١) وہ بولے ہم تو بتوں کی عبادت کرتے اور انہی کے پاس خدمت کے لئے سارا سارا دن بیٹھے رہتے ہیں۔
(٧٢) آپؑ نے پوچھا کہ جب تم انہیں پکارتے ہو تو کیا وہ تمہاری بات سنتے ہیں؟
(٧٣) یا وہ تمہیں کچھ نفع ونقصان پہنچا سکتے ہیں؟
(٧٤) وہ بولے یہ بات نہیں! بلکہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایسا ہی کرتے پایا اس لئے ہم بھی ایسا کرتے ہیں۔
(٧٥) انہوں نے فرمایا کہ بھلا دیکھو تو جن بتوں کی تم عبادت کرتے ہو۔
(٧٦) اور تمہارے اگلے بڑے بوڑھے بھی عبادت کرتے آئے ہیں۔
(٧٧) ان سب کو میں اپنا دشمن سمجھتا ہوں البتہ سب جہانوں کے پروردگار کو صرف اپنا معبود جانتا ہوں۔
(٧٨) جس نے مجھے پیدا کیا پس وہی میری راہنمائی کرتا ہے۔
(٧٩) اور وہ جو مجھے ہمیشہ کھلاتا پلاتا ہے۔
(٨٠) اور جب کبھی میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے اس مرض سے شفا بخشتا ہے۔
(٨١) اور جو مجھے مارے گا پھر وہی دوبارہ قیامت کے روز مجھے زندہ کردے گا۔
(٨٢) اور جس سے مجھے امید ہے کہ وہ قیامت کے دن میری خطائیں معاف کردے گا۔

افعال: اَطْمَعُ: میں توقع رکھتا ہوں' مضارع (واحد متکلم)۔ مَرِضْتُ: میں بیمار ہوتا ہوں' ماضی معروف (واحد متکلم)۔ یَشْفِیْنِ: وہ مجھے شفا دیتا ہے' مضارع۔

اسماء: اَقْدَمُوْنَ: زیادہ اگلے اور پہلے لوگ' اَقْدَمُ کی جمع۔

حُكْمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ

حکمت | اور شامل کردے مجھے | نیک بندوں میں | اور کردے | میرے لئے | ذکر | سچا

و دانش عطا کر اور نیک لوگوں میں شامل کر اور میرے بعد جو نسلیں آنے والی ہیں میرا ذکر خیر

فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿٨٥﴾ وَاغْفِرْ

بعد میں آنے والوں میں | اور بنا مجھے | وارثوں میں سے | جنت کے | نعمتوں والی | اور معاف کردے

ان میں جاری رکھ۔ اور مجھے نعمتوں بھری جنت کا وارث بنا۔ اور میرے باپ کو

لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٨٦﴾ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ

میرے باپ کو | بلاشبہ وہ | ہے | گمراہوں میں سے | اور رسوانہ کر مجھے | جس دن

(بھی) بخش دے بیشک وہ گمراہوں میں سے ہے۔ اور قیامت کے دن مجھے

يُبْعَثُوْنَ ﴿٨٧﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ﴿٨٨﴾ اِلَّا مَنْ

سب اٹھائے جائیں گے | جس دن | نہ نفع دے گا | مال | اور نہ اولاد | مگر جو شخص

رسوا نہ کر۔ جس دن نہ مال فائدہ دے گا اور نہ اولاد۔ سوائے اس شخص کے

اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٩﴾ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٩٠﴾ وَبُرِّزَتِ

آیا | اللہ کے پاس | پاک دل لے کر | اور قریب کی جائے گی | جنت | پرہیزگاروں کے لئے | اور ظاہر کی جائے گی

جو پاک دل لے کر اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر ہوگا اور جنت نیک لوگوں کے لئے قریب کردی جائے گی۔ اور

الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴿٩١﴾ وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٩٢﴾

دوزخ | گمراہوں کو | اور کہا جائے گا | ان سے | کہاں ہیں | وہ جن کی تم پوجا کرتے تھے؟

گمراہوں کے لئے دوزخ ظاہر کردی جائے گی ان سے کہا جائے گا کہ کہاں ہیں وہ جن کی تم عبادت کیا کرتے تھے؟

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿٩٣﴾ فَكُبْكِبُوْا

سوائے | اللہ کے | کیا | وہ تمہاری مدد کرسکتے ہیں | یا بدلہ لے سکتے ہیں | پس اوندھے منہ ڈال دیئے جائیں گے

اللہ تعالیٰ کے سوا کیا وہ آج تمہاری مدد کرتے ہیں یا بدلہ لے سکتے ہیں۔ پھر وہ اور تمام گمراہ لوگ

فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ﴿٩٤﴾ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿٩٥﴾ قَالُوْا

اس میں | وہ | اور سب گمراہ لوگ | اور لشکر | شیطان کے (بھی) | سب کے سب | وہ کہیں گے

اوندھے منہ اس (جہنم) میں ڈالے جائیں گے۔ اور ابلیس کے لشکر سب کے سب۔ وہ آپس میں

وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٩٦﴾ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٩٧﴾

اور وہ | اس میں | جھگڑ رہے ہوں گے | قسم اللہ کی | بیشک | ہم تھے | کھلی گمراہی میں

جھگڑیں گے اور کہیں گے۔ اللہ کی قسم! بلاشبہ ہم کھلی گمراہی میں تھے۔

اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٩٩﴾

جب ہم برابر سمجھتے تھے تمہیں | پروردگار عالم کے | اور نہیں گمراہ کیا تھا ہمیں | مگر (ان) مجرموں نے

جبکہ ہم تمہیں ربّ العالمین کے برابر ٹھہراتے تھے۔ اور ہمیں گمراہ کیا ہے تو صرف ان مجرموں نے

آیت نمبر آسان تفسیر

(٨٣) اے اللہ! ہر معاملہ میں مجھے صحیح فیصلہ کرنے کی سمجھ عطا فرما اور اپنے نیک بندوں (انبیاء) میں شامل فرما۔

(٨٤) اور بعد میں آنے والے لوگوں میں میرا ذکر خیر جاری فرما۔

(٨٥) اور مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے کردے۔

(٨٦) اور میرے باپ کے گناہ معاف کردے واقعی وہ بڑا گمراہ ہے۔

(٨٧) اور قیامت کے روز مجھے ذلیل نہ فرما۔ جس میں سب لوگ جزا و سزا کے لئے دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔

(٨٨) جس میں مال اور اولاد کچھ بھی کام نہ آئیں گے۔

(٨٩) مگر نجات اسی کو ہوگی جو اس دن اللہ کے دربار میں صحیح و سالم دل لے کر حاضر ہوگا۔ جو کفر، شرک اور نفاق کے امراض سے پاک ہو۔

(٩٠) اور جس روز جنت پرہیزگاروں کے بالکل قریب لائی جائے گی۔

(٩١) اور دوزخ گمراہوں کے سامنے پیش کی جائے گی۔

(٩٢) اور ان سے پوچھا جائے گا کہ تمہارے وہ معبود کہاں ہیں جن کی تم دنیا میں عبادت کرتے تھے۔

(٩٣) اللہ کو چھوڑ کر؟ کیا اب وہ تمہیں دوزخ سے بچا سکتے ہیں یا کوئی مقابلہ کر سکتے ہیں؟

(٩٤) پس اس روز وہ جھوٹے معبود خود اور سب گمراہ لوگ بھی جو ان کی عبادت کیا کرتے تھے۔ اوندھے منہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔

(٩٥) اور شیطان کا سارا لشکر بھی۔ (جہنم میں جائے گا)

(٩٦) اور وہاں وہ جھوٹے معبود اور ان کے پوجا کرنے والے باہم جھگڑیں گے اور یوں کہیں گے۔

(٩٧) قسم اللہ کی ہم تو واضح گمراہی میں رہے۔

(٩٨) جبکہ ہم تم (جھوٹے معبودوں) کو پروردگار عالم کا برابر ٹھہراتے تھے۔

(٩٩) اور ہمیں تو مجرم مشرکوں نے گمراہ کیا تھا۔

افعال: اَلْحِقْنِیْ: مجھ کو ملا دے، شامل کردے، امر۔ تُخْزِنِیْ: تو مجھے رسوا کر، فعل نہی (واحد متکلم)۔ یَنْتَصِرُوْنَ: وہ بدلہ لیتے ہیں، بدلہ لے سکتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: سَلِیْمٍ: چنگا، بے روگ، صفت مشبہ۔ اَلْغَاوٗنَ: گمراہ اور کج راہ، اسم فاعل (جمع مذکر)۔

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ ﴿١٠٠﴾ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَوْ أَنَّ لَنَا
پس نہیں ہمارا | کوئی سفارشی | اور نہ کوئی دوست | غم خوار | پس کاش | کہ ہو ہمارے لئے
پس آج نہ تو ہماری سفارش کرنے والا کوئی ہے اور نہ کوئی سچا دوست۔ کاش اگر ہمیں دوبارہ دنیا

كَرَّةً فَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٢﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً
ایک موقعہ | تو ہم ہو جاتے | مؤمنوں میں سے | بیشک | اس میں | نشانی ہے (قدرت کی)
میں جانے کا موقع ملے تو ہم یقیناً ایمان لائیں گے۔ بلاشبہ اس میں (عبرت کی) نشانی ہے۔

وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ
اور نہیں ہیں | اکثر ان میں سے | ایمان لانے والے | اور بیشک تمہارا ربّ | وہی ہے | بڑا غالب
مگر ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے۔ اور بلاشبہ آپ کا ربّ غالب اور مہربان ہے

الرَّحِيمُ ﴿١٠٤﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٠٥﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ
نہایت رحم والا | جھٹلایا تھا | قوم نوحؑ نے | رسولوں کو | جب کہا | ان سے
(اسی طرح) نوحؑ کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا جب ان سے ان کے بھائی نوحؑ

أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٠٦﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٠٧﴾
ان کے بھائی | نوحؑ نے | کیا تم ڈرتے نہیں | بیشک میں | تمہارے لئے | رسول ہوں | امانتدار
نے کہا' کیا تم اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے؟ بلاشبہ میں تمہارا امانتدار رسول ہوں۔

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٠٨﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ
پس ڈرو | اللہ سے | اور حکم مانو میرا | اور میں نہیں مانگتا تم سے | اس (تبلیغ) پر | کوئی بدلہ
پس تم اللہ تعالیٰ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں تم سے اس پر کوئی معاوضہ نہیں چاہتا۔

إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١١٠﴾
نہیں | میرا بدلہ | مگر | پروردگار عالم پر ہے | پس ڈرو | اللہ سے | اور حکم مانو میرا
میرا معاوضہ تو پروردگارِ عالم کے ذمہ ہے۔ پس تم اللہ تعالیٰ (کی نافرمانی) سے ڈرو' اور میری اطاعت

قَالُوا أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ ﴿١١١﴾ قَالَ وَمَا عِلْمِي
وہ بولے | کیا ہم ایمان لائیں | تجھ پر | حالانکہ پیروی کی تیری | ذلیل لوگوں نے | (نوحؑ نے) فرمایا | اور مجھے کیا خبر
کرو۔ انہوں نے جواب دیا کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں' حالانکہ تیری پیروی حقیر لوگ کررہے ہیں۔ نوحؑ نے جواب دیا کہ مجھے

بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١١٢﴾ إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي
کہ وہ کیا کرتے تھے | نہیں | ان کا حساب | مگر | میرے ربّ پر ہے
کیا معلوم کہ وہ کیا کرتے ہیں۔ ان کا حساب میرے پروردگار کے ذمہ ہے

لَوْ تَشْعُرُونَ ﴿١١٣﴾ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٤﴾ إِنْ أَنَا إِلَّا
اگر تم سمجھو | اور | نہیں میں | ہٹانے والا | مؤمنوں کو | نہیں میں (کچھ اور) | مگر
کاش تم سمجھتے۔ اور میں ایمان والوں کو اپنے پاس سے دور ہٹانے والا نہیں۔ میں تو صاف طور پر

آیت نمبر آسان تفسیر

(١٠٠) اور اب کوئی بھی ہماری سفارش کرنے والا نہیں۔
(١٠١) اور نہ ہی کوئی ہمدرد دوست ہے۔
(١٠٢) پس کیا ہی اچھا ہو کہ ہم دوبارہ دنیا میں بھیجے جائیں اور ایمانداروں میں شامل ہوں۔
(١٠٣) کوئی شک نہیں کہ حضرت ابراہیمؑ اور قیامت کے واقعات کے بیان میں قدرت الٰہی کا نشان ہے۔ لیکن اس کے باوجود اکثر ان میں سے ایمان لانے والے نہیں۔
(١٠٤) اور کوئی شک نہیں کہ آپ کا پروردگار بڑا غالب نہایت رحم والا ہے۔
(١٠٥) حضرت نوحؑ کی قوم نے بھی ان کی تکذیب کر کے گویا تمام رسولوں کی تکذیب کی۔
(١٠٦) جبکہ حضرت نوحؑ نے جو ان کے ہم قوم بھائی تھے ان سے کہا کہ کیا تم اللہ کے غضب سے ڈرتے نہیں کہ ناحق مجھے جھٹلا رہے ہو۔
(١٠٧) یقین جانو کہ میں اللہ کی طرف سے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور پیغام حق کے پہنچانے میں پورا امانت دار ہوں۔
(١٠٨) پس تم کو اللہ سے ڈرنا اور میرا حکم مان لینا چاہیئے۔
(١٠٩) اور میں تم سے اس تبلیغ پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتا میرا صلہ تو پروردگار عالم کے ذمے ہے۔
(١١٠) پس تم کو لازم ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور میرا کہا مانو۔
(١١١) وہ بولے ہم بھلا تجھے کیسے مان سکتے ہیں تیرے پیرو تو بڑے معمولی اور کمزور لوگ ہیں۔
(١١٢) حضرت نوحؑ نے کہا کہ مجھے اس بات کے جاننے کی کیا ضرورت کہ وہ لوگ کیا کاروبار کرتے تھے؟ مالداری کے یا عاجزی اور مزدوری کے؟ مجھے تو ان کے ایمان سے غرض ہے۔
(١١٣) ان کی جانچ پڑتال تو اللہ کے ذمے ہے کاش تمہیں اس بات کی سمجھ ہوتی۔
(١١٤) اور میں تمہارے کہنے سے ان ایمانداروں کو اپنے پاس سے نکالنے والا نہیں۔

اسماء: شٰفِعِیْنَ: سفارش کرنے والے، اسم فاعل۔ صَدِیْقٍ: دوست اَصْدِقَاءُ جمع۔ اَرْذَلُوْنَ: کمینے لوگ اَرْذَلُ کی جمع۔

نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿۱۱۵﴾ قَالُوا لَئِن لَّمْ تَنتَهِ يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ

ڈرانے والا | صاف طور پر | وہ بولے | اگر تو باز نہ آیا | اے نوحؑ! | تو ضرور تم ہوگے

(اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے) ڈرانے والا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اے نوحؑ! اگر تم اس سے باز نہ آؤ گے تو تم سنگسار

مِنَ الْمَرْجُومِينَ ﴿۱۱۶﴾ قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ ﴿۱۱۷﴾ فَافْتَحْ

سنگسار کیے جانے والوں میں سے | (نوحؑ نے) کہا | اے میرے ربّ! | بیشک میری قوم (نے) | جھٹلایا مجھے | پس تو فیصلہ کردے

کردیے جاؤ گے۔ نوحؑ نے کہا اے میرے ربّ! میری قوم نے مجھے جھٹلایا ہے سو تو میرے

بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي وَمَن مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۱۸﴾

میرے درمیان | اور ان کے درمیان | فیصلہ (قطعی) | اور نجات دے مجھے | اور انہیں جو | میرے ساتھ ہیں | ایمان والوں میں سے

اور ان کے درمیان قطعی فیصلہ فرما دے اور مجھے اور میرے ساتھ ایمان لانے والوں کو نجات دے دے۔

فَأَنجَيْنَاهُ وَمَن مَّعَهُ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿۱۱۹﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا

پس ہم نے نجات دی انہیں | اور جو | ان کے ساتھ تھے | کشتی میں | جو بھری ہوئی تھی | پھر ہم نے غرق کردیا

چنانچہ ہم نے ان کو اور جو ان کے ساتھ بھری ہوئی کشتی میں (سوار) تھے نجات دے دی اس کے بعد جو

بَعْدُ الْبَاقِينَ ﴿۱۲۰﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم

اس کے بعد باقی لوگوں کو | بیشک | اس میں | نشانی ہے (قدرت کی) | اور نہیں تھے | اکثر ان میں سے

باقی رہے ان کو ہم نے غرق کردیا۔ (دیکھو) اس واقعہ میں بھی نشان (عبرت) ہے۔ مگر ان میں سے اکثر ایمان

مُّؤْمِنِينَ ﴿۱۲۱﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۱۲۲﴾ كَذَّبَتْ

ایمان لانے والے | اور بیشک تمہارا ربّ | وہی ہے | غالب | نہایت رحم والا | جھٹلایا

نہیں لاتے۔ اور آپ کا ربّ غالب اور مہربان ہے۔ اسی طرح قوم عاد

عَادٌ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۲۳﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۲۴﴾

قوم عاد نے | رسولوں کو | جب | کہا | ان سے | ان کے بھائی | ہودؑ نے | کیا تم ڈرتے نہیں؟

نے (بھی) رسولوں کو جھٹلایا۔ جب ان کے بھائی ہودؑ نے ان سے کہا کیا تم (اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے) ڈرتے نہیں۔

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۲۵﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۱۲۶﴾

بیشک میں | تمہارے لئے | رسول ہوں | امانت دار | پس ڈرو | اللہ سے | اور حکم مانو میرا

سنو! میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں۔ سو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ

اور میں نہیں مانگتا تم سے | اس (تبلیغ) پر | کوئی اجر | نہیں | میرا اجر | مگر | ربّ پر

اور میں تم سے اس بات کا کوئی معاوضہ نہیں چاہتا۔ میرا معاوضہ تو پروردگارِ عالم کے

الْعَالَمِينَ ﴿۱۲۷﴾ أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ آيَةً تَعْبَثُونَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَتَّخِذُونَ

تمام جہانوں کے | کیا تم بناتے ہو | ہر اونچی زمین پر | ایک نشان (عمارت) | بے فائدہ؟ | اور بناتے ہو تم

ذمہ ہے۔ کیا تم ہر اونچی جگہ پر بے فائدہ یادگار عمارتیں بناتے ہو۔ اور بڑے بڑے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۱۵) میں تو صرف کھلم کھلا سرکش لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈرانے والا ہوں اور بس۔

(۱۱۶) وہ بولے اے نوحؑ! اگر تو تبلیغ سے باز نہ آیا تو ہم ضرور تجھے پتھر مار مار کر ہلاک کردیں گے۔

(۱۱۷) حضرت نوحؑ کے ساڑھے نو سو سال وعظ کرنے پر بھی آپؑ کی قوم نے کفر و سرکشی نہ چھوڑی تو آپؑ نے دربار الٰہی میں عرض کی کہ بارخدایا میری قوم نے مجھے جھوٹا سمجھا ہے۔

(۱۱۸) اب تو ہی میرے اور ان کے درمیان قطعی فیصلہ کردے اور مجھے اور میرے ساتھی ایمان والوں کو ان کے ظلم سے نجات بخش۔

(۱۱۹) پھر اللہ نے حضرت نوحؑ اور ان کے ہمراہی ایمانداروں کو جو ان کے ساتھ کشتی میں سوار تھے بچالیا۔

(۱۲۰) اور باقی قوم کو طوفان میں غرق کردیا۔

(۱۲۱) کچھ شک نہیں کہ اس میں قدرت الٰہی کا نشان ہے اور قوم نوحؑ میں اکثر ایمان لانے والے تھے ہی نہیں۔

(۱۲۲) اور کچھ شبہ نہیں کہ آپؐ کا پروردگار ہی بڑا غالب نہایت رحم والا ہے۔

(۱۲۳) قوم عاد نے بھی حضرت ہودؑ کی تکذیب کر کے گویا سارے سلسلۂ نبوت کی تکذیب کی تھی۔

(۱۲۴) جبکہ حضرت ہودؑ نے جو ان کے ہم قوم تھے ان سے کہا کہ کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں کہ اوروں کو اس کا شریک ٹھہراتے ہو۔

(۱۲۵) بلاشبہ میں اللہ کی طرف سے تمہاری طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں اور تم تک اس کا پیغام پہنچانے میں پورا امانت دار ہوں۔

(۱۲۶) پس تم اللہ سے ڈرو اور اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور میرا حکم مانو۔

(۱۲۷) اور میں تم سے اس حق دین کی تبلیغ پر کوئی صلہ نہیں مانگتا کہ تم اس پیغام حق کے سننے سے بھاگتے ہو میرا صلہ تو پروردگار عالم کے ذمے ہے۔

(۱۲۸) کیا تم لوگ اونچی جگہوں پر فضول اور بے فائدہ یادگاریں (مینار اور محلات) بناتے ہو؟

انعال: اِفْتَحْ: تو فیصلہ کردے، امر (واحد مذکر حاضر)۔ تَنْتَهِ: تو باز آتا ہے، آئے گا، مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ تَبْنُوْنَ: تم بناتے ہو، تعمیر کرتے ہو، مضارع۔ تَعْبَثُوْنَ: تم بیکار مشغول ہوتے ہو، کھیلتے ہو، مضارع (جمع مذکر حاضر ہیں)۔

اسماء: فَتْحًا: فیصلہ کردینا، مصدر۔ اَلْمَرْجُوْمِيْنَ: وہ لوگ جن کو سنگسار کردیا جائے، پتھر مار مار کر ہلاک کردیا جائے، اسم مفعول (جمع مذکر)۔ اَلْمَشْحُوْنِ: بھرا ہوا، اسم مفعول (واحد مذکر)۔ رِيْعٍ: ٹیلا، مکان مرتفع جو دور سے ظاہر ہو۔

مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ

مضبوط شاندار محل | شاید تم | ہمیشہ رہو گے | اور جب | تم پکڑتے ہو | تو پکڑتے ہو

محل بناتے ہو گویا تم ہمیشہ زندہ رہو گے۔ اور جب تم ہاتھ ڈالتے ہو تو بڑے ظالمانہ انداز سے

جَبَّارِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۳۱﴾ وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ

ظالموں کی طرح | پس ڈرو | اللہ سے | اور حکم مانو میرا | اور ڈرو | اس (اللہ) سے | جس نے مدد کی تمہاری

پنجہ مارتے ہو۔ پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور اس ذات سے ڈرو جس نے تمہاری

بِمَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ وَجَنّٰتٍ

ان چیزوں سے | جو تم جانتے ہو | اس نے مدد دی تمہیں | مویشیوں سے | اور بیٹوں (سے) | اور باغات

ان چیزوں سے مدد کی جن کو تم جانتے ہو۔ یعنی اس نے مویشیوں اور اولاد کی شکل میں تمہاری مدد کی۔ اور باغوں سے

وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۳۴﴾ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۳۵﴾ قَالُوْا

اور چشموں سے | بیشک میں | ڈرتا ہوں | تم پر | عذاب سے | ایک بڑے دن کے | وہ بولے

اور چشموں سے۔ مجھے تمہارے معاملے میں بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔ انہوں نے

سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ اِنْ هٰذَآ اِلَّا

برابر ہے | ہمارے لئے | کہ تو نصیحت کرے | یا نہ ہو تم | نصیحت کرنے والوں میں سے | نہیں | یہ (کچھ اور) | مگر

جواب دیا ہمارے لئے یکساں ہے، خواہ تم نصیحت کرو یا نہ کرو۔ یہ تو بس پہلے

خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۱۳۸﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ

عادت ہے | پہلے لوگوں کی | اور نہیں ہم | عذاب دیئے جانے والوں سے | پس انہوں نے جھٹلایا اسے | تو ہم نے ہلاک کردیا انہیں

لوگوں کی عادتیں ہیں۔ اور ہمیں قطعاً عذاب نہیں ہوگا۔ پس انہوں نے ہودؑ کو جھٹلایا لہٰذا ہم نے ان کو ہلاک

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾

بیشک | اس میں | نشانی ہے (قدرت کی) | اور نہیں تھے | اکثر ان میں سے | ایمان لانے والے

کردیا۔ بلاشبہ اس میں نشان عبرت ہے مگر ان میں سے اکثر ایمان نہیں لائے۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۴۰﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۴۱﴾

اور بیشک تمہارا رب | وہی بڑا غالب | نہایت رحم والا ہے | جھٹلایا | ثمود (نے) | رسولوں کو

اور آپ کا ربّ بلاشبہ غالب (اور) مہربان ہے۔ (اسی طرح) قوم ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۴۲﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ

جب کہا | ان سے | ان کے بھائی | صالحؑ نے | کیا تم ڈرتے نہیں | بلاشبہ میں | تمہارے لئے | رسول ہوں

جب ان کے بھائی صالحؑ نے ان سے کہا کیا تم (اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے) ڈرتے نہیں؟ میں تمہارے لئے ایک امانت دار

اَمِيْنٌ ﴿۱۴۳﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۴۴﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ

امانت دار | پس ڈرو | اللہ سے | اور حکم مانو میرا | اور میں نہیں مانگتا تم سے | اس (تبلیغ) پر

رسول ہوں۔ پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں تم سے اس بات کا کوئی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۲۹) اور بڑی صنعت کاری کے محل اور پر تکلف مکان تعمیر کرتے ہو کہ شاید تم دنیا میں ہمیشہ رہو گے۔ حالانکہ ہمیشہ رہنے والی اللہ کی ذات ہے۔

(۱۳۰) اور جب کسی مخالف کو پکڑتے ہو تو بڑی ظالمانہ سزائیں دیتے ہو۔

(۱۳۱) پس تم کو اللہ سے ڈرنا اور میرا حکم ماننا چاہئے۔

(۱۳۲) اور اپنے اللہ سے ڈرو جس نے تمہیں وہ نعمتیں عطا کیں جو تمہیں معلوم ہیں۔

(۱۳۳) اس نے تمہیں مال اور اولاد سے طاقت دی۔

(۱۳۴) اور باغات اور چشمے عطا فرمائے۔

(۱۳۵) اگر تم نے میرا کہا نہ مانا تو مجھے ڈر ہے کہ کسی روز تم پر بڑا بھاری عذاب نازل ہو۔

(۱۳۶) وہ بولے ہمارے لئے تیرا نصیحت کرنا یا نہ کرنا برابر ہے۔ ہم تو ماننے والے نہیں۔

(۱۳۷) یہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں یہ تو پہلے لوگوں کی عادت اور قدیم رواج ہے۔

(۱۳۸) اور ہمیں دنیا و آخرت میں کوئی عذاب نہ دیا جائے گا۔

(۱۳۹) پس انہوں نے حضرت ہودؑ کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں ہلاک کر دیا۔ بلاشبہ اس میں اللہ کی قدرت کا نشان ہے اور قوم ہودؑ میں اکثر لوگ ایمان لانے والے تھے ہی نہیں۔

(۱۴۰) اور بلاشبہ آپؐ کا پروردگار ہی بڑا غالب نہایت رحم والا ہے۔

(۱۴۱) قوم ثمود نے بھی حضرت صالحؑ کی تکذیب کر کے گویا سارے رسولوں کی تکذیب کی تھی۔

(۱۴۲) جبکہ ان کے ہم قوم نبی صالحؑ نے ان سے کہا کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں؟ کہ دوسروں کو اس کا شریک ٹھہراتے ہو۔

(۱۴۳) بلاشبہ میں اللہ کی طرف سے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور اس کا پیغام پہنچانے میں بڑا امانت دار ہوں۔

(۱۴۴) پس ڈرو اللہ سے اور میرا حکم مانو۔

افعال: بَطَشْتُمْ: تم نے پکڑا، گرفت کی، ماضی۔ تَخْلُدُوْنَ: تم ہمیشہ رہو گے، مضارع۔ اَمَدَّكُمْ: اس نے تمہاری مدد کی، اس نے تم کو پہنچایا، ماضی۔ وَعَظْتَ: تو نصیحت کرے، ماضی معروف۔ مُعَذَّبِیْنَ: عذاب دیئے گئے، عذاب یافتہ، اسم مفعول۔

اسماء: جَبَّارِیْنَ: گردن کش، زور آور، جَبَّارٌ کی جمع۔ مَصَانِعَ: مکانات، اونچے محل، قلعے۔ خُلُقٌ: عادت، خصلت، اَخلَاقٌ جمع۔

مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۴۵﴾ اَتُتْرَکُوْنَ

کوئی بدلہ | نہیں ہے | میرا بدلہ | مگر | پروردگار عالم کے ذمے | کیا تم چھوڑ دیئے جاؤ گے

معاوضہ۔ نہیں چاہتا میرا معاوضہ تو پروردگار عالم کے ذمہ ہے۔ کیا جو چیزیں دنیا میں ہیں

فِیْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِیْنَ ﴿۱۴۶﴾ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ﴿۱۴۷﴾ وَّزُرُوْعٍ

ان چیزوں میں | جو یہاں ہیں | امن کے ساتھ | باغات میں | اور چشموں (میں) | اور کھیتوں

تمہیں ان میں امن سے رہنے دیا جائے گا۔ (یعنی) باغوں اور چشموں میں۔ اور کھیتوں میں

وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِیْمٌ ﴿۱۴۸﴾ وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا

اور کھجوروں میں | جن کا خوشہ | نرم و نازک ہے | اور تم تراشتے ہو | پہاڑوں سے | گھر

اور کھجوروں میں جن کے خوشے نرم و نازک ہوتے ہیں۔ اور تم (اسی غفلت میں) پہاڑوں میں بڑے فخر اور مہارت سے

فٰرِهِیْنَ ﴿۱۴۹﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿۱۵۰﴾ وَلَا تُطِیْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۱۵۱﴾

خوشی اور تکلف سے | پس ڈرو | اللہ سے | اور میرا حکم مانو | اور نہ مانو | حکم | حد سے بڑھنے والوں کا

تراش کر گھر بناتے ہو۔ پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور میری اطاعت کرو۔ اور حد سے گزر جانے والوں کی بات نہ مانو۔

الَّذِیْنَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ وَلَا یُصْلِحُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ

جو | فساد کرتے ہیں | زمین میں | اور اصلاح نہیں کرتے | وہ بولے | بیشک تو تو

جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔ انہوں نے جواب دیا کہ تم پر

مِنَ الْمُسَحَّرِیْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۖ فَاْتِ بِاٰیَةٍ

سحر زدہ لوگوں میں سے ہے | نہیں تو (کچھ اور) | مگر | انسان | ہم جیسا | پس لے آ | کوئی نشانی

تو جادو ہو چکا ہے۔ تم فقط ہم جیسے ایک انسان ہو۔ ہاں! اگر تم سچے ہو

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۵۴﴾ قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ

اگر تو ہے | سچے لوگوں میں سے | فرمایا | یہ ایک اونٹنی ہے | اس کی | پانی پینے (کی باری ہے)

تو کوئی نشانی پیش کرو۔ (صالحؑ نے) فرمایا، یہ ایک اونٹنی ہے کہ ایک دن اس کی پانی پینے کی باری

وَّلَكُمْ شِرْبُ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۱۵۵﴾ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ

اور تمہارے لئے (بھی) | پانی پینے کی باری ہے | ایک دن | مقرر | اور نہ پہنچاؤ اسے | اذیت | ورنہ آ پکڑے گا تمہیں

اس کی ہے اور ایک مقرر دن تمہاری باری ہے۔ اور اس کو تکلیف نہ دینا ورنہ تمہیں ایک بھاری

عَذَابُ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۵۶﴾ فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِیْنَ ﴿۱۵۷﴾

عذاب | ایک بڑے دن کا | پھر انہوں نے کاٹ ڈالا اس کو | پھر ہو گئے | سخت شرمندہ

دن کا عذاب آ پکڑے گا۔ تو انہوں نے اس (اونٹنی) کو مار ڈالا، اور پھر بڑے نادم ہوئے۔

فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۭ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

پھر آ پکڑا انہیں | عذاب نے | بیشک | اس میں | نشانی ہے (قدرت کی) | اور نہیں تھے | اکثر ان میں سے

پھر ان کو عذاب نے آ پکڑا۔ بلاشبہ اس واقعہ میں نشان عبرت ہے۔ مگر ان میں سے اکثر ایمان لانے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۴۵) اور اس تبلیغ حق پر میں تم سے کوئی بدلہ تو نہیں مانگتا میرا صلہ تو پروردگار عالم پر ہے۔
(۱۴۶) کیا تم انہی نفسانی خوشی کے سامانوں میں جو دنیا میں تمہیں حاصل ہیں ہمیشہ امن وچین سے رہنے دیئے جاؤ گے۔
(۱۴۷) یعنی باغوں اور چشموں میں؟
(۱۴۸) اور کھیتیوں اور کھجوروں میں جن کا خوشہ بڑا نرم ولذیذ ہوتا ہے۔
(۱۴۹) اور پہاڑوں میں گھر تراش کر ان پر بڑے فخر کرتے' غرور کرتے ہو۔
(۱۵۰) پس اللہ سے ڈرو اور اس کی نافرمانی نہ کرو اور میرا کہا مانو۔
(۱۵۱) اور اُن حد سے بڑھنے والے مشرکین کا کہنا نہ مانو۔
(۱۵۲) جو ہمیشہ زمین میں فساد مچاتے پھرتے ہیں اور درست عمل نہیں کرتے ہیں۔
(۱۵۳) وہ بولے ضرور تجھ پر تو کسی نے جادو کر دیا ہے۔
(۱۵۴) تُو تو ہماری طرح کا ایک عام انسان ہے پس اگر تو سچا ہے تو اپنی نبوت کا کوئی اور نشان لا دکھا۔
(۱۵۵) حضرت صالحؑ نے فرمایا میری نبوت کا نشان یہ پتھر سے معجزانہ طور پر اللہ کی پیدا کی ہوئی اونٹنی ہے کہ پانی پینے کی ایک دن تو اس کی باری ہے اور ایک دن تمہارے جانوروں کی۔
(۱۵۶) اور اسے کسی طرح کی اذیت نہ پہنچاؤ ورنہ تم پر سخت عذاب نازل ہوگا۔
(۱۵۷) پھر انہوں نے اللہ و نبی کی نافرمانی کرتے ہوئے اونٹنی کو زخمی کر دیا اور (بالآخر جب عذاب کا شکار ہوئے تو) اپنے کیئے پر سخت افسوس کیا۔

افعال: تُتْرَكُوْنَ: تم چھوڑ دیئے جاؤ گے' تمہیں چھوڑ دیا جائے گا' مضارع مجہول (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: زُرُوْعٍ: کھیتیاں' زَرْعٌ واحد۔ فٰرِهِيْنَ: مہارت کے ساتھ یا غرور سے اترتے ہوئے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ شِرْبٌ: پانی پینے کی ایک باری' پانی کا ایک حصہ' اسم ہے۔

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٥٨﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٥٩﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ

ایمان لانے والے | اور بیشک تمہارا رب | وہی ہے | بڑا غالب | نہایت رحم والا | جھٹلایا تھا | قوم لوطؑ نے (بھی)

والے نہ تھے۔ اور بیشک آپ کا ربّ بڑا غالب اور مہربان ہے۔ (اسی طرح) لوطؑ کی قوم نے (بھی)

نِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٦٠﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٦١﴾ اِنِّيْ

رسولوں کو | جب کہا | ان سے | ان کے بھائی | لوطؑ نے | کیا تم ڈرتے نہیں؟ | بلاشبہ میں

رسولوں کو جھٹلایا۔ جب ان کے بھائی لوطؑ نے ان سے کہا کہ کیا تم (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتے نہیں۔ (سنو!)

لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٦٢﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿١٦٣﴾ وَ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ

تمہارے لئے | رسول ہوں | امانت دار | پس ڈرو | اللہ سے | اور حکم مانو میرا | اور میں نہیں مانگتا تم سے

میں تمہارے لئے سچا رسول ہوں۔ لہٰذا تم اللہ تعالیٰ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں تم سے

عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٤﴾ اَتَاْتُوْنَ

اس (تبلیغ) پر | کوئی بدلہ | نہیں | میرا بدلہ | مگر | پروردگار عالم کے ذمے ہے | کیا تم آتے ہو

اس پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتا۔ میرا معاوضہ تو اللہ ربّ العالمین کے ذمہ ہے۔ کیا سارے

الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٥﴾ وَ تَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ

مردوں کے پاس | اہل عالم میں سے | اور چھوڑ دیتے ہو | جنہیں | پیدا کیا | تمہارے لئے | تمہارے رب نے

جہاں میں سے تم ہی مردوں پر مائل ہوتے ہو۔ اور تمہارے لئے تمہارے ربّ نے جو بیویاں پیدا کی ہیں' ان کو

مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿١٦٦﴾ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ

تمہاری بیویوں میں سے | بلکہ تم ہو | حد سے بڑھنے والے لوگ | وہ بولے | اگر تو باز نہ آیا | اے لوطؑ!

چھوڑ دیتے ہو' واقعہ یہ ہے کہ تم حد سے گزر جانے والی قوم ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ اے لوطؑ! اگر تو باز نہ آیا

لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ﴿١٦٧﴾ قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ﴿١٦٨﴾

تو ضرور تم ہوگے | نکال دیئے جانے والوں میں سے | فرمایا | بیشک میں | تمہارے عمل سے | بیزار ہوں

تو ہم تجھے (یہاں سے) نکال دیں گے۔ (لوطؑ نے) فرمایا بیشک میں تمہارے اعمال سے بیزار ہوں۔

رَبِّ نَجِّنِيْ وَ اَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٩﴾ فَنَجَّيْنٰهُ

اے میرے رب! نجات دے مجھے | اور میرے گھر والوں کو | اس سے جو | وہ کرتے ہیں | پس ہم نے نجات دی اسے

اے میرے ربّ! مجھے اور میرے خاندان کو ان لوگوں کے اعمال (کے وبال) سے بچا لے پس ہم نے اس کو

وَ اَهْلَهٗ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٧٠﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٧١﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا

اور اس کے سب گھر والوں کو | سوائے ایک بڑھیا کے | (وہ تھی) پیچھے رہ جانے والوں میں | پھر ہلاک کر دیا ہم نے

اور اس کے تمام خاندان کو بچا لیا۔ سوائے ایک بڑھیا کے کہ پیچھے رہ گئی (اور ان کا ساتھ نہ دیا)۔ پھر ہم نے اوروں کو ہلاک کر دیا

الْاٰخَرِيْنَ ﴿١٧٢﴾ وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٣﴾

دوسروں کو | اور ہم نے بارش برسائی | ان پر | (ایک قسم کی) بارش | پس بہت بری بارش تھی | ان کی جن کو ڈرایا گیا تھا

اور ہم نے ان پر (پتھروں کی) بارش برسائی۔ پس (دیکھو) جن لوگوں کو ڈرایا جارہا تھا' ان پر کیسی بری بارش ہوئی

آیت نمبر　　　　　　　　　　　　آسان تفسیر

(۱۵۸) پھر وہ عذاب الٰہی سے ہلاک کئے گئے۔ بلا شبہ اس میں عبرت کا ایک نشان ہے اور قوم صالح کے اکثر لوگ ایمان لانے والے تھے ہی نہیں۔

(۱۵۹) اور بلاشبہ آپؐ کا پروردگار ہی بڑا زبردست نہایت رحم والا ہے۔

(۱۶۰) قوم لوطؑ نے بھی حضرت لوطؑ کو جھٹلا کر گویا سب رسولوں کو جھٹلایا تھا۔

(۱۶۱) جبکہ حضرت لوطؑ نے جو اُن کے ہم قوم بھائی تھے' اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے کہ فطرت کے خلاف کام یعنی لواطت کرتے ہو۔

(۱۶۲) کچھ شک نہیں کہ میں تو اللہ کی طرف سے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور اس کا پیغام پہنچانے میں بڑا امانت دار ہوں۔

(۱۶۳) پس اللہ سے ڈرا اور خلاف فطرت کام نہ کرو اور میرا کہا مانو۔

(۱۶۴) اور میں اس تبلیغ حق پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا کہ (کہ تم اسے سننا نہیں چاہتے) میرا معاوضہ تو پروردگار عالم کے ذمے ہے۔

(۱۶۵) کیا تم اہل عالم میں سے خلاف فطرت مردوں سے بدکاری کرتے ہو؟

(۱۶۶) اور اللہ نے جو تمہارے لئے تمہاری بیویاں پیدا کی ہیں انہیں چھوڑ دیتے ہو۔ بلکہ تم تو انسانیت کی حد سے نکلے ہوئے ہو۔

(۱۶۷) وہ بولے اے لوطؑ! اگر تو اپنے اس وعظ سے باز نہ آئے گا تو ہم تجھے اپنے شہر سے نکال باہر کریں گے۔

(۱۶۸) حضرت لوطؑ نے فرمایا کہ میں تمہارے اس خلاف فطرت کام سے سخت بیزار ہوں۔

(۱۶۹) پھر آپ نے تنگ آ کر اللہ کے دربار میں دعا کی کہ بار خدایا! مجھے اور میرے گھر والوں کو ان لوگوں کے اس خلاف فطرت کام کی مصیبت سے نجات بخش۔

(۱۷۰) پس اللہ نے ان کو اور ان کے سب گھر والوں کو نجات دی۔

(۱۷۱) مگر ان کی بیوی عذاب پانے والوں میں پیچھے رہ گئی۔ جو ان بدمعاشوں سے ملی ہوئی تھی۔

(۱۷۲) پھر اللہ تعالیٰ نے باقی قوم لوط کو ہلاک کر دیا۔

(۱۷۳) اور ان پر پتھروں کی بارش کی پس وہ کیسی بری بارش تھی جو ان پر ہوئی تھی۔

اسماء: اَلْقَالِيْنَ: بیزار ہونے والے' سخت نفرت کرنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ اَلْمُخْرَجِيْنَ: نکالے گئے' نکالے ہوئے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ١٧٤ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ

بیشک | اس میں | نشانی ہے | اورنہیں | تھے | اکثر ان میں سے | ایمان لانے والے | اور بیشک تمہارا رب ہی | بڑا غالب

بلاشبہ اس واقعہ میں نشان (عبرت) ہے۔ مگر ان میں سے اکثر لوگ ایمان نہیں لائے۔ اور آپ کا رب بلاشبہ غالب اور

الرَّحِيمُ ١٧٥ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ ١٧٦ إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ

نہایت رحم والا ہے | جھٹلایا تھا | بن کے رہنے والوں نے (بھی) | رسولوں کو | جب کہا | ان سے | شعیبؑ نے

مہربان ہے۔ اسی طرح جنگل کے رہنے والوں نے رسولوں کو جھٹلایا جب شعیبؑ نے ان سے کہا

أَلَا تَتَّقُونَ ١٧٧ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ١٧٨ فَاتَّقُوا اللَّهَ

کیا تم ڈرتے نہیں | بیشک میں | تمہارے لئے | رسول ہوں | امانتدار | پس ڈرو | اللہ سے

کہ کیا تم (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتے نہیں۔ بلاشبہ میں تمہارے لئے سچا رسول ہوں۔ لہٰذا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو

وَأَطِيعُونِ ١٧٩ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا

اور حکم مانو میرا | اور میں نہیں مانگتا تم سے | اس (تبلیغ) پر | کوئی بدلہ | نہیں میرا بدلہ | مگر

اور میری اطاعت کرو۔ اور اس پر میں تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا۔ میرا معاوضہ ربّ العالمین

عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ١٨٠ أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ ١٨١

پروردگار عالم کے ذمے ہے | پورا کیا کرو | ناپ | اور مت بنو | نقصان دینے والوں میں سے

کے ذمہ ہے۔ تم پیمانہ پورا پورا بھر کر دیا کرو اور لوگوں کو نقصان نہ پہنچایا کرو۔

وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ١٨٢ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ

اور تولا کرو | ترازو سے | ٹھیک سیدھی | اور کم نہ دیا کرو | لوگوں کو | اُن کی چیزیں

اور ترازو سیدھی رکھ کر تولا کرو۔ اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے مت دو

وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ١٨٣ وَاتَّقُوا الَّذِي خَلَقَكُمْ

اور نہ پھرو | زمین میں | فساد مچاتے ہوئے | اور ڈرو | اس سے جس نے | پیدا کیا تمہیں

اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ اور اس ذاتِ پاک سے ڈرو جس نے تمہیں پیدا

وَالْجِبِلَّةَ الْأَوَّلِينَ ١٨٤ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ١٨٥ وَمَا أَنْتَ

اور مخلوق | پہلی کو | وہ بولے | بیشک تُو ہے | جادو زدہ لوگوں میں سے | اور نہیں تُو (کچھ اور)

کیا اور گزشتہ مخلوقات کو بھی۔ انہوں نے جواب دیا کہ تم پر تو جادو ہو چکا ہے اور تم بھی تو ہم

إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا وَإِنْ نَظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ١٨٦ فَأَسْقِطْ

مگر انسان | ہم جیسا | اور بلاشبہ | ہم خیال کرتے ہیں تجھے | جھوٹوں میں سے | سو تو گرادے

جیسے انسان ہو اور ہم تمہیں محض جھوٹا سمجھتے ہیں۔ پس تم ہم پر

عَلَيْنَا كِسَفًا مِنَ السَّمَاءِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ١٨٧

ہم پر | ایک ٹکڑا | آسمان سے | اگر تو ہے | سچوں میں سے

آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دو اگر اپنے دعویٰ میں سچے ہو۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۷۴) اس میں بڑی عبرت کا نشان ہے اور قوم لوطؑ کے اکثر لوگ ایمان لانے والے ہی نہ تھے۔

(۱۷۵) اور بلاشبہ آپ کا پروردگار ہی بڑا زبردست نہایت رحم والا ہے۔

(۱۷۶) بَن (گھنے جنگل جیسی آبادی) کے رہنے والوں (اہلِ مَدْیَن) نے بھی حضرت شعیبؑ کی تکذیب کر کے گویا سب رسولوں کی تکذیب کی تھی۔

(۱۷۷) جبکہ حضرت شعیبؑ نے ان سے کہا تھا کہ کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے کہ ماپ تول میں کمی کرتے ہو۔

(۱۷۸) بیشک میں تو اللہ کی طرف سے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور پیغام حق کے پہنچانے میں بڑا امانت دار ہوں۔

(۱۷۹) پس تم اللہ سے ڈرو اور ماپ تول پورا کیا کرو اور میرا کہا مانو۔

(۱۸۰) اور میں تم سے کوئی معاوضہ تو نہیں مانگتا کہ تم اللہ کے پیغام کو سننا نہیں چاہتے میرا معاوضہ تو پروردگار عالم کے ذمے ہے۔

(۱۸۱) تم آپس کے لین دین میں ماپ پورا کیا کرو اور کسی کو نقصان نہ پہنچایا کرو۔

(۱۸۲) اور جب تولا کرو تو ترازو درست رکھا کرو۔

(۱۸۳) اور لوگوں کو چیزیں کم کر کے یا ناقص چیزیں نہ دیا کرو اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرا کرو۔

(۱۸۴) اور اللہ سے ڈرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا۔

(۱۸۵) وہ بولے ضرور تجھ پر کسی نے جادو کر دیا ہے۔

(۱۸۶) تُو تو صرف ہم جیسا ایک عام انسان ہے اور ہم تجھے جھوٹا خیال کرتے ہیں۔

(۱۸۷) پس اگر تو سچا رسول ہے تو ہم پر آسمان سے ایک ٹکڑا لا گرا۔

افعال: زِنُوْا: تم تولو' امر (جمع مذکر حاضر)۔ اَسْقِطْ: تو گرادے' امر (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: اَلْقِسْطَاس: انصاف کی ترازو یا ہر ترازو مراد انصاف۔ جِبِلَّةَ: خلقت' خلائق۔

قَالَ رَبِّيٓ أَعۡلَمُ بِمَا تَعۡمَلُونَ ﴿١٨٨﴾ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمۡ
فرمایا | میرا ربّ | خوب جانتا ہے | جو (کچھ) | تم کرتے ہو | تو انہوں نے جھٹلا دیا اسے | پس آ پکڑا انہیں
شعیبؑ نے فرمایا جو کچھ تم کرتے ہو میرا ربّ اس کو خوب جانتا ہے۔ مگر انہوں نے اس کو جھٹلایا تو اُن کو

عَذَابُ يَوۡمِ الظُّلَّةِ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ عَذَابَ يَوۡمٍ عَظِيمٍ ﴿١٨٩﴾
عذاب نے | سایہ والے دن کے | بیشک وہ | تھا عذاب | ایک بڑے (سخت) دن کا
سائے والے دن کے عذاب نے آ پکڑا۔ بلاشبہ وہ بڑے بھاری دن کا عذاب تھا۔

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَأٓيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكۡثَرُهُم مُّؤۡمِنِينَ ﴿١٩٠﴾
بیشک اس میں | نشانی ہے (قدرت کی) | اور نہیں تھے | اکثر ان میں سے | ایمان لانے والے
بلاشبہ اس واقعہ میں بھی (لوگوں کے لئے) نشان عبرت ہے۔ مگر ان میں سے اکثر لوگ ایمان نہیں لائے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الۡعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٩١﴾ وَإِنَّهُۥ لَتَنزِيلُ
اور بیشک تمہارا ربّ | وہی ہے | بڑا غالب | نہایت رحم والا | اور بیشک یہ (قرآن) | اُتارا ہوا ہے
اور بیشک آپ کا ربّ ہی غالب (اور) مہربان ہے اور بلاشبہ یہ (قرآن) رب العالمین

رَبِّ الۡعَٰلَمِينَ ﴿١٩٢﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الۡأَمِينُ ﴿١٩٣﴾ عَلَىٰ قَلۡبِكَ
سارے جہانوں کے ربّ کا | اُترا | اس کو لے کر | روح الامین (جبرائیل) | آپؐ کے دل پر
کا اتارا ہوا ہے۔ اسے روح الامین (جبرئیل) لے کر نازل ہوا ہے۔ آپؐ کے دل پر (نازل کیا ہے)

لِتَكُونَ مِنَ الۡمُنذِرِينَ ﴿١٩٤﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ﴿١٩٥﴾ وَإِنَّهُۥ
تاکہ آپؐ ہو جائیں | ڈرانے والوں میں سے | بزبان | عربی | جو کہ واضح ہے | اور بلاشبہ وہ
تاکہ آپ (عذاب سے) ڈرانے والے ہوں۔ یہ واضح عربی زبان میں ہے۔ اور اس کی خبر گزشتہ

لَفِي زُبُرِ الۡأَوَّلِينَ ﴿١٩٦﴾ أَوَلَمۡ يَكُن لَّهُمۡ ءَايَةً أَن يَعۡلَمَهُۥ عُلَمَٰٓؤُاْ
پہلی کتابوں میں ہے | کیا نہیں ہے | ان کے لئے ایک نشانی یہ | کہ جانتے ہیں اسے | علماء
(نبیوں) کے صحیفوں میں بھی ہے۔ کیا اُن کے لئے یہ نشانی کافی نہیں ہے کہ اس (کی سچائی) کو بنی اسرائیل

بَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ ﴿١٩٧﴾ وَلَوۡ نَزَّلۡنَٰهُ عَلَىٰ بَعۡضِ الۡأَعۡجَمِينَ ﴿١٩٨﴾
بنی اسرائیل کے | اور اگر ہم اتارتے اسے | کسی | عجمی (غیر عربی) پر
کے علماء (بھی) جانتے ہیں اور اگر ہم یہ (قرآن) کسی عجمی پر نازل کرتے

فَقَرَأَهُۥ عَلَيۡهِم مَّا كَانُواْ بِهِۦ مُؤۡمِنِينَ ﴿١٩٩﴾ كَذَٰلِكَ سَلَكۡنَٰهُ
پھر وہ پڑھتا اسے | ان کے سامنے | تو (بھی) نہ | ہوتے وہ | اس پر | ایمان لانے والے | اسی طرح | جما دیا ہم نے اس بات کو
پھر وہ انہیں پڑھ کر سناتا تو وہ اس پر ایمان نہ لاتے۔ اسی طرح ہم نے (انکار کو)

فِي قُلُوبِ الۡمُجۡرِمِينَ ﴿٢٠٠﴾ لَا يُؤۡمِنُونَ بِهِۦ حَتَّىٰ يَرَوُاْ الۡعَذَابَ
دلوں میں | مجرموں کے | وہ ایمان نہ لائیں گے | اُس پر | حتیٰ کہ | وہ دیکھ لیں | عذاب
مجرموں کے دل میں ڈال دیا ہے۔ وہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ دردناک عذاب کو اپنی

آیت نمبر آسان تفسیر

(١٨٨) حضرت شعیبؑ نے فرمایا کہ میرا پروردگار تمہارے (برے) کام اچھی طرح جانتا ہے۔

(١٨٩) پس انہوں نے ان کو جھٹلایا تو انہیں **سایہ والے دن** کے عذاب نے آ پکڑا اور واقعی وہ تھا ہی سخت عذاب' اور وہ یہ تھا کہ قوم شعیب سات روز تک ہوا بند ہو جانے سے سخت گرمی میں مبتلا کئے گئے پھر اس کے بعد آسمان پر ایک بادل سایہ کی طرح ظاہر ہوا وہ سب گرمی کے مارے بھاگ کر اس کے نیچے جمع ہو گئے تو اس میں سے ان پر اوپر سے آگ برسی اور نیچے سے سخت زلزلہ آیا اور فرشتہ کی خوفناک آواز سے ان کے جگر پھٹ گئے اور سب ہلاک ہو گئے۔

(١٩٠) یقیناً اس میں بڑی بھاری عبرت کا نشان ہے اور قوم شعیب میں سے اکثر ایمان لانے والے نہ تھے۔

(١٩١) اور بلاشبہ آپؐ کا پروردگار ہی زبردست نہایت رحم والا ہے۔

(١٩٢) اور بلاشبہ یہ قرآن آپؐ پر پروردگار عالم کا نازل کیا ہوا ہے۔

(١٩٣) اسے اللہ کے حکم سے فرشتہ روح الامین (جبرئیل) لایا ہے۔

(١٩٤) آپؐ کے دل پر' تا کہ آپؐ اس سے خدا کی ہستی سے انکار کرنے والوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرائیں۔

(١٩٥) اور اسے خوش بیان عربی زبان میں اتارا کہ ان کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

(١٩٦) اور یقیناً پہلی آسمانی کتابوں (تورات وانجیل وغیرہ) میں اس کے بارے میں پیشین گوئی لکھی ہوئی موجود ہے۔

(١٩٧) کیا کفار مکہ کے لئے آپؐ کی رسالت کا یہ ثبوت کافی نہیں کہ اس قرآن کی پیشین گوئی بنی اسرائیل کے حقانی علماء **عبداللہ بن سلام** وغیرہ خوب جانتے ہیں۔

(١٩٨) اگر ہم اس قرآن کو کسی غیر عربی شخص پر اتارتے۔

(١٩٩) کہ وہ اسے لوگوں کو پڑھ کر سناتا تو اس وقت تو یہ بہانا بنا کر ایمان نہ لاتے کہ یہ ہماری زبان عربی میں نہیں اسے ہم سمجھتے ہی نہیں مگر اب کیا بہانہ ہے؟

(٢٠٠) مجرم مشرکین کے دلوں میں ہم نے یہی بات ڈال دی ہے۔

افعال: سَلَكْنٰهُ: ہم نے اس کو گھسا دیا' داخل کر دیا' چلایا' ماضی۔

اسماء: ظُلَّةُ: سائبان۔ لِسَانٍ: لغت بولی' اسم مجرور مفرد۔ اَعْجَمِيْنَ: اوپری زبان والے' عجمی لوگ' اَعْجَمُ کی جمع۔

الۡاَلِیۡمَ ﴿۲۰۱﴾ فَیَاۡتِیَہُمۡ بَغۡتَۃً وَّ ہُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۲۰۲﴾ فَیَقُوۡلُوۡا ہَلۡ
دردناک | وہ آ جائے گا ان پر | اچانک | اور انہیں | خبر تک نہ ہوگی | پھر وہ کہیں گے | کیا
آنکھوں سے نہ دیکھ لیں۔ پس وہ اچانک ان کے سامنے آ موجود ہوگا اور ان کو خبر تک نہ ہوگی۔ اس وقت وہ کہیں گے کہ

نَحۡنُ مُنۡظَرُوۡنَ ﴿۲۰۳﴾ اَفَبِعَذَابِنَا یَسۡتَعۡجِلُوۡنَ ﴿۲۰۴﴾ اَفَرَءَیۡتَ اِنۡ مَّتَّعۡنٰہُمۡ
ہمیں | (کچھ) مہلت ملے گی | پس کیا وہ ہمارے عذاب کو | جلدی مانگتے ہیں | کیا تم نے دیکھا؟ | اگر ہم انہیں فائدہ پہنچائیں
کیا ہمیں کچھ مہلت ملے گی؟ تو کیا وہ ہمارے عذاب کو جلدی طلب کر رہے ہیں۔ بھلا دیکھئے تو اگر ہم ان کو برسوں

سِنِیۡنَ ﴿۲۰۵﴾ ثُمَّ جَآءَہُمۡ مَّا کَانُوۡا یُوۡعَدُوۡنَ ﴿۲۰۶﴾ مَاۤ اَغۡنٰی عَنۡہُمۡ مَّا
کئی برس | پھر آ جائے اُن پر | وہ (عذاب) | جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے | تو کام نہ آئیں گے | ان کے | وہ
زندگی کا موقع دیں۔ پھر ان پر وہ عذاب آئے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ تو جو فائدے یہ اٹھا رہے ہیں اُن کے

کَانُوۡا یُمَتَّعُوۡنَ ﴿۲۰۷﴾ وَ مَاۤ اَہۡلَکۡنَا مِنۡ قَرۡیَۃٍ اِلَّا لَہَا مُنۡذِرُوۡنَ ﴿۲۰۸﴾
جن سے وہ فائدے اُٹھاتے تھے | اور نہیں ہلاک کی ہم نے | کوئی بستی | مگر | اس کے لئے | ڈرانے والے (رسول بھیجے) تھے
کس کام آئیں گے۔ اور ہم نے جس بستی کو بھی ہلاک کیا اس کے لئے ڈرانے والے (ضرور) بھیجے تھے

ذِکۡرٰی ۛ وَ مَا کُنَّا ظٰلِمِیۡنَ ﴿۲۰۹﴾ وَ مَا تَنَزَّلَتۡ بِہِ الشَّیٰطِیۡنُ ﴿۲۱۰﴾
نصیحت کے لئے | اور ہم ظالم نہیں تھے | اور نہیں | لے کر اترے | اس (قرآن) کو | شیاطین
نصیحت کے لئے اور ہم کسی پر ظلم نہیں کرتے۔ اور قرآن کو شیاطین لے کر نہیں اُترے۔

وَ مَا یَنۡۢبَغِیۡ لَہُمۡ وَ مَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ ﴿۲۱۱﴾ اِنَّہُمۡ عَنِ السَّمۡعِ
اور نہ (یہ) حق ہے | ان کا | اور نہ | وہ کر سکتے ہیں | بیشک وہ | سننے سے
اور نہ یہ ان کے مناسب ہے اور نہ وہ (ایسا) کر سکتے ہیں کیونکہ وہ تو (وحی کے) سننے سے

لَمَعۡزُوۡلُوۡنَ ﴿۲۱۲﴾ فَلَا تَدۡعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ فَتَکُوۡنَ
دور رکھے گئے ہیں | پس نہ | پکار | اللہ کے ساتھ | کسی اور معبود کو | ورنہ ہو جاؤ گے
الگ کر دیئے گئے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارو ورنہ تمہیں

مِنَ الۡمُعَذَّبِیۡنَ ﴿۲۱۳﴾ وَ اَنۡذِرۡ عَشِیۡرَتَکَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ ﴿۲۱۴﴾ وَ اخۡفِضۡ
عذاب دیئے جانے والوں میں سے | اور ڈراؤ | اپنے رشتہ داروں کو | قریب والوں کو | اور جھکاؤ
عذاب دیا جائے گا۔ اور (اے نبیؐ) اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ اور مؤمن جنہوں

جَنَاحَکَ لِمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۲۱۵﴾ فَاِنۡ عَصَوۡکَ فَقُلۡ
اپنے بازو | ان کے لئے جو | تمہاری پیروی کریں | مؤمنوں میں سے | پھر اگر | وہ تمہاری نافرمانی کریں | تو کہہ دیجئے
نے تمہاری پیروی اختیار کی ہے ان سے شفقت اور مہربانی سے پیش آؤ۔ پھر اگر وہ تمہاری نافرمانی کریں تو ان سے

اِنِّیۡ بَرِیۡٓءٌ مِّمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۱۶﴾ وَ تَوَکَّلۡ عَلَی الۡعَزِیۡزِ الرَّحِیۡمِ ﴿۲۱۷﴾
بیشک میں بیزار ہوں | اس سے جو | تم کرتے ہو | اور بھروسہ کر | زبردست | رحم والے (اللہ) پر
کہہ دو کہ میں تمہارے (بُرے) اعمال سے بیزار ہوں۔ اور زبردست و مہربان اللہ پر بھروسہ کر۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(٢٠١) وہ جب تک عذاب کو آنکھوں سے نہ دیکھ لیں گے ایمان نہ لائیں گے۔

(٢٠٢) اور وہ عذاب ان پر اچانک آپڑے گا اور انہیں خبر تک نہ ہوگی۔

(٢٠٣) پھر وہ کہیں گے کہ کیا ہم کو کچھ مہلت مل سکتی ہے کہ ہم خلوصِ دل سے ایمان لے آئیں۔

(٢٠٤) تو کیا گویا وہ ہمارے عذاب کے لئے جلدی کا مطالبہ کرتے ہیں۔

(٢٠٥) بھلا دیکھو تو سہی اگر ہم انہیں دنیا کی زندگی سے کئی سال تک موقع دیتے رہیں۔

(٢٠٦) پھر ان پر ہمارا وہ عذاب آنازل ہو جس کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں۔

(٢٠٧) تو وہ فائدے جو ہم نے ان کو دنیا میں دے رکھے تھے ان کے کچھ بھی کام نہ آئیں گے۔

(٢٠٨) اور جس بستی کو بھی ہم نے تباہ کیا۔ پہلے اس کے رہنے والوں کی ہدایت کے لئے ہم نے انہیں عذاب الٰہی سے ڈرانے والے رسول بھیجے۔

(٢٠٩) ان کی یاددہانی کے لئے ہدایت و نصیحت کرنے والے آتے رہے اور ہم کسی پر ظلم نہیں کیا کرتے۔

(٢١٠) اس قرآن کو شیطان لے کر نہیں اترے جیسا کہ مشرکین بکواس کرتے ہیں۔

(٢١١) اور نہ یہ قرآنی احکام شیطان کے حال کے مطابق ہیں اور نہ اسے ایسا کلام لانے کی قدرت ہے۔

(٢١٢) کیونکہ شیاطین تو فرشتوں کی باتیں سننے سے بھی روک دیئے گئے ہیں۔

(٢١٣) (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے امت کو خطاب ہے کہ) پس اللہ کے سوا کسی کو معبود تسلیم نہ کرو ورنہ تمہیں بھی عذاب دیا جائے گا۔

(٢١٤) اور آپؐ (سب سے پہلے) اپنے خاندان کے قریبی رشتہ داروں کو عذاب الٰہی سے ڈرایئے (چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا)۔

(٢١٥) اور جو ایمان والے آپؐ کی پیروی کرتے ہیں ان سے بڑی محبت اور خاطر مدارات سے پیش آیئے۔

(٢١٦) پھر اگر وہ لوگ آپؐ کی نافرمانی کریں تو ان سے کہہ دیجئے کہ میں تمہارے ان شرک کرنے والے کاموں سے سخت نفرت کرتا ہوں۔

(٢١٧) اور اپنے ہر کام میں اللہ پر بھروسہ رکھئے جو بڑا زبردست نہایت رحم والا ہے۔

افعال: عَصَوْكَ: انہوں نے تیری نافرمانی کی' تیرا کہا نہ مانا' ماضی۔

اسماء: عَشِیْرَتَكَ: تیرا کنبہ' تیرا قبیلہ۔ مَعْزُوْلُوْنَ: الگ کئے ہوئے یعنی روکے گئے' اسم مفعول (جمع مذکر)۔

الَّذِیْ یَرٰىكَ حِیْنَ تَقُوْمُ ﴿٢١٨﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیْنَ ﴿٢١٩﴾ اِنَّهٗ

جو | دیکھتا ہے تمہیں | جب | تم کھڑے ہوتے ہو | اور تمہاری حرکات کو | سجدہ کرنے والوں میں | بیشک

جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم (نماز کے لئے) کھڑے ہوتے ہو۔ اور نمازیوں میں تمہارے اُٹھنے بیٹھنے کو بھی (دیکھتا ہے) بلاشبہ

هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿٢٢٠﴾ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّیٰطِیْنُ ﴿٢٢١﴾

وہ سننے والا | جاننے والا ہے | کیا | میں تمہیں بتاؤں | کہ کس پر | نازل ہوتے ہیں | شیطان؟

وہ (ہر بات کا) سننے اور جاننے والا ہے۔ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اُترا کرتے ہیں۔

تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِیْمٍ ﴿٢٢٢﴾ یُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ

وہ نازل ہوتے ہیں | ہر ایک | جھوٹے | گنہگار پر | کان لگاتے ہیں | سننے کو | اور اکثر ان میں سے

وہ ہر جھوٹے گنہگار پر اُترتے ہیں۔ (جو شیاطین کی طرف) سننے کے لئے کان لگائے رکھتے ہیں اور ان میں سے

كٰذِبُوْنَ ﴿٢٢٣﴾ وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿٢٢٤﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ

جھوٹے ہیں | اور شاعر جو ہیں | ان کی پیروی کرتے ہیں | گمراہ لوگ | کیا تم نے نہیں دیکھا | کہ وہ | ہر وادی میں

اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔ اور شاعروں کی پیروی تو گمراہ لوگ کرتے ہیں۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ (خیالات کی) ہر وادی

یَّهِیْمُوْنَ ﴿٢٢٥﴾ وَاَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ ﴿٢٢٦﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

سرگرداں پھرتے ہیں | اور یہ کہ وہ | کہتے ہیں | وہ بات جو | وہ کرتے نہیں | مگر وہ لوگ | جو ایمان لائے

میں حیران و سرگرداں رہتے ہیں۔ اور ایسی باتیں کہتے ہیں جن پر خود عمل نہیں کرتے۔ سوائے ان لوگوں کے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا

اور انہوں نے عمل کئے | نیک | اور یاد کیا | اللہ کو | بہت | اور انتقام لیا انہوں نے | اس کے بعد کہ ان پر ظلم ہوا

جو ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ کو بہت بہت یاد کرتے رہے اور جب ان

وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ﴿٢٢٧﴾

اور عنقریب جان لیں گے | وہ لوگ | جنہوں نے ظلم کیا | کہ کس کروٹ | وہ لوٹ کر جاتے ہیں

پر ظلم کیا گیا تو اس کے بعد انہوں نے بدلہ لے لیا اور ظالموں کو جلد معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس (بری) جگہ لوٹ کر جانے والے ہیں

سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ ثَلٰثٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | تِسْعُوْنَ اٰیَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ نمل مکہ میں نازل ہوئی اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | ترانوے آیتیں اور سات رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طٰسٓ تِلْكَ اٰیٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِیْنٍ ﴿١﴾ هُدًى

طٰس | یہ | آیتیں ہیں | (اس) قرآن | اور کتاب | واضح کی | (جو) ہدایت

طٰسٓ۔ یہ قرآن اور روشن کتاب کی آیتیں ہیں۔ مؤمنوں کے لئے

وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿٢﴾ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ

اور خوشخبری ہے | مومنوں کے لئے | جو لوگ | قائم رکھتے ہیں | نماز | اور ادا کرتے ہیں

باعث ہدایت و بشارت ہے۔ وہ جو نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ

آیت نمبر آسان تفسیر

(٢١٨) جو آپؐ کو دیکھتا رہتا ہے جب آپؐ تہجد کے لئے اٹھتے ہیں۔

(٢١٩) اور نمازیوں کے ساتھ آپ کے رکوع اور سجود وغیرہ کے مختلف احوال کو دیکھتا ہے۔

(٢٢٠) بیشک وہی سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

(٢٢١) ان کفار سے کہہ دیجئے کہ آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر نازل ہوتے ہیں۔

(٢٢٢) وہ تو ہر جھوٹے گنہ گار، کاہنوں اور غیب دانی کا دعویٰ کرنے والوں پر ہی نازل ہوتے ہیں۔

(٢٢٣) وہ ہمیشہ شیاطین کی باتیں کان لگا کر سننے کی کوشش کرتے ہیں اور اکثر ان میں سے جھوٹے ہیں۔ یا یہ کہ شیاطین، فرشتوں کی باتیں کان لگا کر سننے اور جھوٹے کاہنوں تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن ناکام ہوتے ہیں اور اکثر جھوٹ ہی بولتے ہیں۔

(٢٢٤) اور دین کے مخالف جھوٹے کافروں کی پیروی تو گمراہ لوگ ہی کیا کرتے ہیں۔

(٢٢٥) کیونکہ اے مخاطب! تو نے اچھی طرح سے دیکھ لیا ہے کہ وہ شاعر خیالی باتوں کے ہر ایک میدان (مثلاً جھوٹی تعریف اور برائی اور دروغ گوئی وغیرہ) میں پڑے سرگرداں بھٹکتے رہتے ہیں۔

(٢٢٦) اور یہ کہ وہ جو اونچی اونچی خیالی باتیں کرتے ہیں ان پر عمل نہیں کرتے۔

(٢٢٧) ہاں وہ مومن شاعر (عبداللہ بن رواحہ و حسان بن ثابت و کعب بن زہیر و کعب بن مالک وغیرہم) جنہوں نے ایمان لاکر نیک عمل کئے اور اپنے اشعار میں اللہ کی یاد اور رسول اللہ و صحابہ کی تعریف کثرت سے کی اور جب جھوٹے شاعروں نے ناحق جھوٹے اشعار سے مومنوں کو تکلیف پہنچائی تو انہوں نے اپنے سچے اشعار میں ان سے بدلہ لیا۔ ایسی شاعری میں کچھ نقصان نہیں بلکہ اجر ہے اور جن لوگوں نے شرک اور اپنے اشعار میں رسولؐ کی برائی بیان کر کے اپنے آپ پر ظلم کیا وہ عنقریب معلوم کرلیں گے کہ وہ کس برے مقام (شکست و عذاب) میں لوٹ کر جانے والے ہیں۔

سورۂ نمل

نمل **نملة** کی جمع ہے جس کے معنی چیونٹی کے ہیں۔ اس سورت میں چیونٹیوں کا ذکر آیا ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوگئی۔

یہ حروف مقطعات ہیں اس کے اجتہادی معنی حضرت ابن عباس سے یوں مروی ہیں کہ **ط** سے **طَوۡلٌ** (قدرت) اور **س** سے **سنا** (عالی شان) مراد ہے یعنی اللہ کی قدرت اور اس کی شان کی بلندی کی قسم۔

(١) یہ سورت اس عظیم الشان قرآن کی آیتیں ہیں جو احکام الٰہی کے بیان کرنے میں ایک نہایت واضح کتاب ہے۔

(٢) جو ایمانداروں کے لئے راہ حق کی ہدایت اور آخرت میں بہت بڑی بھلائی کی خوشخبری ہے۔

افعال: تَنَزَّلُ: وہ اترتی ہے، اترے گی، مضارع (واحد مونث غائب)۔ اِنۡتَصَرُوۡا: انہوں نے بدلہ لیا، ماضی (جمع مذکر غائب)۔ یَهِيۡمُوۡنَ: وہ سرگرداں پھرتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اَفَّاكٍ: جھوٹا، اِفۡكٌ سے مبالغہ کا صیغہ۔ تَقَلُّبَكَ: تیرا پھرنا، تیرا آنا جانا۔

الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ③ اِنَّ الَّذِيْنَ

زکوٰۃ | اور وہ | آخرت پر | یقین رکھتے ہیں | بیشک | جو لوگ

دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ بیشک وہ لوگ جو

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ④

یقین نہیں رکھتے | آخرت پر | ہم نے آراستہ کردیئے ان کے لئے | ان کے اعمال | پس وہ | بھٹکتے پھرتے ہیں

آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، ہم نے ان کے اعمال کو ان کی نظر میں پسندیدہ بنادیا ہے، سو وہ بھٹکتے پھر رہے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ

یہی لوگ ہیں | جن کے لئے ہے | برا | عذاب | اور وہ | آخرت میں

یہی لوگ ہیں جن کے لئے بدترین عذاب ہے اور آخرت میں یہی لوگ

هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ⑤ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ

زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں | اور بلاشبہ تمہیں | دیا جاتا ہے | یہ قرآن | من جانب

نقصان میں رہیں گے۔ اور آپ کو قرآن، حکیم و علیم ذات کی طرف سے

حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ⑥ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا

حکیم وعلیم ہے | جب کہا | موسیٰ نے | اپنے گھر والوں سے | کہ بیشک میں نے | دیکھی ہے | ایک آگ

عطا کیا جاتا ہے۔ (یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنے گھر کے لوگوں سے کہا کہ میں نے ایک آگ دیکھی ہے۔

سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ

میں ابھی لاتا ہوں تمہارے پاس | اس سے | کوئی خبر | یا لاتا ہوں تمہارے پاس | ایک انگارا | دہکتا ہوا | تاکہ تم

میں جلد ہی تمہارے پاس وہاں سے (راستے کی) کوئی خبر یا کوئی سلگتا ہوا انگارا لے آؤں گا تاکہ تم گرمی

تَصْطَلُوْنَ ⑦ فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ

تپش حاصل کرو | پس جب | آئے اس کے پاس | تو اس کو آواز دی گئی | کہ مبارک ہے | جو

حاصل کرسکو۔ سو جب موسیٰ اس کے پاس آئے تو آواز دی گئی کہ جو (فرشتے) آگ کے اندر ہیں وہ

فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ⑧

اس آگ میں ہے | اور جو | اس کے گرد ہے | اور پاک ہے | اللہ | پروردگار عالموں کا

بھی بابرکت ہیں اور جو اس کے آس پاس ہیں وہ بھی مبارک ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک ہے جو تمام مخلوقات کا پالنے والا ہے

يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ⑨ وَاَلْقِ

اے موسیٰ! | بلاشبہ | میں (ہی) ہوں | اللہ | زبردست | حکمت والا | اور ڈال دے

اے موسیٰ! یقیناً میں ہی معبودِ حقیقی ہوں، غالب اور حکمت والا۔ اور تم اپنا

عَصَاكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا

اپنی لاٹھی | پس جب | اس نے دیکھا اسے | کہ وہ حرکت کررہی ہے | کہ وہ | سانپ ہے | تو واپس لوٹا | پیٹھ پھیر کر

عصا ڈال دو۔ تو جب موسیٰ نے اسے دیکھا کہ وہ یوں ہل رہا ہے گویا سانپ ہے تو پیٹھ پھیر کر وہاں سے بھاگ نکلے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳) وہ ایمان والے جو نماز قائم رکھتے اور زکوٰۃ دیتے اور آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔

(۴) بلاشبہ جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ہم (اس کے بدلے میں) ان کے برے اعمال کو ان کے سامنے اچھے کر دکھاتے ہیں کہ وہ گمراہی میں سر ٹکراتے پھریں۔

(۵) پس انہی لوگوں کے لئے بہت بڑا عذاب ہے اور آخرت میں وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

(۶) اور یقیناً یہ قرآن آپ پر اللہ کی طرف سے نازل کیا جارہا ہے جو بڑا صاحب حکمت اور ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

(۷) یاد کرو جبکہ حضرت موسیٰ نے مدین سے واپسی پر کوہ طور کے دامن میں اپنی اہلیہ سے کہا کہ تم یہاں ٹھہرو میں نے پہاڑ پر آگ سی دیکھی ہے میں ابھی وہاں سے راہ کا پتہ یا آگ کا دہکتا ہوا ایک انگارا تمہیں گرم کرنے کے لئے لے آتا ہوں۔

(۸) پس جب حضرت موسیٰ وہاں پہنچے تو غیبی آواز آئی کہ جو اس آگ کے اندر ہے یعنی جلوۂ الٰہی اور جو ہستیاں اس کے اردگرد ہیں (مثلاً فرشتے اور خود موسیٰ) سب مبارک ہیں اور اللہ جو سب جہانوں کا پروردگار ہے وہ ہر نقص (مثلاً مکان، طرف، جسم، صورت اور رنگ وغیرہ) سے پاک ہے۔

(۹) اے موسیٰ! میں ہی اللہ بڑا غالب حکمت والا ہوں۔

افعال: تُلَقّٰی: تجھے تلقین کیا جاتا ہے، ملتا ہے، سکھلایا ہے، مضارع مجہول (واحد مذکر حاضر)۔ بُوْرِكَ: اس کو برکت دی گئی، ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ تَصْطَلُوْنَ: تم تاپو، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اَخْسَرُوْنَ: سب سے زیادہ نقصان پانے والے، زیادہ ٹوٹا اور گھاٹا پانے والے، اَخْسَرُ کی جمع۔ حَوْلَهَا: اس کے آس پاس، اردگرد۔

وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۭ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۣ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۝۱۰

اور مڑ کر نہ دیکھا | اے موسیٰ! | ڈرو نہیں | بیشک | ڈرا نہیں کرتے | میرے پاس | رسول

اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھا (ہم نے آواز دی کہ) اے موسیٰ! ڈرو مت۔ میرے ہاں پیغمبر ڈرا نہیں کرتے۔

اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ

مگر | جس نے ظلم کیا | پھر اسے بدل دیا | نیکی سے | بعد | برائی کے | تو بیشک میں | بڑا بخشنے والا

ہاں البتہ' جس نے کوئی ظلم کیا ہو' پھر برائی کے بعد اسے (توبہ کی) نیکی سے بدل دیا تو بلاشبہ میں بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ۝۱۱ وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ

رحم والا ہوں | اور داخل کر | اپنا ہاتھ | اپنے گریبان میں | وہ نکلے گا | روشن (ہو کر)

مہربان ہوں۔ اور اپنے ہاتھ کو گریبان میں ڈال تو وہ بغیر کسی عیب کے

مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۣ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا

کسی عیب کے بغیر | نو نشانیوں میں | فرعون اور اس کی قوم کی طرف | بیشک وہ | تھے

چمکتا ہوا نکلے گا' یہ ان نو نشانیوں میں سے ہیں جو فرعون اور اس کی قوم کے لئے ہیں۔ بیشک وہ بڑی سرکش

قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝۱۲ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ

نافرمان لوگ | پس جب | آئیں ان کے پاس | ہماری نشانیاں | آنکھیں کھولنے والی | وہ بولے | یہ | جادو ہے

قوم تھی۔ پھر جب ان کے پاس ہماری واضح نشانیاں آئیں' تو وہ کہنے لگے کہ یہ تو صاف

مُّبِيْنٌ ۝۱۳ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ۭ

کھلا | اور انہوں نے انکار کیا | اس کا | اور یقین کیا تھا اس کا | ان کے دلوں نے | ظلم سے | اور تکبر سے

جادو ہے اور انہوں نے ظلم و سرکشی کی بدولت اس سے انکار کیا حالانکہ ان کے دلوں نے یقین کرلیا تھا۔

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝۱۴ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ

پس دیکھو | کیسا | ہوا | انجام | فساد کرنے والوں کا | اور بیشک | ہم نے دیا | داؤد

پس دیکھئے کہ ان مفسدوں کا کیسا انجام ہوا۔ اور ہم نے داؤد اور سلیمان کو

وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا

اور سلیمان کو | ایک خاص علم | اور وہ دونوں بولے | تمام تعریفیں | اللہ کے لئے ہیں | وہ جس نے | فضیلت دی ہمیں

علم عطا کیا تھا۔ اور ان دونوں نے (اس پر) کہا تھا کہ اس اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں اپنے بہت

عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۵ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ

بہتوں پر | اپنے مومن بندوں میں سے | اور وارث ہوا | سلیمان | داؤد کا

سے مؤمن بندوں پر فضیلت دی ہے۔ اور سلیمان' داؤد کے وارث ہوئے

وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا

اور اس نے کہا | اے لوگو! | ہمیں سکھائی گئی ہے | بولی | پرندوں کی | اور دی گئی ہمیں

اور انہوں نے کہا کہ اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہمیں ہر چیز

آیت نمبر آسان تفسیر

(١٠) اور اپنی لاٹھی کو نیچے زمین پر ڈالو۔ جب حضرت موسیٰؑ نے لاٹھی کو ڈالا اور دیکھا کہ وہ سانپ بن کر حرکت کر رہی ہے تو مارے خوف کے پیچھے واپس لوٹے اور مڑ کر نہ دیکھا حکم ہوا کہ اے موسیٰؑ! ڈرو نہیں تم تو ہمارے رسول ہو اور رسول ہمارے حضور میں نہیں ڈرا کرتے۔

(١١) ہاں ڈر اس کو ہے جو ظالم اور گناہگار ہے مگر جو کوئی جرم کرنے کے بعد خلوص دل سے توبہ کر لے اور جرم کی جگہ نیکی کرنے لگے تو کچھ شک نہیں کہ اللہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

(١٢) اور اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر باہر نکالو وہ بغیر کسی بیماری کے نہایت روشن ہوگا اور یہ منجملہ ان نو معجزوں (ید بیضا' عصا' خون' طوفان' ٹڈی' مینڈک اور جوؤں وغیرہ) کے ایک معجزہ ہوگا جو فرعون اور اس کی قوم پر تمہارے ہاتھ سے ظاہر کئے جائیں گے کیونکہ وہ لوگ واقعی نافرمان ہیں۔

(١٣) پس جب ان لوگوں کے پاس حضرت موسیٰؑ کے ذریعے ہمارے معجزے آئے جو دل کی بینائی روشن کرنے والے تھے تو وہ کہنے لگے کہ یہ تو واضح، کھلم کھلا جادو ہے۔

(١٤) اور اس کے باوجود کہ اہل فرعون نے دل سے ان کا حق ہونا تسلیم کر لیا تھا مگر محض ظلم اور غرور کی وجہ سے ان کے ماننے سے انہوں نے انکار کر دیا اور آخر کار بحیرۂ قلزم میں غرق کر دیئے گئے۔ پس دیکھئے فتنہ و فساد برپا کرنے والوں کا کیسا برا انجام ہوا۔

(١٥) اور ہم نے حضرت داؤدؑ اور ان کے بیٹے حضرت سلیمانؑ دونوں کو ایک خاص علم (عدل و سیاست اور پرندوں کی بولی وغیرہ کا علم) دیا تھا اور دونوں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس نے اپنے فضل سے ہمیں نبوت اور سلطنت عطا فرما کر اپنے بہت سے مومن بندوں پر برتری عطا کی۔

افعال: اُدْخِلْ: تو داخل کر' امر (واحد مذکر حاضر)۔ تَهْتَزُّ: وہ ہلتی ہے' بل کھاتی ہے' مضارع۔ يُعَقِّبْ: وہ پیچھے نہیں پھرا' پلٹ کر نہیں دیکھا' مضارع مجزوم منفی۔ اِسْتَيْقَنَتْهَا: اس کا یقین کیا' ماضی (واحد مونث غائب)۔ جَحَدُوْا: انہوں نے انکار کیا' وہ منکر ہوئے' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ فَضَّلَنَا: اس نے ہم کو برتری عطا کی' فضیلت بخشی' ماضی معروف۔

اسماء: بَيْضَآءَ: سفید' صفت مشبہ (واحد مونث)۔ جَيْبِكَ: تیرا گریبان۔ لَدَیَّ: میرے پاس۔ مُدْبِرًا: پشت پھیرنے والا' اسم فاعل۔

مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۖ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ ﴿١٦﴾ وَحُشِرَ

ہر ایک چیز میں سے | بیشک یہ | فضل ہے | کھلا ہوا | اور جمع کیے گئے

عطا کی گئی ہے' بیشک یہ بہت بڑا فضل ہے۔ اور سلیمانؑ کے

لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿١٧﴾

سلیمانؑ کے لیے | اس کے لشکر | جنوں | اور انسانوں | اور پرندوں (میں سے) | پس وہ | منظم کیے جاتے تھے

لیے جنوں' انسانوں اور پرندوں کے لشکر جمع کیے گئے جن کو (کثرت کی وجہ سے) روک روک کر اکٹھا رکھا جاتا تھا

حَتَّىٰ إِذَا أَتَوْا عَلَىٰ وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا

یہاں تک کہ | جب وہ آئے | ایک میدان میں | چیونٹیوں کے | تو کہا ایک چیونٹی نے | اے چیونٹیو! | تم داخل ہو جاؤ

یہاں تک کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی میں آئے۔ تو ایک چیونٹی نے کہا کہ اے چیونٹیو! اپنے اپنے بلوں

مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١٨﴾ فَتَبَسَّمَ

اپنے بلوں میں | کچل نہ ڈالے تمہیں | سلیمانؑ | اور اس کا لشکر | اور انہیں | خبر تک نہ ہو | تو وہ مسکرایا

میں گھس جاؤ کہیں سلیمانؑ اور اس کا لشکر تمہیں (پاؤں تلے) نہ روند ڈالے اور انہیں (تمہاری) خبر بھی نہ ہو۔ اس کی

ضَاحِكًا مِّن قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي

ہنستے ہوئے | اس کی بات سے | اور بولا اے میرے رب | مجھے توفیق دے کہ | میں شکر کروں | تیری اس نعمت کا | جو

اس بات پر سلیمانؑ مسکرا کر ہنس پڑے اور کہنے لگے' میرے ربّ! مجھے توفیق دے کہ میں تیرے اس احسان کا شکریہ ادا کروں

أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي

تو نے انعام فرمائی مجھ پر | اور میرے والدین پر | اور (یہ) کہ میں عمل کروں | نیک | جو تو پسند کرے | اور داخل کر مجھے

جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا ہے اور (توفیق دے) کہ میں نیک عمل کرسکوں' جو تجھے پسند ہو اور اپنی رحمت

بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ﴿١٩﴾ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ

اپنی رحمت سے | اپنے بندوں میں | جو نیک ہیں | اور اس نے جائزہ لیا | پرندوں کا | تو کہا

سے مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل کرلے۔ اور انہوں نے پرندوں کی حاضری لی' تو کہا

مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ ﴿٢٠﴾ لَأُعَذِّبَنَّهُ

کیا (بات) ہے | کہ میں نہیں دیکھتا | ہُدہُد کو | کیا وہ ہے | غائب ہو جانے والوں میں سے | میں ضرور اسے سزا دوں گا

کہ کیا بات ہے' ہُدہُد مجھے نظر نہیں آرہا' یا وہ کہیں غائب ہوگیا ہے؟ (اگر ایسا ہے) تو میں

عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٢١﴾

سزا | بڑی سخت | یا اسے ذبح کر ڈالوں گا | یا وہ لائے میرے پاس | کوئی دلیل | ظاہر

اسے سخت سزا دوں گا یا اسے ذبح کر ڈالوں گا یا وہ میرے سامنے معقول دلیل پیش کرے گا۔

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ

سو اس نے دیر کی | تھوڑی سی | پھر بولا | میں نے معلوم کی وہ بات | جو تم کو معلوم نہیں | اور میں لایا ہوں آپ کے پاس

(ہُدہُد نے) تھوڑی سی دیر لگائی' پھر (آکر) کہا کہ میں وہ خبر لایا ہوں' جو آپ کو معلوم نہیں' اور ملک سبا سے

آیت نمبر   آسان تفسیر

(۱۶) اور حضرت داؤد کے بعد ان کے بیٹے حضرت سلیمانؑ ان کے وارث ہوئے اور لوگوں سے کہا کہ لوگو! یہ ہم پر اللہ کا کھلا فضل ہے کہ اس نے ہمیں پرندوں تک کی بولی سکھا دی اور نبوت و حکومت کے لئے جو چیز ضروری تھی سب ہمیں عطا فرمائی۔

(۱۷) جب حضرت سلیمانؑ کسی طرف سفر کے لئے روانہ ہوئے تو ان کے حکم سے جنوں اور انسانوں اور پرندوں کے تمام لشکر جمع کر دیئے گئے پھر ان کو مختلف ٹولیوں میں تقسیم کر دیا گیا۔

(۱۸) یہاں تک کہ جب وہ اس انتظام اور ترتیب سے چلتے چلتے اس وادی میں پہنچے جہاں بہت زیادہ چونٹیاں رہتی تھیں تو ان میں سے ایک چیونٹی نے باقی سب چیونٹیوں سے کہا کہ تم اپنے اپنے بلوں میں گھس جاؤ ایسا نہ ہو کہ تم حضرت سلیمانؑ اور ان کے لشکروں کے پاؤں کے نیچے کچلے جاؤ اور انہیں خبر بھی نہ ہو۔

(۱۹) پس حضرت سلیمانؑ اس کی بات سن کر مسکرائے اور خدا کے دربار میں التجا کی کہ بار خدایا! تو نے جو مجھے اور میرے ماں باپ کو نبوت اور سلطنت کی نعمت عطا فرمائی ہے مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں اور وہ نیک عمل کروں جو تجھے پسند ہو اور اپنے فضل سے مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل فرما۔

(۲۰) اور پرندوں کی حاضری لی تو فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں ہُد ہُد (ترکھان پرندہ) کو یہاں موجود نہیں پاتا کیا وہ غیر حاضر ہے؟

(۲۱) میں اسے ضرور سخت سزا دوں گا یا ذبح کر ڈالوں گا یا وہ غیر حاضری کی کوئی مناسب وجہ بیان کرے تو چھوٹ سکتا ہے۔

افعال: حُشِرَ: اکٹھا کیا گیا، جمع کیا گیا، ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ عُلِّمْنَا: ہم سکھلائے گئے، ہمیں تعلیم دی گئی، ماضی مجہول (جمع متکلم)۔ وَرِثَ: قائم مقام ہوا، علم کا وارث ہوا، ماضی معروف۔ تَبَسَّمَ: وہ مسکرایا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ یَحْطِمَنَّکُمْ: تمہارا چورا نہ کر دے، تم کو روند نہ دے، نہی۔ اَشْکُرَ: میں شکر کروں، مضارع (واحد متکلم)۔ اُعَذِّبَنَّهٗ: میں اس کو ضرور سزا دوں گا، مضارع با نون تاکید (واحد متکلم)۔ اَوْزِعْنِیْ: میری قسمت میں کر، مجھے توفیق عطا فرما، امر۔ تَرْضٰی: تو راضی ہو جائے، ہوتا ہے، ہوگا، مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ تَفَقَّدَ: اس نے خبر لی، جستجو کی ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اَذْبَحَنَّهٗ: میں اس کو ذبح کر ڈالوں گا، مضارع با نون تاکید۔

اسماء: ضَاحِکًا: ہنستے ہوئے، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ نَمْلَةٌ: ایک چیونٹی، نَمْلٌ جمع۔

مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿٢٢﴾ اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ

سبا سے | ایک خبر یقینی | بیشک میں نے | پائی ہے | ایک عورت | جوان پر حکومت کرتی ہے

آپ کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں۔ بیشک میں نے (وہاں) ایک عورت کو دیکھا ہے جو ان پر حکومت

وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا

اور دی گئی ہے اسے | ہر ایک چیز | اور اس کا | تخت ہے | بہت بڑا | میں نے پایا اس کو | اور اس کی قوم کو

کرتی ہے اور اسے ہر چیز میسر ہے اور اس کے پاس ایک بڑا تخت حکومت ہے۔ میں نے اس کو اور اس کی

يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ

کہ وہ سجدہ کرتے ہیں | سورج کو | بجائے اللہ کے | اور آراستہ کردیئے | ان کے لئے | شیطان نے

قوم کو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے پایا ہے اور شیطان نے ان کے یہ اعمال ان کی نظروں میں

اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٢٤﴾ اَلَّا يَسْجُدُوْا

ان کے عمل | پس اس نے روک دیا ان کو | راہ (حق) سے | سو وہ | راہ نہیں پاتے | کہ وہ سجدہ نہیں کرتے

خوشنما کردکھائے ہیں سو اس نے ان کو (سیدھی) راہ سے روک رکھا ہے پس وہ ہدایت نہیں پا رہے حتیٰ کہ وہ اس

لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ

اس اللہ کو جو | ظاہر کرتا ہے | ہر چھپی بات کو | آسمانوں | اور زمین کی | اور وہ جانتا ہے | جو تم چھپاتے ہو

معبودِ حق کو سجدہ نہیں کرتے جو آسمان اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کو ظاہر کرتا ہے اور تمہارے پوشیدہ اور ظاہر

وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٦﴾

اور جو | ظاہر کرتے ہو | اللہ (ہی) ہے | کوئی اور معبود نہیں | سوا اس کے | جو رب ہے | عرش عظیم کا

کاموں کو جانتا ہے (سنو!) اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی عرش عظیم کا رب ہے

قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾ اِذْهَبْ

فرمایا | ہم دیکھیں گے | کہ تو نے سچ کہا | یا تو ہے | جھوٹوں میں سے | تو جا

سلیمان نے کہا کہ (اچھا) ہم دیکھیں گے کہ تو سچ کہتا ہے یا تو جھوٹوں میں سے ہے جا میرے اس

بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا

میرے اس خط کے ساتھ | پھر ڈال دے اس کو | ان کی طرف | پھر لوٹ آ | ان سے | پھر دیکھ | کیا

خط کو لے جا اور ان کی طرف پھینک دے پھر ان سے ذرا ہٹ جا اور دیکھ کہ وہ کیا

يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْۤ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٩﴾

وہ جواب دیتے ہیں | وہ کہنے لگی | اے میرے اہل دربار! | بیشک ڈالا گیا | میری طرف | ایک خط | عزت والا

جواب دیتے ہیں؟ (ملکہ سبا کو جب وہ خط ملا تو اس نے) کہا کہ اے سردارو! مجھے ایک قابل احترام خط ملا ہے۔

اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٣٠﴾

بیشک وہ سلیمان کی طرف سے ہے | اور وہ یہ ہے | شروع نام سے | اللہ کے | جو بڑا مہربان | نہایت رحم والا ہے

یہ سلیمان کی طرف سے ہے اور اللہ رحمٰن اور رحیم کے نام سے شروع ہوتا ہے۔

آیت نمبر　　　　آسان تفسیر

(۲۲) پس ہُد ہُد تھوڑی دیر بعد حاضر ہو کر بولا کہ میں نے وہ بات معلوم کی ہے جو ابھی تک آپؑ کو بھی معلوم نہیں ہے اور وہ یہ ہے کہ میں آپ کے پاس ملک سبا سے یقینی خبر لایا ہوں۔

(۲۳) بلاشبہ میں نے وہاں ایک ایسی عورت دیکھی ہے (بلقیس) جو ان پر حکمرانی کرتی ہے اور سلطنت کی ضروریات میں سے ہر ایک چیز اس کے پاس موجود ہے اور اس کا عظیم الشان تخت بھی ہے۔

(۲۴) اور میں نے دیکھا کہ وہ ملکہ بلقیس خود اور اس کی قوم سب ایک اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے ان کے شرک کے اعمال کو ان کی آنکھوں میں اچھا کر دکھایا ہے اور انہیں سیدھے راستے سے روک دیا ہے سو وہ راہ نہیں پا سکتے۔

(۲۵) کہ وہ اس اللہ کو سجدہ نہیں کرتے جو آسمانوں اور زمین میں ہر چھپی بات کو ظاہر کرتا اور تمہاری ظاہر اور پوشیدہ ہر حرکت کو جانتا ہے۔

(۲۶) اللہ جو عرش عظیم کا مالک ہے وہی معبود برحق ہے۔ اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں۔

(۲۷) حضرت سلیمانؑ نے فرمایا اچھا ہم دیکھیں گے کہ تو نے سچ بولا ہے یا جھوٹ۔

(۲۸) تو میرا یہ خط لے جا کر ان کے پاس ڈال دے اور وہاں سے ہٹ جا اور انتظار کر کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔

(۲۹) چنانچہ ہُد ہُد نے وہ خط لے جا کر ملکہ بلقیس کے پاس ڈال دیا اس نے خط پڑھ کر درباریوں سے کہا کہ اے اہل دربار! میرے پاس ایک نہایت عظمت والا خط ڈالا گیا ہے۔

(۳۰) اور وہ خط حضرت سلیمانؑ کی طرف سے ہے جس کا عنوان ہے "شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے"۔

افعال: اَحَطتُ: میں نے احاطہ کیا، ماضی (واحد متکلم)۔ اُوْتِيَتْ: اس کو دیا گیا، اس کو ملا، ماضی مجہول۔ تُحِطْ: تو احاطہ کرے گا، گھیرے گا، قابو میں کرے گا، مضارع۔ مَكَثَ: انتظار میں ٹھہرا، ماضی معروف۔ اَلْقِهْ: تو اس کو ڈال دے، امر۔ صَدَقْتَ: تو نے سچ کہا، ماضی۔

اسماء: تَمْلِكُهُمْ: وہ ان پر بادشاہی کرتی ہے، وہ ان کی مالک ہے۔ سَبَا: ایک قوم کا نام ان کا وطن عرب میں یمن کی طرف تھا۔ خَبْءَ: پوشیدہ، چھپی ہوئی چیز۔

أَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَأْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالَتْ يٰٓأَيُّهَا الْمَلَؤُا أَفْتُوْنِيْ

کہ تم سرکشی نہ کرو | میرے خلاف | اور آ جاؤ میرے پاس | فرمانبردار ہوکر | بولی | اے اہل دربار! | مجھے رائے دو

(لکھا ہے) کہ تم میرے مقابلہ میں سرکشی نہ کرو اور فرمانبردار ہوکر میرے پاس چلے آؤ۔ (ملکہ نے) کہا اے سردارو! اس معاملہ

فِيْٓ أَمْرِيْ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿٣٢﴾ قَالُوْا

میرے اس کام میں | میں نہیں ہوں | فیصلہ کرنے والی | کسی معاملہ میں | حتیٰ کہ | تم موجود ہو | وہ بولے

میں مجھے مشورہ دو۔ میں کسی بات کا قطعی فیصلہ نہیں کرتی' جب تک تم میرے پاس موجود نہ ہو۔ انہوں نے کہا

نَحْنُ أُولُوْا قُوَّةٍ وَّأُولُوْا بَأْسٍ شَدِيْدٍ ۙ وَّالْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانْظُرِيْ

ہم لوگ بڑے طاقتور | اور جنگ جو ہیں | سخت | اور سب اختیار | آپ کو ہے | پس آپ ہی غور کرلیں

کہ ہم طاقتور اور سخت جنگجو ہیں۔ البتہ معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے دیکھ لو کہ ہمیں

مَاذَا تَأْمُرِيْنَ ﴿٣٣﴾ قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوْكَ إِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً أَفْسَدُوْهَا وَ

جو | آپ حکم دیں | بولی | کہ بلاشبہ بادشاہ | جب داخل ہوتے ہیں | کسی بستی میں | تو اس کو تباہ کردیتے ہیں اور

کیا حکم دینا چاہتی ہو؟ اُس نے جواب دیا کہ بادشاہ جب کسی بستی میں (فاتحانہ) داخل ہوتے ہیں تو اس کو تباہ کردیتے

جَعَلُوْٓا أَعِزَّةَ أَهْلِهَآ أَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَإِنِّيْ مُرْسِلَةٌ

کردیتے ہیں | اس کے معزز لوگوں کو | ذلیل | اور ایسا ہی | وہ کریں گے | اور بیشک میں بھیجتی ہوں

ہیں اور وہاں کے معززین کو ذلیل کردیتے ہیں اور یہ لوگ بھی اسی طرح کریں گے۔ اور میں ان کی طرف کچھ

إِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا

ان کی طرف | کچھ تحفہ | پھر دیکھوں گی | کیا (جواب) لے کر | لوٹتے ہیں | قاصد | پس جب

ہدیہ بھیجتی ہوں اور دیکھنا چاہتی ہوں کہ قاصد کیا جواب لاتے ہیں۔ جب وہ (قاصد)

جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ أَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ

آیا (قاصد) | سلیمانؑ کے پاس | تو فرمایا | کیا تم مجھے مدد دیتے ہو | مال کے ساتھ؟ | سو جو کچھ | عطا کیا ہے مجھے اللہ نے | وہ بہتر ہے

سلیمانؑ کے پاس آیا' تو سلیمانؑ نے کہا کیا تم مال و دولت سے میری مدد کرنا چاہتے ہو؟ سنو! اللہ تعالیٰ نے مجھے جو کچھ دے

مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ أَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿٣٦﴾ اِرْجِعْ

اس سے جو | اس نے تمہیں دیا ہے | بلکہ تم | اپنے تحفہ پر | خوش رہو | واپس جا

رکھا ہے وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو اس نے تمہیں دیا ہے بلکہ تم ہی اپنے تحفوں سے خوش رہو۔ جا ان کے پاس

إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ

ان کے پاس | پس ہم ضرور لائیں گے ان پر | ایسا لشکر | کہ نہ طاقت ہوگی | ان کو | اس کی | اور ہم انہیں نکال باہر کریں گے

لوٹ جا' ہم اپنے ایسے لشکروں کے ساتھ ان پر چڑھائی کریں گے جن کے مقابلے کی ان میں طاقت نہ ہوگی اور ہم ان کو

مِّنْهَآ أَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ قَالَ يٰٓأَيُّهَا الْمَلَؤُا أَيُّكُمْ

وہاں سے | ذلیل کرکے | اور وہ | سخت رسوا ہوں گے | فرمایا | اے اہل دربار! | کون تم میں سے

وہاں سے ذلیل کرکے نکال دیں گے اور وہ رسوا ہوں گے۔ (سلیمانؑ نے) فرمایا اے سردارو! کون تم میں

آیت نمبر آسان تفسیر

(٣١) اوراس کے بعد لکھا ہے کہ میرے خلاف تم سرکشی نہ کرواور فرمانبردار ہو کر میرے حضور میں حاضر ہو جاؤ۔

(٣٢) خط کا مضمون سنانے کے بعد ملکہ نے اہل دربار سے فرمایا کہ مجھے اس معاملہ میں مشورہ دو اور جب تک تم موجود نہ ہو میں ذاتی طور پر کسی بات کا فیصلہ نہیں کیا کرتی۔

(٣٣) انہوں نے جواب دیا کہ ہم بڑے طاقتور اور جنگجو ہیں دشمن کا پوری طرح سے مقابلہ کر سکتے ہیں لیکن سب اختیار آپ کو ہے آپ غور فرما کر جو حکم دیں ہم کرنے کو تیار ہیں۔

(٣٤) ملکہ بولی بادشاہوں کا دستور ہے کہ جب وہ کسی شہر کو تلوار کے زور سے یا طاقت کے ذریعے فتح کر کے اس میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو تباہ و برباد کر کے وہاں کے معزز لوگوں کو ذلیل وخوار کر دیا کرتے ہیں اور یہ لوگ بھی ایسا ہی کریں گے۔

(٣٥) اوراس لئے میری رائے میں مناسب ہے کہ ان کی طرف کچھ تحفے بھیج کر جواب کا انتظار کیا جائے۔

(٣٦) چنانچہ اتفاق رائے سے ایسا ہی کیا گیا۔ پس جب بلقیس کے قاصد تحفے لے کر حضرت سلیمانؑ کے دربار میں حاضر ہوئے تو آپؑ نے فرمایا کہ کیا تم مجھے دنیاوی مال واسباب سے خوش کرنا چاہتے ہو؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جو نبوت اور حکومت عطا فرمائی ہے وہ اس مال ودولت سے کہیں بہتر ہے جو تمہیں ملا ہوا ہے، ہم ان تحفوں سے خوش نہیں ہوتے تم ہی ان سے خوش ہوتے ہو گے۔ ہمارا کام تو تمہیں شرک سے نکالنا اور اللہ کا پیغام پہنچانا ہے۔

(٣٧) حضرت سلیمانؑ نے ان سے فرمایا کہ یہ تحفے اپنی ملکہ کے پاس واپس لے جاؤ اور اب ہم ان پر ایسے لشکروں سے حملہ کریں گے جن کا وہ مقابلہ نہ کر سکیں گے اور انہیں وہاں سے ذلیل اور خوار کر کے باہر نکال دیں گے۔

افعال: اِئْتُوْنِیْ: تم میرے پاس لاؤ، امر (واحد متکلم)۔ تَعْلُوْا: تم سرکشی کرو، بلندی چاہو، مضارع (نہی)۔ اَفْسَدُوْھَا: انہوں نے اس کو خراب کر دیا، ماضی۔ اُنْظُرِیْ: تو دیکھ لے، غور کرے، امر۔ تُمِدُّوْنَنِ: تم میری مدد کرتے ہو، رفاقت کرتے ہو، مضارع۔ تَفْرَحُوْنَ: تم خوش رہو، ہوتے ہو، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ لَنَأْتِیَنَّھُمْ: ہم ان کے پاس لائیں گے، مضارع۔

اسماء: قَاطِعَۃً: قطعی فیصلہ کرنے والے، اسم فاعل (واحد مونث)۔ مُرْسِلَۃٌ: بھیجنے والی، مراد بلقیس، اسم فاعل (واحد مونث)۔ اَلْمُلُوْکَ: بادشاہ یعنی فاتح بادشاہ۔ نَاظِرَۃٌ: انتظار کرنے والی، دیکھنے والی، اسم فاعل۔ ھَدِیَّتِکُمْ: تمہارا بھیجا ہوا یعنی تمہارا تحفہ۔

يَأْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣٨﴾ قَالَ عِفْرِيْتٌ

لائے گا میرے پاس | اس کا تخت | اس سے پہلے کہ | وہ آئیں میرے پاس | فرمانبردار ہوکر | بولا ایک دیو

سے میرے پاس ملکہ سبا کا تخت (اُٹھا کر) لائے گا اس سے پہلے کہ وہ لوگ میرے پاس فرمانبردار ہوکر آئیں۔ جنوں میں سے ایک طاقتور

مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ

جنات میں سے | میں آپ کے پاس لے آؤں گا | اس کو | اس سے پہلے | کہ آپ کھڑے ہوں | اپنی جگہ سے | اور بیشک میں

جن نے کہا کہ اس سے پہلے کہ آپ اپنی جگہ سے اُٹھیں، میں اس کو آپ کی خدمت میں پیش کردوں گا اور بیشک میں اس بات

عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ﴿٣٩﴾ قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ

اس پر | بڑا طاقتور | امانتدار ہوں | بولا | وہ جس کے پاس تھا | علم | کتاب کا | (کہ) میں لاؤں گا آپ کے پاس

پر قدرت رکھتا ہوں اور قابل اعتماد ہوں۔ تو ایک شخص جس کے پاس کتاب الٰہی کا علم تھا کہنے لگا کہ میں آپ کے پاس

بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ

اس کو | اس سے پہلے | کہ جھپکے | آپ کی طرف | آپ کی آنکھ | پس جب | دیکھا اس کو | رکھا ہوا اپنے پاس

یہ تخت آنکھ جھپکنے سے پہلے پیش کردوں گا۔ پس جب سلیمانؑ نے اسے اپنے پاس رکھا دیکھا،

قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۖ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ

اس نے کہا | یہ ہے | فضل | میرے رب کا | تاکہ وہ مجھے آزمائے | کہ میں شکر کرتا ہوں | یا ناشکری کرتا ہوں

تو کہا کہ یہ میرے رب کے فضل کا نتیجہ ہے تاکہ مجھے آزمائے کہ آیا میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری۔

وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ

اور جو شکر کرتا ہے | پس وہ شکر کرتا ہے | اپنے ہی لئے | اور جو ناشکری کرے | تو بیشک | میرا رب | بڑا بے نیاز

اور جو کوئی شکر کرتا ہے، وہ اپنے لئے کرتا ہے اور جو کوئی ناشکری کرتا ہے تو میرا ربّ اس سے بے نیاز

كَرِيْمٌ ﴿٤٠﴾ قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ

کرم والا ہے | فرمایا شکل تبدیل کرو | اس کے لئے | اس کے تخت کی | ہم دیکھیں گے | آیا وہ راہ پر آتی ہے | یا وہ ہوتی ہے

(اور) عزت والا ہے۔ (سلیمانؑ نے) فرمایا کہ اس کے تخت کی شکل بدل ڈالو تاکہ ہم دیکھیں کہ وہ راہ پاتی ہے یا اُن لوگوں میں

مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٤١﴾ فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا

ان لوگوں میں سے جو | راہ پر نہیں آتے | پس جب | وہ (ملکہ) آگئی | تو اس سے پوچھا گیا | کہ کیا ایسا ہی ہے

سے ہے جو راہ نہیں پاتے۔ پھر جب وہ (ملکہ) آئی تو اس سے کہا گیا کہ کیا آپ کا تخت

عَرْشُكِ ؕ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا

تیرا تخت؟ | وہ بولی | کہ گویا کہ یہ وہی ہے | اور ہمیں دیا گیا ہے علم | اس سے پہلے (ہی) | اور ہم ہیں

اس جیسا ہے تو اس نے کہا یہ تو گویا بالکل وہی ہے، اور اس سے پہلے ہمیں (آپ کی صداقت کا علم) ہوچکا تھا اور ہم

مُسْلِمِيْنَ ﴿٤٢﴾ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهَا كَانَتْ

فرمانبردار | اور روک رکھا تھا اسے | اس چیز نے | جسے وہ پوجتی تھی | سوائے | اللہ کے | بیشک وہ تھی

فرمانبردار ہوچکے ہیں اور اب تک ایمان لانے سے اس بات نے اسے روک رکھا تھا کہ وہ اللہ کے سوا دوسروں کی پوجا کی عادی تھی

آیت نمبر ۔۔۔ آسان تفسیر

(٣٨) چنانچہ وہ تحفے لانے والے واپس چلے گئے وہاں پہنچ کر یہ فیصلہ ہوا کہ حضرت سلیمانؑ کے حملے سے پہلے ہم اطاعت قبول کر کے ان کے دربار میں حاضر ہو جائیں چنانچہ ملکہ کی سواری بڑے ساز و سامان کے ساتھ روانہ ہوگئی اور حضرت سلیمانؑ کے دربار کے قریب پہنچی تو آپؑ نے اہل دربار سے فرمایا کہ تم میں سے کون ایسا بہادر ہے اور طاقتور جو ملکہ کا تخت اس کے حاضر ہونے سے پہلے میرے سامنے لا حاضر کرے۔ تاکہ اسے حضرت سلیمانؑ کی نبوت پر یقین بڑھ سکے۔

(٣٩) جنوں میں سے ایک دیو بولا کہ میں تخت کو آپ کے دربار سے اٹھنے سے پہلے آپ کے حضور میں لاسکتا ہوں میں اس کی طاقت رکھتا ہوں اور پورا امانتدار بھی ہوں ذرا بھر اس میں نقصان نہیں کروں گا۔

(٤٠) درباروالوں میں سے جس کو کتاب الٰہی کا خاص علم حاصل تھا (آصف بن برخیا وزیر اعظم وشاگرد حضرت سلیمانؑ) وہ بولا کہ میں اس تخت کو آپؑ کی آنکھ جھپکنے سے پہلے آپؑ کے حضور میں لا دوں گا اور پل بھر میں انہوں نے اس کو لا کر سامنے رکھ دیا تو حضرت سلیمانؑ اسے دیکھ کر بول اٹھے یہ مجھ پر اللہ کا فضل ہے۔ جس میں میرا امتحان ہے کہ میں اس کا شکر کرتا ہوں یا نہیں اور جو کوئی اس محسن حقیقی کا شکر کرتا ہے وہ اپنے ہی لئے کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو اپنا ہی نقصان خود کرتا ہے۔ کیونکہ بلاشبہ میرا رب بڑا ہی بے نیاز اور مہربان ہے۔

(٤١) حضرت سلیمانؑ نے اہل دربار سے فرمایا کہ اس تخت میں کچھ کمی بیشی کر کے اس کی شکل تبدیل کر دو۔ اس سے ہم ملکہ کی ذہانت معلوم کر سکیں گے کہ وہ اس کو پہچان سکتی ہے یا نہیں؟

(٤٢) پس جب ملکہ دربار میں حاضر ہوئی تو اسے تخت دکھا کر اس سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کا تخت ایسا ہی ہے؟ وہ بولی کہ گویا یہ وہی ہے اور ہمیں تو اللہ کی قدرت اور آپؑ کی نبوت کا اس سے پہلے ہُد ہُد کے خط لانے اور قاصد کے بیان سے اچھی طرح' ٹھیک ٹھیک علم ہو چکا تھا اور پہلے ہی ہم مسلمان اور آپؑ کے فرمانبردار ہو چکے تھے۔

افعال: تَهْتَدِىْ: وہ راہ پاتی ہے' پائے گی' مضارع (واحد مونث غائب)۔ شَكَرَ: اس نے شکر کیا' قدر جانی' حق مانا (واحد مذکر غائب)۔
نَكِّرُوْا: حالت کو ایسا بدل دو کہ (ملک سبا) پہچان نہ سکے' امر معروف۔

اسماء: طَرْفُكَ: تیری نگاہ' تیری نظر۔ مُسْتَقِرًّا: قرار پکڑنے والا' ٹھہرنے والا' اسم فاعل۔ عَرْشُكِ: تیرا تخت' كِ ضمیر (واحد مونث حاضر)۔

مِنۡ قَوۡمٍ كٰفِرِيۡنَ ۝۴۳ قِيۡلَ لَهَا ادۡخُلِى الصَّرۡحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتۡهُ حَسِبَتۡهُ

کافروں کی قوم سے | اس سے کہا گیا | کہ تو داخل ہو | اس محل میں | پس جب اس نے اس کو دیکھا | تو اسے خیال کیا

وہ کافروں کی قوم سے تھی۔ اس سے کہا گیا کہ محل میں داخل ہو جاؤ۔ جب اس نے (فرش) کو دیکھا تو اسے

لُجَّةً وَّكَشَفَتۡ عَنۡ سَاقَيۡهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ صَرۡحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنۡ قَوَارِيۡرَ ۬ؕ

گہرا پانی | اور کھول دیں | اپنی دونوں پنڈلیاں | (سلیمانؑ نے) کہا | بیشک یہ ایک محل ہے | صاف شفاف | شیشے کا

گہرا پانی سمجھا اور اس نے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اُٹھا لیا۔ سلیمانؑ نے کہا کہ یہ تو ایک محل ہے، جو شیشوں سے بنایا گیا ہے

قَالَتۡ رَبِّ اِنِّىۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِىۡ وَاَسۡلَمۡتُ مَعَ سُلَيۡمٰنَ لِلّٰهِ

(ملکہ) بولی | اے میرے ربّ! بیشک میں نے | ظلم کیا | اپنی جان پر | اور (اب میں) اسلام لائی | سلیمانؑ کے ساتھ | اللہ پر

وہ بول اُٹھی اے میرے ربّ! میں اپنے آپ پر ظلم کرتی رہی اور اب سلیمان کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتی ہوں

رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝۴۴ ع وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلٰى ثَمُوۡدَ اَخَاهُمۡ صٰلِحًا اَنِ اعۡبُدُوا

جو ربّ ہے | سارے جہان کا | اور بیشک | ہم نے بھیجا تھا | (قوم) ثمود کی طرف | اس کے بھائی | صالحؑ کو | کہ تم عبادت کرو

جو تمام جہان کا پروردگار ہے اور بلاشبہ ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو بھیجا (اس نے کہا اے لوگو!) تم اللہ تعالیٰ

اللّٰهَ فَاِذَا هُمۡ فَرِيۡقٰنِ يَخۡتَصِمُوۡنَ ۝۴۵ قَالَ يٰقَوۡمِ لِمَ تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ

اللہ کی | تو اسی وقت | وہ دو فریق (ہوکر) | آپس میں جھگڑنے لگے | اس نے کہا | اے میری قوم! | کیوں تم جلدی کرتے ہو

کی عبادت کرو، تو وہ دو گروہ ہوکر آپس میں جھگڑنے لگے۔ (صالحؑ نے) کہا اے میری قوم! تم نیکی (یعنی توبہ و ایمان)

بِالسَّيِّئَةِ قَبۡلَ الۡحَسَنَةِ ۚ لَوۡلَا تَسۡتَغۡفِرُوۡنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ۝۴۶

برائی کے لئے | پہلے بھلائی سے | تم کیوں نہیں معافی مانگتے | اللہ سے | تاکہ تم پر | رحم کیا جائے؟

سے پہلے برائی کے لئے کیوں جلدی کرتے ہو۔ تم اللہ تعالیٰ سے بخشش کیوں نہیں مانگتے تاکہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔

قَالُوا اطَّيَّرۡنَا بِكَ وَبِمَنۡ مَّعَكَ ؕ قَالَ طٰٓئِرُكُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ بَلۡ اَنۡتُمۡ

وہ بولے ہم نے منحوس سمجھا | تجھے اور ان کو جو | تیرے ساتھ ہیں | فرمایا | تمہاری شامت | تو اللہ کے پاس ہے | بلکہ تم

وہ کہنے لگے ہم نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو منحوس پایا ہے، صالحؑ نے کہا تمہاری نحوست اللہ کی طرف سے ہے بلکہ تم ایسے لوگ ہو

قَوۡمٌ تُفۡتَنُوۡنَ ۝۴۷ وَكَانَ فِى الۡمَدِيۡنَةِ تِسۡعَةُ رَهۡطٍ يُّفۡسِدُوۡنَ

ایک قوم ہو | (جو) آزمائے جاتے ہو | اور تھے | اس شہر میں | نو شخص | جو فساد کرتے تھے

جو عذاب میں مبتلا ہونے والے ہو۔ اور اس شہر میں نو شخص تھے جو ملک میں فساد پھیلاتے

فِى الۡاَرۡضِ وَلَا يُصۡلِحُوۡنَ ۝۴۸ قَالُوۡا تَقَاسَمُوۡا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ

زمین میں | اور اصلاح نہیں کرتے تھے | وہ بولے | تم آپس میں قسم کھاؤ | اللہ کی | ہم رات کو حملہ کردیں گے اس پر

تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے کہا آپس میں اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاؤ کہ ہم رات کو صالحؑ

وَاَهۡلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوۡلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدۡنَا مَهۡلِكَ اَهۡلِهٖ

اور اس کے گھر والوں پر | پھر ضرور ہم کہہ دیں گے | اس کے وارثوں کو | کہ ہم موجود ہی نہ تھے | ہلاکت کے وقت | اس کے خاندان کی

اور اس کے اہل و عیال پر جا پڑیں گے (اور ان کو مار ڈالیں گے) اور پھر اس کے ورثاء سے کہہ دیں گے کہ ہم نے تو اس کے اہل و عیال کی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۳) اورحضرت سلیمانؑ نے ملکہ کوان چیزوں کی عبادت کرنے سے روک دیا جنہیں وہ اللہ کے سوا پوجتی تھی۔

(۴۴) اس کے بعد ملکہ کوایک شیش محل میں داخل ہونے کے لئے کہا گیا جواس کے دربار میں حاضر ہونے سے پہلے صرف اس مقصد سے بنایا گیا تھا کہ ملکہ پر اپنی عظمت اور نبوت کو ثابت کیا جائے اوراس کی دیواریں اورچھت اورفرش سب سفید شیشے سے تیار کئے گئے تھے اور شیشے کے فرش کے نیچے پانی تھا جس میں مچھلیاں وغیرہ دریائی جانور تیر رہے تھے۔ پس جب ملکہ وہاں پہنچی تواس نے اسے گہرا پانی خیال کر کے اپنے پائنچے چڑھا لئے کہ پانی میں گیلے نہ ہوجائیں اس پر حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ یہ پانی نہیں بلکہ صاف شفاف شیشے کا محل ہے۔ تب ملکہ بولی۔ اے میرے رب! سورج کی عبادت کر کے میں نے اپنی جان پر سخت ظلم کیا۔ اب میں حضرت سلیمانؑ کے ساتھ پروردگار عالم کی اطاعت قبول کرتی ہوں۔ (یعنی جس طرح پانی اور شیشے کے فرش میں فرق نہ کرسکی اسی طرح اللہ کی مخلوق ''سورج'' کوغلطی سے معبود سمجھ بیٹھی تھی)۔

(۴۵) اوراسی طرح ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے ہم قوم حضرت صالحؑ کو نبی بنا کر بھیجا آپؑ نے ان سے کہا کہ تم ایک اللہ کی عبادت کروتو وہ دوگروہ (مومن وکافر) ہوکر آپس میں جھگڑنے لگے۔

(۴۶) اور جب کفار نے شرک پر بضد ہوکر کہا کہ جاؤ ہم پر عذاب لانازل کرو۔ تب حضرت صالحؑ نے فرمایا کہ لوگو! تم بھلائی کی دعا کرنے سے پہلے عذاب کا مطالبہ کیوں کرتے ہو؟ تم اللہ سے اپنے گناہوں شرک وکفر کی معافی کیوں نہیں مانگتے کہ تم پر رحم کیا جائے اورآخرت میں عذاب سے نجات حاصل کرو۔

(۴۷) وہ بولے کہ ہم تو تجھے اور تیرے ساتھی مسلمانوں کو منحوس سمجھتے ہیں کہ جب سے تُو آیا ہے ہم پر قحط نازل ہورہا ہے۔ آپ نے فرمایا کم بختو تمہاری بدنصیبی' برائی تو اللہ کے ہاں پہلے سے لکھی گئی ہے بلکہ یہ تو خودتمہارے جرموں (شرک وکفر) اورحق کوجھٹلانے کے بدلے میں تمہیں سزادی جارہی ہے۔

(۴۸) اوراس شہر میں نو (۹) آدمی شریر لوگوں کے سرغنے تھے جو ہمیشہ فساد برپا کیا کرتے اوراپنے اعمال درست نہیں کرتے تھے۔

افعال: تَعْبُدُ: وہ عبادت کرتی ہے' وہ پوجتی ہے' مضارع۔ حَسِبَتْهُ: اس کوخیال کیا' اس کوگمان کیا' جانا' ماضی۔ رَاَتْهُ: اس (عورت) نے اس کودیکھا' ماضی۔ صَدَّهَا: اس کوروک دیا' ماضی۔ اَسْلَمْتُ: میں حکمبر دار ہوا' ہوئی' ماضی (واحد متکلم)۔ ظَلَمْتُ: میں نے ظلم کیا' برا کیا' ماضی (واحد متکلم)۔ کَشَفَتْ: اس نے کھولا' کپڑا اٹھایا' ماضی معروف (واحد مونث غائب)۔ اِطَّيَّرْنَا: ہم نے بدفالی لی' ہم نے منحوس سمجھا' ماضی۔ تُفْتَنُوْنَ: تم آزمائے جاتے ہو' جاؤ گے' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: لُجَّةٌ: دریا میں بڑا پانی' پانی کا حوض۔ سَاقَيْهَا: اس کی دونوں پنڈلیاں۔ مُمَرَّدٌ: چکنا صاف ہموار' اسم مفعول۔ طٰٓئِرُكُمْ: تمہاری فال بد' تمہارا شگون بد۔ تِسْعَةٌ: نو (۹) مذکر۔ رَهْطٍ: نفر' شخص' قبیلہ۔

وَإِنَّا لَصٰدِقُونَ ﴿٤٩﴾ وَمَكَرُوا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٥٠﴾

اور بلاشبہ ہم | سچے ہیں | اور انہوں نے ایک چال چلی | اور ہم نے بھی ایک چال چلی | اور وہ | نہ جانتے تھے

موت کا منظر دیکھا ہی نہیں اور ہم اس بات میں سچے ہیں اور انہوں نے ایک خفیہ تدبیر کی اور ہم نے بھی ایک خفیہ تدبیر کی اور ان کو کچھ خبر نہ

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٥١﴾

پس دیکھئے کیسا ہوا | انجام | ان کی چال کا | کہ ہم نے ہلاک کردیا انہیں | اور ان کی قوم | سب کو

ہوئی پس دیکھو! ان کی تجویز کا کیا انجام ہوا ہم نے ان کو اور ان کی قوم سب کو ہلاک کر ڈالا۔

فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوا إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُونَ ﴿٥٢﴾

پس یہ | ان کے گھر ہیں | گرے پڑے | ان کے ظلم کی وجہ سے | بیشک | اس میں | نشانی ہے | ان لوگوں کیلئے | جو جانتے ہیں

اب یہ ان کے گھر ہیں، جو ان کے ظلم کی وجہ سے گرے پڑے ہیں۔ بلاشبہ اس میں جاننے والے لوگوں کے لئے نشانِ عبرت ہے

وَأَنْجَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿٥٣﴾ وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ

اور ہم نے نجات دی | ان لوگوں کو | جو ایمان لائے | اور پرہیزگاری کرتے رہے | اور لوطؑ | جب اس نے کہا | اپنی قوم سے

اور ہم نے ان لوگوں کو نجات دی جو ایمان لے آئے اور (نافرمانی سے) ڈرا کرتے تھے اور ہم نے لوطؑ کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا

أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ ﴿٥٤﴾ أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً

کیا تم کرتے ہو | بے حیائی کا کام | اور تم | دیکھتے ہو | کیا تم | آتے ہو | مردوں کے پاس | خواہش نفس کیلئے

کہ تم بے حیائی کرتے ہو اور تم خوب دیکھتے ہو (کہ یہ بے حیائی ہے) کیا تم نفس کی خواہش کی خاطر عورتوں کو چھوڑ کر

مِّنْ دُونِ النِّسَاءِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ﴿٥٥﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖ

چھوڑ کر | عورتوں کو | بلکہ | تم | بڑے جاہل لوگ ہو | پس نہ تھا جواب | اس کی قوم کا

مردوں کی طرف آتے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ تم بڑی جاہل قوم ہو۔ ان کی قوم کا جواب فقط یہ تھا کہ لوطؑ

إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُونَ ﴿٥٦﴾

مگر یہ کہ | وہ بولے | کہ نکال دو | لوطؑ کے گھر والوں کو | اپنے شہر سے | بیشک وہ | لوگ | پاکیزگی پسند کرتے ہیں

کے گھرانے کو اپنے شہر سے نکال باہر کرو یہ بڑے پاک باز بنے پھرتے ہیں۔ تو ہم نے اس کو اور اس کے گھر والوں کو نجات

فَأَنْجَيْنٰهُ وَأَهْلَهٗ إِلَّا امْرَأَتَهٗ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِينَ ﴿٥٧﴾ وَأَمْطَرْنَا

پس ہم نے نجات دی اسکو | اور اسکے گھر والوں کو | سوائے | اسکی بیوی کے | ہم نے اسے ٹھہرا دیا تھا | پیچھے رہ جانے والوں میں سے | اور برسائی ہم نے

دی، سوائے اس کی بیوی کے جس کے متعلق ہم نے مقرر کردیا تھا کہ وہ پیچھے رہنے والوں میں ہوگی اور ہم نے ان پر ایک خوفناک بارش

عَلَيْهِمْ مَّطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ﴿٥٨﴾ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

ان پر | ایک بارش | پس کیسی بری تھی | بارش | ان کی جن کو ڈرایا گیا تھا | کہہ دیجئے | سب تعریف | اللہ کے لئے ہے

برسائی تو جن لوگوں کو عذاب سے ڈرایا گیا تھا، ان کیلئے یہ بہت بُری بارش تھی۔ کہہ دیجئے تمام حمد و ثناء اللہ کیلئے ہے اور سلام ہے

وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفٰى آللّٰهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٥٩﴾

اور سلام ہے | اس کے بندوں پر | جنہیں | اس نے چن لیا | کیا اللہ | بہتر ہے | یا جو | وہ شریک ٹھہراتے ہیں؟

اس کے ان بندوں پر جن کو اس نے چن لیا (ذرا دیکھو تو) کیا اللہ بہتر ہے یا وہ (جھوٹے معبود) جن کو وہ (اللہ کا) شریک ٹھہراتے ہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۹) انہوں نے اپنے لوگوں سے کہا کہ تم آپس میں قسم کھاؤ کہ ہم رات کے وقت سب اکٹھے ہو کر حضرت صالحؑ اور اس کے گھر والوں پر حملہ کر کے انہیں مار ڈالیں گے پھر ان کے وارثوں سے کہہ دیں گے کہ صالحؑ کے خاندان کی ہلاکت کے وقت ہم تو موجود ہی نہ تھے اور جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں بالکل سچ کہہ رہے ہیں۔

(۵۰) اور ان شریروں نے حضرت صالحؑ کو قتل کرنے کی ایک تدبیر کی کہ رات کے وقت ان پر اکٹھے حملہ کر دیں اور ہم نے بھی ان شریروں کو ہلاک کرنے کے لئے فرشتے مقرر کر دیئے (تفصیل اگلی آیت میں ہے)۔

(۵۱) پس دیکھئے ان کی تدبیر کا کیسا برا انجام ہوا کہ ہم نے ان کو اور ان کی ساری قوم کو ہلاک کر دیا تفصیل یہ ہے کہ ان سرغنوں نے حضرت صالحؑ کی معجزانہ اونٹنی کو زخمی کر ڈالا اور آپ نے خدا کے حکم سے انہیں تین دن کے اندر عذاب الٰہی کے آنے کی دھمکی دی تو انہوں نے تجویز کے مطابق حضرت صالحؑ اور ان کے گھر والوں کو قتل کرنے کے ارادہ سے رات کے وقت ان پر حملہ کیا۔ حضرت صالحؑ کی حفاظت کے لئے اللہ نے فرشتوں کا پہرہ لگا دیا تھا جب شریروں نے حملہ کیا تو فرشتوں نے ان پر پتھر برسائے جن سے وہ اور ان کی قوم سب ہلاک ہو گئے۔

(۵۲) پس وادیٔ حجر میں یہ ان کے گھر ان کے ظلموں کی وجہ سے خالی ویران پڑے ہیں بلاشبہ اس میں اہل علم کے لئے بھاری عبرت کا نشان ہے۔ (مکہ والے شام کا سفر کرتے تو راستہ میں قوم ثمود کے ویران کھنڈر دیکھتے تھے جو کہ باعث عبرت تھے)

(۵۳) اور جو لوگ ایمان لا کر اللہ کی نافرمانی سے ڈرتے اور اس کی مخالفت سے پرہیز کرتے رہے ہم نے انہیں نجات دی۔

(۵۴) اور ہم نے حضرت لوطؑ کو ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا انہوں نے ان سے فرمایا کہ کیا تم سب کے سامنے کھلم کھلا بے حیائی (لواطت) کا جرم کرتے ہو؟

(۵۵) کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی شہوت پوری کرتے ہو در اصل تم بڑے جاہل ہو۔

(۵۶) حضرت لوطؑ کی قوم اس کے سوا کوئی جواب نہ دے سکی کہ آپس میں کہنے لگے کہ لوطؑ اور اس کے گھر والوں کو شہر سے نکال دو کیونکہ وہ بڑے پاک صاف بننا چاہتے ہیں۔

(۵۷) پھر ہم نے حضرت لوطؑ اور ان کے گھر والوں کو نجات دی' ان کی بیوی کے علاوہ' جس کے لئے عذاب دیا جانا مقدر ہو چکا تھا۔

(۵۸) پھر ان لوگوں پر آسمان سے پتھراؤ کر کے ان کو تباہ و ہلاک کر دیا پس یہ کیسی بری بارش تھی جو ان لوگوں پر ہوئی جنہیں خدا کے عذاب سے ڈرایا گیا تھا۔

(۵۹) آپ کہئے تمام تعریف خدا ہی کو مناسب اور لائق ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہے۔ کافرو! اب بتاؤ اللہ کی عبادت بہتر ہے یا بتوں کی جس کی وجہ سے گذشتہ قومیں ہلاک ہو چکی ہیں۔

افعال: تَقَاسَمُوْا: تم آپس میں قسم کھاؤ' امر (جمع مذکر حاضر)۔ لَنُبَيِّتَنَّهٗ: ہم اس کو ضرور رات میں جالیں گے' مضارع بانون تاکید ثقیلہ۔

اسماء: اُنَاسٌ: لوگ نُوْسٌ سے۔

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ

بھلا کس نے پیدا کیا | آسمانوں | اور زمین کو | اور اتارا | تمہارے لئے | آسمان سے

بھلا آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور کس نے آسمان سے تمہارے لئے مینہ

مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ

پانی | پس اُگائے ہم نے | اس کے ذریعے سے | باغات | خوشنما | نہیں (ممکن) تھا | تمہارے لئے

برسایا پھر مینہ کے ذریعہ بارونق باغ اُگائے یہ تمہارے بس کی بات نہیں تھی

اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ

کہ تم اُگاتے | ان کے درخت | کیا کوئی اور معبود ہے | اللہ کے ساتھ؟ | (نہیں) بلکہ | وہی | لوگ ہیں

کہ تم ان کے درختوں کو اُگاتے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (نہیں) بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو (شرک کر کے)

يَّعْدِلُوْنَ ﴿۶۰﴾ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ

جو ہٹے ہوئے ہیں (راہ سے) | بھلا کس نے | بنایا | زمین کو | قرار کی جگہ | اور بنادیں | اس کے درمیان

راستے سے ہٹے ہوئے ہیں بھلا کس نے زمین کو ٹھکانا بنایا اور اس کے اندر نہریں

اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا

نہریں | اور بنادیئے | اس کے لئے | پہاڑ | اور بنایا | دو سمندروں کے درمیان | پردہ (حد فاصل)

جاری کر دیں۔ اور اس کے لئے پہاڑ بنائے اور (میٹھے اور کھاری) دو سمندروں میں حدِ فاصل رکھی۔

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَمَّنْ

کیا کوئی اور معبود ہے | اللہ کے ساتھ؟ | بلکہ | اکثر ان میں سے . | نہیں جانتے | بھلا کون ہے؟

کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے۔ (نہیں) بلکہ ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔ بھلا کون ہے

يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ

جو جواب دیتا ہے | بے قرار کو | جب وہ اسے پکارتا ہے | اور دور کر دیتا ہے | تکلیف کو | اور بناتا ہے تمہیں

جو پریشان حال کی (فریاد) سنتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور تکلیف کو دور کر دیتا ہے (اور کون)

خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾

نائب | زمین (میں) | تو کیا اور کوئی معبود ہے | اللہ کے ساتھ | تھوڑی ہی | نصیحت حاصل کرتے ہو

زمین پر تم کو (گزشتہ لوگوں کا) جانشین مقرر کرتا ہے کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے؟ (نہیں) مگر تم بہت ہی کم نصیحت لیتے ہو۔

اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ

بھلا کون ہے؟ | جو تمہیں راہ دکھاتا ہے | اندھیروں میں | خشکی | اور سمندر کے | اور کون | بھیجتا ہے

بھلا کون ہے جو خشکی اور دریا کے اندھیروں میں تمہاری رہنمائی کرتا ہے اور کون ہے

الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ

ہواؤں کو | خوشخبری دینے والی | پہلے | اس کی رحمت (بارش) کے | تو کیا کوئی اور معبود ہے | اللہ کے ساتھ؟

جو اپنی رحمت سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری کے لئے بھیجتا ہے اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟

(۶۰) بھلا یہ تو بتاؤ کہ کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کر کے آسمان سے تمہارے لئے پانی اتارا پھر اس کے ذریعہ سے زمین سے خوبصورت باغ اُگائے جن کے درختوں کو اگانا تمہارے بس کی بات نہ تھی۔ بھلا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ مشرکین حق سے جائز انکار کر رہے ہیں۔

(۶۱) بھلا بتاؤ کس نے زمین کو آرام گاہ بنا کر اس میں ندیاں جاری کر دیں پھر اس میں مضبوط پہاڑ گاڑ دیئے کہ زمین ایک طرف کو نہ جھک پڑے اور میٹھے اور کھاری سمندروں کے آپس میں ملنے کی جگہ پر ان کے درمیان ایک جدا کرنے والی حد بنا دی۔ بھلا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ اکثر مشرکین کچھ علم نہیں رکھتے جو واضح دلائل کے باوجود اوروں کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں۔

(۶۲) بھلا بتاؤ اللہ کے سوا اور کون ایسا ہے کہ جب ایک مصیبت زدہ اس کو پکارتا ہے تو وہ اس کی فریاد سن کر اس کی مصیبت کو دور کر دیتا ہے اور آج تمہیں زمین میں گذشتہ لوگوں کا وارث بناتا ہے تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ ہرگز نہیں مگر تم غور و فکر ہی نہیں کرتے کہ اوروں کو اس کا شریک ٹھہراتے ہو۔

افعال: دَعَاهُ: اس نے اس کو پکارا' ماضی واحد مذکر غائب ہٗ ضمیر۔ یُجِیْبُ: دعا قبول کرے' کرے گا' مضارع واحد مذکر غائب۔

اسماء: بَهْجَةٍ: رونق' تازگی' خوبی وخوش رنگی۔ قَرَارًا: ٹھہراؤ' ٹھہرنا' اسم مصدر۔ حَاجِزًا: حجاب' پردہ' آڑ' اسم فاعل واحد مذکر۔ اَلْمُضْطَرَّ: بے قرار' بے کس' بے بس' اسم فاعل واحد مذکر۔

تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٣﴾ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ
برتر ہے | اللہ | اس سے جو | وہ شریک ٹھہراتے ہیں | بھلا کون ہے؟ | جو پہلی بار پیدا کرتا ہے | مخلوق کو
اللہ ان سے بہت بلند ہے جن کو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔ بھلا کون ہے جو مخلوقات کو پہلی دفعہ پیدا کرتا ہے (پھر اس کو فنا کر کے

ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
پھر | وہ اسے لوٹائے گا | اور کون | رزق دیتا ہے تمہیں؟ | آسمانوں | اور زمین سے
جب چاہے) پھر پیدا کرے گا اور کون ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہے

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
کیا کوئی اور معبود ہے | اللہ کے ساتھ | کہہ دیجئے | لے آؤ | اپنی دلیل | اگر تم ہو
کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ (اے نبیؐ ان لوگوں سے) کہہ دیجئے اگر تم سچے ہو تو دلیل

صٰدِقِيْنَ ﴿٦٤﴾ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
سچے | کہہ دیجئے | نہیں جانتا | جو (بھی) | آسمانوں | اور زمین میں ہے
پیش کرو۔ (اور ان سے) کہہ دیجئے کہ جو مخلوق بھی آسمانوں اور زمین میں ہے ان میں سے

الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٦٥﴾ بَلِ
غیب کو | سوائے | اللہ کے | اور (مخلوق کو) خبر تک نہیں | کہ کب | وہ دوبارہ اٹھائے جائیں گے | بلکہ
غیب کی باتیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور نہ وہ یہ جانتے ہیں کہ کب انہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ بلکہ

ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا
ختم ہو چکا | ان کا علم | آخرت کے بارے میں | بلکہ | وہ | شک میں ہیں | اس سے
آخرت (کے بارے میں) ان لوگوں کا علم بہت ناقص ہے۔ بلکہ وہ اس کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا
بلکہ | وہ | اس سے | اندھے ہیں | اور کہتے ہیں | وہ لوگ جو | کافر ہیں | کیا جب ہم ہو جائیں گے
بلکہ (یوں کہئے) کہ اس کی طرف سے نابینا ہیں۔ اور جو لوگ کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ کیا جب ہم اور ہمارے

تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ﴿٦٧﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا
مٹی | اور ہمارے باپ دادا (بھی) | (تو) کیا ہم | زمین سے نکالے جائیں گے | بیشک | وعدہ کیا جا چکا ہے | اس بات کا
باپ دادا مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم دوبارہ زندہ کئے جائیں گے یہ وعدے پہلے بھی ہم سے

نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ
ہم سے | اور ہمارے باپ دادا سے | اس سے پہلے | نہیں (ہیں) | یہ | مگر | کہانیاں
اور ہمارے باپ دادا سے ہوتے چلے آئے ہیں۔ یہ صرف پہلے لوگوں کی کہانیاں

الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ
پہلے لوگوں کی | کہہ دیجئے | سیر کرو | زمین میں | پھر دیکھو | کیسا | ہوا
ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے کہ زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ مجرموں کا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۳) بھلا یہ تو بتاؤ کہ اللہ کے سوا اور کون ایسا ہے جو خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں تمہیں راہ بتاتا ہے اور کون ایسا ہے جو اپنی باران رحمت کے نزول سے پہلے خوشخبری دینے کو موسمی ہوائیں بھیجتا ہے تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ ہرگز نہیں؟ اللہ تو ان مشرکین کے خدا کے ساتھ شرک سے بہت بلند ہے۔

(۶۴) بھلا بتاؤ اور کون ایسا ہے جو پہلی بار پیدا کر کے پھر اس کو دوبارہ پیدا کرے گا اور کون ایسا ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ ہرگز نہیں! ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم سچے ہو تو دلیل لاؤ۔

(۶۵) کہہ دیجئے کہ زمین و آسمان کے رہنے والوں کو غیب کا علم نہیں۔ غیب کا علم تو صرف خدا ہی کو ہے اور (مخلوقات) کو تو یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کب دوبارہ اٹھائے جائیں گے؟

(۶۶) بلکہ آخرت کے متعلق ان منکرین آخرت کا علم ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے وہ اس کو جان نہیں سکتے۔ بلکہ قیامت کی نسبت انہیں شک ہے کہ قائم بھی ہوگی یا نہیں، بلکہ اس کی نسبت وہ بالکل اندھے ہیں۔

(۶۷) اور کفار کہتے ہیں کہ جب ہم اور ہمارے باپ دادے مرنے کے بعد مٹی میں مل جائیں گے تو کیا ہم دوبارہ زمین میں سے زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے؟ یہ عقل سے بہت دور کی بات ہے۔

(۶۸) وہ کہتے ہیں کہ ہم سے اور اس سے پہلے ہمارے باپ دادوں سے بھی یہی وعدہ کیا جا چکا ہے کہ ہم دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے مگر آج تک کچھ بھی نہ ہوا یہ محض پہلے لوگوں کی جھوٹی کہانیاں ہیں۔

انفعال: اِدّٰرَکَ: تھک کر رہ گیا، فنا ہو گیا، ماضی واحد مذکر غائب۔

اسماء: عَمُوْنَ: کوردل، دل کے اندھے، صفت مشبہ۔

عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٦٩﴾ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ
انجام | مجرموں کا | اور نہ | تم غم کھاؤ | ان پر | اور نہ ہو تم | تنگ دل
انجام کیا ہوا ہے۔ آپؐ اُن کے معاملے میں غمگین نہ ہوں اور نہ ان کی سازشوں سے

مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ
اس سے جو | وہ مکروفریب کرتے ہیں | اور وہ کہتے ہیں | کب (پورا ہوگا) | یہ | وعدہ | اگر ہو تم
آپ تنگ دل ہوں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اگر تم

صٰدِقِيْنَ ﴿٧١﴾ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ
سچے | کہہ دیجئے | شاید | کہ ہوگیا ہو | قریب تمہارے | بعض | وہ (عذاب) جس کی
سچے ہو۔ کہہ دیجئے ممکن ہے کہ اس عذاب کا کچھ حصہ' جس کے لئے تم جلدی کر رہے ہو'

تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ
تم جلدی کرتے ہو | اور بلاشبہ | تمہارا رب | بڑے فضل والا ہے | لوگوں پر | اور لیکن
تمہارے نزدیک آ ہی پہنچا ہو۔ اور بیشک آپ کا ربّ لوگوں پر بہت مہربان ہے مگر ان میں سے

اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ
اکثر ان میں سے | شکر نہیں کرتے | اور بیشک | تمہارا رب | خوب جانتا ہے | جو چھپاتے ہیں
اکثر شکر نہیں کرتے۔ اور بیشک آپ کا ربّ خوب جانتا ہے' جو کچھ ان کے

صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ
ان کے سینے | اور جو کچھ | وہ ظاہر کرتے ہیں | اور نہیں | کوئی چیز غائب | آسمان
سینوں میں پوشیدہ ہے اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں۔ اور آسمان اور زمین میں کوئی مخفی چیز ایسی نہیں

وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٥﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ
اور زمین میں | مگر | وہ ہے کتاب | واضح میں | بیشک | یہ | قرآن | بیان کرتا ہے
جو واضح کتاب (لوحِ محفوظ) میں لکھی ہوئی نہ ہو۔ بیشک یہ قرآن بنی اسرائیل پر اکثر ان

عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٧٦﴾ وَاِنَّهٗ
بنی اسرائیل پر | اکثر وہ باتیں | جن میں وہ | اختلاف کرتے ہیں | اور بیشک وہ
باتوں کو واضح کرتا ہے جن میں وہ ایک دوسرے سے اختلاف کرتے ہیں۔ اور یہ قرآن بلاشبہ

لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٧﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ
ہدایت | اور رحمت ہے | ایمان والوں کے لئے | بیشک | تمہارا رب | فیصلہ کرے گا | ان کے درمیان
ایمان والوں کے لئے باعثِ ہدایت و رحمت ہے۔ بلاشبہ آپ کا ربّ ان کے درمیان اپنے حکم سے

بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿٧٨﴾ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ
اپنے حکم سے | اور وہی ہے | زبردست | علم والا | پس بھروسہ کر | اللہ پر
فیصلہ کر دے گا اور وہ غالب اور علم والا ہے۔ پس آپ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۹) ان سے کہہ دیجئے کہ زمین میں سیر کر کے لوگوں کے حالات میں غور کرو تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ مجرم لوگوں کا کیسا برا انجام ہوا۔

(۷۰) اور آپ کفار کے ایمان نہ لانے کا کچھ غم نہ کیجئے اور نہ ان کی مخالفانہ چالوں سے تنگ دل ہوں اللہ آپ کی حفاظت کرے گا۔

(۷۱) اور وہ آپ سے کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو وہ وعدۂ عذاب کب پورا ہوگا؟

(۷۲) ان سے کہہ دیجئے کہ جس عذاب کے جلدی آ پہنچنے کا تم مطالبہ کر رہے ہو کیا عجب ہے کہ وہ قریب ہی آ لگا ہو۔

(۷۳) اور عذاب میں تاخیر صرف اس لئے ہے کہ آپ کا پروردگار لوگوں پر بڑا مہربان ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔

(۷۴) اور جو کچھ بھی وہ رسولؐ کی دشمنی اپنے سینوں میں چھپاتے ہیں یا زبان سے ظاہر کرتے ہیں سب اللہ کو معلوم ہے اس کے مطابق انہیں سزا دے گا۔

(۷۵) اور جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں پوشیدہ ہے۔ سب لوح محفوظ میں پہلے سے درج ہے۔

(۷۶) بلاشبہ یہ قرآن وہ باتیں بیان کرتا ہے۔ جن میں بنی اسرائیل باہم اختلاف کر کے مختلف گروہ بن گئے ہیں۔

(۷۷) اور بلاشبہ اہل ایمان کے لئے یہ قرآن ہدایت اور رحمت ہے۔

(۷۸) کچھ شک نہیں کہ اللہ ان میں قیامت کے روز فیصلہ کر دے گا اور وہ بڑا غالب ہے سب کچھ جانتا ہے۔ اس کے حکم کو کوئی نہیں روک سکتا اور وہ انہیں ان کے جرموں کی ضرور سزا دے گا۔

افعال: رَدِفَ: وہ پیچھے لگا، پیچھے ہوا، ماضی واحد مذکر غائب۔ تُکِنُّ: وہ چھپاتی ہے، چھپائے گی، مضارع واحد مونث غائب۔

اسماء: غَآئِبَۃٍ: بہت چھپنے والی چیز، زیادہ سے زیادہ پوشیدہ رہنے والی، اسم فاعل واحد مذکر۔

اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴿۷۹﴾ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ

بیشک تم ہی | واضح حق صریح پر ہو | بیشک تم | نہیں سنا سکتے | مُردوں کو | اور نہیں سنا سکتے

بلاشبہ آپ واضح طور پر حق پر ہیں۔ بیشک آپ مُردوں کو اپنی باتیں نہیں سنا سکتے۔ اور نہ بہروں کو

الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۸۰﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِى الْعُمْىِ

بہروں کو | پکار | جب | وہ لوٹ جائیں | پیٹھ پھیر کر | اور نہیں تم ہدایت دینے والے | اندھوں کو

اپنی آواز سنا سکتے ہیں (خصوصاً) جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔ اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے

عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ

ان کی گمراہی سے | نہیں | تم سنا سکتے | مگر اسے | جو ایمان رکھتا ہے | ہماری آیتوں پر | پس وہی ہیں

(روک کر) راستہ دکھا سکتے ہیں۔ آپ تو صرف ان لوگوں کو سنا سکتے ہیں جو ہماری نشانیوں پر ایمان لاتے ہیں اور

مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ

فرمانبردار | اور جب | پورا ہو جائے گا | وعدہ (عذاب) | ان پر | (تو) ہم نکالیں گے | ان کے لئے

وہ فرمانبردار ہیں۔ اور جب (اللہ تعالیٰ کا) وعدہ ان کے حق میں پورا ہو جائے گا تو ہم زمین میں

دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا

ایک جانور | زمین میں سے | جو باتیں کرے گا ان سے | کہ | (فلاں) لوگ | ہماری آیتوں پر

سے ایک جانور نکالیں گے، جو ان سے باتیں کرے گا۔ کہ لوگ ہماری باتوں پر یقین

لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ

یقین نہیں رکھتے تھے | اور جس دن | ہم جمع کریں گے | ہر ایک امت میں سے | ایک فوج | ان لوگوں کی جو

نہیں رکھتے تھے۔ اور جس دن ہم ہر امت میں سے اس گروہ کو جمع کریں گے جو ہمارے

يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ

جھٹلاتے تھے | ہماری آیتوں کو | پھر انہیں | تقسیم کر دیا جائے گا (ٹولیوں میں) | یہاں تک کہ | جب وہ آ جائیں گے

حکموں کو جھٹلایا کرتا تھا اور ان کو گروہوں میں بانٹ دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ آ جائیں گے

قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِىْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا

تو فرمائے گا (اللہ) | کیا جھٹلایا تھا تم نے | میری آیتوں کو | حالانکہ تم نے احاطہ نہ کر لیا تھا | ان کا | علم سے | یا اور کیا کیا

تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا کہ کیا تم نے میری آیتوں کو جھٹلایا تھا۔ حالانکہ تمہیں ان کا اچھی طرح علم بھی نہ تھا۔ یا

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا

تم کرتے رہے | اور | واقع ہو گیا | حکم (عذاب کا) | اُن پر | اس لئے | (کہ) انہوں نے ظلم کیا

تم اور کیا کیا کرتے رہے ہو۔ اور ان کے ظلم کی وجہ سے ان کے حق میں عذاب کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا،

فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۸۵﴾ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا

پس وہ | نہ بول سکیں گے | کیا وہ نہیں دیکھتے | کہ ہم نے | بنایا | رات کو | تاکہ وہ آرام کریں

اور وہ بات بھی نہ کر سکیں گے۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے رات بنائی ہے تاکہ وہ اس میں

آیت نمبر　　　آسان تفسیر

(٧٩) پس آپ اللہ پر بھروسہ کر کے منکرین کی کچھ پروانہ کیجئے۔ آپ دین حق پر ہیں جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔

(٨٠) بلاشک آپؐ ان مردہ دل کفار اور دل کے کانوں سے بہرے مشرکین کو جبکہ وہ آپؐ کے پاس سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں۔ حق کی آواز نہیں سنا سکتے۔

(٨١) اور آپ ان دل کے اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال کر راہ راست پر نہیں لا سکتے بلکہ آپؐ یہ حق کی آواز صرف انہی کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور وہی حکم ماننے والے ہیں۔

(٨٢) اور جب وہ وعدۂ قیامت پورا ہونے کو ہوگا اور اس کی علامات ظاہر ہونے لگیں گیں تو اس وقت ہم دین حق کو جھٹلانے والوں کی بے وقوفی اور جہالت ان پر واضح کرنے کے لئے (**صفا** پہاڑی میں سے) ایک عجیب جانور نکال کھڑا کریں گے ان سے کلام کرے گا کہ فلاں فلاں مومن ہیں اور فلاں فلاں کافر ہیں جو اللہ کی کتابی اور کائناتی آیتوں پر ایمان نہ رکھتے تھے۔

(٨٣) اور یاد کرو جب کہ ہم قیامت میں ہر ایک امت میں سے وہ گروہ جمع کریں گے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور ان کو ٹولیوں میں تقسیم کر کے میدان محشر میں لے جائیں گے۔

(٨٤) یہاں تک کہ جب وہ حساب کتاب کے مقام پر حاضر ہو جائیں گے تو اللہ ان سے فرمائے گا کیا تم نے میری آیات میں سوچ بچار کئے بغیر ان کو جھٹلایا تھا اور بتاؤ تم اور کیا کیا کام کرتے رہے؟

(٨٥) اور ان پر ان جرموں کے بدلے میں جو وہ دنیا میں کرتے رہے، سخت عذاب واقع ہوگا اور وہ بات تک نہ کر سکیں گے۔

افعال: تُكَلِّمُهُمْ: وہ ان سے باتیں کرے گی، بولے گی، مضارع (واحد مونث غائب) هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ تُحِيْطُوْا: تم گھیرتے ہو، احاطہ کرتے ہو، مضارع جمع مذکر حاضر۔

اسماء: ضَلٰلَتِهِمْ: ان کی گمراہی، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ فَوْجًا: گروہ، واحد۔

فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٨٦﴾

اس میں | اور دن کو | روشنی بخشنے والا | بلاشبہ | اس میں | نشانیاں ہیں | ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں

آرام کریں اور دن کو روشن بنایا ہے' بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو ایمان لاتے ہیں۔

وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ

اور جس دن | پھونکا جائے گا | صور میں | تو گھبرا جائے گا | (جو) کوئی ہے | آسمانوں میں

اور جس دن صور پھونکا جائے گا تو جو مخلوق آسمانوں میں ہے

وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ۚ وَكُلٌّ أَتَوْهُ

اور جو (کوئی) ہے | زمین میں | سوائے اس کے | جسے اللہ چاہے | اور سب | اس کے آگے آئیں گے

اور جو زمین میں ہے' وہ سب گھبرا اٹھیں گے سوائے اس کے جسے اللہ چاہے' اور ہر ایک اس کے دربار میں

دَاخِرِينَ ﴿٨٧﴾ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ

عاجز ہوکر | اور تُو دیکھتا ہے | پہاڑوں کو | تو خیال کرتا ہے انہیں | جمے ہوئے | حالانکہ وہ | چلیں گے

جھکا ہوا حاضر ہوگا۔ اور تم پہاڑوں کو دیکھتے ہو تو خیال کرتے ہو کہ وہ (ایک جگہ) جمے کھڑے ہیں' حالانکہ یہ بادلوں کی

مَرَّ السَّحَابِ ۚ صُنْعَ اللَّهِ الَّذِي أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ إِنَّهُ

جیسے چلتے ہیں | بادل | کاریگری | اللہ کی | جس نے | خوبی سے بنایا | ہر ایک چیز کو | بیشک وہ

طرح گھومیں گے' یہ اللہ تعالیٰ کی کاریگری ہے' جس نے ہر چیز کو کامل و مضبوط بنایا۔ بیشک وہ

خَبِيرٌ بِمَا تَفْعَلُونَ ﴿٨٨﴾ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا

خبردار ہے | اس سے جو تم کرتے ہو | جو کوئی آیا | نیکی کے ساتھ | تو اس کے لئے | بہتری ہے | اس میں سے

تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے۔ جو کوئی نیکی لے کر آئے گا اس کو اس سے بہتر (بدلہ) ملے گا

وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ ﴿٨٩﴾ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ

اور وہ | گھبراہٹ سے | اس دن | امن میں ہوں گے | اور جو کوئی آئے گا | برائی لے کر

اور ایسے لوگ اس دن کی گھبراہٹ سے امن میں ہوں گے اور جو کوئی برائی لے کر آئے گا

فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا

سو اوندھے ڈال دیئے جائیں گے | چہرے ان کے | دوزخ میں | تمہیں سزا نہیں دی جائے گی | مگر (انہی عملوں کی) جو

ان کو منہ کے بل آگ میں ڈالا جائے گا (اور کہا جائے گا) کہ تمہیں صرف انہی اعمال کی سزا دی جا رہی ہے

كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٩٠﴾ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ

تم کیا کرتے تھے | بیشک | مجھے حکم دیا گیا ہے | کہ میں عبادت کروں | اس شہر (مکہ) کے رب کی

جو تم دنیا میں کرتے تھے۔ (ان سے کہئے) مجھے تو صرف یہی حکم ہوا ہے کہ میں اس شہر (مکہ) کے مالک کی عبادت کروں

الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ

جسے | اس نے محترم بنایا ہے | اور اسی کی ہے | ہر ایک چیز | اور مجھے حکم دیا گیا ہے | کہ میں رہوں

جس نے اس کو محترم کر دیا ہے اور سب کچھ اسی کا ہے اور مجھے یہ حکم ملا ہے کہ (اس کا)

(۸۶) کیا انہوں نے اس بات میں غور نہیں کیا کہ ہم نے رات کو ان کے آرام کے لئے اور دن کو ان کے کاروبار معیشت کے لئے بنایا بیشک اہل ایمان کے لئے اس میں اللہ کی قدرت کا نشان ہے کہ جو اللہ ساری رات ایک عالم کو عارضی موت دے کر دن کے وقت پیدا کر کے نئے سرے سے زندگی دے سکتا ہے وہ عالم کی حقیقی فنا کے بعد قیامت کے روز دوبارہ زندہ کرنے کی بھی قدرت رکھتا ہے۔

(۸۷) اور یاد کرو جس دن (قیامت میں) اسرافیل خدا کے حکم سے پہلی بار صُور پھونکیں گے تو جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں موجود ہے سوائے اس کے جس کو اللہ چاہے جیسے جبرئیل و میکائیل و اسرافیل وعزرائیل اور عرش کو اٹھا رکھنے والے فرشتے وغیرہ سب گھبرا کر بے ہوش ہو جائیں گے اور دوسری بار صور پھونکیں گے تو سب دوبارہ زندہ اٹھ کھڑے ہوں گے اور نہایت عاجزی سے اللہ کے دربار میں حساب کتاب کے لئے حاضر ہوں گے۔

(۸۸) اور اے مخاطب! جن پہاڑوں کو تو اس وقت اپنی جگہ محکم خیال کرتا ہے قیامت کے روز یہی پہاڑ تیز رفتار بادل کی طرح فضا میں اڑتے پھریں گے یہ اس اللہ کی کاریگری ہے جس نے ہر ایک چیز کو خوب پختہ بنایا۔ بلاشبہ وہ تمہارے تمام اعمال سے خوب واقف ہے ان کے مطابق جزا وسزا دے گا۔

(۸۹) اور قیامت کے روز جو شخص نیک اعمال کے ساتھ دربار الٰہی میں حاضر ہوگا۔ اسے ان نیکیوں کا بہتر بدلہ ملے گا اور اس روز عذاب کی گھبراہٹ سے ایسے ہی لوگ امن میں ہوں گے۔

(۹۰) اور جو کوئی برے اعمال کے ساتھ دربار میں حاضر ہوگا تو ایسے بدکار منہ کے بل اوندھے دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے اور دوزخ کے فرشتے ان سے کہیں گے کہ یہ تمہارے ان برے اعمال کی سزا ہے جو تم نے دنیا میں کئے تھے۔

افعال: اَتَوْهُ: وہ سب اس کے پاس آئے' ماضی ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ تَحْسَبُهَا: تو اس کو گمان کرے گا' سمجھے گا' مضارع (واحد مذکر حاضر) هَا ضمیر واحد مونث غائب۔ فَزِعَ: وہ ڈر گیا' گھبرا گیا' ماضی معروف واحد مذکر غائب۔ اَتْقَنَ: اس نے درست کیا' مضبوط کیا' ماضی واحد مذکر غائب۔ تَمُرُّ: وہ چلتی ہے' مضارع واحد مونث غائب۔ كُبَّتْ: اوندھے منہ ڈالے جائیں گے' ماضی مجہول۔

اسماء: دَاخِرِيْنَ: ذلیل' خوار' دَاخِرٌ واحد۔ اٰمِنُوْنَ: امن والے' بے خوف' مطمئن' اسم فاعل جمع مذکر۔ جَامِدَةً: جمی ہوئی' ٹھہری ہوئی' اسم فاعل واحد مونث غائب۔ صُنْعَ: بنانا' اچھا کام کرنا۔ فَزَعٍ: گھبراہٹ' ڈر' اسم فعل۔

مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٩١﴾ وَأَنْ أَتْلُوَا الْقُرْآنَ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ

فرمانبرداروں میں سے | اور یہ کہ | میں پڑھ کر سناؤں | قرآن | پس جو (شخص) | ہدایت پاتا ہے

فرمانبردار رہوں۔ اور یہ کہ (لوگوں کو) قرآن پڑھ پڑھ کر سناؤں۔ پس جو کوئی ہدایت حاصل کرتا ہے اپنے ہی

فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن ضَلَّ فَقُلْ إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنذِرِينَ ﴿٩٢﴾

تو بیشک وہ ہدایت پاتا ہے | اپنے ہی لئے | اور جو کوئی | گمراہ رہا | تو فرمادیں | کہ میں تو صرف | ایک ڈرانے والا ہوں

فائدے کے لئے حاصل کرتا ہے۔ اور جو گمراہ رہتا ہے تو اسے کہہ دیجئے کہ میں تو محض (اللہ کی نافرمانی کے انجام سے) ڈرانے والا ہوں۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ سَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَتَعْرِفُونَهَا ۚ

اور فرمادیں | تمام تعریفیں | اللہ کے لئے ہیں | وہ جلد دکھادے گا تمہیں | اپنی نشانیاں | پھر تم پہچان لوگے انہیں

اور کہئے کہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے، وہ عنقریب تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے گا

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾

اور نہیں | تمہارا رب | بے خبر | اس سے جو | تم (لوگ) کرتے ہو

اور (اس وقت) تم ان کو پہچان لو گے اور جو کام تم کر رہے ہو اللہ ان سے غافل نہیں ہے

سُورَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَثَمَانُونَ آيَةً وَتِسْعُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ قصص مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اٹھاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طسم ﴿١﴾ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ﴿٢﴾ نَتْلُو عَلَيْكَ مِن نَّبَإِ

طسم | یہ آیتیں ہیں | واضح کتاب (قرآن) کی | ہم پڑھتے ہیں | تم پر | کچھ حال

طسم یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں۔ ہم موسیٰ اور فرعون کے سچے حالات

مُوسَىٰ وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٣﴾ إِنَّ فِرْعَوْنَ

موسیٰ | اور فرعون کا | بالکل سچا | ان لوگوں کے لئے | جو ایمان رکھتے ہیں | بلاشبہ | فرعون نے

آپ کو ان لوگوں کی خاطر سناتے ہیں، جو ایمان والے ہیں۔ بے شک فرعون نے ملک میں

عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا يَسْتَضْعِفُ

سرکشی کی | زمین میں | اور بنادیا | اس کے رہنے والوں کو | کئی گروہ | اس نے کمزور بنا رکھا تھا

سرکشی اختیار کر رکھی تھی اور وہاں کے باشندوں کو طبقوں میں تقسیم کر رکھا تھا جن میں سے ایک گروہ (بنی اسرائیل)

طَائِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ أَبْنَاءَهُمْ وَيَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ ۚ إِنَّهُ

ایک گروہ کو | ان میں سے | ذبح کرتا تھا | ان کے بیٹوں کو | اور زندہ چھوڑ دیتا تھا | ان کی عورتوں کو | بلاشبہ

کو اس قدر کمزور کر دیا تھا کہ وہ ان کے لڑکوں کو ذبح کرتا تھا اور لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتا۔

كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ﴿٤﴾ وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ

وہ تھا | فساد کرنے والوں میں سے | اور ہم چاہتے تھے | کہ احسان کریں | ان لوگوں پر جو

اس میں شک نہیں کہ وہ بڑا مفسد تھا۔ اور ہم چاہتے تھے کہ جن کو وہاں کمزور سمجھا جاتا تھا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹۱) آپ ان کفار سے کہہ دیجئے کہ مجھے تو اللہ کی طرف سے یہی حکم ملا ہے کہ صرف اسی اللہ کی عبادت کروں جو اس (قابل احترام) شہر مکہ کا مالک حقیقی ہے جس نے اسے ایسی عزت بخشی ہے کہ اس میں لڑائی جھگڑا اور شکار بلکہ کانٹا تک توڑنا حرام کر دیا ہے اور اللہ ہی ہر چیز کا مالک ہے اور مجھے حکم ہے اسی بات کا کہ میں اس کا فرماں بردار رہوں۔

(۹۲) اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں قرآن پڑھتا اور سناتا رہوں تو جو کوئی اس پر ایمان لا کر ہدایت پا گیا اس نے اپنے فائدے کے لئے ہی ہدایت پائی اور جو گمراہ ہوا تو اس کی گمراہی کا نقصان اسی کو ہوگا اور میں تو علی الاعلان خبردار کر دینے والا ہوں۔

(۹۳) اور آپ کو جو اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کے لئے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اس سب سے بڑی نعمت کا یوں شکر ادا کیجئے کہہ دیجئے کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے لائق ہے۔ جس نے مجھے یہ بلند مرتبہ بخشا۔ مشرکو! عنقریب اللہ تم کو اپنی قدرت کے ایسے نشان دکھا دے گا کہ تم کو قرآن کی سچائی کا یقین آ جائے گا اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے بے خبر نہیں ضرور اس کے مطابق سزا دے گا۔

سورۂ القصص

قصص کے معنی ہیں قصہ اور حال۔ چونکہ اس سورۃ میں حضرت موسیٰؑ اور قوم فرعون اور دوسرے لوگوں کے حالات مذکور ہیں اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) یہ حروف مقطعات ہیں حضرت ابن عباسؓ سے اس کے اجتہادی معنی یوں بیان کئے گئے ہیں۔ ط سے مراد **طَوْلٌ** (قدرت) س سے سنا (بلند شان) م سے **مُلك** (سلطنت) مطلب یہ ہے کہ قسم اللہ کی قدرت اور بلند شان اور حکومت کی۔

(۲) یہ سورۂ اللہ کے احکام کو کھول کر بیان کرنے والی کتاب قرآن کی آیتیں ہیں۔

(۳) ہم آپؐ کو حضرت موسیٰؑ اور فرعون کا کچھ حال پڑھ کر سناتے ہیں تاکہ ایمان والے اور یقین کرنے والے اس سے نصیحت حاصل کریں۔

(۴) کچھ شک نہیں کہ فرعون نے مصر کے ملک میں بڑی سرکشی کی اور اس کے باشندوں کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر دیا تھا اور ان میں سے ایک گروہ (بنی اسرائیل) کو تو حد سے زیادہ کمزور اور ذلیل کر دیا تھا کہ (اپنے خواب کے برے نتائج سے بچنے کے لئے) ان کے بیٹوں کو ذبح کرتا اور لڑکیوں کو خدمت کے لئے زندہ چھوڑ دیتا تھا اور واقعی وہ بڑا فسادی تھا۔

انعال: تَعْرِفُوْنَهَا: تم اس کو پہچانو گے' مضارع (جمع مذکر حاضر) ھَا ضمیر واحد مونث غائب۔ يُذَبِّحُ: وہ بہت ذبح کیا کرتا تھا' مضارع واحد مذکر غائب۔ يَسْتَضْعِفُ: اس نے کمزور کر رکھا تھا' زور گھٹا رکھا تھا' مضارع واحد مذکر غائب۔

اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ۝٥

کمزور کردیے گئے تھے | زمین میں | اور ہم بنائیں انہیں | پیشوا | اور ہم بنائیں انہیں | وارث

ان پر احسان کریں اور ان کو (ملک کا) سردار بنا دیں اور انہی کو (ان کا) وارث ٹھہرائیں۔

وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ

اور ہم طاقتور کردیں | انہیں | زمین میں | اور ہم دکھادیں | فرعون | اور ہامان

اور ملک میں ان کا پاؤں جما دیں اور فرعون اور ہامان

وَجُنُودَهُمَا مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ ۝٦ وَأَوْحَيْنَا

اور ان کے لشکروں کو | ان (کمزوروں کے ہاتھ) سے | وہ چیز | جس سے وہ ڈر رہے تھے | اور ہم نے الہام کیا

اور ان کے لشکروں کو ان (کمزوروں) کے ہاتھوں وہی (انجام) دکھا دیں جس سے وہ خوف زدہ تھے۔ اور ہم نے موسیٰ کی

إِلَىٰ أُمِّ مُوسَىٰ أَنْ أَرْضِعِيهِ ۖ فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ

موسیٰ کی والدہ کی طرف | کہ تو اسے دودھ پلاتی رہ | پس جب | تجھے خوف ہو اس پر | تو ڈال دے اسے

ماں کی طرف یہ وحی بھیجی کہ تُو اپنے بچے کو دودھ پلاتی رہ اور جب اس سے متعلق تجھے خطرہ لاحق ہو تو اسے دریا میں

فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي ۖ إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ

دریا میں | اور کچھ نہ خوف کر | اور نہ غم زدہ ہو | بیشک ہم | اسے لوٹا دیں گے | تیری طرف

ڈال دینا اور تم نہ تو خوف کھانا اور نہ رنج کرنا۔ ہم یقیناً اسے تیرے پاس واپس لوٹا دیں گے

وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝٧ فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ

اور بنادیں گے اس کو | رسولوں میں سے | پھر اُٹھا لیا اس کو | فرعون کے گھر والوں نے | تا کہ وہ ہو

اور اسے (اپنے) رسولوں میں سے ایک رسول بنائیں گے۔ (چنانچہ جب موسیٰ کو دریا میں ڈال دیا گیا) تو فرعون کے آدمیوں نے

لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا ۗ إِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا

ان کے لئے | دشمن | اور غم کا باعث | بیشک | فرعون | اور ہامان | اور ان کے لشکر

اسے اُٹھا لیا تاکہ وہی (بالآخر) ان کا دشمن اور رنج کا باعث بنے۔ اس میں شک نہیں کہ فرعون و ہامان اور ان کے لشکر

كَانُوا خَاطِئِينَ ۝٨ وَقَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ

تھے | خطا کار | اور بولی | بیوی | فرعون کی | کہ (یہ تو) ٹھنڈک ہے | آنکھوں کی

سب غلطی پر تھے۔ اور فرعون کی بیوی نے کہا یہ بچہ میری اور تیری آنکھوں کی

لِي وَلَكَ ۖ لَا تَقْتُلُوهُ ۖ عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ

میرے لئے | اور تیرے لئے | تم اسے قتل نہ کرو | شاید | کہ وہ ہمیں نفع دے | یا | ہم بنالیں اسے

ٹھنڈک ہے اسے ہلاک نہ کرو ممکن ہے کہ یہ ہمیں نفع دے یا اسے ہم اپنا بیٹا بنا لیں۔

وَلَدًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝٩ وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوسَىٰ فَارِغًا

بیٹا | اور وہ | نہیں جانتے تھے | اور ہو گیا | دل | موسیٰ کی والدہ کا | خالی (قرار سے)

اور وہ (انجام سے) بے خبر تھے۔ اور موسیٰ کی ماں کا دل بے قرار ہو گیا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵) اور ہم چاہتے تھے کہ بنی اسرائیل پر جنہیں اس ملک میں حد درجہ ذلیل اور کمزور کر دیا گیا تھا احسان کر کے انہیں ملک میں صاحب اقتدار اور ملک کا وارث بنا دیں۔

(۶) اور زمین میں انہیں طاقت اور قوت بخشیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو انہی کمزور بنی اسرائیل کے ہاتھوں ان کی تباہی اور بربادی دکھا دیں جس کا انہیں خطرہ لگا ہوا تھا۔

(۷) اور حضرت موسیٰ کی پیدائش پر ہم نے ان کی والدہ کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ انہیں دودھ پلاتی رہو اور جب فرعون کی طرف سے ان کے قتل کا خطرہ محسوس کرو تو انہیں صندوق میں بند کر کے دریا میں ڈال دو اور ہم انہیں واپس لوٹا کر تمہارے ہی حوالے کر دیں گے اور انہیں اپنا رسول بنائیں گے۔

(۸) پس حضرت موسیٰ کی والدہ نے ایسا ہی کیا تو فرعون کے گھر والوں نے اس صندوق کو دریا میں سے اٹھا لیا تا کہ آخر کار وہ فرعونیوں کا دشمن اور ان کے لئے غم کا باعث ثابت ہوا۔ بلاشبہ فرعون و ہامان اور ان کے لشکر خطا کار ہی تھے۔

(۹) اور حضرت موسیٰ کو دریا سے نکالنے کے بعد فرعون کی بیوی آسیہ بولیں کہ چونکہ ہمارا کوئی بیٹا نہیں اس لئے یہ بچہ میری اور آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے تم اسے اسرائیلی سمجھ کر قتل نہ کرو۔ کیا عجب ہے کہ وہ بڑا ہو کر ہمیں نفع دے۔ یا ہم اسے اپنا گود لیا ہوا' لے پالک بیٹا بنا لیں اور انہیں انجام کی خبر نہ تھی کہ وہی بچہ فرعون اور اس کی حکومت کی تباہی کا باعث ہوگا۔

افعال: نُمَكِّنَ: ہم جاؤ عطا کریں' قدرت دیں' مضارع جمع متکلم۔ نَمُنَّ: ہم احسان کریں' مضارع جمع متکلم۔ اَرْضِعِيْهِ: تو اس کو دودھ پلا' امر (واحد مونث حاضر) ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب۔ اِلْتَقَطَهٗ: اس کو اٹھا لیا' ماضی واحد مذکر غائب' ہٗ ضمیر۔ اَلْقِيْهِ: تو اس کو ڈال دے' امر (واحد مونث حاضر) ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب۔ تَخَافِيْ: تو نہ ڈر' خوف نہ کر' نہی واحد مذکر حاضر۔ خِفْتِ: تو ڈری' ماضی واحد مونث حاضر۔ تَقْتُلُوْهُ: تم اس کو قتل کرو' مضارع (جمع مذکر حاضر) ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔

اسماء: جُنُوْدَهُمَا: ان دونوں کے لشکر' کی فوجیں' هُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب۔ جَاعِلُوْهُ: اس کو کرنے والے' بنانے والے' اسم فاعل (جمع مذکر) ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ رَآدُّوْهُ: اس کو پھیرنے والے' لوٹا دینے والے' اسم فاعل جمع مذکر' ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔

إِنْ كَادَتْ لَتُبْدِي بِهِ لَوْلَا أَنْ رَبَطْنَا عَلَىٰ قَلْبِهَا لِتَكُونَ

قریب تھا | کہ وہ ظاہر کر دیتی | اس کو | اگر نہ | ہم مضبوط کر دیتے | اس کے دل کو | کہ وہ رہے

قریب ہے کہ وہ اس راز کو فاش کر دیتی اگر ہم اس کے دل کو مضبوط نہ کر دیتے۔ (غرض یہ تھی) کہ وہ

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠﴾ وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ قُصِّيهِ فَبَصُرَتْ

یقین کرنے والوں میں سے | اور (موسیٰ کی والدہ نے) کہا | اس کی بہن سے | کہ اس کے پیچھے چلی جا | پھر وہ دیکھتی رہی

ایمان میں ثابت قدم رہے۔ اور اس نے موسیٰ کی بہن سے کہا کہ (جدھر کو یہ صندوق جائے) تو اس کے پیچھے پیچھے جا۔

بِهِ عَنْ جُنُبٍ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١١﴾ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ

اس کو | دور سے | اور ان لوگوں کو | خبر تک نہ ہوئی | اور ہم نے روک دیا تھا | اس پر | دائیوں کو

چنانچہ وہ ایک طرف ہو کر اسے دیکھتی رہی اور انہیں اس کا علم بھی نہ ہوا۔ اور ہم نے پہلے ہی سے موسیٰ پر دائیوں کے

مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ

پہلے سے | پس (موسیٰ کی بہن نے) کہا | کیا میں بتاؤں تمہیں | ایک گھر والے | جو اس کی پرورش کریں

دودھ حرام کر رکھے تھے۔ پس موسیٰ کی بہن نے انہیں کہا کیا میں تمہیں ایسے گھر والے نہ بتاؤں جو تمہارے لئے

لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ ﴿١٢﴾ فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ كَيْ

تمہارے لئے | اور وہ | اس کے | خیر خواہ بھی ہوں | تو ہم نے لوٹا دیا اس کو | اس کی والدہ کی طرف | تا کہ

اس کی پرورش کریں اور وہ اس کے خیر خواہ ہوں گے۔ تو ہم نے (موسیٰ) کو اس کی ماں کے پاس واپس لوٹا دیا تا کہ

تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ

ٹھنڈی رہے | اس کی آنکھ | اور وہ غم نہ کرے | اور تا کہ جان لے | کہ وعدہ | اللہ کا | سچا ہے | لیکن

اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ غم نہ کرے اور تا کہ اس کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے لیکن

أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٣﴾ وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَاسْتَوَىٰ آتَيْنَاهُ

اکثر ان میں سے | نہیں | جانتے | اور جب | وہ پہنچا | اپنی جوانی کو | اور پورا (توانا) ہو گیا | تو دی ہم نے اس کو

اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔ اور جب موسیٰ جوان ہوا اور پورا طاقت ور ہوا تو ہم نے اسے

حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١٤﴾ وَدَخَلَ

حکمت | اور علم | اور اسی طرح | ہم بدلہ دیا کرتے ہیں | نیکی کرنے والوں کو | اور وہ داخل ہوا

حکمت اور علم عطا کیا اور نیک بندوں کو ہم اس طرح صلہ دیا کرتے ہیں۔ اور (ایک دن کا ذکر ہے کہ)

الْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينِ غَفْلَةٍ مِنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ

شہر میں | وقت | غفلت کے | اس کے رہنے والے | تو پایا | اس میں | دو آدمیوں کو

وہ ایسے وقت شہر (مصر) میں داخل ہوا جب وہاں کے لوگ غافل سوئے پڑے تھے وہاں اس نے دو آدمیوں کو

يَقْتَتِلَانِ هَٰذَا مِنْ شِيعَتِهِ وَهَٰذَا مِنْ عَدُوِّهِ ۖ فَاسْتَغَاثَهُ

جو لڑ رہے تھے | یہ (ایک تو) | اس کی قوم کا تھا | اور | یہ (دوسرا) | اس کے دشمنوں میں سے | پس فریاد کی اس سے

آپس میں لڑتے دیکھا۔ یہ (ایک) تو اس کی قوم (بنی اسرائیل) میں سے تھا اور دوسرا اس کے دشمنوں میں سے تھا تو جو آدمی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۰) اور ادھر حضرت موسیٰ کی والدہ ان کو دریا میں ڈالنے کے بعد بے قرار ہوگئیں اور قریب تھا کہ وہ بے چینی حضرت موسیٰ کو صندق میں ڈالنے کا راز ظاہر کر دیتیں کہ وہ ان کا لڑکا ہے مگر ہم نے ان کے دل کو مضبوط کر دیا تا کہ وہ اللہ کے اس وعدے پر یقین کئے بیٹھی رہیں کہ ''ہم اس بچے کو تیری طرف واپس لوٹا دیں گے''۔

(۱۱) اور ماں نے حضرت موسیٰ کی بہن سے کہہ دیا کہ اس صندوق کے پیچھے پیچھے چلی جا اور دیکھ کہ کہاں جاتا ہے چنانچہ وہ ایک طرف کھڑی سارا قصہ دیکھتی رہیں اور اہل فرعون کو خبر بھی نہ ہوئی۔

(۱۲) اور حضرت موسیٰ پر ہم نے دوسری دایوں کا دودھ پینا بند کر دیا تھا کہ وہ کسی کا دودھ منہ میں نہ لیتے تھے۔ اس موقع پر حضرت موسیٰ کی بہن نے ان سے کہا۔ میں تمہیں ایک ایسا خاندان بتا سکتی ہوں جو تمہارے اس بچہ کو پال سکے' پرورش کرے اور اس کی پوری حفاظت بھی کریں۔

(۱۳) پھر ان کے رضامند ہو جانے پر اس نے اپنی والدہ کا پتہ دیا تو ہم نے ان کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ وہ اسے اس کی والدہ کے سپرد کر دیں تا کہ بچہ کو اپنی گود میں دیکھ کر اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور ضائع ہو جانے کا غم و اندیشہ نہ رہے اور اسے کامل یقین ہو جائے کہ اللہ کا وعدہ بالکل سچا ہوتا ہے مگر اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔

(۱۴) اور جب حضرت موسیٰ فرعون کی نگرانی میں پرورش پا کر جوان اور اچھی طرح طاقتور ہو گئے تو ہم نے انہیں قوت فیصلہ اور دین اور دنیا کی حکمتوں کا علم عطا فرمایا اور نیکو کاروں کو ہم ایسا ہی اچھا بدلہ دیا کرتے ہیں۔

افعال: تُبْدِیْ: وہ ظاہر کر دیتی' مضارع واحد مونث غائب۔ بَصُرَتْ: اس نے دیکھا' ماضی واحد مونث غائب۔ قُصِّیْهِ: اس کے پیچھے پیچھے جا' امر معروف واحد مونث حاضر۔ رَدَدْنٰهُ: ہم نے اس کو پھیر دیا' واپس کر دیا' ماضی جمع متکلم ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔

اسماء: اَلْمَرَاضِعَ: دودھ پینے کی جگہ' چھاتیاں' جمع ہے۔

الَّذِىۡ مِنۡ شِيۡعَتِهٖ عَلَى الَّذِىۡ مِنۡ عَدُوِّهٖ‌ۙ فَوَكَزَهٗ مُوۡسٰى

اس نے جو | اس کی قوم کا تھا | برخلاف اس کے جو | اس کے دشمنوں میں سے تھا | تو ایک مکا مارا اس کو | موسیٰ نے

اس کی قوم میں سے تھا اُس نے اُس سے اس کے خلاف مدد چاہی جو اس کے دشمنوں میں سے تھا۔ تو موسیٰ نے اس کو ایک مکا مارا

فَقَضٰى عَلَيۡهِ‌ۖ قَالَ هٰذَا مِنۡ عَمَلِ الشَّيۡطٰنِ‌ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ

تو کام تمام کر دیا | اس کا | اس نے کہا | یہ تو | ایک شیطانی حرکت ہے | بیشک وہ | دشمن ہے

اور اس کا کام تمام کر دیا (اس پر) موسیٰ نے کہا کہ یہ تو ایک شیطانی حرکت ہوئی' بیشک شیطان دشمن اور گمراہ

مُّضِلٌّ مُّبِيۡنٌ‏ ﴿۱۵﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِىۡ

بہکانے والا | کھلا | بولا | اے میرے ربّ | بیشک میں نے | ظلم کیا | اپنی جان پر

کرنے والا ہے۔ (اس وقت موسیٰ) کہنے لگا۔ اے میرے ربّ! میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا'

فَاغۡفِرۡ لِىۡ فَغَفَرَ لَهٗ‌ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ‏ ﴿۱۶﴾

پس معاف کر مجھے | تو معاف کر دیا (اللہ نے) اس کو | بیشک وہ | ہی | بڑا بخشنے والا | رحم والا ہے

پس تو مجھے بخش دے' سو اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا' بیشک وہ ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَىَّ فَلَنۡ اَكُوۡنَ ظَهِيۡرًا

بولا | اے میرے ربّ! | جیسا کہ | تو نے انعام کیا | مجھ پر | پس ہرگز نہ | میں ہوں گا | مددگار

(اس پر موسیٰ نے) کہا کہ اے میرے ربّ! تُو نے جو مجھ پر احسان کیا ہے' تو میں کبھی مجرموں کا مددگار

لِّلۡمُجۡرِمِيۡنَ‏ ﴿۱۷﴾ فَاَصۡبَحَ فِى الۡمَدِيۡنَةِ خَآٮِٕفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا

مجرموں کا | پس صبح کی اس نے | شہر میں | ڈرتے | انتظار کرتے ہوئے | تو اچانک

نہیں بنوں گا۔ الغرض موسیٰ پر خوف اور انتظار کی حالت میں صبح ہوئی (تو دیکھا کہ) اچانک

الَّذِى اسۡتَنۡصَرَهٗ بِالۡاَمۡسِ يَسۡتَصۡرِخُهٗ‌ ؕ قَالَ لَهٗ مُوۡسٰٓى

وہی شخص | جس نے مدد مانگی تھی | کل (گزشتہ) | وہ اس سے فریاد کر رہا تھا | کہا | اس کو | موسیٰ نے

وہی شخص جس نے کل اس سے مدد چاہی تھی وہ پھر اس کو پکارنے لگا موسیٰ نے اس سے کہا

اِنَّكَ لَـغَوِىٌّ مُّبِيۡنٌ‏ ﴿۱۸﴾ فَلَمَّاۤ اَنۡ اَرَادَ اَنۡ يَّبۡطِشَ بِالَّذِىۡ

بیشک تو | گمراہ ہے | کھلا | پھر جب | اس نے ارادہ کیا | کہ پکڑے | اس کو

کہ تو پورا گمراہ ہے۔ جب موسیٰ نے اس شخص کو پکڑنا چاہا جو ان کا دشمن تھا

هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوۡسٰٓى اَتُرِيۡدُ اَنۡ تَقۡتُلَنِىۡ

جو دشمن تھا | ان دونوں کا | اس نے کہا | اے موسیٰ | کیا تو چاہتا ہے | کہ تو مجھے قتل کرے

تو اس (اسرائیلی) نے کہا کہ اے موسیٰ! کیا تُو مجھے بھی اسی طرح مار ڈالنا چاہتا ہے

كَمَا قَتَلۡتَ نَفۡسًۢا بِالۡاَمۡسِ‌ ۖ اِنۡ تُرِيۡدُ اِلَّاۤ اَنۡ تَكُوۡنَ

جیسا کہ تو نے قتل کر دیا تھا | ایک آدمی کو | کل | تو نہیں چاہتا | مگر یہ کہ | تُو ہو

جس طرح تو نے کل ایک شخص کو مار ڈالا تھا تو تُو صرف یہ چاہتا ہے

آیت نمبر　　　　　　　　　　　　آسان تفسیر

(۱۵) اور جب دوپہر کے وقت لوگ غفلت میں پڑے سورہے تھے اور حضرت موسیٰ شہر مصر میں چپکے سے داخل ہوئے تو دیکھا کہ دو شخص آپس میں لڑ رہے ہیں ایک تو ان کی قوم کا اسرائیلی ہے اور دوسرا ان کا دشمن قبطی۔ (فرعونی) اسرائیلی نے آپؑ سے قبطی کے خلاف فریاد کی تو آپؑ نے اس کے ایک مکا مارا جس سے وہ مر گیا۔ تب حضرت موسیٰ نے اپنے جی میں کہا کہ اس حرکت میں شیطان کا دخل تھا واقعی شیطان انسان کا کھلم کھلا دشمن ہے لوگوں کو ورغلا کر آپس میں فساد ڈلوا دیا کرتا ہے۔

(۱۶) پھر حضرت موسیٰ نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار! میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا کہ قبطی کو غلطی سے مار ڈالا سو تو مجھے معاف فرما۔ پس اللہ نے آپؑ کی خطا معاف کر دی۔ واقعی وہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

(۱۷) حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ بار خدایا! چونکہ تو نے مجھ پر بڑا فضل کیا کہ مجھے پوری عقل عطا کی اس لئے آئندہ میں مجرموں کا کبھی مددگار نہ ہوں گا۔

(۱۸) قبطی کے قتل سے شہر میں ایک شور سا مچ گیا اور ہر طرف قاتل کی تلاش ہونے لگی مگر قاتل کا کوئی پتہ نہ ملا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ صبح کو ڈرتے اور قتل کے نتیجے کا انتظار کرتے ہوئے اٹھے باہر نکلے تو کیا دیکھتے ہی کہ وہی اسرائیلی جس نے کل آپؑ سے قبطی کے خلاف مدد طلب کی تھی آج پھر کسی سے جھگڑ رہا ہے اور حضرت موسیٰ سے فریاد کر رہا ہے۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ تُو تو صاف گمراہ ہے کہ روزانہ جھگڑے کرتا ہے۔

افعال: اِسْتَغَاثَهٗ: اس نے اس سے فریاد کی، ماضی واحد مذکر غائب ہٗ ضمیر۔ وَكَزَ: گھونسا مارا، ماضی معروف واحد مذکر غائب۔ يَقْتَتِلَانِ: وہ دونوں لڑ رہے تھے، تثنیہ مذکر غائب۔ غَفَرَ: اس نے معاف کر دیا، ماضی معروف واحد مذکر غائب۔ اِسْتَنْصَرَهٗ: اس نے اس سے مدد مانگی، ماضی واحد مذکر غائب ہٗ ضمیر۔ يَتَرَقَّبُ: خفیہ ٹوہ لگاتا ہوا، مضارع واحد مذکر غائب۔ يَسْتَصْرِخُهٗ: وہ اس کو چیخ کر بلا رہا تھا، مضارع واحد مذکر غائب ہٗ ضمیر۔

اسماء: شِيْعَتِهٖ: اس کے رفیق، اس کا گروہ، ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب۔ خَآئِفًا: ترساں، ڈرنے والا، اسم فاعل واحد مذکر۔ مُضِلٌّ: گمراہ کرنے والا، گمراہ چھوڑ دینے والا، اسم فاعل واحد مذکر۔

جَبَّارًا فِي الْأَرْضِ وَمَا تُرِيدُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْمُصْلِحِينَ ﴿١٩﴾

ظالم | زمین میں | اور تو نہیں چاہتا | کہ تو ہو | اصلاح کرنے والا

کہ ملک میں زبردستی کرتا پھرے اور تو نیک بن کر نہیں رہنا چاہتا۔

وَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ يَسْعَىٰ قَالَ يَا مُوسَىٰ

اور آیا | ایک آدمی | پرلے کنارے سے | شہر کے | دوڑتا ہوا | اس نے کہا | اے موسیٰ!

اور ایک شخص شہر کی دوسری جانب سے دوڑتا ہوا آیا اس نے کہا کہ اے موسیٰ!

إِنَّ الْمَلَأَ يَأْتَمِرُونَ بِكَ لِيَقْتُلُوكَ فَاخْرُجْ إِنِّي لَكَ

بیشک | سردار | مشورہ کر رہے ہیں | تیرے بارے میں | تاکہ قتل کردیں تجھے | پس تُو نکل جا | بیشک میں | تیرے

سردارانِ قوم تمہارے متعلق مشورہ کر رہے ہیں کہ تمہیں ہلاک کر ڈالیں' پس تو یہاں سے نکل جا۔ بیشک میں تیرے

مِنَ النَّاصِحِينَ ﴿٢٠﴾ فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِي

خیرخواہوں میں سے ہوں | پس وہ نکلا | وہاں سے | ڈرتا | انتظار کرتا ہوا | بولا | اے میرے رب! | نجات دے مجھے

خیر خواہوں میں سے ہوں۔ سو موسیٰ وہاں سے خوف اور (حالات کا) انتظار کرتے ہوئے نکلا کہا اے میرے رب!

مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٢١﴾ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسَىٰ

ظالموں کی قوم سے | اور جب اس نے رخ کیا | مدین کی طرف | تو کہا | مجھے امید ہے

مجھے ان ظالم لوگوں سے نجات دے اور جب وہ شہر مدین کی طرف متوجہ ہوا (تو) کہا کہ قریب ہے

رَبِّي أَنْ يَهْدِيَنِي سَوَاءَ السَّبِيلِ ﴿٢٢﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ

کہ میرا رب | بتائے گا مجھے | سیدھا | راستہ | اور جب وہ پہنچا | مدین کے پانی (کے کنویں) پر

کہ میرا ربّ مجھے سیدھا راستہ دکھا دے۔ اور پھر جب مدین کے پانی (کے کنویں) پر پہنچا

وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِنَ النَّاسِ يَسْقُونَ وَوَجَدَ

اس نے پایا | وہاں | ایک مجمع | لوگوں کا | جو پانی پلا رہے تھے | اور اس نے پایا (دیکھا)

تو وہاں لوگوں کا ایک مجمع دیکھا جو (جانوروں کو) پانی پلا رہے تھے اور ان سے الگ

مِنْ دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا

ان سے علیحدہ | دو عورتوں کو | جو روکے کھڑی تھیں (بکریاں) | اس نے کہا | تمہارا کیا مسئلہ ہے؟

دو عورتوں کو دیکھا جو بکریوں کو روکے کھڑی تھیں۔ موسیٰ نے کہا تمہیں کیا کام ہے؟

قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّىٰ يُصْدِرَ الرِّعَاءُ وَأَبُونَا

وہ دونوں بولیں | ہم نہیں پلا سکتیں | یہاں تک کہ | واپس لے جائیں | چرواہے | اور ہمارا باپ

انہوں نے جواب دیا کہ ہم (اپنی بکریوں کو) پانی نہیں پلا سکتیں جب تک دوسرے چرواہے (جانوروں کو) پانی پلا کر نہ لے جائیں

شَيْخٌ كَبِيرٌ ﴿٢٣﴾ فَسَقَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ

بوڑھا ہے | تو (موسیٰ) نے پانی پلا دیا | ان (کی بکریوں) کو | پھر پیچھے ہٹ آیا | سایہ کی طرف

اور ہمارا باپ ایک بوڑھا آدمی ہے۔ تو موسیٰ نے ان کی (بکریوں کو) پانی پلا دیا پھر سائے کی طرف چلا گیا۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۹) پھر حضرت موسیٰؑ نے اپنے اور اس اسرائیلی دونوں کے قومی دشمن ''قبطی'' کو پکڑنے کا ارادہ کیا تو اسرائیلی نے یہ خیال کر کے کہ شاید آپ مجھے پکڑنا چاہتے ہیں حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ اے موسیٰؑ! کیا تو مجھے بھی قتل کرنا چاہتا ہے جیسا کہ تو نے کل ایک قبطی کو قتل کر دیا تھا تُو تو ملک میں ظالم جابر بننا چاہتا ہے اور یہ نہیں چاہتا کہ اصلاح کرے۔

(۲۰) اس قبطی کو اتنا اشارہ بہت تھا اس نے فوراً جا کر فرعون سے کہہ دیا کہ مقتول قبطی کا قاتل موسیٰؑ ہے تو فرعون نے آپؑ کے قتل کا فیصلہ کر لیا اور لوگ آپؑ کی تلاش میں نکلے حضرت موسیٰؑ کے ایک خیر خواہ کو خبر ہوئی تو وہ شہر کے دوسرے کنارے سے دوڑتا ہوا آپؑ کے پاس آیا اور آپؑ سے کہا کہ فرعون کے اہل دربار آپؑ کے قتل کا مشورہ کر رہے ہیں سو بہتر ہے کہ آپؑ یہاں سے نکل جائیں اور میں آپؑ کا خیر خواہ ہوں۔

(۲۱) یہ سن کر حضرت موسیٰؑ ڈرتے ہوئے اور نتیجہ کا انتظار کرتے ہوئے شہر سے نکلے اور دعا کی کہ بار خدایا! مجھے ان ظالموں سے نجات دے۔

(۲۲) اور جب شہر سے نکل کر حضرت شعیبؑ کے وطن مدین کا رخ کیا تو بولے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے سیدھا راستہ بتادے گا۔ مدین، مصر سے آٹھ دس دن کے سفر کے فاصلے پر ہے۔

(۲۳) اور سفر کر کے جب آپ مدین کے کنویں پر پہنچے تو وہاں لوگوں کا مجمع دیکھا کہ وہ اپنے جانوروں کو کنویں سے پانی کھینچ کھینچ کر پلا رہے ہیں اور ان کے پیچھے دو عورتوں (حضرت شعیبؑ کی لڑکیوں) کو دیکھا کہ وہ اپنی بکریاں روکے کھڑی ہیں آپؑ نے ان سے پوچھا کہ تم اپنی بکریاں پیچھے کیوں روک رہی ہو؟ وہ بولیں کہ جب تک یہ لوگ پانی پلا کر پیچھے نہ ہٹ جائیں ہم نہیں پلا سکتیں، اور ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں۔

افعال: يَبْطِشَ: کہ پکڑلے، مضارع واحد مذکر غائب۔ يَأْتَمِرُوْنَ: وہ باہم مشورہ کر رہے ہیں، مضارع جمع مذکر غائب۔ تَوَجَّهَ: وہ متوجہ ہوا، اس نے رخ کیا، ماضی واحد مذکر غائب۔ يَهْدِيَنِيْ: کہ وہ مجھے ہدایت کرے گا، مضارع منصوب واحد مذکر غائب۔ تَذُوْدَانِ: وہ دونوں ہانکتی ہیں، وہ دونوں روکتی ہیں، مضارع تثنیہ مونث غائب۔ سَقٰى: اس نے پانی پلایا، ماضی واحد مذکر غائب۔

اسماء: خَطْبُكُمَا: تم دونوں (عورتوں) کا حال، کُمَا ضمیر تثنیہ مذکر حاضر۔ رِعَآءُ: چرواہے، اسم فاعل جمع مذکر۔

فَقَالَ رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ

اور کہا | اے میرے ربّ! بلاشبہ میں | اس (چیز) کا جو | تُو نازل کرے | میری طرف | بھلائی میں سے

اور کہا کہ اے میرے ربّ! اپنی مہربانی سے تو مجھے جو کچھ بھی بھیج دے میں اس کا

فَقِیْرٌ ﴿۲۴﴾ فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِیْ عَلَى اسْتِحْیَآءٍ

محتاج ہوں | پس آئی اس کے پاس | ایک (لڑکی) ان دونوں میں سے | چلتی ہوئی | شرم سے

حاجت مند ہوں۔ پھر ان دو لڑکیوں میں سے ایک شرم و حیا کے ساتھ چلتی ہوئی اس کے پاس آئی

قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْكَ لِیَجْزِیَكَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا ؕ

وہ بولی | بیشک میرا والد | تجھے بلاتا ہے | تا کہ تجھے دے | بدلہ | اس کا جو تونے پانی پلایا | ہماری بکریوں کو

اور کہنے لگی کہ میرا باپ تجھے بلاتا ہے کہ تو نے ہمارے لئے جو پانی پلایا تھا اس کا معاوضہ ادا کرے۔

فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَیْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ

پس جب | وہ آیا اس کے پاس | اور بیان کیا | اس سے | سب حال | اس نے کہا | تو خوف نہ کر

پھر جب موسیٰ اس (بزرگ) کے پاس آیا اور اس سے اپنا قصہ بیان کیا تو اس نے کہا کہ ڈرو مت،

نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا

تونے نجات پالی | ظالموں کی قوم سے | بولی | ایک (لڑکی) ان دونوں میں سے

تم ظالموں سے بچ گئے ہو۔ ان لڑکیوں میں سے ایک نے کہا

یٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ؗ اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ

اے میرے باپ! | اسے ملازم رکھ لو | بلاشبہ | بہتر (شخص) | جسے تم ملازم رکھو | وہ طاقتور

کہ ابا! اسے ملازم رکھ لیجئے یہ بہتر ہے کہ آپ جو ملازم رکھیں توانا

الْاَمِیْنُ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى

امانت دار ہو | (شعیبؑ نے) کہا | بیشک میں چاہتا ہوں | کہ نکاح کردوں تجھ سے | ایک کا

اور بااخلاق ہونا چاہئے۔ بزرگ نے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں اپنی دو بیٹیوں میں سے ایک کو

ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ ۚ

اپنی ان دونوں بیٹیوں میں سے | اس (شرط) پر | کہ تُو ملازمت کرے میری | آٹھ | سال

تیرے ساتھ بیاہ دوں اس شرط پر کہ تو آٹھ سال میری خدمت کرے

فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ

پھر اگر تو پورے کردے | دس (سال) | تو (وہ) تمہاری طرف سے (نیکی) ہوگی | اور نہیں چاہتا میں | کہ سختی کروں

اور اگر تو نے دس سال پورے کر دیئے تو یہ تیرا احسان ہوگا۔ اور میں نہیں چاہتا کہ تجھ پر

عَلَیْكَ ؕ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ

تجھ پر | عنقریب تو مجھے پائے گا | اگر | چاہا اللہ نے | نیک (معاملہ) لوگوں میں سے | (موسیٰؑ نے) کہا

سختی کروں۔ ان شاء اللہ تو مجھے نیک لوگوں میں سے پائے گا۔ موسیٰ نے کہا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۴) پس حضرت موسیٰؑ نے ان کی بکریوں کو پانی پلا دیا اور ہٹ کر سائے میں آ بیٹھے اور دعا کی کہ اے میرے پروردگار! اس وقت جو نعمت بھی (کھانا وغیرہ) تو مجھے عنایت فرمائے میں اس کا سخت محتاج ہوں (کیونکہ آپ نے کئی روز سے کھانا نہیں کھایا تھا)

(۲۵) پس لڑکیاں اپنی بکریاں گھر لے کر گئیں تو حضرت شعیبؑ نے ان کو جلد سیراب کرنے کی وجہ دریافت فرمائی اور لڑکیوں نے سارا قصہ بیان کیا تو آپ نے حضرت موسیٰؑ کو بلانے کے لئے ایک لڑکی کو واپس بھیج دیا وہ بڑی شرم و حیا سے چلتی ہوئی آپ کے پاس آ کر بولی کہ میرے والد آپ کو بلاتے ہیں تا کہ آپؑ نے جو ہماری بکریوں کو پانی پلایا ہے وہ آپ کو اس کا معاوضہ دیں پس حضرت موسیٰؑ حضرت شعیبؑ کے پاس آئے اور اپنا سارا قصہ سنایا تو انہوں نے فرمایا کہ اب تم ڈرو نہیں ظالموں سے تم نے نجات پالی ہے۔

(۲۶) ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک نے کہا کہ ابا جان! آپ موسیٰؑ کو اپنا کارندہ بنا لیجئے کیونکہ وہ طاقتور اور امانتدار ہے اور بہترین کارندہ جو آپ رکھنا چاہیں وہ طاقتور امانتدار ہی ہونا چاہئے۔

(۲۷) چنانچہ حضرت شعیبؑ نے حضرت موسیٰؑ سے فرمایا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک کا تمہارے ساتھ نکاح کر دوں اس مہر پر کہ تم آٹھ سال میرا کام کرو اور اگر دس برس پورے کر دو تو تمہاری مہربانی ہے اور میں تم کو تکلیف دینا نہیں چاہتا انشاء اللہ تم مجھے خوش معاملہ پاؤ گے۔

انعال: قَصَّ: قصہ بیان کیا، ماضی معروف واحد مذکر غائب۔ اِسْتَـْجَرْتَ: تو نے اجرت پر نوکر رکھا، ماضی واحد مذکر حاضر۔ اَشُقَّ: میں تکلیف دوں، مشقت میں ڈالوں، مضارع واحد متکلم۔ اُنْكِحَكَ: میں تجھ کو بیان دوں، میں تیرے نکاح میں دے دوں، مضارع واحد متکلم کَ ضمیر واحد مذکر حاضر۔ تَـاْجُـرَنِىْ: تو میری نوکری کرے گا، مزدوری کرے گا، مضارع واحد مذکر حاضر ىَ ضمیر واحد متکلم۔

اسماء: اِسْتِحْيَآءٍ: شرمانا، حیا کرنا، مصدر ہے۔ اِبْنَتَىَّ: میری دو بیٹیاں۔ ثَمَانِىَ: آٹھ (۸) اسم عدد۔

ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ۭ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ

یہ (عہد ہے) | میرے درمیان | اور تمہارے درمیان | جو مدت بھی دونوں میں سے | میں پوری کردوں

کہ (ہاں) آپ کے اور میرے درمیان یہ طے ہوا۔ دونوں میں سے جو مدت چاہوں، پوری کر دوں،

فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ٢٨

تو نہیں ہوگا جبر | مجھ پر | اور اللہ | اس پر جو | ہم کہہ رہے ہیں | گواہ ہے

تو مجھ پر کوئی جبر نہیں ہوگا اور جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں، اللہ تعالیٰ اس پر گواہ ہے۔

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اٰنَسَ

پس جب پوری کرلی | موسیٰؑ نے | وہ مدت | اور چلا لے کر اپنے گھر والوں کو | تو دیکھی اس نے

تو جب موسیٰؑ نے وہ مدت پوری کر دی اور اپنی بی بی ساتھ لے کر چلا تو (راستے میں)

مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ

(کوہِ) طور کی جانب سے | ایک آگ، | اس نے کہا | اپنے گھر والوں سے | تم ٹھہرو | بیشک میں نے دیکھی ہے

کوہِ طور کی جانب سے آگ دکھائی دی۔ تو اپنی بی بی سے کہا تم یہاں ٹھہرو مجھے آگ نظر

نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ

آگ | شاید میں | لے آؤں تمہارے پاس | وہاں سے | کوئی خبر | یا چنگاری | آگ کی

آئی ہے، شاید میں وہاں سے تمہارے لئے (راستہ کی) کوئی خبر لاؤں یا آگ کا کوئی انگارہ لاؤں

لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ٢٩ فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ

تاکہ تم | تپش حاصل کرو | پھر جب | وہ آیا وہاں | (تو) آواز آئی | کنارے سے

تاکہ تم اسے تاپ سکو۔ تو جب یہاں پہنچا تو اس مبارک جگہ میں

الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓي

وادی کے دائیں | مقام میں | برکت والے | ایک درخت (کے اوپر) سے | کہ | اے موسیٰؑ!

اس وادی کے دائیں کنارے سے ایک درخت میں سے آواز آئی کہ اے موسیٰؑ!

اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ٣٠ وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۭ

بلاشبہ میں | ہی ہوں | اللہ | پروردگار | سب جہانوں کا | اور یہ کہ | ڈال اپنی لاٹھی

بلاشبہ میں ہی وہ اللہ ہوں تمام جہانوں کا ربّ اور یہ کہ اپنا عصا پھینک دے۔

فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا

پھر جب | اس نے اسے دیکھا | کہ وہ حرکت کررہی ہے | جیسے | سانپ | تو وہ لوٹا | پیٹھ پھیر کر

چنانچہ جب موسیٰؑ نے (اپنی لاٹھی کو) یوں ہلتے دیکھا گویا کہ وہ اژدھا ہے تو پیٹھ پھیر کر بھاگے

وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۭ يٰمُوْسٰٓي اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۣ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ٣١

اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھا | (حکم ہوا) اے موسیٰؑ! | آگے آ | اور خوف نہ کھا | بیشک تُو | امن پانے والوں میں سے ہے

اور پیچھے مُڑ کر بھی نہ دیکھا۔ (ہم نے کہا) اے موسیٰؑ! آگے بڑھو اور ڈرو نہیں کیونکہ تم امن میں ہو۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۸) حضرت موسیٰ نے کہا یہ میرے اور آپ کے درمیان وعدہ قرار پایا۔ دونوں میں سے جونسی مدت بھی میں پوری کرلوں تو مجھ پر کوئی الزام نہ ہوگا اور ہمارے اس معاہدے پر اللہ گواہ ہے۔

(۲۹) پس جب حضرت موسیٰ نے مدت پوری کرلی اور حضرت شعیبؑ کی اجازت سے اپنے گھر والوں کو لے کر مصر یا شام کی طرف چلے تو راستہ میں سردی کی وجہ سے آگ کی ضرورت محسوس ہوئی۔ دوسری مشکل یہ پیش آئی کہ راستہ بھی بھول گئے۔ چلتے چلتے کوہِ طور کی ایک طرف آگ سی دیکھ کر گھر والی سے کہا کہ تم یہاں ٹھہرو۔ مجھ کو پہاڑ پر کچھ آگ سی معلوم ہوتی ہے۔ شاید وہاں سے میں تمہارے لئے راستہ کا کوئی پتہ یا گرم کرنے کو آگ کا ایک انگارہ لے آؤں۔

(۳۰) پس جب آپؑ وہاں پہنچے تو وادی طویٰ کے دائیں کنارے کی طرف سے ایک برکت والے مقام میں درخت کے اوپر سے غیبی آواز ہوئی کہ اے موسیٰ! میں ہی اللہ سب جہانوں کا پروردگار ہوں۔

(۳۱) اور کہ تم اپنی لاٹھی زمین پر ڈالو پھر جب انہوں نے ڈالی اور دیکھا کہ وہ سانپ کی طرح حرکت کر رہی ہے تو ڈر کر الٹے پاؤں پیچھے بھاگے اور مڑ کر نہ دیکھا۔ اللہ کا حکم ہوا کہ اے موسیٰ! آگے آؤ۔ ڈرو نہیں۔ تمہیں کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں۔

انعال: اٰنَسَ: اس نے دیکھا' محسوس کیا' ماضی واحد مذکر غائب۔ سَارَ: وہ چلا' ماضی واحد مذکر غائب۔ اَقْبِلْ: تو آگے آ' متوجہ ہو' امر واحد مذکر حاضر۔

اسماء: اَجَلَیْنِ: دو مقررہ مدتیں' تثنیہ۔ بُقْعَةِ: زمین' قطعہ زمین۔ جَذْوَةٍ: چنگاری' شعلہ۔ شَاطِئِ: کنارہ۔ الْمُبَارَكَةِ: خیر و برکت والی' اسم مفعول واحد مونث۔

اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ
تو ڈال لے | اپنا ہاتھ | اپنے گریبان میں | وہ نکلے گا | سفید روشن ہو کر | کسی عیب کے بغیر
اپنا ہاتھ گریبان میں ڈالو وہ بغیر کسی نقص کے چمکتا ہوا سفید نکلے گا'

وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ
اور ملا لے | اپنی طرف | اپنا بازو | خوف سے | پس یہ دونوں | دلیلیں ہیں
اور خوف دُور کرنے کے لئے' پھر اپنے بازو کو اپنے جسم سے ملا لو' یہ تمہارے ربّ کی طرف سے

مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ اِنَّهُمْ كَانُوْا
تیرے رب کی طرف سے | فرعون | اور اس کے سرداروں کی طرف | بیشک وہ | ہیں
فرعون اور اس کے سرداروں کے لئے دو نشانیاں ہیں۔ بے شک وہ (بڑے)

قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ
لوگ | نافرمان | بولا | اے میرے ربّ! | بیشک میں نے | قتل کر دیا تھا | ان میں سے
نافرمان لوگ ہیں۔ موسیٰ نے کہا کہ اے میرے ربّ! میں نے ان میں سے ایک شخص کو

نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿٣٣﴾ وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ
ایک شخص کو | تو مجھے ڈر ہے | کہ وہ مجھے قتل کر دیں | اور میرا بھائی | ہارونؑ | وہ | زیادہ فصیح ہے
قتل کر ڈالا تھا' مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے۔ اور میرا بھائی ہارونؑ مجھ سے زیادہ رواں

مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ
مجھ سے | بولنے میں | پس اس کو بھیج دے | میرے ساتھ | مدد کے طور پر | کہ وہ میری تصدیق کرے
زبان والا ہے لہٰذا تو اسے میرے ساتھ (میرا) مددگار بنا کر بھیج تاکہ وہ میری تصدیق کرے۔

اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿٣٤﴾ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ
بلاشبہ | مجھے خوف ہے | کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے | فرمایا | ہم مضبوط کر دیں گے | تیرا بازو | تیرے بھائی کے ذریعے
کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ وہ لوگ مجھے جھٹلائیں گے۔ فرمایا ہم تیرے بھائی کے ذریعے تیرے بازو کو مضبوط کریں گے

وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚ بِاٰيٰتِنَآ ۚ
اور ہم دے دیں گے | تم دونوں کو | غلبہ | پس وہ نہ پہنچ سکیں گے | تمہاری طرف | ہماری نشانیوں کی وجہ سے
اور تم دونوں کو غلبہ دیں گے اور وہ لوگ تم تک پہنچ بھی نہ سکیں گے' ہماری نشانیوں کی بدولت'

اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ
تم دونوں | اور جو لوگ | تمہاری پیروی کریں گے | غالب رہو گے | پس جب | آیا ان کے پاس
تم اور تمہارے پیرو غالب رہیں گے۔ پس جب موسیٰ ان کے پاس

مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى
موسیٰ | ہماری نشانیوں کے ساتھ واضح | وہ بولے | نہیں ہے یہ | مگر | ایک جادو | خود ساختہ
ہماری کھلی نشانیاں لے کر آیا تو انہوں نے کہا کہ یہ تو خود ساختہ جادو ہے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳۲) اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو وہ بغیر کسی بیماری (برص وغیرہ) کے چمکتا ہوا نکلے گا اور ڈر محسوس ہونے سے اپنا بازو جسم سے لگا لو کہ وہ ڈر جاتا رہے سو یہ دونوں (عصا اور روشن ہاتھ) اللہ کی طرف سے فرعون اور اس کے اہل دربار کو دکھانے کے لئے دلیلیں ہیں کچھ شک نہیں کہ وہ لوگ بہت ہی نافرمان ہیں۔

(۳۳) حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ اے میرے پروردگار! میں نے ان کا ایک شخص غلطی سے قتل کر دیا تھا۔ اس لئے ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل نہ کر دیں۔

(۳۴) اور میرے بھائی حضرت ہارون بولنے میں مجھ سے زیادہ خوش بیان اور فصیح ہیں ان کو میری مدد کے لئے میرے ساتھ بھیج دے کہ وہ میری تصدیق کریں کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ لوگ ضرور مجھے جھٹلائیں گے۔

(۳۵) حق تعالیٰ نے فرمایا ہم ابھی تمہارے بھائی کے ذریعے تمہارا بازو مضبوط کر دیں گے اور تم دونوں کو ان کفار پر غلبہ عطا کریں گے کہ وہ لوگ تم تک پہنچ نہ سکیں گے اور تم دونوں اور دوسرے لوگ جو تمہاری پیروی کریں گے غالب رہو گے۔

افعال: اُسْلُكْ: تو ڈال لے، داخل کر، امر واحد مذکر حاضر۔ اُضْمُمْ: تو ملا لے، امر واحد مذکر حاضر۔ قَتَلْتُ: میں نے مار ڈالا، ماضی معروف واحد متکلم۔ یُصَدِّقُنِیْ: وہ میری تصدیق کرے، مضارع واحد مذکر غائب۔ نَجْعَلُ: ہم کر دیں گے، مضارع جمع متکلم۔ نَشُدُّ: ہم مضبوط کر دیں گے، قوی کر دیں گے، مضارع جمع متکلم۔

اسماء: بُرْهَانَانِ: دو دلیلیں، تثنیہ۔ ذٰنِكَ: یہ دو، اسم اشارہ کَ ضمیر خطاب۔ رَهْبِ: ڈر۔ اَفْصَحُ: زیادہ فصیح۔ رِدْءًا: مددگار، مدد دینے والا، صفت مشبہ۔ عَضُدَكَ: تیرا بازو، کَ ضمیر خطاب۔

وَمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْۤ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٦﴾ وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّيْۤ

اور نہیں سنا ہم نے | یہ | اپنے اگلے باپ دادا سے | اور کہا | موسیٰ نے | میرا رب (ہی)

اور ہم نے اس کا ذکر اپنے اگلے باپ دادا سے تو کبھی نہیں سنا۔ اور موسیٰ نے کہا کہ میرا رب

اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ

خوب جانتا ہے | اس کو | جو لے کر آیا | ہدایت | اس کی طرف سے | اور اس کو | جس کے لئے ہے

اس کو خوب جانتا ہے جو اس کے پاس سے ہدایت لے کر آیا ہے اور جس کے لئے

عَاقِبَةُ الدَّارِؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ

آخرت کا | گھر | بیشک نہیں کامیاب ہوتے | ظالم لوگ | اور کہنے لگا | فرعون

آخرت کا اچھا انجام ہے۔ بلاشبہ ظالم نجات نہیں پائیں گے۔ اور فرعون نے کہا کہ

يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْۚ فَاَوْقِدْ

اے اہل دربار! | میں نہیں جانتا | تمہارے لئے | کوئی اور معبود | اپنے سوا | پس آگ جلا

اے سردارو میرے علم میں میرے سوا تمہارا کوئی اور معبود نہیں، اے ہامان!

لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْۤ

میرے لئے | اے ہامان! | مٹی (کی اینٹوں) پر | پھر بنا | میرے لئے | ایک محل | تاکہ میں

تم میرے لئے گارے (کی اینٹوں) کو آگ سے پختہ کرو اور پھر ایک بلند عمارت تیار کراؤ تاکہ میں

اَطَّلِعُ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٣٨﴾

جھانک کر دیکھوں | موسیٰ کے معبود کو | اور میں | تو خیال کرتا ہوں اسے | ایک جھوٹا آدمی

اُوپر چڑھ کر موسیٰ کے معبود کو دیکھوں، اور میں تو موسیٰ کو جھوٹا تصور کرتا ہوں۔

وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْۤا

اور تکبر کیا | اس نے | اور اس کے لشکر نے | زمین میں | ناحق | اور انہوں نے خیال کر لیا تھا

اور فرعون اور اس کے لشکروں نے ناحق زمین میں سرکشی کی اور انہوں نے یہ یقین

اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٣٩﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ

کہ وہ | ہماری طرف | واپس نہ لوٹائے جائیں گے | تو ہم نے پکڑا اسے | اور اس کے لشکر کو | پھر ہم نے پھینک دیا انہیں

کر لیا تھا کہ گویا ان کو (کبھی) ہماری طرف لوٹ کر آنا ہی نہیں۔ لہٰذا ہم نے اس کو اور اس کے لشکروں کو پکڑ لیا اور پھر

فِي الْيَمِّۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٠﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ

دریا میں | پس دیکھئے | کیسا ہوا | انجام | ظالموں کا | اور بنایا تھا ہم نے انہیں

انہیں سمندر میں پھینک دیا، سو دیکھو کہ ظالموں کا انجام کیسا ہوا۔ اور ہم نے ان کو پیشوا

اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿٤١﴾

سردار | جو بلاتے رہے | دوزخ کی طرف | اور قیامت کے دن | انہیں مدد نہ دی جائے گی

بنایا تھا جو دوزخ ہی کی طرف (لوگوں کو) بلاتے تھے۔ اور قیامت کے دن (بھی) ان کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۶) پس جب حضرت موسیٰ ان کے پاس معجزات لے کر آئے تو وہ لوگ کہنے لگے کہ یہ تو خود سے بنایا ہوا جادو ہے اور بس اور ایسی باتیں ہم نے اپنے باپ دادوں سے نہیں سنیں۔

(۳۷) اور حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اللہ اس کو خوب جانتا ہے جو اس کی طرف سے ہدایت لے کر آیا ہے اور اللہ ہی جانتا ہے کہ کس کا انجام آخرت بہتر ہوگا؟ اور حق کو جھٹلانے والے ظالموں کو کامیابی نہیں ہوسکتی۔

(۳۸) اور فرعون نے اپنے درباروالوں سے کہا کہ میں نہیں سمجھتا کہ میرے سوا تمہارا کوئی اور معبود ہو؟ پھر اپنے وزیر ہامان سے کہا کہ پختہ اینٹیں بنا کر میرے لئے ایک اونچا محل تیار کرو کہ میں اس پر چڑھوں اور جھانک کر موسیٰ کے معبود کو دیکھ آؤں کہ وہ کہاں اور کیسا ہے؟ اور میں تو خیال کرتا ہوں کہ وہ جھوٹا ہے۔

(۳۹) اور فرعون اور اس کے لشکر نے ملک میں ناحق فساد مچا رکھا تھا اور خیال کر لیا تھا کہ وہ جواب دینے کے لئے ہمارے حضور میں حاضر نہ کئے جائیں گے۔

(۴۰) پھر ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو پکڑ کر سمندر میں غرق کر دیا پس آپ دیکھئے کہ حق کو جھٹلانے والے ظالموں کا کیسا برا انجام ہوا۔

(۴۱) اور جس طرح وہ دنیا میں لوگوں کو دوزخ کی طرف بلاتے تھے اسی طرح قیامت کے دن بھی انہیں اہل دوزخ کا رہنما بنا دیا جائے گا اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

انعال: اَطَّلِعُ: میں جھانکوں، مطلع ہوں، مضارع واحد متکلم۔ اَظُنُّہٗ: میں اس کو خیال کرتا ہوں، سمجھتا ہوں، مضارع (واحد متکلم) ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔

وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ

اور پیچھے لگادی ہم نے ان کے | اس دنیا میں | لعنت | اور قیامت کے دن | وہ

اور اس دنیا میں ہم نے ان کے پیچھے لعنت لگا دی اور قیامت کے دن (بھی)

مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَآ

بدحال لوگوں میں سے ہوں گے | اور بیشک | ہم نے دی تھی | موسیٰ کو | کتاب | اس کے بعد کہ

ان کا حال بہت ہی بُرا ہوگا۔ اور پہلی امتوں کو ہلاک کرنے کے بعد ہم نے موسیٰ

اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى

ہم نے ہلاک کردیں | امتیں | پہلی | ذریعۂ بصیرت | لوگوں کے لئے | اور ہدایت

کو ایک ایسی کتاب دی جو لوگوں کے لئے سراسر بصیرت، ہدایت

وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ

اور رحمت | تا کہ وہ | نصیحت حاصل کریں | اور نہیں تھے آپؐ | (کوہِ طور کی) | مغربی جانب

اور رحمت کا ذریعہ تھی تاکہ وہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ اور (اے نبی) جب ہم نے موسیٰ کی طرف احکام بھیجے

اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۴۴﴾

جب ہم نے عطا کئے | موسیٰ کو | احکام | اور نہ | تھے آپؐ | حاضرین میں سے

تو آپ (طور کے) مغربی جانب موجود نہ تھے (جہاں کا یہ واقعہ ہے) اور نہ آپؐ ان لوگوں میں سے تھے جو (اس زمانہ میں) موجود تھے۔

وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ

اور لیکن ہم نے پیدا کی تھیں | کئی امتیں | پھر دراز ہوگئیں | اُن پر | عمریں | اور نہ تھے آپؐ

بلکہ ہم نے کئی قومیں پیدا کیں پھر ان پر طویل زمانے گزر گئے۔ اور نہ آپؐ

ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا

رہنے والے | اہل مدین میں | کہ آپ پڑھ کر سناتے | ان کو | ہماری آیتیں | اور لیکن ہم تھے

اہل مدین میں رہائش پذیر تھے کہ انہیں ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے تھے بلکہ یہ ہم ہی ہیں

مُرْسِلِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ

رسول بھیجنے والے | اور نہ تھے آپ | ایک کنارے پر | طور کے | جب ہم نے پکارا | اور لیکن (یہ تو)

رسول بھیجنے والے۔ اور نہ آپؐ اس وقت طور کے دامن میں موجود تھے جب ہم نے (موسیٰ کو) آواز دی تھی لیکن یہ

رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ

رحمت ہے | آپ کے رب کی | تا کہ آپ ڈرائیں | ان لوگوں کو | جن کے پاس نہیں آیا | کوئی ڈرانے والا

آپ کے رب کی جانب سے ایک مہربانی ہے کہ آپ اُس قوم کو (نافرمانی کے نتائج سے) ڈرائیں جن کے پاس آپؐ سے پہلے

مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ

آپ سے پہلے | تا کہ وہ | نصیحت حاصل کریں | اور اگر نہ ہوتی (یہ بات) | کہ پہنچتی ان کو

کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں اور اگر یوں نہ ہوتا کہ ان پر کوئی مصیبت

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۲) اور دنیا میں ان پر ہمیشہ لعنت ہوتی رہے گی اور آخرت میں دوزخ کے اندر ان کی بہت بری حالت ہوگی۔

(۴۳) اور پہلی امتوں قوم نوحؑ و عادؑ و ثمودؑ و لوطؑ کو ہلاک کرنے کے بعد ہم نے حضرت موسیٰؑ کو بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر بھیجا اور ان کو کتاب تورات عطا فرمائی جو لوگوں کے لئے بصیرت اور عقل کو روشن کرنے والے دلائل اور ہدایت اور رحمت کا ذریعہ تھی۔ تاکہ وہ ان سے نصیحت حاصل کریں۔

(۴۴) اور جب ہم نے طور پر حضرت موسیٰؑ کو رسالت دینے کا فیصلہ کیا تھا تو اے محمدؐ! آپ **طُــــور** کے مغرب کی طرف موجود نہ تھے اور نہ ہی اس واقعہ کا جائزہ لے رہے تھے۔

(۴۵) لیکن ہم نے کئی امتیں پیدا کیں اور ان کو مدتیں گزر گئیں اور لوگوں میں سچی خدائی تعلیم باقی نہ رہی اس لئے ضرورت تھی کہ کسی نبی کو بھیجا جائے۔ چنانچہ ہم نے آپؐ کو رسول بنایا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ آپؐ غیب کی باتوں کی اطلاع وحی کے ذریعے دے رہے ہیں چنانچہ آپ اہل مدین کے باشندے بھی نہ تھے کہ ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے ہوں اور ان کے صحیح حالات بذات خود جانتے ہوں بلکہ ہمیں تو آپؐ کو رسول بنانا تھا اس لئے آپؐ کو سب گذشتہ امتوں کے حالات سے وحی کے ذریعے خبردار کیا۔

(۴۶) اور جب ہم نے حضرت موسیٰؑ کو آواز دی تھی اس وقت بھی آپؐ **طُــــور** پر موجود نہ تھے کہ ان کے حالات سے بذات خود واقف ہوں لیکن ہم نے محض اپنی رحمت سے آپؐ کو رسول بنا کر بذریعہ وحی تمام حالات سے باخبر کر دیا تاکہ جن اہل عرب کی طرف ابھی تک کوئی رسول خبر کرنے والا نہیں آیا تھا آپ انہیں عذاب الٰہی سے ڈرا کر دین حق کی طرف دعوت دیں کہ وہ نصیحت قبول کریں۔

افعال: اَتْبَعْنٰهُمْ: ہم نے ان کے پیچھے لگا دی، ماضی جمع متکلم، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ تَطَاوَلَ: وہ دراز ہوا، وہ لمبا گزرا، ماضی واحد مذکر غائب۔

اسماء: اَلْمَقْبُوْحِیْنَ: بدحال لوگ، دوزخی، اسم مفعول، جمع مذکر۔ اَلْغَرْبِیّ: غربی جانب، مغرب کی طرف والا۔

مُّصِيبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَيَقُولُوا رَبَّنَا

کوئی مصیبت | ان جرموں کی وجہ سے | جو آگے بھیجے | ان کے ہاتھوں نے | پھر وہ کہتے | اے ہمارے رب!

ان کے اپنے ہی اعمال کی وجہ سے آ نازل ہو پھر وہ کہنے لگیں کہ اے ہمارے رب!

لَوْلَآ أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ ءَايَٰتِكَ وَنَكُونَ

کیوں نہ | بھیجا تو نے | ہماری طرف | کوئی رسول | کہ ہم پیروی کرتے | تیری آیتوں کی | اور ہم ہوتے

تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہیں بھیجا تاکہ ہم تیری حکموں کی پیروی کرتے اور ایمان لانے

مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٧﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ ٱلْحَقُّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا

ایمان والوں میں سے | پھر جب | آیا ان کے پاس | حق | ہمارے پاس سے | (تو) وہ کہنے لگے

والوں میں سے ہوتے۔ پھر جب ہماری طرف سے پیغامِ حق اُن کے پاس آ پہنچا تو کہنے لگے کہ

لَوْلَآ أُوتِىَ مِثْلَ مَآ أُوتِىَ مُوسَىٰٓ أَوَلَمْ يَكْفُرُوا بِمَآ

کیوں نہ | دیا گیا | جیسے | دیا گیا تھا | موسیٰ کو | کیا انہوں نے انکار نہیں کیا | اس کا

اس نبی کو بھی وہی کچھ کیوں نہ دیا گیا' جو موسیٰ کو دیا گیا تھا۔ کیا جو کچھ اس سے پہلے موسیٰ کو

أُوتِىَ مُوسَىٰ مِن قَبْلُ قَالُوا سِحْرَانِ تَظَٰهَرَا ۖ قف

جو دیا گیا | موسیٰ کو | اس سے پہلے | انہوں نے کہا | وہ دونوں جادو ہیں | ایک دوسرے کے موافق

دیا گیا تھا' انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا' جب کہنے لگے تھے کہ یہ دونوں جادو ہیں ایک دوسرے

وَقَالُوٓا إِنَّا بِكُلٍّ كَٰفِرُونَ ﴿٤٨﴾ قُلْ فَأْتُوا بِكِتَٰبٍ

اور انہوں نے کہا | بیشک ہم | ہر ایک کا انکار کرنے والے ہیں | کہہ دیجئے | پس لے آؤ | کوئی (اور) کتاب

کے موافق اور کہا کہ ہم کسی کو نہیں مانتے۔ (اے پیغمبر!) ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو

مِّنْ عِندِ ٱللَّهِ هُوَ أَهْدَىٰ مِنْهُمَآ أَتَّبِعْهُ

اللہ کے پاس سے | جو وہ | زیادہ ہدایت دینے والی ہو | ان دونوں سے | کہ میں اس کی پیروی کروں

تو اللہ تعالیٰ کے ہاں سے کوئی ایسی کتاب لے آؤ جو ان دونوں کتابوں (قرآن اور تورات) سے ہدایت میں زیادہ بہتر ہو

إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿٤٩﴾ فَإِن لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَٱعْلَمْ

اگر تم سچے ہو | پھر اگر | وہ قبول نہ کریں | تمہاری بات | تو جان لو

تو میں بھی اس کی پیروی کروں' پھر اگر وہ آپؐ کو جواب نہ دے سکیں تو جان لیجئے

أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَآءَهُمْ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ ٱتَّبَعَ

کہ وہ | پیروی کر رہے ہیں | اپنی خواہشات کی | اور کون | زیادہ گمراہ ہے | اس سے | جو پیروی کرے

کہ وہ محض اپنی خواہشات کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور اس شخص سے زیادہ کون گمراہ ہوگا

هَوَىٰهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ ٱللَّهِ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى

اپنی خواہش کی | بغیر | ہدایت کے | اللہ کی طرف سے | بیشک اللہ | ہدایت نہیں کرتا

جو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے بغیر اپنی خواہش کی پیروی کرے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو

آیت نمبر

آسان تفسیر

(٤٧) اور ہم نے جو آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے تو اس کی وجہ صرف یہ احتمال ہے کہ کفار قریش پر جب اپنے کئے ہوئے گناہوں کے بدلے میں کوئی مصیبت نازل ہوتی تو وہ یوں کہتے کہ بار خدایا! کیوں تُو نے ہمارے پاس کوئی رسول نہ بھیجا کہ ہم اس پر ایمان لا کر تیری آیتوں پر عمل کرتے اور آج ہم پر یہ مصیبت نازل نہ ہوتی۔

(٤٨) پس جب ہمارا رسول برحق دین حق (اسلام) لے کر ان کے پاس آ گیا تو وہ کہنے لگے کہ اسے ایسے معجزے کیوں نہ دیئے گئے جیسے حضرت موسیٰ کو دیئے گئے تھے یہ اعتراض بالکل غلط ہے اس لئے کہ وہ لوگ حق کو ماننے والے ہی نہیں کیونکہ جب حضرت موسیٰ معجزے لے کر ان کے پاس آئے تھے تو پہلے کفار نے ان کا بھی انکار کیا تھا۔ دراصل وہ تو تورات اور قرآن دونوں میں آخری نبی کا ذکر پاتے ہیں تو ایمان لانے کی بجائے ہر دو کتابوں کو ایک دوسرے کا مددگار، جادو بتلاتے ہیں اور دونوں سے منکر ہیں۔

(٤٩) کہہ دیجئے کہ اگر تم سچے ہو تو اللہ کے ہاں سے کوئی اور کتاب ایسی لا دکھاؤ جو تورات اور قرآن سے زیادہ رہنمائی کرنے والی ہو میں (محمدؐ) اس کی پیروی کرنے کو تیار ہوں۔

افعال: اَتَّبِعْهُ: میں اس کی پیروی کروں، مضارع واحد متکلم، ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ تَظَاهَرَا: وہ دونوں آپس میں موافق ہوئے، مددگار ہوئے، ماضی تثنیہ مذکر غائب۔

اسماء: سِحْرَانِ: دو جادو، سِحْرٌ کا تثنیہ۔

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ

ظالم لوگوں کو | اور بیشک | لگاتار بھیجا ہم نے | ان کے لئے | (اپنا) کلام | تاکہ وہ

ہدایت نہیں دیتا۔ اور لوگوں کے لئے ہم اپنے احکام مسلسل بھیجتے رہے ہیں' تاکہ

يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۱﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ

نصیحت حاصل کریں | وہ لوگ جن کو | دی ہم نے | کتاب | اس سے پہلے | وہی | اس پر

نصیحت حاصل کریں۔ جن لوگوں کو ہم نے (قرآن سے) پہلے کتاب دی' وہ اس (قرآن) پر بھی

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا

ایمان لاتے ہیں | اور جب | یہ پڑھ کر سنایا جاتا ہے | ان کو | (تو) کہتے ہیں | کہ ہم ایمان لائے

ایمان رکھتے ہیں۔ اور جب ان کو قرآن پڑھ کر سنایا جاتا ہے' تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان

بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ﴿۵۳﴾

اس پر | بیشک وہ | سچ ہے | ہمارے رب کی طرف سے | بیشک ہم تھے | اس سے پہلے ہی | فرمانبردار

لے آئے۔ یہ ہمارے ربّ کی طرف سے برحق ہے ہم تو (اس کے آنے سے) پہلے ہی فرماں بردار ہیں۔

اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ

یہی لوگ ہیں | کہ دیا جائے گا ان کو | ان کا اجر | دوبار | اس لئے کہ | انہوں نے صبر کیا | اور وہ دور کرتے ہیں

یہی لوگ ہیں جن کو ان کے صبر کی وجہ سے دوہرا اجر دیا جائے گا اور یہ لوگ نیکی کے ذریعے

بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاِذَا

بھلائی کے ذریعے | برائی کو | اور اس میں سے | جو ہم نے دیا انہیں | خرچ کرتے ہیں | اور جب

برائی کو دُور کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا ہے' اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور جب

سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا

وہ سنتے ہیں | فضول بات | (تو) وہ منہ موڑتے ہیں | اس سے | اور کہتے ہیں کہ | ہمارے لئے | ہمارے اعمال ہیں

وہ بے ہودہ کلام سنتے ہیں' تو اس سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے عمل ہمارے لئے

وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ﴿۵۵﴾

اور تمہارے لئے | تمہارے اعمال | سلام ہے | تم پر | ہم نہیں چاہتے | جاہلوں کو

اور تمہارے عمل تمہارے لئے ہیں۔ ہماری طرف سے تم کو سلام' ہم جاہلوں (کی رفاقت) کو نہیں چاہتے۔

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ

بیشک آپ | ہدایت نہیں دے سکتے | جسے آپ چاہیں | اور لیکن | اللہ ہی | ہدایت دیتا ہے | جسے

(اے پیغمبر!) جس کو آپ چاہیں (اپنی خواہش سے) ہدایت نہیں دے سکتے لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہے

يَّشَآءُ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ

وہ چاہے | اور وہ | خوب جانتا ہے | ہدایت پانے والوں کو | اور وہ کہتے ہیں | اگر | ہم پیروی کریں

ہدایت دیتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ اگر ہم آپ کے ساتھ

آیت نمبر آسان تفسیر

(٥٠) پس اگر یہ کفار آپؐ کو کوئی جواب نہ دے سکیں تو جان لیجئے وہ محض اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں۔اور جو کوئی اللہ کی ہدایت کے بغیر اپنی نفسانی خواہشوں پر چلے اس سے زیادہ گمراہ کون ہوسکتا ہے؟ بلاشبہ اللہ حق کے جھٹلانے والے ظالموں کو سیدھا راستہ نہیں دکھاتا۔

(٥١) اور ہم رسولوں پر اپنی وحی مسلسل بھیجتے رہے ہیں تا کہ لوگوں کو احکام الٰہی میں کافی سوچ بچار کرنے کا موقعہ ملے اور انہیں اچھی طرح ذہن نشین کر کے ان سے نصیحت حاصل کریں۔

(٥٢) اور جن لوگوں کو اس سے پہلے کتاب **توراۃ** دی گئی تھی ان میں سے جو لوگ اس پر صحیح طور سے عمل کر رہے تھے وہ اس **قرآن** پر بھی کسی عذر کے بغیر ایمان لے آتے ہیں جیسے عبداللہؓ بن سلام وغیرہ جو کہ علماء یہود میں سے تھے اور مسلمان ہو گئے تھے۔

(٥٣) ان کا یہ حال ہے کہ جب قرآن ان کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو فوراً کہہ دیتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں یہ اللہ کی سچی کتاب ہے اور ہم تو اس سے پہلے ہی اللہ کے سچے فرمانبردار ہیں۔

(٥٤) ایسے ہی خوش قسمت لوگوں کو قیامت کے دن دُگنا اجر ملے گا اس نیک عمل کے بدلے جو انہوں نے دین کی خاطر مصیبتوں پر صبر کیا۔اور اپنے دشمنوں سے برائی کے بدلے نیکی کرتے رہے اور اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے اللہ کے راستے میں خرچ کرتے رہے۔

(٥٥) اور وہ ایسے نیک بندے ہیں کہ فضول باتوں کے سننے سے پرہیز کرتے ہیں اور کفار سے کہتے ہیں کہ ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال۔ہم تو تمہیں دور ہی سے سلام کرتے ہیں اور ایسے جاہلوں سے بے فائدہ بحث کرنا نہیں چاہتے۔

(٥٦) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے محبوب چچا ابوطالب کی وفات کے وقت ان پر زور دیا کہ وہ کلمۂ شہادت پڑھ لیں مگر وہ محض قریش کے طعنوں اور بری بھلی باتوں سے ڈر کر خاموش رہے اور اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ بات آپؐ کے اختیار میں نہیں کہ جسے آپؐ چاہیں اسلام پر لے آئیں بلکہ یہ اللہ ہی کے اختیار میں ہے کہ جسے چاہے سیدھے راستے پر لے آئے اور وہی خوب جانتا ہے کہ کون راہ حق پر آئے گا۔

انعال: وَصَّلْنَا: ہم نے پے در پے بھیجا، ہم نے کھول کر بیان کر دیا، ماضی معروف جمع متکلم۔ یُؤْتَوْنَ: ان کو دیا جائے گا، وہ دیئے جائیں گے، مضارع مجہول جمع مذکر غائب۔ اَحْبَبْتَ: تو نے پسند کیا، ماضی واحد مذکر حاضر۔ اَعْرَضُوْا: انہوں نے کنارہ کیا، منہ پھیر لیا، ماضی جمع مذکر غائب۔ نَبْتَغِیْ: ہم (نہیں) چاہتے (جاہلوں کو) مضارع جمع متکلم۔

الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ

ہدایت کی | آپ کے ساتھ | تو ہم اُچک لئے جائیں | اپنی سرزمین سے | کیا نہیں جگہ دی ہم نے

ہدایت کی پیروی کرنے لگیں تو ہمیں اپنی زمین سے اُچک لیا جائے گا۔ لیکن کیا ہم نے ان کو

لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰۤى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا

ان کو | امن والے حرم میں | جس کی طرف لے جائے جاتے ہیں | پھل | ہر قسم کے | بطور رزق

پُرامن حرم مکہ میں جگہ نہیں دی جہاں ہر قسم کے میوے پہنچائے جاتے ہیں یہ ہماری طرف سے

مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا

ہماری طرف سے | اور لیکن | اکثر ان میں سے | نہیں جانتے | اور کتنی ہی ہلاک کردیں ہم نے

ان کا رزق ہے۔ مگر ان میں سے اکثر اس بات کو نہیں جانتے۔ اور ہم نے کتنی ہی بستیوں کو

مِنْ قَرْيَةٍۢ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ

بستیاں | جو غرور کرتی تھیں | اپنی معیشت پر | پس یہ ہیں | ان کے گھر | (جو) نہیں

ہلاک کر ڈالا' جن کو اپنی معیشت پر بڑا ناز تھا سو یہ ان کے (برباد ہونے والے) گھر (تمہارے سامنے) ہیں

تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ؕ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵۸﴾

آباد ہوئے | ان کے بعد | مگر تھوڑے ہی | اور ہوئے ہم ہی | وارث

جو ان لوگوں کے بعد بہت ہی کم آباد ہوئے ہیں۔ اور (آخرکار) ہم ہی ان کے وارث ہوئے۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْۤ اُمِّهَا

اور نہیں ہے | تمہارا ربّ | ہلاک کرنے والا | بستیوں کو | جب تک | (نہ) بھیج دے | اس کی بڑی بستی میں

اور (اے پیغمبر!) آپ کا ربّ بستیوں کو ہلاک نہیں کرتا' جب تک وہ ان کے بڑے شہر میں

رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰۤى

کوئی رسول | جو پڑھ سنائے | ان کو | ہماری آیتیں | اور نہیں ہم | ہلاک کرنے والے | بستیوں کو

رسول نہ بھیج دے' جو اُن کو اس کے احکام پڑھ پڑھ کر سنائے اور ہم بستیوں کو ہلاک نہیں کرتے

اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ

مگر | یہ کہ ان کے رہنے والے | ظالم ہوں | اور جو (بھی) | تم کو دی گئی | کوئی چیز

مگر صرف اس صورت میں جب کہ ان کے باشندے نافرمانی اختیار کر لیں۔ اور تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے

فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ

سو (وہ تو) سامان ہے | دنیا کی زندگی کا | اور اس کی خوبصورتی | اور وہ جو | اللہ کے پاس ہے | وہ بہتر ہے

وہ دنیاوی زندگی کا سامان اور اس کی زیب و زینت ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بہت بہتر

وَّاَبْقٰى ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۰﴾ اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا

اور باقی رہنے والا | پس کیا تم عقل نہیں رکھتے | تو کیا وہ شخص | جس سے ہم نے وعدہ کیا | وعدہ | اچھا

اور باقی رہنے والا ہے کیا تم لوگ سمجھتے نہیں۔ کیا وہ شخص جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۷) اور بعض مشرکین مکہ کہتے ہیں کہ اگر ہم آپؐ کے ساتھ دین اسلام قبول کر لیں تو تمام قبیلے ہمارے دشمن ہو جائیں گے اور ہمارا جینا حرام کر دیں گے ان کا یہ خیال بالکل غلط ہے کیا ہم نے انہیں مکہ کے پرامن حرم میں جگہ نہیں دی جس میں انہیں ہماری طرف سے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے ہر قسم کے پھلوں سے رزق پہنچایا جاتا ہے (حالانکہ مکہ کی وادی غیر زرعی ہے اور اس میں اپنا کچھ نہیں اُگتا) یعنی جب اسلام قبول کرنے سے پہلے ہم نے ان کی حفاظت کی تو کیا اب اسلام لانے کے بعد ان کی حفاظت نہ کر سکیں گے؟ ضرور کریں گے لیکن اکثر لوگ اس کو نہیں جانتے۔

(۵۸) اور ان کفار مکہ کو خوب سوچ لینا چاہئے کہ ہم نے بہت سی ایسی بستیاں تباہ کر دیں جن کے رہنے والے اپنے آرام اور خوشی کے ساز و سامان پر غرور کرتے تھے اور حق کو قبول کرنے سے انکار کیا کرتے تھے پس یہ دیکھ لیں کہ آج اُن کے گھر ویران پڑے ہیں جو ان کے بعد بہت ہی کم آباد ہوئے اور ہمارے سوا کوئی بھی ان کا وارث نہیں۔

(۵۹) اور آپؐ کا پروردگار بستیوں کو اس وقت تک ہلاک نہیں کرتا جب تک ان میں سے کسی بڑی بستی میں اپنا رسول نہ بھیج لے جب رسول بھیجا جاتا ہے اور وہ خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا ہے اور لوگ انکار کر کے مجرم ہو جاتے ہیں اس کے بعد ان کو ہلاک کر دیا جاتا ہے۔

(۶۰) اور یہ دنیاوی ساز و سامان جو اب تم کو دیئے گئے ہیں یہ تو صرف دنیا کی چند روزہ زندگی کا سامان اور اس کی زینت ہے لیکن نیک لوگوں کو جو صلہ اللہ کے ہاں قیامت میں ملنے والا ہے وہی بہتر اور زیادہ پائیدار ہے۔ پس کیا تم اتنی بھی عقل نہیں رکھتے کہ ہمیشہ کی نعمت کو چھوڑ کر نفس کی عارضی لذتوں (خوشیوں) کو حاصل کرنے میں مصروف ہو۔

افعال: بَطِرَتْ: اترائی، اکڑنے لگی، ماضی واحد مونث غائب۔ نُتَخَطَّفْ: ہم کو اچک لیا جائے گا یعنی قتل یا لوٹ لیا جائے گا، مضارع مجہول جمع متکلم۔ یُجْبٰی: کھینچ کر لائے، کھنچے چلے آتے ہیں، مضارع مجہول۔ تُسْکَنْ: وہ بسائی جاتی ہے، اس میں سکونت کی جائے گی، مضارع مجہول واحد مونث غائب۔

اسماء: حَرَمًا: حرم، پناہ کی جگہ، ادب کا مقام۔ مَعِیْشَتَهَا: اس کا سامان زندگی، اسم مصدر، هَا ضمیر واحد مونث غائب۔ اُمِّهَا: اس کی ماں، ان کی بڑی بستی، مضاف، هَا مضاف الیہ۔ مُهْلِكِیْ: مجھے ہلاک کرنے والا، اسم فاعل (واحد مذکر) یْ ضمیر واحد متکلم۔

فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

پھر وہ | اس کو ملنے والا ہے | اس شخص کی طرح ہے | کہ دیا ہم نے جس کو | سامان | دنیا کی زندگی (کا)

اور وہ اس کو پانے والا ہے اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس کو ہم نے دُنیاوی زندگی کا سامان دیا

ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿٦١﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ

پھر وہ ہوگا | قیامت کے دن | حاضر کئے جانے والوں میں سے | اور جس دن | وہ پکارے گا انہیں

اور پھر وہ قیامت کے دن ان لوگوں کی صف میں ہوگا جو (جواب دہی کے لئے) گرفتار کر کے لائے جائیں گے۔ اور جس دن اللہ تعالیٰ

فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٦٢﴾ قَالَ

پھر فرمائے گا | کہاں ہیں | میرے (وہ) شریک | جن کا | تم دعویٰ کرتے تھے | کہیں گے

ان کو بلا کر پُوچھے گا کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کو تم شریک ٹھہراتے تھے۔ تو وہ لوگ جو عذاب

الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ

وہ لوگ | جن پر ثابت ہوگیا | حکم (عذاب کا) | اے ہمارے ربّ! | یہی ہیں | جن کو

کے مستحق ٹھہریں گے، کہیں گے کہ اے ہمارے ربّ! یہی وہ لوگ ہیں جن کو

اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ۡ

ہم نے بہکایا تھا | ہم نے انہیں بہکایا تھا | جیسے ہم (خود) بہکے تھے | ہم بیزار ہوتے ہیں (ان سے) | تیری طرف (متوجہ ہوکر)

ہم نے بہکایا، جس طرح ہم خود گمراہ تھے اسی طرح ہم نے ان کو گمراہ کیا۔ ہم ان سے بیزار ہو کر تیرے

مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ

کہ وہ نہیں تھے | ہماری | عبادت کرتے | اور کہا جائے گا | پکارو | اپنے شریکوں کو

حضور میں آئے ہیں یہ ہماری عبادت نہیں کیا کرتے تھے۔ اور (مشرکوں سے) کہا جائے گا کہ اپنے شریکوں کو بلاؤ

فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ

پس وہ انہیں پکاریں گے | تو وہ جواب نہ دیں گے | انہیں | اور وہ دیکھ لیں گے | عذاب کو | کاش!

پس وہ ان کو بلائیں گے مگر وہ ان کو جواب نہیں دیں گے اور وہ (اپنی آنکھوں سے) عذاب کو دیکھ لیں گے۔ کاش!

اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ

وہ ہوتے | ہدایت یافتہ | اور جس دن | وہ پکارے گا انہیں | پھر فرمائے گا | کہ کیا

یہ لوگ (دنیا میں) ہدایت پاتے۔ اور جس دن (اللہ تعالیٰ) اُن کو بلا کر پوچھے گا کہ

اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٦٥﴾ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ

جواب دیا تھا تم نے | رسولوں کو؟ | پس نہ سوجھیں گی | ان کو | باتیں | اُس دن

تم نے (میرے) رسولوں کو کیا جواب دیا تھا؟ اس دن ان لوگوں کو کچھ سمجھ نہیں آئے گی

فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا

پس وہ | آپس میں سوال نہ کر سکیں گے | لیکن جس نے | توبہ کرلی | اور ایمان لے آیا | اور عمل کئے | نیک

اور وہ آپس میں ایک دوسرے سے کچھ پوچھ بھی نہ سکیں گے۔ لیکن جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے

آیت نمبر آسان تفسیر

(٦١) بھلا وہ مومن' جسے ہم نے آخرت میں اچھا بدلہ دینے کا وعدہ کیا ہے اور قیامت کے روز وہ اسے ضرور ملے گا اور وہ کافر جسے ہم نے صرف دنیا میں زندگی کا سامان دیا اور اپنے برے اعمال کی وجہ سے قیامت کے روز مجرمانہ حیثیت سے اللہ کے دربار میں جواب دینے کے لئے حاضر کیا جائے گا برابر ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

(٦٢) اور اس دن کو یاد کرو جس میں اللہ مشرکین کو پکار کر ان سے پوچھے گا کہ تمہارے وہ جھوٹے معبود' جنہیں تم میرے ساتھ شریک ٹھہراتے تھے اب کہاں ہیں کہ تمہاری مدد کریں؟

(٦٣) اس وقت شرک وکفر کے سرغنے جو اللہ کے عذاب کے لائق ہوں گے عرض کریں گے کہ اے اللہ! جیسے ہم خود گمراہ تھے ویسے ہی ہم نے ان مشرکین کو حق سے تو ضرور بہکایا تھا مگر ان پر ظلم نہیں کیا تھا وہ اپنی مرضی سے ہمارے کہنے پر بہک گئے۔ تیری جناب میں ہم ان سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں وہ ہماری نہیں بلکہ اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی کرتے تھے۔

(٦٤) اور مشرکین سے کہا جائے گا کہ خدا کے لئے بنائے گئے ان شریکوں کو بلاؤ جن پر تم گمان کرتے تھے کہ وہ تمہیں ہمارے عذاب سے چھڑائیں گے پھر جب وہ انہیں پکاریں گے اور وہ کچھ بھی جواب نہ دیں گے اور کفار عذاب الٰہی کو دیکھیں گے تو تمنا کریں گے کہ کاش! اگر وہ دنیا میں اسلام لے آتے تو آج عذاب سے نجات پاتے۔

(٦٥) اور یاد کرو۔ جس دن اللہ ان مشرکین کو پکار کر فرمائے گا کہ بتاؤ تم نے ہمارے رسولوں کو دنیا میں کیا جواب دیا تھا؟

(٦٦) تو اس دن ان کی سمجھ میں کچھ نہیں آئے گا کہ اب کیا جواب دیں اور آپس میں پوچھ گچھ بھی نہ کرسکیں گے۔

انعال: اَغْوَیْنَا: ہم نے بہکایا' ماضی جمع متکلم۔ تَبَرَّأْنَا: ہم بیزار ہوگئے' ہم نے بیزاری کا اظہار کیا' ماضی جمع متکلم۔ غَوَیْنَا: ہم برباد ہوئے' ہلاک ہوئے' ماضی معروف جمع متکلم۔ اَجَبْتُمُ: تم نے جواب دیا' ماضی جمع مذکر حاضر۔ عَمِیَتْ: وہ بجھائی نہ دی' وہ مشتبہ ہوگئی' نظروں سے اوجھل ہوگئی' ماضی واحد مونث غائب۔

فَعَسٰۤی اَنۡ یَّکُوۡنَ مِنَ الۡمُفۡلِحِیۡنَ ﴿۶۷﴾ وَ رَبُّکَ یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ
تو اُمید ہے | کہ وہ ہوگا | کامیابی پانے والوں میں سے | اور تمہارا ربّ | پیدا کرتا ہے | جو وہ چاہتا ہے
تو امید ہے کہ وہ کامیابی پانے والوں میں سے ہو۔ اور آپ کا ربّ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور (جسے

وَ یَخۡتَارُ ؕ مَا کَانَ لَہُمُ الۡخِیَرَۃُ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰہِ وَ تَعٰلٰی
اور (جو) وہ پسند کرتا ہے | نہیں ہے | ان کے لئے | اختیار | پاک ہے | اللہ | اور برتر ہے
چاہتا ہے) منتخب کرتا ہے، ان کو کوئی اختیار نہیں۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور ان کے شرک سے

عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ﴿۶۸﴾ وَ رَبُّکَ یَعۡلَمُ مَا تُکِنُّ صُدُوۡرُہُمۡ وَ مَا
اس سے جو | وہ شریک ٹھہراتے ہیں | اور تمہارا ربّ | جانتا ہے | جو | چھپاتے ہیں | ان کے سینے | اور جو
بہت بلند ہے۔ اور آپ کا ربّ جانتا ہے جو کچھ ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے اور جو کچھ

یُعۡلِنُوۡنَ ﴿۶۹﴾ وَ ہُوَ اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ؕ لَہُ الۡحَمۡدُ
وہ ظاہر کرتے ہیں | اور وہی اللہ ہے | نہیں کوئی اور معبود | سوائے اس کے | اس کے لئے ہے سب تعریف
وہ ظاہر کرتے ہیں۔ اور اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ دُنیا اور آخرت میں

فِی الۡاُوۡلٰی وَ الۡاٰخِرَۃِ ۫ وَ لَہُ الۡحُکۡمُ وَ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۷۰﴾ قُلۡ
دنیا میں | اور آخرت (میں) | اور اسی کا ہے حکم | اور اسی کی طرف | تم سب لوٹائے جاؤ گے | کہہ دیجئے
اسی کی تعریف ہے۔ اور تمہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پوچھئے

اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ جَعَلَ اللّٰہُ عَلَیۡکُمُ الَّیۡلَ سَرۡمَدًا اِلٰی یَوۡمِ
بھلا دیکھو تو | اگر | کردے | اللہ | تم پر | رات ہی | ہمیشہ کے لئے | روز
بھلا دیکھو تو اگر اللہ تعالیٰ ہمیشہ کے لئے، قیامت کے دن تک، رات کو تم پر مسلّط

الۡقِیٰمَۃِ مَنۡ اِلٰہٌ غَیۡرُ اللّٰہِ یَاۡتِیۡکُمۡ بِضِیَآءٍ ؕ اَفَلَا
قیامت تک | تو کون معبود ہے | اللہ کے سوا | جو لے آئے تمہارے پاس | روشنی | پس کیا نہیں؟
کر دے تو اللہ تعالیٰ کے سوا کون ایسا معبود ہے جو تمہارے لئے روشنی لا سکے؟ تو کیا تم

تَسۡمَعُوۡنَ ﴿۷۱﴾ قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ جَعَلَ اللّٰہُ عَلَیۡکُمُ النَّہَارَ
تم سنتے | کہہ دیجئے | بھلا دیکھو تو | اگر کردے | اللہ | تم پر | دن ہی
سنتے نہیں؟ پوچھئے بھلا دیکھو تو، اگر اللہ تعالیٰ ہمیشہ کے لئے، روزِ قیامت تک دن ہی

سَرۡمَدًا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ مَنۡ اِلٰہٌ غَیۡرُ اللّٰہِ یَاۡتِیۡکُمۡ بِلَیۡلٍ
ہمیشہ کے لئے | قیامت کے دن تک | تو کون ہے اور معبود | اللہ کے سوا | جو لا دے تم کو | رات
کو تم پر مسلّط کر دے۔ تو اللہ تعالیٰ کے سوا کون معبود ہے جو تمہارے لئے رات کو لا سکے گا

تَسۡکُنُوۡنَ فِیۡہِ ؕ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۷۲﴾ وَ مِنۡ رَّحۡمَتِہٖ جَعَلَ
کہ تم آرام کرو | اس میں | پس کیا نہیں تم دیکھتے | اور اپنی رحمت سے | اس نے بنا دیا
جس میں تم آرام پاؤ، کیا تم دیکھتے نہیں۔ اور اس نے اپنی رحمت سے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۷) البتہ دنیا میں جس نے توبہ کر کے اور اللہ کی وحدانیت پر ایمان لا کر نیک عمل کئے امید ہے کہ قیامت کے روز وہی کامیاب ہوگا۔

(۶۸) اور آپ ؐ کا پروردگار وہ قادرِ مطلق ہے کہ جو چاہے پیدا کرتا اور جسے چاہے اپنے بندوں میں سے رسالت و نبوت کے لئے منتخب کر لیتا ہے اور اس کے سوا کسی کو یہ انتخاب کرنے کا اختیار نہیں اللہ ان کفار کے شرک سے پاک اور برتر ہے۔

(۶۹) اور وہ جو کچھ ان کفار کے سینوں میں رسول کی دشمنی چھپی ہوئی ہے اور جو کچھ وہ زبان سے ظاہر کرتے ہیں اللہ کو سب کچھ معلوم ہے وہ اس کے مطابق انہیں پوری سزا دے گا۔

(۷۰) اور وہی اللہ برحق ہے جس کے سوا کوئی اور معبود نہیں اور دنیا و آخرت میں وہی حمد و ثنا کے لائق ہے اور اسی کا حکم نافذ اور درست ہے اور قیامت میں جواب دینے کے لئے سب کو اسی کے دربار میں حاضر ہونا ہے۔

(۷۱) کہہ دیجئے ذرا غور تو کرو کہ اگر اللہ تم پر ہمیشہ کے لئے قیامت تک (دن کو ختم کر کے) رات ہی کر دے تو اس کے سوا دوسرا کون معبود ہے جو تم کو دن کی روشنی لا دے کہ تم اس میں کاروبارِ حیات کو چلا سکو؟ کوئی نہیں۔ تو کیا تم ایسی مناسب بات نہیں سنتے ؟

(۷۲) کہہ دیجئے ذرا غور تو کرو کہ اگر اللہ تم پر ہمیشہ کے لئے قیامت تک رات کو ختم کر کے دن ہی رہنے دے تو اس کے سوا کون ایسا معبود ہے جو تمہارے آرام کے لئے رات کو لے آئے؟ کوئی نہیں! تو کیا تم قدرتِ الٰہی کے مظاہر (سورج، چاند، زمین و آسمان اور ستاروں وغیرہ) کو غور سے نہیں دیکھتے ؟

افعال: يَخْتَارُ: پسند کرتا ہے، انتخاب کرتا ہے، مضارع واحد مذکر غائب۔ تَسْكُنُوْنَ: تم چین پاتے ہو، پاؤ گے، مضارع جمع مذکر حاضر۔

اسماء: خِيَرَةٌ: اختیار، مصدر ہے۔ اَلْمُفْلِحِيْنَ: کامیاب، مراد پانے والے، اسم فاعل جمع مذکر۔ سَرْمَدًا: ہمیشہ، دائم۔

لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ

تمہارے لئے | رات | اور دن کو | تاکہ تم آرام کرو | اس میں | اور تاکہ تم تلاش کرو | اس کا فضل (روزی)

تمہارے لئے رات اور دن کو بنایا تاکہ تم آرام پاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ

اور تاکہ تم | شکر کرو | اور جس دن | وہ پکارے انہیں | پھر وہ فرمائے گا | کہاں ہیں میرے شریک

اور تاکہ تم اس کا شکر بجا لاؤ۔ اور جس دن وہ ان کو پکار کر فرمائے گا کہ کہاں ہیں وہ جن کو

الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا

جو | تم | دعویٰ کرتے تھے | اور ہم نکال کر لائیں گے | ہر ایک اُمت میں سے | ایک گواہ

تم میرے شریک سمجھتے تھے۔ اور ہر اُمت میں سے ہم ایک گواہ نکال لائیں گے۔

فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ

پھر ہم کہیں گے | کہ لے آؤ | اپنی دلیلیں | پس وہ جان لیں گے | کہ سچی بات | اللہ ہی کی ہے

پھر ہم کہیں گے کہ اپنی اپنی دلیلیں پیش کرو۔ پس ان کو معلوم ہو جائے گا کہ سچی بات صرف اللہ ہی کی ہے

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٧٥﴾ ع اِنَّ قَارُوْنَ

اور کھو جائیں گی | ان سے | وہ (باتیں) | جو وہ بناتے تھے | بلاشبہ | قارون

اور جو کچھ جھوٹی باتیں وہ بنایا کرتے تھے وہ سب ضائع ہو جائیں گی۔ بلاشبہ قارون

كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ وَاٰتَيْنٰهُ

تھا | موسیٰ کی قوم میں سے | سو اس نے زیادتی کی | ان پر | اور ہم نے دیئے تھے اس کو

موسیٰ کی قوم میں سے تھا مگر اُس نے ان پر ظلم کرنا شروع کیا اور ہم نے اُس کو (مال و دولت کے)

مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ

خزانے | اتنے کہ | اُن کی کنجیاں | مشکل سے اُٹھاتے | کئی مرد | طاقت ور

اتنے خزانے دے رکھے تھے کہ طاقتور آدمیوں کی ایک جماعت بمشکل اس کی کنجیاں اُٹھاتی تھی

اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ﴿٧٦﴾

جب | کہا | اس سے | اس کی قوم نے | کہ نہ اتراتو | بیشک اللہ | پسند نہیں کرتا | اترانے والوں کو

جب اس کی قوم نے اس سے کہا کہ اتراؤ نہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ غرور کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ

اور طلب کر | اس میں جو | دیا ہے تجھے | اللہ نے | گھر آخرت کا | اور نہ بھول | اپنا حصہ

اور اللہ تعالیٰ نے تجھے جو کچھ دے رکھا ہے اس میں دارِ آخرت کے لئے جستجو کر، اور دُنیا میں تیرا جو حصہ ہے

مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ

دنیا سے | اور نیکی کر | جیسا کہ | نیکی کی | اللہ نے | تیرے ساتھ | اور خواہش نہ کر

اس کو بھی فراموش نہ کر اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے تجھ پر احسان کیا ہے، تُو بھی (اس کے بندوں پر) احسان کر،

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۳) اور اس نے اپنی مہربانی سے تمہارے لئے رات اور دن بنادیئے کہ تم رات میں آرام کرو اور دن میں اس کا فضل (روزی) تلاش کرو اور اللہ کی ان نعمتوں کا شکر کرو۔

(۷۴) اور یاد کرو جس دن اللہ مشرکین کو پکار کر ان سے پوچھے گا کہ بتاؤ تمہارے وہ جھوٹے معبود جو تمہارے ناقص خیال میں ہمارے شریک تھے اب کہاں ہیں کہ تمہاری مدد کریں؟

(۷۵) اور قیامت کے روز ہم ہر ایک امت میں سے ایک گواہ (رسول) لا کھڑا کریں گے۔ جو گواہی دے گا کہ انہوں نے رسول اور خدا کے احکام کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ پھر انہیں حکم دے گا کہ اپنے معبودوں کے صحیح ہونے کی دلیل لاؤ۔ پھر ان کو معلوم ہوگا کہ عبادت کرنا صرف اللہ ہی کا حق ہے اور ان کی اپنی گھڑی ہوئی سب باتیں بیکار ثابت ہوں گی۔

(۷۶) اس میں کچھ شک نہیں کہ قارون حضرت موسیٰ کا ہم قوم (چچازاد بھائی) تھا اور فرعون کا نمائندہ ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل پر خوب ظلم کرتا تھا اور اس طریقے سے اس نے بے شمار خزانے جمع کر لئے تھے جن کی کنجیاں کئی طاقتور مرد مشکل سے اٹھا سکتے تھے جب اس کے ہم قوم لوگوں نے اسے نصیحت کی کہ تو اپنے مال و دولت پر اتنا مغرور نہ ہو کیونکہ بلاشبہ اللہ مغروروں کو پسند نہیں کرتا۔

افعال: بَغٰی: اس نے سرکشی کی، زیادتی کی، ماضی واحد مذکر غائب۔ عَلِمُوْا: انہوں نے جان لیا، ماضی جمع مذکر غائب۔ تَفْرَحُ: تو خوش ہوئے، اترائے، مضارع واحد مذکر حاضر۔ تَنُوْءُ: وہ بھاری ہوتی ہے، جھکتی ہے، مضارع واحد مونث غائب۔

الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ﴿٧٧﴾ قَالَ

فساد کی | زمین میں | بیشک | اللہ | پسند نہیں کرتا | فساد برپا کرنے والوں کو | وہ بولا

اور دنیا میں فساد نہ پھیلا۔ بیشک اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اس نے جواب دیا کہ

إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِندِي ۚ أَوَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ

بے شک یہ | مجھے دیا گیا ہے | ایک علم (ہنر) سے | جو میرے پاس ہے | کیا وہ نہیں جانتا | کہ اللہ نے

یہ (مال و دولت) تو مجھے میرے علم (اور میری لیاقت) کی بدولت ملا ہے کیا اسے علم نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ

قَدْ أَهْلَكَ مِن قَبْلِهِ مِنَ الْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً

ہلاک کر دیا ہے | اس سے پہلے | کتنی جماعتوں کو | جو | زیادہ سخت تھیں | اس سے | قوت میں

اس سے پہلے بہت سی اُمتوں کو ہلاک کر چکا ہے جو قوت میں اس سے کہیں بڑھ کر تھیں

وَأَكْثَرُ جَمْعًا ۚ وَلَا يُسْأَلُ عَن ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ ﴿٧٨﴾

اور زیادہ تھیں | جمعیت میں | اور نہیں پوچھا جائے گا | ان کے گناہوں کے بارے میں | مجرموں سے

اور جمعیت (و مال) میں بھی کہیں زیادہ تھیں اور گنہگاروں سے ان کے گناہوں کے بارے میں پوچھا نہیں پڑے گا۔

فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِ فِي زِينَتِهِ ۖ قَالَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ

پھر وہ نکلا | اپنی قوم کے سامنے | بڑی شان و شوکت سے | تو کہا | ان لوگوں نے جو | چاہتے تھے

سو (ایک دن) وہ اپنی پوری شان کے ساتھ اپنی قوم کے سامنے آیا تو جو لوگ دنیاوی زندگی کو

الْحَيَاةَ الدُّنْيَا يَا لَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ قَارُونُ

زندگی | دنیا کی | اے کاش! ہمارے پاس ہوتا | ویسا ہی | جیسا | دیا گیا ہے | قارون کو

چاہتے تھے انہوں نے کہا کہ اے کاش! جو کچھ قارون کو دیا گیا ہے ہمیں بھی دیا جاتا'

إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿٧٩﴾ وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ

بیشک وہ | نصیب والا ہے | بڑا | اور بولے | وہ لوگ جنہیں | دیا گیا تھا | علم | کہ تمہارا بُرا ہو

یقینا یہ بڑا ہی خوش نصیب ہے اور جو لوگ صاحب علم تھے انہوں نے کہا کہ ارے بدبختو!

ثَوَابُ اللَّهِ خَيْرٌ لِّمَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقَّاهَا

اللہ کا ثواب (اجر) | بہتر ہے | اس کے لئے | جو ایمان لایا | اور اس نے عمل کئے | نیک | اور نہیں ملتا وہ (ثواب)

اللہ تعالیٰ کے ہاں کا بدلہ زیادہ بہتر ہے' اس شخص کے لئے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرے۔ اور وہ انہیں لوگوں کو ملے گا

إِلَّا الصَّابِرُونَ ﴿٨٠﴾ فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ فَمَا كَانَ

مگر صرف | صبر کرنے والوں کو | پھر ہم نے دھنسا دیا | اس کو | اور اس کے گھر کو | زمین میں | پس نہ ہوئی

جو صبر کرنے والے ہیں۔ پس ہم نے قارون اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا اور پھر کوئی

لَهُ مِن فِئَةٍ يَنصُرُونَهُ مِن دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ

اس کے لئے | (کوئی) جماعت | جو اس کی مدد کرتی | سوائے | اللہ کے | اور نہ ہوا

جماعت نہ تھی جو اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں اس کی مدد کو آ کھڑی ہوتی اور نہ ہی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۷) اور اللہ نے جو تجھے مال و دولت عطا کیا ہے اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کر کے آخرت کی بھی فکر کر اور ضرورت کے مطابق دنیا کی لذتوں اور فوائد سے بھی کام لے اور ضرورت مندوں پر احسان کر' جیسے اللہ نے تجھ پر احسان کیا اور دولت کی حرص میں ملک میں فساد برپا کرنے کی خواہش نہ کر کہ بیشک اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۷۸) وہ بولا کہ مال و دولت تو مجھے میرے علم و ہنر کی بدولت ملے ہیں اس میں اللہ کی عطا کو کیا دخل ہے؟ کیا اس کو معلوم نہیں کہ اللہ اگلی امتوں میں سے ایسے لوگوں کو ہلاک کر چکا ہے جو اس سے کہیں زیادہ طاقتور اور مالدار تھے تو اس کی ہلاکت سے اللہ کو کون روک سکتا ہے؟ اور اس روز مجرموں سے ان کے گناہوں کے بارے میں پوچھنے کی ضرورت نہیں ہوگی بلکہ اللہ ان کے برے کام کو جانتا ہے۔ اسی کے مطابق سزا دے گا۔

(۷۹) پس قارون ایک دن اپنی قوم کے سامنے بڑی شان و شوکت سے نکلا تو جو لوگ دنیا چاہتے تھے اسے دیکھ کر آرزو کرنے لگے کہ کاش! ہمیں بھی وہی شان و شوکت حاصل ہو جو قارون کو حاصل ہے واقعی وہ تو بڑا نصیب والا ہے۔

(۸۰) اور جنہیں دین کا علم حاصل تھا وہ بولے تمہاری بربادی ہو! جس شخص نے ایمان لا کر نیک عمل کئے اس کے لئے اللہ کے ہاں کا اجر بہت بہتر ہے اور وہ اجر انہی کو ملے گا جو اللہ اور دین کی خاطر مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں۔

افعال: اٰتٰىكَ: اس نے تجھ کو دیا' ماضی کَ ضمیر واحد مذکر حاضر۔ اَحْسِنْ: تو احسان کر' نیکی کر' امر واحد مذکر حاضر۔ اُوْتِيْتُهٗ: مجھے وہ دیا گیا مجھے وہ ملا' ماضی مجہول واحد متکلم ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ اَهْلَكَ: اس نے ہلاک کیا' اس نے غارت کیا' ماضی واحد مذکر غائب۔ تَبْغِ: تو چاہے' خواہش کرے' مضارع واحد مذکر حاضر۔

مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿٨١﴾ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ

بدلہ لینے والوں میں سے | اور صبح کے وقت | وہ لوگ جو | تمنا کرتے تھے | اس کے درجہ کی

وہ خود اپنے آپ کو بچا سکا۔ اور کل تک جو لوگ اس کے رتبہ کے خواہاں

بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ

کل (گزشتہ) | کہنے لگے | (کہ) ہائے افسوس! | اللہ | فراخ کردیتا ہے | روزی | جس کے لئے

تھے، کہنے لگے سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اپنے بندوں میں سے جس کی روزی

يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا

چاہتا ہے | اپنے بندوں میں سے | اور کم کرتا ہے | اگر احسان نہ کرتا | اللہ | ہم پر

چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے (اور جس کی چاہتا ہے) محدود کر دیتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان نہ ہوتا تو ہم کو بھی

لَخَسَفَ بِنَا ۭ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٢﴾ تِلْكَ الدَّارُ

تو وہ ہمیں (بھی) دھنسا دیتا | ہائے افسوس | نہیں فلاح پاتے | کافر لوگ | یہ | گھر

زمین میں دھنسا دیتا، سچ ہے کہ کافروں کو کامیابی نہیں ہوتی۔ یہ آخرت کا گھر

الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ

آخرت کا | ہم خاص کردیتے ہیں | ان لوگوں کے لئے جو | نہیں چاہتے | تکبر | زمین میں

ہم نے ان لوگوں کے لئے مقرر کر رکھا ہے جو زمین میں تکبر اور فساد

وَلَا فَسَادًا ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٨٣﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ

اور نہ فساد | اور انجام (نیک) | (تو) پرہیزگاروں کے لئے ہے | جو کوئی | آئے گا | نیکی کے ساتھ

نہیں چاہتے اور آخرت تو پرہیزگاروں ہی کے لئے ہے۔ جو کوئی نیکی لے کر آئے گا

فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى

تو اس کے لئے ہوگا | بہتر بدلہ | اس (نیکی) سے | اور جو | آئے گا | برائی کے ساتھ | تو بدلہ نہ ملے گا

اس کو اس سے بہتر بدلہ ملے گا اور جو برائی لے کر آئے گا تو برائی کرنے

الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٨٤﴾ اِنَّ الَّذِيْ

ان لوگوں کو | جنہوں نے عمل کئے برے | مگر وہی جو | وہ کیا کرتے تھے | بیشک وہ (اللہ) جس نے

والوں کو اتنا ہی بدلہ ملے گا جس قدر برائی وہ کیا کرتے تھے۔ بلاشبہ وہ اللہ جس نے آپ پر

فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَاۗدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ۭ قُلْ رَّبِّيْٓ

فرض کیا | آپ پر | قرآن | وہ لوٹانے والا ہے آپ کو | ایک لوٹنے کی جگہ | کہہ دیجئے | میرا رب (ہی)

قرآن (کے احکام) کو فرض قرار دیا ہے وہی آپ کو (اصل) مقام کی طرف لوٹا لے جائے گا۔ کہہ دیجئے کہ میرا رب

اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٨٥﴾

خوب جانتا ہے | کہ کون | آیا | ہدایت کے ساتھ | اور کون | گمراہی میں ہے | کھلی

خوب جانتا ہے اس کو جو دین ہدایت لے کر آیا ہے اور اس کو بھی جو کھلی گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۱) پس جب حضرت موسیٰ نے قارون پر زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے زور دیا تو اس نے حضرت موسیٰ کو بدنام کرنے کے لئے ایک عورت کو ہم خیال کرلیا کہ وہ آپؑ پر زنا کی تہمت لگائے چنانچہ جب عید کے دن حضرت موسیٰ وعظ فرما رہے تھے تو قارون نے پوچھا زنا کار کی کیا سزا ہے؟ آپ نے کہا سنگساری' پتھر مار مار کر ہلاک کرنا۔ بولا اگر آپ مجرم ہوں۔ آپ نے فرمایا اگر چہ میں ہی ہوں' اس پر بولا کہ فلاں عورت آپ کو مجرم بتاتی ہے جب وہ عورت پیش ہوئی تو اس نے قارون کی ساری سازش کھول کر رکھ دی حضرت موسیٰ نے قارون کے لئے بددعا کی تو ہم نے قارون اور اس کے ساتھی اور اس کا گھر اور خزانے سب کو زمین میں دھنسا دیا پھر نہ تو کوئی جماعت ہی اس کی مدد کر سکی اور نہ وہ خود ہی کسی طرح ہم سے انتقام لے سکا۔

(۸۲) اور جو لوگ کل شام کو اس کے رتبہ کی آرزو کررہے تھے صبح کو کہنے لگے۔ افسوس مال و دولت نہ تو انسان کی کوشش سے حاصل ہوسکتے ہیں نہ وہ ترقی کی بنیاد بنتے ہیں بلکہ اللہ ہی جس کی چاہتا ہے روزی کشادہ کردیتا ہے اور جس کی چاہے کم کردیتا ہے بلکہ مال و دولت کی زیادتی بعض اوقات تباہی کا سبب بنتی ہے اگر اللہ ہم پر فضل نہ کرتا تو ہمیں بھی قارون کی طرح زمین میں دھنسا دیتا اور سچی بات یہ ہے کہ کفار کو کوئی کامیابی نہیں۔

(۸۳) یہ آخرت کا گھر (جنت) تو ہم (اللہ) خاص کر انہی لوگوں کو دیں گے جو ملک میں سرکشی اور فساد کرنا نہیں چاہتے اور اچھا انجام پرہیزگاروں ہی کا ہوگا۔

(۸۴) جو شخص قیامت کے دن خدا کے دربار میں نیک اعمال لے کر حاضر ہوگا۔ اس کو ان اعمال کے لازمی بدلے سے کہیں بہتر بدلہ ملے گا اور جو کوئی برے اعمال لے کر حاضر ہوگا ایسے لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق سزا ملے گی۔

(۸۵) اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ جس نے آپؐ پر قرآن کی تبلیغ فرض فرمائی ہے وہ ضرور آپؐ کو ایک ہجرت پر مجبور ہونے کے بعد واپس مکہ مکرمہ میں فاتحانہ اور آخرت میں مقام محمود پر پہنچائے گا اور آپؐ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ میں دین حق لے کر آیا ہوں اور تم علانیہ' کھلم کھلا گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۔

افعال: خَسَفَ: اس نے دھنسایا' ماضی واحد مذکر غائب۔

اسماء: دَارِہٖ: اس کا گھر' ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب۔ رَآدُّكَ: تجھ کو پھیرنے والا' لوٹانے والا' اسم فاعل (واحد مذکر) كَ ضمیر خطاب۔ مَعَادٍ: لوٹ کر آنے کی جگہ' اسم ظرف مکاں۔

وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً

اور آپ امید نہ رکھتے تھے | کہ اتاری جائے گی | تمہاری طرف | کتاب | مگر رحمت سے

اور آپ کو کوئی توقع نہ تھی کہ آپ کی طرف کتاب نازل کی جائے گی۔ یہ تو صرف آپ کے

مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَلَا يَصُدُّنَّكَ

تمہارے رب کی | پس تم ہرگز نہ ہونا | مددگار | کافروں کے لئے | اور وہ تمہیں ہرگز نہ روکیں

رب کی رحمت تھی پس آپ کافروں کا ساتھ کبھی نہ دیں۔ اور آپ کو یہ لوگ

عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ

اللہ کے احکام سے | بعد اس کے | جب نازل کئے گئے | تمہاری طرف | اور آپ بلائیں | اپنے رب کی طرف

اللہ تعالیٰ کے احکام سے نہ روکیں، جبکہ وہ آپ پر نازل کئے جا چکے ہوں اور اپنے رب کی طرف (لوگوں کو) دعوت دیجئے

وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ

اور آپ ہرگز نہ ہوں | مشرکوں میں سے | اور آپ نہ پکاریں | اللہ کے ساتھ | کسی اور معبود کو

اور مشرکوں میں شامل نہ ہو جایئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارو،

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۣ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ

نہیں کوئی اور معبود | اس کے سوا | ہر چیز | ہلاک ہونے والی ہے | اس کی ذات کے سوا

اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہر چیز فنا ہونے والی ہے سوائے اس کی ذات کے۔

لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٨﴾

اسی کا ہے | حکم | اور اسی کی طرف | تم سب لوٹائے جاؤ گے

اسی کی بادشاہی ہے اور (بالآخر) تمہیں اس کی طرف لوٹ کر جانا ہوگا۔

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ عنکبوت مکہ میں نازل ہوئی اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | انہتر آیتیں اور سات رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ﴿١﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا

الٓمّٓ | کیا خیال کر لیا ہے | لوگوں نے | کہ وہ چھوڑ دیئے جائیں گے | کہ انہوں نے کہہ دیا | کہ ہم ایمان لے آئے ہیں

الٓمّٓ کیا یہ لوگ یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ یہ چھوٹ جائیں گے صرف یہ کہنے سے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں

وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ﴿٢﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

اور وہ | آزمائے نہ جائیں گے | اور البتہ ہم نے آزمایا | ان کو جو | پہلے ہوئے ہیں ان سے

اور ان کو آزمائش میں نہ ڈالا جائے گا۔ اور بیشک اُن سے پہلے جو لوگ تھے ہم نے اُن کو بھی آزمائشوں میں ڈالا

فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٣﴾

تو ضرور معلوم کر لے گا | اللہ | ان کو جو | سچے ہیں | اور وہ ضرور معلوم کر لے گا | جھوٹوں کو

سو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ضرور ظاہر کر کے رہے گا جو صداقت پر ہیں اور ان کو بھی جو جھوٹے ہیں۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۶) اور یہ قرآن جو ہم نے آپ پر نازل کیا تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ آپؐ اس کے نزول کی امید پہلے سے رکھتے تھے بلکہ یہ تو محض ہماری مہربانی ہے پس آپ ہرگز کفار کی طرفداری نہ کریں۔

(۸۷) اور قرآن کے نازل ہو جانے کے بعد آپ ان کفار کی خاطر' دین کے بعض حکموں پر عمل کرنے سے نہ رکیں اور انہیں برابر دین اسلام کی دعوت دیتے رہیں۔ اور مشرکوں میں شامل نہ ہوں۔

(۸۸) اور ان لوگوں کے کہنے سے اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ ٹھہرائیں' اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں اس کی ذات کے سوا ہر چیز ختم ہونے والی ہے اور اسی کا حکم سچ ہے اور قیامت میں جواب دینے کے لئے تم سب اسی کے حضور میں لوٹائے جاؤ گے۔

سورۃ العنکبوت

عنکبوت مکڑی کو کہتے ہیں چونکہ اس سورۃ میں مکڑی کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) ان حروف مقطعات کا اصل مفہوم اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

(۲) کیا بعض مسلمانوں کا خیال ہے کہ صرف زبانی ایمان کا دعویٰ کر لینے سے ان کو نجات مل جائے گی اور کسی طرح سے ان کا امتحان نہ لیا جائے گا؟ ایسا نہیں ہو سکتا امتحان ضرور لیا جائے گا۔

(۳) اور ان سے پہلی امتوں میں جو مومن گزر چکے ہیں' مصیبتوں اور تکالیف سے ان کا بھی ایسے ہی امتحان لیا جا چکا ہے۔ پس اللہ ضرور امتحان لے گا کہ سچے اور جھوٹے الگ الگ نظر آ جائیں۔

انعال: تَرْجُوْا: تو امید رکھتا ہے' رکھے گا' مضارع واحد مذکر حاضر۔ یَعْلَمَنَّ: ضرور الگ کر دے گا' ضرور معلوم کرے گا' مضارع واحد مذکر غائب۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ؕ

یا سمجھ رکھا ہے | ان لوگوں نے | جو کرتے ہیں | بُرے کام | کہ وہ ہم سے بچ کر نکل بھاگیں گے

کیا ان لوگوں نے جو برائیاں کرتے ہیں یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ ہمارے قابو سے نکل جائیں گے

سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝۴ مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ

بُرا ہے | جو | وہ فیصلہ کرتے ہیں | جو کوئی | اُمید رکھتا ہے | اللہ سے ملاقات کی

بہت ہی غلط اندازہ ہے جو یہ لگا رہے ہیں۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ملنے کی اُمید رکھتا ہے

فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ

تو بیشک | وقت مقرر کیا ہوا | اللہ کا | آنے والا ہے | اور وہ | سننے والا

(تو جان لے کہ) اللہ تعالیٰ کا مقرر کیا ہوا وقت ضرور آنے والا ہے اور وہ ہر بات کو سننے والا

الْعَلِيْمُ ۝۵ وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ

جاننے والا ہے | اور جو شخص | مجاہدہ کرے | تو وہ | مجاہدہ کرتا ہے | اپنے ہی لئے

جاننے والا ہے اور جو شخص کوشش و محنت کرتا ہے تو وہ اپنے ہی (فائدے کے لئے) محنت کرتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

بیشک | اللہ | بے نیاز ہے | اہل عالم سے | اور جو لوگ | ایمان لائے

بیشک اللہ تعالیٰ تمام کائنات سے بے نیاز ہے۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ

اور انہوں نے عمل کئے | نیک | ہم ضرور دُور کردیں گے | ان سے | ان کی بُرائیاں

اور انہوں نے نیک عمل کئے ہم اُن کے گناہوں کو اُن سے ہٹا دیں گے

وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۷ وَوَصَّيْنَا

اور ہم جزا دیں گے انہیں | زیادہ بہتر | ان (کے عملوں) کی | جو وہ کیا کرتے تھے | اور ہم نے حکم دیا

اور جو اعمال وہ کرتے رہے اُن کا بہترین بدلہ دیں گے اور ہم نے انسان

الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ

انسان کو | اپنے ماں باپ سے | نیکی کرنے کا | اور اگر | وہ دونوں تجھ پر زور دیں | کہ تو شریک ٹھہرائے

کو والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے اور (یہ حکم بھی دیا ہے کہ) اگر وہ دونوں تجھے مجبور کریں کہ تو

بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ

میرے ساتھ | اس چیز کو | جس کا تجھے کوئی علم نہیں | تو اطاعت نہ کر اُن کی | میری طرف ہی | تمہیں لوٹ کر آنا ہے

میرے ساتھ کسی کو شریک بنائے جس کا تجھے علم ہی نہیں، تو ان کا کہنا نہ مان، میری طرف ہی تمہیں لوٹ کر آنا ہے

فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۸ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا

تو میں تمہیں ضرور بتاؤں گا | وہ جو | تم کیا کرتے تھے | اور جو لوگ | ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے

پھر میں تمہیں بتاؤں گا جو کچھ تم کرتے رہے ہو اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴) یا وہ لوگ جو شرک اور دوسرے گناہوں کا جرم کرتے ہیں یوں سمجھتے ہیں کہ بھاگ کر اللہ کی پکڑ سے بچ جائیں گے۔ ہرگز نہیں۔ کیسا برا فیصلہ ہے جو وہ کر رہے ہیں۔

(۵) جو شخص جواب دہی کے لئے اللہ کے حضور میں حاضر ہونے کی توقع رکھتا ہے سوا سے جان لینا چاہئے کہ بلاشبہ عذاب وثواب کے لئے اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت (قیامت) ضرور آنے والا ہے۔ پس اس کو نیک عمل کی کوشش کرنی چاہئے کہ ثواب کا حقدار ہو اور اللہ سب کچھ سنتا جانتا ہے اس کے مطابق جزا و سزا دے گا۔

(۶) اور جو شخص اللہ کے لئے (اپنے نفس اور شیطان اور کفار کے ساتھ) اپنی جان و مال سے جہاد کرتا ہے وہ اپنے ہی فائدے کے لئے کرتا ہے کیونکہ بلاشبہ اللہ اہل عالم (کی محنت و مشقت اور ان کی کوششوں) سے بے نیاز ہے۔

(۷) اور جو لوگ ایمان لا کر نیک اعمال کرتے ہیں ہم ان کی برائیاں ختم کر کے ان کے نیک اعمال کا بہتر سے بہتر صلہ ضرور عطا فرمائیں گے۔

(۸) اور ہم نے انسان کو حکم دیا ہے کہ اپنے ماں باپ سے نیک سلوک کرے اور اگر والدین یا دونوں میں سے کوئی ایک کسی ایسی چیز کو اللہ کا شریک ٹھہرانے پر زور دے جس کی تیرے پاس کوئی علمی دلیل نہیں تو اس معاملے میں والدین کا حکم نہ ماننا چاہئے قیامت میں جواب دینے کے لئے سب کو ہمارے ہی حضور میں حاضر ہونا ہے ہم سب کو ان کے اعمال کے مطابق جزا و سزا دیں گے۔

افعال: یُجَاهِدُ: وہ کوشش کرتا ہے' مضارع واحد مذکر غائب۔ جَاهَدَاكَ: وہ دونوں تجھ سے لڑے' انہوں نے تجھ پر زور ڈالا' ماضی تثنیہ مذکر غائب' کَ ضمیر واحد مذکر حاضر۔ لَنُكَفِّرَنَّ: ہم ضرور ہی دور کر دیں گے' مضارع جمع متکلم۔

الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝٩ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ

نیک | ہم ضرور داخل کریں گے انہیں | نیک بندوں میں | اور بعض آدمی وہ ہیں | جو

نیک عمل کئے، ہم انہیں ضرور نیک بندوں میں داخل کریں گے اور بعض لوگ ایسے ہیں جو

يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ

کہتے ہیں | ہم ایمان لائے | اللہ پر | پھر جب | ستائے گئے | اللہ (کی راہ) میں | (تو) بنالیا | ستانے کو

کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر، پھر جب ان کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں تکلیف دی جاتی ہے تو لوگوں کی

النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ۭ وَلَىِٕنْ جَاۗءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ

لوگوں کے | جیسے وہ عذاب ہو اللہ کا | اور اگر | آئے | کوئی مدد | تمہارے رب کی طرف سے

آزمائش کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کے برابر سمجھنے لگتے ہیں اور اگر آپ کے رب کی طرف سے مدد آجائے

لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۭ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا

تو وہ ضرور کہیں گے | کہ بیشک ہم تھے | تمہارے ساتھ | کیا نہیں ہے | اللہ | خوب واقف | ان باتوں سے

تو (مومنوں سے) کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ تھے۔ کیا اللہ تعالیٰ کو وہ سب کچھ معلوم نہیں

فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٠ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

جو سینوں میں ہیں | جہان والوں کے | اور ضرور معلوم کرے گا | اللہ | ان لوگوں کو | جو ایمان لائے

جو مخلوق کے سینوں میں (پوشیدہ) ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے ہیں اللہ تعالیٰ ضرور ان کو ظاہر کر کے رہے

وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۝١١ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا

اور ضرور معلوم کرے گا | منافقوں کو (بھی) | اور کہتے ہیں | وہ لوگ | جو کافر ہیں | اُن سے جو | ایمان لائے ہیں

گا اور جو منافق ہیں ان کو بھی ضرور ظاہر کرے گا۔ اور جو لوگ کافر ہیں وہ مومنوں سے کہتے ہیں

اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ۭ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ

کہ تم پیروی کرو | ہمارے راستہ کی | اور ہم اُٹھالیں گے | تمہارے گناہ | حالانکہ وہ نہیں | اُٹھانے والے

کہ ہمارا مسلک اختیار کرو، تمہارے گناہ ہم اُٹھا لیں گے، حالانکہ وہ ان کے گناہوں میں سے

مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝١٢ وَلَيَحْمِلُنَّ

اُن کے گناہوں میں سے | کچھ بھی | بلاشبہ وہ | تو جھوٹے ہیں | اور البتہ وہ اٹھائیں گے

کچھ بھی اُٹھا نہیں سکتے، (بلکہ) وہ سراسر جھوٹے ہیں۔ ہاں! وہ ضرور اپنے بوجھ

اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۡ وَلَيُسْـَٔـلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اپنے بوجھ | اور (کئی) بوجھ | اپنے بوجھوں کے ساتھ | اور ضرور ان سے پوچھا جائے گا | قیامت کے دن

اُٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اور بوجھ بھی، اور قیامت کے دن ان سے ان سب باتوں

عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝١٣ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ

اس کے بارے میں | جو وہ جھوٹ گھڑتے تھے | اور بیشک | ہم نے بھیجا | نوح کو | اس کی قوم کی طرف | تو وہ رہا

کی باز پرس ہوگی جو وہ جھوٹ گھڑتے رہتے تھے۔ اور ہم نے نوحؑ کو اُس کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(٩) اور جولوگ ایمان لاکر نیک اعمال کرتے رہے ہم انہیں قیامت کے روز ضرور نیک لوگوں میں شامل کریں گے۔

(١٠) بعض کمزور عقیدے والے ایسے ہیں کہ زبان سے تو ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن اللہ کی راہ میں جب انہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اسے اللہ کا عذاب سمجھ کر دین سے ہی پھر جاتے ہیں اور اگر اللہ مسلمانوں کی مدد کرتا ہے تو جھٹ کہنے لگتے ہیں کہ مسلمانو! ہم تو تمہارے ساتھ تھے۔ یادرکھو کہ اہل عالم کے دلوں کی باتوں سے اللہ خوب واقف ہے اس کے سامنے ظاہری مکروفریب نہیں چل سکتا۔

(١١) اللہ ضرور امتحان لے گا کہ کون سچا مومن اور کون منافق ہے۔

(١٢) اور قریش کے سردار مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ تم ہمارے آبائی دین میں آجاؤ اور اگر اس کی وجہ سے تمہارے ذمہ کوئی گناہ عائد ہوگا تو اللہ کے ہاں تمہارے گناہوں کی سب ذمہ داری ہم اپنے ذمہ لے لیں گے۔ حالانکہ وہ ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی اپنے ذمہ نہیں لے سکتے وہ سراسر جھوٹ بکتے ہیں وہاں کوئی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔

(١٣) البتہ ان کفار پر اپنے ذاتی کفروشرک اور دوسروں کو بہکانے اور گمراہ کرنے کا وبال ضرور پڑے گا اور جو کچھ وہ دنیا میں من گھڑت باتیں کرتے تھے قیامت کے روز ان کے بارے میں ان سے ضرور پوچھ گچھ ہوگی۔

افعال: اُوْذِيَ: وہ ستایا گیا، اسے ایذا دی گئی، ماضی مجہول واحد مذکر غائب۔ تُطِعْهُمَا: تو ان دونوں کی اطاعت کر، کہا مان، مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ هُمَا تثنیہ مذکر غائب۔ لَنُدْخِلَنَّهُمْ: ہم ان کو ضرور داخل کریں گے، مضارع (جمع متکلم) هُمْ ضمیر مفعول۔ يَحْمِلُنَّ: وہ ضرور ضرور اٹھائیں گے، مضارع جمع مذکر غائب۔

اسماء: اَثْقَالًا: بوجھ، یہاں گناہ کے بوجھ مراد ہیں۔ حَامِلِيْنَ: اٹھانے والے، اسم فاعل جمع مذکر۔ خَطٰيٰهُمْ: ان کے گناہ، ان کی خطائیں، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔

فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا فَأَخَذَهُمُ الطُّوفَانُ

ان میں | ایک ہزار | سال | سوائے پچاس سال کے | پس آ پکڑا ان کو | طوفان نے

پچاس کم ایک ہزار (یعنی نو سو پچاس) سال تک رہا، بالآخر ان لوگوں کو طوفان نے آ پکڑا اس لئے کہ

وَهُمْ ظَالِمُونَ ﴿۱۴﴾ فَأَنجَيْنَاهُ وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ وَجَعَلْنَاهَا

اور وہ ظالم تھے | پھر ہم نے نجات دی اس کو | اور کشتی والوں کو | اور بنا دیا ہم نے اس کو

وہ نافرمان تھے۔ پھر ہم نے اس کو اور کشتی میں سوار ہونے والوں کو بچا لیا اور اس واقعہ کو اہل جہان

آيَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴿۱۵﴾ وَإِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللَّهَ

ایک نشانی | جہان والوں کے لئے | اور ابراہیمؑ | جب اس نے کہا | اپنی قوم سے | کہ عبادت کرو | اللہ کی

کے لئے نشانِ عبرت بنایا۔ (اور ہم نے) ابراہیمؑ کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو

وَاتَّقُوهُ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۱۶﴾ إِنَّمَا

اور ڈرتے رہو اس سے | یہ بہتر ہے | تمہارے لئے | اگر تم جانتے ہو | بیشک

اور اس سے ڈرو یہ بات تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ تم اللہ کو

تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا إِنَّ الَّذِينَ

تم پوجتے ہو | سوائے | اللہ کے | بتوں کو | اور تم گھڑتے ہو | جھوٹ | بلاشبہ | جن کو

چھوڑ کر بتوں کی پوجا کرتے ہو اور جھوٹ تراشتے ہو۔ تم اللہ کو چھوڑ کر جن

تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا

تم پوجتے ہو | سوائے | اللہ کے | وہ اختیار نہیں رکھتے | تمہارے لئے | رزق کا | پس تم تلاش کرو

لوگوں کی پرستش کرتے ہو وہ یقیناً تمہیں روزی دینے کی توفیق نہیں رکھتے، پس رزق

عِندَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۱۷﴾

اللہ کے پاس | رزق | اور عبادت کرو اس کی | اور شکر کرو | اس کا | اسی کی طرف | تمہیں لوٹ کر جانا ہے

تم اللہ تعالیٰ ہی کے ہاں تلاش کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر بجا لاؤ (یاد رکھو کہ) اسی کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے۔

وَإِن تُكَذِّبُوا فَقَدْ كَذَّبَ أُمَمٌ مِّن قَبْلِكُمْ وَمَا

اور اگر | تم جھٹلاؤ | تو جھٹلا چکی ہیں | بہت سی امتیں | تم سے پہلے (بھی) | اور نہیں

اور اگر تم (حق بات کو) جھٹلاؤ گے تو (یہ کوئی نئی بات نہیں) تم سے پہلے بھی بہت سی قوموں نے جھٹلایا ہے اور

عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿۱۸﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ

رسول کے ذمے | مگر صرف پہنچا دینا | صاف صاف | کیا نہیں دیکھا انہوں نے | کہ کس طرح | پہلی بار پیدا کرتا ہے

رسول کا کام تو واضح طور پر پیغام پہنچا دینا ہے۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح مخلوق

اللَّهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿۱۹﴾ قُلْ

اللہ | مخلوق کو | پھر اس کو دوبارہ پیدا کرے گا | بیشک یہ | اللہ کے لئے | آسان ہے | کہہ دیجئے

کو پہلی بار پیدا کرتا ہے اور پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے لئے بہت آسان ہے۔ آپ کہہ دیجئے

آیت نمبر آسان تفسیر

(١٤) بلاشبہ ہم نے حضرت نوحؑ کو ان کی قوم کی ہدایت کے لئے نبی بنا کر بھیجا تھا۔ چنانچہ وہ ساڑھے نو سو برس وعظ کرتے رہے مگر ان کی قوم کے لوگ شرک اور حق کو جھٹلانے سے باز نہ آئے تو ان پر اللہ کا غضب طوفان کی صورت میں نازل ہوا اور سب غرق ہو گئے اور وہ سب کے سب ظالم تھے۔

(١٥) پھر ہم نے حضرت نوحؑ اور ان کے ساتھ کشتی میں سوار مومنوں کو نجات دی اور اس طوفان کو دنیا والوں کے لئے اپنی قدرت کا نشان بنا دیا کہ ہم چاہیں تو نافرمانوں کو یوں تباہ کر سکتے ہیں۔

(١٦) اور ہم نے حضرت ابراہیمؑ کو ان کی قوم کی طرف نبی بنا کر بھیجا تھا جب انہوں نے ان سے فرمایا کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو اور اس کی مخالفت سے ڈرتے رہو اگر تم علم اور سمجھ رکھتے ہو تو تمہارے لئے یہی بہتر ہے۔

(١٧) بیشک تم تو اللہ کو چھوڑ کر بتوں کی عبادت کرتے ہو اور اپنی طرف سے محض جھوٹا الزام لگاتے ہو کہ انہیں اللہ کے شریک ٹھہراتے ہو اور کچھ شک نہیں کہ جن بتوں کی تم عبادت کرتے ہو وہ تمہیں رزق دینے کا اختیار نہیں رکھتے۔ پس تم اللہ ہی سے رزق مانگا کرو اور اسی کی عبادت کر کے اس کی نعمتوں کا شکر کرو۔ قیامت کے روز اسی کے حضور میں تم حاضر کئے جاؤ گے۔

(١٨) اگر تم ہمارے رسول کو جھٹلاؤ گے تو یہ کوئی عجیب بات نہیں۔ تم سے پہلی قومیں بھی اپنے رسولوں کو جھٹلا کر ہلاک ہو چکی ہیں۔ تمہارا بھی وہی انجام ہو گا اور رسولؐ کے ذمے تو کھلم کھلا اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہے اور بس۔

(١٩) کیا ان کفار نے اللہ کی قدرت میں غور نہیں کیا کہ کس طرح وہ مخلوقات کو پہلی بار پیدا کرتا ہے اور وہی پھر دوبارہ پیدا کرے گا کیونکہ عقلاً بھی پہلی بار پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے اور جب حق تعالیٰ اس مشکل کام کو کر سکتا ہے جیسا کہ رات دن کا مشاہدہ ہے تو دوبارہ پیدا کرنا تو اس کے لئے بالکل آسان ہے۔

افعال: تُكَذِّبُوْا: تم جھٹلاؤ، جھٹلاؤ گے، مضارع جمع مذکر حاضر۔

اسماء: خَمْسِيْنَ: پچاس، اسم عدد۔ اَوْثَانًا: بت، بتوں کے تھان، وَثَنٌ واحد۔

سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ

سیر کرو | زمین میں | پھر دیکھو | کس طرح | پہلی بار پیدا کیا | مخلوق کو | پھر اللہ (ہی)

کہ زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ اُس نے کس طرح تخلیق کی ابتداء کی پھر اللہ تعالیٰ ہی مخلوق کو

يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۚ ﴿٢٠﴾

پیدا کرے گا | پیدا کرنا | دوسری مرتبہ | بیشک اللہ | ہر چیز پر | قادر ہے

دوسری بار پیدا کرے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر بات پر قدرت رکھنے والا ہے

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿٢١﴾

وہ عذاب دے گا | جسے چاہے | اور رحم کرے گا | جس پر چاہے | اور اسی کی طرف | تم لوٹائے جاؤ گے

وہ جس کو چاہتا ہے عذاب دیتا اور جس پر چاہتا ہے، رحم کرتا ہے اور تم اُسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۡ وَمَا

اور نہیں | تم | عاجز کرنے والے (اللہ کو) | زمین میں | اور نہ | آسمان میں | اور نہیں

اور نہ تم زمین میں (چھپ کر) اللہ تعالیٰ کو ہرا سکتے ہو اور نہ آسمان پر (جا کر) اور

لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٢٢﴾ وَالَّذِيْنَ

تمہارے لئے | سوائے | اللہ کے | (کوئی) دوست | اور نہ (کوئی) مددگار | اور جو لوگ

اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا نہ کوئی کارساز ہے اور نہ مددگار ہے۔ اور وہ لوگ جو

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَاۗىِٕهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ يَىِٕسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ

منکر ہیں | آیاتِ | الٰہی کے | اور اس کی ملاقات کے | یہی لوگ | نااُمید ہوئے | میری رحمت سے

اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کی ملاقات کے منکر ہیں ایسے لوگ میری رحمت سے نااُمید ہیں۔

وَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٣﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ

اور انہی کے لئے ہے | عذاب | دردناک | پس نہ تھا | جواب | اس کی قوم کا

اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ تو (ابراہیمؑ کی) قوم نے جواب میں فقط یہی کہا

اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۭ

سوا اس کے کہ | وہ کہنے لگے | اسے قتل کردو | یا اسے جلادو | پس نجات دی اس کو | اللہ نے | (اس) آگ سے

کہ اس کو قتل کر ڈالو یا اُس کو جلا ڈالو مگر اللہ تعالیٰ نے اس کو آگ سے بچا لیا

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ

بیشک | اس میں | نشانیاں ہیں | ان لوگوں کے لئے | جو ایمان لاتے ہیں | اور اس نے کہا | بیشک تم نے بنا لئے ہیں

بیشک جو لوگ ایمان رکھتے ہیں ان کے لئے اس میں بڑی نشانیاں ہیں اور (ابراہیمؑ) نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ

سوائے | اللہ کے | بت | دوستی (کی وجہ سے) | آپس کی | دُنیا کی زندگی میں

چھوڑ کر تم نے جو بتوں کو اختیار کر لیا ہے تو یہ صرف دُنیا کی زندگی میں تمہاری باہمی محبت اور تعلقات کی بنا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۰) کہہ دیجئے زمین میں سیر کر کے غور کرو کہ کس طرح اللہ نے مخلوقات کو پہلی دفعہ پیدا کیا پھر وہی قیامت کے دن بھی آخری بار سب کو دوبارہ زندہ اٹھائے گا۔ بلاشبہ وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

(۲۱) جسے چاہے عذاب دے گا۔ اور جس پر چاہے رحم کرے گا اور تم سب قیامت کے روز اسی کے حضور میں حاضر کئے جاؤ گے۔

(۲۲) اور تم اللہ کو آسمان یا زمین سے عذاب نازل کرنے سے عاجز نہیں کر سکتے اور نہ کوئی اللہ کے سوا تمہارا حامی اور مددگار ہو سکتا ہے۔

(۲۳) اور جو لوگ اللہ کی آیات اور اس کے دربار میں جواب دینے کے لئے حاضری کا انکار کرتے ہیں وہی لوگ اس کی مہربانی سے بالکل ناامید ہیں اور انہی کو دردناک عذاب ہوگا۔

(۲۴) پس حضرت ابراہیمؑ کی قوم کوئی اور جواب نہ دے سکی بس یہ کہ وہ کہنے لگے اسے قتل کر دو یا آگ میں جلا دو۔ پھر اللہ نے ان کو آگ سے نجات دی (کہ آگ کو ان کے لئے پھولوں کا باغ بنا دیا)۔ یقیناً اس میں مؤمنوں کے لئے قدرت الٰہی کا بڑا نشان ہے۔

افعال: تُقْلَبُوْنَ: تم پھیرے جاؤ گے، مضارع مجہول جمع مذکر حاضر۔ اُقْتُلُوْهُ: اس کو مار ڈالو، قتل کر دو، امر جمع مذکر حاضر، ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔

اسماء: النَّشْاَۃَ: پیدائش، پیدا ہونا (مصدر)۔

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ
پھر | روزِ | قیامت میں | انکار کرے گا | بعض تم میں سے | بعض کا | اور لعنت کرے گا
پھر قیامت کے دن تم ایک دوسرے کو جھٹلاؤ گے اور ایک دوسرے

بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۡ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ
تم میں سے بعض | بعض پر | اور تمہارا ٹھکانا | دوزخ ہوگا | اور نہیں (ہوگا) | تمہارے لئے
پر لعنت بھیجو گے اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہوگا اور تمہارا کوئی

مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ
کوئی مددگار | پس ایمان لایا | اس پر | لوطؑ | اور کہا | بیشک میں ہجرت کرنے والا ہوں
مددگار نہ ہوگا پس لوطؑ اس پر ایمان لے آئے اور ابراہیمؑ نے کہا کہ میں اپنے ربّ کی طرف

اِلٰى رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٦﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ
اپنے ربّ کی طرف | بیشک وہی ہے | بڑا غالب | حکمت والا | اور ہم نے عطا فرمائے | اس کو | اسحاقؑ
ہجرت کرنے والا ہوں۔ بیشک وہی زبردست اور حکمت والا ہے اور ہم نے اس کو اسحٰقؑ اور

وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ
اور یعقوبؑ | اور ہم نے رکھ دی | اس کی اولاد میں | نبوت | اور کتاب
یعقوبؑ عطا کئے اور ان کی نسل میں پیغمبری اور کتاب کے سلسلہ کو (جاری) رکھا

وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ
اور دیا ہم نے اس کو | اس کا اجر | دنیا میں | اور بیشک وہ | آخرت میں
اور اس کو دنیا میں بھی اس کا صلہ بخشا۔ اور بلاشبہ آخرت میں (بھی) وہ اچھے

لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٢٧﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ
نیک لوگوں میں سے ہوگا | اور (ہم نے بھیجا) لوطؑ کو | جب اس نے کہا | اپنی قوم سے | بیشک تم | کرتے ہو
لوگوں میں شامل ہوگا۔ اور (ہم نے) لوطؑ کو (بھی) بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ تم بے حیائی کا ایسا کام

الْفَاحِشَةَ ۡ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٨﴾
بے حیائی (کا ایسا کام) | کہ نہیں پہلے کیا تم سے | اس کو | کسی نے | جہان والوں میں سے
کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا جہاں کے لوگوں میں سے کسی نے نہیں کیا۔

اَىِٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ڏ
کیا تم (لوگ) | آتے ہو | مردوں کے پاس؟ | اور کاٹتے ہو | راستہ
کیا تم مردوں کے پاس (خواہشِ نفس کی غرض سے) جاتے ہو اور شاہراہوں کو لوٹتے ہو

وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ۭ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ
اور تم کرتے ہو | اپنی محفلوں میں | بُرے کام | پس نہ تھا | جواب | اُس کی قوم کا
اور اپنی مجلسوں میں ناشائستہ حرکتوں کا ارتکاب کرتے ہو؟ پس ان کی قوم کا جواب فقط

(٢٥) حضرت ابراہیمؑ نے آگ سے نجات پانے کے بعد کفار سے فرمایا کہ تم نے تو دنیا کی زندگی میں محض آپس کی دوستی کی وجہ سے حقیقی معبود (اللہ) کو چھوڑ کر بتوں کی عبادت شروع کردی۔ لیکن قیامت کے روز تم ایک دوسرے کا انکار کرکے آپس میں لعنت بھیجو گے اور تم سب کا ٹھکانا دوزخ ہوگا۔ جہاں تمہارا کوئی مددگار بھی نہ ہوگا۔

(٢٦) پس حضرت ابراہیمؑ پر آگ کو سرد ہوتا دیکھ کر سب سے پہلے آپؑ کے بھتیجے حضرت لوطؑ آپ کی رسالت پر ایمان لائے اور حضرت ابراہیمؑ نے لوگوں سے فرمایا کہ میں تو اس بستی بابل (عراق) سے ہجرت کرکے اللہ کے حکم سے فلسطین چلا جاؤں گا۔ بیشک وہ بڑا زبردست اور حکمت والا ہے چنانچہ آپ بمعہ حضرت لوطؑ اور اپنی بی بی سارہ کے فلسطین کی طرف چل پڑے۔ اور حضرت لوط علیہ السلام سدوم کی بستی میں آباد ہوگئے۔

(٢٧) اور پھر ہم نے حضرت ابراہیمؑ کو مصر سے واپسی اور حضرت اسمٰعیلؑ کی پیدائش کے بعد حضرت سارہ کے بطن سے حضرت اسحٰقؑ اور ان کے بیٹے حضرت یعقوبؑ دیئے اور آپؑ کی اولاد میں نبوت اور کتاب کا نازل کرنا مقرر کردیا۔ چنانچہ بعد میں آنے والے تمام انبیاء حضرت ابراہیمؑ کی نسل میں آئے اور تورات، انجیل، زبور آپ کی اولاد بنی اسرائیل میں جبکہ قرآن آپؑ کی اولاد بنی اسماعیل میں آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اور ہم نے ان کو فرمانبرداری کے بدلے میں دنیاوی مال و عزت و اولاد اور سب قوموں کی امامت بخشی اور آخرت میں بھی وہ اعلیٰ درجہ کے صالحین میں ہوں گے۔

(٢٨) اور ہم نے حضرت لوطؑ کو ان کی قوم کی طرف نبی بنا کر بھیجا جبکہ انہوں نے ان سے فرمایا کہ تم ایسی بے حیائی کا جرم کرتے ہو کہ اہل عالم میں سے کسی نے آج تک تم سے پہلے نہیں کی۔

انعال: مَأْوٰىكُمُ: تمہارا ٹھکانا، قیام کا مقام، کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔

إِلَّآ أَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ
سوائے | اس کے کہ | وہ کہنے لگے کہ | لے آ ہم پر | عذاب | اللہ کا
یہ تھا کہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو بس ہم پر

إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٩﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ
اگر تو ہے | سچ بولنے والوں میں سے | (لوطؑ نے) کہا | اے میرے ربّ! | میری مدد فرما
اللہ کا عذاب لے آؤ۔ لوطؑ نے کہا کہ اے میرے ربّ! مجھے ان فساد

عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٣٠﴾ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ
مفسد لوگوں پر | اور جب | آئے | ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) | ابراہیمؑ کے پاس
کرنے والوں کے معاملہ میں نُصرت عطا فرما۔ اور جب ابراہیمؑ کے پاس ہمارے فرشتے خوشخبری لے

بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ
خوشخبری لے کر | تو وہ کہنے لگے | بیشک ہم | ہلاک کرنے والے ہیں | اس بستی کے رہنے والوں کو | بیشک
کر آئے۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم اس گاؤں والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں بیشک

اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿٣١﴾ ۚ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ۭ قَالُوْا
اس کے رہنے والے | ظالم ہیں | کہا | بلاشبہ | اس میں | لوطؑ (بھی) ہے | وہ بولے
یہاں کے رہنے والے ظالم ہیں۔ ابراہیمؑ نے کہا کہ ان میں تو لوطؑ بھی ہے۔ انہوں نے کہا

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ۫ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا
ہم | خوب جانتے ہیں | جو کوئی | اس میں ہے | البتہ ہم نجات دیں گے لوطؑ | اور اس کے گھر والوں کو | سوائے
کہ ہمیں خوب معلوم ہے کہ اس میں کون کون ہے، ان کو اور ان کے گھر کے لوگوں کو ہم ضرور بچا لیں گے، سوائے

امْرَاَتَهٗ ۡ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ
اس کی بیوی کے | وہ ہوگی | پیچھے رہ جانے والوں میں سے | اور جب کہ | آئے
اس کی بیوی کے، جو پیچھے رہنے والوں میں ہوگی۔ اور جب لوطؑ کے پاس ہمارے

رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا
ہمارے فرشتے | لوطؑ کے پاس | تو پریشان ہوا ان سے | اور تنگ ہوا | ان کی وجہ سے | دل میں | اور کہا فرشتوں نے
فرشتے آئے تو انہیں اُن کا آنا ناگوار گزرا اور انہیں دیکھ کر اس کا دل تنگ ہوا اور فرشتوں نے کہا

لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۫ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا
کہ تو نہ ڈر | اور نہ غم کر | بیشک ہم | نجات دیں گے تجھے | اور تیرے گھر والوں کو | سوائے
ڈرو نہیں اور نہ غم کھاؤ بلاشبہ ہم آپ کے گھر والوں کو ضرور بچا لیں گے سوائے

امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٣٣﴾ اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى اَهْلِ
تیری بیوی کے | جو ہوگی | پیچھے رہ جانے والوں میں سے | بیشک ہم | نازل کرنے والے ہیں | رہنے والوں پر
آپ کی بیوی کے، جو پیچھے رہ جانے والوں میں ہوگی۔ بلاشبہ ہم اس بستی کے لوگوں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۹) کیا تم مردوں سے شہوت رانی (لواطت) کرتے ہو اور راہ چلتے مسافروں پر ڈاکہ ڈالتے ہو اور اپنی بھری مجلسوں میں کھلم کھلا بدکاری کرتے ہو؟ پس ان کی قوم کو اس کے سوا کوئی اور جواب بن نہ آیا کہ کہنے لگے اگر تو سچا ہے تو ہم پر عذاب لا نازل کر۔

(۳۰) حضرت لوطؑ نے اللہ کے دربار میں دعا کی کہ اے میرے رب! مجھے اس شریر قوم پر فتح عطا فرما۔

(۳۱) اس کے بعد ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے حضرت ابراہیمؑ کے پاس حضرت اسحٰقؑ کی پیدائش کی خوشخبری لے کر آئے تو ساتھ ہی وہ کہنے لگے ہم اس بستی **سدوم** کے رہنے والوں کو ہلاک کرنے آئے ہیں کیونکہ وہ بڑے ظالم ہیں۔

(۳۲) حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا اس گاؤں میں تو حضرت لوطؑ بھی ہیں۔ وہ بولے ہم اچھی طرح جانتے ہیں جو کوئی اس میں موجود ہے ہم حضرت لوطؑ اور اس کے گھر والوں کو صاف بچا دیں گے سوائے ان کی بیوی کے جو ان لوگوں میں پیچھے رہ جائے گی جن پر عذاب نازل ہوگا۔

(۳۳) اور جب وہ فرشتے حضرت ابراہیمؑ کے پاس سے حضرت لوطؑ کے پاس خوبصورت نوجوان کی شکل میں آئے تو ان کے آنے سے انہوں نے اپنے دل میں تنگی محسوس کی کہ ایسا نہ ہو کہ شریر لوگ ان سے کوئی غلط حرکت نہ کر گزریں فرشتوں نے حضرت لوطؑ سے کہا آپ کچھ خوف و غم نہ کریں۔ ہم آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو نجات دیں گے سوائے آپ کی بیوی کے جو عذاب پانے والوں کے ساتھ پیچھے رہ جائے گی۔

افعال: تَقْطَعُوْنَ: تم کاٹتے ہو' قطع کرتے ہو' مضارع جمع مذکر حاضر۔

اسماء: نَادِيْكُمْ: تمہاری دن کی مجلس مشاورت' كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔

هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۳۴﴾

اس بستی کے | عذاب | آسمان سے | اس وجہ سے کہ | وہ گناہ کرتے تھے

آسمان سے ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے عذاب نازل کرنے والے ہیں۔

وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۳۵﴾

اور بے شک ہم نے چھوڑ رکھی ہے | اس بستی سے | ایک نشانی | واضح | ان لوگوں کے لئے | جو عقل رکھتے ہیں

اور بیشک ہم نے ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں، اس بستی کو (عبرت کا) کھلا نشان بنا دیا۔

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

اور (ہم نے بھیجا) مدین کی طرف | ان کے بھائی | شعیبؑ کو | تو اس نے کہا | اے میری قوم! | عبادت کرو | اللہ کی

اور (ہم نے) مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا تو اس نے کہا کہ اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو

وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۳۶﴾

اور امید رکھو | روزِ | آخرت کی | اور نہ پھرو | زمین میں | فساد مچاتے

اور آخرت کے دن کی امید رکھو اور زمین میں فساد کرتے نہ پھرو۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ دَارِهِمْ

پھر انہوں نے جھٹلایا اس کو | تو آ پکڑا انہیں | زلزلہ نے | پس وہ رہ گئے صبح کے وقت | اپنے گھروں میں

مگر انہوں نے اس کو جھٹلایا، تو ان کو زلزلہ نے آ پکڑا اور وہ صبح کو اپنے گھروں میں

جٰثِمِيْنَ ﴿۳۷﴾ۡ وَعَادًا وَّثَمُوْدَاۡ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ

اوندھے پڑے ہوئے | اور (ہلاک کیا) قوم عاد | اور ثمود کو | اور (یہ) واضح ہو چکا | تم پر | ان کے گھروں سے

اوندھے پڑے تھے۔ اور عاد اور ثمود کو بھی (ہم نے ہلاک کیا) اور تمہیں ان کے کچھ گھر بھی دکھائی دیتے ہیں

وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ

اور خوبصورت کر دکھائے | اُن کے لئے | شیطان نے | اُن کے اعمال | پس اس نے روک دیا انہیں | راہِ (حق) سے

اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کی نظروں میں خوشنما کر دکھایا سو ان کو سیدھی راہ سے روک دیا

وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿۳۸﴾ۙ وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ

حالانکہ وہ تھے | بڑے ہوشیار | اور قارون | اور فرعون | اور ہامان (کو بھی ہلاک کیا)

حالانکہ وہ بڑے ہوشیار تھے۔ اور قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی (ہم نے ہلاک کیا)

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ

حالانکہ آ چکا تھا ان کے پاس | موسیٰ | کھلی نشانیوں کے ساتھ | تو انہوں نے تکبر کیا | زمین میں

اور (باوجودیکہ) موسیٰ ان کے پاس کھلے نشانات لے کر آئے انہوں نے (اللہ تعالیٰ کی) زمین میں تکبر کیا

وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ۚ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ فَمِنْهُمْ

اور نہ تھے وہ | بچ کر بھاگ نکلنے والے | پس ہر ایک کو | ہم نے پکڑ لیا | اس کے گناہ پر | تو ان میں سے (بعض)

اور وہ ہمارے قابو سے باہر نہ تھے۔ تو ہم نے سب کو ان کے گناہوں کی بناء پر پکڑ لیا سو بعضوں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۴) بلاشبہ ہم اس بستی سدوم کے رہنے والوں پر ان کی نافرمانی کے بدلے جو وہ کر رہے تھے آسمان سے ایک عذاب نازل کرنے والے ہیں۔ چنانچہ اس بستی کو الٹ کر اس پر پتھر برسائے گئے۔

(۳۵) اور ہم نے اس بستی کی ویرانی کی شکل میں اہل عقل کے لئے عبرت کا ایک واضح نشان چھوڑ رکھا ہے۔

(۳۶) اور ہم نے اہل مدین کی طرف ان کے ہم قوم حضرت شعیبؑ کو نبی بنا کر بھیجا تو انہوں نے قوم سے فرمایا کہ تم صرف ایک اللہ کی عبادت کرو اور آخرت کے دن کے آنے کی امید رکھو اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو۔

(۳۷) پھر ان لوگوں نے آپؑ کو جھٹلایا تو ان پر زلزلہ کی صورت میں خدا کا عذاب نازل ہوا اور صبح کے وقت وہ لوگ اپنے گھروں میں ہلاک ہو کر منہ کے بل پڑے رہ گئے۔

(۳۸) اور اسی طرح قوم عاد و ثمود کو بھی ان کی نافرمانی کے نتیجے میں ہم نے ہلاک کر ڈالا اور ان کے تباہ شدہ گھروں سے ان کا حال تم لوگوں پر اچھی طرح واضح ہو چکا ہے اور شیطان نے ان کے برے اعمال کو ان کی نظروں میں خوشنما کر کے دکھایا اور راہ حق سے روک دیا تھا حالانکہ وہ بڑے ہوشیار تھے۔

(۳۹) اور ایسے ہی قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی ان کی سرکشی کی وجہ سے ہم نے ہلاک کر دیا۔ حالانکہ ان کے پاس حضرت موسیٰؑ روشن معجزے لے کر آئے تھے۔ پس انہوں نے زمین میں غرور سے سر اٹھایا اور وہ ہماری پکڑ سے بھاگ کر آگے نہ نکل سکتے تھے۔

افعال: اُرْجُوْا: تم امید رکھو، امر جمع مذکر حاضر۔ صَدَّهُمْ: اس نے ان کو روک لیا، ماضی (واحد مذکر غائب) هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔

اسماء: اَخَاهُمْ: ان کے بھائی، مضاف هُمْ مضاف الیہ۔ سَابِقِيْنَ: آگے بڑھنے والے، اسم فاعل جمع مذکر۔ مُسْتَبْصِرِيْنَ: دیکھنے والے، طلب گار بصیرت، اسم فاعل جمع مذکر۔

مَّنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُم مَّنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ
وہ ہیں | جن پر ہم نے بھیجی | پتھروں کی بارش | اوران میں سے (کوئی) | وہ ہے | کہ آ پکڑا اس کو | چیخ نے
تو ہم نے پتھر برسائے اور بعض کو زبردست چیخ نے آ پکڑا۔

وَمِنْهُم مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ ۚ وَمِنْهُم مَّنْ
اور (کوئی) ان میں سے | وہ ہے | کہ ہم نے دھنسا دیا | اس کو | زمین (میں) | اور (بعض) ان میں سے | وہ ہے
اور کچھ ایسے تھے کہ ہم نے انہیں زمین میں دھنسا دیا اور کچھ لوگوں کو ہم نے

أَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ
جس کو ہم نے غرق کر دیا | اور نہیں | اللہ (ایسا) | کہ ظلم کرتا ان پر | لیکن | وہ تھے | خود اپنی جانوں پر
غرق کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم

يَظْلِمُونَ ﴿٤٠﴾ مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ
ظلم کرتے | مثال | ان کی جنہوں نے | بنالئے | سوائے | اللہ کے | (اور) دوست
کرتے رہے۔ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اور معبود بنا رکھے ہیں، ان کی

كَمَثَلِ الْعَنكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا ۖ وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ
مثال | مکڑی کی سی | کہ بنایا اس نے | ایک گھر | اور بیشک | سب سے کمزور گھر
مثال (ناتوان) مکڑی کی سی ہے جس نے گھر بنایا ہو، اور گھروں میں سب سے کمزور گھر

لَبَيْتُ الْعَنكَبُوتِ ۖ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٤١﴾ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ
گھر ہے | مکڑی کا | کاش! | وہ جانتے ہوتے | بیشک اللہ | جانتا ہے
مکڑی کا ہے، کاش! وہ اس بات کو جانتے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے

مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٤٢﴾
جو وہ پکارتے ہیں | اس کے سوا | کوئی چیز | اور وہ | بڑا غالب | حکمت والا (ہے)
ہر اس چیز کو جسے وہ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں، اور وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔

وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۖ وَمَا يَعْقِلُهَا
اور یہ | مثالیں ہیں | ہم بیان کرتے ہیں ان کو | لوگوں کے لئے | اور نہیں سمجھتے انہیں
اور یہ مثالیں ہیں جو ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں۔ اور ان کو اہل علم ہی

إِلَّا الْعَالِمُونَ ﴿٤٣﴾ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ
مگر | اہل علم لوگ | پیدا کیا | اللہ نے | آسمانوں | اور زمین کو
سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو حکمت کے ساتھ

بِالْحَقِّ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٤﴾
سچائی کے ساتھ | بیشک | اس میں | نشانی ہے | ایمان والوں کے لئے
پیدا کیا۔ بلاشبہ اس میں ایمان لانے والوں کے لئے زبردست نشانی ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۰) پس ان میں سے ہر ایک کو ہم نے ان کے جرموں کے نتیجے میں پکڑ لیا۔ پھر کسی پر تو ہم نے آسمان سے پتھراؤ کیا جیسے قوم عاد اوران میں سے کسی کوایک خوفناک چیخ نے آ لیا جیسے قوم ثمود اور کسی کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا۔ جیسے قارون اور کسی کو ہم نے غرق کر دیا جیسے فرعون و ہامان۔ اور اللہ نے تو ان پر ظلم نہیں کیا تھا بلکہ انہوں نے خود ہی اپنے اوپر ظلم کیا۔

(۴۱) جو لوگ اللہ کے سوا دوسروں کو مددگار بناتے ہیں۔ ان کی مثال مکڑی کی سی ہے جو اپنا ایک گھر (جالا) بناتی ہے اور بلاشبہ سب گھروں سے کمزور گھر مکڑی کا ہے۔ پس جس طرح مکڑی کا جالا اس کی حفاظت نہیں کر سکتا اسی طرح ان کفار کے مددگار (بت وغیرہ) بھی ان کی کچھ مدد نہیں کر سکتے کاش! انہیں اس بات کا علم ہوتا۔

(۴۲) جس جس چیز کو بھی وہ اللہ کے سوا معبود ٹھہرا کر پکارتے اور پوجتے ہیں اللہ کو سب معلوم ہے اور وہی بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

(۴۳) اور یہ مثالیں ہیں جو ہم لوگوں کو سمجھانے کے لئے بیان کرتے ہیں اور انہیں اہل علم ہی خوب سمجھتے ہیں۔

(۴۴) اللہ نے آسمانوں اور زمین کو ایک زبردست حکمت کے تحت پیدا کیا ہے۔ اس میں اہل ایمان کے لئے اس کی قدرت کا نشان موجود ہے۔

افعال: ذَنْبِهٖ: اس کا گناہ'ہ' ضمیر واحد مذکر غائب۔ اِتَّخَذَتْ: اس (عورت) نے اختیار کیا' ماضی واحد مونث غائب۔ یَعْقِلُ: نہیں سمجھتے ہیں' مضارع مرفوع منفی واحد مذکر غائب۔

اسماء: اَوْهَنَ: سب سے بودا۔ عَنْكَبُوْتِ: مکڑی' جمع عَنَاكِب۔ عَالِمُوْنَ: جاننے والے' علم رکھنے والے' اسم فاعل جمع مذکر۔

فہرست

یَعْتَذِرُوْنَ الجزء الحادی عشر .... پارہ نمبر۱۱

فہرست

وَمَامِنْ دَآبَّةٍ الجزء الثاني عشر .... پارہ نمبر۱۲

نمبر شمار	موضوع	صفحہ
۱۶۔	نوح علیہ السلام کے قصے سے عبرت۔	۳۶۱
۱۷۔	ہود علیہ السلام کا قصہ۔	۳۶۱
۱۸۔	صالح علیہ السلام کا قصہ۔	۳۶۳
۱۹۔	ابراہیم علیہ السلام کا قصہ اور آپ کو اسحاقؑ اور یعقوبؑ کی بشارت ملنا۔	۳۶۵
۲۰۔	لوط علیہ السلام اور آپ کی قوم کا قصہ۔	۳۶۵
۲۱۔	شعیب علیہ السلام کا قصہ۔	۳۶۷
۲۲۔	فرعون اور اس کے سرداروں کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام کا قصہ۔	۳۷۰
۲۳۔	دنیا میں ظالم قوموں کے قصوں سے عبرت۔	۳۷۰
۲۴۔	جزائے آخرت کے قرآنی قصوں میں عبرت۔	۳۷۱
۲۵۔	قرآن میں قصے کے اہداف۔	۳۷۱
۲۶۔	تورات میں اختلاف کے انجام کے ذریعے نصیحت کرنا۔	۳۷۲
۲۷۔	اوامر الٰہی پر استقامت۔	۳۷۲
۲۸۔	نماز اور صبر کا حکم۔	۳۷۲
۲۹۔	پچھلی امتوں اور ان کی بستیوں کی ہلاکت کا سبب۔	۳۷۳
۳۰۔	انبیاء کرام کے قصوں سے عملی فائدہ اور عبادت و توکل علی اللہ کا حکم۔	۳۷۴
۳۱۔	سورت یوسفؑ	۳۷۴
۳۲۔	اس کا وجہ تسمیہ اور سبب نزول۔	۳۷۴
۳۳۔	ماقبل کے ساتھ مناسبت۔	۳۷۴
۳۴۔	سورت جن مضامین پر مشتمل ہے۔	۳۷۴
۳۵۔	قصہ یوسف علیہ السلام پر تاریخی اوراق سے روشنی۔	۳۷۴
۳۶۔	قرآن کا عربی ہونا اور قرآنی قصوں کا مرتبہ۔	۳۷۵
۳۷۔	یوسف علیہ السلام کے قصے کا پہلا حصہ' آپؑ کا خواب اور یعقوب علیہ السلام کی تعبیر۔	۳۷۵
۳۸۔	کیا یعقوب علیہ السلام کے بیٹے پیغمبر تھے؟	۳۷۵
۳۹۔	یوسف علیہ السلام کے قصے کا دوسرا حصہ' آپ اور آپ کے بھائی۔	۳۷۵
۴۰۔	بھائیوں کا آپ کو کنویں میں ڈالنے پر اتفاق کرنا۔	۳۷۶
۴۱۔	گمشدہ چیز اٹھانے کا حکم۔	۳۷۶
۴۲۔	برادران یوسفؑ کا اپنی مشاورت پر عمل کرنا' اور اس معاملے میں والد کے ساتھ دھوکہ کرنا۔	۳۷۷
۴۳۔	قصے کا تیسرا فصل یوسفؑ کی نجات اور عزیز مصر کے گھر میں آپ کی عزت۔	۳۷۸
۴۴۔	۱۔ یوسف علیہ السلام کا ڈول کے ساتھ لٹکنا اور پھر قافلے کے ساتھ روانہ ہونا۔	۳۷۸
۴۵۔	۲۔ یوسف علیہ السلام مصر کے بادشاہ کے ساتھ اور آپ کو نبوت ملنا۔	۳۷۸
۴۶۔	چوتھا فصل: یوسف علیہ السلام اور عزیز مصر کی بیوی۔	۳۷۸
۴۷۔	پانچواں فصل: شہر کی عورتوں میں خبر پھیلنا اور ان کے ساتھ عزیز مصر کی مشاورت اور آپ کا قید ہونا۔	۳۷۹
۴۸۔	چھٹا فصل: یوسف علیہ السلام قید خانے میں اور دین حق کی طرف آپ کی دعوت۔	۳۸۰
۴۹۔	ساتواں فصل:	

فہرست

وَمَا اُبَرِّئُ الجزء الثالث عشر .... پارہ نمبر۱۳

فہرست

رُبَمَا الجزء الرابع عشر .... پارہ نمبر۱۴

فہرست

سُبْحٰنَ الَّذِیٓ الجزء الخامس عشر .... پارہ نمبر ۱۵

فہرست

قَالَ اَلَمۡ الجزء السادس عشر .... پارہ نمبر ۱۶

فہرست

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ الجزء السابع عشر .... پارہ نمبر ۱۷

فہرست

قَدْ اَفْلَحَ الجزء الثامن عشر .... پارہ نمبر ۱۸

فہرست

وَ قَالَ الَّذِیْنَ الجزء التاسع عشر .... پارہ نمبر ۱۹

فہرست

اَمَّن خَلَقَ الجزء العشرین .... پارہ نمبر ۲۰